

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیکھیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ

قَالَ كُنْزُ السُّوَلِ فَحِذُّوْهُ وَفَانْهَكُم عَنْهُ فَاتَّبِعُوْهُ

# سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ شَرِيف

مُترجم اُردو مع مختصر شرح

جلد اول

مکتبۃ المدینہ اسلام  
۱۸۔ اُردو بازار لاہور پاکستان

تألیف  
حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن مَاجَةَ القزوينی  
رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ  
مولانا محمد اسلم امین







# سنن ابن ماجہ شریف

جلد اول

تأليف

حافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني رحمه الله عليه

مترجم

مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

مکتبۃ العلم

ناشر

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان

7231788-7211788



جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: سنن ابن ماجہ شریف

تالیف: حافظ ابی عبد اللہ محمد بن یزید  
ابن مکیہ القزوی رحمہ اللہ

مترجم: مولانا محمد رفیع الرحمن مدظلہ العالی

طابع: خالد مقبول

مطبع: افضل شریف پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

❖ مکتبہ پیوم اسلامیہ اقدس سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان۔ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت طبعات تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر

(ادارہ)

گزارہوں گے۔







# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## حرف آغاز

اللہ عزوجل نے امت مسلمہ کو جہاں دیگر خصوصیات سے نوازا وہاں خاص طور پر اس اعزاز سے بھی ہمکنار کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک عالیشان کتاب کو نازل فرمایا جس کی تشریح و توضیح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی زندگی کو ملاحظہ کر کے امت مسلمہ تک کما حقہ پہنچایا اور اس میں ہرگز کمی بیشی کا شائبہ تک نہیں ہے۔ یہ دونوں سرچشمے محفوظ ہیں اور قیامت تک محفوظ رہیں گے۔ ان میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی دور میں اسلام دشمن عناصر یا بظاہر اسلام کا دعویٰ کرنے والوں نے دین اسلام کی شکل بدلنا چاہی، اس میں من گھڑت احادیث کو داخل کرنا چاہا تو وہ اپنے اس مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

اللہ عزوجل نے ہر دور میں ایسے مخلص اور ثقہ اہل علم کا انتظام فرمایا ہے اور قیامت تک فرماتا رہے گا جو ایسے بد طنیت لوگوں کی ریشہ دوانیوں سے امت مسلمہ کو آگاہ کرتے رہے اور کرتے رہیں گے۔ انہیں میں سے ایک نام امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔

امام ابن ماجہؒ نے اس کتاب میں دو باتوں کا اہتمام انتہائی شاندار طریقے پر کیا ہے ایک تو احادیث کو باب وار بغیر تکرار کے کتاب میں بیان کیا ہے اور دوسرا اختصار کا خیال رکھا ہے۔۔۔ ہم شیخ حافظ ابو زرعہ رازی کے ان الفاظ کو اس کتاب کی مقبولیت ظاہر کرنے کے لئے حرف آخر سمجھتے ہیں کہ: ”اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئی تو فن حدیث کی اکثر جوامع اور مصنفات بیکار و معطل ہو کر رہ جائیں گی“

ماضی قریب میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی آمد اردو تراجم میں معین ثابت ہوئی جس کی وجہ سے پبلشرز حضرات نے اس سلسلہ تراجم میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اکثر پرانے تراجم ہی کو کمپیوٹر پر منتقل کیا گیا اور ان کے معیار کو مزید سے مزید تر بہتر بنانے کی سعی نہیں کی گئی مکتبۃ العلم لاہور (جو عرصہ دراز سے علوم دینیہ کی اشاعت و ترویج کی خدمت سرانجام دے رہا ہے اور دینی کتب کو بہترین معیار کے ساتھ شائع کرنے میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قارئین میں ایک منفرد مقام کا حامل ہے) نے اس کمی کو شدت کے ساتھ محسوس کیا اور اس کمی کا ازالہ کرنے کے لئے برصغیر کے نامور عالم دین حضرت مولانا قاسم امین حفظہ اللہ سے درخواست کی کہ سنن ابن ماجہ شریف کا ایسا ترجمہ کر دیجئے جو دور حاضر کے



تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔ موصوف نے ہماری اس درخواست کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے نہ صرف یہ کہ اس کتاب کا ترجمہ کیا بلکہ اکثر مقامات پر احادیث کے مفہیم کو فقہاء کے اقوال کی روشنی میں تشریحات کے ذریعے واضح بھی کیا۔ ہم (ارباب مکتبہ العلم) نے سنن ابن ماجہ شریف مترجم کی تیاری میں پہلے سے بہت زیادہ جانفشانی اور احتیاط سے کام لیا ہے اور اب یہ کتاب مندرجہ ذیل صفات سے آراستہ و پیراستہ ہو کر آپ کے سامنے ہے۔

”پرانے تراجم پر اعتماد و اکتفا کرنے کی بجائے از سر نو ترجمہ کرایا گیا۔“ ”پرانے نسخوں میں جو کتابت کی اغلاط تھیں ان کا ازالہ کیا گیا۔“ ”جن مقامات پر احادیث غلطی سے لکھنے سے رہ گئی تھیں یا ان کے نمبر درست نہیں تھے ان کو عربی نسخہ سے تلاش کر کے کتاب میں شامل کیا گیا۔“ ”کتاب کو مارکیٹ میں موجود سب سے بہتر اردو پروگرام پر شائع کرنے کی کوشش کی گئی۔“ ”پروف ریڈنگ کے سلسلے میں حتی المقدور انتہائی احتیاط سے کام لیا گیا۔“

ایک نیا ترجمہ کروانے اور اس پر شرح لکھوانے کا کام جتنا سہل نظر آتا ہے حقیقتاً اتنا ہی کٹھن اور دشوار ہے سنن ابن ماجہ کی شرح کے لئے ہم مولانا ابو عبد اللہ ودود اعوان (استاذ الحدیث جامعہ عثمانیہ) کے بے حد ممنون ہیں کہ انہوں نے اپنی تدریسی مصروفیات میں سے کثیر وقت صرف کر کے اس کی شرح لکھی اور جہاں جہاں ضروری ہو وہاں بڑی تفصیل سے احناف کا نکتہ نظر واضح کیا اس کے علاوہ ہم نظر ثانی کے لئے حضرت استاذ مولانا منظور احمد صاحب (فاضل جامعہ اشرفیہ، لاہور و ناظم اعلیٰ اقراء روضۃ الاطفال ٹرسٹ) کے از حد شکر گزار ہیں کہ انہوں نے نہ صرف ترجمہ اور خلاصۃ الابواب پر نظر ثانی کی بلکہ جہاں جہاں ضروری ہو وہاں مناسب رد و بدل بھی کیا۔ اللہ عز و جل ان تمام حضرات کی سعی کو قبول فرمائے۔

کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر طباعت تک کے مراحل میں بہترین معیار کی تلاش و جستجو کی گئی۔ ان سب احتیاطوں کے باوجود انسان بہر حال لغزش سے مبرا نہیں اس وجہ سے اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں، ان شاء اللہ اس کو فوراً گلے ایڈیشن میں دور کر دیا جائے گا۔

اس کتاب کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ بندہ کے والدین کو جنہوں نے مجھے قرآن و حدیث کے کام کی طرف نہ صرف رغبت دلائی بلکہ قدم قدم پر رہنمائی بھی فرمائی (جو الحمد للہ ہنوز جاری ہے) اپنی دعاؤں میں ضرور شامل کریں۔ اللہ جل جلالہ سے دعا ہے کہ اس کتاب کی تیاری میں تعاون کرنے والے تمام احباب پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرمائے۔ (آمین)

دُعاؤں کا طالب

خالد مقبول



# سنن الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن یزید القزوينی

المعروف بہ

رح

## ابن ماجہ

۲۰۹ھ-----۲۷۳ھ

بمطابق

۸۲۳م-----۸۸۷م

### نام و نسب:

محمد نام ابو عبد اللہ کنیت الربیع القزوينی نسبت اور ابن ماجہ عرف ہے۔ شجرہ نسب یہ ہے:

ابو عبد اللہ بن محمد یزید الربعی مور لاہم بالولاء القزوينی الشہیر بابن ماجہ۔

”ماجہ“ کے بارے میں سخت اختلاف ہے، بعض اس کو دادا کا نام سمجھتے ہیں جو صحیح نہیں، بعض کا قول ہے کہ یہ آپ کی والدہ

ماجدہ کا نام ہے۔ واللہ اعلم۔

### ولادت:

امام ابن ماجہ کی ولادت باسعادت جیسا کہ خود ان کی زبانی ان کے شاگرد جعفر بن ادریس نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے

۲۰۹ھ میں واقع ہوئی جو ۸۲۳ عیسوی کے مطابق ہے۔

۱۔ علمائے کرام نے اس ”اختلاف“ کے بارے میں بہت کچھ لکھا، تاہم چیز کی رائے میں مزید قطع و برید مناسب نہیں۔ مزید تفصیل درکار ہو تو علامہ زبیدی کی

تاج العروس کا مطالعہ مفید مطلب رہے گا۔



اس اعتبار سے اگر بقیہ ارباب صحاح ستہ اور امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن معین سے آپ کی معاشرت کا حساب لگایا جائے تو حسب ذیل ہوتا ہے:

امام یحییٰ بن معین المتوفی ۳۳۳ھ	نے جب انتقال کیا تو اس وقت امام ابن ماجہ کی عمر	۳۳ سال تھی
امام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ	.....	۳۳ سال تھی
امام محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی ۲۵۶ھ	.....	۳۷ سال تھی
امام مسلم بن الحجاج المتوفی ۳۶۱ھ	.....	۵۲ سال تھی

امام ابو داؤد المتوفی ۲۷۵ھ کی ولادت آپ سے ۷ سال پہلے ہوئی اور ۲ سال بعد انتقال کیا

امام ابویسی الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ کی وفات آپ سے ۶ سال بعد ہوئی

امام احمد بن شعیب نسائی المتوفی ۳۰۳ھ عمر میں ۶ سال چھوٹے ہیں اور آپ سے ۳۰ سال بعد قضاء کی

## دور طالب علمی:

امام ابن ماجہ کے بچپن کا زمانہ علوم و فنون کے لیے باغ و بہار کا زمانہ تھا۔ اُس وقت بنو عباس کا آفتاب اقبال نصف النہار پر تھا اور دودمان عباسی کا گل سرسبد مامون عباسی سریر آرائے خلافت بغداد تھا۔ عہد مامونی خلافت عباسیہ کے اوج شباب کا زمانہ کہلاتا ہے اور حقیقت ہے کہ علوم و فنون کی جیسی آبیاری مامون نے اپنے دور میں کی مسلمان بادشاہوں میں سے کم ہی کسی نے کی ہوگی۔ مامون کی حکومت کا دائرہ حجاز و عراق سے لے کر شام، افریقہ، ایشیائے کوچک، ترکستان، خراسان، ایران، افغانستان اور سندھ تک پھیلا ہوا تھا اور ایک ایک شہر بلکہ ایک ایک قصبہ مختلف علوم و فنون کے لیے ”اتھارنی“ کا درجہ رکھتا تھا۔ مامون خود بہت بڑا عالم اور علماء کا قدر شناس تھا۔ خاص طور پر شعر و ادب اور فقہ و حدیث میں اُس کا بڑا نام تھا۔ علامہ تاج الدین سبکی نے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ میں اس کے علم پر عبور کی بڑی تعریف کی ہے۔

امام ابن ماجہ کی زندگی کے عام حالات بالکل پردہ خفاء میں ہیں اور خاص طور پر بچپن کے متعلق تو کچھ نہ معلوم ہو سکا۔ تاہم قیاس چاہتا ہے کہ عام دستور کے مطابق آپ نے لڑکپن ہی میں تعلیم کی ابتداء کی ہوگی اور شروع میں قرآن پاک پڑھا ہوگا بعد کو سن تمیز پر پہنچ جانے اور سمجھدار ہو جانے پر حدیث کے سماع پر متوجہ ہوئے ہوں گے۔ اس لیے ہم آپ کی ابتدائی تعلیم کا زمانہ عہد مامون اور عہد معتصم ہی کو قرار دیتے ہیں۔

قزوین، جس کی نسبت سے قزوینی کہلائے ابن ماجہ کا مولد و مسکن تھا۔ جب امام موصوف نے آنکھ کھولی ہے تو علم حدیث کی درس گاہ بن چکا تھا اور بڑے بڑے علماء یہاں مسند درس و افتاء پر جلوہ گر تھے۔ ظاہر ہے کہ امام موصوف نے علم حدیث کی تحصیل کا

آغاز وطن مالوف ہی سے کیا ہوگا۔ امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں قزوینی کے جن مشائخ سے احادیث روایت کی ہے وہ حسب ذیل ہیں:

علی بن محمد اب الحسن طنافسی، عمرو بن رافع ابو حجر بجلی، اسمعیل بن توبہ ابو سہل قزوینی، ہارون بن موسیٰ بن حیان تمیمی، محمد بن ابی خالد ابو بکر قزوینی۔

## طلب حدیث کے لیے رحلت:

رحلت سے مراد وہ ”مقدس سفر“ ہے جو علم دین کی تحصیل کے لیے کیا جائے۔ یہ وہ مبارک عہد تھا کہ اس میں علم نبوی کے لیے گھر چھوڑنا اور دور دراز علاقوں کا سفر اختیار کرنا مسلمانوں کا خصوصی شعار بن چکا تھا۔

امام ابن ماجہ نے بھی جب فن حدیث پر توجہ کی تو اسی قاعدہ کے بموجب سب سے پہلے اپنے شہر کے اساتذہ فن کے سامنے زانوئے شاگردی کیا اور اکیس بائیس سال کی عمر تک وطن عزیز ہی میں تحصیل علم میں مصروف رہے۔ پھر جب یہاں سے فارغ ہوئے تو دوسرے ممالک کا سفر اختیار کیا۔ آپ کی ”رحلت علمیہ“ کی صحیح تاریخ تو معلوم نہ ہو سکی مگر علامہ مصطفیٰ الدین خزرجی نے خلاصہ تذہیب تہذیب الکمال میں اسمعیل بن عبد اللہ بن زرارہ ابو الحسن الرقی کے ترجمہ میں تصریح کی ہے کہ ابن ماجہ نے ۲۳۰ھ کے بعد سفر کیا ہے۔

طلب حدیث کے لیے مدینہ مکہ اور کوفہ کے سفر اختیار کیے۔

اور کوفہ کے متعلق امام ابو حنیفہؒ نے ”معدن العلم والفقه“ کا لقب دیا ہے اور سفیان بن عیینہ جو ائمہ حدیث میں شمار کیے جاتے ہیں کہا کرتے تھے:

”مغازی کے لیے مدینہ مناسک کے لیے مکہ اور فقہ کے لیے کوفہ ہے۔“

امام ابن ماجہ نے جس زمانہ میں کوفہ کا سفر کیا ہے اس کی علمی رونق بدستور قائم تھی اور یہ محدثین اور حفاظ حدیث سے بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ ان میں سے جن حضرات کے سامنے آپ نے زانوئے شاگردی کی وہ حسب ذیل ہیں:

حافظ ابو بکر بن ابی شیبہ، شیخ الاسلام اشج، حافظ کبیر عثمان بن ابی شیبہ، درة العراق حافظ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محدث کوفہ ابو کریب، شیخ الکوفہ ہناد، حافظ ولید بن شجاع، حافظ ہارون۔

## مولفات:

تحصیل علم اور رحلات کے بعد ابن ماجہ نے تالیفات میں بے حد کام کیا اور انہوں نے الباقیات کے طور پر تین بڑی کتابیں چھوڑی ہیں:

(۱) التفسیر (۲) التاريخ اور (۳) السنن (اس کا شمار صحاح ستہ میں ہوتا ہے اور علماء کرام نے درجہ کے لحاظ سے چھٹا نمبر رکھا ہے۔)



## سنن ابن ماجہ کی امتیازی خصوصیات:

سنن ابن ماجہ کا سب سے بڑا امتیاز دیگر پر یہ ہے کہ مؤلف نے متعدد ابواب میں وہ احادیث درج کی ہیں جو کتب ضعیفہ مشہورہ میں ناپید ہیں اور ”الزوائد“ کے نام سے مدون بھی ہیں۔

سنن ابن ماجہ کے ابواب پر غور کیا جائے تو کمال حسن دیکھتا ہے جو انفرادیت کا بھی مظہر ہے۔ مثلاً امام ابن ماجہ نے اتباع سنت کو مقدم رکھا ہے جو ان کی کمال ذہانت و بلاغت کو آشکارا کرتا ہے۔

## شرح و تعلیقات:

سنن ابن ماجہ پر سنن نسائی سے زیادہ شرح و تعلیقات لکھی گئی ہیں اور بڑے بڑے حفاظ اور اہل فن نے لکھی ہیں۔ ذیل میں ان اکابر کی ایک فہرست نقل کی جاتی ہے جنہوں نے خاص اس کتاب کے متعلق کوئی خدمت انجام دی ہے۔

☆ (شرح سنن ابن ماجہ) امام حافظ علاء الدین مغلطائی بن قلیج بن عبد اللہ لکھی المتوفی ۷۶۲ھ۔

☆ (شرح سنن ابن ماجہ) ابن رجب زبیری۔

☆ (تمس الیہ الحاجۃ علی سنن ابن ماجہ) شیخ سراج الدین عمر بن علی بن الملقن المتوفی ۸۰۴ھ۔

☆ (الذیاجہ فی شرح سنن ابن ماجہ) شیخ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری المتوفی ۸۰۸ھ۔

☆ (مصباح الزجاجة شرح سنن ابن ماجہ) علام جلال الدین سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ۔

☆ (شرح سنن ابن ماجہ) محدث ابوالحسن محمد بن عبد البہادی سندھی خفی المتوفی ۱۱۳۸ھ۔

☆ (انجاء الحاجۃ بشرح سنن ابن ماجہ) شیخ عبدالغنی بن ابی سعید مجددی دہلوی خفی المتوفی ۱۲۹۵ھ۔

☆ (حاشیہ بر سنن ابن ماجہ) مولانا فخر الحسن گنگوہی۔

☆ (مفتاح الحاجۃ شرح سنن ابن ماجہ) شیخ محمد علوی۔

سنن ابن ماجہ میں مصنف کے مقالات بھی درج ہیں جو مختلف فوائد پر مشتمل ہیں اور وہ السنن کے راوی ابوالحسن الطحان نے نقل کیے ہیں۔

## وفات:

امام ابن ماجہ کی وفات خلیفہ المعتمد علی اللہ عباسی کے عہد میں ہوئی۔ بقیہ مصنفین صحاح ستہ نے بھی بجز امام نسائی کے اسی کے دور خلافت میں وفات پائی ہے۔ حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی شروط الانعمۃ السنہ میں لکھتے ہیں کہ:

میں نے قزوین میں امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ کا نسخہ دیکھا تھا۔ یہ عہد صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے لے کر ان

کے زمانے تک کے رجال اور امصار کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس تاریخ کے آخر میں امام مہدویؑ کے شاگرد جعفر بن ادریس کے قلم سے حسب ذیل ثبت تھی:

ابو عبد اللہ بن بن یزید ابن ماجہ نے دو شنبہ کے دن انتقال فرمایا اور سہ شنبہ ۲۲ / رمضان المبارک ۲۷۳ھ کو دفن کیے گئے اور میں نے خود ان سے سنا فرماتے تھے میں ۲۰۹ھ میں پیدا ہوا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۳ سال تھی۔ آپ کے بھائی ابو جبر نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کے ہر دو برادران ابو جبر اور ابو عبد اللہ اور آپ کے صاحبزادے عبد اللہ نے آپ کو قبر میں اتارا اور دفن کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆☆☆☆☆



## فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۶	فضائل سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۲۷	<b>کتاب السنۃ</b>
۷۸	فضائل عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم		سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا بیان
	فضائل ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ	۲۸	قرآن حدیث اور آثار صحابہؓ سے تقلید کا ثبوت
۷۹	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل		حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور اس کا
۸۰	حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کے فضائل	۳۱	مقابلہ کرنے والے پر سختی
	حضرت علی کے صاحبزادوں حسن و حسین رضی اللہ عنہم	۳۶	حدیث میں احتیاط اور محافظت کے بیان میں
۸۱	کے فضائل		جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمدہ جھوٹ بولنے
۸۲	حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل	۳۸	کی شدت کا بیان
	حضرت سلمان ابی ذرؓ المقداد رضی اللہ عنہما کے		اس شخص کا بیان جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۸۳	فضائل		کی حدیث مبارک بیان کرے یہ جانتے ہوئے کہ یہ
۸۴	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل	۴۰	جھوٹ ہے
۸۵	حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے فضائل	۴۱	خلفاء راشدین (رضی اللہ عنہم) کے طریقہ کی پیروی
	حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل		بدعت اور جھگڑے سے بچنے کا بیان
۸۶	حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل	۴۶	(دین میں) عقل لڑانے سے احتراز کا بیان
	جریر بن عبداللہ الجلی رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۴۸	ایمان کا بیان
۸۷	اہل بدر کے فضائل	۵۶	تقدیر کے بیان میں
۸۸	انصار (رضی اللہ عنہم) کے فضائل		اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کے
۸۹	عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل	۶۳	بارے میں
	خوارج کا بیان	۶۵	سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۹۳	جہمیہ کے انکار کے بارے میں	۶۸	سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل
۱۰۲	جس نے اچھایا بُرا رواج ڈالا	۷۰	سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل
۱۰۵	قرآن سیکھنے سکھانے کی فضیلت	۷۲	سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل
۱۰۸	علماء (کرام) کی فضیلت اور طلب علم پر ابھارنا	۷۴	حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے فضائل
۱۱۲	تبلیغ علم کے فضائل	۷۶	فضائل طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ



صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۴۱	راستے میں پیشاب کرنے سے ممانعت	۱۱۲	تبلیغ علم کے فضائل
۱۴۲	پاخانہ کے لیے دُور جانا	۱۱۳	لوگوں کو بھلائی کی باتیں سکھانے والے کا ثواب
۱۴۳	پیشاب پاخانہ کے لیے موزوں جگہ تلاش کرنا	۱۱۶	ہمراہیوں کو پیچھے پیچھے چلانے کی کراہت کے بارے میں
	قضاء حاجت کے لیے جمع ہونا اور اس وقت گفتگو کرنا منع ہے	۱۱۷	طلب علم کے بارے میں وصیت
۱۴۵	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے	۱۲۱	علم چھپانے کی برائی میں
۱۴۶	پیشاب کے معاملے میں شدت	۱۲۳	<b>کتاب الطہارۃ و سننہا</b>
	جس کو سلام کیا جائے جبکہ وہ پیشاب کر رہا ہو پانی سے استنجاء کرنا		وضو اور غسل جنابت کے لیے پانی کی مقدار کے بیان میں
۱۴۸	استنجاء کے بعد ہاتھ زمین پر مل کر دھونا	۱۲۵	اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں فرماتے
۱۴۹	برتن ڈھانکنا		نماز کی کنجی طہارت ہے
۱۵۰	کتمانہ ڈال دے تو برتن دھونا	۱۲۶	وضو کا اہتمام
۱۵۱	تلی کے جھوٹے سے وضو کرنے کی اجازت	۱۲۷	وضو جزو ایمان ہے
۱۵۲	عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے جواز میں	۱۳۰	طہارت کا ثواب
۱۵۳	اس کی ممانعت	۱۳۱	مسواک کے بارے میں
۱۵۴	مرد و عورت کا ایک ہی برتن سے غسل		فطرت کے بیان میں
۱۵۵	مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے وضو کرنا	۱۳۲	بیت الخلاء سے نکلنے (کے بعد) کی دعا
	نبیذ سے وضو کرنا	۱۳۵	بیت الخلاء میں ذکر اللہ اور انگلی لے جانے کا حکم
۱۵۶	سمندری پانی سے وضو کرنا		کھڑے ہو کر پیشاب کرنا
۱۵۸	وضو میں کسی سے مدد طلب کرنا اور اس کا پانی ڈالنا		بیٹھ کر پیشاب کرنا
	جب آدمی نیند سے بیدار ہو تو کیا ہاتھ دھونے سے قبل برتن میں ڈالنے چاہئیں	۱۳۶	دایاں ہاتھ شرمگاہ کو لگانا اور اس سے استنجاء کرنا مکروہ ہے
۱۵۹	وضو میں بسم اللہ کہنا		پتھروں سے استنجاء کرنا اور (استنجاء میں) گوبر اور ہڈی (استعمال کرنے) سے ممانعت
۱۶۱	وضو میں دائیں کا خیال رکھنا	۱۳۷	پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا منع ہے
	ایک چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا	۱۳۸	اس کی رخصت ہے بیت الخلاء میں اور صحراء میں رخصت نہیں
	خوب اچھی طرح ناک میں پانی ڈالنا اور ناک صاف کرنا	۱۳۹	پیشاب کے بعد خوب صفائی کا اہتمام کرنا
۱۶۲	وضو میں اعضاء تین بار دھونا		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۸۶	وضو کے باوجود وضو کرنا	۱۶۴	وضو میں اعضا، ایک بار دو بار اور تین بار دھونا
۱۸۷	بغیر حدث کے وضو واجب نہیں	۱۶۵	وضو میں میانہ روزی اختیار کرنا اور حد سے بڑھنے کی کراہت
۱۸۹	پانی کی وہ مقدار جو ناپاک نہیں ہوتی	۱۶۷	خوب اچھی طرح وضو کرنا
۱۹۰	حوضوں کا بیان	۱۶۸	دازھی میں خال کرنا
۱۹۱	اس لڑکے کے پیشاب کے بیان میں جو کھانا نہیں کھاتا	۱۶۹	سر کا مسح
۱۹۲	زمین پر پیشاب لگ جائے تو کیسے دھویا جائے؟	۱۷۰	کانوں کا مسح کرنا
۱۹۳	پاک زمین ناپاک زمین کو پاک کر دیتی ہے	۱۷۱	کان سر میں داخل ہیں
۱۹۴	جنبی کے ساتھ مصافحہ	۱۷۲	انگلیوں میں خال کرنا
۱۹۵	کپڑے کو منی لگ جائے	۱۷۳	ایڑیاں دھونا
۱۹۶	منی کھرچ ڈالنا	۱۷۴	پاؤں دھونا
۱۹۷	ان کپڑوں میں نماز پڑھنا جن میں صحبت کی ہو	۱۷۵	وضو اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق کرنا
۱۹۸	موزوں پر مسح کرنا	۱۷۶	وضو کے بعد (ستر کے مقابل رومالی پر) پانی چھڑکنا
۱۹۹	موزے کے اوپر اور نیچے کا مسح کرنا	۱۷۷	وضو اور غسل کے بعد تولیہ کا استعمال
۲۰۰	مسح کی مدت مسافر اور مقیم کے لیے	۱۷۸	وضو کے بعد کی دعا
۲۰۱	مسح کے لیے مدت مقرر نہ ہونا	۱۷۹	پیتل کے برتن میں وضو کرنا
۲۰۲	جراہوں اور جوتوں پر مسح	۱۸۰	نبیذ سے وضو کا ٹوٹنا
۲۰۳	عمامہ پر مسح	۱۸۱	شرمگاہ کو چھونے سے وضو ٹوٹنا
۲۰۴	<b>ابواب التیمم</b>	۱۸۲	ذکر چھونے کی رخصت کے بیان میں
۲۰۵	تیمم کا بیان	۱۸۳	جو آگ میں پکا ہوا اس سے وضو واجب ہونے کا بیان
۲۰۶	تیمم میں ایک مرتبہ ہاتھ مارنا	۱۸۴	آگ پر پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہ کرنے کا جواز
۲۰۷	تیمم میں دو مرتبہ ہاتھ مارنا	۱۸۵	اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا
۲۰۸	زخمی جنبی ہو جائے اور نہانے میں جان کا اندیشہ ہو	۱۸۶	دودھ پی کر کلی کرنا
۲۰۹	غسل جنابت	۱۸۷	بوسہ کی وجہ سے وضو کرنا
۲۱۰	غسل جنابت کا بیان	۱۸۸	مذی نکلنے کی وجہ سے وضو
۲۱۱	غسل کے بعد وضو	۱۸۹	سوتے وقت ہاتھ منہ دھونا
۲۱۲	جنبی غسل کر کے اپنی بیوی سے گرمی حاصل کر سکتا ہے	۱۹۰	بر نماز کے لیے وضو کرنا اور تمام نمازیں ایک وضو سے پڑھنا
۲۱۳	اس کے غسل کرنے سے قبل		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۲۸	نفاس والی عورت کتنے دن بیٹھے؟	۲۰۹	جنبی اسی حالت میں سو سکتا ہے پانی کو ہاتھ لگائے بغیر
۲۲۹	جو بحالت حیض بیوی سے صحبت کر بیٹھا		اس بیان میں کہ جنبی نماز کی طرح وضو کیے بغیر نہ سوئے
	حائضہ کے ساتھ کھانا		سب بیویوں سے صحبت کر کے ایک ہی غسل کرنا
	لڑکی جب بالغ ہو جائے تو دوپٹے کے بغیر نماز نہ پڑھے	۲۱۱	جو ہر بیوی کے پاس الگ غسل کرے
۲۳۰	حائضہ مہندی لگا سکتی ہے		ناپاکی کی حالت میں قرآن پڑھنا
	پٹی پر مسح		ہر بال کے نیچے جنابت ہے
	لعاب کپڑے کو لگ جائے تو؟	۲۱۳	عورت خواب میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے
	برتن میں کلی کرنا	۲۱۴	عورتوں کا غسل جنابت
	جس نے غسل جنابت کر لیا پھر جس میں کوئی جگہ رہ گئی		جنبی ٹھہرے ہوئے پانی میں غوطہ لگائے تو اس کے لیے
۲۳۱	جہاں پانی نہ لگا وہ کیا کرے؟	۲۱۵	یہ کافی ہے
۲۳۲	جس نے وضو کیا اور کچھ جگہ چھوڑ دی پانی نہ پہنچایا		جب دو تختے مل جائیں تو غسل واجب ہے
۲۳۳	<b>کتاب الصلاۃ</b>	۲۱۶	خواب دیکھے اور تری نہ دیکھے
۲۳۶	نماز فجر کا وقت		نہاتے وقت پردہ کرنا
۲۳۷	نماز ظہر کا وقت	۲۱۷	پیشاب پاخانہ روک کر نماز پڑھنا منع ہے
	سخت گرمی میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کرنا (یعنی ٹھنڈے	۲۱۸	مستحاضہ کا حکم جس کی مدت بیماری سے قبل متعین تھی
۲۳۸	وقت میں ادا کرنا)		مستحاضہ کا خون حیض جب مشتبہ ہو جائے اور اسے حیض
۲۳۹	نماز عصر کا وقت	۲۲۰	کے دن معلوم نہ ہوں
	نماز عصر کی نگہداشت		کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت میں بالغ ہو یا
۲۴۰	نماز مغرب کا وقت	۲۲۱	اس کے حیض کے دن متعین ہوں لیکن اسے یاد نہ رہیں
۲۴۱	نماز عشاء کا وقت	۲۲۲	حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے
۲۴۲	نیند کی وجہ سے یا بھولے سے جس کی نماز رہ گئی؟	۲۲۳	حائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے
۲۴۴	عذر اور مجبوری میں نماز کا وقت		بیوی اگر حائضہ ہو تو مرد کے لیے کہاں تک گنجائش
۲۴۵	عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا منع ہے	۲۲۴	ہے؟
۲۴۶	نماز عشاء کو عتمہ کہنے سے ممانعت	۲۲۵	حائضہ سے صحبت منع ہے
۲۴۷	<b>کتاب الاذان والاسنة فیہما</b>		حائضہ کیسے غسل کرے؟
	اذان کی ابتداء	۲۲۶	حائضہ کے ساتھ کھانا اور اس کے بچے ہوئے کا حکم
۲۵۰	اذان میں ترجیع	۲۲۷	حائضہ مسجد میں نہ جائے
۲۵۳	اذان کا مسنون طریقہ		حائضہ پاک ہونے کے بعد زرد اور خاک کی رنگ دیکھے تو

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۸۲	نماز میں تعوذ	۲۵۵	مؤذن کی اذان کا جواب
۲۸۳	نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا	۲۵۶	اذان کی فضیلت اور اذان دینے والوں کا ثواب
۲۸۴	قراءت شروع کرنا	۲۵۷	کلمات اقامت ایک ایک بار کہنا
۲۸۶	نماز فجر میں قراءت		جب کوئی مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو (نماز پڑھنے سے قبل) مسجد سے باہر نہ نکلے
۲۸۷	جمعہ کے دن نماز فجر میں قراءت	۲۵۹	
	ظہر اور عصر میں قراءت	۲۶۰	<b>کتاب المساجد والجماعات</b>
	کبھی کبھار ظہر و عصر کی نماز میں ایک آیت آواز سے پڑھنا	۲۶۱	اللہ کی رضا کے لیے مسجد بنانے والے کی فضیلت
۲۸۸			مسجد کو آراستہ اور بلند کرنا
۲۸۹	مغرب کی نماز میں قراءت	۲۶۲	مسجد کس جگہ بنانا جائز ہے؟
	عشاء کی نماز میں قراءت		جن جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے
۲۹۰	امام کے پیچھے قراءت کرنا	۲۶۳	جو کام مسجد میں مکروہ ہیں
۲۹۳	امام کے دو سکتوں کے بارے میں	۲۶۴	مسجد میں سونا
۲۹۴	جب امام قراءت کرے تو خاموش ہو جاؤ	۲۶۵	کوئی مسجد پہلے بنائی گئی؟
۲۹۷	آواز سے آمین کہنا		گھروں میں مساجد
	رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانا	۲۶۷	مساجد کو پاک صاف رکھنا
۲۹۹			مسجد میں تھوکنہ مکروہ ہے
۳۰۳	نماز میں رکوع	۲۶۹	مسجد میں گم شدہ چیز پکار کر ڈھونڈنا
۳۰۴	گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا	۲۷۰	اوتنوں اور بکریوں کے بازے میں نماز پڑھنا
۳۰۵	رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟	۲۷۱	مسجد میں داخل ہونے کی دعا
۳۰۶	سجدے کا بیان	۲۷۲	نماز کے لیے چلنا
۳۰۸	رکوع اور سجدہ میں تسبیح		مسجد سے جو جتنا زیادہ دور ہوگا اُس کو اتنا زیادہ ثواب ملے گا
	سجدہ میں اعتدال	۲۷۴	
۳۱۰	دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا	۲۷۵	باجماعت نماز کی فضیلت
۳۱۱	تشہد میں پڑھنے کی دعا	۲۷۷	(بلا وجہ) جماعت چھوٹ جانے پر شدید وعید
۳۱۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا	۲۷۸	عشاء اور فجر باجماعت ادا کرنا
۳۱۵	تشہد اور درود کے بعد دعا	۲۷۹	مسجد میں بیٹھے رہنا اور نماز کا انتظار کرتے رہنا
۳۱۶	تشہد میں اشارہ	۲۸۱	<b>ابواب اقامة الصلوة والسنة فیہا</b>
۳۱۷	سلام کا بیان		نماز شروع کرنے کا بیان

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۲۸	عورتوں کی صفیں	۳۱۷	ایک سلام پھیرنا
۳۲۹	ستونوں کے درمیان صف بنا کر نماز ادا کرنا	۳۱۸	امام کے سلام کا جواب دینا
۳۳۰	صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا		امام صرف اپنے لیے دعا نہ کرے
۳۳۱	صف کی دائیں جانب کی فضیلت	۳۱۹	سلام کے بعد کی دعا
۳۳۱	قبلہ کا بیان	۳۲۰	نماز سے فارغ ہو کر کس جانب پھرے؟
۳۳۳	جو مسجد میں داخل ہوا نہ بیٹھے حتیٰ کہ دو رکعت پڑھ لے	۳۲۱	جب نماز تیار ہو (کھڑی ہونے کو) اور کھانا سامنے آ جائے
	جو بسن کھائے تو وہ مسجد کے قریب بھی نہ آئے	۳۲۲	بارش کی رات میں جماعت
۳۳۳	نمازی کو سلام کیا جائے تو وہ کیسے جواب دے؟	۳۲۳	سترے کا بیان
۳۳۵	لا علمی میں قبلہ کے علاوہ کسی اور طرف نماز پڑھنے کا حکم	۳۲۴	نمازی کے سامنے سے گزرنا
۳۳۶	نمازی بے غم کس طرف تھو کے؟		جس چیز کے سامنے سے گزرنے سے نماز نوٹ جاتی ہے
۳۳۷	نماز میں کنکریوں پر ہاتھ پھیر کر برابر کرنا	۳۲۵	نمازی کے سامنے سے جو چیز گزرے اس کو جہاں تک ہو سکے روکے
	چٹائی پر نماز پڑھنا		جو نماز پڑھے جبکہ اس کے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو
۳۳۸	سردی یا گرمی کی وجہ سے کپڑوں پر سجدہ کا حکم	۳۲۶	امام سے قبل رکوع سجدہ میں جانا منع ہے
۳۳۹	نماز میں مرد تسبیح کہیں اور عورتیں تالی بجائیں		نماز کے مکروہات
	جو توتوں سمیت نماز پڑھنا	۳۲۷	جو شخص کسی جماعت کا امام بنے جبکہ وہ اسے ناپسند سمجھتے ہوں
۳۵۰	نماز میں بالوں اور کپڑوں کو سیننا	۳۲۸	دو آدمی جماعت ہیں
۳۵۱	نماز میں خشوع	۳۲۹	امام کے قریب (پہلی صفت میں) کن لوگوں کا ہونا مستحب ہے؟
۳۵۲	ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا		امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟
۳۵۳	قرآن کریم کے سجدے	۳۳۰	امام پر کیا واجب ہے؟
۳۵۴	ہجو و قرآنہ کی تعداد	۳۳۱	جو لوگوں کا امام بنے تو وہ ہلکی نماز پڑھائے
۳۵۶	نماز کو پورا کرنا		جب کوئی عارضہ پیش آ جائے تو امام نماز میں تخفیف کر سکتا ہے
۳۵۹	سفر میں نماز کا قصر کرنا	۳۳۲	صف اول کی فضیلت
۳۶۲	سفر میں نفل پڑھنا		
	جب مسافر کسی شہر میں قیام کرے تو کب تک قصر کرے؟	۳۳۳	
۳۶۴		۳۳۴	
۳۶۵	نماز چھوڑنے والے کی سزا		
۳۶۶	فرض جمعہ کے بارے میں	۳۳۶	
۳۶۹	جمعہ کی فضیلت	۳۳۷	





صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۹۲	جس کی ظہر سے پہلے کی سنتیں فوت ہو جائیں	۳۷۱	جمعہ کے روز غسل
	جس کی ظہر کے بعد دو رکعتیں فوت ہو جائیں	۳۷۲	جمعہ کے دن غسل ترک کرنے کی رخصت
۳۹۳	ظہر سے پہلے اور بعد چار چار سنتیں پڑھنا	۳۷۳	جمعہ کے لیے سویرے جانا
	دن میں جو نوافل مستحب ہیں	۳۷۴	جمعہ کے دن زینت کرنا
۳۹۴	مغرب سے قبل دو رکعت	۳۷۵	جمعہ کا وقت
۳۹۵	مغرب کے بعد کی دو سنتیں	۳۷۶	جمعہ کے دن خطبہ
	مغرب کے بعد کی سنتوں میں کیا پڑھے؟	۳۷۷	خطبہ توجہ سے سننا اور خطبہ کے وقت خاموش رہنا
۳۹۶	مغرب کے بعد چھ رکعات		جو مسجد میں اس وقت داخل ہو جب امام خطبہ دے رہا ہو؟
۳۹۸	وتر میں کونسی سورتیں پڑھی جائیں؟	۳۷۸	
۳۹۹	ایک رکعت وتر کا بیان	۳۷۹	جمعہ کے روز لوگوں کو پھلانگنے کی ممانعت
	وتر میں دعائے قنوت نازلہ	۳۸۰	امام کے منبر سے اترنے کے بعد کلام کرنا
۴۰۲	جو قنوت میں ہاتھ نہ اٹھائے		جمعہ المبارک کی نماز میں قراءت
	دُعائے ہاتھ اٹھانا اور چہرہ پر پھیرنا		جس شخص کو (امام کے ساتھ) جمعہ کی ایک رکعت ہی ملے
۴۰۳	رکوع سے قبل اور بعد قنوت	۳۸۱	
	اخیر رات میں وتر پڑھنا	۳۸۲	جمعہ کے لیے کتنی دُور سے آنا چاہیے؟
۴۰۴	جس کے وتر نیند یا نسیان کی وجہ سے رہ جائیں		جو بلا عذر جمعہ چھوڑ دے
۴۰۵	تین پانچ سات اور نو رکعات وتر پڑھنا	۳۸۳	جمعہ سے پہلے کی سنتیں
۴۰۶	سفر میں وتر پڑھنا	۳۸۴	جمعہ کے بعد کی سنتیں
	وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھنا		جمعہ کے روز نماز سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنا اور جب امام
	وتر کے بعد اور فجر کی سنتوں کے بعد مختصر وقت کے لیے لیٹ جانا	۳۸۵	خطبہ دے رہا ہو تو گوٹ مار کر بیٹھنا منع ہے
۴۰۷			جمعہ کے روز اذان
۴۰۸	سواری پر وتر پڑھنا	۳۸۶	جب امام خطبہ دے تو اس کی طرف منہ کرنا
	شروع رات میں وتر پڑھنا	۳۸۷	سنتوں کی بارہ رکعات
	نماز میں بھول جانا		فجر سے پہلے دو رکعت
	بھول کر ظہر کی پانچ رکعات پڑھنا	۳۸۹	فجر کی سنتوں میں کونسی سورتیں پڑھے؟
	دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے کھڑا ہونا (یعنی پہلا قعدہ نہ کرے)	۳۹۱	جس کی فجر کی سنتیں فوت ہو جائیں تو وہ کب ان کی قضا کرے
۴۱۰	نماز میں شک ہو تو یقین کی صورت اختیار کرنا		ظہر سے قبل چار سنتیں

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۴۴۱	عید سے پہلے یا بعد نماز پڑھنا	۴۱۱	نماز میں شک ہو تو کوشش سے جو صحیح معلوم ہو اس پر عمل کرنا
۴۴۲	نماز عید کے لیے پیدل جانا	۴۱۲	بھول کر دو یا تین رکعات پر سلام پھیرنا
	عید گاہ کو ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے آنا	۴۱۳	سلام سے قبل سجدہ سہو کرنا
۴۴۳	عید کے روز کھیل کود کرنا اور خوشی منانا	۴۱۴	سجدہ سہو سلام کے بعد کرنا
۴۴۴	عید کے روز برچھی نکالنا	۴۱۵	نماز میں حدث ہو جائے تو کس طرح واپس جائے؟
	عورتوں کا عیدین میں نکلنا		نفل نماز (بلا عذر) بیٹھ کر پڑھنا
۴۴۶	ایک دن میں دو عیدوں کا جمعہ ہونا		بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے
۴۴۷	بارش میں نماز عید	۴۱۶	آدھا ثواب ہے
	عید کے روز ہتھیار سے لیس ہونا		رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفا کی
۴۴۸	عیدین کی نماز کا وقت	۴۱۷	نمازوں کا بیان
	تہجد دو دو رکعتیں پڑھنا		رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے کسی امتی کے پیچھے
۴۴۹	دن اور رات میں نماز دو دو رکعت پڑھنا	۴۲۱	نماز پڑھنا
	ماہ رمضان کا قیام (تراویح)		امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے
۴۵۱	رات کا قیام	۴۲۲	نماز فجر میں قنوت
۴۵۳	رات میں بیوی کو (نماز تہجد کے لیے) جگانا	۴۲۳	نماز میں سانپ، بچھو کو مار ڈالنا
	خوش آوازی سے قرآن پڑھنا		فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنا ممنوع ہے
۴۵۵	اگر نیند کی وجہ سے رات کا درد رہ جائے	۴۲۵	نماز کے مکروہ اوقات
۴۵۶	کتنے دن میں قرآن ختم کرنا مستحب ہے؟	۴۲۷	مکہ میں ہر وقت نماز کی رخصت
۴۵۸	رات کی نماز میں قراءت	۴۲۸	نماز خوف
۴۵۹	جب رات میں بیدار ہو تو کیا دعا پڑھے؟	۴۳۰	سورج اور چاند گرہن کی نماز
۴۶۰	رات کو تہجد کتنی رکعات پڑھے؟	۴۳۳	نماز استسقاء
۴۶۲	رات کی افضل گھڑی	۴۳۴	استسقاء میں دعا
۴۶۳	قیام اللیل کی بجائے جو عمل کافی ہو جائے	۴۳۶	عیدین کی نماز
	جب نمازی کو اونگھ آنے لگے	۴۳۷	عیدین کی تکبیرات
۴۶۵	مغرب و عشاء کے درمیان نماز پڑھنے کی فضیلت	۴۳۹	عیدین کی نماز میں قراءت
	گھر میں نفل پڑھنا	۴۴۰	عیدین کا خطبہ
۴۶۶	چاشت کی نماز	۴۴۱	نماز کے بعد خطبہ کا انتظار کرنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۹۵	میت کی آنکھیں بند کرنا	۴۶۷	نماز استخارہ
۴۹۶	میت کا بوسہ لینا	۴۶۸	صلوۃ الحاجۃ
	میت کو نہلانا	۴۶۹	☆ مسئلہ تو سئل اور اس کی تین صورتیں
۴۹۸	مرد کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا خاوند کو غسل دینا	(۱) وسیلہ کی پہلی صورت	
	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے غسل دیا گیا؟	(۲) وسیلہ کی دوسری صورت	
۴۹۹	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن	(۳) وسیلہ کی تیسری صورت	
۵۰۰	مستحب کفن	صلوۃ التسبیح	
	جب میت کو کفن میں لپیٹا جائے اُس وقت میت کو	شعبان کی پندرہویں شب کی فضیلت	
۵۰۱	دیکھنا (گویا یہ آخری دیدار ہے)	شکرانے میں نماز اور سجدہ	
	موت کی خبر دینے کی ممانعت	نماز گناہوں کا کفارہ ہے	
	جنازوں میں شریک ہونا	پانچ نمازوں کی فرضیت اور ان کی نگہداشت کا بیان	
۵۰۲	جنازہ کے سامنے چلنا	مسجد حرام اور مسجد نبوی (ﷺ) میں نماز کی فضیلت	
۵۰۳	جنازے کے ساتھ سوگ کا لباس پہننے کی ممانعت	مسجد بیت المقدس میں نماز کی فضیلت	
	جب جنازہ آجائے تو نماز جنازہ میں تاخیر نہ کی جائے	مسجد قباء میں نماز کی فضیلت	
	اور جنازے کے ساتھ آگ نہیں ہونی چاہیے	جامع مسجد میں نماز کی فضیلت	
۵۰۴	جس کا جنازہ مسلمانوں کی ایک جماعت پڑھے	نماز میں لمبا قیام کرنا	
۵۰۵	میت کی تعریف کرنا	سجدے بہت سے کرنے کا بیان	
۵۰۶	نماز جنازہ کے وقت امام کہاں کھڑا ہو	سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا	
۵۰۷	نماز جنازہ میں قراءت	نفل نماز وہاں نہ پڑھے جہاں فرض پڑھے	
	نماز جنازہ میں دُعا	مسجد میں نماز کے لیے ایک جگہ ہمیشہ رکھنا	
۵۰۹	جنازے کی چار تکبیریں	نماز کے لیے جوتا اتار کر کہاں رکھے؟	
۵۱۰	جنازے میں پانچ تکبیریں	<b>کتاب الجنائز</b>	
	بچے کی نماز جنازہ	بیمار کی عیادت	
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کی وفات	بیمار کی عیادت کا ثواب	
	اور نماز جنازہ کا ذکر	میت کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنا	
۵۱۲	شہداء کا جنازہ پڑھنا اور ان کو دفن کرنا	موت کے قریب بیمار کے پاس کیا بات کی جائے؟	
۵۱۳	مسجد میں نماز جنازہ	مؤمن کو نزع یعنی موت کی سختی میں اجر و ثواب حاصل	
	جن اوقات میں میت کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے اور	ہوتا ہے	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۱۲	جس کسی کا تہل ساقط ہو جائے؟	۵۱۵	دفن نہیں کرنا چاہیے
۵۱۳	میت کے گھر کھانا بھیجنا	۵۱۶	اہل قبلہ کا جنازہ پڑھنا
۵۱۴	میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونا اور کھانا تیار کرنا	۵۱۷	قبر پر نماز جنازہ پڑھنا
۵۱۵	جو سفر میں مر جائے	۵۲۰	نجاشی کی نماز جنازہ
	بیماری میں وفات		نماز جنازہ پڑھنے کا ثواب اور دفن تک شریک رہنے کا ثواب
۵۱۶	میت کی ہڈی توڑنے کی ممانعت	۵۲۲	جنازہ کی وجہ سے کھڑے ہو جانا
	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا بیان	۵۲۳	قبرستان میں جانے کی دعا
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور تدفین کا تذکرہ	۵۲۴	قبرستان میں بیٹھنا
۵۵۰			میت کو قبر میں داخل کرنا
۵۵۱	<b>کتاب الصیام</b>	۵۲۵	لحد کا اولیٰ ہونا
	روزوں کی فضیلت	۵۲۶	شق (صندوقی قبر)
۵۵۷	ماہ رمضان کی فضیلت	۵۲۷	قبر گہری کھودنا
۵۵۸	شک کے دن روزہ		قبر پر نشانی رکھنا
	شعبان کے روزے رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا دینا	۵۲۸	قبر پر عمارت بنانا اس کو پختہ بنانا اس پر کتبہ لگانا ممنوع ہے
۵۵۹	رمضان سے ایک دن قبل روزہ رکھنا منع ہے سوائے اس شخص کے جو پہلے سے کسی دن کا روزہ رکھتا ہو اور وہی دن رمضان سے پہلے آجائے	۵۲۹	قبر پر مٹی ڈالنا
۵۶۰	چاند دیکھنے کی گواہی	۵۳۱	قبروں پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے
	چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور چاند دیکھ کر افطار (عید) کرنا	۵۳۲	زیارت قبور
۵۶۱			مشرکوں کی قبروں کی زیارت
۵۶۲	مہینہ کبھی انیس دن کا بھی ہوتا ہے		عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا منع ہے
	عید کے دونوں مہینوں کا بیان	۵۳۳	عورتوں کا جنازہ میں جانا
۵۶۳	سفر میں روزہ رکھنا	۵۳۴	نوحہ کی ممانعت
	سفر میں روزہ موقوف کر دینا	۵۳۵	چہرہ پینے اور گریبان پھاڑنے کی ممانعت
	حاملہ اور دودھ پلانے والی کے لیے روزہ موقوف کر دینا	۵۳۸	میت پر رونے کا بیان
۵۶۴		۵۳۹	میت پر نوحہ کی وجہ سے اس کو عذاب ہوتا ہے
۵۶۵	رمضان کی قضاء		مصیبت پر صبر کرنا
			جس کا بچہ مر جائے اس کا ثواب

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۵۸۵	سوموار اور جمعرات کا روزہ	۵۶۶	رمضان کا روزہ توڑنے کا کفارہ
۵۸۶	اشہر حرام کے روزے	۵۶۷	بھولے سے افطار کرنا
۶۱۷	روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے		روزہ دار کو قے آ جائے
۸۵۸	روزہ دار کے سامنے کھانا	۵۶۸	روزہ دار کے لیے مسواک کرنا اور سرمہ لگانا
۵۸۹	روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے تو کیا کرے؟	۵۶۹	روزہ دار کو کچھنے لگانا
	روزہ دار کی دعا نہیں ہوتی	۵۷۰	روزہ دار کے لیے بوسہ لینے کا حکم
۵۹۰	عید الفطر کے روز گھر سے نکلنے سے قبل کچھ کھانا		روزہ دار کے لیے بیوی کے ساتھ لیٹنا
	جو شخص مرجائے اور اس کے ذمہ رمضان کے روزے	۵۷۱	روزہ دار کا غیبت اور بے ہودہ گوہی میں مبتلا ہونا
۵۹۱	ہوں جن کو کوتاہی کی وجہ سے نہ رکھا	۵۷۲	سحری کا بیان
	جس کے ذمہ نذر کے روزے ہوں اور وہ فوت ہو		سحری دیر سے کرنا
	جائے	۵۷۳	جلد افطار کرنا
۵۹۲	جو ماہ رمضان میں مسلمان ہو		کس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے؟
	خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی کا روزہ رکھنا	۵۷۴	رات سے روزہ کی نیت کرنا اور فطری روزہ میں اختیار
۵۹۳	مہمان، میزبان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے		روزہ کا ارادہ ہو اور صبح کے وقت جنابت کی حالت میں
	کھانا کھا کر شکر کرنے والا روزہ رکھ کر صبر کرنے	۵۷۵	اٹھے
	والے کے برابر ہے	۵۷۶	ہمیشہ روزہ رکھنا
	لیلة القدر	۵۷۷	ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھنا
۵۹۴	ماہ رمضان کی آخری دس راتوں کی فضیلت	۵۷۸	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے
	اعتکاف		حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے
۵۹۵	اعتکاف شروع کرنا اور قضا کرنا	۵۷۹	ماہ شوال میں چھ روزے
	ایک دن یا رات کا اعتکاف	۵۸۰	اللہ کے راستے میں ایک روزہ
۵۹۶	معتکف مسجد میں جگہ متعین کرے		ایام تشریق میں روزہ کی ممانعت
۵۹۷	مسجد میں خیمہ لگا کر اعتکاف کرنا	۵۸۱	یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کو روزہ رکھنے کی ممانعت
	دوران اعتکاف بیمار کی عیادت اور جنازے میں		جمعہ کو روزہ رکھنا
	شرکت	۵۸۲	ہفتہ کے دن روزہ
۵۹۸	معتکف سرد ہو سکتا ہے اور کنگھی کر سکتا ہے		ذی الحجہ کے دس دنوں کے روزے
	معتکف کے گھر والے مسجد میں اس سے ملاقات کر	۵۸۳	حرفہ میں نویں ذی الحجہ کا روزہ
	سکتے ہیں	۵۸۴	عشاء کا روزہ



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۱۱	زکوٰۃ وصول کرنے والوں کے احکام	۵۹۹	مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے
۶۱۲	گھوڑوں اور لونڈیوں کی زکوٰۃ کا بیان		اعتکاف کا ثواب
۶۱۳	اموال زکوٰۃ	۶۰۰	عیدین کی راتوں میں قیام
	کھیتی اور پھلوں کی زکوٰۃ	۶۰۱	<b>کتاب الزکاة</b>
۶۱۵	بکھجور اور انگور کا تخمینہ		زکوٰۃ کی فرضیت
	زکوٰۃ میں برا (ردی و ناکارہ) مال نکالنے کی	۶۰۲	زکوٰۃ نہ دینے کی سزا
۶۱۶	ممانعت	۶۰۳	زکوٰۃ ادا شدہ مال خزانہ نہیں
۶۱۷	شہد کی زکوٰۃ	۶۰۵	سوئے چاندی کی زکوٰۃ
۶۱۸	صدقہ فطر		جس کا مال حاصل ہو
۶۲۰	عشر و خراج	۶۰۶	جن اموال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے
	وسق ساٹھ صاع ہیں		قبل از وقت زکوٰۃ کی ادائیگی
۶۲۱	رشتہ دار کو صدقہ دینا	۶۰۷	جب کوئی زکوٰۃ نکالے تو وصول کرنے والا یہ دعادے
	سوال کرنا اور مانگنا پسندیدہ عمل ہے		اوتنوں کی زکوٰۃ
۶۲۲	محتاج نہ ہونے کے باوجود مانگنا	۶۰۹	زکوٰۃ میں واجب سے کم یا زیادہ عمر کا جانور لینا
۶۲۳	جن لوگوں کے لیے صدقہ حلال ہے	۶۱۰	گائے بیل کی زکوٰۃ
	صدقہ کی فضیلت		بکریوں کی زکوٰۃ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَمُحِبِّهِ

# کتاب السنۃ

باب: سنت رسول اللہ ﷺ کی

پیروی کا بیان

۱: بابِ اتِّبَاعِ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: ثنا شَرِيكَ عَنْ : حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: جس کام کا میں تمہیں حکم دوں اس کو  
اللَّهُ ﷺ مَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَخُذُوهُ وَ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ بجا لاؤ اور جس سے روک دوں اُس سے رُک جاؤ۔

نک: عرض مترجم ہے کہ کتاب چونکہ ارشادات نبویہ پر مشتمل ہے اس لئے اہمیت واضح کرنے کے لئے یہ باب قائم کیا۔  
خلاصہ (الباب) ☆ یہاں سنت سے کیا مراد ہے اس کے بارہ میں دو اقوال ہیں۔ قول اول: سنت سے مراد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا قول، فعل، تقریر ہے۔ چارادہ میں سے اس صورت میں ایک دلیل مراد ہوگی۔ قول ثانی: سنت سے  
مراد الطریقۃ المسلموۃ لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الدین۔ مطلب یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دین  
کے جس راستے پر چلے وہ سنت ہے۔ اس صورت میں پورا دین مراد ہوگا۔ دلیل نہیں بلکہ مدلول۔

((مَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَخُذُوهُ)) اس باب میں اتباع سنت (ﷺ) کا حکم دیا گیا ہے۔ دنیا و آخرت کی فلاح و  
کامیابی کا دار و مدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہے۔ صحابہ کرامؓ نے زندگی کے ہر شعبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کی اتباع کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو اپنی جان، مال و اولاد پر ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ نے کفار و مشرکین  
کے مقابلہ میں سطوت و غلبہ نصیب فرمایا۔ آج امت طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا اسی وجہ سے ہے کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی اتباع چھوڑ دی ہے۔ بدعات، رسوم و رواج اور خرافات کے پیچھے چل پڑے ہیں۔ جو کام حضورؐ نے نہیں  
فرمائے اور جو کام آپؐ نے نہیں کیے انہی کو اپنایا ہے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب تو آئے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر  
تمہارا کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جائے تو قرآن و سنت اور اولی الامر کی پیروی کرو یعنی اس کا حل قرآن و سنت اور اولی  
الامر سے تلاش کرو۔ یہ ایمان کی علامت ہے۔ کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنے کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ کتاب و  
سنت کے احکام منصوصہ کی جانب رجوع کیا جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر احکام منصوصہ موجود نہیں ہیں تو ان کے  
نظارہ پر قیاس کر کے رجوع کیا جائے گا اور یہ کام ائمہ مجتہدین کرتے ہیں عوام کو ائمہ مجتہدین کی تقلید کرنی پڑے گی۔ بعض

لوگ تقلید کو اتباع سنت کے منافی قرار دیتے ہیں حالانکہ تقلید مطلق تو فرض ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

قرآن حدیث اور آثارِ صحابہ سے تقلید کا ثبوت:

﴿فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ اگر تم کو معلوم نہیں تو اہل علم سے سوال کرو۔ اس آیت میں یہ اصولی ہدایت ہے کہ ناواقف آدمی کو واقف کار کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ یہاں بھی اگرچہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے لیکن "العبرة بعموم اللفظ" کہ اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے کے مطابق اس سے یہ قاعدہ نکلتا ہے کہ غیر عالم کو عالم کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اسی کا نام تقلید ہے۔ اس کے علاوہ سورۃ نساء کی آیت سے بھی تقلید کا ثبوت ہے اور سورۃ توبہ کی آیت: ﴿فَلَوْ لَا نَفَرْنَا مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ...﴾ اس آیت میں بھی یہ ہدایت کی گئی ہے کہ تمام لوگوں کو ایک ہی کام میں مشغول نہ ہونا چاہیے بلکہ کچھ لوگ جہاد کریں اور کچھ علم حاصل کریں پھر علم حاصل کرنے والے لوگ پہلی قسم کے لوگوں کو دین کے مسائل بتائیں اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں پہلی قسم کے لوگوں پر واجب ہوگا کہ وہ ان لوگوں کی بات مانیں اور یہی تقلید ہے۔ تقلید کا ثبوت احادیث سے بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عہد صحابہ کرامؓ میں جہاں اجتہاد کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں وہاں تقلید کی بھی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ یعنی جو صحابہ کرامؓ براہ راست قرآن و سنت سے استنباط احکام نہ کر سکتے تھے وہ فقہاء صحابہ کی طرف رجوع کر کے ان مسائل کو معلوم کر لیا کرتے تھے اور فقہاء صحابہؓ ان سوالات کے جواب دونوں طرح دیا کرتے تھے کبھی دلیل بیان کر کے اور کبھی بغیر دلیل بیان کیے اور عہد صحابہ میں تقلید مطلق اور تقلید شخصی دونوں کا رواج تھا۔ تقلید مطلق کی مثالیں صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں بے شمار ہیں کیونکہ ہر فقیہ صحابیؓ اپنے اپنے حلقہ اثر میں فتویٰ دیتا تھا اور دوسرے حضرات اس کی تقلید کرتے تھے۔ اسی طرح عہد صحابہ میں تقلید شخصی کی بھی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ بخاری شریف ج ۱ ص ۲۳۷ میں کتاب الحج باب اذا ماضت بعد ما افاضت کے تحت حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل مدینہ حضرت زید بن ثابتؓ کی تقلید شخصی کیا کرتے تھے۔ اسی بناء پر ایک معاملہ میں حضرت ابن عباسؓ جیسے صحابی کا فتویٰ قبول نہیں کیا اور ان کے قول کو رد کرنے کی وجہ بجز اس کے بیان نہیں فرمائی کہ ان کا قول زیدؓ کے فتوے کے خلاف تھا اور حضرت ابن عباسؓ نے بھی ان پر یہ اعتراض نہیں کیا کہ تم تقلید شخصی کر کے گناہ یا شرک کے مرتکب ہو رہے ہو بلکہ انہیں یہ ہدایت فرمائی کہ حضرت ام سلمہؓ سے مسئلہ کی تحقیق کر کے حضرت زید بن ثابتؓ کی طرف دوبارہ رجوع کریں۔ چنانچہ ایسا کیا گیا اور حضرت زیدؓ نے حدیث کی تحقیق فرما کر اپنے سابقہ فتویٰ سے رجوع فرمالیا جیسا کہ مسلم وغیرہ کی روایت میں تصریح ہے۔ بہر حال یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اہل مدینہ حضرت زید بن ثابتؓ کی تقلید شخصی کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی تقلید کی جاتی تھی اور اسی طرح معاذ بن جبلؓ یمن کے صرف گورنر ہی نہ تھے بلکہ قاضی اور مفتی بن کر گئے تھے لہذا اہل یمن کے لیے صرف ان کی تقلید کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا۔ چنانچہ اہل یمن انہی کی تقلید شخصی کیا کرتے تھے۔ غرض صحابہؓ کے دور مبارک میں تقلید مطلق اور تقلید شخصی دونوں کے نظائر بکثرت موجود ہیں لیکن بعد کے علماء نے ایک عظیم انتظامی مصلحت سے تقلید مطلق کے بجائے تقلید شخصی کا التزام کیا۔ اصحاب مذاہب خواہ امام ابوحنیفہؒ ہوں یا امام مالکؒ امام شافعیؒ یا امام احمدؒ (رحمہم اللہ) کسی نے بھی مذاہب اور استخراج مسائل خلاف شرع نہیں کیے۔ ہر ایک امام کے پاس مستند دلائل موجود ہیں۔ حضرت شاہ

ولی اللہ "غایۃ الانصاف فی بیان سبب الاختلاف" میں فرماتے ہیں۔ عربی عبارت کی بجائے ان کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے: جب فقہاء نے فقہ کو مدون کیا تو وہ مسائل جن میں ان سے پہلے علماء نے کلام کیا تھا یا وہ ان کے زمانہ میں پیش آتے ہیں ان سب سے کوئی مسئلہ ایسا نہ تھا جس کے بارے میں انہوں نے حدیث مرفوعہ متصل یا موقوف صحیح یا ضعیف یا حسن یا یشیعین اور خلفاء کے آثار میں سے کوئی اثر نہ پایا ہو۔ پس حق تعالیٰ نے اس طرح ان کے لیے عمل بالسنۃ آسان کر دیا، اچھی۔ اگر ائمہ مجتہدین مسائل موجودہ کی تحقیق اور تدوین نہ کرتے تو تمام عالم گمراہ ہو جاتا اور کسی کو احکام شرع کی ہوا بھی نہ لگتی کیونکہ بہت سے احکام ظاہر نصوص و آیات سے مستنبط نہیں ہوتے۔ بس ان مذاہب کا انکار کرنا یا ان کو خلاف شرع سمجھنا درحقیقت احسان فراموشی ہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں ان مذاہب مدونہ محرزہ کی تقلید کے جواز پر تمام امت یا اس کے قابل اعتبار افراد نے آج تک اجماع کیا ہے اور اس میں بہت سی منسلحتیں ہیں جو پوشیدہ نہیں ہیں بالخصوص اس زمانہ میں کہ ہمتیں بہت ہی پست ہو گئی ہیں اور نفوس میں خواہشات کا غلبہ ہے اور ہر رائے والا اپنی رائے پر مغرور ہے اور ابن حزمؒ نے جو یہ رائے قائم کی ہے کہ "تقلید حرام ہے اور سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور کا قول لینا حلال نہیں ہے" یہ بے دلیل بات ہے اور حضرت شاہ صاحب عقد الجید میں فرماتے ہیں: مذاہب اربعہ کے سوا کسی پانچویں مذہب کا اتباع نہ کرنا چاہیے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں: ولما اندرست المذاهب الحقۃ الا هذه الاربعة کان اتباعها اتباعا سواد الاعظم والخروج عنها خروجا عن السواد الاعظم کہ جب بجز ان مذاہب اربعہ کے اور سارے مذاہب حقہ ختم ہو گئے تو انہیں چار کا اتباع سواد اعظم کا اتباع ٹھہرا اور ان سے نکلنا سواد اعظم سے نکلنے کے مراد فٹھرا۔ بہر حال ائمہ مجتہدین کی تقلید اور پیروی کتاب و سنت کی اتباع کے منافی نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۲: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: أَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاخْلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَانْتَهُوا.

۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم چھوڑ دو مجھ سے وہ چیز (جس کا بیان میں نے تم سے نہیں کیا کیونکہ تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے ہیں اپنے نبیوں پر سوالات و اختلافات کی کثرت کے سبب اور جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اس کو بجالاؤ جتنی تم طاقت رکھتے ہو اور چپ کسی چیز سے روکوں تو رک جاؤ۔

۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَبَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اطَاعَنِي فَقَدْ اطَاعَ اللَّهُ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ.

۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فرمانبرداری کی میری اس نے فرمانبرداری کی اللہ کی اور جس نے نافرمانی کی میری اس نے نافرمانی کی اللہ کی۔

۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ لَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ:

۴: ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی

بات سنتے (تو بیان کرتے وقت) نہ تو اس سے بڑھاتے اور نہ اس سے کچھ کم کرتے۔

۵: حضرت ابوالدرداءؓ سے مروی ہے کہ تشریف لائے ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ در آنحالیکہ ہم ذکر کر رہے تھے تنگ دستی کا اور اس سے خوف کر رہے تھے۔ رسول اللہ نے فرمایا: کیا تم فقر سے ڈر رہے ہو قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً برسا دی جائے گی تمہارے اوپر دنیا یہاں تک کہ کچی (ٹیز ہاپن) پیدا ہو جائے گی ہر دل میں تھوڑی بہت۔ جبکہ اللہ کی قسم میں تم کو ہموار میدان کی سی حالت پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کے دن اور رات برابر ہیں۔ فرمایا ابوالدرداء نے کہ سچ فرمایا تھا اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے ہم کو چھوڑا اللہ کی قسم ایسی ہموار حالت پر جس کے دن اور رات برابر تھے۔

۶: قرآن سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ (اللہ کی) مدد میں رہے گا نہیں نقصان پہنچا سکے گا ان کو وہ شخص جو انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ ایک جماعت میری امت میں سے ڈٹی رہے گی اللہ کے حکم پر ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا جو ان کی مخالفت کرے گا۔

۸: ہم سے بیان کیا بکر بن زرعہ نے کہ میں نے ابو عبیدہ الخولانی سے سنا ہے جنہوں نے رسول اللہ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھی ہے۔ وہ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے

كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ يَغْدُهُ وَلَمْ يَقْصُرْ ذُوْنَهُ.

۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَشَقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنُ سَمِيْعٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَلْفَطْسِيُّ عَنْ الْوَلَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَذْكُرُ الْفَقْرَ وَنَتَخَوَّفُهُ فَقَالَ الْفَقْرُ تَخَافُونَ وَالْيَدَى نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَصْبَنَ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا صَبًا حَتَّى لَا يُزِيغَ قَلْبَ أَحَدِكُمْ إِذَا غَاةُ الْاَهِیَةِ وَ اِئِمَّ اللَّهُ لَقَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا وَ نَهَارُهَا سَوَاءٌ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ صَدَقَ وَاللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْنَا وَاللَّهُ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا وَ نَهَارُهَا سَوَاءٌ.

۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ.

۷: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: ثَنَا أَبُو عَلْقَمَةَ نَصْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِي قَوَّامَةً عَلَى أَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهَا مَنْ خَالَفَهَا.

۸: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَالِيحٍ ثَنَا بَكْرُ بْنُ زُرْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبِيدَةَ الْخَوْلَانِيَّ وَ كَانَ قَدْ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ... صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ اللَّهُ يَغْرِسُ فِي هَذَا الدِّينِ غُرًّا يَسْتَعْمِلُهُمْ فِي طَاعَتِهِ.

سنا: ہمیشہ اللہ تعالیٰ دین میں ایسے پودے لگاتے رہیں گے جنہیں اپنی فرمانبرداری میں استعمال فرمائیں گے۔

۹: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَافِعٍ ثَنَا الْحِجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَامَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ خَطِيبًا فَقَالَ: أَيُّنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ أَيُّنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا وَطَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ لَا يَبَالُونَ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ نَضَرَهُمْ.

۹: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ کھڑے ہوئے حضرت معاویہؓ خطبہ دینے کے لئے فرمایا: تمہارے علماء کہاں ہیں؟ تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے قائم ہونے تک ایک جماعت میری امت سے غالب رہے گی لوگوں پر پرواہ نہیں کریں گے اس کی جو ان کو رسوا کرے یا ان کی مدد کرے۔

۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءٍ وَالرَّخِطِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مُصَوِّرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۰: ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ رہے گا ایک گروہ میری امت میں سے حق پر (اللہ کی طرف سے) مدد کئے جائیں گے۔ نہیں ضرر پہنچا سکے گا ان کو جو ان کی مخالفت کرے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے۔

۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ (عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ) ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَالِدًا يَذْكُرُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبْنَا وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَسَارِهِ. ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْخَطِّ الْأَوْسَطِ فَقَالَ "هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ" ثُمَّ تَلَا هَذِهِ آيَةَ: ﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾. [الأنعام: ۱۵۳]

۱۱: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آنجناب ﷺ نے ایک لکیر کھینچی دو لکیریں اس لکیر کی دائیں جانب اور کھینچی دو لکیریں اس لکیر کی بائیں جانب۔ پھر رکھا اپنا ہاتھ درمیان والی لکیر پر اور فرمایا: یہ اللہ کا راستہ ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: میرے راستہ سیدھا پس اتباع کرو اس کی اور نہ پیروی کرو ایسے راستوں کی جو جدا کر دیں تمہیں اس کے راستے سے۔

۲: بَابُ تَعْظِيمِ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

وَالْتَعْلِيظِ عَلَى مَنْ عَارَضَهُ

پاب: حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور اس کا مقابلہ کرنے والے پر سختی

۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ الْمُقَدِّمِ

۱۲: مقدم بن معدیکرب الکندیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ فرمایا: قریب ہے کہ ایک شخص تکیہ لگائے ہوئے ہوا اپنے پلنگ



بن مغلنکرب الکندیؒ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوشک الرجل متکنا علی اریکته یحدث بحديث من حدیثی فیقول: بیننا و بینکم کتاب اللہ عزوجل، فما وجدنا فیہ من حلال استحللناہ و ما وجدنا فیہ من حرام حرّمناہ الا و ان ما حرّم رسول اللہ مثل ما حرّم اللہ.

پر بیان کی جائے اس سے میری باتوں میں سے کوئی بات تو وہ کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے جو کچھ ہم پائیں گے اس میں حلال حلال جانیں اسی کو اور جو کچھ ہم پائیں گے اس میں حرام حرام جانیں گے اسی کو۔ خبردار کہ جو کچھ حرام کیا اللہ کے رسولؐ نے اسی طرح ہے جیسے حرام کیا اللہ نے۔

تشریح ☆ اریکہ کی مراد میں بعض محدثین نے فرمایا کہ وہ سریر ہے کہ جو مسہری کے اندر ہو اور بعض نے فرمایا کہ اس سے مراد تکیہ یا فراش یا مسند جس پر آدمی ٹیک لگائے یا جلوہ گاہ عروس کا۔ اس زمانہ میں صوفیہ یا تکیہ یا بیڈ بھی اس کا مصداق ہو سکتا ہے۔ اس حدیث سے ان لوگوں کی برائی معلوم ہوتی ہے جو فقط قرآن حکیم پر اعتماد کر کے حدیث رسول اللہ (ﷺ) سے اعراض کرے۔

۱۳: حدثنا نصر بن علی الجہضمیؒ ثنا سفیان بن عیینہ فی بیئہ اناسالہ عن سالم ابی النضر ثم مر فی الحدیث قال: او زید بن اسلم عن عیینہ اللہ بن ابی رافع عن ابیہ ان رسول اللہ ﷺ قال لا ألفین اخذکم متکنا علی اریکتہ باتیہ الامر مما امرت بہ او نہیت عنہ فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ.

۱۳: ابو رافعؒ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ تکیہ لگائے ہوئے اپنے پلنگ پر بیٹھا ہو اسکو کوئی ایسا معاملہ پہنچے جس کا میں نے حکم دیا ہو یا جس سے میں نے روکا ہو تو وہ یوں کہے: میں نہیں جانتا۔ ہم نے اسکو اللہ کی کتاب میں نہیں پایا کہ اسکا اتباع کر لیں۔ ہمیں جو کتاب اللہ میں ملے گا بس اسکا اتباع کریں گے۔

۱۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمارے دین میں ایسی بات کا اضافہ کیا جو اس میں نہیں تو اس کی بات ناقابل قبول ہے۔

۱۴: حدثنا ابو مروان محمد بن عثمان العثماني ثنا ابراهیم بن سعید بن ابراہیم بن عبد الرحمن ابن عوف عن ابیہ عن القاسم بن محمد عن عائشہ ان رسول اللہ ﷺ قال من اخذ فی امرنا هذا ما لیس منہ فهو رد.

تشریح ☆ اس حدیث سے بدعت کی قباحت اور برائی معلوم ہوئی۔ بدعت اور احداث وہ نیا کام جو تین زمانہ مشہور لہا بالخیر یعنی زمانہ نبوی اور زمانہ خلفاء راشدین اور زمانہ تابعین میں خود بھی موجود نہ تھا نہ اس کا مظہر۔ اور اس کام کو لوگوں نے دین میں داخل کر دیا۔ مثلاً یہ سمجھا کہ اس کے بجالانے سے آخرت میں ثواب ہو گا یا موجب حصول رضاء الہی ہے یا اس سے اجتناب موجب اجر اخروی ہے۔ غرض جو ایسے کام نکالے اس کو آپؐ نے مردود فرمایا اور فہو رد کے وہ معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ وہ شخص مردود دوسرے یہ کہ وہ کام مردود ہے اور اس سے تمام بدعتوں کی جڑ کا قلع قمع ہو گیا۔

۱۔ راقم کہتا ہے کہ بخاری شریف میں بھی اس مفہوم کی حدیث آئی میں نے تعلیم ترمذی شریف کے دوران میں حضرت مفتی محمد سید ڈیروی سے خیر المدارس میں سنا کہ ایک شخص (غائب) عبداللہ چکڑا لوی رنگ محل کی ایک مسجد میں مفلوج تکیہ پر لیٹا یہ الفاظ کہہ رہا تھا ایک نے خیال کیا کہ اسے دیکھا جائے۔ چنانچہ دیکھا کہ کہہ رہا تھا حسبتا کتاب اس کو جو بزرگ دیکھنے گئے تھے انہوں نے کہا آپ کی حالت کا صحیح نقشہ بخاری شریف میں آیا ہے تو اس نے خاتم بدین نے بکواس کی کہ 'کھوتا جیسا بخاری' جھوٹی حدیثیں گھڑ گئے کہتا تھا تو اس بزرگ نے کہا یہ قول کہ بخاری میں وضع کردہ احادیث ہے اس سے ایک ولی کے مراتب تو ہرگز کم نہ ہوتے البتہ اس سے حدیث میں جو نقشہ کھینچا گیا تھا وہ پتہ چلا گیا کہ تمہارے جیسوں کا ہی ہے۔ (عبدالرشید)

۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْمُضَرِّيُّ أَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ غُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّ رَجُلًا مِنْ  
الْأَنْصَارِ خَاصِمَ الزُّبَيْرِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي شَرَاحِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ  
الْأَنْصَارِيُّ: سَرَّحَ الْمَاءَ يَمْزُقَانِي عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى حَارَكٍ  
فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ  
فَتَلُونَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ  
اسْقِ ثُمَّ اخْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ قَالَ فَقَالَ  
الزُّبَيْرُ: وَاللَّهِ إِنِّي لَا خُشْبَ هَذِهِ الْآيَةِ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ:  
﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ  
بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَ  
يُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ ۱۷۵

۱۵: حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بیان فرماتے ہیں کہ انصار  
میں سے ایک صاحب نے حضرت زبیرؓ سے حضور کے  
پاس حرہ کی کھال (چھوٹی نہر) کے بارے میں جھگڑا کیا  
جس سے وہ حضرات کھجور کے باغات کو سیراب کرتے  
تھے۔ انصاری نے (حضرت زبیرؓ سے) یوں کہا تھا کہ  
پانی کو کھلا چھوڑ دو تا کہ وہ چلتا رہے انہوں نے انکار کیا۔  
جھگڑا رسول اللہ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ نے فرمایا:  
زبیر! تم اپنے کھیت کو سیراب کرنے کے بعد بقیہ پانی  
اپنے پڑوسی کیلئے چھوڑ دیا کرو۔ اس بات پر وہ انصاری  
غصہ میں آ گئے اور کہنے لگے کہ اس لئے کہ یہ آپ کے  
پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ رسول اللہ کے چہرہ انور کا رنگ  
(غصہ کی وجہ سے) متغیر ہو گیا پھر فرمایا: زبیر! اپنے باغ وغیرہ  
کو سیراب کرو اور اس وقت تک پانی روکے رکھو جب تک وہ  
منڈیروں تک بلند نہ ہو جائے۔ حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں  
کہ مجھے یقین ہے کہ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی:  
﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ...﴾

۱۶: حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی بندیوں کو مسجد میں نماز  
پڑھنے سے نہ روکو۔ ان کے صاحبزادے نے کہا کہ ہم تو  
ان کو ضرور منع کریں گے۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ  
عنہما شدید غضب ناک ہو گئے اور فرمایا میں تجھ سے  
رسول اللہ ﷺ کا فرمان بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے  
کہ ہم ضرور منع کریں گے۔

۱۷: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کے متعلق مروی ہے کہ ان  
کے پاس ان کا بھتیجا بیٹھا ہوا تھا اس نے کنکری پھینکی۔  
انہوں نے اسے منع فرمایا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ

۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النِّسَابُورِيُّ أَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا تَمْنَعُوا أَمَاءَ اللَّهِ أَنْ يُصَلِّيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ ابْنُ  
لَهُ: إِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ: فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ:  
أَحَدُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ: إِنَّا  
لَنَمْنَعُهُنَّ؟

۱۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ وَأَبُو عَمْرٍو وَ  
حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ لَنَا عَبْدُ الرَّهَابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

مُغْفَلٌ اللَّهُ كَانَ جَالِسًا إِلَى جَنْبِهِ ابْنُ أَخٍ لَهُ فَحَذَفَ فَنَهَاةً وَ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهَيَّ عَنْهَا وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصِلُهُ صَيِّدًا وَلَا تَنْكِي غُذُوًّا وَ إِنَّهَا تَكْسِرُ الْبَسَنَ وَ تَفْقَأُ الْعَيْنَ قَالَ فَعَاذَ ابْنُ أَخِيهِ بِخُذْفٍ فَقَالَ : أَخَذْتُكَ أَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهَيَّ عَنْهَا ثُمَّ غَذَتْ تَخُذْفٌ لَا أَكَلَمَكَ ابْدًا .

نے اس سے روکا ہے اور فرمایا ہے کہ اس سے نہ تو شکار کیا جاسکتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کیا جاسکتا ہے (الناگزرنے والے کی) آنکھ پھوڑ سکتا ہے اور دانت توڑ سکتا ہے۔ بھتیجے نے پھر وہی حرکت کی۔ فرمانے لگے میں تجھے بتاتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور تو پھر وہ کام کرتا ہے میں تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

**تشریح** (حدیث: ۱۵) وہ شخص جو حضرت زبیرؓ کے ساتھ جھگڑا تھا اس کے نام کے بارہ میں مختلف اقوال ہیں۔ قاضیؒ فرماتے ہیں کہ داؤدیؒ نے نقل کیا ہے کہ وہ منافق تھا اور وہ انصار کے کسی قبیلہ سے تعلق کی بناء پر انصاری کہا جاتا ہے۔ حرہ: کنکریلی ریت کو کہتے ہیں اور یہ نام ہے مدینہ منورہ میں ایک جگہ کا۔ حضورؐ نے جو دو حکم فرمائے دونوں انصاف پر مبنی تھے۔ پہلا حکم بھی منصفانہ تھا کہ حضرت زبیرؓ کھیت کو اپنی ضرورت کے موافق بیچ لیں اس کے بعد انصاری کے کھیت پر پانی چھوڑ دیں۔ جب اس نے نافرمانی کی تو آپؐ نے فرمایا: تم اپنا حق پورا لے لو کہ منڈیوں تک پانی بھر جائے۔ (حدیث: ۱۶) یہ معلوم ہوا کہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے سامنے سر تسلیم خم ہو جانا چاہیے۔ (حدیث: ۱۷) اس سے یہ ہدایت حاصل ہوئی کہ اللہ اور رسول ﷺ کے نافرمانوں اور فاسقوں سے ملاقات ترک کرنا درست ہے تاکہ ان لوگوں کو گناہوں سے نفرت ہو جائے۔ تعجب ہوتا ہے ان لوگوں پر جو بدعتیوں سے میل جول رکھتے ہیں اور ان کو اپنا دوست بناتے ہیں اور اہل حق سے نفرت کرتے ہیں۔ باقی مذاہب اربعہ حقہ کی تقلید جائز اور مستحسن عمل ہے اس حدیث کا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

۱۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي بُرْدُ بْنُ سَنَانٍ عَنْ اسْحَقَ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ ابْنِهِ ' أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الثَّقِيفُ ' صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوَّاهُ مَعَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ' أَرْضَ الرُّومِ فَنَظَرَ إِلَى النَّاسِ وَهُمْ يَتْبَاعُونَ كَسْرَ الذَّهَبِ بِالدَّنَانِيرِ ' وَ كَسْرَ الْفِضَّةِ بِالدَّرَاهِمِ ' فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ' أَنْتُمْ تَأْكُلُونَ الرِّبَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَبْتَاعُوا الذَّهَبَ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ لَا زِيَادَةَ بَيْنَهُمَا وَلَا نِظْرَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا أبا الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا أَرَى الرِّبَا فِي هَذَا إِلَّا مَا كَانَ مِنْ نِظْرَةٍ فَقَالَ عِبَادَةُ

۱۸: رسول اللہ کے ساتھی حضرت عبادہ بن صامتؓ انصاری سرزمین روم میں معاویہؓ کے ساتھ لڑائی میں شریک ہوئے۔ انہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ سونے کے ٹکڑوں کی دیناروں اور چاندی کے ٹکڑوں کی درہموں کے بدلے خرید و فروخت کر رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اے لوگو! تم سود کھا رہے ہو۔ میں نے جناب رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: سونے کو سونے کے بدلہ میں صرف برابر برابر بیچو جس میں نہ تو کمی و زیادتی ہو اور نہ ادھار۔ معاویہؓ نے ان سے کہا اے ابوالولید! میرے نزدیک تو اس میں سود نہیں الا یہ کہ ادھار ہو۔ عبادہؓ نے کہا میں آپ کو رسول اللہ کی بات بتاتا ہوں اور آپ اپنی رائے بیان کرتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں سے

أَخْبَدْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . عَنْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .  
تُحَدِّثُنِي عَنْ رَأْيِكَ لَنْ أُخْرِجَنِي اللَّهُ لَا أَسَاكُنُكَ  
بَارِضٍ لَكَ عَلَيَّ فِيهَا أَمْرَةٌ فَلَمَّا قَفَلَ لِحَقِّ بِالْمَدِينَةِ .  
فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا  
أَقْدَمَكَ يَا أَبَا الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَصَّ عَلَيْهِ  
الْقِصَّةَ وَمَا قَالَ مِنْ مُسَاكَنَتِهِ فَقَالَ ارْجِعْ يَا أَبَا الْوَلِيدِ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى أَرْضِكَ فَفَجَّ اللَّهُ أَرْضًا لَسْتُ  
فِيهَا وَامْتَالِكَ وَكُتِبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
لَا أَمْرَةٌ لَكَ عَلَيْهِ وَاحْمِلِ النَّاسَ عَلَى مَا قَالَ فَإِنَّهُ هُوَ  
الْأَمْرُ .

۱۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْخَلَّادِ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ : أَنَا نَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِذَا حَدَّثَكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَظَنُّوا  
بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي هُوَ أَهْنَاهُ وَاهْدَاهُ وَانْقَاهُ (هَذَا  
الْمَتْنُ مِمَّا انفرد به المصنف).

۲۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ  
عُمَرُو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
السَّامِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِذَا حَدَّثَكُمْ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا فَظَنُّوا بِهِ الَّذِي هُوَ أَهْنَاهُ وَاهْدَاهُ وَانْقَاهُ .

۲۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضِيلِ ثَنَا  
الْمُقْبَرِيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا  
اعْرِفْنَ مَا يُحَدِّثُ أَحَدُكُمْ عَنِ الْخَبَرِ وَهُوَ مُتَكَيٌّ عَلَى  
أَرِيكَتِهِ فَيَقُولُ أَقْرَأْ قَرَأْنَا مَا قِيلَ مِنْ قَوْلِ حَسَنِ فَإِنَّا  
قُلْتُهُ (هَذَا الْمَتْنُ مِمَّا انفرد به المصنف).

۲۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِبَادٍ بْنُ آدَمَ ثَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا

نکھنے کا موقع دیا تو میں آپ کے ساتھ ایسی سرزمین میں نہیں  
ٹھہروں گا جس کے والی آپ ہوں۔ پھر جب وہ لوٹے تو  
مدینہ منورہ آئے۔ عمر بن خطابؓ نے ان سے پوچھا اے  
ابوالولید کس چیز نے آپ کو واپس کیا؟ انہوں نے پورا واقعہ  
بیان کیا اور اپنے ٹھہرنے کے متعلق اپنے قول کا بھی تذکرہ  
کیا۔ عمرؓ نے فرمایا: اے ابوالولید! اسی سرزمین کی طرف لوٹ  
جائیے اللہ ایسی زمین کو قبیح کریں جس میں آپ نہ ہوں یا  
آپ جیسے نہ ہوں اور معاویہ کو لکھا کہ آپ کو ان پر کوئی ولایت  
نہیں لوگوں کو ویسا کرنے کا حکم دیں جیسا انہوں نے فرمایا ہے  
کیونکہ (دین کا) حکم وہی ہے۔

۱۹ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
جب میں تمہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب  
سے کوئی بات بتاؤں تو تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق  
ایسا گمان کیا کرو جو ان کے شایان شان صحیح اور پاکیزہ  
ہو۔ (اس متن کو صرف مصنف نے روایت کیا)۔

۲۰ : حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
جب میں تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات بتاؤں  
تو تم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسا گمان کیا  
کرو جو ان کے لائق شان درست اور پاکیزہ ہو۔

۲۱ : حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں  
نہ پاؤں کہ اس کے سامنے میری حدیث بیان کی جائے  
اور وہ پلنگ پر تکیہ لگائے ہوئے یوں کہ صرف قرآن  
پڑھو۔ کیونکہ جو اچھی بات ہے وہ میری کہی ہوئی ہے۔

۲۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی  
سے بیان فرمایا: اے بھتیجے! جب میں تم کو حضور صلی اللہ

ہذا بن السری ثنا عبد بن سلیمان ثنا محمد بن عمرو  
عن ابی سلمة ان ابا هريرة قال لرجل یا ابن احی اذا  
حدثتک عن رسول الله ﷺ فلا تضرب له الامثال  
بیان نہ کیا کرو۔

قال ابو الحسن ثنا یحیی بن عبد الله  
الکرایمی ثنا علی بن الجعد عن شعبة عن عمرو بن مرة  
من حدیث علی رضی الله تعالی عنه۔

### باب: حدیث میں احتیاط اور محافظت

#### کے بیان میں

۲۳: حضرت عبد الله بن مسعود کے متعلق حضرت عمرو بن  
میمون فرماتے ہیں کہ بلا تخلف ہر جمعرات کی شام کو ان  
کی خدمت میں آتا تھا فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی ان کو  
یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ حضور ﷺ نے یوں فرمایا: ایک  
شام یوں کہہ دیا کہ جناب رسول الله ﷺ نے فرمایا۔  
پھر انہوں نے سر جھکا لیا میں نے ان کی طرف دیکھا تو وہ  
کھڑے تھے قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے آنکھیں پھلی  
ہوئی، گردن کی رگیں پھول چکی تھیں اور یوں کہہ رہے  
تھے یا اس سے کم فرمایا یا اس سے زیادہ یا اس کے قریب  
قریب یا اس کے مشابہ فرمایا تھا۔

۲۴: محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی  
کوئی حدیث بیان فرماتے تو فارغ ہونے کے بعد اذکما  
قال رسول الله ﷺ کے الفاظ کہتے یعنی یا جس طرح  
فرمایا رسول الله ﷺ نے۔

۲۵: عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت  
زید بن ارقم سے گزارش کی کہ ہمیں جناب رسول الله صلی  
اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم

### ۳: باب التوقی فی الحدیث عن

#### رسول الله ﷺ

۲۳: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا معاذ بن معاذ عن انس  
عون ثنا مسلم البطين عن ابراهيم التميمي عن ابيه عن  
عمرو بن ميمون قال ما اخطأ فی ابن مسعود رضی الله  
تعالی عنه عشية خميس الا اتيتہ فیہ قال فما سمعته يقول  
بشيء قط قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم فلما كان  
ذات عشية قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم  
فنكس قال فنظرت اليه فهو قائم محللة ازرار قميصه قد  
اغروقت غيضاؤه وانتفخت اوداجه قال او داخه قال او  
ذو ذلک او فوق ذلک او قريبا من ذلک او شيها  
بذلک۔

۲۴: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا معاذ بن معاذ عن انس  
عون عن محمد بن سيرين قال كان انس بن مالک  
رضی الله تعالی عنه اذا حدث عن رسول الله صلی الله  
عليه وسلم حديثا ففرغ منه قال او كما قال رسول الله  
صلى الله عليه وسلم۔

۲۵: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا غندر عن شعبة ج  
وحدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا  
شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال

قُلْنَا لَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَبُرْنَا وَنَسِينَا وَالْحَدِيثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَدِيدٌ.

بوڑھے ہو گئے ہیں اور بھولنے لگے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرنا امر شدید ہے۔

۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الشَّافِعِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ جَالَسْتُ ابْنَ عُمَرَ سَنَةً فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا.

۲۶: عبد اللہ بن ابی السفر فرماتے ہیں کہ میں نے شعبیؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک سال حضرت ابن عمرؓ کے پاس رہا مگر کبھی انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کوئی بات کرتے ہوئے نہیں سنا۔

۲۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَبْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّا كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَالْحَدِيثُ يُحْفَظُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا إِذَا رَكِبْتُمُ الصُّعْبَ وَالذَّلُولَ فَهِنِهَاتٌ.

۲۷: طاووسؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عباسؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حدیث حفظ کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی بات تو حفظ ہی کی جاتی ہے (یعنی آگے پہنچانے کی نیت سے) مگر جب تم سخت اور کمزور اونٹوں پر سوار ہونے لگو (کنایہ ہے عدم احتیاط سے) تو بعد اور دوری ہوگئی۔

۲۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قُرْظَةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَعَثْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ إِلَى الْكُوفَةِ وَشِيعِنَا فَمَشَى مَعَنَا إِلَى مَوْضِعٍ يُقَالُ لَهُ صَرَارٌ فَقَالَ اتَذَرُون لِمَ مَشَيْتُمْ مَعَكُمْ قَالَ قُلْنَا لِحَقِّ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِحَقِّ الْأَنْصَارِ قَالَ لَكُنِّي مَشَيْتُ مَعَكُمْ لِحَدِيثٍ أَرَدْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ بِهِ فَارَدْتُ أَنْ تَحْفَظُوهُ لِمَمَشَايَ مَعَكُمْ أَنْتُمْ تَقْدُمُونَ عَلَى قَوْمٍ لِلْقُرْآنِ فِي صُدْرِهِمْ هَزِيرٌ كَهَزِيرِ الْمَرْجَلِ فَإِذَا رَأَوْكُمْ مَدُّوا إِلَيْكُمْ أَعْنَاقَهُمْ وَقَالُوا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ فَأَقْبَلُوا الرَّوَايَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَنَا شَرِيكُكُمْ الْحَدِيثُ مِنْ أَفْرَادِ الْمُصَنِّفِ.

۲۸: قرظہ بن کعبؒ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے ہمیں کوفہ کی طرف بھیجا اور ہمارے ساتھ خود بھی صرار نامی جگہ تک آئے۔ پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو میں تمہارے ساتھ کیوں چلا؟ ہم نے عرض کی رسول اللہ کے اصحاب اور انصار ہونے کی وجہ سے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ اس لئے چلا تا کہ تم سے ایک بات کہوں اور تم اپنے ساتھ میرے چلنے کا لحاظ رکھتے ہوئے اس بات کی حفاظت کرو۔ تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جن کے سینے قرآن (کے شوق) سے ایسے ابلیس گے جیسے ہنڈیا۔ جب وہ تمہیں دیکھیں گے تو اپنی گردنیں تمہاری طرف لمبی کریں گے اور کہیں گے محمدؐ کے اصحاب آگئے۔ تم لوگ رسول اللہ کی جانب سے کم احادیث بیان کرنا پھر میں تمہارا شریک ہوں گا۔ (یہ حدیث صرف منصف علیہ الرحمۃ سے منقول ہے)۔

۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيدٍ قَالَ

۲۹: سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک سعد بن مالک کے ساتھ رہا۔ میں نے انہیں

صَحَبْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَمَا سَمِعْتُهُ  
يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِحَدِيثٍ وَاحِدٍ۔  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک  
حدیث بھی بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔

☆ تشریح (حدیث نمبر: ۲۳) ان احادیث میں صحابہ کرامؓ کی احتیاط بیان کی گئی ہے خصوصاً حضرت عمرؓ کی۔ دراصل وہ یہ چاہتے تھے کہ صرف ان احادیث کی روایت کی جائے جن کے متعلق راوی کو پورا اطمینان ہو کہ جو اس نے دیکھا یا سنا ہے وہی کچھ وہ بیان کر رہا ہے۔ چنانچہ بعض مرتبہ کوئی حدیث بیان کر کے آپؐ مخاطبین سے کہتے کہ جس نے اس حدیث کو خوب اپنے حافظے میں جمالیا ہے اُسے چاہیے کہ وہ جہاں جہاں جائے اس حدیث کو بیان کرتا چلا جائے۔ بالکل اسی طرح حافظ ابن عبد البرؒ نے اپنی کتاب جامع بیان ج ۲ ص ۱۲۲ میں بیان کیا ہے۔ اسی طرح دوسرے صحابہ بھی روایت کرنے میں بہت محتاط تھے جیسا کہ ابن مسعودؓ کی حدیث باب میں ہے کہ ان پر انتہائی گھبراہٹ اور پریشانی کی حالت طاری ہو گئی اس لیے کہ صحابہ کرامؓ کے دلوں میں بہت کامل ادب تھا اور خوف و خشیت الہی کا غلبہ تھا۔ آج کے دور میں بہت بے احتیاطی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ ضعیف احادیث سنا کر لوگوں کے عقیدے کمزور کیے جا رہے ہیں اور بعضوں نے تو موضوع اور من گھڑت احادیث لوگوں میں پھیلانا شروع کر رکھی ہیں۔ ہمارے اسلاف کیا تھے اور ہم کیا ہو گئے۔  
اللہم احفظنا۔

☆ نوٹ صحابہ احادیث بیان کرنے کے سلسلے میں کس قدر محتاط تھے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ و حضرت عمر رضی اللہ عنہما بالخصوص اس معاملہ میں کتنا سخت رویہ رکھتے تھے اگر اس سلسلے میں مزید وضاحت مطلوب ہو تو ”مکتبۃ العلم“ ہی کی شائع کردہ کتاب ”حجیت حدیث“ مصنف مناظر حسن گیلانی بے حد مفید رہے گی۔ (ابومعاز)

۴ : بَابُ التَّغْلِیْظِ فِی تَعْمُدِ الْکَذِبِ عَلٰی  
رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ  
پہلے: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر  
عمداً جھوٹ بولنے کی شدت کا بیان

۳۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ غَامِرٍ بْنُ زُرَّازَةَ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالُوا ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ  
سِمَاكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔  
۳۰ : حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مجھ پر جھوٹ گھڑا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

☆ تشریح لغت کے اعتبار سے ہر کلام کو کہا جاتا ہے۔ اصطلاح میں حدیث کہتے ہیں اقوال رسول (ﷺ) و افعال۔ آپ کے اقوال اور افعال کو حدیث کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث متواتر ہے چنانچہ علماء محدثین نے بیان فرمایا ہے کہ سائیکس سے زائد صحابہ کرامؓ نے اس کو روایت کیا ہے اور امام نوویؒ نے فرمایا کہ اس کے راوی صحابہ میں سے تقریباً دو سو ہیں۔ ان میں عشرہ مبشرہ بھی ہیں۔ بہر حال نبی رحمت ﷺ نے اپنی امت کو بہت زیادہ تاکید فرمائی کہ میری طرف جھوٹ کی نسبت نہ کرو ورنہ دوزخ کا ایندھن بنو گے اور تمہاری نشستیں بجائے جنت میں ہونے کے جہنم میں تیار ہوں گی۔ علم حدیث کتنا عظیم علم ہے اسے یاد کرنا لوگوں تک پہنچانا اس پر عمل کرنا باعث نجات اور اخروی ترقی کا ذریعہ ہے۔ اگر گھڑی ہوئی باتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی جائیں گی تو ان کا وبال اور عذاب بھی بہت سخت ہوگا۔



۳۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جھوٹ نہ گھڑو کیونکہ مجھ پر جھوٹ گھڑنے کا فعل آگ میں داخل کر دے گا۔

۳۲: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر جھوٹ بولا (میرا گمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدا بھی ارشاد فرمایا۔ راوی) وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تھی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں کر لے۔

۳۵: حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اس منبر پر کہ میری جانب سے کثرت کے ساتھ احادیث روایت کرنے سے بچو۔ جو شخص مجھ پر کوئی بات کہے اسے چاہئے کہ صحیح یا سچی بات کہے اور جس نے ارادنا مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تھی تو وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لے۔

۳۶: عبد اللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد زبیر بن العوام سے پوچھا کہ میں نے آپ کو رسول اللہ کی جانب سے حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا جیسا کہ عبد اللہ بن مسعود اور فلاں صاحب کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے جب سے اسلام قبول کیا ان سے جدا

۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُرَّارَةَ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَا تَنَا شَرِيكَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّ الْكَذِبَ عَلَيَّ يُولِجُ النَّارَ.

۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ، تَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ ﷺ (حَسْبُهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا) فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو خَثِيمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ تَنَا هُثَيْمٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّمِيمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمَنْبَرِ إِنَّا كُمْ وَكَثْرَةُ الْحَدِيثِ عَنِي فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ فَلْيَقُلْ حَقًّا أَوْ صِدْقًا وَمَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي صَخْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ مَا لِي لَا أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَسْمَعُ بَنَ مَسْعُودٍ وَ فَلَانًا

قال اما انى لم افارقه منذ اسلمت و لكنى سمعت منه كلمة يقول من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار.

نہیں ہوا مگر میں نے ان سے ایک بات سن رکھی ہے (جو روایت حدیث سے مانع ہے) آپؐ فرماتے تھے جس نے مجھ پر جھوٹ گھڑا اُس کو چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

۳۷: حدثنا سويد بن سعيد ثنا علي بن مسهر عن مطرف عن عطية عن ابي سعيد قال قال رسول الله ﷺ من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار.

۳۷: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر جھوٹی بات گھڑی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں کر لے۔

باب من حدث عن رسول الله

ﷺ

حديثا وهو يرى انه كاذب

باب: اُس شخص کا بیان جو جناب رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرے یہ جانتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے

۳۸: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا علي بن هاشم عن ابن ابي ليلى عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن علي بن النسي ﷺ قال من حدث غيبا حديثا وهو يرى انه كاذب فهو اخذ الكاذبين.

۳۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری جانب سے کوئی بات کہی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

تشریح ☆ قُلُوْا اَخَذَ الْكَاذِبِيْنَ : یہ لفظ تشبیہ اور جمع دونوں طرح مروی ہے۔ ویسے تشبیہ زیادہ مشہور ہے۔ مراد اس سے مسلمانہ کذاب اور اسود غسی ہیں یعنی جس طرح یہ دونوں جھوٹے ہیں اسی طرح وہ شخص بھی جھوٹا ہے جو اپنی طرف سے احادیث گھڑتا ہے۔ اگر اس لفظ کو جمع پڑھیں تو مراد یہ ہوگی کہ وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

نوٹ ☆ مسلمانہ کذاب اور اسود غسی دو رسالت (ﷺ) کے دو ”کذاب“۔ مسلمانہ کذاب نے ایک مرتبہ صحابی رسول کی آیت پڑھنے کے جواب میں اپنی طرف سے کچھ الفاظ گھڑ کر ہدیان مکی کہ یہ تو میں بھی کہہ سکتا ہوں اور نتیجتاً آج تک اس کے نام کے ساتھ کذاب کا لاحقہ لگا چلا آ رہا ہے اور تا قیامت لگا رہے گا۔ (تفسیر ابن کثیر، سورۃ فاتحہ) .... (ابوہامہ)

۳۹: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال ثنا وكيع ح وثنا محمد بن بشر ثنا محمد بن جعفر قال ثنا شعبة عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن سمرة بن جندب عن النبي ﷺ قال من حدث غيبا حديثا وهو يرى انه كاذب فهو اخذ الكاذبين.

۳۹: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جس شخص نے میری طرف سے کوئی بات بیان کی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

۴۰: حدثنا عثمان بن ابي شيبة ثنا محمد بن فضيل عن الاعمش عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن

۴۰: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری

عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَوَى عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِكَ أَنْبَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْبِ عَنْ شُعْبَةَ. مِثْلُ حَدِيثِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ. ۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَيْبِ بْنِ أَبِي نَسَابٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ.

طرف سے کوئی بات روایت کی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے وہ جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

شعبہ سے بھی سمرہ بن جندب کی روایت کی مثل روایت منقول ہے۔

۴۱: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری طرف سے کوئی بات بیان کی یہ جانتے ہوئے کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

۶: بَابُ اتِّبَاعِ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ

الْمَهْدِيِّينَ

۴۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ نَشِيرٍ بْنُ ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ زَيْغِي ابْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي الْمَطَّاعِ قَالَ سَمِعْتُ الْعُرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَرُغْنَا مُوعِظَةً بَلِيغَةً وَجَلَسَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعَيْونُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَطْنَا مُوعِظَةً مُوَدَّعٍ فَاغْهَذَا لَنَا بَعْدُ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبِشِيًّا وَتَفَرُّونَ مِنْ بَعْدِي اخْتِلَافًا شَدِيدًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ غَضُوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ وَإِيَّاكُمْ وَالْأُمُورَ الْمُحَدَّثَاتِ فَإِنَّ كُلَّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

۴۲: حضرت عرباض بن ساریہ مقرر ماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ایسا جامع وعظ کیا کہ دل کانپ اٹھے اور آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ (ﷺ) آپ نے ہمیں ایسی نصیحت فرمائی ہے جس طرح رخصت کرنے والا نصیحت کرتا ہے۔ آپ ہم سے کوئی عہد لے لیجئے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کے ڈر کو مضبوطی سے لازم پکڑ لو امیر کا حکم سننا اور ماننا لازم کر لو اگرچہ وہ حبشی غلام ہو۔ عنقریب تم میرے بعد سخت اختلاف دیکھو گے۔ پس تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو لازم کر لینا ان کے طریقہ کو دانتوں سے پکڑ لینا بدعات سے اپنے آپ کو بچانا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

تشریح ☆ اس حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیتیں مذکور ہیں۔ اول اللہ سے ڈرنا جس کا حکم قرآن مجید میں بھی جگہ جگہ آیا ہے۔ دوسری وصیت یہ فرمائی کہ اللہ کی بات سنو اور اس کی فرمانبرداری کرو اور اس کو اتنا ضروری امر سمجھو کہ ایسا شخص تمہارا سربراہ بن جائے جو حبشی غلام ہو تو اس کی بھی فرمانبرداری کرو۔ امیر کی بات سننے اور فرمانبرداری کرنے پر ہی امت کا اجتماع موقوف ہے۔ جب امت اپنے امیر کی فرمانبرداری نہ کرے گی تو آپس میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمانبرداری کی سخت تاکید فرمائی۔ تیسری وصیت اس حدیث

مبارک میں یہ فرمائی کہ میرے بعد اختلافات بہت پیدا ہوں گے ان اختلافات سے بچتے رہنا۔ صراطِ مستقیم پر چلنے کی صرف یہی صورت ہے کہ میری سنت اور خلفاء راشدینؓ کی سنت پر جمے رہنا اور ایسی مضبوطی سے اسے پکڑنا جیسے کسی چیز کو داڑھوں سے مضبوط پکڑتے ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد خلافت راشدہ کے دور ہی میں (خليفة رابع حضرت عليؓ کے زمانہ خلافت میں) خارجیوں کا ظہور ہوا جنہوں نے نئے نئے عقائد ایجاد کیے فتنے بڑھتے رہے۔ قدر یہ فرقہ نکلا اس نے تقدیر کا انکار کیا۔ روافض نے علیحدہ دین گھڑ لیا اور اہل بیت (علیہم الرحمہ والرضوان) کی طرف ایسے ناپاک عقیدے منسوب کر دیئے۔ معتزلہ نکلے اور اسلام کو نئی شکل میں تبدیل کر کے محمدیات الامور اختیار کیے اور ان کے علاوہ بے شمار فرقے اٹھے حتیٰ کہ ہندوستان میں بھی یہ وباء پھیلی۔ اکبر نے نیا دین جاری کیا جس کا نام دین الہی رکھا جو حقیقت میں دین شیطانی تھا۔ آگے چل کر نیچری، چکڑالوی، قادیانی، رضا خانی اور طرح طرح کے فرقے پیدا ہوئے کہ اللہ کی پناہ۔ ان سب قدیم اور جدید فتنوں اور پارٹیوں سے محفوظ رہنے اور خود کو راہِ مستقیم پر جمائے رکھنے کا صرف ایک طریقہ ہے جس کی حضورؐ نے وصیت فرمائی اور وہ یہ کہ میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت پر جمے رہنا جو جماعت اس طریقہ پر جمی ہو جس کی حضورؐ نے وصیت فرمائی اور جسے داڑھوں سے پکڑنے کو فرمایا بس وہی اور صرف وہی صراطِ مستقیم پر ہے جو پارٹی نکلے اس کو اسی معیار پر جانچنا ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خلفاء راشدین کے طریقے پر ہے یا نیا طریقہ نکالا ہے؟ اگر اس طریقہ سے لپٹے ہوئے ہیں تو اہل باطل ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو خلفاء راشدین کی اتباع نصیب فرمائے۔

۴۳: حضرت عرابض بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وعظ فرمایا جس سے آنکھوں سے آنسو بہ نکلے اور دل کانپ اٹھے۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ تو رخصت کرنے والے کی نصیحت ہے۔ آپؐ ہم سے کسی چیز کا عہد لیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: میں تم کو ایسی صاف ہموار زمین پر چھوڑے جا رہا ہوں جس کی رات اس کے دن کی طرح ہے۔ اس سے وہ بٹے گا جو ہلاک ہونے والا ہوگا۔ جو تم میں سے زندہ رہے گا وہ عنقریب شدید اختلاف دیکھے گا۔ تم پر میرا طریقہ اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کا طریقہ لازم ہے اس کو دانٹوں سے مضبوط پکڑ لینا اور تم پر اطاعت امیر لازم ہے خواہ وہ حبشی غلام ہو کیونکہ مومن کیلے اونٹ کی طرح ہوتا ہے جیسے چلایا جاتا ہے اطاعت کرتا ہے۔

۴۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الشَّوَّاقِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ ضَمْرَةَ ابْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ وَالسُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْعُرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ وَغَطَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجَلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ لَمَوْعِظَةٌ مُودَعٌ فَمَاذَا تَفْعَلُ إِنَّا قَدْ تَرَكْنَاكَ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلَهَا كُنْهَارٌ هَالَا يَزِيغُ عَنْهَا بَغْدِي إِلَّا هَالِكٌ مَنْ يَغْشِ مِنْكُمْ فَسِيرِي اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّدِينَ عَصُوا عَلَيْهَا بِالتَّوَّاجِدِ وَعَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبِشِيًّا فَإِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْإِنْفِ حَيْثُمَا قِيدَ انْقَادًا.

۴۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ الصَّبَّاحِ الْمَسْمَعِيُّ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ الْعُرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ.

۴۴: حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں جامع نصیحت فرمائی۔ اس کے بعد حضرت عریاض رضی اللہ نے پہلی کی مثل روایت ذکر کی۔

### ۷: بَابُ اجْتِنَابِ الْبِدْعِ وَالْجَدَلِ

۴۵: حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خُطِبَ اخْمَرَتْ عَيْنَاهُ وَ غَلَا صَوْتُهُ وَ اشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ رُجَيْشٍ يَقُولُ صَبِّحَكُمْ مَشَاكُمْ وَ يَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَ السَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَ يَقْرُنُ بَيْنَ اضْبَعَيْهِ السَّبَابَةَ الْوُسْطَى ثُمَّ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْأُمُورِ كِتَابُ اللَّهِ وَ خَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَ شَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَ كُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كَانَ يَقُولُ مَنْ تَرَكَ مَا لَا فَلَاحَ لَهُ وَ مَنْ تَرَكَ ذِينًا أَوْ ضِيَاعًا فَعَلَى وَآلِيٍّ.

۴۵: جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے جب رسول اللہ خطاب فرماتے تو آنکھیں سرخ ہو جاتیں آواز بلند ہو جاتی اور غصہ تیز ہو جاتا گویا کہ کسی لشکر سے خوف دلار ہے ہوں۔ فرماتے تمہاری صبح ایسی ہے تمہاری شام ایسی ہے (ایسی ہوگی) اور فرماتے کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں اور انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملاتے۔ پھر فرماتے اما بعد! سب سے بہتر امر اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد (ﷺ) کا طریقہ ہے سب سے بدترین کام دین میں نئی باتوں کا پیدا کرنا ہے اور ہر نئی بات گمراہی ہے اور فرماتے تھے جس شخص نے بعد وفات مال چھوڑا وہ اسکے ورثاء کا ہے اور جس نے قرض یا عیال چھوڑے وہ میرے ذمہ ہے۔

۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ بْنُ مَيْمُونِ الْمَدَنِيُّ أَبُو عُبَيْدٍ ثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا هُمَا الْإِنْسَانُ الْكَلَامُ وَ الْهَدْيُ فَأَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ وَ أَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ الْوَإِيَّاءُ كُمْ وَ مُحَدَّثَاتُ الْأُمُورِ فَإِنَّ شَرَّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَ كُلُّ مُحَدَّثَةٍ بَدْعَةٌ وَ كُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ إِلَّا لَا يَطُولُنَّ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَهْلًا فَتَقَسُّوْا قُلُوبُكُمْ إِلَّا إِنْ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ وَ إِنَّمَا

۴۶: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: دو چیزیں ہیں ایک کلام اور دوسرا طریقہ۔ پس سب سے بہتر کلام اللہ کا کلام ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد (ﷺ) کا طریقہ ہے۔ خبردار نئی باتوں سے بچنا کیونکہ بدترین کام دین میں نئی چیزیں پیدا کرنا ہے جبکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ دھیان رکھنا کہ طویل طویل امیدیں باندھنے نہ لگ جانا مبادا تمہارے دل سخت ہو جائیں خبردار! وہ آنے والی (موت) قریب ہے دور تو وہ چیز ہے جو پیش آنے والی نہیں ہے۔ آگاہ رہو بد بخت وہ ہے جو



الجدل ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ﴾ یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿بَلْ هُمْ قَوْمٌ

الْاِنْشَاءِ: ۵۸﴾

۴۹: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ابْنِ هَاشِمٍ ابْنِ ابْنِ خَدَّاشٍ الْمُوَصَّلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْضُومٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي عُثْلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ خُذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لَصَاحِبِ بَذْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلَاةً وَلَا صَدَقَةً وَلَا حِجًّا وَلَا غُمْرَةً وَلَا جِهَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ.

۴۹: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صاحب بدعت کا اللہ تعالیٰ روزہ نماز صدقہ حج عمرہ جہاد فرض نفل (غرض کوئی بھی نیک عمل) قبول نہیں فرماتے۔ وہ (بدعتی شخص) اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح بال آنے سے نکل جاتا ہے۔

۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنصُورٍ الْخِطَّاطُ عَنْ اَبِي زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَبِي اللَّهِ اَنْ يَقْبَلَ عَمَلُ صَاحِبِ بَذْعَةٍ حَتَّى يَدَعَ بَذْعَتَهُ.

۵۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس وقت تک بدعتی کے عمل کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں جب تک وہ بدعت نہ چھوڑے۔

۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَهَرُونَ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِي قُدَيْبٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ الْكُذْبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بَنَى لَهُ قَصْرًا فِي رِبْضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بَنَى لَهُ فِي وَسْطِهَا وَمَنْ حَسَنَ خُلُقَهُ بَنَى لَهُ فِي اَغْلَاهَا.

۵۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جھوٹ کو باطل سمجھ کر ترک کر دے اس کے لئے اطراف جنت میں محل تیار کیا جائے گا اور جو جھگڑے کو چھوڑ دے گا۔ درآںحالیکہ وہ حق پر ہو اس کے لئے وسط جنت میں محل بنایا جائے گا اور جو اپنے اخلاق اچھے کرے گا اس کے لئے جنت کے اعلیٰ درجہ میں محل تیار کیا جائے گا۔

☆ تشریح (حدیث: ۴۵) اس باب کی احادیث میں بدعات اور جدال سے بچنے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ بدعات کو بدترین کام فرمایا۔ بدعت دین میں نئی ایجاد کا نام ہے۔ پس ہر وہ چیز جو گھڑی گئی ہو مگر دین نہ سمجھی جائے وہ بدعت نہیں کہلائے گی اور اسی طرح وہ ملبوسات یا دنیاوی معاش سے متعلق چیزیں (مثلاً کھانے اور آلات وغیرہ بھی) جن سے نہ فرمائی گئی ہو بدعت نہ ہوں گی۔ اس اصطلاحی مذموم سعی کا اطلاق بدعت کی تمام قسموں پر ہوتا ہے۔ اصطلاحی بدعت کی اقسام۔ قسم اول: اعتقادی بدعت۔ جیسے شرک کی تمام قسمیں۔ ۲ قسم دوم: قولی بدعت۔ جیسے شرکیہ کلمات نو ایجاد شرکیہ وظائف اور اوراد۔ ۳ قسم سوم: فعلی بدعت۔ جیسے مبتدعین کے میاں میں کسی کے مرنے پر تیجہ دسواں چالیسواں برسی وغیرہ مروجہ گھرے ہوئے افعال۔ ۴ قسم چہارم: بدعت فی الشان۔ جیسے وہ تمام قولی اور فعلی سنیتیں جن

کے ترک (چھوڑنے) کو دین سمجھ لیا گیا ہو اور اگر ان سنتوں کو سستی اور کاہلی کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہو تو اسے گناہ کہتے ہیں بدعت نہ کہا جائے گا۔ بدعت اعتقاد یہ کہ بعض قسمیں تو بالکل کفر ہیں اور بعض قسمیں تو کفر نہیں تاہم وہ برائے کبیرہ سے حتیٰ کہ قتل و زنا سے بڑھ کر گناہ ہیں اور اس قسم کی بدعتوں سے صرف کفر بڑا گناہ ہے۔ اس لیے کہ بدعت کرنے والا یہ دل میں خیال کرتا ہے کہ دین مکمل نہیں ہے بلکہ میں نے دین کامل کر دیا۔ یہ اللہ کی توفیق ہے اور بدعت کرنے والا رسول اللہ ﷺ کی تنقیص کرتا ہے۔ اس لیے کہ اس کا خیال ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا رخص کو چھوڑ دیا تھا بالکل اسی طرح امام مالک، علامہ ابن قیم اور علامہ شاطبی فرماتے ہیں کہ مبتدع حضور ﷺ کی تنقیص کرتا ہے اور مبتدع (بدعت کرنے والا) بدعت کر کے صحابہ کرام اور سلف صالحین کی توہین کرتا ہے اور بدعت کرنے والا ایک نئے موجد کی حیثیت سے سامنے آتا ہے۔ بدعت کے نقصان بے شمار ہیں اور بدعات پیدا ہوتی ہیں من گھڑت روایات اور ان جیسی دوسری چیزوں سے۔ جیسے حکایتیں، خواب اور اشعار وغیرہ۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کی خدا پرست علماء کے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں۔ اسی واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعات اور اہل دق کے ساتھ جھگڑنے سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے گناہ کے کاموں سے بھی دُور رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ان میں سے جھوٹ اور مسلمان کو گالی دینا اور اس کے ساتھ قتال کرنا یہ سب کام جہنم کی طرف لے جانے والے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں سچ نیکی کا ذریعہ ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ (حدیث: ۴۹) میں بدعت کا بڑا نقصان بیان فرمایا کہ بدعت سے نماز روزہ حج عبادت فرضی اور نفلی کوئی قبولیت کا شرف حاصل نہیں کرتی اور واقعی ایمان میں خلل ڈالنے والی چیز بدعت ہے۔ اس باب میں بعض احادیث ضعیف ہیں۔

## باب: (دین میں) عقل لڑانے سے

### احتراز کا بیان

## ۸: بَابُ اجْتِنَابِ الرَّأْيِ

### وَالْقِيَاسِ

۵۲: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو انتزاعاً قبض نہیں فرمائیں گے کہ اسے لوگوں سے چھین لیں بلکہ علماء کو قبض کرنے کے ساتھ علم کو قبض فرمائیں گے جب کسی عالم کو اللہ باقی نہیں رکھے گا تو لوگ جہلاء کو سردار بنالیں گے ان جہلاء سے سوالات کئے جائیں گے وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بغیر ثبوت

۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِذْرِيسَ وَ عَبْدِ اللَّهِ وَ ابُو مُعَاوِيَةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ وَ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ وَ شُعَيْبُ بْنُ اَسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَ ابْنِ الْعَاصِ اَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اَنْتَزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَاِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رِءً وَاَسَاجِهًا لَا فَسَلُوا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَ اَضَلُّوا

۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي اَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِيَةَ وَ حَمِيدُ بْنُ هَانِيَةَ



کے فتویٰ دیا جائے اس کا گناہ اس پر ہے جس نے اس کو فتویٰ دیا۔

۵۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم تین طرح کے ہیں جو ان کے علاوہ ہے وہ زائد ہے ایک آیت محکم دوسرے سنت متاول تیسرے میراث کے احکام۔

۵۵: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: صرف اسی کے مطابق فیصلہ کرنا جتنا تم جانتے ہو۔ جس چیز میں تمہیں اشکال واقع ہو جائے تو وقوف کرنا (یعنی تحقیق کرنا) یہاں تک کہ معاملہ کو واضح کر لو یا اس کے بارے میں مجھے لکھ دو۔

۵۶: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بنی اسرائیل کا معاملہ درست چلتا رہا۔ یہاں تک کہ ان میں قیدی عورتوں کی اولاد پھل پھول گئی۔ انہوں نے اپنی رائے سے (اس اولاد کے متعلق) فتوے دینا شروع کر دیئے خود بھی گمراہ ہوئے اوروں کو بھی گمراہ کیا۔

☆ تشریح اس باب میں بغیر علم کے فتویٰ دینے کی مذمت بیان کی گئی ہے دوسری حدیث میں بغیر علم کے فتویٰ دینے کا وبال فتویٰ دینے والے پر بیان کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے قیاس پر نکیر فرمائی اور اس کو ان کی گمراہی کا سبب قرار دیا ہے مگر اس روایت ہی میں اس کا جواب موجود ہے۔ ابناء سبایا (لونڈی کی اولاد) سے مراد غیر تربیت یافتہ اور نا حقیقت شناس لوگ ہیں جنہیں علمی فکری زندگی میں کوئی مقام حاصل نہیں ہوتا اسکے باوجود وہ اپنی کم ظرفی سے خود کو غیر معمولی حیثیت و صلاحیت کا مالک سمجھنے لگتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب ایسے لوگ قیاس کرنے لگیں تو اس کا نتیجہ گمراہی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ ایسے قیاس کے بارہ میں صحابہؓ کے اقوال بھی

الْحَوْلَانِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَجَسَ بِفِتْيَا غَيْرِ ثَبَتٍ فَإِنَّمَا أَثَمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ.

۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدِيُّ حَدَّثَنِي رَشِيدُ بْنُ سَعْدٍ وَجَعْفَرُ بْنُ غَوْنٍ عَنْ ابْنِ أَنْعَمٍ هُوَ الْإِفْرِيقِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ فَمَا وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ (ضعيف)

۵۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ 'سَجَّادَةٌ' ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ابْنِ حَشَّانٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ لَا تَقْضِينَ وَلَا تَقْضِلَنَّ إِلَّا بِمَا تَعْلَمُ وَإِنْ أَشْكَلَ عَلَيْكَ أَمْرٌ فَكُفَّ حَتَّى تُبَيِّنَهُ أَوْ تَكْتُبَ إِلَيَّ فِيهِ.

(هذا المتن مما انفرد به المصنف)

۵۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي الرُّجَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ وَالْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَمْ يَزَلْ أَمْرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُعْتَبَدًا لَا حَتَّى نَشَأَ فِيهِمُ الْمُؤَلَّدُونَ ابْنَاءُ سَبَايَا الْأُمَمِ فَقَالُوا بِالرَّأْيِ فَضَّلُوا وَاضْلُوا.

(وفي الزوائد اسناده ضعيف)

موجود ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے ایک موقع پر فرمایا: کونسا آسمان مجھے اپنے زیر سایہ رکھے گا اور کون سی زمین مجھے اٹھائے گی جب میں اللہ کی کتاب میں اپنی رائے سے کچھ کہوں گا اور حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ خود کو اصحاب رائے سے بچاؤ وہ سنت کے دشمن ہیں حدیث محفوظ رکھنے سے عاجز ہیں اس لیے اپنی رائے سے کہتے ہیں۔ اسی طرح حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ اگر دین قیاس سے حاصل کیا جاتا تو موزے کے نیچے کے حصے پر مسج کرنا اوپر کے حصہ پر مسج کرنے سے زیادہ بہتر ہوتا۔ ان ارشادات صحابہ کرامؓ کا مقصد اور غرض قیاس کی مخالفت سے احتیاط ہے کہ ہر کس و نا کس اس کا مدعی نہ بن جائے۔ کیونکہ ایک قیاس تو شرعی حجت ہے اور اس کے حجت ہونے پر تمام امت کا اتفاق ہے اور قرآن حکیم سے بھی ثبوت ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اے عقلمندو! قیاس کرو اور حدیث سے بھی ثابت ہے کہ حضورؐ نے جب حضرت معاذؓ اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ دونوں کو یمن کے ایک ایک علاقہ کا قاضی بنا کر بھیجا تھا اور دونوں سے دریافت کیا تھا کہ فیصلہ کس طرح کرو گے تو آپؐ کے استفسار کے جواب میں دونوں نے عرض کیا تھا کہ جب ہم سنت میں حکم نہ پائیں تو ایک معاملہ کو دوسرے پر قیاس کریں گے اور جو فیصلہ حق سے قریب تر ہوگا اس پر عمل کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا: تم دونوں کی رائے درست ہے۔ اسی طرح نسائی سے روایت ہے کہ ایک شخص کو نہانے کی حاجت ہو گئی اس نے نماز نہیں پڑھی اور آپؐ کے سامنے اس قصہ کو ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا: تو نے ٹھیک کیا پھر ایک اور کو غسل کی حاجت ہو گئی اس نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور آپؐ ﷺ کو آگاہ کیا آپؐ نے اس کو بھی یہی فرمایا کہ تو نے ٹھیک کیا۔ اس سے جواز قیاس صاف ظاہر ہے کیونکہ اگر ان کو نص کی اطلاع ہوتی تو پھر بعد از عمل سوال کی ضرورت ہی نہ تھی۔ معلوم ہوا کہ انہوں نے قیاس پر عمل کر کے اطلاع دی اور آپؐ نے دونوں کی تحسین و تصویب فرمائی اور یہ بات مسلم ہے کہ کسی امر کو سن کر شارع علیہ السلام کا رد و انکار نہ فرمانا بالخصوص تصریحاً اس امر کی مشروعیت کا اثبات فرمانا شرعی دلیل ہے اور اس کی صحت پر یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ نے قیاس کیا اور آپؐ نے اس کو جائز رکھا۔ ابوداؤد اور نسائی وغیرہ کتب حدیث میں اور بہت سی روایات موجود ہیں جو قیاس کے جائز ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ تعجب ہے بعض لوگوں پر کہ احادیث سے ائمہ مجتہدین کی تقلید اور ان کے مقلدین پر طعن کرتے ہیں۔ اللہ پاک تعصب سے بچائے۔ وگرتہ کل روز قیامت معلوم ہو جائے کہ تقلید ائمہ و مجتہدین کرام کی رحمہم اللہ علم ہے یا جہل؟

تمام ائمہ کرام کا اجماع ہے کہ دلائل حقہ چار ہیں: (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول (ﷺ) (۳) اجماع امت

(۴) قیاس۔ قیاس شرعی کا انکار کرنا اور مقلدین کو متعصب کہنا کوئی خدمت حدیث ہے۔

### باب: ایمان کا بیان

### ۹: بَابُ فِي الْإِيمَانِ

۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے کچھ اوپر ساٹھ یا ستر باب ہیں سب سے کم تکلیف وہ چیز کا راستہ سے ہٹانا اور سب سے زیادہ اور ارفع لا الہ الا اللہ کا کہنا ہے اور حیا (بھی) ایمان کا

۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسیُّ، ثنا وَکیعٌ ثنا سُفیانُ عَنْ سُہیلِ بْنِ ابیِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابیِ صَالِحٍ عَنْ ابیِ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَبَسْتُونَ أَوْ سَبْعُونَ بَابًا أَذْنَاهَا أَمَانَةُ الْإِذَى عَنْ الطَّرِيقِ وَارْفَهْمَا قَوْلٌ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ

من الایمان۔

حصہ ہے۔

اسی طرح کی روایت ابو بکر بن ابی شیبہ کی سند سے بھی منقول ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَيْدٍ ثنا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۵۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو اپنے بھائی کو حیا کے ترک کی نصیحت کر رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: حیا تو ایمان کا حصہ ہے۔

۵۸: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ إِنَّ الْحَيَاءَ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ.

۵۹: حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر موجود ہے اور جہنم میں وہ شخص بھی (ہرگز) داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہے۔

۵۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرُّقِيُّ ثنا سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خُرْدٍ مِنْ كِبَرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خُرْدٍ مِنْ إِيْمَانٍ.

۶۰: ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب اللہ مومنین کو آگ سے خلاصی دے گا اور وہ مامون ہو جائیں گے تو تم میں سے کوئی دنیا میں اس طرح اپنے ساتھی کیلئے حق کے بارے میں اس طرح نہ جھگڑا ہوگا جس طرح مومنین اپنے پروردگار سے اپنے ان بھائیوں کے بارے میں جھگڑیں گے جو آگ میں داخل کئے جا چکے ہوں گے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا: وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے حج کرتے تھے آپؐ نے انکو جہنم میں داخل فرمادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ اور جن کو تم ان میں سے پہچانتے ہو نکال لو۔ وہ انکے پاس آئیں گے اور انکو ان کی شکلوں سے پہچان لیں گے آگ نے

۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا مُعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَصَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ النَّارِ وَآمَنُوا فَمَا مُجَادَلَةٌ أَحَدِكُمْ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي الدُّنْيَا أَشَدَّ مُجَادَلَةً مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِزَوْجِهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ أُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَ يَصُومُونَ مَعَنَا وَ يُحْجُونَ مَعَنَا وَ يُحْجُونَ مَعَنَا فَادْخُلْتَهُمُ النَّارَ فَيَقُولُ أَذْهَبُوا فَأَخْرَجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ فَيَأْتُونَهُمْ فَيُغْفِرُونَ لَهُمْ بِصُورِهِمْ لَا تَأْكُلُ النَّارُ صُورَهُمْ فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافٍ سَاقِيهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى

كَغِيْهِ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ ، فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اخْرِجْنَا مِنْ قَدْ اَمَرْتَنَا  
ثُمَّ يَقُوْلُ اخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ وَزْنٌ دِيْنَارٍ مِنَ الْاِيْمَانِ  
ثُمَّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ وَزْنٌ نِّصْفِ دِيْنَارٍ ثُمَّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ  
مِنْ قَالِ حَبَّةٌ مِنْ خَرْدَلٍ قَالَ ابُو سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ  
فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ هَذَا فَلْيَقْرَأْ : ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ  
وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا  
عَظِيْمًا ۝﴾

[النساء : ۴۰]

ان کی صورتوں کو نہ کھایا ہوگا۔ بعض ان میں سے وہ ہوں گے  
جن کو آگ نے نصف پنڈلی تک پکڑ رکھا ہوگا بعض وہ ہوں  
گے جن کو گھٹنے تک پکڑا ہوگا۔ وہ مؤمنین ان کو نکال لیں گے وہ  
کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم نے ان کو نکال لیا جن کا  
تو نے ہم کو حکم دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اسکو بھی نکال  
لو جس کے دل میں دینار کے وزن کے برابر ایمان ہے۔ پھر  
فرمائیں گے اسکو بھی نکال لو جس کے دل میں نصف دینار کے وزن کے  
برابر ایمان ہے۔ پھر فرمائیں گے اسکو بھی نکال لو جس کے دل  
میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے جو اسکو بچ نہ جانے وہ  
قرآن کی یہ آیت پڑھ لے: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ... ۝﴾

۶۱: حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے کہ ہم نو جوانی کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہم نے ایمان سیکھا قبل اس  
کے کہ قرآن سیکھیں پھر ہم نے قرآن سیکھا اس کی وجہ  
سے ہم ایمان میں بڑھ گئے۔

۶۲: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی  
ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس  
امت کے دو گروہوں کے لئے اسلام میں کوئی حصہ نہیں  
ہے ایک مرجیہ دوسرے قدریہ۔

۶۳: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبیؐ کی خدمت میں بیٹھے  
ہوئے تھے ایک آدمی انتہائی سفید کپڑوں اور خوب سیاہ بالوں  
والا آیا۔ اس پر سفر کا کچھ اثر محسوس نہیں ہوتا تھا اور نہ ہم میں  
سے کوئی اس کو جانتا تھا۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ وہ شخص حضورؐ کے  
پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے رسول اللہؐ کے گھٹنوں سے ملا دیئے  
اور اپنے ہاتھ زانوں پر رکھ لئے۔ پھر کہنے لگا: اے محمدؐ (صلی اللہ  
اسلام کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: لا اِلهَ اِلَّا اللہ اور محمد رسول اللہ کی

۶۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ نَجِيحٍ  
وَ كَانَ ثَقَّةً عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَ نَحْنُ فِتْيَانٌ خَزَاوِرَةٌ فَتَعَلَّمْنَا  
الْإِيْمَانَ قَبْلَ أَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ فَأَرَادَ دُنَا بِهِ  
إِيْمَانًا. (اسنادہ صحیح و رجال ثقات)

۶۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا عَلِيُّ  
بْنُ نَزَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ صَنَفَانِ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ  
نَصِيبٌ الْمَرْجِيَّةُ وَالْقَدَرِيَّةُ (ضعیف)

۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ كَثْمَسِ بْنِ  
الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ  
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالٰى  
عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدٌ بَيَاضَ الثِّيَابِ شَدِيدٌ سَوَادَ شَعْرِ الرَّاسِ  
لَا يَرَى عَلَيْهِ أَثَرَ سَفَرٍ وَ لَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ قَالَ فَجَلَسَ إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَدْرَكَتْهُ إِلَى رُكْبَتِهِ وَ

وَضَعُ يَدَيْهِ فَيُحَذِّثُهُ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: "شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَ إِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَ صَوْمُ رَمَضَانَ وَ حَجُّ الْبَيْتِ قَالَ صَدَقْتَ فَعَجَبْنَا مِنْهُ يَسْأَلُهُ وَ يُصَدِّقُهُ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ! (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ " أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ رُسُلِهِ وَ كُتُبِهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ الْقَدَرِ خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ " قَالَ صَدَقْتَ فَعَجَبْنَا مِنْهُ يَسْأَلُهُ وَ يُصَدِّقُهُ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَمَا تَرَكَ نَزَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَمَا أَمَارَتُهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأُمَّةُ رَبَّتُهَا (قَالَ وَ كَيْفَ يَعْنِي تِلْكَ الْعَجْمُ الْعَرَبِ) وَ أَنْ تَرَى الْجُفَاةَ الْعَالَةَ رِغَاءِ الشَّاةِ يَسْطَاوُلُونَ فِي الْبِنَاءِ " قَالَ ثُمَّ قَالَ فَلَقِيْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ أَتَدْرِي مَنْ الرَّجُلُ؟ " قُلْتُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يَعْلَمُكُمْ مِنْكُمْ مَعَالِمَ دِينِكُمْ.

گواہی دینا نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا۔ اس شخص نے کہا: آپؐ نے سچ کہا۔ عمر فرماتے ہیں کہ ہمیں اس سے تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا: اے محمد (ﷺ) ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے جواب دیا: یہ کہ تو اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی نازل کردہ کتابوں پر اس کے رسولوں پر آخرت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لائے۔ اس شخص نے کہا: آپؐ نے سچ فرمایا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ ہمیں تعجب ہوا سوال بھی خود کرتا ہے اور جواب کی تصدیق بھی خود کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا: اے محمد! احسان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے (اور اس سے کم درجہ یہ ہے) کہ اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے سوال کیا۔ قیامت کب واقع ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا: جس سے سوال کیا گیا وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا اس کی علامات کیا ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا: یہ کہ لونڈی اپنے سردار کو جنے (کچل) کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ عجمی باندیاں عربوں کی اولاد جنیں (اور یہ کہ تو دیکھے ننگے جسم، ننگے پاؤں چرواہوں کو کہ وہ تقاضا کریں بڑے بڑے محلات بنانے میں۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ پھر آپؐ مجھے تین دن کے بعد ملے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ آدمی کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: وہ جبریل تھے تم کو تمہارے دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔ ۶۴: ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ایک دن لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے انکے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں اور (موت

۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي خَيْثَانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَارِذِ النَّاسِ فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ "أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَلِقَائِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبُعْثِ الْآخِرِ" قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ "أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتَأْتِيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ" قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ "أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ" قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ "مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِاعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ سَأَدْتُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأُمَّةُ رَبَّتْهَا فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا تَطَاوَلَ رِغَاءُ الْغَنَمِ فِي الْبَنَانِ فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خُمْسٍ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ فَتَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾

الحسن: ۱۳۴

۶۵: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ أَبُو الصَّلْتِ الْهَدَوِيُّ ثنا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرَّضَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "الْإِيمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَعْمَالِ" قَالَ أَبُو الصَّلْتِ لَوْ قَرِئَ هَذَا الْإِسْنَادُ عَلَى مَجْنُونٍ لَبُرَأَ (إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ بضعف أبي الصلت)

۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا

کے بعد) اسکی ملاقات پر ایمان لائے اور قیامت کے دن زندہ ہونے پر ایمان لائے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تو اللہ کی عبادت کرے اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے فرض نماز کو قائم کرے فرض کی گئی زکوٰۃ کو ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! قیامت کب واقع ہوگی؟ آپ نے فرمایا: پوچھے جانے والے کو پوچھنے والے سے زیادہ معلوم نہیں۔ لیکن میں تم سے اسکی علامات بیان کر دیتا ہوں جب لوٹدی اپنی سیدہ کو جنے تو یہ اس (قیامت) کی علامات میں سے ہے اور جب بکریوں کو چرانے والے عمارتوں میں تباہی کرنے لگیں تو یہ اسکی علامات میں سے ہے (قیامت کے وقوع کا علم) ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ...﴾

۶۵: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان معرفت قلب کا نام ہے زبان سے کہنے اور اعضا سے عمل کرنے کا نام ہے۔

۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے

بھائی کیلئے (راوی کہتے ہیں یا فرمایا اپنے پڑوسی کیلئے) بھی وہ ہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

۶۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے بچے والد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

۶۸: حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ ایمان لے آؤ اور تم ایمان والے نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو تو کیا میں تم کو ایسی چیز پر دلالت نہ کر دوں کہ جب تم اسکو کرو گے آپس میں محبوب ہو جاؤ گے۔ اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ۔

۶۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس کے ساتھ لڑنا کفر ہے۔

۷۰: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا: جو دنیا سے اس حال میں جدا ہو کہ ایک اللہ کے لئے اخلاص کرنے والا اور اس کا شریک ٹھہرائے بغیر اس کی عبادت کرنے والا ہو اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے پر دنیا سے جدا ہوا ہو تو وہ اس حال میں مرا کہ اللہ اس سے راضی ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اللہ کا دین ہے جس کو رسول اللہ لے کر آئے اور اپنے

يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ (أَوْ قَالَ لِحَارِهِ) مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ."

۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا وَكِيعٌ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تُحَابُّوا أَوْ لَا أَذْلِكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تُحَابَبْتُمْ؟ أَفَشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ؟"

۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ تَنَا عَفَّانُ تَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، تَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ تَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ."

۷۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ تَنَا أَبُو أَحْمَدُ أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الْإِخْلَاصِ لِلَّهِ وَخُدَّةٍ وَ عِبَادَتِهِ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِتْيَاءِ الزَّكَاةِ مَاتَ وَاللَّهُ عَنْهُ رَاضٍ"

(فی الزوائد : هذا اسناد ضعيف)

قَالَ أَنَسٌ وَ هُوَ دِينُ اللَّهِ الَّذِي جَاءَتْ بِهِ

الرُّسُلُ وَبَلَّغُوهُ عَنْ رَبِّهِمْ قَبْلَ هَرَجِ الْأَحَادِيثِ وَاختِلَافِ الْأَهْوَاءِ.

وَتَصَدِّقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِي آخِرِ مَا نَزَلَ يَقُولُ اللَّهُ ﴿فَإِنْ تَابُوا﴾ قَالَ خَلَعَ الْأَوْثَانَ وَعِبَادَتَهَا ﴿وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ﴾

[التوبة: ۵]

وَقَالَ فِي آيَةِ أُخْرَى ﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخِذُوا نَفْسَكُمْ فِي الدِّينِ﴾

[التوبة: ۱۱]

حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى الْعَيْسِيُّ ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ مِثْلَهُ. (ضعيف)

۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ“ (هرج الاحاديث) كثرتها واختلاطها

۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ"

۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الرَّازِيُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اللَّيْثِيُّ ثَنَا نَزَارُ بْنُ حِيَّانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "صَنَفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ أَهْلُ الْأَرْجَاءِ وَأَهْلُ الْقَدَرِ"

پروردگار کی طرف سے اس کو پہنچا دیا باتوں کے پھیل جانے اور خواہشات کے مختلف ہو جانے سے پہلے۔

اور اسکی تصدیق کتاب اللہ کے اس حصہ میں ہے جو آخر میں نازل ہوا۔ اللہ فرماتے ہیں: ﴿فَإِنْ تَابُوا﴾ (حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مراد بتوں اور ان کی عبادت کا چھوڑنا ہے): ﴿وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ...﴾

دوسری آیت میں فرمایا کہ اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

ابو حاتم فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع بن انس کے واسطے سے بھی اس طرح کی روایت منقول ہے۔

۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔

۷۲: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کی اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔

۷۳: حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کے لئے اسلام میں کوئی حصہ نہیں ایک اہل ارجاء (مرجہ) دوسرے اہل قدر (قدریہ)



۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ الْبُخَارِيُّ سَعِيدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا  
 الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ  
 عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
 الْإِيمَانُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ .  
 ۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن  
 عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان بڑھتا اور کم  
 ہوتا ہے۔

(فی الزوائد اسنادہ ہذا الحدیث ضعیف) یہ حدیث ضعیف ہے۔

۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ الْبُخَارِيُّ ثَنَا الْهَيْثَمُ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
 عَنْ جَرِيرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْخَارِثِ أَظْنَهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي  
 الذُّرْدَاءِ قَالَ الْإِيمَانُ يَزْدَادُ وَيَنْقُصُ .  
 ۷۵: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
 ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے۔

**تشریح** ☆ (حدیث: ۷۴) ایمان کو ایمان اس لیے کہتے ہیں کہ مؤمن اپنے ایمان کی وجہ سے اپنے آپ کو دوزخ  
 سے امن دیتا ہے۔ ایمان کا معنی یقین کے ہیں۔ ایمان کے ساتھ یا ستر سے زیادہ دروازے ہیں۔ بضع کے مختلف معانی  
 ہیں: (۱) تین سے لے کر دس تک کے درمیان عدد اس کا مصداق ہیں (۲) شروع سے دس تک (۳) شروع سے نو تک  
 (۴) دو سے دس تک (۵) اس کا مصداق سات ہے اور یہ آخری قول راجح ہے کیونکہ بعض روایات میں سبع و سبعون بھی آیا  
 ہے۔ پھر علامہ عینی کی تحقیق کے مطابق ان شعبوں کی تفصیل یوں ہے کہ یہ شعبے کچھ دل سے متعلق ہیں۔ کچھ زبان سے  
 کچھ جوارح اور اعضاء سے متعلق ہیں۔ دل سے متعلق شعبے تین ہیں: (۱) ایمان بذات اللہ و صفاتہ یعنی اللہ کی ذات اور  
 اس کی صفات پر ایمان لانا (۲) عالم کے حدود پر ایمان (۳) ملائکہ پر ایمان لانا (۴) کتابوں پر ایمان لانا (۵) رسولوں پر  
 ایمان لانا (۶) تقدیر پر ایمان لانا (۷) قیامت پر ایمان لانا (۸) ایمان بالجنہ (۹) جہنم پر ایمان لانا (۱۰) اللہ تعالیٰ سے  
 محبت (۱۱) اللہ ہی کے لیے محبت اور بغض رکھنا (۱۲) نبی سے محبت رکھنا (۱۳) الاخلاص (۱۴) توبہ (۱۵) خوف (۱۶) امید  
 (۱۷) مایوسی کا چھوڑنا (۱۸) شکر (۱۹) وعدہ پورا کرنا (۲۰) صبر (۲۱) تواضع (۲۲) رحمت و شفقت (۲۳) رضا بر قضاء یعنی اللہ  
 تعالیٰ کی طرف سے جو پیش آئے اُس پر راضی رہنا (۲۴) توکل (۲۵) خود بینی اور خود پسندی کو چھوڑنا (۲۶) حسد کو چھوڑنا  
 (۲۷) حسد یعنی دلی دشمنی کو چھوڑنا (۲۸) ہر ناجائز عمل کو چھوڑنا (۲۹) بدظنی کو ترک کرنا (۳۰) حب جاہ و حب مال یعنی مال کی  
 محبت اور شہرت کی محبت کو چھوڑنا۔ زبان سے متعلق شعبے سات ہیں: (۱) حکم توحید پڑھتے رہنا (۲) تلاوت قرآن پاک  
 (۳) علم دین حاصل کرنا (۴) علم دین دوسروں کو پڑھانا (۵) دعا مانگنا (۶) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا (۷) لغو اور فضولیات سے  
 زبان کو بچانا۔ جوارح سے متعلق شعبے۔ ان کی پھر تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم اپنی ذات کے متعلق: (۱) طہارت بدن  
 (۲) نماز قائم کرنا (۳) اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا (۴) روزہ (۵) حج اور عمرہ (۶) اعتکاف کرنا (۷) لیلۃ القدر تلاش کرنا  
 (۸) نذر پوری کرنا (۹) قسم کی حفاظت کرنا تاکہ نہ ٹوٹے (۱۰) کفارہ ادا کرنا قسم کا ہو یا روزہ توڑنے کا یا کسی اور قسم کا ہو  
 (۱۱) ستر عورت (۱۲) قربانی کرنا (۱۳) جنازہ کی نماز اور تجہیز و تکفین کرنا (۱۴) قرضہ ادا کرنا (۱۵) معاملات میں سچ اور  
 دیانت کا ہونا (۱۶) گواہی ادا کرنا (۱۷) دوسری قسم جو ساتھ رہنے والے ہیں ان سے متعلق ایمان کے شعبے: (۱) نکاح کے  
 ذریعے پاکدامنی حاصل کرنا (۲) بال بچوں اور خادموں کے حقوق ادا کرنا (۳) ماں باپ کی خدمت کرنا (۴) اولاد کی اچھی

تر بیت کا خیال کرنا کہ وہ مضبوطی سے دین پر قائم رہے اور برے ماحول کی وجہ سے گمراہ نہ جائے (۵) صلہ رحمی (۶) مولیٰ موالاة اور مولیٰ عقاقہ کے حقوق ادا کرنا۔ تیسری قسم عوام سے متعلق: (۱) اللہ تعالیٰ بادشاہ یا حکام بنادیں تو اس کا انتظام عدل و انصاف سے کرنا (۲) اجماعی معاملات میں جماعت مسلمین کا اتباع کرنا (۳) اولی الامر کی اطاعت۔ اولی الامر میں حکام اور فقہاء دونوں آجاتے ہیں (۴) لوگوں میں آپس میں اصلاح کا خیال رکھنا اور ضرورت پڑنے پر باغیوں سے لڑنا (۵) نیکی پر مسلمان کی امداد کرنا (۶) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (۷) حدود شرعیہ کو قائم کرنا (۸) جہاد فی سبیل اللہ (۹) امانت مالک کو ادا کرنا (۱۰) کسی کو قرض حسنہ دینا (۱۱) ہمسائے کی عزت کرنا (۱۲) ہر ایک سے اچھا سلوک کرنا (۱۳) فضول خرچی چھوڑنا (۱۴) کوئی سلام کرے تو اس کا جواب دینا (۱۵) کوئی چھینک مارے اور الحمد للہ کہے تو اس کو یرحمک اللہ کہنا (۱۶) راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا۔ یہ سب قسمیں ملا کر ستر شعبے ہو جاتے ہیں اور حیاء تو ایمان کا خاص شعبہ ہے۔ نیز ایمان میں کمی بیشی بھی ہوتی ہے اور اعمال حسنہ سے ایمان زیادہ ہوتا ہے اور اعمال سیئہ سے ایمان میں کمی بھی واقع ہو جاتی ہے۔ (حدیث: ۶۳) یہ حدیث جبرئیل کے نام سے مشہور ہے الا یہ تمام عبادات ظاہر اور باطنی پر مشتمل ہے۔ شریعت کے تمام علوم کو حاوی ہے جس طرح سورہ فاتحہ کو ام القرآن کہتے ہیں اسی طرح اس حدیث کو ام الحدیث کہنا زیبا ہے۔ بسا اوقات حضرات صحابہ کرامؓ و ربائرِ رسالت کے رعب کی وجہ سے کچھ دریافت نہیں کر سکتے تھے اور یہ چاہا کرتے تھے کہ کوئی دیہاتی آجائے اور وہ کچھ دریافت کر لے تو ہم کو بھی علم دین سے واقفیت ہو جائے۔ اسی رعب کو ذور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا تا کہ وہ اپنے حال سے بھی تعلیم دیں اور سوال سے بھی۔ حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوالات میں سے ایک سوال احسان کے بارے میں ہے کہ احسان کیا ہے؟ تو سید عالمؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو جیسے تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مرتبہ تم کو حاصل نہیں تو کم از کم یہ سمجھ کر تو ضرور ہی عبادت کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔ ایسا تصور کرنے سے عبادت صحیح صحیح ادا ہوگی۔ اس کے بعد اس سائل نے عرض کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو اس کے جواب میں آپؐ نے فرمایا: اس سلسلہ میں میں اور تم برابر ہیں۔ اُس نے دوبارہ سوال کیا کہ اس کی نشانیاں ہی بتا دیجئے۔ آپؐ نے نشانیاں بتا دیں۔ اول یہ کہ عورتیں ایسی لڑکیاں جننے لگیں جو اپنی ماؤں پر سرداری کریں یعنی ایسی اولاد پیدا ہونے لگے جن کے اخلاق بہت گرے ہوئے ہوں اور جو تہذیب سے بہت دور ہوں۔ لڑکی کا ذکر بطور مثال کے ہے ورنہ لڑکی اور لڑکے دونوں مراد ہیں۔ ان تِلْدِ الْاُمۃ ربتھا کے اور معنی بھی بیان کیے گئے ہیں۔

## ۱۰: بابُ فی الْقَدْرِ

## باب: تقدیر کے بیان میں

۷۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ  
وَ اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا اَبُو  
مُعَاوِيَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ غَبِيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ  
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ  
۷۶: عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے ہم  
سے بیان فرمایا اور وہ سچے اور تصدیق کئے گئے ہیں کہ تم میں  
سے ہر ایک کا مادہ تخلیق ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک  
رکھا جاتا ہے پھر جمے ہوئے خون کی شکل اختیار کرتا ہے اسی  
مدت تک پھر گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے اسی مدت تک پھر اللہ

إِنَّهُ يُجْمَعُ خَلْقٌ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِ أُمَّةٍ أَرْبَعِينَ ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ إِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيُؤَمِّرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَقُولُ اكْتُبْ عَمَلَهُ وَاجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَيُؤَلِّدِي نَفْسِي بَيْنَهُ إِنْ أَحَدُكُمْ لَيَعْمَلُ لِيَعْمَلَ أَهْلَ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنْ أَحَدُكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا.

۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَنَانَ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدٍ الْحِمَصِيِّ عَنْ أَبِي الدُّنْيَلِيِّ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنْ هَذَا الْقَدْرِ فَخَشِيتُ أَنْ يَفْسِدَ عَلَيَّ دِينِي وَآمَرَنِي فَاتَيْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُلْتُ أَبَا الْمُنِيرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنَّهُ قَدْ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنْ هَذَا الْقَدْرِ فَخَشِيتُ عَلَى دِينِي وَآمَرَنِي فَخَدَّثَنِي مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ فَقَالَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ غَلَبَ أَهْلَ سَمَواتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ لَكَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ جَبَلٍ أَحَدٌ ذَهَبًا أَوْ مِثْلُ جَبَلٍ أَحَدٌ نَسْفَقُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا قُبِلَ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ فَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَأَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلْتَ النَّارَ وَلَا عَلَيْكَ أَنْ تَأْتِيَ أَحْيَى عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَتَسْأَلَهُ فَاتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا قَالَ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَقَالَ

اسکی طرف ایک فرشتے کو بھیجتے ہیں جس کو چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا عمل عمر رزق اور بد بخت ہونا یا خوش بخت ہونا لکھ دو۔ قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کوئی اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اسکے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو لکھا ہوا اس پر سبقت کر جاتا ہے اور وہ اہل جہنم کا سا عمل کر بیٹھتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسکے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو لکھا ہوا اس پر سبقت کر جاتا ہے اور وہ اہل جنت کا سا عمل کر لیتا ہے (نتیجتاً) جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

۷۷: حضرت ابن دیناری فرماتے ہیں کہ میرے جی میں تقدیر کے بارے میں کچھ شبہات پیدا ہوئے مجھے ڈر ہوا کہ کہیں مجھ پر میرا دین اور معاملہ یہ خیالات بگاڑ نہ دیں۔ میں ابی بن کعب کے پاس آیا اور عرض کی: اے ابو المنذر! میرے دل میں تقدیر کے بارے میں کچھ شبہات پیدا ہوئے ہیں مجھے اپنے دین اور معاملہ (کے خراب ہونے کا) ڈر ہوا ہے مجھے تقدیر کے متعلق کوئی حدیث بیان کیجئے۔ ممکن ہے اللہ مجھے اس سے نفع دے۔ انہوں نے فرمایا: اگر اللہ اہل سماوات و ارض کو عذاب دینا چاہیں تو عذاب دے سکتے ہیں تب بھی وہ ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے اور اگر ان پر رحم کرنا چاہیں تو اسکی رحمت ان کیلئے ان کے عملوں سے بہتر ہوگی اور اگر تیرے پاس مثل احد پہاڑ کے سونا ہو یا مثل احد پہاڑ کے مال ہو اور تو اسے اللہ کے راستہ میں خرچ کر دے تو وہ تیری طرف سے قبول نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ تو تقدیر پر ایمان لے آئے۔ پس جان لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچی تجھ سے ٹلنے والی نہیں تھی اور جو مصیبت تجھ سے ٹل گئی وہ تجھے پہنچنے والی نہیں تھی۔ اگر تو اس

یقین کے علاوہ کسی اور یقین پر مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔  
 تجھ پر کوئی حرج نہیں کہ تو میرے بھائی عبداللہ بن مسعود کے پاس جائے اور ان سے سوال کرے۔ میں عبداللہ بن مسعود کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا۔ انہوں نے ابی بن کعب کی طرح فرمایا اور مجھ سے کہا کہ کوئی حرج نہیں کہ تم حذیفہ کے پاس جاؤ اور سوال کرو۔ میں حذیفہ کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا انہوں نے اسی طرح کہا جیسے عبداللہ نے کہا تھا اور فرمایا کہ زید بن ثابت کے پاس جاؤ۔ میں زید بن ثابت کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اگر اللہ اہل آسمان و زمین کو عذاب دینا چاہیں تو وہ انکو عذاب دے سکتے ہیں تب بھی وہ ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے اور اگر ان پر رحم کرنا چاہیں تو اسکی رحمت ان کیلئے انکے عملوں سے بہتر ہوگی اور اگر تیرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا یا اُحد پہاڑ کے مثل مال ہو اور تو اس کو اللہ کے راستہ میں خرچ کر دے وہ تیری جانب سے قبول نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ تو مکمل تقدیر پر ایمان لائے۔ جان لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچی وہ تجھ سے ٹلنے والی نہیں تھی اور جو مصیبت تجھ سے ٹل گئی وہ تجھے پہنچنے والی نہیں تھی اور اگر تو اسکے علاوہ کسی عقیدہ پر مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔

لِي وَلَا عَلَيْكَ أَنْ تَأْتِيَ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَاتَيْتُ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ وَقَالَ ابْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَاتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمُوتَ وَأَهْلَ آدَمَ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ كَانَ رَحِمُهُمْ لَكَانَتْ رَحْمَةً خَيْرٌ لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا أَوْ مِثْلُ جَبَلٍ أَحَدٍ ذَهَبًا تُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا قَبِلَهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّهِ فَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَأَنْتَ إِنْ مِتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلْتَ النَّارَ."

۷۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا جنت یا جہنم میں ٹھکانہ لکھا جا چکا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ہم اسی پر تکیہ نہ کر لیں (اور عمل چھوڑ دیں) آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ عمل کرتے رہو اور تکیہ کر کے نہ بیٹھے رہو ہر ایک کے لئے وہ چیز آسان کر دی گئی ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ پھر آپ نے پڑھا: مگر جس نے مال دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھائی کی تصدیق کی تو آسان کر دیں گے ہم اس کو واسطے آسانی کے اور جس

۷۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهِ عُودٌ فَكَتَبَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ "مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَفَلَا تَشْكِلُ؟ قَالَ لَا أَعْمَلُوا وَلَا تَتَكَلَّمُوا فَكُلُّ مُتَسَرِّلٍ لِمَا خَلَقَ لَهُ أَنْتُمْ قَرَأَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى

فَسَنِيْبِرُهُ لِلْعُسْرَى. ﴿

| اللیل: ۵۱-۱۸۰

۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِئِيُّ قَالَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَ هِيَ كُلٌّ خَيْرٌ أَخْرَجَ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَ اسْتَعْنِ بِاللَّهِ وَ لَا تَحْجِزْ فَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَ كَذَا وَ لَكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللَّهُ وَ مَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنْ لَوْ تَفَتَّحَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ.

۸۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَسْبٍ قَالَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَ بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ طَاوَسًا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَجَّ آدَمُ وَ مُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُوْنَا خَيِّتْنَا وَ أَخْرِجْنَا مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبِكَ فَقَالَ لَهُ آدَمُ يَا مُوسَى اضْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَ خَطَأَ لَكَ التَّوْرَةُ بِيَدِهِ اتْلُوْنِي عَلَى أَمْرِ قَدَرَهُ اللَّهُ عَلَى قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَخَجَّ آدَمُ مُوسَى فَخَجَّ آدَمُ مُوسَى فَخَجَّ آدَمُ مُوسَى فَلَا تَأْ.

۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرِ بْنِ زُرَّارَةَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ بِاللَّهِ وَ خَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ آتَى رَسُولُ اللَّهِ وَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ الْقَدَرِ

۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا

نے بخل کیا اور لا پرواہی برتی اور اچھائی کی تکذیب کی تو آسان کر دیں گے ہم اس کو مشکلات کے لئے۔

۷۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک تندرست مؤمن اللہ کے نزدیک کمزور مؤمن سے زیادہ پسندیدہ اور بہتر ہے ہر چیز میں بھلائی طلب کر جو تجھے نفع دے اس میں رغبت کر اور اللہ سے مدد مانگ اور دل نہ ہارا اگر تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو یوں نہ کہہ اگر میں اس اس طرح کر لیتا۔ بلکہ یہ کہہ کہ جو اللہ نے مقدر کر دیا اور جو اس نے چاہا کیا۔ کیونکہ ”اگر“ شیطان کا کام شروع کر دیتا ہے۔

۸۰: حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ سے خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: آدم اور موسیٰ علیہما السلام میں بات ہوئی۔ موسیٰ نے فرمایا: اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں آپ نے ہمیں رسوا کر دیا اور اپنے گناہ کی وجہ سے جنت سے نکال دیا۔ آدم نے ان سے فرمایا: اے موسیٰ! اللہ نے آپ کو اپنے کلام کیلئے منتخب فرمایا اور اپنے دستِ قدرت سے آپ کیلئے تورات تحریر کی تم مجھے ایسے معاملہ پر ملامت کرتے ہو جو اللہ نے میری تخلیق سے چالیس سال قبل میرے لئے مقدر فرما دیا تھا۔ (اسی طرح) آدم موسیٰ پر غالب آ گئے۔ آدم موسیٰ پر غالب آ گئے۔ آدم موسیٰ پر غالب آ گئے۔

۸۱: حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک ایمان والا نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ ایمان لائے چار چیزوں پر اللہ وحدہ لا شریک پر اور میرے رسول ہونے پر موت کے بعد زندہ ہونے پر اور تقدیر پر۔

۸۲: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب

وَبِيعَ ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ غُنَيْدٍ اللَّهُ عَنْ غُنَيْدِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَتْ دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنَازَةِ غُلَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى بِهَذَا غُصْفُورٍ مِنْ غُصَا فِيرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَفْعَلِ السُّوءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالِ أَوْغَيْرَ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ ؟ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ.

۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَبِيعَ لَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُوا قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْقَدْرِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِِهِمْ ذُوقُوا مِنْ سَقَرٍ إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ [النسر: ۴۸، ۴۹]

۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا شَيْئًا مِنَ الْقَدْرِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدْرِ سُلَّ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ لَمْ يُسْأَلْ عَنْهُ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا هَارِثُ بْنُ سَنَانٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ فَذَكَرَهُ لَحْوَ.

(فی الزوائد اسنادہ ہذا الحدیث ضعیف)

۸۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عُمَرَو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

رسول اللہ کو انصار کے ایک لڑکے کے جنازہ پر بلایا گیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جنت کی چڑیوں میں سے اس چڑیا کے لیے خوشخبری ہے کہ اس نے برا کام نہیں کیا اور نہ اس سے گناہ ہوا۔ آپ نے فرمایا: اس کے علاوہ کچھ کہو عائشہ۔ اللہ نے جنت کے لئے اہل تخلیق فرما لئے ہیں جن کو اس نے جنت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ جس وقت کہ وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے اور آگ کے لئے بھی اہل پیدا فرمائے ہیں جن کو اس نے اس وقت جہنم کے لئے پیدا فرمایا تھا جب وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے۔

۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قریش کے مشرکین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تقدیر کے مسئلہ میں جھگڑے کے لئے آئے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: جس دن وہ آگ میں ڈالے جائیں گے اپنے چہروں کے بل۔ چکھو جہنم کا لمس۔ ہم نے ہر چیز کو انداز سے پیدا فرمایا۔

۸۴: حضرت ابو ملیکہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے تقدیر کے متعلق کچھ اشکال ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ آپ فرما رہے تھے: جس نے تقدیر میں کسی قسم کا کلام کیا اس سے قیامت کے دن پوچھا جائے گا اور جس نے اس کسی قسم کا کلام نہیں کیا اس سے اس کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا۔

ابو الحسن القطان اس کے مثل یحییٰ بن عثمان سے نقل کرتے ہیں۔

۸۵: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے واسطے سے ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ اپنے

خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِهِ وَهُمْ يَخْتَصِمُونَ فِي الْقَدْرِ فَكَانَ ثَمَامُ يَقْفِئُ وَجْهَهُ حَتَّى الرُّمَّانَ مِنَ الْغَضَبِ فَقَالَ: "بِهَذَا أَمَرْتُمْ أَوْ لِهَذَا خَلَقْتُمْ تَضْرِبُونَ الْقُرْآنَ بَعْضُهُ بِنَعْصِ بِهَذَا هَلَكْتَ الْأُمَمُ قَبْلَكُمْ" قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا غَبَطْتُ نَفْسِي بِمَجْلِسٍ تَخْلُقُ فِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غَمَطْتُ نَفْسِي بِذَلِكَ الْمَجْلِسِ وَتَخْلُقِي عَنْهُ.

(فی الزوائد هذا اسناد صحيح رجاله ثقات)

۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي حَتِّةٍ أَبُو خَنَابٍ الْكَلْبِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوِي وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْبَعِيرُ يَكُونُ فِيهِ الْجَرَبُ فَيَجْرِبُ الْإِبِلُ كُلُّهَا قَالَ ذَلِكَمُ الْقَدَرُ لَمَنْ أَجْرَبَ الْأَوَّلُ.

(فی زوائد هذا اسناد ضعيف)

۸۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى الْخَزَّازُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي الْمُسَاوِرِ عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ غَدِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بْنُ حَاتِمٍ الْكُوفَةُ اتَّيْنَاهُ فِي نَفَرٍ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ابْنُ حَاتِمٍ أَسْلِمَ تَسْلَمَ قُلْتُ وَمَا الْإِسْلَامُ فَقَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ وَتُؤْمِنُ بِالْأَقْدَارِ كُلِّهَا خَيْرُهَا وَشَرُّهَا خُلُوقُهَا وَمَرْهَا

اصحاب کے پاس آئے۔ وہ تقدیر کے متعلق جھگڑ رہے تھے۔ غصہ کی وجہ سے یوں محسوس ہوا کہ آپ کے چہرے میں انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہوں۔ فرمایا: کیا تمہیں اسکا حکم دیا گیا یا تم اس چیز کیلئے پیدا کئے گئے ہو؟ تم قرآن کے ایک حصے کو دوسرے حصے کے مقابلہ میں بیان کرتے ہو۔ اسی کام کے سبب تم سے پہلی امتیں ہلاک ہوئیں۔ راوی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے کسی مجلس کے بارے میں اتنا نہیں چاہا کہ میں اس سے بچا رہوں جتنا اس مجلس کے متعلق چاہا (تاکہ نبی ﷺ کی ناراضگی سے بچتا)۔

۸۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوت کی کوئی حقیقت نہیں بد فالی کی کوئی حقیقت نہیں ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں۔ ایک بدوی شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ کو معلوم ہے کہ جس اونٹ کو خارش لگی ہو وہ تمام اونٹوں کو خارش لگا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تقدیر ہے ورنہ پہلے کوکس نے خارش لگائی؟

۸۷: حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ عدی بن حاتم کوفہ آئے۔ ہم اہل کوفہ کے فقہاء کی جماعت میں انکے پاس آئے اور کہا کہ ہم سے ایسی حدیث بیان فرمائیے جو آپ نے حضور اقدس سے سنی ہو۔ انہوں نے فرمایا: میں نبی کے پاس آیا۔ انہوں نے فرمایا: اے عدی بن حاتم! اسلام قبول کر لے مامون ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو شہادت دے لا الہ الا اللہ اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور تو ایمان لائے ہر قسم کی تقدیر پر خواہ اچھی

(فی زوائد هذا اسناد ضعيف)

۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثُمَيْرٍ ثَنَا اسَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ غَنِيمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْقَلْبِ مَثَلُ الرَّيْشَةِ تَقْلِبُهَا الرِّيحُ بِقَلَاةٍ.

۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَالِي يَعْلَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي جَارِيَةً أَعْزَلُ عَنْهَا؟ قَالَ "سَيَأْتِيهَا مَا قَدَّرَ لَهَا فَاتَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ قَدْ حَمَلَتِ الْجَارِيَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّرَ لِنَفْسِ شَيْءٍ إِلَّا هِيَ كَاتِنَةٌ"

۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ وَلَا يَرْدُ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقُ بِخَطِيئَةٍ يَعْلَمُهَا.

۹۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَفَّافُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سُرَّاقَةَ بْنِ جُعْشَمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ فِيمَا جَفَّ بِهِ الْقَلَمُ وَجَدْتُ بِهِ الْمَقَاوِيزَ أَمْ فِي أَمْرِ مُسْتَقْبَلٍ؟ قَالَ بَلْ فِيمَا جَفَّ بِهِ الْقَلَمُ وَجَدْتُ بِهِ الْمَقَادِيرَ وَكُلُّ مَيْسَرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ.

(فی الزوائد فی اسنادہ مقال)

۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحَنْصَلِيُّ ثَنَا ثَقِيفَةُ بْنُ

ہو یا بری پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ۔

۸۸: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قلب کی مثال پر کی طرح ہے جس کو ہوائیں کسی میدان میں الٹ پلٹ کرتی ہوں۔

۸۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار میں سے ایک صاحب نبی اکرم کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری ایک لونڈی ہے کیا میں اس سے عزل کر لوں؟ آپ نے فرمایا: اس (لونڈی) کو وہی کچھ پیش آئے گا جو اس کے لئے مقدر ہو چکا۔ تھوڑے عرصہ بعد وہ صاحب آئے اور کہا کہ لونڈی حاملہ ہو گئی ہے۔ نبی اکرم نے فرمایا: نفس کے لئے جو چیز مقدر کی گئی ہے وہی واقع ہوتی ہے۔

۹۰: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھلائی عمر کو زیادہ کر دیتی ہے اور تقدیر کو سوائے دعا کے کوئی چیز نہیں لوٹاتی اور آدمی رزق سے اپنی اس خطا کی وجہ سے محروم کر دیا جاتا ہے جس کو وہ کر بیٹھتا ہے۔

۹۱: حضرت سراقہ بن جعشم فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! عمل اس بارے میں ہوتا ہے جس کے متعلق قلم خشک ہو چکا اور اندازے کئے جا چکے یا ایسے امر کے متعلق عمل ہوتا ہے جو آئندہ آنے والا ہے؟ آپ نے فرمایا: (عمل) اس بارے میں ہوتا ہے جس کے متعلق قلم خشک ہو چکا اور اندازے کئے جا چکے اور ہر ایک کو سہولت دی گئی ہے اس کام کے لئے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا۔

۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے



النَّبِيِّ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ  
 جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ ﷺ إِنَّ مَجُوسَ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْمُكَلِّبُونَ بِأَقْدَارِ اللَّهِ أَنْ  
 مَرَضُوا فَلَا تَعُوذُوهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ وَإِنْ  
 لَقِيتُمُوهُمْ فَلَا تَسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ۔

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس  
 امت کے مجوسی وہ ہیں جو اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والے  
 ہیں اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اگر وہ مر  
 جائیں تو ان کے جنازوں پر نہ جاؤ اور اگر تم ان سے ملو تو  
 سلام نہ کرو۔

تشریح ☆ (حدیث: ۷۶) تقدیر برحق ہے اس پر ایمان لانا فرض ہے جو تقدیر پر ایمان نہ لائے ہرگز مؤمن اور  
 مسلم نہیں ہو سکتا۔ یہ ایمان رکھنا ضروری ہے کہ تمام احوال اور واقعات حق تعالیٰ شانہ کی قضاء و قدر سے ہوتے ہیں۔ یہ  
 خیر و شر، نفع و نقصان تقدیر کے ماتحت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو پورا حق اور اختیار ہے اس پر کسی کو اعتراض کی مجال نہیں ہے جو  
 کہ تقدیر کا مسئلہ ہر شخص کی سمجھ میں نہیں آتا اس لیے بعض روایات میں اس کے متعلق گفتگو کرنے کی ممانعت آئی ہے  
 چنانچہ ارشاد ہے: مَنْ تَكَلَّمَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ فَسُتِلَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔ جو شخص تقدیر کے متعلق ذرا سی بھکیات  
 کرے گا اس سے قیامت کے روز پوچھ ہوگی (یعنی ایسی بات جس سے شک و انکار ظاہر ہو) حدیث میں جو ہے کہ تم میں  
 کوئی شخص جنت کے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو کتاب آگے  
 بڑھ جاتی ہے اور دوزخ کے عمل کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس سے چند باتیں نکلتی ہیں: (۱) قطعی طور پر اس دنیا  
 میں کسی کے جنتی یا دوزخی ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ (۲) اپنے عمل پہ بھروسہ کر کے خود کو جنتی نہ سمجھ لینا چاہیے اور عمل پر  
 اتنا درست نہیں کیونکہ خاتمہ کا پتہ نہیں۔ (۳) اعمال کا مدار خاتموں پر ہے لہذا ہر شخص کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے حسن خاتمہ  
 کی دعا کرتا رہے۔ (۴) موت تک مؤمن کو چین سے نہیں بیٹھنا چاہیے بلکہ سوء خاتمہ سے ڈرتے رہنا چاہیے نہ معلوم خاتمہ  
 ایمان پر ہوتا ہے یا کفر پر۔ (حدیث: ۷۷) اس سے معلوم ہوا کہ اولاد آدم کے اعمال کے سبب خداوند تعالیٰ کا رحمت  
 کرنا بندوں پر واجب نہیں اور ضروری نہیں اگر عذاب دینا چاہے اپنی ساری مخلوق کو دے سکتا ہے۔ تصرف ہر قسم کے  
 کرنے کا اسے اختیار ہے وہ ظالم نہیں ہوگا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کے بغیر اعمال صالحہ قبول نہیں ہوتے۔  
 (حدیث: ۷۸) اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ تقدیر پر بھروسہ کر کے نہیں بیٹھنا چاہیے اعمال صالحہ کرتا رہے کیونکہ عمل  
 سعادت اور شقاوت کی علامت ہیں۔ جس کے اعمال اچھے ہیں امید کی جاتی ہے کہ وہ سعادت مند اور جس کے عمل  
 برے ہیں اس کے شقی اور بد بخت ہونے کا خوف ہے۔ (حدیث: ۷۹) جو مؤمن عقیدے اور عمل کے لحاظ سے قوی ہو وہ  
 اللہ تعالیٰ کو محبوب اور پسند ہے اس ایمان والے سے جو ضعیف اور کمزور عقیدے اور عمل والا ہے۔ فان لو..... اگر مگر نہ  
 کرو۔ اس سے شیطان شکوک و شبہات کا دروازہ کھولتا ہے۔ (حدیث: ۸۰) حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت آدم  
 علیہ السلام کا مکالمہ کیا ہوا؟ اس بارے میں کئی اقوال ہیں: (۱) حضرت آدم علیہ السلام کو زندہ کر کے موسیٰ علیہ السلام کی  
 زندگی میں بات چیت ہوئی (۲) عالم برزخ میں بات ہوئی۔ محدثین نے لکھا ہے کہ یہ سارا واقعہ عالم ارواح کا ہے عالم  
 دنیا کا نہیں۔ لہذا اب کوئی آدمی تقدیر کا بہانہ نہیں کر سکتا۔ (حدیث: ۸۲) اس حدیث میں چند باتیں ہیں: (۱) طوبیٰ کے  
 بارے میں فرماتے ہیں کہ حبشی زبان کا لفظ ہے اس میں جنت کو طوبیٰ کہتے ہیں یعنی اس کے لیے جنت ہے۔

(۲) طوبی جنت کے ایک خاص درخت کا نام ہے (۳) طوبی کا معنی مسرت، فرحت، خوشی (۲) دوسری بات یہ او غیر ذالک کے بارے میں (۱) ہمزہ استفہام ہے واؤ حالیہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم یہ کہہ رہی ہو کہ یہ بچہ جنتی ہے درست بات اس کے علاوہ ہے (۲) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ او غیر ذالک او بل کے معنی میں ہے۔ یہ ماقبل سے اعراض کرنے کے لیے ہے۔ حضرت عائشہؓ نے ایک اجنبی بچہ کے بارہ میں فرمایا کہ یہ جنتی ہے تو حضورؐ نے ٹوک دیا اور فرمایا کہ ایسا نہیں کہتے۔ ایک دوسری روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے بچوں کے بارے میں سوال کیا تو حضورؐ نے فرمایا: وہ اپنے آباء و اجداد کے ساتھ ہوں گے۔ (حدیث: ۸۶) عدوی کہتے ہیں ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جائے۔ اہل عرب کا جاہلیت میں یہ عقیدہ تھا کہ خارش وغیرہ امراض ایک دوسرے کو لگ جاتے ہیں۔ حضورؐ نے اس عقیدہ کو باطل قرار دیا اور فرمایا کہ یہ تقدیر سے ہے کہ جیسے پہلے اونٹ کو کسی کی خارش نہیں لگی بلکہ تقدیر الہی ہے اسی طرح اور اونٹوں کو بھی لگی۔ طیرہ: بدفالی کو کہتے ہیں۔ طیرہ پرندہ اڑانے کو کہتے ہیں۔ جاہلیت کے زمانہ میں گھر سے باہر نکلتے تو اگر پرندہ دائیں جانب اڑتا ہوا ملا کہ سفر مبارک ہوگا اور اگر بائیں جانب اڑتا تو سمجھتے کہ سفر صحیح نہ ہوگا۔ جیسے گھر سے نکلے بلی سامنے آگئی یا کسی نے چھینک دیا تو بیٹھ گئے اگر اب گئے تو کام نہیں ہوگا۔ اس کو بھی باطل فرمایا اور منجملہ شرک قرار دیا۔ ہامہ: ایک جانور ہے جیسے اٹو کہا جاتا ہے۔ عرب اس سے بدفالی لیتے تھے اور بعض عرب نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ میت کی ہڈیاں سڑ کر اٹو بن جاتی ہیں۔ حضورؐ نے ان باطل عقائد کی اصلاح فرمائی اور خیر و شر کا مرجع تقدیر الہی کو قرار دیا اور ایمان والے کا یہی عقیدہ ہونا چاہیے۔ (حدیث: ۸۸) اس مبارک ارشاد سے بھی یہی ثابت ہوا کہ جو تقدیر الہی میں فیصلہ ہو چکا ہے اسے کوئی بدل نہیں سکتا۔ اولاد وغیرہ صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے نہ کہ کسی پیرو پیغمبر کے اختیار میں۔ (حدیث: ۹۰) اس کو بعض محدثین حقیقت پر محمول کرتے ہیں کہ حقیقتاً عمر بڑھ جاتی ہے جیسے ارشاد الہی ہے کہ: ﴿اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُسْتَبَ﴾ (سورہ رعد) بعض تاویل فرماتے ہیں کہ نیکی سے عمر میں برکت ہوتی ہے وہ ضائع ہونے سے محفوظ رہتی ہے یا مطلب یہ ہے کہ سونے کے بعد بھی نیکی کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ وہ مصائب اور بلیات جن سے آدمی ڈرتا ہے دعا کرنے کی برکت سے رد ہو جاتی ہے اور مجازاً ان کو تقدیر کہا اور مراد تقدیر معلق ہے۔ بزرگان دین اور والدین کی دعا کی برکت سے مصائب سے انسان بچ جاتا ہے۔ تقدیر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ماتحت ہے۔ (حدیث: ۹۴) منکرین تقدیر کو مجوس سے تشبیہ دی ہے۔ یہ دو خدا مانتے ہیں۔ ایک خیر کا دوسرا شر کا۔ نام ان کے اھرمن اور یزدان رکھتے ہیں۔

۱۱: باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ

پہلے: اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کے بارے میں

رضی اللہ عنہ و عنہ

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت

فَضْلُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۹۳: حضرت عبداللہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول

۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ

اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہر دوست کی دوستی سے بیزار

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ

ہوں اگر میں کسی کو (اللہ کے سوا) دوست بناتا تو ابو بکرؓ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا آتَنِي أَبْرَاءَ إِلَيَّ كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خَلِيلِهِ وَلَوْ

كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَخْذُ ابَا بَكْرٍ خَلِيلًا اِنْ صَاحَبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ قَالَ وَكَيْفَ يَغْنِي نَفْسَهُ.

صدیق کو بناتا۔ تمہارا ساتھی اللہ کا دوست ہے۔ وکیع فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے متعلق فرمایا۔

۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا نَفَعْنِي مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعْنِي مَالٌ أَبِي بَكْرٍ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ آتَا وَمَالِي إِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال نے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں اور میرا مال آپ ہی کے لئے تو ہیں۔

تشریح ☆ فضائل جمع فضیلت کی۔ فضیلت اس خصلت کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا مرتبہ اونچا ہو جاتا ہے۔ اصحاب جمع صاحب کی ہے۔ صاحب رسول اس کو کہا جاتا ہے کہ جس نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ میں ایمان کی حالت میں ملاقات کی ہو اور ایمان کی حالت میں انتقال بھی ہوا ہو دیکھنا ضروری نہیں کیونکہ بہت سے صحابہ کرامؓ نابینا تھے۔ خلیل ایسا دوست جس کی دوستی سودائے قلب میں موجود ہو یعنی بہت گہرا دوست۔ حضرت ابو بکرؓ جب مسلمان ہوئے تو ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔ سب اسلام کی خدمت میں وقف کر دیئے اور سات اشخاص جو قریش کے غلام تھے انہیں خرید کر آزاد کر دیا اور بہت سے لوگ ان کی دعوت پر مسلمان ہوئے اور انہیں صحابی بننے کا شرف حاصل ہوا۔

۹۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ 'عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ سَيِّدَا كُهُُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا الْحَبِيبَ وَالْمُرْسَلِينَ لَا تُخْبِرُهُمَا يَا عَلِيُّ مَا حَسِينٌ.

۹۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکرؓ اور عمرؓ اہل جنت میں سے بوڑھوں کے سردار ہیں۔ پہلے اور پچھلوں دونوں میں سوائے انبیاء اور رسولوں کے اے علی! جب تک وہ زندہ ہیں ان کو خبر مت دینا۔

تشریح ☆ کُھُول: جمع کھل کی ہے اور کھل مردوں میں اُس کو کہتے ہیں جس کی عمر تیس سال سے متجاوز ہو گئی ہو۔ مراد یہ ہے کہ جن مسلمانوں کی وفات تیس سال سے زائد عمر میں ہوئی۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ ان کے سردار ہوں گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر نبیؐ نبی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا اور انبیاء علیہم السلام کے بعد یہ دونوں حضرات شیخین سب سے افضل ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منع کیا کہ جب تک یہ دونوں زندہ رہیں ان کو نہ بتانا تا کہ عجب پیدا نہ ہو۔ اس سے ان دونوں حضرات کی خلافت راشدہ کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جو جنتیوں کے سردار ہوں گے وہ دنیا میں بھی سردار ہوں گے۔

۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ سَعِيدٍ 'عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

۹۶: حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جنت میں) اونچے

درجات والوں کو ان سے نچلے درجات والے یوں دیکھیں گے جس طرح آسمان کے کنارے پر طلوع ہونے والا ستارہ دکھائی دیتا ہے۔ ابوبکر و عمر انہی میں سے ہیں اور اچھی زندگی میں ہوں گے۔

۹۷: حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ کس قدر میری بقیہ زندگی تمہارے درمیان ہے۔ تم میرے بعد والوں کی اقتداء کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف اشارہ کیا۔

تشریح ☆ اس حدیث سے شیخین کی خلافت کی تصریح ہے۔ نیز یہ بات معلوم ہوئی کہ شیخین کا حکم ماننا اور تقلید کرنا گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عمرؓ نے جو بیس تراویح پڑھنے کا حکم دیا وہ سنت ہے۔ آپ کی اقتداء گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء ہے اور جو نہ مانے حکم حضرت عمرؓ کا اور اپنی خواہش پر چلے وہ اس حدیث کا تارک ہوا۔ مقلدین کتنے اچھے لوگ ہیں کہ صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین کی اتباع کرتے ہیں۔ حضورؐ کے امتی ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔

۹۸: حضرت ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ (کے جسد مبارک) کو چار پائی پر رکھا گیا تو ان کو لوگوں نے گھیرے میں لے لیا وہ ان کے لئے رحمت کی دعا کر رہے تھے یا یوں فرمایا کہ وہ ان کی تعریف اور ان کے لئے دعا کر رہے تھے۔ جنازہ کے اٹھائے جانے سے پہلے۔ میں ان میں شامل تھا۔

میں متوجہ ہوا وہ علی بن ابی طالب تھے۔ انہوں نے عمرؓ کے لئے رحمت کی دعا کی پھر فرمایا: میں نے آپ کے علاوہ اور کسی کے متعلق نہیں چاہا کہ میں اللہ سے اس کے جیسے مل کے ساتھ طوں اور اللہ کی قسم! میں ہمیشہ گمان

الخُدْرَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى يَرَاهُمْ مَنْ اسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا يَرَى الْكَوْكَبُ الطَّالِعُ فِي الْأَفْقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ وَإِنْ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا"

۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُوَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلَى لِرَبْعِيِّ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ رَبْعِيِّ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدَرْتُ بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي" وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

۹۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ لَمَّا وَضَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى سَرِيرِهِ اخْتَفَتِ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ أَوْ قَالَ يُشْتُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمْ يَرَعْنِي إِلَّا رَجُلٌ قَدْ رَحِمَنِي وَأَخَذَ بِمَنْكِبِي فَالْتَفَتُ فَإِذَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَتَرَحَّمْ عَلَيَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ قَالَ مَا خَلَفْتُ أَحَدًا أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَ إِيْمُ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَا ظَنُّ لِي بِجَعْلِكَ اللَّهُ غَزْوَ جَلُّ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَ ذَالِكَ إِنِّي كُنْتُ أَكْثَرُ أَنْ أَسْمَعَ رَسُولَ

اللہ رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُولُ " ذَهَبْتُ اَنَا وَ اَبُو بَكْرٍ رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ عُمَرُ رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ دَخَلْتُ اَنَا وَ اَبُو بَكْرٍ رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ عُمَرُ رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ خَرَجْتُ اَنَا وَ اَبُو بَكْرٍ رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ عُمَرُ رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَكُنْتُ اَظُنُّ لَيَجْعَلَنَّكَ اللہُ مَعَ صَاحِبَيْكَ

کرتا تھا کہ اللہ عزوجل آپ کو ضرور اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ کریں گے اور یہ گمان اس وجہ سے تھا کہ میں نبی کو کثرت سے یہ فرماتے ہوئے سنتا تھا کہ میں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما گئے میں اور ابوبکر و عمر آئے میں اور ابوبکر و عمر نکلے اس لئے میں گمان کرتا تھا کہ اللہ آپ کو ضرور اپنے دونوں ساتھیوں سے ملا دیں گے۔

☆ تشریح اس حدیث مبارکہ سے حضرت عمرؓ کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرام کو ان سے محبت خالص تھی اور حضرت علیؓ کے دل میں شیخینؓ کے بارے میں خلش اور ناراضگی قطعاً نہ تھی جیسا کہ روافض کا باطل خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شیخین کو دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور نشست و برخاست اور تمام حالات میں ان کی معیت نصیب کی اور بعد وفات بھی تاقیامت تینوں ایک ہی مکان میں دفن ہوئے اور حشر میں حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل سے ایسا کرے گا۔

۹۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِّةٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ "هَكَذَا نُبْعَثُ" (ضعيف)

۹۹: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان نکلے اور فرمایا کہ اسی طرح ہم اٹھائے جائیں گے۔

۱۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ، صَالِحُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ ثنا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ ثنا مَالِكُ بْنُ مَعْوَلٍ عَنْ غَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ سَيِّدَا أَكْهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ"

۱۰۰: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) پہلے اور بعد میں آنے والے اہل جنت کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ سوائے انبیاء اور رسولوں کے۔

۱۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبْدَةَ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ ثنا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِی اللہُ عَنْہُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَلِّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلِّمْ أَيْ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ "عَائِشَةُ" قِيلَ مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ "أَبُوہَا"

۱۰۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ آپ کے نزدیک کون ہے؟ فرمایا: "عائشہ (رضی اللہ عنہا) عرض کیا گیا: مردوں میں کون ہے؟ فرمایا ان کے والد۔

☆ فضیلت سیدنا ابوبکر صدیقؓ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور ﷺ کے بہت زیادہ محبوب تھے اور جو اللہ کے رسول (ﷺ) کا محبوب ہے وہ اللہ جل شانہ کا بھی محبوب ہے۔

## فصلُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

## سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي  
الْجَوَابِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهَا أَيُّ أَصْحَابِهِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّهُمْ قَالَتْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّهُمْ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ.

۱۰۲: حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں کہ میں نے  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ صحابہ میں سے  
کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب تھا؟  
انہوں نے فرمایا: ابوبکر۔ میں نے عرض کی ان کے بعد  
کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: عمر۔ میں نے عرض کیا ان کے  
بعد کون تھا؟ فرمایا ابوعبیدہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

☆ تشریح معلوم ہوا کہ محبت کی وجوہ مختلف ہوتی ہیں کہ حضرات شیخینؓ سے محبت مدد اسلام نصرت اسلام اور  
اعلائے دین اور زیادہ علم اور شریعت کی حفاظت کے سبب سے تھی اور حضرت عائشہؓ سے محبت بیوی ہونے اور تفقہ فی  
الدین اور اعلیٰ درجہ کے فہم و فراست کے سبب سے تھی اور حضرت بی بی فاطمہ زہراءؓ سے بیٹی ہونے اور عابدہ زاہدہ  
ہونے کی بناء پر اور حضرت ابوعبیدہؓ سے اس لیے کہ ان کے ہاتھ پر بڑی فتوحات ہوئی تھیں اور ان کو دربار رسالت سے  
امین الامت کا لقب عطا ہوا۔

۱۰۳: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلَجِيُّ . ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ جَرَّاشٍ الْحَوْشِيُّ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشِبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا  
مُحَمَّدُ لَقَدْ اسْتَبَشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِالإِسْلَامِ عُمَرُ.

۱۰۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما  
نے فرمایا: جب عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو جبریل  
علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمد! (صلی  
اللہ علیہ وسلم) آسمان والے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)  
کے اسلام سے بہت خوش ہوئے ہیں۔ (اور خوشی ہی  
کی وجہ سے آسمان فرشتوں کے اللہ اکبر کی آواز سے  
گوئی اٹھا)۔

۱۰۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلَجِيُّ أَنبَأَنَا دَوْدُ  
بْنُ عَطَاءٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ  
وَأَوَّلُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَأَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِيَدِهِ فَيَدْخُلُهُ  
الْجَنَّةَ.

۱۰۴: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے  
پہلے جس سے حق تعالیٰ مصافحہ فرمائیں گے وہ عمرؓ ہیں اور  
وہ سب سے پہلے شخص ہیں جن کو حق تعالیٰ سلام فرمائیں  
گے اور سب سے پہلے شخص جن کے ہاتھ کو حق تعالیٰ  
پکڑیں گے اور جنت میں داخل فرمائیں گے۔

☆ تشریح سبحان اللہ! کیسی شان حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوئی۔

۱۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْدٍ أَبُو غُبَيْدٍ الْمَدِينِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْمَاجَشُونِ حَدَّثَنِي الرَّجُحِيُّ بْنُ خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ اجْعَلْ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً.

۱۰۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اسلام کو عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ذریعے غالب فرمائیے۔

۱۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ وَخَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرُ.

۱۰۶: حضرت عبد اللہ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر ابو بکر ہیں اور ابو بکر کے بعد سب سے بہتر عمر ہیں۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

۱۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمَصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ وَابْنَتِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا أَنَا بِأَمْرَأَةٍ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَنْبِ قُصْرِ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقُصْرُ فَقَالَتْ لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَبَكَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَعْلَيْكَ يَا بَنِي وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ؟

۱۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: دریں اثنا کہ میں سویا ہوا تھا۔ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا وہیں ایک محل کے پہلو میں ایک عورت وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ اس نے کہا عمر کا۔ میں نے عمر کی غیرت کو یاد کیا اور پیچھے لوٹ آیا۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ عمر (یہ سن کر) رو پڑے اور عرض کرنے لگے: کیا آپؐ پر جن پر کہ میرے ماں باپ قداہوں میں غیرت کروں گا۔

۱۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ غُصَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ "إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ" يَقُولُ بِهِ

۱۰۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان پر رکھ دیا ہے وہ اسی کے ساتھ بات کرتے ہیں۔

**فضیلتِ عمر فاروقؓ** ☆ (حدیث: ۱۰۵) اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اور بے نیاز ہے۔ ایک آدمی گھر سے تو برے ارادے سے نکلتا ہے لیکن اس کو ہدایت مل جاتی ہے اور ہدایت کا ذریعہ بن جاتا ہے بلکہ ایسی استعداد و صلاحیت نصیب ہوتی ہے کہ جو اس کا دل تمنا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قرآن مجید کی شکل میں قلب نبی پر نازل فرما دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا ثمرہ ہے۔ (حدیث: ۱۰۶) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمیع امت محمدیہ سے افضل حضرت ابو بکرؓ ہیں اور ان کے بعد عمر فاروقؓ۔ (حدیث: ۱۰۷) نبی کا خواب وحی ہوتا ہے اور اس سے عمرؓ کا جنتی ہونا ثابت ہوا۔ (حدیث: ۱۰۸) صحیحین (بخاری و مسلم) میں فاروق اعظم کا یہ قول منقول ہے کہ انہوں

نے فرمایا: میں نے موافقت کی اپنے رب کے ساتھ تین چیزوں میں۔ ایک یہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مقام ابراہیم کو اپنی جائے نماز بنالیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَإِذَا خَرُجُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّينَ﴾ اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے سامنے ہر نیک و بد انسان آتا ہے۔ بہتر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پرودہ کرائیں اس پر آیت حجاب نازل ہوگئی اور جب ازواج مطہرات میں باہمی غیرت و رشک بڑھنے لگا تو میں نے ان سے کہا کہ اگر رسول اللہ نے تمہیں طلاق دے دی تو بعید نہیں کہ اللہ جل شانہ آپ (ﷺ) کو تم سے بہتر ازواج عطا فرمادیں۔ چنانچہ ٹھیک ان ہی الفاظ کے ساتھ قرآن نازل ہو گیا۔ سچ فرمایا الصادق والمصدق الامین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر رکھ دیا ہے کہ وہ ہمیشہ حق ہی کہا کرتے ہیں۔

### فَضْلُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَيِّدِنا عُثْمَانُ غَنِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَفضائل

۱۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا اور میرے ساتھی جنت میں حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوں گے۔

۱۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان سے مسجد کے دروازے کے پاس ملے اور فرمایا: اے عثمان! یہ جبریل ہیں انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ نے آپ کا نکاح ام کلثوم سے حضرت رقیہ کے مہر کی مثل اور انہی جیسی مصاحبت پر کر دیا ہے۔

۱۱۱: حضرت کعب بن عجرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک فتنہ کا ذکر کیا قریبی زمانے میں۔ اسی وقت ایک آدمی اپنے سر کو ڈھانپے ہوئے گزرا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اُس دن ہدایت پر ہوگا۔ میں نے چھلانگ لگائی اور حضرت عثمان کو پکڑ لیا۔ پھر میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یہ

۱۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا أَبِي عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَرَفِيقِي فِيهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ (فِي الزَّوَالِدِ اسنادہ ضعیف فیہ عثمان بن خالد و هو ضعیف باتفاقہم)

۱۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا أَبِي عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ هَذَا جِبْرِيلُ أَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كَلْثُومَ بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقِيَّةَ عَلَى مِثْلِ صُحْبَتِهَا. (ضعیف)

۱۱۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَرَّبَهَا فَرَجُلٌ فُقِّعَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاسْلُمَ فَقَرَّبَهَا وَاسْلُمَ هَذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى فَوَثِّبْتُ فَأَخَذْتُ بِصَبْغِي عُثْمَانَ ثُمَّ اسْتَقْبَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ



هَذَا قَالَ هَذَا

والے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! یہ۔

۱۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتَا أَبُو مُعَاوِيَةَ تَنَا الْفَرُخُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ يَزِيدَ الدُّمَشْقِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا عُثْمَانُ إِنَّ زَلَاكَ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرُ يَوْمًا فَإِذَا ذَكَ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تَخْلُجَ فَمِصْكَ الَّذِي فَمِصْكَ اللَّهُ فَلَا تَخْلُجْهُ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ النُّعْمَانُ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعَلِّمِي النَّاسَ بِهَذَا قَالَتْ أَنِّيئْتُهُ .

۱۱۲: حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! اگر اللہ تمہیں اس امر (خلافت) کا والی بنائے تو منافقین چاہیں گے کہ تم قیص (خلافت) اتار دو۔ جو اللہ نے تجھے پہنائی ہوگی تم اس کو نہ اتارنا آپ نے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔ نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے عرض کی کہ آپ کو کس چیز نے یہ بات لوگوں کو بتانے سے روک دیا انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ بات بھلا دی گئی۔

۱۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَتَا وَ كَيْعَ قَتَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَ دِدْتُ أَنَّ عِنْدِي بَعْضَ أَصْحَابِي قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا نَدْعُوكَ أَبَا بَكْرٍ فَسَكْتُ قُلْنَا أَلَا نَدْعُوكَ غَمْرَ فَسَكْتُ قُلْنَا أَلَا نَدْعُوكَ عُثْمَانَ قَالَ نَعَمْ فَجَاءَ فَجَلَا بِهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُهُ وَ وَجْهَهُ عُثْمَانُ يَتَغَيَّرُ قَالَ قَيْسٌ فَحَدَّثَنِي أَبُو سَهْلَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ يَوْمَ الدَّارِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ عَهْدًا قَاتَا صَابِرًا إِلَيْهِ .

۱۱۳: عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ میرا کوئی ساتھی میرے پاس ہو۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کیلئے ابوبکرؓ کو بلا لیں؟ آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے کہا: کیا ہم عمر کو بلا لیں؟ آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے کہا: کیا ہم آپ کیلئے عثمان کو بلا لیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ عثمان تشریف لائے۔ آپ (ان کو دیکھ کر) کھل اٹھے۔ آپ نے ان سے باتیں کرنی شروع کیں اس دوران عثمان کا چہرہ متغیر ہوتا رہا۔ قیس فرماتے ہیں کہ مجھ سے عثمان بن عفان کے غلام ابوسہلہ نے بیان کیا کہ عثمان نے اپنی شہادت کے روز فرمایا کہ رسول اللہ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ میں اس کو پورا کروں گا۔ حضرت علیؓ اپنی روایت میں فرماتے ہیں کہ میں اس پر صبر کروں گا۔ قیس فرماتے ہیں کہ لوگ ان کو اس دن ایسا دیکھ رہے تھے۔

وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خُبَيْثٍ وَ أَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ قَالَ قَيْسٌ فَكَانُوا يُرَوْنَهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ (فِي الزَّوَانِدِ اسْنَادُهُ صَحِيحٌ بِحَالِهِ ثِقَاتٌ)

فضیلت عثمان غنی ☆ (حدیث: ۱۰۹) ویسے تو جمیع صحابہ حضورؐ کے رفیق ہیں اس تخصیص سے انکی رفعت و علو منزلت مراد ہے۔ (حدیث: ۱۱۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دونوں بنات طاہرات پہلے ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور عتبہ کے نکاح میں تھیں۔ ابولہب کے کہنے پر ان دونوں (ملعونوں) نے طلاقیں دے دیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب (ﷺ) کو خبر دی کہ آپ (ﷺ) کی بیٹیوں کا نکاح حضرت عثمان غنی سے کر دیا۔ اسی وجہ سے حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ذوالنورین ہو گیا۔ (حدیث: ۱۱۱) اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمانؓ کے مخالفین اور بلوہ کرنے والے آپ کو شہید کرنے والے فتنہ پرداز گمراہ تھے اور جو اس وقت امام مظلوم کا مخالف اور دشمن ہے وہ بھی گمراہ ہے۔ (حدیث: ۱۱۲) قیص سے مراد خلعت خلافت ہے۔ حضرت عثمانؓ نے حضورؐ کے ارشاد کی تعمیل کی۔ (حدیث: ۱۱۳) یوم الدار: گھر کا دن۔ مراد وہ دن ہے جب حضرت امیر المؤمنین عثمانؓ کے گھر کا منافقوں اور باغیوں نے محاصرہ کیا تھا اور آپ اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر اپنی فضیلت بیان فرما رہے تھے اور لوگوں سے حقیقت حال بیان کر رہے تھے۔

### فَضْلُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنِ أَبِي طَالِبٍ

۱۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا وَكَيْعٌ وَابْنُ مُعَاوِيَةَ وَغَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَهْدَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الْأُمِّيُّ عَلَيْهِ اللَّهُ لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

۱۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟

۱۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ بْنِ جَدْعَانَ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ الَّتِي حَجَّ فَنَزَلَ بَعْضَ الطَّرِيقِ فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ أَلَسْتُ أُولَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا بَلَى قَالَ أَلَسْتُ أُولَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا بَلَى قَالَ فَهَذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ اللَّهُمَّ غَادِ مَنْ عَادَاهُ.

۱۱۴: حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ مجھ سے مؤمن ہی محبت کرے گا اور منافق مجھ سے بغض رکھے گا۔

۱۱۵: حضرت ابو وقاص سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے نزدیک۔

۱۱۶: براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ ہم اس حج میں جو رسول اللہؐ نے کیا ان کے ساتھ آئے۔ آپؐ راستے میں کسی جگہ اترے نماز کا حکم دیا پھر علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: کیا میں ایمان والوں کے نزدیک انکی جانوں سے زیادہ محبوب نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا: کیا میں ہر مؤمن کے نزدیک اسکی جان سے زیادہ محبوب نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ (علیؓ) ہر اس شخص کے دوست ہیں جو مجھے دوست رکھتا ہے۔ اے اللہ! تو اُسکو دوست رکھ جو علیؓ کو دوست رکھتا ہے۔

۱۱۷: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰؓ فرماتے ہیں کہ ابو لیلیٰؓ علیؓ کے ساتھ رات کو گفتگو کر رہے تھے اور علیؓ گرمیوں والے کپڑے سردیوں میں پہنتے تھے اور سردیوں والے گرمیوں میں۔ ہم نے کہا کہ

۱۱۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا وَكَيْعٌ قَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى قَنَا الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ أَبُو لَيْلَى يَسْمُرُ مَعَ عَلِيٍّ فَكَانَ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ

فِي الشَّتَاءِ وَثِيَابِ الشَّتَاءِ فِي الصَّيْفِ فَقُلْنَا لَوْ سَأَلْتَهُ  
فَقَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا  
أَرْمَدُ الْعَيْنِ يَوْمَ خَيْرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنِّي أَرْمَدُ الْعَيْنِ فَتَقَلَّ فِي عَيْنِي ثُمَّ قَالَ " اَللَّهُمَّ  
اَذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ " قَالَ فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا  
بَرْدًا بَعْدَ يَوْمَيْهِ وَقَالَ لَا بَعْشَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ (صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ بِفَرَارٍ " فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ إِلَيَّ  
عَلَيَّ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ.

آپ (ابو لیلیٰ) ان سے پوچھیں۔ علیؑ نے فرمایا کہ نبیؐ نے مجھے  
خیبر کے دن بلا بھیجا میری آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ میں نے  
عرض کی یا رسول اللہ! میری آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپؐ  
نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب لگایا پھر فرمایا: اے اللہ! اس  
سے گرمی اور سردی کو دور فرما دیجئے۔ علیؑ فرماتے ہیں کہ اس دن  
کے بعد میں نے سردی اور گرمی کو محسوس نہیں کیا اور نبیؐ نے  
فرمایا: میں ایسے شخص کو بلاؤں گا جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو محبوب  
رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسولؐ بھی اُس کو محبوب رکھتے ہیں وہ  
لڑائی سے بھاگنے والا نہیں ہے۔ لوگ اشتیاق سے انتظار  
کرنے لگے۔ آپؐ نے علیؑ کو بلا بھیجا اور جھنڈا اُن کو عطا فرمایا۔

۱۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْوَاسِطِيُّ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا أَبُو ذَيْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ  
سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَبَوَاهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا.

۱۱۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور  
حسین اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور ان  
کے والدین دونوں سے بہتر ہیں۔

المعلى بن عبد الرحمن كالواسطي والمعلی  
اعترف بوضع متين حديثا في فضل علي قاله  
ابن معين فالاسناد ضعيف واصله في الترمذی  
والنسائی من حديث حذيفة بغير زيادة و ابوهما خير  
منهما۔

معلى بن عبد الرحمن واسطی کی طرح ہے۔ ابن  
معین فرماتے ہیں کہ معلى نے علیؑ کی فضیلت میں ساٹھ  
حدیثیں گھڑنے کا اعتراف کیا۔ یہ سند ضعیف ہے اور اس  
کی اصل ترمذی اور نسائی میں حضرت حذیفہ کی حدیث  
سے ہے جو "أَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا" کے بغیر ہے۔

۱۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ سَوِيدُ بْنُ سَعِيدٍ وَ  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالُوا ثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ  
حُبْشِيِّ بْنِ جَنَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلِيُّ  
مَبْنِي وَأَنَا مِنْهُ وَلَا يُودِي عَنِّي إِلَّا عَلِيُّ

۱۱۹: حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں  
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے  
ہوئے سنا کہ علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھ سے ہیں اور  
میں علی سے ہوں۔

۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الرَّازِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
مُوسَى أَنبَأَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْمُنْهَالِ عَنْ عُبَادِ بْنِ

۱۲۰: عباد بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کے

۱۔ ایک تو یہ حدیث ہی ضعیف ہے دوسرے جنت میں تو تمام ہی جنتی جوان ہوں گے خواہ غنیمت ہوں یا امتی تو حسن و حسین کے سردار والی روایت "چہ معنی دارد"۔ اگر  
مزید تفصیل اور تفسیر مقصود ہو تو مولانا قاضی محمد یونس انور صاحب مدظلہ کی مترجم قصص القرآن (حصہ پنجم) شائع کردہ "مکتبۃ العلم" پر مذکورہ موضوع پر تفصیلی بحث  
ملاحظہ کریں۔ ان شاء اللہ تشنگان علم کی پیاس کافی حد تک بجھ جائے گی۔ (ابومعناؤ)

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو رَسُولِهِ ﷺ وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَذَّابٌ صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ لِسَبْعِ سِنِينَ. (باطل و عباد ضعیف)

(فی الزوائد هذا اسناد صحيح رجاله ثقات) رواه الحاكم في المستدرک عن المنهال وقال صحيح على شرط الشيخين  
۱۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ سَابِطٍ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي بَعْضِ حُجَّاتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ فَذَكَرُوا عَلِيًّا فَنَالَ مِنْهُ فَغَضِبَ سَعْدٌ وَقَالَ تَقُولُ هَذَا الرَّجُلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ "لَا أُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ" (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں۔ میں سب سے بڑھ کر سچا ہوں اس بات کو میرے بعد سوائے جھوٹے کے کوئی نہیں کہے گا۔ میں نے اور لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی۔ (یعنی میں سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے ہوں)۔

۱۲۱: عبد الرحمن بن سباط سعد بن ابی وقاص کے واسطے سے فرماتے ہیں کہ معاویہ کسی حج کے موقع پر تشریف لائے۔ سعد انکے پاس آئے۔ انہوں نے علیؑ کا تذکرہ کیا۔ معاویہ نے انکے بارے میں کچھ کہا۔ سعد غصے میں آ گئے اور فرمایا: تم اس شخص کے متعلق کہتے ہو۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا میں دوست ہوں علی بھی اسکے دوست ہیں اور یہ کہ تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے ہارون موسیٰ کے۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں آج جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اسکے رسول کو محبوب رکھتا ہے۔

**فضیلت حضرت علی المرتضیٰ ☆ (حدیث: ۱۱۴)** حضرت امیر المؤمنین خلیفہ رابع حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت میں ایمان ہے اور بغض رکھنا آپؑ سے منافقت کی نشانی ہے۔ (حدیث: ۱۱۵) اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا حق ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (حدیث: ۱۱۷) مدینہ سے شام کی طرف آٹھ منزل پر خیبر ہے جہاں یہودیوں کے قلعے کھیتیاں اور کثرت سے کھجوروں کے باغات ہیں۔ ۷ھ میں یہ علاقہ فتح ہوا۔ حضرت علیؑ نے بہت شجاعت اور دلیری سے جہاد فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد و نصرت سے کامل فتح نصیب فرمائی۔ اس حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے مولیٰ کا معنی دوست ہے۔ اس باب کی تمام احادیث سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی فضیلت و متعین ثابت ہوئی۔

### حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے فضائل

### فَضْلُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۲۲: حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم قریظہ کے موقع پر فرمایا: کون ہمیں قوم (مشرکین) کے متعلق خبر دے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ

۱۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ "مَنْ يَأْتِينَا

بخبر القوم“ فقال الزبير رضي الله تعالى عنه انا فقال من ياتينا بخبر القوم قال الزبير رضي الله تعالى عنه انا ثلاثا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لكل نبي حوارى وانا حوارى الزبير.

عند نے کہا میں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہمیں قوم کے متعلق خبر دے گا؟ حضرت زبیرؓ نے کہا میں۔ ایسا تین مرتبہ ہوا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا حواری ہوتا ہے اور میرے حواری زبیر ہیں۔

۱۲۳: حدثنا علي بن محمد ثنا ابو معاوية ثنا هشام بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن الزبير عن الزبير قال لقد جمع لي رسول الله ﷺ يوم اُخذ.

۱۲۳: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے (دعا میں) اپنے والدین کو جمع فرمایا احد کے موقع پر۔

۱۲۴: حدثنا هشام بن عمار و هبة بن عبد الوهاب قالا ثنا سفيان بن عيينة عن هشام ابن عروة عن ابيه قال قالت لي عائشة رضي الله تعالى عنها يا عروة كان ابواك من الذين استجابوا الله والرسول من بعدما اصابهم الفرح [آل عمران: ۱۷۲] ابوبكر والزبير رضي الله تعالى عنهما.

۱۲۴: حضرت عروہ اپنے والد کے واسطے سے فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اے عروہ! تمہارے باپ (دادا اور نانا) ان لوگوں میں سے تھے۔ جنہوں نے تکلیف اٹھانے کے باوجود اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار کا جواب دیا (احد کے موقع پر) یعنی ابوبکر اور زبیر۔ رضی اللہ عنہما۔

**تشریح ☆** حواری خاص اور مددگار لوگوں کو کہتے ہیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے غزوہ احزاب میں بہت بڑی خدمت انجام دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل و احسان کیا کہ ان کو سردی نہ لگی اور کفار و مشرکین کی خبر نبی کریمؐ کے پاس لائے۔ اس موقع پر جناب محمد رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ یہ بخاری کا بیان ہے اور غزوہ احد کے دن بھی فرمایا تھا یعنی دو مرتبہ حضورؐ نے فرمایا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بہت شجاع اور بہادر تھے۔ ایک دفعہ ان کو خبر ملی کہ مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر لیا تو تلوار لے کر مجمع چیرتے ہوئے آستانہ اقدس پر حاضر ہوئے۔ رسول اللہؐ نے دیکھا تو فرمایا: زبیر! یہ کیا؟ عرض کی: مجھے معلوم ہوا تھا کہ خدا نخواستہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گرفتار کر لیے گئے ہیں اس لیے کفار کا قلع قمع کرنے کے لیے حاضر ہوا تھا۔ سردی کا ٹٹا ٹٹان کی یہ بہادری دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ان کے لیے دعا خیر فرمائی۔ اہل سیر نے لکھا ہے کہ یہ پہلی تلوار تھی جو راہِ فدوت و جانثاری ایک بچے کے ہاتھ سے برہنہ ہوئی۔ حضرت زبیرؓ سولہ برس کی عمر میں نورِ ایمان سے منور ہوئے ہجرت بھی کی اور غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ حتیٰ کہ جب حضورؐ نے دس ہزار مجاہدین کے ساتھ مکہ کا قصد کیا اور پیغمبرانہ جاہ و جلال کے ساتھ اس سرزمین میں داخل ہوئے جہاں سے آٹھ سال قبل طرح طرح کے مصائب و شدائد برداشت کرنے کے بعد بے بسی کی حالت میں نکلنے پر مجبور ہوئے تھے تو اس عظیم الشان فوج کے متعدد دستے بنائے گئے تھے سب سے چھوٹا اور آخری دستہ وہ تھا جس میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔ حضرت زبیر اس کے علم بردار تھے۔ اس کے بعد جنگ طائف اور تبوک کی فوج کشی میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد بھی کارہائے نمایاں انجام دیتے رہے۔

## فَضْلُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

## فضائل طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

۱۲۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيُّ قَالَا: لَنَا وَكَيْعُ ثَنَا الصَّلْتُ الْأَزْدِيُّ ثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ طَلْحَةَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ "شَهِيدٌ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ".

۱۲۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت طلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسے شہید ہیں جو زمین پر چل پھر رہے ہیں۔

۱۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا غَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى طَلْحَةَ فَقَالَ "هَذَا مِنْ قُضَى نَحْبَةٍ".

۱۲۶: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔

۱۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا إِسْحَقُ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ مَعَاوِيَةَ فَقَالَ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "طَلْحَةُ مِنْ قُضَى نَحْبَةٍ".

۱۲۷: حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ کے پاس تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنا ذمہ پورا کر دیا۔

۱۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ سَلَاءً وَقَفَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ.

۱۲۸: حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کے شل ہاتھ کو دیکھا ہے جس کے ساتھ انہوں نے احد کے موقع پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تھی۔

**فضیلت حضرت طلحہ ☆** حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ہجرت نبوی (ﷺ) سے چوبیس برس قبل پیدا ہوئے ان کو بچپن سے تجارتی مشاغل میں مصروف ہونا اور عفوان شباب میں بھی دوردراز ممالک میں سفر کا اتفاق ہوا۔ ایک بار سترہ اٹھارہ برس کی عمر تھی تجارتی اغراض سے بصری تشریف لے گئے۔ وہاں ایک راہب نے حضرت سرور کائنات کے مبعوث ہونے کی بشارت دی۔ جب مکہ مکرمہ میں واپس آئے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صحبت اور ان کے مخلصانہ وعظ وپند نے تمام شکوک و شبہات دور کر دیئے۔ چنانچہ ایک روز صدیق اکبرؓ کی وساطت سے دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور خلعت ایمان سے مشرف ہو کر واپس ہوئے۔ اس طرح حضرت طلحہؓ ان آٹھ افراد میں سے ہیں جو ابتداء اسلام میں نجم صداقت کی پرتو ضیاء سے ہدایت یاب ہوئے اور آخر کار خود بھی آسمان اسلاف کے روشن ستارہ بن کر چمکے۔

## فَضْلُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

## فضائل سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۱۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرْهَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا

۱۲۹: حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے سوائے سعد کے کسی کے لئے رسول اللہ ﷺ کو (دعا میں) اپنے

زَابِتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ  
لَا خَدِّغِي سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ فَإِنَّهُ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ "إِذَا سَعْدُ  
فِي ذَاكَ أَبِي وَأُمِّي".  
والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ان سے  
آپ ﷺ نے احد کے موقع پر فرمایا: تیر پھینکو سعد۔  
میرے ماں باپ تم پر قربان۔

۱۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَ إِسْمَاعِيلُ  
بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ  
سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ أَبَوَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ سَعْدُ فَمَا أَكَّ أَبِي وَأُمِّي.  
۱۳۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَ  
خَالِي يُغْلَى وَ وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ  
سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ.  
۱۳۲: حَدَّثَنَا مَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُوبَانِ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ  
عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ  
قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ فِي  
الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَ لَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي  
لَفُتُّ الْإِسْلَامَ.  
۱۳۰: حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ میں نے  
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے  
سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے  
موقع پر میرے لئے (دعا میں) اپنے والدین کو جمع فرمایا  
اور فرمایا: تیر پھینکو سعد تم پر میرے ماں باپ قربان۔  
۱۳۱: حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں نے سعد بن  
ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں  
پہلا عرب ہوں جس نے اللہ (عزوجل) کے راستہ میں  
تیر پھینکا۔

۱۳۲: حضرت ہاشم بن ہاشم فرماتے ہیں کہ میں نے سعید  
بن المسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سعد بن ابی  
وقاص نے فرمایا: اس دن کسی نے اسلام قبول نہیں کیا  
جس دن میں نے اسلام قبول کیا میں سات دن تک ٹھہرا  
اور یہ کہ میں اسلام کا تہائی ہوں۔

**فضیلت حضرت سعد بن ابی وقاص** ☆ (حدیث: ۱۳۰) یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فہم کے مطابق فرما رہے ہیں  
ورنہ زبیرؓ کے متعلق بھی حضورؐ نے یہی فرمایا تھا۔ (حدیث: ۱۳۱) ممکن ہے کہ ان سے پہلے کسی نے تیر چلایا ہو لیکن اللہ کی راہ  
میں حضورؐ نے ان کو بتایا تھا کہ تم ہی پہلے آدمی ہو اور غزوہ بدر سے پہلے کچھ جنگیں ہوئی تھیں۔ (حدیث: ۱۳۲) یہ دو مجھ سے  
پہلے مسلمان ہوئے اور یہ تیسرے تھے۔ ان کو اپنی والدہ سے بہت محبت تھی۔ جب یہ مسلمان ہوئے تو والدہ نے کہا کہ میں نہ  
کھاؤں گی نہ پیوں گی نہ سائے میں بیٹھوں گی۔ یہ بڑے پریشان ہوئے۔ حضورؐ نے فرمایا: استقامت اختیار کرو۔ والدہ کی  
منت سماجت کرتے کہ کھانا کھالیں۔ والدہ نے کہا کہ مذہب اسلام چھوڑ دو۔ فرمایا: نہیں مذہب اسلام نہیں چھوڑ سکتا تو اللہ  
عزوجل کو یہ شان استقامت کچھ ایسی پسند آئی کہ تمام مسلمانوں کے لیے معصیت الہی میں والدین کی اطاعت نہ کرنے کا  
قانون عام بنا دیا۔

## فضائل العشرة رضي الله عنهم

## فضائل عشرة مبشرة رضي الله عنهم

۱۳۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا  
 صَدَقَةُ بْنُ الْمَشْتَمِي أَبُو الْمَشْتَمِي النَّخَعِيُّ عَنْ جَدِّهِ رِيَّاحِ بْنِ  
 الْحَارِثِ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ عَمْرٍو بْنَ نَفِيلٍ يَقُولُ كَانَ  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَاشِرَ عَشْرَةٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَ  
 عُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَ عُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَ عَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَ  
 طَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَ الزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَ سَعْدُ فِي الْجَنَّةِ وَ عَبْدُ  
 الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ فَقِيلَ لَهُ مِنَ التَّاسِعِ قَالَ أَمَّا

۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ  
 عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ  
 عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي  
 سَمِعْتُهُ يَقُولُ " أَتَيْتُ حَرَاءَ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ  
 أَوْ شَهِيدٌ وَ غَدَّهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ  
 عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ سَعْدُ وَ ابْنُ عَوْفٍ وَ  
 سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ.

فضائل عشرة مبشرة ☆ (حدیث: ۱۳۳) دسویں حضرت ابو عبیدہ بن الجراح فرماتے ہیں یہ بشارت صرف ایک مجلس  
 میں فرمائی تھی وہی وہی سب صحابہ جنتی ہیں۔ حراء، یہ ایک پہاڑ ہے۔ حضور اور صحابہ اس پر موجود تھے کہ کاہنے لگا۔ محدثین  
 فرماتے ہیں کہ یہ تعظیم کے لیے تھا اور خوشی کے مارے کاہنے لگا تھا۔ اس حدیث میں ان حضرات کے لیے بشارت اور  
 پیشین گوئی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت زبیر اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما مقتول ہوئے اور  
 شہادت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہوئے اور حضرت سعد بن ابی وقاص کا ذکر شہیدوں میں تفصیلاً آیا ہے۔ ہوا یہ کہ آپ نے  
 سب کو شہید کہا اور حضرت سعد کی موت ایسی بیماری میں ہوئی جس کا اجر شہادت کے برابر ہے۔

## فَضْلُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

## فضائل ابو عبیدہ بن جراح

۱۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَ  
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا  
 عَنْ أَبِي اسْحَقٍ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ خَدِيفَةَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا أَهْلَ نَجْرَانَ" سَأَعْتَمِدُ مَعَكُمْ

۱۳۵: حضرت خدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل نجران  
 سے کہ میں عنقریب تمہارے ساتھ ایک آدمی بھیجوں گا جو  
 پوری طرح امانت دار ہے۔ راوی کہتے ہیں لوگ انتظار



رَجُلًا آمِنًا حَقَّ آمِنٍ قَالَ فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ  
بْنَ الْجَرَّاحِ.

کرنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ رضی اللہ  
عنه کو بھیجا۔

۱۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا اسْرَائِيلُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صَلَّةِ بْنِ زُفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ هَذَا آمِنٌ هَذِهِ الْأَمَّةُ.

۱۳۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے  
فرمایا: یہ اس امت کے امین ہیں۔

**فضیلت حضرت ابو عبیدہ بن الجراح** ☆ حضرت ابو عبیدہ کا نام عامر ہے۔ گودالہ کا نام عبداللہ تھا لیکن دادا کی  
طرف منسوب ہو کر ابن الجراح کے نام سے مشہور ہوئے اور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امین الامت کا  
لقب عطا ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تبلیغ و دعوت پر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ اس وقت تک رسول اللہ راقم  
کے مکان میں پناہ گزیں نہیں ہوئے۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں طاعون کی بیماری  
میں مبتلا ہوئے۔ اسی میں وفات ہوئی۔ حضرت معاذ بن جبل کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ انہوں نے تجہیز و تکفین کا انتظام کیا۔  
حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے ان سے زیادہ صاف دل بے کینہ سیر چشم با حیا اور خیر خواہ خلق کبھی  
نہیں دیکھا۔

**فَضْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ**  
۱۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْخَرِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ مُتَخَلِّفًا أَحَدًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَا  
سُتَخَلَفْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل  
۱۳۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر  
مشورہ کے ذمہ دار بناتا تو ابن ام عبد (عبداللہ بن  
مسعود) کو ذمہ دار بناتا۔

۱۳۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا  
أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَصِيمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ بَشَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ  
مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًا كَمَا أُنْزِلَ فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى  
قِدَاةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ.

۱۳۸: حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت  
ابوبکر اور حضرت عمر نے ان کو بشارت دی کہ جناب  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہے کہ قرآن  
کو بالکل اسی طرح پڑھے جس طرح وہ نازل کیا گیا تو  
اسے چاہئے کہ اس کو ابن ام عبد کی قرأت پر پڑھے۔

۱۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ  
الْحُسَيْنِ بْنِ عُيَيْدٍ عَنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
إِذْ نَكَتُ عَلَى أَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَأَنْ تَسْمَعَ سَوَادِي حَتَّى

۱۳۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں  
کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا: تمہارا اذن (میرے) گھر میں آنے کے لئے اتنا  
ہی ہے کہ پردہ اٹھاؤ اور میری آواز سنو اور چلے آؤ جب

انہماک۔

تک تمہیں میں منع نہ کروں۔

**فضیلت حضرت عبداللہ بن مسعود ☆** بغیر مشورہ کے خلیفہ بنانے سے مراد خلافت راشدہ نہیں بلکہ کسی لشکر کا امیر بنانا ہے۔ اس لیے کہ حضورؐ نے فرمایا: **الانمۃ من قریش**۔ یعنی خلفاء قریش میں سے ہوں گے۔ بعض نے یہ فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ ایک خلیفہ کی تمام صفات ان میں موجود ہیں لیکن خلیفہ نہیں بن سکتے۔ اس لیے کہ خلیفہ تو قریشی ہونا چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ قرآن کریم جو اصل اصول اسلام ہے کے سب سے بڑے عالم تھے۔ فرماتے ہیں کہ ستر سورتیں میں نے خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد رکھی تھیں۔ ان کا دعویٰ تھا کہ قرآن مجید میں کوئی آیت ایسی نہیں جس کی نسبت میں نہ جانتا ہوں کہ کب کہاں اور کس بارہ میں نازل ہوئی۔ حضرت ابن مسعودؓ کے پاس عہد نبوت کا جمع کیا ہوا ایک مصحف بھی تھا جس کو وہ نہایت عزیز رکھتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قرآن دانی کی سند عطا کی۔ ایک موقع پر لوگوں کو ارشاد فرمایا کہ قرآن چار آدمیوں سے سیکھو: عبداللہ بن مسعودؓ، سالمؓ، معاذؓ اور ابی بن کعبؓ (رضی اللہ عنہم)۔ قرآن کریم کی تفسیر میں خاص مہارت رکھو۔ فقہ کے مؤسس اور ہانی سمجھے جاتے ہیں۔ خصوصاً فقہ حنفی کی عمارت تمام تر حضرت ابن مسعودؓ ہی کے سنگ اساس پر تعمیر ہوئی۔

**فضیلت حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب ☆** اس سے معلوم ہوا کہ اہل بیت کی محبت ایمان کی نشانی ہے۔ جامعہ ترمذی میں ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبوت میں شکایت کی کہ قریش جب باہم ملتے ہیں تو ان کے چہروں پر تازگی و شگفتگی برتی ہے لیکن جب ہم سے ملتے ہیں تو بشارت کی بجائے برہمی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ آنحضرتؐ یہ سن کر غضبناک ہوئے اور فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جو شخص اللہ اور رسول (ﷺ) کے لیے تم سے محبت نہ کرے گا اس کے دل میں نورِ ایمان نہ ہوگا۔ چچا باپ کا قائم مقام ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب  
کے فضائل

فَضْلُ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

۱۴۰: حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ ہم قریش کی کسی جماعت کو ملتے تھے تو وہ باتیں کرتے کرتے خاموش ہو جاتے تھے (اپنی بات کو ختم کر دیتے تھے) ہم نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں جب وہ میرے اہل خاندان میں سے کسی کو دیکھتے ہیں تو اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں۔ اللہ کی قسم! کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا جب تک وہ ان کو محبوب

۱۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ، قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ قَالَا: الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سَبْرَةَ النَّخَعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فَيَقْطَعُونَ حَدِيثَهُمْ فَلَمْ نَكُنَّا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُونَ فَإِذَا رَأَوْا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّهُمْ لِلَّهِ وَلِقَرَانِهِمْ مَبْنًى.

نہیں رکھے اللہ کے لئے اور مجھ سے ان کی قرابت کی وجہ سے۔

۱۳۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے مجھ کو خلیل بنایا ہے جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا۔ میرا اور ابراہیم علیہ السلام کا مرتبہ قیامت کے دن آٹھ سائے ہوں گا اور عباس ہمارے درمیان دو دوستوں کے درمیان مؤمن کی طرح ہوں گے۔

(فی الزوائد: اسنادہ ضعیف لاتفاقہم علی ضعف عبد الوہاب بل قال فیہ ابو داؤد یضع الحدیث و قال الحاکم روی احادیث موضوعہ و شیخہ اسماعیل اختلط بأخرہ و قال ابن رجب انفر د بہ المصنف و هو موضوع فانہ من بلایا عبد الوہاب و قال فیہ ابو داؤد ضعیف الحدیث.)

### حضرت علیؑ کے صاحبزادوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل

۱۳۲: حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن سے فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں آپ بھی ان سے محبت کیجئے اور جو ان سے محبت کرے اے بھی محبوب رکھئے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن کو سینے سے لگایا۔

۱۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) سے محبت رکھے اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جو ان سے بغض رکھے اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

۱۳۴: حضرت سعید بن راشد سے مروی ہے یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ وہ لوگ نبیؐ کے

(فی الزوائد: رجال اسنادہ ثقات الا انہ قیل رواۃ)

محمد بن کعب عن العباس مرسلہ)

۱۳۱: حَدَّثَنَا غُبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الصَّخَّاکِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ كَثِيرِ ابْنِ مَرْثَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ أَخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا أَخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا فَمَنْزِلِي وَمَنْزِلُ إِبْرَاهِيمَ فِي الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُجَاهَيْنِ وَالْعَبَّاسُ بَيْنَنَا مُؤْمِنٌ بَيْنَ خَلِيلَيْنِ.

### فَضْلُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ عَلِيٍّ (رضی اللہ عنہم) بْنِ أَبِي طَالِبٍ

۱۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ غُبْدَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِنِّي أَجِبُهُ فَاجِبُهُ وَاجِبٌ مِنْ يُجِبُهُ قَالَ وَضَمَّهُ إِلَى صَدْرِهِ.

۱۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَوْفٍ أَبِي الْجَحَّافِ وَكَانَ مَرِيضًا عَنْ أَبِي خَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ الْحَسْنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

(فی الزوائد: اسنادہ صحیح و رجالہ ثقات)

۱۳۴: حَدَّثَنَا يَغْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ خُنَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

راشد : اَنْ يَغْلِي بِنُ مِرَّةٍ حَدَّثَهُمْ اَنْهُمْ خَرَجُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اِلَى طَعَامٍ دُعُوا لَهُ فَاِذَا حُسَيْنٌ يَلْعَبُ فِي السِّكَّةِ قَالَ فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ اَمَامَ الْقَوْمِ وَبَسَطَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَفِرُّ هَهُنَا وَهَهُنَا وَيُضَاجِكُهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى اخَذَهُ فَجَعَلَ اخْذِي يَدَيْهِ تَحْتَ ذَقِيهِ وَالْاُخْرَى فِي فَاْسٍ رَاسِهِ فَقَبْلَهُ وَ قَالَ حُسَيْنٌ مَبْنِيٌّ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ احَبَّ اللهُ مَنْ احَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سَبَطَ مِنَ الْاَسْبَاطِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ مِثْلَهُ.

(فی الزوائد اسنادہ حسن رجالہ ثقات)

۱۳۵ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ الشُّبْدِيِّ عَنْ صَبِيحٍ مَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ اَنَا سَلَمٌ لِمَنْ سَأَلْتُمُ وَ خَرَبٌ لِمَنْ جَادَبْتُهُ

ساتھ ایک دعوت طعام کے لئے نکلے۔ حسین رضی اللہ عنہ گلی میں کھیل رہے تھے۔ نبی لوگوں سے آگے بڑھ گئے اور اپنے ہاتھ پھیلا دیئے (حضرت حسینؑ) ادھر ادھر بھاگتے گئے۔ نبی ان کو ہنساتے رہے یہاں تک کہ ان کو پکڑ لیا۔ آپ نے ایک ہاتھ ان کی ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا سر کے اوپر رکھا اور بوسہ لیا فرمایا: حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ اس سے محبت رکھتے ہیں جو حسین سے محبت رکھتا ہے حسین پیشانی ہیں پیشانیوں میں سے۔ (سفیان نے اسکی مثل بیان کیا ہے)

۱۳۵: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ فاطمہؑ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں اس کے لئے سلامتی ہوں جس کے لئے تم لوگ سلامتی ہوں اور لڑائی ہوں جس کے لئے تم لڑائی ہو۔

فضیلت حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما ☆ سبط: نواسے کو کہتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کے لیے گلی میں کھیلنا جائز ہے۔ دعوت قبول کرنا مستنون ہے۔ چھوٹے بچوں کے ساتھ پیار کرنا یہ سب باتیں سنت نبوی (ﷺ) ہیں۔

فَضْلُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۳۶ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هَانِيٍّ عَنْ هَانِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اُذْنُوا لَهُ مَرَحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ •

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل ۱۳۶: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت عمار بن یاسر نے (آنے کی) اجازت طلب کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دو خوش آمدید پاکیزہ فطرت شخص کے لئے۔

۱۳۷ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هَانِيٍّ عَنْ هَانِيٍّ قَالَ دَخَلَ عَمَّارٌ عَلَى عَلِيٍّ فَقَالَ مَرَحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ

۱۳۷: حضرت ہانی بن ہانی سے مروی ہے کہ حضرت عمار علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: خوش آمدید پاکیزہ فطرت شخص کے لئے۔ میں نے رسول

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَدِيَّةُ عُمَارَ إِيمَانًا إِلَى مُشَابِهَةٍ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمار پورے کے پورے ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔

۱۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَمِيعًا: ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سَيِّاحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي نَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُمَارَ مَا عَرِضَ عَلَيْهِ أَمْرَانِ إِلَّا اخْتَارَ الْأَرْضَ مِنْهُمَا.

۱۳۸: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جب بھی دو امر پیش کئے گئے انہوں نے زیادہ درست (امر) کو اختیار کیا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی فضیلت ☆ شاش ہڈیوں کے جوڑ۔ مثلاً گھٹنے، کہنی، شانے کے جوڑ۔ مطلب یہ ہے کہ ایمان ان کے دل میں رچ بس گیا ہے۔ پھر وہاں سے ایمان کے انوار و برکات سارے جسم میں پھیل گئے۔ رگوں اور ہڈیوں میں منتشر ہو گئے۔ یہاں تک کہ ایمان کا اثر جوڑوں تک پہنچ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کامل ایمان کی بشارت ہے۔ (حدیث: ۱۳۸) یعنی ایسا امر اختیار کیا جو خود ان کے اور متبعین کے لیے نافع اور مفید ہو یہی سلف و صالحین کا طریقہ ہے۔

حضرت سلمان ابی ذرؓ، مقداد رضی اللہ عنہما کے فضائل

فَضْلُ سَلْمَانَ وَ أَبِي ذَرٍّ وَ الْمُقْدَادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۱۳۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى وَ سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي زُبَيْعَةَ الْإِنَادِي عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قَبْلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ عَلِيُّ بْنُهُمْ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَ أَبُو ذَرٍّ وَ سَلْمَانُ وَ الْمُقْدَادُ.

۱۳۹: حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے چار اشخاص سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود ان سے محبت رکھتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ (ﷺ) وہ کون ہیں؟ فرمایا علیؓ، ان میں سے ہیں اور فرماتے ہیں وہ تین یہ ہیں۔ ابو ذرؓ، سلمان اور مقداد رضی اللہ عنہم۔

۱۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ غَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُورِ عَنْ زُرَّارِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلَامَهُ سَبْعَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَارُ وَ أُمَةُ سَمِيَّةُ وَ صُهَيْبٌ وَ بِلَالٌ وَ الْمُقْدَادُ قَامَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ اللَّهُ

۱۵۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پہلے پہل جنہوں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا وہ سات ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکرؓ، عمارؓ، ان کی والدہ سمیہؓ، صہیبؓ، بلالؓ، مقدادؓ۔ رسول اللہ کی اللہ نے ان کے چچا ابوطالب کے ساتھ حفاظت فرمائی اور ابو بکر کی حفاظت اللہ نے ان کی قوم کے ذریعہ فرمائی۔ مگر باقی

بِعَمِّهِ ابْنِ طَالِبٍ وَ أَمَّا ابْنُكَرٍ فَمَنْعَهُ اللَّهُ بِقَوْمِهِ وَ أَمَّا سَائِرُ  
هُمْ فَأَخَذَهُمُ الْمُشْرِكُونَ وَ الْبُشُورُ هُمْ أَذْرَاعُ الْحَبِيدِ وَ  
صَهْرُؤُهُمْ فِي الشَّمْسِ فَمَا مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَاتَاهُمْ  
عَلَى مَا أَرَادُوا إِلَّا بَلَاءًا فَإِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللَّهِ وَ هَانَ  
عَلَى قَوْمِهِ فَأَخَذُوهُ فَأَعْطَوْهُ الْوَلَدَانِ فَجَعَلُوا يَطُوفُونَ بِهِ فِي  
شُعَابِ مَكَّةَ وَ هُوَ يَقُولُ أَحَدٌ أَحَدٌ

(فی الزوائد : اسنادہ ثقات و رواہ ابن حبان  
فی صحیحہ و الحاکم فی المستدرک من طریق عاصم  
بن ابی النجود بہ)

۱۵۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ حَمَادِ بْنِ  
سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ لَقَدْ أُودِيتُ فِي اللَّهِ وَ مَا يُؤْذِي أَحَدٌ وَ لَقَدْ أُخِفْتُ  
فِي اللَّهِ وَ مَا يُخَافُ أَحَدٌ وَ لَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَالِفَةٌ وَ مَالِي وَ  
لِبَلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ زَوْجُكَ إِلَّا مَا وَارَى ابْطِ بِلَالٍ

(اخرجه الترمذی فی اوخر باب الزهد و قال  
هذا حدیث حسن صحیح)

حضرات کو مشرکین نے پکڑ لیا اور انہیں لوہے کی زنجیریں  
پہنا کر دھوپ میں پگھلا دیا سو کوئی ان میں ایسا نہ تھا جس  
نے مشرکوں کے ارادہ کی موافقت نہ کی یعنی براہِ تقیہ ان  
کے موافق نہ ہو گیا۔ مگر بلال رضی اللہ عنہ کہ ان کا نفس  
ان کی نظر میں ذلیل ہو گیا اللہ کی عظمت کے آگے ذلیل  
ہو گئے وہ اپنی قوم کے آگے سودے دیا مشرکوں نے  
اپنے تئیں لڑکوں کو سو وہ لئے پھرتے تھے ان کو مکہ کی  
گھاٹیوں میں اور وہ کہتے تھے : اللہ سبحانہ و تعالیٰ اکیلا  
ہے ! اللہ اکیلا ہے۔

۱۵۱ : حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : میں اللہ کے معاملہ میں جتنا  
ستایا گیا اتنا کوئی نہیں ستایا گیا اور اللہ کے بارے میں  
جتنا خوف زدہ کیا گیا ہوں اتنا کوئی نہیں کیا گیا۔ مجھ پر  
تین دن ایسے گزرے ہیں کہ میرے اور بلال کے لئے  
ایسا کھانا نہیں تھا جس کو کوئی شخص کھاتا ہے مگر صرف وہی  
جس کو بلال کی بغل ڈھانپے ہوئے ہوتی تھی۔

فضیلت حضرت سلمان ابوہریرہ مقداد ☆ ان احادیث سے ان حضرات کا تقدم اسلام اور سبقت ایمان اور  
استقامت ثابت قدمی بڑی بڑی اذیتیں اور تکالیف برداشت کیں لیکن اسلام و ایمان کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور یہ بھی  
معلوم ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی توحید پر استقامت بھی کمال کی تھی اور یہ بات بھی ثابت ہوئی۔ اگر جان کے  
تلف ہونے کا ڈر ہو تو کفر کا اظہار اسی طرح پر ہو کہ دل سے مؤمن ہو اور کفر سے بیزار ہو تو پھر جائز ہے اور اگر تکالیف پر  
صبر کرے اور کفر کا اظہار نہ کرے تو بہت اونچی شان ملتی ہے جیسے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلند شان ملی۔

### حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۲ : سلمہ سے مروی ہے کہ ایک شاعر نے بلال بن عبد اللہ  
کی تعریف کی اور کہا کہ بلال بن عبد اللہ سب بلالوں سے  
بہتر ہیں۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا : تو نے غلط کہا بلکہ رسول  
اللہ کے بلال (صحابی رسول) سب سے بہتر بلال ہیں۔

### فَضَائِلُ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۵۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
حُمَزَةَ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ شَاعِرًا مَدَحَ بِلَالَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ :  
(بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ خَيْرُ بِلَالٍ) فَقَالَ بْنُ عُمَرَ كَذَبْتَ لَا بِلَالَ  
إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بِلَالٍ

## فَضَائِلُ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

## حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكَنْدِيُّ قَالَ: جَاءَ خَبَّابٌ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ أَدْنُ فَمَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا الْمَجْلِسِ مِنْكَ إِلَّا عُمَارٌ فَجَعَلَ خَبَّابٌ يُرِيهِ آثَارًا بَظْهَرِهِ مِمَّا عَذَّبَهُ الْمُشْرِكُونَ.

(فی الزوائد اسنادہ صحیح)

۱۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيدِ ثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاشَدُّهُمْ فِي دِينِ اللَّهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاصْدَقُهُمْ خِيَاءَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاقْضَاهُمْ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَاقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ أَبِي بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاقْرَؤُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَّا وَابْنُ لَكَلٍ أُمِّيَّةٌ آمِنًا وَآمِنُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ.

۱۵۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ مِثْلَهُ عِنْدَ بَنٍ قَدَامَةٍ غَيْرِ أَنَّهُ يَقُولُ فِي حَقِّ زَيْدٍ وَاعْلَمُهُمْ بِالْفَرَائِضِ.

۱۵۳: ابویلی الکندی فرماتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔ انہوں نے فرمایا: قریب ہو جاؤ۔ اس نشست کا آپ سے زیادہ سوائے عمار کے اور کوئی مستحق نہیں۔ حضرت خباب انہیں اپنی پشت کے نشانات دکھانے لگے جو مشرکین کے تکلیفیں دینے کی وجہ سے بنے تھے۔

۱۵۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت پر میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابو بکر ہیں اور ان میں سے اللہ کے دین کے بارے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں۔ حیا کے اعتبار سے سب سے سچے عثمان ہیں اور علی بن ابی طالب ان میں سے سب سے اچھے فیصلہ کرنے والے ہیں۔ ان میں اللہ کی کتاب کو سب سے عمدہ پڑھنے والے ابی بن کعب ہیں۔ سب سے زیادہ حلال و حرام سے واقف معاذ بن جبل ہیں اور فرائض سے سب سے زیادہ واقف زید بن ثابت ہیں۔ خبردار ہر امت کیلئے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن الجراح ہیں۔ (رضی اللہ عنہم)

۱۵۵: ابوقلابہ سے اسی کے مثل روایت ہے۔ ابن قدامہ کے نزدیک سوائے اس بات کے جو آپؐ نے زید بن ثابت کے حق میں فرمائی وہ یہ کہ علم الفرائض کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

☆ فضیلت حضرت خباب اس سے معلوم ہوا کہ اہل فضل و علم کو مجلس میں ممتاز رکھنا چاہیے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق افاصل صحابہ کو اپنے پاس مقام دیتے تھے۔ حضرت خبابؓ نے بہت تکالیف برداشت کیں۔

## فَضْلُ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

## حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا

۱۵۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

الْأَعْمَشُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي  
الْأَسْوَدِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا أَقْلَبَ الْغُرَاءَ وَلَا أَظْلَبَ  
الْخَضِرَاءَ مِنْ رَجُلٍ أَصْدَقَ لَهْجَةً مِنْ أَبِي ذَرٍّ.

کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: زمین نے کسی کو نہ اٹھایا اور آسمان نے کسی پر سایہ نہ کیا جو بات میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سچا ہو۔

فَضْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۷: حَدَّثَنَا هَذَا بْنُ الشَّرِيفِ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ. قَالَ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةً مِنْ خَرِيرٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَذَا  
وَلُونَهَا بَيْنَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا فَقَالُوا لَهُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ وَالَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ! الْمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ  
هَذَا.

۱۵۷: حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ریشم ہدیہ آیا تو لوگوں نے آپس میں اس کو پکڑ پکڑ کر دیکھنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کی وجہ سے حیران ہوتے ہو۔ انہوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

تشریح ☆ اس سے کئی امور ثابت ہوئے: (۱) ہدیہ لینا سنت ہے (۲) جنت میں رومال بھی ہوں گے (۳) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنتی ہونا معلوم ہوا (۴) جنت کی ادنیٰ چیز بھی دنیا کی اعلیٰ چیزوں بلکہ دنیا کی ساری چیزوں سے افضل ہے اس لیے کہ دنیا و مافیہا فانی ہے اور آخرت کی چیزیں ہی باقی رہنے والی اور ابدی ہیں۔ بعض کتابوں میں ہے کہ جس کپڑے کو صحابہ کرام دیکھ کر تعجب کرتے تھے وہ قباء تھی۔

۱۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ  
عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اهْتَزَّ  
عَرْشُ الرَّحْمَنِ عَزَّوَجَلَّ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

۱۵۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد بن معاذ کی موت سے رحمن عزوجل کا عرش حرکت میں آ گیا۔

تشریح ☆ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر اللہ کا عرش ہل گیا۔ وجہ یہ تھی کہ سعد رضی اللہ عنہ کی روح عرش پر پہنچی تو خوشی کے مارے ہلنے لگا۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ "اهْتَزَّ" کا معنی ہلنا نہیں بلکہ کانپنا ہوگا کہ عرش الرحمن غمزدہ ہو کر کانپنے لگا۔ وجہ یہ ہے کہ حضرت سعد کے جو اعمال صالحہ عرش تک جاتے تھے اب وہ نہیں جائیں گے۔

فَضْلُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

جریر بن عبد اللہ الجعفی رضی اللہ عنہ

الْبَجَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کی فضیلت

۱۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْمَانَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ

۱۵۹: حضرت جریر بن عبد اللہ الجعفی سے مروی ہے کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے رسول اللہ نے



عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ مَا حَجَجْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ اسْلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا تَبَسُّمَ فِي وَجْهِهِ . وَلَقَدْ شَكَّرْتُ إِلَيْهِ آتَى لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَلْبِي فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مُهْدِيًا .

جب بھی مجھے دیکھا مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ دیکھا۔ میں نے ان کی خدمت میں شکایت کی کہ میں گھوڑے پر ٹھہر نہیں سکتا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا: اے اللہ! ان کو ثبات عطا فرما اور ہادی و مہدی بنا۔

☆ تشریح حضرت جریر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر مسکرا دیتے تھے کیونکہ بہت خوبصورت اور لمبے قد کے تھے۔ بلکہ جو بھی دیکھتا تھا تو شکل و صورت دیکھ کر مسکرا دیتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ثبات اور ہادی و مہدی ہونے کی دعا کی۔

### اہل بدر کے فضائل

۱۶۰: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ جبریل یا کوئی اور فرشتہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپؐ لوگ بدر میں حاضر ہونے والوں کو کیسا شمار کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ہم میں سب سے زیادہ پسندیدہ۔ اس نے کہا اسی طرح (بدر میں حاضر ہونے والے فرشتے) ہمارے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔

۱۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے ساتھیوں کو برا مت کہو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد کے برابر سونا خرچ کر دے (تب بھی) ان میں سے ایک کے (خرچ کیے گئے) مد یا اس کے نصف کو بھی نہیں پاسکتا۔

۱۶۲: نسیر بن زعلوق سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے تھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو برا مت کہو۔ ان میں سے ایک کا ایک گھڑی کھڑے ہونا تم میں سے کسی کی عمر بھر کی نیکی سے بہتر ہے۔

### فَضْلُ أَهْلِ بَدْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۱۶۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ كُرَيْبٍ قَالَا وَكَيْفَ لَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ أَوْ مَلَكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعْدُونَ مَنْ مِنْ شَهِدَ بَدْرًا فَبِكُمْ قَالُوا خِيَارَنَا قَالَ كَذَلِكَ هُمْ عِنْدَنَا خِيَارُ الْمَلَائِكَةِ .

۱۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ، ثنا جَرِيرٌ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَيْفَ ح وَثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَا أَبُو مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُسَبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ اتَّفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَذْرَكَ مُدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَةً .

(فی الزوائد اسنادہ صحیح)

۱۶۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: ثَنَا وَكَيْفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ نُسَيْرِ بْنِ زُعْلُوقٍ قَالَ كَانَ بَنُ عُمَرَ يَقُولُ لَا تُسَبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمْرَةً .

فضیلت اہل بدر (رضی اللہ عنہم) ☆ اس حدیث سے جہاد کی فضیلت ثابت ہوئی، جہاد کی برکت سے انسان کیا فرشتوں کو بھی یہ شرف حاصل ہوا اور اسی باب کی حدیث میں صحابہ کو خطاب کیا کہ میرے صحابہ کو برا مت کہو کیونکہ انہوں نے جو اسلام کی خدمت کی بڑی بڑی تکالیف برداشت کیں، مشکل وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا، اپنی جان و مال، اولاد کی قربانی دی بعد والے لوگ جتنی قربانیاں بھی پیش کریں ان کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے۔

انصار (رضی اللہ عنہم) کے فضائل

فَضْلُ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۱۶۳: حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو انصار سے محبت رکھتا ہے۔ اللہ اس کو محبوب رکھتے ہیں اور جو انصار سے بغض رکھتا ہو اللہ اس سے بغض رکھتے ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے عدی سے کہا: کیا آپ نے اس کو براء بن عازب سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھ ہی سے تو انہوں نے بیان کیا ہے۔

۱۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ. قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِعَدِيِّ أَسَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِيَّايَ حَدَّثَ.

۱۶۴: سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) بہترین انتخاب ہیں اور بقیہ لوگ چھان ہیں اور اگر (دیگر) لوگ کسی (ایک) وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کسی اور وادی میں جائیں تو میں انصار (رضی اللہ عنہم) کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک مرد ہوتا۔

۱۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرْهِيمَ ثَنَا أَبُو قُدَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْمُهِيمَنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْأَنْصَارُ شُعَارٌ وَالنَّاسُ دَنَارٌ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ اسْتَقْبَلُوا وَاِدْيَا أَوْ شُعْبًا وَاسْتَقْبَلَتِ الْأَنْصَارُ وَاِدْيَا لَسَلَكْتُ وَاِدْيَا الْأَنْصَارِ. وَلَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأًا مِنَ الْأَنْصَارِ.

(فی الزوائد: اسنادہ ضعیف والافہ من عبد

المہيمن و باقی رجالہ ثقات)

۱۶۵: کثیر بن عبد اللہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ انصار (رضی اللہ عنہم) پر رحم فرمائے اور انصار کی اولاد پر اور ان کی اولاد کی اولاد پر۔

۱۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَحِمَ اللَّهُ الْأَنْصَارَ وَآبَاءَ الْأَنْصَارِ وَآبَاءَ آبَاءِ الْأَنْصَارِ.

(فی الزوائد اسنادہ ضعیف)

فضیلت انصار ☆ "شعار" جسم سے لگا ہوا کپڑا جس کو استر کہتے ہیں۔ "دنار" اوپر والے کپڑے کو کہتے ہیں۔ ان احادیث میں حضرات انصار کی فضیلت بیان فرمائی۔ اللہ پاک سب صحابہ خواہ انصار ہوں یا مہاجرین (رضی اللہ عنہم) سب

صحابہ خواہ انصار ہوں یا مہاجرین رضی اللہ عنہم سب کی محبت نصیب فرمائے۔

فَضْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل

۱۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَّادٍ  
الْبَاهِلِيُّ . قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرَمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِ وَقَالَ  
اللَّهُمَّ عَلِّمْنَا الْحِكْمَةَ وَتَاوِيلَ الْكِتَابِ .

۱۶۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا  
ساتھ ملا لیا اور فرمایا: اے اللہ! اس کو حکمت اور تاویل  
کتاب کا علم سکھا دیجئے۔

فضیلت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ☆ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول فرمائی کہ ابن  
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تفسیر میں بہت مہارت حاصل ہوئی۔ بہت عجائب تفسیر اور غرائب تاویل ان سے روایت کیے  
گئے ہیں۔

## ۱۲: بَابُ فِي ذِكْرِ الْخَوَارِجِ

## خوارج کا بیان

۱۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِنِ ابْنِ طَالِبٍ قَالَ وَ ذَكَرَ  
الْخَوَارِجَ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُخَذَّجٌ الْيَدِ أَوْ مُوَدَّنُ الْيَدِ أَوْ  
مُشَدُّونَ الْيَدِ وَ لَوْ لَا أَنْ تَبْطُرُوا الْخَدَّيْتُمْ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ  
الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ ؟ قَالَ: إِي وَ رَبِّ الْكُفْبَةِ  
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۱۶۷: حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
حضرت علیؑ نے خوارج کا ذکر کیا اور فرمایا: ان میں ایک  
شخص مثل (نقصان دہ) ہاتھ والا یا اور اگر یہ خدشہ نہ ہوتا  
کہ تم فخر میں مبتلا ہو جاؤ گے تو میں ضرور بیان کرتا جو اللہ  
تعالیٰ نے ان لوگوں سے لڑنے والوں سے وعدہ کیا ہے  
محمد ﷺ کی زبان پر۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا  
کیا: آپ نے خود محمد ﷺ سے یہ بات سنی ہے؟ انہوں  
نے فرمایا: ہاں رب کعبہ کی قسم ایسا تین مرتبہ فرمایا۔

۱۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بِنِ  
زُرَّارَةَ قَالَا ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ رِزٍّ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ  
أَخَذَاتِ الْإِنْسَانَ سُفْهَاءَ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ  
النَّاسِ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ  
الْإِسْلَامِ كَمَا يَمُرُّ الشَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ فَمَنْ لَبِقَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ  
فَإِنْ قَتَلْتَهُمْ أَجْرٌ عِنْدَ اللَّهِ لِمَنْ قَتَلَهُمْ .

۱۶۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ نکلیں گے جو  
نوجوان ہوں گے بے وقوف ہوں گے۔ لوگوں میں سب  
سے بہتر باتیں کریں گے قرآن پڑھیں گے جو انکے حلقوم  
سے نیچے نہیں اترے گا۔ اسلام سے اسی طرح بے فیض رہ  
جائیں گے جس طرح تیر شکار سے بے نشان گزر جاتا  
ہے۔ جو ان سے ملے ان سے قتال کرے کیونکہ انکو قتل کرنا  
قتل کرنے والے کیلئے اللہ کے ہاں اجر کا باعث ہے۔

۱۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ  
أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ  
الْخُدْرِيُّ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَذْكُرُ فِي الْخُرُورِ شَيْئًا فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ قَوْمًا يَتَعَبَّدُونَ  
بِخَقِيرِ أَحَدِكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصَوْمَهُ مَعَ صَوْمِهِمْ  
يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ أَخَذَ  
سَهْمَهُ فَنَظَرَ فِي نَصْلِهِ فَلَمْ يَرِ شَيْئًا فَنَظَرَ فِي رِصَافِهِ فَلَمْ يَرِ  
شَيْئًا فَنَظَرَ فِي قَدْحِهِ فَلَمْ يَرِ شَيْئًا فَنَظَرَ الْقُدُزَ فَنَظَرَ فِيهِ  
يَرَى شَيْئًا أَمْ لَا.

۱۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أَسَامَةَ  
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي أَوْ  
سَيَكُونُ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا  
يُجَاوِزُ خُلُوقَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ  
السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ هُمْ شَرَارُ الْخَلْقِ  
وَالْخَلِيقَةِ.

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَامِتٍ قَدْ كَثُرَتْ  
ذَلِكَ لِرَافِعِ بْنِ عُمَرَ أَخِي الْحَكَمِ بْنِ عُمَرَ الْبَغْدَادِيِّ  
فَقَالَ وَأَنَا أَيْضًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَثَوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سَمَاقٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَمُرُّونَ  
مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

(فی الزوائد هذا اسنادہ ضعیف)

۱۶۹: ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدریؓ سے  
عرض کی کیا آپ نے رسول اللہؐ کو حوریہ کے بارے میں  
کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے ان  
کو ایسی قوم کا ذکر کرتے ہوئے سنا جو خوب عبادت کریں  
گے۔ تم میں سے ہر کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے  
میں کم تر جانے گا اور اپنے روزے کو ان کے روزے سے کم تر  
سمجھے گا وہ دین سے اسی طرح بے فیض رہ جائیگے جس طرح  
تیر شکار میں سے بے نشان گزر جاتا ہے (شکاری) اپنے تیر  
کو پکڑتا ہے اس کے پھل کو دیکھتا ہے کوئی نشان نہیں دیکھتا۔

۱۷۰: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد میری  
امت میں سے یا یوں فرمایا کہ عنقریب میرے بعد میری  
امت میں سے کچھ لوگ ہوں گے جو قرآن کو پڑھیں گے  
مگر ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا۔ دین سے اسی  
طرح بے فیض رہ جائیں گے۔ جس طرح تیر شکار سے  
بے نشان گزر جاتا ہے۔ پھر وہ دین میں لوٹ کر نہیں  
آئیں گے وہ مخلوق میں سے بدترین ہوں گے۔

عبداللہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں نے یہ  
حدیث حکم بن عمرو غفاری کی رافع بن عمرو سے ذکر کی تو  
انہوں نے فرمایا کہ میں نے بھی اس کو جناب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۱۷۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی  
ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری  
امت میں سے چند لوگ قرآن کو پڑھیں گے اسلام سے  
اسی طرح بے نشان رہ جائیں گے جس طرح تیر شکار سے  
بے نشان رہ جاتا ہے۔

۱۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَهُوَ يَفْسِمُ النَّبْرَ وَالْفَنَابِمَ وَهُوَ فِي حِجْرِ بِلَالٍ فَقَالَ رَجُلٌ اعْدِلْ يَا مُحَمَّدُ فَإِنَّكَ لَمْ تَعْدِلْ فَقَالَ وَيَهْلِكُ وَمَنْ يَعْدِلُ بَخْرَى إِذَا لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ ذُعْبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَضْرِبَ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا فِي أَصْحَابٍ أَوْ أَصْحَابٍ لَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

۱۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْحَاقُ الْأَرَزَقِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَوَارِجُ كِلَابُ النَّارِ.

۱۷۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ خَمْزَةَ ثَنَا الْأَرَزَاقِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبْشَاتُ شَرُُّ يَفْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ كُلَّمَا خَرَجَ قُرُونٌ قُطِعَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلَّمَا خَرَجَ قُرُونٌ قُطِعَ أَكْثَرُ مِنْ عَشْرِينَ فَرَّةً حَتَّى يَخْرُجَ فِي عِرَاضِهِمُ الدُّجَالُ.

۱۷۵: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَوْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ يَفْرَأُونَ

۱۷۲: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر آنہ میں تھے اور غنیمت کا مال تقسیم فرما رہے تھے اور ایک شخص نے کہا: اے محمد! عدل کیجئے۔ آپ نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ آپ نے فرمایا: تیرے لئے ہلاکت ہو جب میں عدل نہیں کروں گا تو میرے بعد کون عدل کرے گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ان لوگوں میں ہوگا جو قرآن پڑھیں گے جو انکے حلق سے آگے نہیں بڑھے گا دین سے اسی طرح بے نشان رہ جائیں گے جس طرح تیر شکار سے بے نشان گزر جاتا ہے۔

۱۷۳: حضرت ابن ابی ادنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوارج جہنم کے کتے ہیں۔

۱۷۴: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک قوم پیدا ہوگی جو قرآن کو پڑھیں گے اور قرآن انکے نر خرے سے تجاوز نہیں کرے گا۔ جب بھی وہ ابھریں گے کاٹ دیئے جائیں گے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کبھی وہ ابھریں گے کاٹ دیئے جائیں گے (اور ایسا) بیس مرتبہ سے زیادہ ہوگا یہاں تک کہ ان کی جماعت میں سے دجال خروج کرے گا۔

۱۷۵: حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں یا یوں فرمایا کہ اس امت میں ایک قوم نکلتے گی جو قرآن پڑھیں گے یہ قرآن ان کے نر خرے یا یوں فرمایا کہ حلق سے تجاوز

الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ أَوْ حُلُوقَهُمْ سِمَاهُمْ  
التَّخْلِيْقُ. إِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ أَوْ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ  
فَاقْتُلُوهُمْ.

نہیں کرے گا ان کی علامت سر کے بال منڈانا ہوگی  
جب تم ان کو دیکھو یا یوں فرمایا کہ جب تم ان سے ملو  
(جنگ میں) تو ان کو قتل کر ڈالو۔

۱۷۶: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ  
أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَقُولُ شَرُّ قَتْلَى قُتِلُوا تَحْتَ أَرْبَعِ  
السَّمَاءِ وَخَيْرُ قَتِيلٍ مَنْ قُتِلَ وَكَلاِبُ أَهْلِ النَّارِ قَدْ كَانَ  
هَؤُلَاءِ مُسْلِمِينَ فَضَارُوا كُفَّارًا قُلْتُ يَا أَبَا أُمَامَةَ هَذَا شَيْءٌ  
تَقُولُهُ؟ قَالَ: بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ.

۱۷۶: حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ بدترین مقتول جو  
آسمان تلے قتل کئے گئے اور بہترین مقتول وہ ہیں جنہوں  
نے جہنم کے کتوں کو قتل کیا۔ یہ مسلمان ہوں گے جو کفر  
اختیار کر لیں گے۔ ابو غالب کہتے ہیں میں نے کہا اے ابو  
امامہ! یہ بات آپ کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: بلکہ میں  
نے تو اس کو جناب رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے۔

☆ تشریح خوارج جمع ہے خارجہ کی اس سے مراد وہ گروہ ہے جو اہلسنت والجماعت سے نکل گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ  
کے دور میں یہ لوگ زیادہ پھیل گئے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی یہ لوگ موجود تھے۔ قرآن کی  
تلاوت بہت کرتے تھے عبادت گزار تھے ان کو قراء کہا جاتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں برے خیال  
رکھتے تھے اور ان کو نہیں مانتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے بعد میں انہوں نے خروج کیا۔ حضرت امیر  
المؤمنین رضی اللہ عنہ کی تکفیر کرتے تھے۔ امیر المؤمنین نے ان کی فہمائش کے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھیجا۔  
ان میں سے اکثر تابع ہوئے کچھ لوگ تو خارجی رہے تو ان کے قتل کا ارادہ کیا۔ مقام نہروان میں ان میں بہت قتل  
ہوئے۔ یہ فرقہ مرتکب کبیرہ کو کا فر کہتا ہے۔ ایک فرقہ ان کا مخصن کے رجم کا منکر ہے اور چور کا ہاتھ بغل سے کاٹتے تھے۔  
حاکم ہر حالت میں نماز کی فرضیت کے قائل ہوتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ لوگ پہلے اٹھیں گے ان  
کو دبا دیا جائے گا پھر اٹھیں گے تو اہل حق غالب آجائیں گے اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ فمُخَذَّجُ الْيَدِ: ناقص ہاتھ ہے۔  
آخری زمانہ سے مراد خلافت راشدہ کا آخری زمانہ کیونکہ تیس سال خلاف راشدہ کے ہیں جب اٹھائیس سال ختم ہوئے تو  
اس وقت یہ لوگ نکلے تھے۔ حرورہ: کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے جو ان کا مرکز تھا۔ اس لیے ان کو حروریہ کہتے ہیں۔  
پہلے ان کو قراء کہتے تھے۔ یہ قرآن بہت پڑھتے تھے لیکن قرآن کریم ان کے گلوں سے نیچے نہ گزرتا۔ مطلب یہ کہ قرآن کا اثر  
ان کے دلوں پر نہیں ہوتا ہے۔ (حدیث: ۱۶۹) تیر کے مختلف حصے ہوتے ہیں: (۱) پھل اس کو رصاف کہتے ہیں ویسے رصاف  
جمع ہے رصفہ ہے۔ (۲) قدم تیر کا لکڑی والا حصہ جس پر ابھی پھل لگایا گیا ہو۔ (۳) قذذ جمع ہے قذہ کی۔ تیر کے پروں کو کہتے  
ہیں۔ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ خوارج دین سے ایسے نکلیں گے جیسے طاقتور آدمی تیر پھینکے اور وہ اتنی قوت کے ساتھ  
شکار کو لگے کہ اسکے پار ہو جائے اور خون اس پر نہ لگے۔ اسی طرح یہ لوگ دین سے نکلیں گے کہ ان کو دین کا کچھ حصہ بھی معلوم  
نہیں ہوگا۔ (حدیث: ۱۷۲) جحرانہ مکہ سے آٹھ میل پر ایک مقام ہے جہاں حنین کی غنائم تقسیم فرمائے۔ ان احادیث میں  
خوارج کی چند علامات بیان فرمائی گئی ہیں۔ سر موٹنا جائز ہے اس لیے بعض مواقع میں سر موٹنا مسنون ہے۔ بچے کی  
پیدائش کے سات دن بعد حج اور عمرہ کے بعد۔ جمہور اہلسنت والجماعت کے خوارج کا فر نہیں بلکہ بدعتی فرقہ ہے۔

## ۱۳: بَابُ فِيمَا انْكَرَتِ الْجَهْمِيَّةُ

جہمیہ کے انکار کے بارے میں

۱۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَالِي يَعْلَى وَوَكَيْعٌ وَابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالُوا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَصُومُونَ فِي رُؤْيَاهُ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلِبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾ [ق: ۱۳۹]

۱۷۷: جریر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا (اور) فرمایا کہ عنقریب تم اپنے پروردگار کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھتے ہو کہ تم کو اسے دیکھنے میں کسی قسم کی دشواری نہیں ہوتی۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو (تو کرو) کہ سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے نماز سے مغلوب نہ ہو جاؤ۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: اور پاکی بیان کیجئے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ طلوع شمس اور غروب شمس سے پہلے۔

تشریح ☆ جہمیہ: یہ بھی ایک فرقہ گزرا ہے۔ جہم بن صفوان کی طرف منسوب۔ یہ رؤیت باری تعالیٰ اور صفات باری تعالیٰ کا منکر ہے جبکہ اہل سنت کے نزدیک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

۱۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسَى الرَّمْلِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصُومُونَ فِي رُؤْيَا الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ قَالُوا لَا، قَالَ فَكَذَلِكَ لَا تَصُومُونَ فِي رُؤْيَا رَبِّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۷۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا چودھویں رات میں چاند کو دیکھنے میں کوئی دشواری پاتے ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اسی طرح اپنے پروردگار کو دیکھنے میں کسی قسم کی دشواری نہ پاؤ گے۔

۱۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ تَصُومُونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ فِي الظُّهَيْرَةِ فِي غَيْرِ سَحَابٍ؟ قُلْنَا: لَا قَالَ فَتَصَارُونَ فِي رُؤْيَا الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فِي غَيْرِ سَحَابٍ؟ قَالُوا لَا قَالَ إِنَّكُمْ لَا تَصَارُونَ فِي رُؤْيَاهُ إِلَّا كَمَا تَصَارُونَ فِي رُؤْيَاهُمَا.

۱۷۹: ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا: کیا تم دوپہر کے وقت بادل نہ ہونے کی صورت میں سورج دیکھنے میں کوئی دشواری پاتے ہو؟ ہم نے عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم چودھویں رات بادل نہ ہونے کی صورت میں چاند کے دیکھنے میں کسی قسم کا ضرر پاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: جس طرح تم انکے دیکھنے میں کوئی تنگی نہیں پاتے تو اس (رب) کے دیکھنے میں بھی کوئی ضرر نہیں پاؤ گے۔

۱۸۰: حضرت ابو زین فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اللہ کو دیکھیں گے اور اسکی مخلوق میں (اس عالم میں) اسکی علامت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اے ابو زین! کیا تم سب چہند کو بغیر کسی رکاوٹ کے نہیں دیکھتے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تو بہت بڑے ہیں اور یہ (چاند کی رویت) اسکی مخلوق میں (اسکی رویت کی) نشانی ہے۔

۱۸۱: ابو زین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہنسا پروردگار ہمارا اپنے بندوں کے نا اُمید ہو جانے سے اور عذاب کے قریب ہونے سے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہنستا ہے رب ہمارا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی کہ ہرگز محروم نہ رہیں گے ہم ایسے رب کی خیر سے جو ہنستا ہے۔

۱۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ حُدْسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا آيَةُ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ؟ قَالَ يَا أَبَا رَزِينٍ أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ مُخْلِيًا بِهِ؟ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ قَالَ اللَّهُ أَعْظَمُ وَ ذَلِكَ آيَةُ فِي خَلْقِهِ.

۱۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَبَانَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ حُدْسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَحِكَ رَبُّنَا مِنْ قُنُوطِ عِبَادِهِ وَقُرْبِ غَيْرِهِ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَضْحَكُ الرَّبُّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَنْ نَعْدِمَ مِنْ رَبِّ يَضْحَكُ خَيْرًا.

(فی الزوائد: وکیع ذکرہ ابن حبان فی التقات)

و باقی رجالہ احتج بہم مسلم)

تشریح ☆ اس باب میں وہ احادیث لائی گئی ہیں جن میں رویت باری تعالیٰ اور صفات باری تعالیٰ کا ذکر ہے۔ ”تَضَامُونُ“ اصل میں تَضَامُونُ تھا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں کوئی مشقت نہ اٹھانی پڑے گی۔ اس حدیث میں فجر اور عصر کی نمازوں کی فضیلت اور اہمیت بیان فرمائی۔ محدثین فرماتے ہیں کہ فجر اور عصر کو دیدار الہی میں بڑا دخل ہے۔ (حدیث: ۱۸۱) ”قُنُوطُ“: نا اُمید ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ جب بندہ مایوس ہو کر ہتھیار ڈال دیتا ہے نا اُمید ہو جاتا ہے۔ ”لَنْ نَعْدِمَ“: اس رب کی خیر سے ہم محروم نہ رہیں گے جو ہنستا ہے۔

۱۸۲: ابو زین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ ہمارا رب مخلوق کو تخلیق کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ آپ نے فرمایا کہ وہ اندھیرے میں تھا اس کے نیچے ہوا (خلا) اور اس کے اوپر ہوا اور پانی تھا پھر اس نے اپنا عرش پانی پر تخلیق کیا۔

۱۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَبَانَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ حُدْسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِي غَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَمَاءٌ ثُمَّ خَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ.



☆ تشریح "اِنَّ كَانَ رَبُّنَا" مطلب یہ کہ اِن کا مکان غرض دُنیا ہمیں پیدا کرنے سے پہلے رب کا عرش کہاں تھا؟ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے عرش بادل میں تھا۔ یہ حدیث صفات میں سے ہے اور اس کا مضمون متشابہات میں سے ہے اس لیے سکوت (خاموشی) اختیار کی جائے یہ زیادہ محفوظ ہے۔ ثَمَّ۔ یہ لفظ ثَمَّ نہیں بلکہ ثَمَّ ہے۔ اسم اشارہ برائے مکان اور خلق نہیں بلکہ خَلْق مخلوق۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وہاں کوئی مخلوق نہیں تھی تو مکان اور جگہ کیسے ہوگی اور غرضُہُ عَلٰی الْمَاءِ: الگ جملہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔

۱۸۳: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مُسْعِدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُجَرِّدٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ عَرَضَ لَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُنِي النَّجْوَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُذْنِي الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ ثُمَّ يَقْرَأُ بِذُنُوبِهِ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَعْرِفُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ مِنْهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يُلْغَ قَالَ إِنِّي سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ قَالَ ثُمَّ يُعْطَى صَحِيفَةً خَسَنَةً أَوْ كَسَبَةً بِمِيزَانِهِ قَالَ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيُنَادَى عَلَى رَأْسِهِ الْأَشْهَادُ قَالَ خَالِدٌ فِي الْأَشْهَادِ شَيْءٌ مِنَ انْقِطَاعِ

۱۸۳: صفوان بن محرز مازنی فرماتے ہیں کہ دریں اثنا کہ ہم عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھے وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ اچانک ایک آدمی ان سے ملا اور کہنے لگا اے ابن عمر! آپ نے جناب رسول اللہؐ کو سرگوشی کے متعلق کس طرح فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مومن کو قیامت کے دن اپنے رب کے قریب کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ (پروردگار) اس کو پردے میں کرے گا پھر اس کو اس کے گناہ یاد دلانے کا پھر اس سے کہے گا کہ کیا تم مانتے ہو؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں اعتراف کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ جہاں تک اللہ پہنچ کر چاہے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہوں کی تجھ سے پردہ پوشی کی تھی اور میں آج تیرے گناہ بخش دوں گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ پھر اس کی نیکیوں کا صحیفہ یا کتاب اس کے داہنے ہاتھ میں دی جائے گی۔ آپؐ نے فرمایا: کافر اور منافق کو سب لوگوں کے سامنے بلایا جائے گا۔ خالد بن حارث فرماتے ہیں یہی ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ بولا خبردار اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر۔

﴿هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾

عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿﴾

[مائد: ۱۸]

☆ تشریح نَجْوَى: لغت میں سرگوشی کو کہتے ہیں۔ يُذْنِي: قریب کیا جائے گا۔ كَنَفٌ: پردہ۔ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے اور چوہیں روایت میں سے ایک یہ بھی ہے۔ اس کی وجہ الفضل الرقاشی ہیں۔ اس کے بارہ میں ابن الجوزی فرماتے ہیں: رجل سوء کہ روایت حدیث میں برا آدمی ہے البتہ ابن الجوزی کے علاوہ محدثین نے اس کو موضوع نہیں بلکہ ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ

۱۸۴: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول

نَا أَبُو عَاصِمٍ الْعَبَادَانِيُّ ثَنَا الْفَضْلُ الرَّقَاشِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي  
نَعِيمِهِمْ إِذْ سَطَحَ لَهُمْ نُورٌ فَرَفَعُوهُ وَهُوَ سَهْمٌ فَإِذَا الرَّبُّ قَدْ  
أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ  
الْجَنَّةِ قَالَ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ : ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ  
الرَّحِيمِ﴾

ابن ۱۵۸۰

قَالَ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَى  
شَيْءٍ مِنَ النِّعَمِ مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ حَتَّى يَخْتَجِبَ عَنْهُمْ  
وَيَتَّقَى نُورَهُ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْهِمْ فِي دِيَارِهِمْ

۱۸۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ  
خُثَيْمَةَ عَنْ عَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَنِي حَاتِمٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا  
سَيَكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجَمَانٌ فَيَنْظُرُ مَنْ عَنْ  
أَيْمَنِ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَمَةً ثُمَّ يَنْظُرُ مَنْ عَنْ أَيْمَنِ  
مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَمَةً ثُمَّ يَنْظُرُ أَمَامَهُ فَيَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ  
فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقَى النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ  
فَلْيَفْعَلْ

۱۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدُ  
الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ جَنَّاتٌ مِنْ قِصْبَةٍ ابْتِهَمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّاتٌ مِنْ ذَهَبٍ  
ابْتِهَمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى  
رَبِّهِمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَرْدَاءُ الْكِبَرِيَاءُ عَلَى وَجْهِهِ فِي  
جَنَّةِ عَدْنٍ

اللہ نے ارشاد فرمایا: جس وقت اہل جنت اپنی نعمتوں  
میں (مشغول) ہونگے جب ان کیلئے ایک نور ظاہر ہوگا  
وہ اپنے سر اٹھائیں گے انکار رب انکے اوپر انکی طرف متوجہ  
ہوگا۔ وہ کہے گا: اے جنت والو تم پر سلامتی ہو۔ آپ نے  
فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سلامتی ہو۔ مہربان رب  
کی طرف سے ارشاد ہے : ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ  
الرَّحِيمِ﴾ آپ نے فرمایا: وہ (اب) انکی طرف دیکھے گا  
اور وہ اس کی طرف دیکھتے ہوں گے وہ نعمتوں میں سے کسی  
چیز کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے۔ جب تک وہ اسکی طرف  
دیکھیں گے یہاں تک کہ وہ ان سے پردہ کرے گا اور اسکا  
نور اور برکت ان پر انکی جگہوں میں باقی رہ جائیگی۔

۱۸۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں  
سے ہر ایک کے ساتھ اس کا رب اس طرح کلام کرے گا  
کہ اس کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا وہ  
اپنی داہنی جانب دیکھے گا۔ پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو  
آگ اس کے سامنے آئے گی جو تم میں سے استطاعت  
رکھتا ہے کہ آگ سے بچ جائے اگرچہ کھجور کے ایک  
ٹکڑے کے ساتھ ہو تو وہ ایسا کرے۔

۱۸۶: قیس اشعری سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو جنتیں ہیں جن کے برتن  
اور جو کچھ ان میں ہے چاندی کا ہے اور دو جنتیں ہیں  
جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے سونے کا ہے۔  
لوگوں! اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھنے کے درمیان  
صرف بڑائی کی چادر ان کے چہرے پر ہوگی جنت عدن  
میں۔

۱۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا حُجَّاجُ ثَنَا  
حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ  
صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ آيَةٌ: لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَ  
زِيَادَةٌ وَقَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ  
نَارِي مُنَادِيًا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدَ يُرِيدُ أَنْ  
يُنْجِزَ كُمُومَهُ فَيَقُولُونَ وَمَا هُوَ الَمْ يَثْقُلَ اللَّهُ مَوَازِينَنَا  
وَيُنَبِّئُ وَجُوهَنَا وَيُدْخِلُنَا الْجَنَّةَ وَيُنْجِنَا مِنَ النَّارِ  
قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا أَعْطَاهُمْ  
اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ يَعْنِي إِلَيْهِ وَلَا أَقْرَبَ  
لَاغْنِيَهُمْ.

۱۸۷: صہیبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”ان لوگوں کیلئے جنہوں نے بھلائی کی بھلائی اور زیادت ہے۔۔۔“ اور فرمایا: جب جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا: اے جنت والو! تمہارے لئے اللہ کے ہاں ایک وعدہ ہے وہ ارادہ کرتا ہے کہ اسکو تم سے پورا کر دے۔ وہ کہیں گے وہ کیا ہے؟ کیا اللہ نے ہمارے ترازوؤں کو وزنی نہیں کیا اور ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا۔ ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور ہمیں آگ سے نجات نہیں دی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پردہ ہٹا دیں گے وہ اسکی طرف دیکھیں گے اللہ کی قسم! اللہ نے کوئی چیز انکو اس نظر یعنی اپنی جانب نظر سے زیادہ پسندیدہ عطا نہیں کی ہوگی اور نہ اس سے زیادہ آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے والی شے عطا کی ہوگی۔

۱۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ  
عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَسَّعَ سَمْعُهُ  
الْأَصْوَابَ لَقَدْ جَاءَتْ الْمُجَادِلَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ تَشْكُوا زَوْجَهَا وَمَا أَسْمَعُ مَا  
تَقُولُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي  
زَوْجِهَا﴾

۱۸۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس کا آوازوں کو سننا اپنی وسعت رکھتا ہے نبی کریمؐ کے پاس جھگڑا آیا در آنحالیہ میں گھر کے ایک گوشہ میں تھی وہ (عورت) اپنے خاوند کے متعلق شکایت کر رہی تھی اور میں اس کی بات کو نہیں سن رہی تھی اللہ تعالیٰ نے (قرآن) نازل کیا ”اللہ نے سن لی بات اس (عورت) کی جو آپؐ سے اپنے خاوند کے سلسلہ میں مجادلہ کر رہی تھی“۔ (الایہ)

[المجادلة: ۱]

تشریح ☆ یہ آیت حضرت خولہ بنت ثعلبہ کے حق میں نازل ہوئی اور وہ حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ ایک مرتبہ ان کے شوہر نے ان کو بلایا۔ انہوں نے عذر کیا وہ ناراض ہو گئے اور کہہ دیا تم میرے اوپر ایسی ہو جیسی میری ماں کی پیٹھ۔ اس کو ظہار کہتے ہیں۔ پھر وہ ناوم ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں ظہار طلاق کا حکم رکھتا تھا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا سر مبارک دھور ہی تھیں۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے شوہر نے جب میرے ساتھ نکاح کیا تو میں جوان اور مالدار تھی پھر جب اس نے میرا مال کھا لیا، میری جوانی مٹ گئی اور میرے عزیز واقارب چھوٹ گئے تو مجھ سے ظہار کیا۔ اب وہ پشیمان ہے اپنے کیے پر۔ اب کوئی صورت ایسی ہے کہ میں اور وہ مل جائیں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اس پر حرام ہو گئی لیکن وہ بار بار اپنا عرض حال اور اصرار کرنے لگیں۔ اس پر یہ آیات (مجادلہ) نازل ہوئیں۔

۱۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پروردگار نے مخلوق کی تخلیق سے پہلے اپنے آپ پر اپنے ہاتھ سے لکھ لیا کہ میری رحمت میرے غصہ سے آگے ہے۔

۱۹۰: طلحہ بن خراش کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب (ان کے والد) عبد اللہ بن عمرو بن حرام جنگ احد کے دن مقتول ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے اے جابر! کیا میں تم کو نہ بتلاؤں جو تمہارے والد سے اللہ تعالیٰ نے کہا (یحییٰ بن حبیب اپنی حدیث میں یوں کہتے ہیں) کہ آپ نے فرمایا: اے جابر! میں تمہیں شکستہ دل کیوں دیکھ رہا ہوں؟ جابر کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد شہید ہو گئے اور عیال و قرض چھوڑ گئے۔ حضور نے فرمایا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کے ساتھ کیسے ملاقات کی (یعنی کیا معاملہ فرمایا؟) عرض کیا: ضرور اے اللہ کے رسول! فرمایا: اللہ نے کبھی کسی سے بغیر حجاب کے گفتگو نہ فرمائی اور تمہارے والد سے بلا حجاب کلام کیا اور فرمایا: اے میرے بندے میرے سامنے آرزو ظاہر کرو تا کہ میں تمہیں عطا کروں۔ عرض کیا اے میرے پروردگار مجھے زندگی عطا فرما دیجئے تاکہ دوبارہ آپ کی خاطر قتل (شہید) کیا جاؤں تو اللہ پاک نے فرمایا: یہ تو ہماری طرف سے پہلے طے ہو چکا

۱۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى عَنْ ابْنِ عُجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ بِإِيدِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي.

۱۹۰: حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيٍّ قَالَا ثَنَا مُوسَى بْنُ ابْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ الْحِزَامِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خَرَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حَرَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ أُحُدٍ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَلَا أَخْبَرُكَ مَا قَالَ اللَّهُ لَأَبِيكَ؟ وَ قَالَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَا لِي إِذَا كُنْتُ مُكْسِرًا؟ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَشْهَدَ أَبِي وَ تَرَكَ عِيَالًا وَ دَيْنًا قَالَ أَفَلَا أَبْشُرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ؟ قَالَ بَلَى: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَكَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَ تَكَلَّمَ أَبَاكَ كَفَاحًا فَقَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَى أُعْطَاكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِي فَأَقْتُلْ فِيكَ ثَابِتَةً فَقَالَ الرَّبُّ سُبْحَانَهُ إِنَّهُ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يَرْجِعُونَ قَالَ يَا رَبِّ فَأَبْلِعْ مِنْ وَرَائِي قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ [آل عمران: ۱۶۹]

ہے کہ لوگوں کو دوبارہ دنیا میں نہ بھیجا جائے گا۔ عرض کیا: پھر میرے پیچھے والوں کو پیغام پہنچا دیجئے (ہمارا حال بتا دیجئے) رسول اللہ نے فرمایا: اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اور نہ خیال کرو ان لوگوں کو جو قتل کر دیئے جائیں راہِ خدا میں مُردہ بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں۔“

۱۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دو شخصوں کی جانب دیکھ کر ہنستے ہیں جن میں ایک نے دوسرے کو قتل کیا لیکن دونوں جنت میں داخل ہوئے ایک اللہ کے راستے میں لڑتے لڑتے شہید ہو گیا پھر اللہ کی رحمت قاتل کی طرف متوجہ ہوئی اور اس نے اسلام قبول کیا۔ پھر اللہ کے رستے میں لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔

۱۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی منگی میں لے لیں گے اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں پیٹ لیں گے پھر فرمائیں گے میں ہی ہوں بادشاہ۔ کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔

۱۹۳: عباس بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ میں ایک جماعت کے ساتھ بطحاء میں تھا ان میں رسول اللہ بھی تھے وہاں سے بادل گزرا تو رسول اللہ نے فرمایا: تم اسے کیا نام دیتے ہو؟ عرض کیا: سحاب۔ فرمایا: اور مزین بھی؟ لوگوں نے عرض کیا: اور مزین بھی۔ فرمایا: اور عتبان بھی؟ عرض کیا: عتبان بھی کہتے ہیں۔ فرمایا: تمہارے خیال میں کتنا فاصلہ ہے آسمان و زمین کے درمیان؟ عرض کیا: معلوم نہیں۔ فرمایا: تمہارے اور آسمان کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کا فاصلہ ہے اور اس سے اوپر والا آسمان بھی اتنا ہی ہے حتیٰ کہ آپ نے ساتویں آسمان شمار کئے پھر ساتویں آسمان کے اوپر سمندر ہے جس کی سطح اور تہہ کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان پھر اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں پہاڑی بکروں کی مانند ان کے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان پھر ان پشتوں پر عرش ہے جس کے زیریں اور بالائی حصہ کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں

۱۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَضْحَكُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ يُقَابِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُسْتَشْهِدُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى قَاتِلِهِ فَيَسْلِمُ فَيُقَابِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُسْتَشْهِدُ.

۱۹۲: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَ يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَلَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ.

۱۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرَةَ عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنْتُ بِالْبَطْحَاءِ فِي غَصَابَةٍ وَفِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّتْ بِهِ سَحَابَةٌ فَنَظَرْتُ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا تَسْمُونَ هَذِهِ؟ قَالُوا: السَّحَابُ قَالَ وَالْمَزْنُ. قَالُوا: وَالْمَزْنُ قَالَ وَالْعَنَانُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالُوا: وَالْعَنَانُ قَالَ كَمْ تَرَوْنَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ قَالُوا: لَا نَدْرِي. قَالَ فَإِنَّ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا إِمَّا وَاحِدًا أَوْ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ فَوْقَهَا كَذَلِكَ حَتَّى غَدَا سَبْعَ مَمُوتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَغْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْ عَالٍ بَيْنَا أَظْلَافُهُنَّ وَرُكْبُهُنَّ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلَى ظُهُورِ هُنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ أَغْلَاهُ وَ أَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ اللَّهُ فَوْقَ ذَلِكَ

تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

کے درمیان پھرا سکے اوپر ہیں اللہ برکت والے اور بلند۔

۱۹۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَمِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى اللَّهُ أَمْرًا فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ أَجْبَحَتَهَا خَضَعَانَا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سُلْسِلَةٌ عَلَى صُفْوَانٍ ﴿إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ﴾ [سباء: ۱۲۳] قَالَ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرْقُوا السَّمْعَ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ فَرُبَّمَا أَذْرَكَ الشَّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا إِلَى الَّذِي تَحْتَهُ فَيُلْقِيهَا عَلَى لِسَانِ الْكَاهِنِ أَوْ السَّاحِرِ فَرُبَّمَا لَمْ يُذْرَكْ حَتَّى يُلْقِيَهَا فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةً كَذِبَةً فَتَصْدُقُ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الَّتِي سَمِعْتَ مِنَ السَّمَاءِ.

۱۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی امر کا فیصلہ فرماتے ہیں تو فرشتے اس کے احترام میں پر بچھا دیتے ہیں (اور نزول حکم کے وقت ایسی آواز ہوتی ہے) گویا کوئی چٹان پر پتھر مار رہا ہو پھر جب فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ زائل ہوتی ہے تو کہتے ہیں (ایک دوسرے سے) کیا کہا تمہارے رب نے وہ جواب دیتے ہیں کہ حق فرمایا اور اللہ بلند اور بڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس فیصلہ کو بات چرانے والے (جن) سننے کی کوشش کرتے ہیں ایک دوسرے پر چڑھ کر پس ایک آدھ بات سن کر اوپر والا نیچے والے کو بتا دیتا بہت مرتبہ اس کے نیچے والے کو بتانے سے قبل شعلہ آ لیتا ہے کہ کاہن یا ساحر کو نہ بتائے اور کبھی شعلہ نہیں لگتا تو وہ آگے بتا دیتا ہے۔ پھر وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملاتا ہے اور ایک وہی بات جو آسمان سے سنی تھی سچی ہوتی ہے۔

۱۹۵: حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے (ایک بار) ہم میں کھڑے ہو کر پانچ باتیں ارشاد فرمائیں: فرمایا اللہ سوتا نہیں اور سونا اسکے شایانِ شان نہیں اللہ ترازو کو جھکاتے اور اہر اٹھاتے ہیں یعنی کسی کا رزق زیادہ کسی کا کم کر دیتے ہیں۔ دن کے اعمال رات کو (انسان کے) عمل کرنے سے قبل انکی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور رات کے اعمال دن کے عمل کرنے سے قبل۔ ان کا حجاب نور ہے اگر اسے ہٹا دیں تو انکے چہرہ کی روشنیاں تاحد نگاہ اسکی مخلوق کو جلا دیں۔

۱۹۶: حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سوتے نہیں اور سوتا ان کے شایانِ شان نہیں ترازو کو جھکاتے اور اٹھاتے ہیں۔ ان کا حجاب نور ہے اگر اس کو ہٹا دیں تو انکے چہرے کی روشنیاں ہر اس چیز کو جلا ڈالیں

۱۹۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَ عَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَخْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا أَنْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ.

۱۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ حِجَابُهُ

النُّورُ لَوْ كَشَفَهَا لَأَحْرَقَتْ سُبُهَاتٌ وَجْهَهُ كُلُّ شَيْءٍ أَدْرَكَهُ  
بَصَرُهُ ثُمَّ قَرَأَ أَبُو عُبَيْدَةَ : «أَنْ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ  
حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»

[سورة النور: ۲۶]

۱۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ  
أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ اسْحَقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ يَمِينُ اللَّهِ مَلَأَى لَا يَغِيضُهَا شَيْءٌ سَحَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ  
بِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيزَانُ يَرْفَعُ الْقِسْطَ وَيَخْفِضُ قَالَ أَرَأَيْتَ  
أَنْفَقَ مَنْذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ الْأَرْضَ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِمَّا فِي  
يَدَيْهِ شَيْئًا.

۱۹۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مُقْسِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَأْخُذُ الْجَبَّارُ سَمَواتِهِ وَ  
أَرْضَهُ بِيَدِهِ وَ قَبْضُ بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَقْبِضُهَا وَ يَسْطُهَا ثُمَّ يَقُولُ  
أَنَا الْجَبَّارُ! أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ قَالَ وَ يَمِئَلُ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ يَسَارِهِ حَتَّى نَظَرَتْ إِلَى  
الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي أَقُولُ أَسَاقِطُ  
هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۱۹۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا بَنُ  
جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا  
أَدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي النَّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ  
الْكَلَابِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا  
بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ . إِنْ شَاءَ أَقَامَهُ وَ إِنْ شَاءَ  
أَزَاغَهُ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَا مُثَبِّثِ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ

جہاں ان کی نگاہ پہنچے۔ اس کے بعد ابو موسیٰ کے شاگرد ابو  
عبیدہ (نے بطور استدلال) یہ آیت پڑھی: «أَنْ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ  
حَوْلَهَا وَ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» ”با برکت ہے جو آگ میں ہے اور جو  
اسکے گرد ہے پاک ہے اللہ پالنے والا تمام جہاتوں کا“۔

۱۹۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دست راست بھرا ہوا  
ہے کوئی چیز اسے کم نہیں کر سکتی۔ رات دن برستا ہے اور  
ان کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے بلند کرتے ہیں قول  
کر اور جھکاتے ہیں۔ فرمایا دیکھو جب سے آسمان و  
زمین پیدا فرمائے کتنا خرچ کیا لیکن اس سے اللہ کے  
ہاتھوں میں جو کچھ ہے اس میں ذرا بھی کمی نہ ہوئی۔

۱۹۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا: اللہ  
جبار اپنے آسمان و زمین کو ہاتھ میں لے لیں گے اور منہ  
بند کی اور اسے کھولنے لگے پھر فرمائیں گے: میں جبار  
ہوں! کہاں ہیں جبار؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟  
راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں  
بائیں جھک رہے تھے حتیٰ کہ میں نے دیکھا منبر نیچے تک  
ہل رہا ہے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ گر نہ پڑے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر۔

۱۹۹: حضرت نو اس بن سمان کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے  
ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے  
سنا: ہر دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے چاہیں تو  
اسے سیدھا فرمادیں اور چاہیں تو ٹیڑھا کر دیں اور  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے  
دلوں کو جمانے والے ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت

فرمادے اور فرمایا ترازو ورحمن کے ہاتھوں میں ہے وہ قیامت تک قوموں کو زیر و بر کرتے رہیں گے۔

۲۰۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تین چیزوں سے خوش ہوتے ہیں نماز کی صف سے اور اس آدمی سے جو درمیان شب نماز پڑھے اور اس شخص سے جو قتل کرے غالباً فرمایا لشکر کے پیچھے (یعنی لشکر بھاگ جانے کے بعد بھی)۔

۲۰۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موسم حج میں اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے کرتے اور فرماتے: کوئی ایسا مرد نہیں جو مجھے اپنی قوم میں لے جائے۔ اس لئے کہ قریش نے مجھے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے روک دیا ہے۔

۲۰۲: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ﴿كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ کی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی ایک شان یہ (بھی) ہے کہ گناہ معاف فرماتے ہیں اور مصیبت کو زائل فرماتے ہیں اور کسی قوم کو بلند کرتے ہیں اور دوسری قوم کو زیر کرتے ہیں۔

باب: جس نے اچھایا برار و اج ڈالا

۲۰۳: حضرت جریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اچھا طریقہ جاری کر کے خود بھی اس پر عمل کیا تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور دوسرے عمل کرنے والوں کے اجر میں کچھ کمی کئے بغیر ان کے برابر بھی اجر ملے گا اور جس نے برا طریقہ جاری کیا اور اس پر عمل کیا تو

قُلُوبُنَا عَلَى دِينِكَ قَالَ وَالْمِيزَانُ بِيَدِ الرَّحْمَنِ يَرْفَعُ أَقْوَامًا وَيُخَفِّضُ آخَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۲۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُجَالِيدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيَضْحَكُ إِلَى ثَلَاثَةٍ لِلصَّفِّ فِي الصَّلَاةِ وَلِلرَّجُلِ يُصَلِّي فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَلِلرَّجُلِ يُقَاتِلُ أَوَاهُ قَالَ خَلْفَ الْكُتَيْبَةِ. (فی اسنادہ مقال)

۲۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ ثنا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ فِي الْمَوْسِمِ فَيَقُولُ أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنْ قُرْبِيًا قَدْ مَعُونِي أَنْ أَبْلَغَ كَلَامَ رَبِّي.

۲۰۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا الْوَزِيرُ بْنُ صَيْحٍ ثنا يُونُسُ ابْنُ جَلْبَسَ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ [الرحمن: ۲۹] قَالَ مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يَغْفِرَ ذُنُوبًا وَيُفَرِّجَ كُرْبًا وَيَرْفَعُ قَوْمًا وَيُخَفِّضَ آخَرِينَ.

(فی الزوائد اسنادہ حسن)

۱۴: مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً

۲۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ ثنا أَبُو عَوَانَةَ ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمِيرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهَا وَمِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ



اس کو اس کا گناہ ہوگا اور دوسرے عمل کرنے والوں کا گناہ بھی ہوگا ان کے گناہوں میں بھی کمی نہ ہوگی۔

۲۰۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا تو آپ نے اس پر (صدقہ کرنے کی) ترغیب دی تو ایک شخص نے کہا: میرا پاس اتنا اتنا مال ہے (یعنی میں اتنا صدقہ کروں گا) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں پھر مجلس میں موجود ہر شخص نے اس پر تھوڑا یا بہت صدقہ کیا تو رسول اللہ نے فرمایا: جس نے اچھا طریقہ اختیار کیا پھر اس کی پیروی کی گئی تو اس کو اپنا بھی پورا اجر ملے گا اور پیروی کرنے والوں کو اجر میں کمی کے بغیر ان کا اجر بھی ملے گا اور جس نے برا طریقہ اختیار کیا پھر اس کی پیروی کی گئی تو اس پر اس کا وبال بھی پورا ہوگا اور اس کی پیروی کرنے والوں کے وبال میں کمی کے بغیر ان کا وبال بھی ملے گا۔

۲۰۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دعوت دینے والے نے بھی گمراہی کی دعوت دی اور اس کی پیروی کی گئی تو اس کو پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا پیروی کرنے والوں کے گناہ میں کمی کئے بغیر اور جس دعوت دینے والے نے ہدایت کی طرف بلایا پھر اس کی پیروی کی گئی تو اس کو پیروی کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور پیروی کرنے والے کے اجر میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔

۲۰۶: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے یہی مضمون مروی ہے۔

سُنَّةٌ سَيِّئَةٌ فَعَمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ وَزْرُهَا وَ وَزْرٌ مِنْ عَمَلٍ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

۲۰۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْتٌ عَلَيْهِ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدِي كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَا بَقِيَ فِي الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا تَصَدَّقَ عَلَيْهِ بِمَا قَلَّ أَوْ كَثُرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَنْ خَيْرًا فَاسْتَنْ بِهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ كَامِلًا وَمِنْ أَجْوَرٍ مَنْ اسْتَنْ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ اسْتَنْ سُنَّةً سَيِّئَةً فَاسْتَنْ بِهِ فَعَلِيهِ وَزْرُهُ كَامِلًا وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ اسْتَنْ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

(فی الزوائد اسنادہ صحیح)

۲۰۵: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ خَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَيُّمَا دَاعٍ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ فَاتَّبِعْ فَإِنَّ لَهُ مِثْلَ أَوْزَارِ مَنْ اتَّبَعَهُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا وَأَيُّمَا دَاعٍ دَعَا إِلَى هُدًى فَاتَّبِعْ فَإِنَّ لَهُ مِثْلَ أَجْوَرٍ مَنْ اتَّبَعَهُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا.

(اسنادہ ضعیف)

۲۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو مُرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أَجْوَرٍ مَنْ اتَّبَعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ فَعَلِيهِ مِنَ الْأَثَمِ مِثْلُ

اِثَامٌ مِّنْ اَتْبَعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِّنْ اِثَامِهِمْ.

۲۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ ثَنَا اسْرَابِيلُ  
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَحِيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ  
سَنِّ سَنَةٍ حَسَنَةٍ فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ لَهُ اَجْرُهُ وَ مِثْلُ  
اُجُوْرِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَ مِنْ سَنِّ  
سَنَةٍ سَيِّئَةٍ فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ عَلَيْهِ وَزْرُهُ وَ مِثْلُ اُوْزَارِهِمْ  
مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

(هذا الاسناد ضعيف)

۲۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ لَيْثٍ  
عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ  
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ دَاعٍ يَدْعُوْهُ اِلَى شَيْءٍ اِلَّا  
وَقَفَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا زِمًا لِدَعْوَتِهِ مَا دَعَا اِلَيْهِ وَ اِنْ دَعَا رَجُلٌ  
رَجُلًا.

۲۰۸: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی دعوت دینے والا کسی چیز کی طرف بلائے اسے روز قیامت کھڑا کیا جائے گا۔ لازم ہوگی اس کو جو ابھی اپنے بلائے کی جس طرح اس نے بلایا اگرچہ ایک مرد نے ایک مرد کو ہی بلایا ہو۔

تشریح ☆ (حدیث: ۲۰۳) اگر کوئی آدمی ایک اچھے کام کی بنیاد رکھتا ہے تو اسے اچھے کام کا ثواب ملتا رہتا ہے اور جو لوگ قیامت تک اس اچھے کام میں ہوتے رہتے ہیں اس آدمی کو برابر ان تمام لوگوں کا ثواب بھی ملے گا اور ان لوگوں کے ثواب میں ذرا برابر کمی نہ ہوگی۔ اسی طرح جو آدمی کسی گناہ کے کام کی بنیاد رکھتا ہے اس کا بھی یہی حال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں جو کوئی بھی قتل کرتا ہے اس کا گناہ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل کو بھی ہوتا ہے کیونکہ قتل کی بنیاد اس نے رکھی ہے۔ (حدیث: ۲۰۴) نسخہ: ترغیب دی لوگوں کو کہ ان کی مدد کریں۔ جو آدمی آیا تھا وہ مفلس اور نادار تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دی تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: میں اتنا اتنا مال دوں گا۔ چنانچہ بہت سامان جمع ہو گیا اور کوئی بھی ایسا نہ رہا جس نے صدقہ نہ دیا ہو۔

۱۵: مَنْ اَحْيَا سَنَةً قَدْ اَمِيَتْ

باب: جس نے مردہ سنت کو زندہ کیا

۲۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا  
كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُرْنِيُّ رَضِيَ اللهُ  
تَعَالَى عَنْهُ ثَنَا اَبِي عَنْ جَدِّيْ اَنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْيَا سَنَةً مِنْ سُنَّتِيْ فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ  
كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ

۲۰۹: حضرت عمرو بن عوف مرثیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میری سنتوں میں سے ایک سنت بھی زندہ کرے پھر لوگ اس پر عمل کرنے لگیں تو اس کو عمل کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی اور جس نے بدعت ایجاد کی پھر اس

شينا و من ابتدع بدعة فعمل بها كان عليه اوزار من عمل بها لا ينقص من اوزار من عمل بها شيئا  
پر عمل کیا گیا تو اس پر ان عمل کرنے والوں کے برابر وبال ہوگا اور ان کے وبال میں کچھ کمی بھی نہ کی جائے گی۔

☆ تشریح جو سنت کو زندہ کرے ایسی سنت جو متروک ہو چکی ہو اور اس کے مقابلہ میں بدعت رائج ہو چکی ہو ایسی متروک سنت کو زندہ کرے تو اس کو اجر ملے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو دعادی جو متروک سنت کو زندہ کرتے ہیں۔ لیکن ایسی سنت جس کے مقابلہ میں بدعت نہیں بلکہ سنت ہے جیسے رفع الیدین کرنا یا نہ کرنا اور آمین بالجہر یا بالسر وغیرہ تو اس کو زندہ کرنے پر اجر نہ ملے گا۔

۲۱۰: حدثنا محمد بن يحيى ثنا اسماعيل بن ابي اونس  
حدثني كثير بن عبد الله عن ابيه عن جده قال سمعت  
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من احيا سنة من  
سنتي قد اُميتت بعدى فان له من الاجر مثل اجر من عمل  
بها من الناس لا ينقص من اجور الناس شيئا و من ابتدع  
بدعة لا يرضاها الله و رسوله فان عليه مثل اثم من عمل  
بها من الناس لا ينقص من اثم الناس شيئا.  
۲۱۰: عمرو بن عوف فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ  
فرماتے سنا: جس نے میری سنتوں میں سے کسی ایسی سنت کو  
زندہ کیا جو میرے بعد مردہ ہو چکی ہو تو اس کو اس پر عمل کرنے  
والے لوگوں کے برابر اجر ملیگا انکے اجر میں کمی بھی نہ ہوگی  
اور جس نے کوئی بدعت ایجاد کی جس کو اللہ و اس کے رسول  
پسند نہ کرتے ہوں تو اس بدعت کو اختیار کرنے والوں کے  
برابر اس کو بھی گناہ ہوگا اور انکے گناہ میں کچھ کمی بھی نہ ہوگی۔

### باب: قرآن سیکھنے سکھانے کی فضیلت

۲۱۱: حدثنا محمد بن بشر ثنا يحيى بن سعيد القطان ثنا  
شعبة و سفیان عن علقمة ابن مرثد عن سعد بن عبيدة عن  
ابى عبد الرحمن السلمى عن عثمان بن عفان قال قال  
رسول الله ﷺ قال شعبة خيركم و قال سفیان افضلکم  
من تعلم القرآن و علمه.  
۲۱۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا: تم میں سے بہتر یا تم میں سے افضل وہ ہے جس نے  
قرآن سیکھا اور سکھایا۔ (یعنی پہلے خود قرآن کی تعلیم  
حاصل کی اور اس کے بعد لوگوں میں اشاعت کی)۔

۲۱۲: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع ثنا سفيان عن  
علقمة بن مرثد عن ابى عبد الرحمن السلمى عن عثمان  
بن عفان قال قال رسول الله ﷺ افضلکم من تعلم  
القرآن و علمه.  
۲۱۲: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے افضل وہ ہے جو  
قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (یعنی قرآن نہیں کو عام کرنے  
کی سعی کرے)۔

۲۱۳: حدثنا ازهر بن مروان ثنا الحارث بن نبهان ثنا  
عاصم بن بهدلة عن ابيه قال قال رسول الله ﷺ خیارکم  
من تعلم القرآن و علمه قال و اخذ بيدي فاقعدني مفعدني  
۲۱۳: حضرت بہدلة فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ ہیں جو قرآن  
سیکھیں اور سکھائیں۔ عاصم کہتے ہیں کہ انہوں نے میرا

هَذَا أَقْرَىٰ.

ہاتھ پکڑ کر اس جگہ بٹھایا تا کہ قرآن پڑھاؤں۔

۲۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ تَنَا  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ  
الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرَاجَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ رِيحُهَا  
طَيِّبٌ وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الثَّمَرَةِ  
طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ لَا رِيحَ لَهَا وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ  
الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرِّيحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ مَثَلُ  
الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحُظَلَّةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ  
لَا رِيحَ لَهَا.

۲۱۴: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے مؤمن کی مثال ترنج کی سی ہے اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہے اور خوشبو بھی نفیس اور قرآن نہ پڑھنے والے مؤمن کی مثال کھجور کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ عمدہ ہے لیکن خوشبو نہیں ہے اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی سی ہے کہ بو تو اچھی ہے لیکن ذائقہ تلخ ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اندرائن کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ تلخ ہے اور بو بالکل نہیں۔

۲۱۵: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشَرٍ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بُذَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلَّهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ أَهْلُ الْقُرْآنِ أَهْلُ اللَّهِ وَ خَاصَّتُهُ.

۲۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ اللہ والے ہیں۔ صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہیں؟ فرمایا: وہ قرآن والے ہیں اہل اللہ اور اللہ (عزوجل) کے خاص تعلق والے۔

(فی الزوائد: اسنادہ صحیح)

۲۱۶: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْجَمْعِيُّ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ كَثِيرٍ بْنِ زَادَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ حَفِظَهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَ شَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ اسْتَوْجِبَ النَّارَ.

۲۱۶: حضرت علی بن ابی طالبؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس کے گھر والوں میں سے ایسے دس افراد کے متعلق اس کی سفارش قبول فرمائیں گے جو (اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے) دوزخ اپنے اوپر واجب کر چکے ہوں گے۔

۲۱۷: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيُّ تَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ

۲۱۷: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن سیکھو اور اس کو پڑھو اور سو جاؤ (یعنی تمام رات نہ جاگو) اس لئے کہ قرآن کی مثال اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن سیکھا پھر اس کو رات میں

و اَفْرَاؤُهُ وَ اَرْقُلُوْا فَاِنْ مِثْلُ الْقُرْاٰنِ وَ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَامَ بِهِ كَمِثْلِ جَرَابٍ مَّحْشُوٍّ مِسْكَ يَفُوْخُ رِيْحُهُ كُلَّ مَكَانٍ وَ مِثْلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَرَقْدَهُ وَ هُوَ فِيْ جَوْفِهِ كَمِثْلِ جَرَابٍ اَوْ كَيْ عَلَى مِسْكِ.

پڑھا اس تھیلی کی سی ہے جو کستوری سے بھری ہو۔ جس کی مہک ہر سو پھیل رہی ہو اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن سیکھا اور سینے میں رکھ کر سو رہا اس تھیلی کی سی ہے جس کو کستوری سے بھر کر اوپر سے باندھ دیا گیا ہو۔

۲۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ غَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ ابْنِ الطُّفَيْلِ وَ اَنَّا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بِعُسْفَانَ وَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مَنْ اسْتَخْلَفْتُ عَلَى اَهْلِ الْوَادِئِ قَالَ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ ابْنُ اَبِي قَالَ وَ مَنْ ابْنُ اَبِي قَالَ رَجُلٌ مِنْ مَوَالِينَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ مَوْلَى قَالَ اِنَّهُ قَارِءٌ لِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَاضٍ قَالَ عُمَرُ اَمَّا اِنْ نَبِّئُكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْاٰخَرِيْنَ.

۲۱۸: حضرت نافع بن عبد الحارث، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے "عسفان" میں ملے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مکہ کا عامل مقرر فرمایا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا: تم نے "اہل وادی" کا نگران کسے بنایا؟ عرض کیا: ابن ابزی کو میں نے ان کا نگران بنایا۔ فرمایا: ابن ابزی کون ہیں؟ عرض کیا: ہمارے ایک غلام ہیں حضرت عمر نے فرمایا: تو تم نے ایک غلام کو ان کا نگران بنایا؟ عرض کیا وہ کتاب اللہ کو (سمجھ کر) پڑھنے والا اور علم میراث سے واقف ہے درست فیصلہ کر لیتا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: سنو! تمہارے نبی (ﷺ) نے فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کی وجہ سے کچھ لوگوں کو رفعت بخشیں گے اور کچھ کو رسوا فرمائیں گے۔

۲۱۹: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ غَالِبٍ الْعَبَّادِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ الْبَحْرَانِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي زَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا اَبَا زَرٍّ لَآنْ تَغْدُوْا فَتَعْلَمُ اَيَّةَ مِنْ كِتَابِ اللهِ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تُصَلِّيَ مِائَةً رَّكْعَةٍ وَ لَآنْ تَغْدُوْا فَتَعْلَمُ بَابًا مِنْ الْعِلْمِ عَمِلَ بِهِ اَوْ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تُصَلِّيَ اَلْفَ رَّكْعَةٍ.

۲۱۹: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تو صبح کو جا کر کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھے یہ تیرے لئے سو رکعت نماز سے بہتر (افضل) ہے اور تو صبح جا کر علم کا ایک باب سیکھے خواہ اس پر (اسی وقت) عمل کرے یا نہ کرے یہ تیرے لئے ہزار رکعت پڑھنے سے بہتر (افضل) ہے۔

(قال المنذرى: استاده حسن)

☆ تشریح (حدیث: ۲۱۱) یعنی اللہ تعالیٰ کا کلام جب سب کلاموں سے افضل ہے اس لیے سیکھنے والا اور سکھانے والا بھی افضل اور سب سے بہتر ہے۔ (حدیث: ۲۱۳) عاصم قرآن کے امام ہیں اور تمام دنیا میں ان کی قراءت مشہور ہے۔ (حدیث: ۲۱۴) مومن قرآن پڑھنے والے کا کلام شیریں ہیں اس لیے کہ لوگ اُس سے سیکھتے ہیں اسی لیے اس کو ترنج سے تشبیہ دی ہے کہ اس کی خوشبو زور تک جاتی ہے اور وہ مومن جو قرآن نہیں پڑھتا اس کا فعل متعدی نہیں اس لیے گویا

خوشبو نہیں۔ اس کی مثال کھجور کی سی ہے اور منافق کا عقیدہ خراب اور سیرت بھی گندی ہے تو باطن تلخ اس لیے یہ دو مثالیں دی ہیں۔ (حدیث: ۲۱۶) سبحان اللہ! کتنی شان ہے حافظ قرآن کی۔ جس طرح دنیا میں ایم۔ این۔ اے کا کوئی مقرر ہوتا ہے کہ اتنے آدمیوں کو ملازم کروا سکتا ہے اسی طرح حافظ قرآن بشرطیکہ عامل ہو کو دس آدمیوں کا کوئی ملے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے دلوں میں قرآن مجید کی عظمت بٹھائے۔

۱۷: فَضِّلِ الْعُلَمَاءَ وَالْحَبِّ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ باب: علماء (کرام) کی فضیلت اور طلب علم پر ابھارنا ۲۲۰: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُهُ فِي الدُّنْيَا

۲۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین میں بصیرت عطا فرمادیتے ہیں۔

تشریح ☆ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خاص بھلائی کا ارادہ کرنا چاہتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرمادیتے ہیں۔ دین کا علم حاصل ہو جانا اور دین کی سمجھ بوجھ کامل جانا یہ دونوں بالکل الگ الگ چیز ہیں۔ کتابوں یا اساتذہ سے چند معلومات کو حافظہ میں جمع کر لینے والا ضروری نہیں کہ دین کی صحیح سمجھ بھی رکھتا ہو۔ دراصل ہر کام میں آدمی جب ایک عرصہ دراز تک مسلسل لگا رہتا ہے اور شب و روز اس کا مشغلہ وہی کام رہتا ہے اور گویا وہی اس کا اوڑھنا بچھونا بن جاتا ہے تو اسے اس کام میں ایک خاص ملکہ حاصل ہو جاتا ہے۔ یہی اس کام کی سمجھ بوجھ ہوتی ہے۔ اسی طرح علوم شرعیہ کے حصول انہماک اور عرصہ دراز تک اس سے لگاؤ کے بعد علوم اس کے دل و دماغ میں رچ بس جاتے ہیں اور آدمی مزاج شریعت سے آگاہ ہو جاتا ہے اور ذہن ایک ایسی لائن پر پڑ جاتا ہے کہ اگر کسی معاملے میں کوئی علمی روشنی کبھی آفتاب نبوت (ﷺ) سے نہ بھی ملے تب بھی یہ شخص وہی کرے گا جو شریعت کا منشاء و مقتضی ہے اور یہی وہ مقام ہے جہاں پہنچ کر انسان نئی نئی راہوں میں بھی صحیح راستہ نکال لینے کے قابل ہو جاتا ہے جس کو اصطلاح فقہ میں مقام اجتہاد کہتے ہیں۔

۲۲۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْخَيْرُ عَادَةٌ وَالشَّرُّ لِحَاجَةٍ وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُهُ فِي الدُّنْيَا

۲۲۱: حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی عادت ہے اور شر کسی مجبوری سے ہوتا ہے اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائیں اسے دینی بصیرت عطا فرما دیتے ہیں۔

۲۲۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا رُوْحُ بْنُ جَنَاحٍ أَبُو سَعِيدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ غَابِدٍ

۲۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک فقیہ شیطان پر ہزار غابدوں سے بھاری ہے۔

تشریح ☆ کیونکہ عابد کے زہد و ورع سے خود اس کی ذات کو فائدہ پہنچتا ہے اور فقیہ حرام و حلال اور دیگر مسائل کی تعلیم دے کر ہزاروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ نیز عابد کی عبادت بلا بصیرت ہوتی ہے اس لیے شیطان پر بہت آسان ہے کہ وہ اس کو گمراہی کے گڑھے میں دھکیل دے اور شکوک و شبہات کے جال میں پھنسا دے۔ مگر فقیہ مسائل جاننے کی وجہ سے اکثر اوقات گمراہی سے بچ جاتا ہے اور چیزوں کے ساتھ ساتھ اس حدیث میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگر فقہاء مسائل میں صحیح طور پر راہنمائی نہ فرمائیں تو شیطان کا لشکر انسانوں کو غلط راستہ پر ڈال دیتا اور گمراہی کے گڑھے میں لاکھڑا کر دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ شیطان جس قدر فقیہ سے گھبراتا ہے عبادت گزار سے نہیں گھبراتا۔

۲۲۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قُتَابًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ غَاثِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ خَيْوَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيلٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ لَمَّا أَتَانَا رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَتَيْتَكَ مِنَ الْمَدِينَةِ مَدِينَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ بَلَّغْنِي أَتَكَ تُخَدِّثُ بِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا جَاءَ بِكَ بِجَارَةِ قَالَ لَا قَالَ وَلَا جَاءَ بِكَ غَيْرُهُ قَالَ لَا قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْجِنَّانِ فِي الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُورَثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحِطَّةٍ وَافِرٍ.

۲۲۳: کثیر بن قیس کہتے ہیں میں دمشق کی مسجد میں ابو الدرداءؓ کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک صاحب انکے پاس آئے اور کہا: اے ابو الدرداء! میں آپ کے پاس مدینہ الرسول سے آیا ہوں ایک حدیث کی خاطر۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ وہ حدیث رسول اللہؐ سے (بلا واسطہ) روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: تم کسی تجارت کیلئے (بھی) آئے ہو؟ کہا: نہیں۔ فرمایا اور کوئی بھی کام نہ تھا؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا بلاشبہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: جو طلب علم کی خاطر کوئی راستہ چلا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور فرشتے طالب علم پر خوشی کی وجہ سے اپنے پر سمیٹ لیتے ہیں اور آسمان و زمین کی مخلوق طالب علم کیلئے بخشش طلب کرتی ہیں حتیٰ کہ مچھلیاں پانی میں اور عالم کی فضیلت عابد کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر۔ بلاشبہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء دنیا و درہم کا وارث نہیں بناتے وہ صرف علم کا وارث بناتے ہیں اسلئے جس نے علم حاصل کیا بڑا حصہ حاصل کیا۔

۲۲۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قُتَابًا عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ قُتَابًا عَنْ كَثِيرِ بْنِ شَنْظِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَلِبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيرِ

۲۲۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے اور نا اہل کو علم دینے والا سوروں کی گردن میں جواہر موتی اور سونے پہنانے والے کی

الْجَوْهَرُ وَاللُّؤْلُؤُ وَالذَّهَبُ.

طرح ہے۔

۲۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كُرِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ بَشَّرَ عَلَى مُعْصِيَةٍ بَشَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ أَسْمَاءَهُ إِلَّا أَخَفَتْ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَ غَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ لِيَمُنَّ عَنْدَهُ وَ مَنْ أَبْطَاهُ عَمَلُهُ لَمْ يَسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ.

۲۲۵: ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی ایک دنیوی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اسکی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو کسی تنگدست کیلئے آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اس کیلئے آسانی فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہو اور جو کوئی علم (دین) کی طلب میں کوئی راستہ چلے تو اسکے بدلہ اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کریں اور آپس میں کتاب اللہ سمجھیں سمجھائیں تو انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے رحمت انکو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ انکا ذکر اپنے پاس والے فرشتوں میں فرماتے ہیں اور جسکا عمل اسے پیچھے کر دے اسکا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔

تشریح ☆ (حدیث: ۲۲۳) علم دین کی تلاش و حصول کے لیے جو بھی قدم اٹھے گا خواہ کوئی ذور دراز کا سفر ہو یا چند قدم چلنا ہو سب اس فضیلت میں آئے گا۔ علم خواہ ایک مسئلہ اور دین کی ایک بات کا ہو یا پورے علوم شرعیہ و اسلام کا حاصل کرنا مقصود ہو سب طلب علم ہے اور ہر ایک پر حسب مراتب اجر و ثواب ملے گا۔ نیز اس حدیث سے اخلاص کی اہمیت واضح ہوئی کہ اخلاص کی بدولت طالب علم کامیاب بھی ہوتا ہے اور اجر و ثواب کا مستحق بھی۔ (حدیث: ۲۲۳) مسائل ضروریہ کا حصول فرض عین ہے۔ یہی اس حدیث مبارک سے ثابت ہوا۔ مثلاً مجاہد کو جہاد کے مسائل کا جانتا اور تاجر کو خرید و فروخت کے مسائل نمازی کو نماز کے مسائل و طہارت کے مسائل نکاح کرنے والے کو ازواجی زندگی سے متعلق مسائل پر واقفیت فرض عین ہے۔ اس حدیث میں یہ ہدایت بھی ہے کہ جو علم کے لائق ہیں ان کو سکھاؤ جو علم دین حاصل کر کے اس پر عمل کرے اور آگے اتنا لے سکے اور دین کی خدمت کرے۔ ایسے شخص کو ہرگز علم دین نہ سکھانے جو بدعتی ہو دین حاصل کر کے علماء اور اسلام کا دشمن بنے۔ اس حدیث میں بہت عمدہ مثال بیان فرمائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ (حدیث: ۲۲۵) اس حدیث میں صلہ رحمی اور عمدہ سلوک کی بڑی فضیلت بیان فرمائی۔ ایک عالم کا جو مقام اور مرتبہ ہے وہ اس حدیث سے ظاہر ہے۔

۲۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا أَنَا مُعْمَرٌ ۲۲۶: حضرت زرار بن خبیش فرماتے ہیں کہ میں حضرت



صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا کیسے آئے؟ عرض کیا علم حاصل کرنے کے لئے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو شخص بھی (دینی) علم کی طلب میں اپنے گھر سے نکلے فرشتے اس کے عمل کو پسند کرنے کی وجہ سے اس کے لئے پر پھیلا لیتے ہیں۔

۲۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو میری اس مسجد میں صرف اس لئے آئے کہ بھلائی کی بات سیکھے یا سکھائے وہ راہِ خدا میں لڑنے والے کے برابر ہے اور جو اس کے علاوہ کسی اور غرض سے آئے تو وہ اس شخص کی مانند ہے جو دوسرے کے سامان پر نظر رکھے۔

۲۲۸: حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دینی علم کو ضرور حاصل کر لو قبل ازیں کہ یہ چھین لیا جائے اور اس علم کا چھین جانا یہ ہے کہ اسے اٹھالیا جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی اور شہادت کی انگلی ملا کر فرمایا: عالم اور طالب علم آجر میں شریک ہیں اور باقی لوگوں میں کوئی خیر نہیں۔

۲۲۹: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی حجرہ سے مسجد میں آئے۔ آپ نے دیکھا کہ دو حلقے ہیں ایک قرآن کی تلاوت کر رہا ہے اور دعا مانگ رہا ہے اور دوسرا حلقہ علم سیکھنے سکھانے میں مشغول ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں بھلائی پر ہیں یہ قرآن پڑھ رہے ہیں اور اللہ سے مانگ رہے ہیں۔ اللہ چاہیں تو ان کو عطا فرمائیں اور چاہیں تو نہ دیں اور یہ علم دین سیکھ سکھا رہے ہیں اور مجھے تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہے چنانچہ آپ

عَنْ عَصَمِ بْنِ أَبِي النُّجُودِ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ أَتَيْتُ الْعِلْمَ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ خَارِجٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنَحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ.

۲۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّاجِلِ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعٍ غَيْرِهِ.

۲۲۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي عَاتِكَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِهِذَا الْعِلْمُ قَبْلُ أَنْ يُقْبَضَ وَقَبْضُهُ أَنْ يُرْفَعَ وَجَمَعَ بَيْنَ اصْبَغِيهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْأَيْهَامَ هَكَذَا ثُمَّ قَالَ الْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيكَانِ فِي الْآخِرِ وَالْأَخِيرِ فِي سَائِرِ النَّاسِ.

۲۲۹: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصُّوَّافُ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَانِ عَنْ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ بَعْضِ حُجْرِهِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِحَلْقَتَيْنِ اخْتِذَاهُمَا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَدْعُونَ اللَّهَ وَالْآخَرَى يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَلَى خَيْرٍ هَؤُلَاءِ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَدْعُونَ اللَّهَ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَهَؤُلَاءِ يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا

فجلس معهم.

حلقہ علم میں تشریف فرما ہوئے۔

## ۱۸ : بَابُ مَنْ بَلَغَ عِلْمًا

## بَابُ تَبْلِيغِ عِلْمِ كَيْ فَضَائِلِ

۲۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَادٍ أَبِي هُبَيْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَبَلَّغَهَا قُرْبَ حَاصِلِ فِقْهِ غَيْرِ فِقْهِهِ وَرُبَّ حَامِلٍ بَقِيَ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ زَادَ فِيهِ عَلَى بْنِ مُحَمَّدٍ ثَلَاثٌ لَا يَغْلُ عَلَيْهِمْ قَلْبُ أَمْرِي مُسْلِمٍ اخْلَاصِ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالتَّضَخُّ لِأَيِّمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَتَزُومُ جَمَاعَتِهِمْ.

۲۳۰ : حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش و خرم رکھیں اس شخص کو جس نے ہماری بات سن کر آگے پہنچائی کیونکہ بہت سے فقہ یاد رکھنے والے خود فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ والے ایسے شخص تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے بھی زیادہ فقیہ ہو۔ حضرت علی بن محمد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ تین چیزوں سے مسلمان کو جی نہیں چراتا چاہئے عمل خالص اللہ کیلئے کرنا ائمہ مسلمین کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ پختہ وابستگی۔

☆ تشریح بعض علم و دین کے کام ایسے ہوتے ہیں کہ بہت سے لوگ انہیں خود تو نہیں کر سکتے لیکن دوسروں سے کرا سکتے ہیں یا مشورے دے سکتے ہیں اور کسی طرح سے تعاون کر سکتے ہیں تو اس حدیث میں قرآن و حدیث اور علم فقہ کی تعلیم و تبلیغ کی بشارت پر صحابہ کرامؓ کے بعد بھی بہت سارے لوگ دین میں تفقہ اور تمصق اور تحقیق پیدا کریں گے اور قرآن و حدیث سے احکام مستنبط کریں گے۔ یہ محدثین اور ائمہ مجتہدین اور فقہاء اور علماء رحمہم اللہ کی جماعت ہے ان کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے خیر فرمائی اور ان شاء اللہ یہ معاملہ قیامت تک جاری رہے گا۔

۲۳۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْفِ مِنْ مَنِي فَقَالَ نَضَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَبَلَّغَهَا قُرْبَ حَامِلٍ فِقْهِ غَيْرِ فِقْهِهِ وَرُبَّ حَامِلٍ بَقِيَ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

۲۳۱ : حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں خیف میں خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش و خرم رکھیں اس شخص کو جو ہماری بات سن کر آگے پہنچائے کیونکہ بہت سے فقہ کو یاد کرنے والے (اعلیٰ درجہ کے) فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ والے ایسے شخص تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے بھی بڑھ کر فقیہ ہوتا ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَالِي يَغْلِي ح وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحْوِهِ.

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی

ہے۔

۲۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَمَاكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَظَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا قَبْلَهُ قَرُبَ مُبْلَغٍ أَحْفَظَ مِنْ سَامِعٍ.

۲۳۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش و خرم رکھیں اس شخص کو جو ہم سے بات سن کر آگے پہنچائے کیونکہ بہت سے حدیث پہنچانے والے سننے والے سے بھی زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

۲۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ أَمْلَأَهُ عَلَيْنَا ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَنْ رَجُلٍ آخَرٍ هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خُطِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ لِيُبْلَغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّ رَبَّ مُبْلَغٍ يَبْلُغُهُ أَوْ عَلَى لَهُ مِنْ سَامِعٍ.

۲۳۳: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ یوم نحر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا: حاضر غائب تک پہنچا دے کیونکہ بہت سے لوگ جنہیں بات پہنچے سننے والے کی بہ نسبت زیادہ (بہتر طریقے سے) یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

۲۳۴: حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو حاضر غائب تک پہنچا دے۔ (یعنی جو میرا پیغام سنے اُسے غیر حاضر لوگوں تک پہنچا دیا کرے)۔

۲۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا النُّصْرُ بْنُ شَمِيلٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ الْقَشِيرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبْلُغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ.

۲۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا الْبُتَّانُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ حَدَّثَنِي قُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الثَّجَمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ مَوْلَى بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ يُسَارِ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِيُبْلَغَ شَاهِدُ غَائِبِكُمْ.

۲۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم حاضرین غائبین تک پہنچا دو۔ (یعنی وہی حدیث ہے جو اوپر بیان ہوئی مقصد یہ ہے کہ شاید سننے والے سے بھی آگے دوسرا شخص زیادہ اہلیت کا حامل ہونے کی وجہ سے بات کے مفہوم کو بہتر سمجھ جاتا ہے)۔

۲۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ ثَنَا مُبَشَّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيُّ عَنْ مَعَانَ بْنِ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَظَرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ثُمَّ تَلَّغَهَا غَنَى قَرُبَ حَامِلٍ فَقِهِ غَيْرُ فَقِيهِ وَ رُبَّ حَامِلٍ فَقِهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

۲۳۶: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش و خرم رکھیں جس نے میری بات سن کر یاد رکھی پھر میری طرف سے آگے پہنچا دی کیونکہ بہت سے فقہ کی بات یاد رکھنے والے خود فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ والے ایسے شخص تک پہنچاتے ہیں جو اس پہنچانے والے کی بہ نسبت زیادہ فقیہ ہوں۔

## ۱۹ : مَنْ كَانَ مُفْتَاخًا لِلْخَيْرِ

۲۳۷ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْزُوقِيُّ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلْخَيْرِ مَفَاتِيحَ لِلشَّرِّ وَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلشَّرِّ مَفَاتِيحَ لِلْخَيْرِ فَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الْخَيْرِ عَلَى يَدَيْهِ وَوَيْلَ لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ.

۲۳۸ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ بْنُ أَسْلَمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ هَذَا الْخَيْرُ خَزَائِنٌ وَلَيْلَكَ الْخَزَائِنُ مَفَاتِيحُ فَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الْخَيْرِ مَفَاتِيحًا لِلشَّرِّ وَوَيْلَ لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الشَّرِّ مَفَاتِيحًا لِلْخَيْرِ.

## ۲۰ : بَابُ ثَوَابِ مُعَلِّمِ

## النَّاسِ الْخَيْرِ

۲۳۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ عَنْ غُلْمَانَ بْنِ غَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ لَيَسْتَغْفِرُ لِلْعَالَمِ مَنْ فِي السَّمُوتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحَيَاتَانِ فِي الْبَحْرِ.

تشریح ☆

۲۳۹ : حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد یہ فرماتے ہوئے سنا: ”عالم (با عمل) کے لئے تمام زمین و آسمان والے بخشش کی دعا کرتے ہیں حتیٰ کہ سمندر میں مچھلیاں بھی۔“

اس حدیث میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر والے لوگوں اور علماء کی فضیلت بیان فرمائی یعنی تدریس اور دینی علوم کی نشر و اشاعت جس طریقہ پر بھی ہو یہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اخلاص نصیب فرمائے اور شرف قبولیت عطا فرمائے۔

۲۴۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

۲۴۰ : حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے لوگوں کو علم سکھایا

باب: اُس شخص کے بیان میں جو بھلائی کی کنجی ہو ۲۳۷ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بعض لوگ بھلائی کی کنجی ہوتے ہیں اور برائی کے لئے تالہ اور بعض لوگ برائی کے لئے کنجی ثابت ہوتے ہیں اور بھلائی کیلئے تالہ۔ سو مبارک ہو اس شخص کو جس کے ہاتھوں میں اللہ نے خیر کی کنجیاں رکھ دیں اور بربادی ہو اس شخص کیلئے جسکے ہاتھوں میں شر کی کنجیاں دیں۔“

۲۳۸ : حضرت سہیل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بھلائی کے بھی خزانے ہیں اور ان خزانوں کی بھی کنجیاں ہیں۔ سو مبارک ہو اس شخص کو جسے اللہ تعالیٰ خیر کیلئے کنجی اور شر کیلئے تالہ بنا دیں اور برا ہو اس شخص کا جسے (اس کی بد اعمالیوں کی بدولت اس کے اختیار سے) شر کی کنجی اور خیر کیلئے تالہ بنا دیں۔“

## باب: لوگوں کو بھلائی کی باتیں سکھانے

## والے کا ثواب

۲۳۹ : حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد یہ فرماتے ہوئے سنا: ”عالم (با عمل) کے لئے تمام زمین و آسمان والے بخشش کی دعا کرتے ہیں حتیٰ کہ سمندر میں مچھلیاں بھی۔“

اس حدیث میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر والے لوگوں اور علماء کی فضیلت بیان فرمائی یعنی تدریس اور دینی علوم کی نشر و اشاعت جس طریقہ پر بھی ہو یہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اخلاص نصیب فرمائے اور شرف قبولیت عطا فرمائے۔

۲۴۰ : حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے لوگوں کو علم سکھایا

اسکو اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب ملے گا اور اس سے ان عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔“

۲۴۱: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”آدمی اپنے پیچھے (دنیا میں) جو چھوڑ جائے اس میں بہترین چیزیں تین ہیں: (۱) نیک اولاد جو اس کے لئے دعائے خیر کرتی رہے (۲) صدقہ جاریہ جس کا اجر اس کو ملتا رہے (۳) علم جس پر اس کے بعد عمل ہوتا رہے۔“

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اور سند سے بھی (یعنی اسی مفہوم کا) یہ مضمون منقول کیا گیا ہے۔

۲۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کے مرنے کے بعد بھی جن اعمال اور نیکیوں کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے ان میں سے چند اعمال یہ ہیں: علم جو لوگوں کو سکھا کر پھیلایا (اس میں تدریس و عطا، تصنیف و افتاء وغیرہ سب داخل ہیں) اور جو صالح اولاد چھوڑی اور قرآن کریم (صحف) جو میراث میں چھوڑا یا کوئی مسجد بنائی یا مسافر خانہ بنایا یا کوئی نہر جاری کی یا جیتے جاگتے صحت و تندرستی میں اپنی کمائی سے کچھ صدقہ کر دیا ان سب کا اجر اسے مرنے کے بعد ملتا رہے گا۔“

۲۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بہترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان شخص علم حاصل کر کے اپنے مسلمان بھائی کو سکھا دے۔“ (یعنی پہلے خود علم

ابیہ ان النبی ﷺ قال من علم علماً فله اجر من عمل به لا ينقص من اجر العامل۔

۲۴۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ الْخُرَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ مَا يُخْلِفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهِ ثَلَاثٌ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ وَصَدَقَةٌ تَجْرِي يَتْلُغُهُ أَجْرُهَا وَعِلْمٌ يَعْمَلُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ وَحَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَنَانَ الرَّهَائِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانَ يَعْنِي أَبَاهُ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۲۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبِ بْنِ عَطِيَّةَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مَرْزُوقُ بْنُ أَبِي الْهَذِيلِ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِمَّا يُلْحَقُ الْمُؤْمِنُ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشْرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِدًا أَبْنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يُلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ۔

(فی الزوائد: اسنادہ غریب و مرزوق مختلف)

فیہ رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ عن الدہلی)

۲۴۳: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ

عَلَمًا ثُمَّ يَعْلَمُهٗ اِخَاهُ الْمُسْلِمُ.

اسنادہ ضعیف لضعف اسحاق و یعقوب

والحسن یسمع من ابی ہریرۃ

۲۱: مَنْ كَرِهَ أَنْ يُوطَا

عَقِبَاهُ

۲۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مُتَكِنًا قَطُّ وَلَا يَطَأُ عَقْبِيهِ رَجُلَانِ.

قال أبو الحسن و حَدَّثَنَا حازم بن يحيى ثنا ابراهيم بن الحجاج السامي ثنا حماد بن سلمة قال أبو الحسن و حَدَّثَنَا ابراهيم بن نصر الهمداني صاحب القفيز ثنا موسى بن اسماعيل ثنا حماد بن سلمة.

۲۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا أَبُو الْمُغِيرَةِ ثنا مُعَاذُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ نَحْوَ بَقِيعِ الْغُرَقَدِ وَكَانَ النَّاسُ يَمْشُونَ خَلْفَهُ فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَ الْبَغَالِ وَقَرَّ ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ فَجَلَسَ حَتَّى قَدَّمَ لَهُمْ أُمَامَةَ لِنَلَا يَقَعَ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ مِنَ الْكِبَرِ.

۲۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْعِ الْعَنْزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَى مَشَى أَصْحَابُهُ أُمَامَةً وَتَرَكُوا ظَهْرَهُ لِلْمَلَائِكَةِ.

تشریح

حاصل کرے چاہے ایک حدیث مبارکہ کا ہی ہو اور اس کو دیگر لوگوں تک پہنچا دے یہ علم کا پہنچانا بھی صدقہ جاریہ ہے۔

باب : ہمراہیوں کو پیچھے پیچھے چلانے کی کراہت کے بارے میں

۲۳۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ٹیک لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور دو اشخاص بھی آپ کے پیچھے پیچھے نہیں چلتے تھے۔“

یہی مضمون ان راویوں سے بھی مروی ہے۔

۲۳۵: حضرت ابو امامہؓ نے فرمایا: ”ایک مرتبہ سخت گرمی کے دن رسول اللہ ﷺ بقیع غرقہ کی طرف جا رہے تھے کچھ لوگوں نے آپ کے پیچھے چلنا شروع کر دیا جب آپ کو جوتوں کی آواز سنائی دی تو آپ نے اسے محسوس کیا چنانچہ آپ بیٹھ گئے یہاں تک کہ لوگ آپ سے آگے نکل گئے تاکہ آپ کے دل میں ذرا سا تکبر بھی پیدا نہ ہو۔“

۲۳۶: حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے: جب رسول اللہ ﷺ چلتے تو صحابہ (آپ کی منشا کے مطابق) آپ کے آگے آگے چلتے اور آپ کی پشت ملائکہ کیلئے چھوڑ دیتے (کیونکہ آپ کے پیچھے فرشتے چلا کرتے تھے)۔

۲۳۴: (حدیث: ۲۳۴) معلم کائنات سرور عالم ﷺ کی ایک بات میں کیسی دانائی اور بھلائی کی باتیں پوشیدہ ہیں کہ امت کو تکبر اور عجب و بڑائی جتانے سے منع کیا ہے۔ اس لیے مومن کو تکبر سے بچنا از حد ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام نیکیاں جو انسان کو پاتا ہے یہ رب ذوالجلال والا کرام کا کرم ہے نہ کہ انسان کی کوئی بڑائی یا کارنامہ۔

## ۲۲: یَابُ الرِّصَاةِ بِطَلَبَةِ الْعِلْمِ

## باب: طلب علم کے بارے میں وصیت

۲۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ رَاشِدٍ الْمِصْرِيُّ ثنا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَيَاتِبِكُمْ أَقْوَامٌ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَقُولُوا لَهُمْ مَرْحَبًا مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاقْنُوهُمْ.

۲۳۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ”عنقریب تمہارے پاس بہت سے لوگ علم کی تلاش میں آئیں گے تم جب انہیں دیکھو تو اللہ کے رسول ﷺ کی وصیت کے مطابق ان کو کہنا خوش آمدید خوش آمدید اور ان کو خوب علم سکھانا۔“

قُلْتُ لِلْحَكَمِ مَا اقْنُوهُمْ؟ قَالَ عَلَّمُوهُمْ.

تشریح: ان احادیث کا مضمون واضح ہے کہ مومن دینیہ کے جانب جب کسی معلم اور استاذ کے پاس آئیں تو مرحبا اور خوش آمدید کہنا چاہیے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کے ساتھ شفقت و نرمی سے پیش آنا چاہیے اور دینی علوم ان کو سکھانے چاہئیں۔ حضرت حسن بصریؒ اپنے زمانہ کے کچھ علماء کی تکایت کرتے ہیں کہ وہ طلباء کے ساتھ شفقت سے پیش نہیں آتے۔ اس لیے ہمیں بھی ان احادیث سے راہنمائی حاصل کرنی چاہیے اور اپنی اصلاح کی ہر دم کوشش کرنی چاہیے۔

۲۳۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُرَّارَةَ ثنا الْمُعَلَّى بْنُ هِلَالٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى الْحَسَنِ نَعُوذُهُ حَتَّى مَلَأْنَا الْبَيْتَ فَقَبِضَ رَجُلِيهِ ثُمَّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعُوذُهُ حَتَّى مَلَأْنَا الْبَيْتَ فَقَبِضَ رَجُلِيهِ ثُمَّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَلَأْنَا الْبَيْتَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ لِحَنِيهِ فَلَمَّا رَأَيْنَا قَبِضَ رَجُلِيهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ سَيَاتِبِكُمْ أَقْوَامٌ مِنْ بَعْدِي يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَرَحَبُوا بِهِمْ وَحَيَّوهُمْ وَعَلَّمُوهُمْ.

۲۳۸: اسماعیل کہتے ہیں کہ ہم حضرت حسن کی عیادت کے لئے گئے گھر عیادت کرنے والوں سے بھر گیا تو انہوں نے اپنے پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا: ہم ابو ہریرہؓ کی عیادت کیلئے گئے حتیٰ کہ گھر بھر گیا تو انہوں نے اپنے پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا کہ ہم رسول اللہ کے در اقدس پر حاضر ہوئے حتیٰ کہ گھر بھر گیا آپ کروٹ لئے لیئے ہوئے تھے جب آپ نے ہمیں دیکھا تو اپنے پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا کہ میرے بعد تمہارے پاس بہت سی اقوام عالم علم کی تلاش میں آئیں گی ان کو خوش آمدید کہنا، مبارکباد دینا اور انہیں علوم سکھانا۔ حضرت حسن نے

قَالَ فَأَذَرَكُنَا وَاللَّهِ أَقْوَامًا مَا رَحَبُوا بِنَا وَلَا حَيَّوْنَا وَلَا عَلَّمُونَا إِلَّا بَعْدَ أَنْ كُنَّا نَذْهَبُ إِلَيْهِمْ فَيَحْفُونَا.

فرمایا کہ بخدا ہم نے تو ایسے لوگ بھی دیکھ لئے جو نہ ہمیں خوش آمدید کہتے نہ مبارکباد دیتے ہیں نہ علم سکھاتے ہیں الا یہ کہ ہم ان کے پاس چلے جائیں تو (اگرچہ علم کی باتیں بتا دیں لیکن) لا پرواہی برتتے ہیں۔“

۲۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَرِيُّ ثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ قَالَ كُنَّا إِذَا اتَيْنَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ

۲۳۹: حضرت ہارون عبدی کہتے ہیں کہ ہم جب حضرت ابو سعید خدریؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ ہمیں خوش آمدید کہتے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے موافق (اور

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبِعٌ وَانْتَهُمْ سَيَاتُونَكُمْ مَنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ فَإِذَا جَاءَ وَكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا.

### ۲۳: بَابُ الْإِنْتِفَاعِ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بِهِ

۲۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرِيُّ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ.

۲۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَ عَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَ زِدْنِي عِلْمًا وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

۲۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ سُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَا ثنا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَعْمَرٍ أَبِي طَوَّالَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُنْفَعِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ مَرْضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْنَى رِيحُهَا.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ أَنبَأَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ثنا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۲۵۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثنا

فرماتے) کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا کہ لوگ تمہاری پیروی کریں گے اور اکناف عالم سے تمہارے دین کی گہری سمجھ (اور فقہ) حاصل کرنے آئیں گے تو ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت میری طرف سے قبول کرو۔

باب: علم سے نفع اٹھانا اور اس کے مطابق عمل کرنا  
۲۵۰: ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کی ایک دعا یہ بھی ہے: اے اللہ میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں علم غیر نافع سے (یعنی جسکے مطابق عمل نہ کرے) اور اس دعا سے جو (کسی بد عملی کی وجہ سے آپ کی بارگاہ میں) سنی (اور قبول) نہ (کی) جائے اور اس دل سے جس میں (آپ کا) خوف نہ ہو اور ایسے نفس سے جو کبھی کبھی سیر نہ ہو۔

۲۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ! جو علم آپ نے مجھے عطا فرمایا اس سے نفع بھی دیجئے اور مجھے (مزید) ایسے علوم سے نواز دیجئے جو میرے لئے نافع اور مفید ہوں اور میرے علم میں خوب اضافہ فرما دیجئے اور ہر حال میں تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں۔“

۲۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کوئی ایسا علم جس سے رضائے الہی کا حصول مقصود ہونا چاہئے اس لئے حاصل کیا تا کہ کچھ دنیا (کا ساز و سامان یا عزت و جاہ) ملے وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔“

ایک اور روایت سے بھی یہ مضمون ایسے ہی مروی ہے۔

۲۵۳: حضرت ابن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت۔



کرتے ہیں: جس نے اس لئے علم حاصل کرنا چاہا کہ بے وقوفوں سے تکرار کرے یا علم والوں کے سامنے اپنے بڑائی ظاہر کرے یا عوام کے قلوب اپنی طرف مائل کرے وہ دوزخ میں جائے گا۔

۲۵۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: ”علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ علماء کے سامنے فخر کرو یا جاہلوں سے تکرار کرو اور نہ ہی علم سے (دنوی جاہ کی) مجالس تلاش کرو جو ایسا کرے گا تو آگ ہے آگ (یعنی وہ دوزخ کا مستحق ہے)۔“

۲۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے کچھ امتی دین کی سمجھ حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے کہ ہم حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں تاکہ ہمیں ان سے دنیا مل جائے اور ہم اپنا دین ان سے بچا لیں گے حالانکہ ایسا نہیں ہو سکتا جیسے بول کے درخت سے کانٹوں کے سوا کچھ نہیں ملتا اسی طرح ان حکمرانوں کے قریب ہونے سے سوائے خطاؤں کے کچھ نہیں ملتا۔“

۲۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ سے پناہ مانگو جُبِّ الْحُزْنِ (غم کے کنویں) سے۔“ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ”غم کا کنواں“ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جہنم میں ایک وادی (کانام) ہے جس سے جہنم بھی روزانہ چار سو بار پناہ مانگتی ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کون جائیں گے فرمایا: یہ ان قاریوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اپنے اعمال میں ریاکار ہوں اور اللہ کو سب سے ناپسند قاریوں

أَبُو كَرِيبَ الْأَزْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيَمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءُ أَوْ لِيَبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيَصْرِفَ وَجْهَهُ النَّاسَ إِلَيْهِ فَهُوَ فِي النَّارِ.

۲۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قُتَابُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَّ أَبَا يَحْيَى بَنَ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَعْلَمُوا الْعِلْمَ لَتَبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَلَا يُتَمَارَوْا بِهِ السُّفَهَاءَ وَلَا تُخَيَّرُوا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَالنَّارُ النَّارُ.

۲۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّ ابْنَ الْوَلِيدِ ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَنْاسًا مِنْ أُمَّتِي سَيَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ وَيَقْرَأُونَ وَيَقُولُونَ نَاتِي الْأُمَرَاءَ فَنُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِينِنَا وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنَى مِنَ الْقَتَادِ إِلَّا الشُّوكُ كَذَلِكَ لَا يُجْتَنَى مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ كَأَنَّهُ يُعْنِي الْخَطَايَا.

۲۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا نَحْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُخَارِبِيُّ قُتَابُ بْنُ عَمَّارٍ بَنَ سَيْفٍ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ الْبَصْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قُتَابُ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَيْفٍ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّدُ مِنْهُ جَهَنَّمَ كُلُّ يَوْمٍ أَرْبَعِينَ مَرَّةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَدْخُلُهُ قَالَ أَعْدٌ لِلْقُرَاءِ الْمُرَائِينَ بِأَعْمَالِهِمْ وَإِنْ مِنْ أُنَافِصِ الْقُرَاءِ إِلَى اللَّهِ الَّذِينَ يَزُورُونَ

میں سے ایک وہ ہیں جو ظالم حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں (دنیا کی خاطر)

یہی حدیث ایک اور سند سے مروی ہے۔

اسی حدیث کی ایک اور سند۔

۲۵۷: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اگر علماء علم کی حفاظت کریں اور ان لوگوں کو علم دیں جو اس کے اہل ہیں تو وہ اہل زمانہ کے سردار بن جائیں لیکن انہوں نے یہ علم دنیا داروں کو دیا تا کہ ان سے کچھ دنیا بھی حاصل کر لیں اس لئے وہ لوگوں کے سامنے بے وقعت ہو گئے میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو اپنی تمام فکروں کو ایک فکر آخرت کی فکر بنا لے۔ اللہ تعالیٰ دنیوی پریشانیوں اور فکروں سے اس کی کفایت فرماتے ہیں اور جس کو دنیوی حالات کی فکریں گھیر لیں تو اللہ کو بھی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ دنیا میں کس جنگل میں ہلاک ہوگا۔“

۲۵۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ: ”جس نے غیر اللہ کے لئے علم حاصل کیا یا علم سے مقصود اللہ (کی رضا) کے علاوہ کسی اور چیز کو ٹھہرایا۔ تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔“

۲۵۹: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ علماء کے سامنے فخر کرو یا جاہلوں

الأمراء قال المَحَارِبِيُّ الْجَوْرَةَ.

قال أبو الحسن حدثنا حازم بن يحيى ثنا أبو بكر بن أبي شيبة ومحمد بن نمير قالوا ثنا بن نمير عن معاوية النضري وكان ثقة ثم ذكر الحديث نحوه بأسناده.

حدثنا إبراهيم بن نصر ثنا أبو عثمان مالك بن إسماعيل ثنا عمار بن سيف عن أبي معاذ قال مالك بن إسماعيل قال عمار لا أدرى محمد أو انس بن سيرين.

۲۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ النَّضْرِيِّ عَنْ نَهْشَلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِ لِسَانِهِمْ وَأَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلَكِنَّهُمْ بَذَلُوهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ آخِرَتِهِ كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَقَّيْتُ بِهِ الْهُمُومُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا لَمْ يَبَالِ اللَّهُ فِي آيٍ أَوْ رَيْتَهَا هَلَكَ.

قال أبو الحسن حدثنا حازم بن يحيى ثنا أبو بكر بن أبي شيبة ومحمد بن عبد الله بن نمير قالوا ثنا بن نمير عن معاوية النضري وكان ثقة ثم ذكر الحديث نحوه بأسناده.

۲۵۸: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ وَأَبُو بَدْرِ عَبْدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْهَدَائِيُّ ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الْهَنَائِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخَيَّيْنِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَرِيكٍ عَنْ بَنِ عُمرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللَّهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللَّهِ فَلْيَتَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۲۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَاصِمٍ الْعَبْدَانِيُّ ثنا بشير بن ميمون قال سمعتُ أشفث بن سواد عن ابن سيرين عن خذيفة قال سمعت رسول الله ﷺ يقول لا تعلموا العلم

لِتَبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءُ أَوْ لِيَتَمَارَوْا بِهِ السُّفَهَاءُ أَوْ لِيَتَصَرَّفُوا وَجُوهَ  
النَّاسِ إِلَيْكُمْ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَهُوَ فِي النَّارِ.

سے بحث و تکرار کرو یا لوگوں کو اپنی طرف مائل کرو اس  
لئے کہ جو ایسا کرتا ہے وہ دوزخ میں جائے گا۔

۲۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَنبَانَا وَهْبُ بْنُ  
إِسْمَاعِيلَ الْأَسَدِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ جَدِّهِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ  
لِيَتَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ وَيُجَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيَصْرِفَ بِهِ وَجُوهَ  
النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ جَهَنَّمَ.

۲۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے علم اس  
لئے حاصل کیا تا کہ علماء کے سامنے فخر کرے اور بے  
وقوفوں سے بحثیں کرے اور لوگوں کو اپنی طرف مائل  
کرے اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے۔“

☆ خلاصۃ الباب دنیا کے مال و دولت اور اس کی نعمتیں کوئی ناجائز و حرام نہیں اور نہ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ وہ  
حاصل نہ کی جائیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ وہ علم جو رضاء الہی کا ذریعہ تھا اسے اس مقصد کے لیے استعمال کرنا اور وہ بھی اس  
طرح کہ سوائے دنیا کمانے کے کوئی دوسری غرض ہی اس علم سے نہ ہو یہ غلط ہے۔ آدمی دنیا کمائے ان طریقوں سے جو دنیا  
کمانے کے جائز طریقے ہیں اور دین کو حاصل کرے ان ذرائع سے جو اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے مقرر کئے ہیں۔ حضرت  
حسن بصریؒ نے ایک نٹ (مداری) کو دیکھا کی رسی پر چل کر لوگوں کو کرتب دکھا رہا ہے اور پیسے مانگ رہا ہے فرمایا کہ یہ  
شخص اُن لوگوں سے بہتر ہے جو دین کے ذریعے دنیا کاتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ تنبیہ بھی فرمائی کہ عوام کے ساتھ مقابلہ  
اور جھگڑا کرتے کی غرض سے علم دین حاصل نہ کرنا چاہیے۔

باب: علم چھپانے کی بُرائی میں

۲۴: بَابُ مَنْ سَتَلَ عَنْ عِلْمٍ فَكْتَمَهُ

۲۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ ثَنَا  
عِمَارَةُ بْنُ زَادَانَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَحْفَظُ عِلْمًا فَيَكْتُمُهُ  
إِلَّا أَتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ.

۲۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کرتے ہیں: ”جس شخص کے پاس کوئی  
علم محفوظ ہو اور وہ اسے چھپائے رکھے قیامت کے دن  
اسے دوزخی آگ کی لگام ڈال کر لایا جائے گا۔“

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ الْقَطَّانِ وَحَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا  
أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا عِمَارَةُ بْنُ زَادَانَ فَلَمْ يَذْكُرْ نَحْوَهُ.

دوسری سند سے بھی (یعنی) اسی طرح کی  
روایت ہے۔

۲۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُرْمُزِ  
الْأَعْرَجِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ وَ  
اللَّهُ لَوْ لَا إِيَّانَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَا حَدَّثْتُ عَنْهُ (يَعْنِي  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) شَيْئًا أَبَدًا لَوْ لَا قَوْلُ اللَّهِ

۲۶۲: عبدالرحمن ہرمز الاعرج سے روایت ہے کہ انہوں نے  
حضرت ابو ہریرہؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اگر کتاب اللہ  
میں دو آیتیں نہ ہوتی تو میں کبھی کوئی حدیث رسول اللہ سے  
روایت نہ کرتا اور وہ آیتیں یہ ہیں: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ  
مَا أَنزَلَ اللَّهُ﴾“ بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ

إِنَّ الدِّينَ يَكْتُمُونَ مَا أُنْزِلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ إِلَىٰ آخِرِ الْأَيَّاتِينَ. ہم نے اتارے صاف حکم اور ہدایت کی باتیں بعد میں اس کے کہ ہم ان کو کھول چکے لوگوں کے واسطے کتاب میں ان پر

لعت کرتا ہے اللہ اور لعنت کرتے ہیں ان پر لعنت کرنے والے مگر جنہوں نے توبہ کی اور درست کیا اپنے کلام کو اور بیان کرو یا حق بات کو تو ان کو معاف کرتا ہوں اور میں بڑا معاف کرنے والا نہایت مہربان ہوں۔“

۲۶۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْكَلَانِيُّ ثنا خُلْفُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَمَنْ كَتَمَ حَدِيثَنَا فَقَدْ كَتَمَ مَا أُنْزِلَ اللَّهُ. حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اس امت کے بعد والے لوگ پہلے والوں کو لعنت کرنے لگیں اس وقت جو شخص کوئی حدیث چھپائے تو وہ اس چیز کو چھپائے گا جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی۔

۲۶۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَلِيمٍ ثنا يُونُسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سُبِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ الْجَمْعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ. حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ”جس سے کوئی علم کی بات پوچھی جائے اور وہ چھپالے تو اس کو قیامت کے دن آگ کی لگام دی جائے گی۔“

۲۶۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَبَّانَ بْنِ وَاقِدٍ الثَّقَفِيُّ أَبُو إِسْحَاقَ الْوَاسِطِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَاصِمٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ ذَابٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَتَمَ عِلْمًا مِمَّا يَنْفَعُ اللَّهَ بِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ أَمْرَ الدِّينِ أَلْجَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ النَّارِ. حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ: ”جس نے کوئی ایسی علمی بات (جان بوجھ کر دیگر مسلمان بھائیوں سے) چھپائی جس سے لوگوں کا دینی فائدہ وابستہ ہو۔ اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آگ کی لگام لگائیں گے۔“

۲۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ ثنا أَبُو إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُرَابِيسِيُّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سُبِلَ عَنْ عِلْمٍ يَعْلَمُهُ فَكَتَمَهُ الْجَمْعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں: ”جس سے کوئی علمی بات پوچھی گئی جو اسے معلوم بھی تھی پھر بھی اس نے چھپالی تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام دی جائے گی۔“

☆ خلاصہ الباب جس طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کی جسمانی ضروریات پانی، ہوا اور آگ وغیرہ کو بالکل عام رکھا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اس بات کو بھی پسند نہیں کرتے کہ انسان کی روحانی ضروریات علم و ہدایت پر کوئی پابندی لگائے اور دوسروں تک نہ پہنچنے دے۔ اس لیے مختلف طریقوں سے اسے عام کرنے کی ترغیب دی گئی اور اسے روکنے والوں کو

طرح طرح کی وعیدیں سنائی گئیں ہیں۔ قرآن پاک میں سورہ بقرہ کی آیات: ۱۷۵، ۱۷۴ میں سخت وعید سنائی گئی ہے کہ جو لوگ کتاب کو چھپاتے ہیں اور یہ بری حرکت کر کے لوگوں سے قلیل مال وصول کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر نظر رحمت نہیں فرمائیں گے، پاک نہیں کریں گے اور ان کو ہمکھامی کا شرف نصیب نہیں کریں گے اور سخت دردناک عذاب اُن کو ہوگا۔ ان آیات اور احادیث و ابواب وغیرہا سے اُن لوگوں کو نصیحت حاصل کرنا چاہیے کہ جو اپنے مریدوں اور مقتدیوں کو مسئلہ تو حید نہیں بتاتے اور بدعات سے نہیں روکتے بلکہ بدعات اور دوسری خرافات میں ان کے ساتھ ”ہم نوالہ وہم پیالہ“ ہوتے ہیں۔

اللہ عز و جل کا کلام تو سراسر سچائی ہی سچائی ہے پھر نزول کتاب کے بعد اس کو اپنے تک محدود رکھنا اور آگے پہنچنے سے روکنے کی کوشش کرنا۔ آج اپنے معاشرے کو غور سے دیکھئے کہ وہ کونسی جگہ ہے جہاں سے اختلافی آواز نہیں اُٹھتی؟ یہ سب اسی چیز کا کیا دھرا ہے کہ لوگوں تک علم پہنچانے کی راہوں کو دن بدن تاریک سے تاریک کیا جا رہا ہے اُن کے راستے میں دیواریں کھڑی کی جا رہی ہیں۔ سورہ بقرہ کی ان آیات اور ذکر کی گئی احادیث کو صرف علماء کرام پر ہی منطبق نہیں کرنا چاہیے بلکہ جہاں جہاں سے بھی ایسی کوششیں ہوں جو علم کی راہ میں رکاوٹ کھڑی کریں اُن کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔ اللہ سمجھ کی توفیق عطا فرمائے۔

# کتاب الطہارۃ و سننہا

یہ ابواب ہیں طہارتوں کے اور ان کی  
سننوں کے بیان میں

۱ : بَابُ مَا جَاءَ فِي مِقْدَارِ الْمَاءِ لِلْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ .  
باب: وضو اور غسل جنابت کے لئے پانی کی مقدار کے بیان میں

۲۶۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي رِيحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمَدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ .  
۲۶۷ : حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل کر لیتے تھے۔“

۲۶۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمَدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ .  
۲۶۸ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل کر لیتے تھے۔“

۲۶۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ ثنا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ .  
۲۶۹ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ : ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل کر لیتے تھے۔“

۲۷۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَمَّلِ بْنِ الصَّبَّاحِ وَ عُبَادُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا ثنا بَكْرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَبَانَ ثنا حَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجْزَى مِنَ الْوُضُوءِ مَدٌّ وَ مِنَ الْغُسْلِ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ لَا يُجْزَى لَنَا فَقَالَ قَدْ كَانَ يُجْزَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَ أَكْثَرُ شَعْرًا .  
۲۷۰ : حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : وضو کے لئے ایک مد اور غسل کے لئے ایک صاع کافی ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ ہمیں تو اتنا کافی نہیں ہوتا تو فرمایا : کہ تم سے بہتر اور افضل اور تم سے زیادہ بالوں والی شخصیت یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تو کافی ہو جاتا تھا۔

☆ خلاصۃ السبب سفینہ کا اسم گرامی مران۔ یہ رسول اکرمؐ کے خادم تھے۔ کسی دن انہوں نے غیر معمولی بوجھ اٹھالیا تھا اس لیے ان کا لقب ”سفینہ“ مشہور ہو گیا۔ اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ وضوء اور غسل کے لیے پانی کی کوئی خاص مقدار شرعاً مقرر نہیں بلکہ اسراف سے بچتے ہوئے جتنا پانی کافی ہو جائے اس کا استعمال جائز ہے۔ نیز اس پر بھی اتفاق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول ایک منہ سے وضوء کرنے اور ایک صاع سے غسل کرنے کا تھا۔ یہ امر بھی متفق علیہ ہے کہ ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے۔ اختلاف ”مد“ کی مقدار میں ہے اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اہل حجاز اور امام احمدؒ کی ایک روایت یہ ہے کہ ایک مد ایک رطل اور ایک ثلث رطل یعنی ایک صحیح ایک بٹا تین رطل کا ہوتا ہے ۳/۱ رطل کا ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف امام ابو حنیفہؒ، امام محمدؒ اہل عراق اور ایک روایت کے مطابق امام احمدؒ کا مذہب یہ ہے کہ ایک مد دو رطل کا اور ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔ حنیفہ کے دلائل طحاوی شریف، نسائی شریف، مسند احمد میں مروی ہیں۔

## ۲ : بَابُ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَوةً

بَابُ: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز

قبول نہیں فرماتے

بِغَيْرِ طَهْوَرٍ

۲۷۱: حضرت أسامہ بن عمیر ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے کوئی نماز بھی قبول نہیں فرماتے اور چوری (خیانت) کے مال سے صدقہ (بھی) قبول نہیں فرماتے۔

دوسری سند سے بھی بعینہ یہی مضمون مروی ہے۔

۲۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتے اور نہ چوری کے مال سے صدقہ۔ (یعنی یہ صرف ظاہری نیکیاں ہی ہوں گی باطن میں ان کا کوئی اجر نہیں)۔

۲۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز اور چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتے۔

۲۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ خَتَنُ الْمُقَرَّرِ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْمَلِیحِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ أَسَامَةَ بْنِ عَمِيرٍ الْهَذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَوةً إِلَّا بِطَهْوَرٍ وَلَا يَقْبَلُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَشَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ.

۲۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مَضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ عَمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَوةً إِلَّا بِطَهْوَرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ.

۲۷۳: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا أَبُو زُهَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَنَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَوةً بِغَيْرِ طَهْوَرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ.

۲۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلٍ ثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ ذَكْرِيَّا ثَنَا  
 ۲۷۴: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
 ۲۷۴: ۲: حَسَنٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 ۲۷۴: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بغیر  
 ۲۷۴: طہارت کے نماز اور چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں  
 ۲۷۴: ضَدَقْتُمْ غُلُولًا۔  
 ۲۷۴: فرماتے۔

خلاصۃ الباب ☆ قبول کے دو معنی ہیں: (۱) قبولِ اصابت (صحت) (۲) قبولِ اجابت: جمہور علماء کے نزدیک یہاں  
 قبولِ اصابت سے مراد ہے یعنی نماز بغیر طہارت کے صحیح اور معتبر نہیں اور ناجائز آمدنی سے صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

### ۳: بَابُ مِفْتَاحِ الصَّلَاةِ الطُّهُورِ

### ۳: باب: نماز کی کنجی طہارت ہے

۲۷۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ  
 ۲۷۵: حضرت حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
 ۲۷۵: ۴: اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
 ۲۷۵: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت  
 ۲۷۵: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا  
 ۲۷۵: ہے اور اس کا احرام تکبیر اولیٰ ہے اور اس کی تحلیل سلام  
 ۲۷۵: التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ۔  
 ۲۷۵: ہے۔

۲۷۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْهَرٍ عَنْ أَبِي  
 ۲۷۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 ۲۷۶: سُفْيَانَ طَرِيفِ السَّعْدِيِّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ  
 ۲۷۶: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں  
 ۲۷۶: الْغَلَاءِ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي  
 ۲۷۶: کہ: (۱) نماز کی کنجی طہارت ہے اور (۲) اس کا احرام  
 ۲۷۶: نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مِفْتَاحُ  
 ۲۷۶: پہلی تکبیر ہے اور (۳) اس کی تحلیل سلام پھیرنا  
 ۲۷۶: الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ۔  
 ۲۷۶: ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں اور اپنی والدہ کی طرف منسوب ہیں باتفاق  
 ثقہ ہیں۔ طہارۃ: سے نماز کا دروازہ کھل جاتا ہے اور تکبیر تحریمہ سے نماز کے منافی کام حرام ہو جاتے ہیں اور سلام سے منافی  
 صلوٰۃ سارے کام حلال ہو جاتے ہیں۔

### ۴: بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الْوُضُوءِ

### ۴: باب: وضو کا اہتمام

۲۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ  
 ۲۷۷: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
 ۲۷۷: مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 ۲۷۷: نے فرمایا: (عقائد و اعمال میں حق پر) ثابت قدم رہو اور تم  
 ۲۷۷: اللَّهُ ﷺ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُخْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ  
 ۲۷۷: تمام نیکیوں کا احاطہ نہیں کر سکتے اور خوب سمجھ لو تمہارا سب سے  
 ۲۷۷: الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ۔  
 ۲۷۷: افضل عمل نماز ہے اور وضو کا اہتمام ایمان دار ہی کرتا ہے۔

۲۷۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ ثَنَا الْمُغْتَمِرُ بْنُ  
 ۲۷۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت  
 ۲۷۸: سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ  
 ۲۷۸: ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (حق پر)



قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تَخْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ  
مِنْ أَفْضَلِ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةَ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا  
مُؤْمِنٌ۔

ثابت قدم رہو اور تم تمام اعمال کا احاطہ نہیں کر سکتے یہ  
جان لو کہ تمہارے افضل ترین اعمال میں سے ایک عمل  
نماز ہے اور وضو کی نگہداشت مؤمن ہی کرتا ہے۔

۲۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو مُرَيْمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ  
أَيُّوبَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي خَفْصٍ الدِّمَشْقِيِّ  
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ قَالَ اسْتَقِيمُوا وَاعْلَمُوا  
اسْتَقَمْتُمْ وَخَيْرُ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى  
الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ۔

۲۷۹: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً  
روایت ہے۔ فرمایا: (حق پر) استقامت اختیار کرو  
اور کیا ہی خوب ہے اگر تم ثابت قدم رہو اور تمہارا  
افضل ترین عمل نماز ہے اور وضو کا اہتمام نہیں کرتا  
مگر مؤمن۔

(اسنادہ ضعیف لضعف التابع)

☆ خلاصۃ الباب ☆ وضو کی نگہداشت اور اس کے اہتمام میں ہر عضو کو اچھی طرح آداب و مستجاب کی رعایت کرتے  
ہوئے دھونا بھی شامل ہے اور اکثر اوقات ہا وضو رہنا بھی وضو کے اہتمام میں داخل ہے اور ظاہر ہے کہ بدن کی پاکی کا  
اہتمام وہی کر سکتا ہے جس کی روح بھی پاک اور نور ایمان سے منور ہو۔

### ۵: بَابُ الْوُضُوءِ شَطْرُ الْإِيمَانِ

پاب: وضو جزو ایمان ہے

۲۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ  
أَخِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
غَنَمٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْسَاقُ  
الْوُضُوءِ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلَأُ الْمِيزَانَ  
وَالْتَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ مِلَأُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ  
نُورٌ وَالزُّكُوفَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ  
أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَفْعَدُ قَبَاحَ نَفْسِهِ فَمُعِيقُهَا أَوْ  
مُؤَيِّقُهَا۔

۲۸۰: حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہؐ نے فرمایا: پوری طرح وضو کرنا ایمان کا حصہ ہے اور الحمد  
لہ ترازو کو (ثواب سے) بھر دیتی ہے اور سبحان اللہ اور اللہ  
اکبر سے آسمان اور زمین بھر جاتے ہیں اور نماز نور ہے اور  
زکوٰۃ (ایمان کی) دلیل ہے اور صبر (دل کیلئے) روشنی ہے  
اور قرآن حجت ہے تیرے حق میں (مطابق عمل کرے) یا  
تیرے خلاف (اگر عقیدے یا عمل سے مخالفت کرے) ہر  
شخص صبح کو اپنے نفس کو بیچتا (کسی کام میں مشغول ہوتا) ہے  
کوئی اسے (اچھے اعمال کر کے دوزخ سے) آزاد کر لیتا  
ہے اور کوئی اسے (بد اعمالیوں سے) ہلاک کر لیتا ہے۔

### ۶: بَابُ ثَوَابِ الطُّهُورِ

پاب: طہارت کا ثواب

۲۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

۲۸۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:  
جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور خوب عمدگی سے (آداب کی

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ  
لَا يَنْتَهِزُهُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ  
عَرْوَجَلٍّ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ  
الْمَسْجِدَ.

۲۸۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي خَفْصُ بْنُ مِيسْرَةَ  
حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
الصَّنَابِجِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ  
تَوَضَّأَ فَمُضْمَضٌ وَاسْتَشَقَّ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ فِيهِ وَأَنْفِهِ  
فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ حَتَّى  
يَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ  
خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتْ  
خَطَايَاهُ مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ  
رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ  
تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَمَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ  
نَافِلَةً.

۲۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ قَالَا  
ثَنَا عُثْمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ  
يَزِيدَ بْنِ طَلْقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الْعَبْدُ إِذَا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ  
يَدَيْهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ يَدَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ  
بِرَأْسِهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ  
خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ رِجْلَيْهِ.

۲۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ

رعایت کرتے ہوئے) وضو کرے پھر مسجد میں آئے اور اسے  
نماز ہی مسجد میں کھینچ لائی (نماز کے علاوہ اور کوئی ونبوی مقصد  
نہ ہو لہذا کوئی ونبی مقصد مثلاً طلب علم یا تعلیم، تلاوت، تسبیح  
وغیرہ ہو تو وہ ان فضائل کے حصول میں رکاوٹ نہیں) تو (راستہ  
میں) ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں اور ایک  
خطا معاف فرما دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے۔  
۲۸۲: حضرت عبداللہ صناہجی سے مروی ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وضو (شروع) کیا  
اور کلی کی ناک میں پانی ڈالا تو اس کی خطائیں اس کے  
منہ اور ناک سے دھل گئی حتیٰ کہ آنکھوں کی پلکوں کے  
نیچے سے بھی اور جب ہاتھ دھوئے تو اس کی خطائیں اس  
کے ہاتھوں سے دھل گئیں اور جب سر کا مسح کیا تو اس کی  
خطائیں سر سے دھل گئیں حتیٰ کہ اس کے کانوں سے بھی  
دھل گئیں اور جب پاؤں دھوئے تو اس کی خطائیں  
پاؤں سے بھی دھل گئیں حتیٰ کہ اس کے پاؤں کے  
ناخنوں کے نیچے سے بھی دھل گئیں اور اس کی نماز اور  
مسجد کی طرف چل کر جانا زاد ثواب کی چیز ہے۔

۲۸۳: حضرت عمر بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ وضو کرتا  
ہے اور اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کی خطائیں ہاتھوں  
سے جھڑ جاتی ہیں اور جب اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کی  
خطائیں چہرے سے جھڑ جاتی ہیں اور جب اپنے بازو دھوتا  
ہے اور سر کا مسح کرتا ہے تو خطائیں بازووں اور سر سے جھڑ  
جاتی ہیں اور جب پیر دھوتا ہے تو خطائیں پیروں سے جھڑ  
جاتی ہیں۔

۲۸۴: حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا (ایک مرتبہ)

ہشام بن عبد الملک ثنا حماد عن عاصم عن زر بن حبیش ان عبد اللہ بن مسعود قال قیل یا رسول اللہ! کیف تعرف من لم تر من امتک؟ قال غرُّ مُعْجَلُونَ یُلْقُوْنَ اثارَ الوُضوءِ قال ابو الحسن القطان حدَّثنا ابو حاتم ثنا ابو الولید فذكر مثله۔

لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ (قیامت کے روز) اپنے ان امتیوں کو کیسے پہچانیں گے جن کو آپ نے دیکھا بھی نہ ہوگا فرمایا: وہ سفید روشن پیشانی والے روشن چمکتے ہوئے ہاتھ پاؤں والے چت کبرے ہوں گے وضو کے اثرات کی وجہ سے۔

۲۸۵: حدَّثنا عبد الرحمن بن ابرہیم ثنا الولید بن مسلم ثنا الاوزاعی ثنا یحییٰ بن ابی کثیر حدَّثنی محمد بن ابرہیم حدَّثنی شقیق بن سلمة حدَّثنی حمزان مولى عثمان بن عفان قال رأیت عثمان بن عفان قاعدا فی المقاعد فدعا بوضوء فتوضأ ثم قال رأیت رسول اللہ ﷺ فی مقعدی هذا توضأ مثل وضوئی هذا ثم قال من توضأ مثل وضوئی هذا غفر له ما تقدّم من ذنبه وقال رسول اللہ ﷺ ولا تغتروا حدَّثنا ہشام بن عمار ثنا عبد الحمید بن حبيب ثنا الاوزاعی حدَّثنی یحییٰ حدَّثنی محمد بن ابرہیم حدَّثنی عیسیٰ بن طلحة حدَّثنی حمزان عن عثمان عن النبی ﷺ نحوه۔

۲۸۵: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت حمران کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقاعد (عثمانؓ کے گھر کے پاس دکانوں کو مقاعد کہتے تھے) میں بیٹھے ہوئے دیکھا انہوں نے پانی منگایا اور وضو کر کے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا میرے اس وضو کی طرح۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اس خوشخبری سے دھوکہ میں مبتلا نہ ہونا۔

**خلاصۃ السراپ ☆** شطر کے معنی نصف اور آدھے کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ طہارت اور پاکیزگی ایمان کا خاص جزو اور اہم شعبہ اور حصہ ہے۔ یہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خطبہ ہے جس میں آپؐ نے دین کے بہت سے حقائق بیان فرمائے ہیں۔ اس میں طہارۃ کی اہمیت بیان فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کا اجر و ثواب اور اس کی فضیلت بیان فرمائی۔

سبحان اللہ کہنے کا مطلب اپنے اس یقین کا اظہار اور اس کی شہادت ادا کرنا ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل کی مقدس ذات ہر اس بات سے پاک اور برتر ہے جو اس کی شان الوہیت کے مناسب نہ ہو۔ الحمد للہ کہنے کا مطلب اپنے اس یقین کا اظہار ہوتا ہے کہ ساری خوبیاں اور سارے کمالات جن کی بناء پر کسی کی حمد و ثناء کی جاسکتی ہے صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات میں ہیں اسی لیے ساری حمد و ستائش بس اسی کے لیے ہے اس کے بعد صدقہ کا برہان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ کرنے والا بندہ مؤمن و مسلم ہے۔ اگر دل میں ایمان نہ ہو تو اپنی کمائی کا صدقہ کرنا آسان نہیں اور آخرت میں اس خصوصیت کا اظہار اس طرح ہوگا کہ صدقہ کرنے والے مخلص بندہ کے صدقہ کو اس کے ایمان اور اس کی خدا پرستی کی دلیل اور نشانی مان کر اس کو انعامات سے نوازا جائے گا۔ نیز وضو گناہوں کی صفائی اور معافی کا ذریعہ ہے۔

## ۷: بَابُ السَّوَاكِ

## باب: مسواک کے بارے میں

۲۸۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب تہجد کے لئے اٹھتے تو اپنے دانت مسواک سے ملتے۔ (یعنی سب سے پہلا کام دانتوں کی صفائی کرتے)۔

۲۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

۲۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے اور مسواک کرتے (اسی طرح ہر دو رکعت کے بعد فرماتے)۔

۲۸۹: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسواک کیا کرو اس لئے کہ مسواک منہ کو صاف کرنے والی اور پروردگار کو راضی کرنے والی ہے۔ جب بھی میرے پاس جبریل آئے مجھے مسواک کا کہا حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ مسواک مجھ پر اور میری امت پر فرض ہو جائے گی اور اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں مسواک کو اپنی امت پر فرض کر دیتا اور میں اتنا مسواک کرتا ہوں کہ مجھے خطرہ ہونے لگتا ہے کہیں میرے سوڑھے چھل نہ جائیں۔

۲۹۰: شریح بن ہانی کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا بتائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے پاس آتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے؟ فرمایا: داخل ہوتے ہی سب سے پہلے مسواک کرتے۔

۲۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ أَبِي الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَخَصْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ يُشَوِّضُ فَاهُ بِالسَّوَاكِ.

۲۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا أَنِّي أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

۲۸۸: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا عَثَامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَسْتَاكِ.

۲۸۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَوَّكُوا فَإِنَّ السَّوَاكِ مُطَهَّرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ مَا جَاءَ بَنِي جَبْرَيْلَ إِلَّا أَوْصَانِي بِالسَّوَاكِ حَتَّى لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيَّ وَعَلَى أُمَّتِي وَلَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُهُ لَهُمْ وَإِنِّي لَا سَتَاكَ حَتَّى لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أَخْفِيَ مَقَادِمَ فِيمَنِي.

۲۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيحُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ ابْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْدَأُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ؟ قَالَتْ كَانَ إِذَا دَخَلَ يَبْدَأُ بِالسَّوَاكِ.

۲۹۱: حدثنا محمد بن عبد العزيز ثنا مسلم بن إبراهيم ثنا بخير  
بن كثير عن عثمان ابن ساج عن سعيد بن جبير عن علي بن  
ابن طالب قال ان افواهكم طرق للقران فطوبوا بالسواك.  
۲۹۱: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:  
تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں انہیں مسواک کے  
ذریعے پاک صاف رکھا کرو۔

☆ خلاصۃ الباب لفظ مسواک آلہ اور فعل دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مسواک کے بے شمار فائدے ہیں۔  
علامہ ابن عابدین شافعی فرماتے ہیں کہ مسواک کے ستر سے زائد فوائد ہیں۔ سب سے کتر درجہ یہ ہے کہ منہ کی صفائی ہوتی  
ہے اور سب سے بڑا درجہ یہ ہے کہ موت کے وقت کلمہ شہادت یاد رہتا ہے۔

### ۸: بابُ الْفِطْرَةِ

### باب: فطرت کے بیان میں

۲۹۲: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا سفيان بن عيينة عن  
الزُّهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال قال  
رسول الله ﷺ الْفِطْرَةُ خُمْسٌ أَوْ خُمُسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخَتَانُ  
وَالِاسْتِحْدَاذُ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَتَنْفُ الْأَبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ.  
۲۹۳: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا وكيع ثنا زكريا بن أبي  
زائدة عن مضع بن شيبه عن طلحة بن حبيب عن أبي الزبير  
عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ  
الشَّارِبِ وَاغْتِاءُ اللَّحْيَةِ وَالسَّوَاكِ وَالِاسْتِشْقَاءُ بِالْمَاءِ وَ  
قَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَتَنْفُ الْأَبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَ  
انْتِقَاصُ الْمَاءِ يَغْنَى الْاسْتِجَاءُ قَالَ زَكْرِيَّا قَالَ مَضْعُوبٌ وَ  
نَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمُضْمَضَةُ.

۲۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت میں  
سے ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا،  
بغل کے بال اکھیڑنا، مونچھیں کترنا۔

۲۹۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس چیزیں فطرت میں سے  
ہیں مونچھیں کترنا، ڈاڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں  
پانی ڈال کر صاف کرنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں وغیرہ کے  
جوڑ دھونا، بغل کے بال اکھاڑنا، زیر ناف بال مونڈنا،  
استنجاء کرنا۔ زکریا (راوی) کہتے ہیں (میرے استاذ)  
مضع نے کہا دسویں بھول گیا ہوں شاید کلی کرنا ہو۔

۲۹۴: حدثنا سهل بن أبي سهل و محمد بن يحيى قالا  
ثنا أبو الوليد ثنا حماد عن علي بن زيد عن سلمة بن  
محمد بن عمار بن ياسر عن عمار بن ياسر أن رسول  
الله ﷺ قال من الفطرة المضمضة والاستنشاق  
والسواك وقص الشارب وتقليم الأظفار وتنف الأبط  
والاستحذاذ وغسل البراجم والانتفاح والاختنان حدثنا  
جعفر بن أحمد بن عمر ثنا عفان بن مسلم ثنا حماد بن  
سلمة عن علي بن زيد مثله.

۲۹۴: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا: یہ امور فطرت میں سے ہیں: کلی کرنا،  
ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا، مسواک کرنا،  
مونچھیں کاٹنا، ناخن تراشنا، بغل کے بال اکھیڑنا،  
زیر ناف بال مونڈنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، پانی  
چھڑکنا (اسیے ازار پر وساوس کو رفع کرنے کے  
لئے) ختنہ کرنا۔

۲۹۵: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقْتُ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَخَلْقِ الْعَانَةِ وَتَغْفِ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ أَنْ لَا نَتْرَكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

۲۹۵: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے: ہمارے لئے مونچھیں کترنے، زیر ناف بال مونڈنے، بغل کے بال اکھاڑنے اور ناخن تراشنے کے لئے یہ وقت مقرر کیا گیا کہ چالیس رات سے زیادہ تاخیر نہ کریں۔

☆ خلاصہ الساب بعض شارحین کی رائے یہ ہے کہ الفطرۃ سے مراد یہاں سنت انبیاء یعنی پیغمبروں کا طریقہ ہے۔ انبیاء کے طریقہ کو فطرۃ اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ فطرت کے عین مطابق ہوتا ہے۔ اس تشریح کی بناء پر حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ انبیاء علیہم السلام نے جس طریقہ پر خود زندگی گزاری اور اپنی اپنی امتوں کو جس پر چلنے کی ہدایت کی اس میں یہ دس باتیں شامل ہیں۔ بعض شارحین نے الفطرۃ سے دین فطرت یعنی اسلام مراد لیا ہے۔ قرآن مجید میں دین کو فطرت کہا گیا ہے اور بعض شارحین نے الفطرۃ سے انسان کی اصل فطرۃ اور جبلت بھی مراد لی ہے۔

۹: بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ هَذِهِ الْحُشُوشُ مُحْتَضِرَةٌ فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ.

۲۹۶: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بیت الخلاء جنات کے حاضر ہونے کے مقام ہیں جب تم میں سے کوئی ان میں داخل ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ)).

حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَدْ ذَكَرَ الْحَدِيثُ.

۲۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ بِشِيرٍ بْنُ سَلْمَانَ ثَنَا خَلَادُ الصَّقَّارُ عَنِ الْحَكَمِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَسْرُ مَا بَيْنَ الْحَيِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ الْكَنِيفُ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ.

۲۹۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنات اور انسان کی شرمگاہ کے درمیان آڑ اور پردہ یہ ہے کہ (جب کوئی) بیت الخلاء میں داخل ہونے لگے تو کہے: ”بسم اللہ“۔

۲۹۸: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ غَلِيَةَ عَنْ

۲۹۸: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں: رسول اللہ

عبد الغزیز بن ضہیب عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ ﷺ انا دخل الخلاء قال اغوذ باللہ من الخبیث والخبائث۔

عبداللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگتے تو یہ دعا مانگتے: ((اغوذ باللہ من الخبیث والخبائث)) "میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے۔"

۲۹۹: حدثنا محمد بن یحییٰ ثنا بن ابی مریم ثنا یحییٰ بن ابیوب عن غنید اللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامۃ ان رسول اللہ ﷺ قال لا یغجز احدکم اذا دخل مرفقه ان یقول اللہم انی اغوذک من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم قال ابو الحسن وحدثنا ابو حاتم ثنا بن ابی مریم قد ذکر نحوه ولم یقل فی حدیثہ من الرجس النجس انما قال من الخبیث المخبث الشیطان الرجیم۔

۲۹۹: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہونے لگے تو یہ کہنے سے عاجز و بے بس نہ ہو (یعنی سستی نہ برتے): ((اللہم انی اغوذک من الرجس النجس)) "اے اللہ (عزوجل) میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں گندے ناپاک برے بدکار اور دھتکار ہوئے شیطان (مردود) سے۔"

۱۰: باب ما یقول اذا خرج من الخلاء۔

۳۰۰: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا یحییٰ بن ابی بکر ثنا اسرائیل ثنا یوسف بن ابی بردۃ سمعت ابی یقول دخلت علی غائبۃ فسمعتها تقول کان رسول اللہ ﷺ اذا خرج من الغائط قال غفرانک قال ابو الحسن بن سلمۃ وَاخبرنا ابو حاتم ثنا ابو غسان النہدی ثنا اسرائیل نحوه۔

۳۰۰: حضرت ابو بردہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ فرما رہی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو فرماتے: ((غفرانک)) "اے اللہ! آپ کی بخشش چاہئے۔"

۳۰۱: حدثنا ہارون بن اسحق ثنا عبد الرحمن المخاربی عن اسماعیل بن مسلم عن الحسن و قتادۃ عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال الحمد لله الذی اذهب عني الادی و عافانی۔

۳۰۱: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے ((الحمد لله الذی.....)) "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور مجھے عافیت دی۔"

☆ خلاصۃ الباب جس طرح ملائکہ کو طہارۃ و نظافت اور ذکر اللہ سے اور ذکر و عبادت کے مقامات سے خاص مناسبت ہے اور وہیں ان کا جی لگتا ہے اسی طرح شیاطین میں خبیث مخلوقات کو گندگیوں اور گندے مقامات سے خاص مناسبت ہے اور وہی ان کے مراکز اور دلچسپی کے مقامات ہیں اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو یہ تعلیم دی کہ قضاء حاجت کی مجبوری سے جب کسی کو ان گندے مقامات میں جانا ہو تو پہلے وہاں رہنے والے جنوں اور جنیوں کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اسکے بعد وہاں قدم رکھے اور قضاء حاجت سے فارغ ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغفرت طلب کرتے تھے۔

مطلب یہ ہے کہ انسان کے پیٹ میں جو گندہ فضلہ ہوتا ہے وہ ہر انسان کے لیے ایک قسم کے انقباض اور گرانی کا باعث ہوتا ہے۔ اگر وہ بروقت خارج نہ ہو تو اس سے طرح طرح کی تکلیفیں اور بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اگر طبعی تقاضے کے مطابق پوری طرح خارج ہو جائے تو آدمی ایک ہلکا پن اور ایک خاص قسم کا انشراح محسوس کرتا ہے اور اس کا تجربہ ہر انسان کو ہوتا ہے اس لیے قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے کا حکم ہے۔

۱۱: بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْخَلَاءِ

بَابُ: بیت الخلاء میں ذکر اللہ اور انگوٹھی

لے جانے کا حکم

وَالْخَاتِمُ فِي الْخَلَاءِ

۳۰۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبُهَّي عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ.

۳۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ (عزوجل) کو یاد رکھتے تھے۔

۳۰۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنَفِيُّ ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتِمَهُ.

۳۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگتے تو اپنی انگوٹھی اتار دیتے۔

۱۲: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَغْتَسَلِ

بَابُ: غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

۳۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أُنَابًا مَعْمُرٌ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحِمِّهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَاجَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِيسِيُّ يَقُولُ إِنَّمَا هَذَا فِي الْخَفِيرَةِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا فَمَغْتَسِلًا تَهُمُ الْجِصَّ وَالصَّارُوجُ وَالْقَيْرُ فَإِذَا بَالَ فَارْسَلْ عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا بَأْسَ بِهِ.

۳۰۴: حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کوئی بھی غسل خانے میں پیشاب نہ کرے اس لئے کہ اکثر وسوسہ اسی وجہ سے ہوتے ہیں۔ مؤلف رحمہ اللہ محمد بن یزید کے واسطے سے نقل کرتے ہیں کہ علی بن محمد طنافسی نے فرمایا: یہ ممانعت کچھ گڑھوں والے غسل خانوں کے بارے میں ہے۔

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ ایسا کرنا بہت ہی غلط اور بڑی بے تمیزی کی بات ہے کہ آدمی اپنے غسل کرنے کی جگہ میں ہی پیشاب کرے اور پھر وہیں غسل بھی کرے یا وضو کرے۔ ایسا کرنے کا برا نتیجہ یہ ہے کہ اس سے پیشاب کی چھینٹوں کی وجہ سے وسوسہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس آخری جملہ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا تعلق اسی صورت سے ہے جب غسل خانہ میں پیشاب کے بعد غسل یا وضو کرنے سے ناپاک جگہ کی چھینٹوں کے اپنے اوپر پڑنے کا اندیشہ ہو۔ وگرنہ جیسے آج کل غسل خانے ہی میں ذرا سا ہٹ کر قضائے حاجت کی جگہ بنی ہوتی ہے تو اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں۔



## ۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا

۳۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكَ وَهَشِيمٌ وَ  
وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا.

۳۰۶: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا قَالَ شُعْبَةُ قَالَ عَاصِمٌ  
يُؤْمِنُ بِهَذَا الْأَعْمَشُ بِرُؤْيَاهُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ وَمَا

حِفْظُهُ فَسَأَلْتُ عَنْهُ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا.

## ۱۴: بَابُ فِي الْبَوْلِ قَاعِدًا

۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَثَوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ  
وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الشَّيْبِيُّ قَالُوا ثَنَا شَرِيكَ عَنْ  
الْمُقَدَّامِ بْنِ شَرِيحٍ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ  
حَدَّثَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُهُ أَنَا رَأَيْتُهُ  
يَبُولُ قَاعِدًا.

۳۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا بَنُو  
جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ابْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
عَنْ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَ أَنَا أَبُولُ قَائِمًا فَقَالَ يَا  
عُمَرُ لَا تَبَلْ قَائِمًا فَمَا بَلْتُ قَائِمًا بَعْدُ.

۳۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْقَضَائِ ثَنَا أَبُو غَابِرٍ ثَنَا عَبْدِ  
الْقَضَائِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبُولَ قَائِمًا سَمِعْتُ مُحَمَّدَ  
بْنَ يَزِيدَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الْمَخْزُومِيَّ يَقُولُ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فِي حَدِيثٍ عَائِشَةَ أَنَا  
رَأَيْتُهُ يَبُولُ قَاعِدًا قَالَ الرَّجُلُ أَعْلَمَ بِهَذَا مِنْهَا قَالَ أَحْمَدُ  
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ مِنْ شَأْنِ الْعَرَبِ الْبَوْلُ قَائِمًا أَوْ

## بَابُ: كَهْرُءٍ هُوَ كَرِيشَابُ كَرْنَا

۳۰۵: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ ایک قوم کے کوڑے کے ڈھیر پر گئے اور (کسی  
مجبوری کی وجہ سے) وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

۳۰۶: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے  
گھوڑے (کوڑے کے ڈھیر) پر تشریف لے گئے اور  
کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

۳۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: جو  
تمہیں یہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر  
پیشاب کیا تو تم اس کی تصدیق نہ کرنا (اس کو سچا مت  
سمجھنا) میں نے یہی دیکھا کہ آپ بیٹھ کر پیشاب کیا  
کرتے تھے۔

## بَابُ: بَيْتُهُ كَرِيشَابُ كَرْنَا

۳۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: جو  
تمہیں یہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر  
پیشاب کیا تو تم اس کی تصدیق نہ کرنا (اس کو سچا مت  
سمجھنا) میں نے یہی دیکھا کہ آپ بیٹھ کر پیشاب کیا  
کرتے تھے۔

۳۰۸: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں (ایک مرتبہ) مجھے رسول  
اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔  
فرمایا: اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب مت کرو چنانچہ اس کے  
بعد سے میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

۳۰۹: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے  
منع فرمایا۔ سفیان ثوریؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ  
نے جو فرمایا کہ میں نے ان کو بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے  
دیکھا تو اس بات کو مردان سے زیادہ جانتے ہیں۔ احمد  
بن عبد الرحمنؓ کہتے ہیں کہ عربوں میں عام رواج کھڑے  
ہو کر پیشاب کرنے کا تھا دیکھو عبد الرحمن بن حنبلہ کی

تروا فی حدیث عبد الرحمن ابن حسنۃ یقول قعد یتول حدیث میں ہے (کہ یہودی نے) کہا بیٹھ گیا پیشاب کرتے جیسے عورتیں پیشاب کرتی ہیں۔

☆ خلاصۃ الباب کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے بارہ میں فقہاء کا تھوڑا سا اختلاف ہے۔ حضرت سعید بن المسیب عروہ بن الزبیر اور امام احمد وغیرہ علی الاطلاق اسے جائز کہتے ہیں اس کے برعکس بعض اہل ظاہر اس کی حرمت کے قائل ہیں۔ امام مالک کے نزدیک اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ چھینٹے اڑنے کا اندیشہ نہ ہو ورنہ مکروہ ہے۔ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ بغیر عذر کے ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ نبی کی کوئی روایت صحیح سند سے ثابت نہیں اور حضرت عائشہ کی حدیث اگرچہ قابل استدلال ہے لیکن اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کا بیان ہے نہ کہ ممانعت کا۔ البتہ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا: چونکہ ہمارے زمانہ میں یہ غیر مسلموں کا شعار بن چکا ہے اس لیے اس کی شاعت اور قباحت اور بڑھ گئی جیسا کہ حدیث میں ہے: (( من تشبه بقوم فهو منهم ))۔ (علوی)

آج کل جو ہمارے ہاں پبلک مقامات، کھیل کود کے مقامات، بچوں کی تفریح گاہوں وغیرہ جیسی جگہوں پر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے لیے مخصوص جگہیں بنی ہوئی ہیں ان سے بہر صورت اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ ایک تو اس لیے کہ نہ وہاں (مغرب میں جن کی یہ نقالی کی گئی ہے) اور نہ یہاں ہمارے ہاں پاکستان میں کوئی آڑ وغیرہ ہوتی ہیں اور نہ ہی طہارت کا کوئی انتظام۔ (ابومعاذ)

باب: دایاں ہاتھ شرمگاہ کو لگانا اور اس سے استنجا کرنا مکروہ ہے

۱۵: بَابُ كَرَاهَةِ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِينِ  
وَالِاسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ

۳۱۰: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد بیان فرماتے ہوئے سنا کہ: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا دایاں ہاتھ شرمگاہ کو نہ لگائے اور نہ ہی اس (دائیں ہاتھ) سے استنجا کرے۔

۳۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْعَشِيرِ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِينِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرَاهِيمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ بِإِسْنَادِهِ.

۳۱۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نہ گانا گایا نہ جھوٹ بولا نہ دایاں ہاتھ شرمگاہ کو لگایا جب سے ان باتوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔

۳۱۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الصُّلْتُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهَيْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ يَقُولُ مَا تَقْنِئْتُ وَلَا تَعْنَيْتُ وَلَا مَسَسْتُ ذَكَرِي بِيَمِينِي مِنْذُ بَايَعْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

۳۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی استنجا کرنے لگے تو اپنے دائیں ہاتھ سے

۳۱۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَسْبٍ ثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَثَبْتُ اللَّهُ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقُعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

ہُرَیْرَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَطَابَ أَحَدُكُمْ (ہرگز) استنجا نہ کرے بلکہ بائیں ہاتھ سے استنجا  
فَلَا يَسْتَطِبْ بِيَمِينِهِ لِيَسْتَجَّ بِشِمَالِهِ۔ کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ داہنا ہاتھ تو اچھی جگہ یا اچھی چیز پکڑنے کا آلہ ہے۔ خصوصاً جو ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ  
مبارک کو لگا ہوا استنجا کے لیے استعمال کرنا مکروہ ہے۔

۱۶ : بَابُ الْإِسْتِجَاءِ بِالْحِجَارَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ  
الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ

۳۱۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ  
عَنْ ابْنِ عُجْلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ  
لِوَلَدِهِ أَعْلَمُكُمْ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ  
وَلَا تَسْتَذِرُوا هَاؤُمَرِ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَنَهَى  
عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَنَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ الرَّجُلُ  
بِيَمِينِهِ۔

۳۱۳ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا: میں تمہارے لئے ایسا ہی (شفیق اور مربی)  
ہوں جیسا باپ اپنے بیٹے کے لئے میں تمہیں (ازراہ  
شفقت تمام امور کے متعلق) تعلیم دیتا ہوں (مثلاً)  
جب تم قضاء حاجت کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ یا  
پیٹھ مت کرو اور (خوب صفائی کے لئے) تین پتھر  
استعمال کرنے کا حکم دیا اور گوبر اور ہڈی استعمال کرنے  
سے اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
الْقَطَّانُ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ قَالَ لَيْسَ أَبُو غَبِيْدَةَ ذَكَرَهُ  
وَلَكِنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى الْخَلَاءَ فَقَالَ أُنْتَبِىْ بِثَلَا  
ثَةِ أَحْجَارٍ فَاتَّبِعْهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَاخْذِ الْحَجَرَيْنِ وَالْقَى  
الرَّوْثَةَ وَقَالَ هِيَ رَجَسٌ۔

۳۱۴ : حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے  
لئے تشریف لے جانے لگے تو فرمایا: مجھے تین پتھر لا دو تو  
میں دو پتھر اور ایک گوبر کا ٹکڑا لے گیا (اس لئے کہ اور  
پتھر تلاش کے باوجود نہیں مل سکا) تو آپؐ نے گوبر کا ٹکڑا  
پھینک کر فرمایا یہ ناپاک ہے۔

۳۱۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح  
وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ  
عُرْوَةَ عَنْ أَبِي خُرَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُرَيْمَةَ عَنْ خُرَيْمَةَ  
عَنْ خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي  
الْإِسْتِجَاءِ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ۔

۳۱۵ : حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا: استنجا میں تین پتھر ہونے چاہئیں جن میں گوبر نہ  
ہو۔ (یعنی گوبر کو استنجا کے لیے کسی صورت بھی استعمال  
نہ کیا جائے)۔

۳۱۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَ

۳۱۶ : حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو ایک مشرک نے بطور

استہزاء کہا مجھے معلوم ہوا کہ تمہارے سردار (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں ہر ہر بات سکھاتے ہیں حتیٰ کہ بیت الخلاء میں جانا بھی۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہمیں انہوں نے یہ حکم دیا کہ ہم (پیشاب یا پاخانہ کے وقت) قبلہ کی طرف منہ نہ کریں نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کریں اور تین پتھروں سے کم پر اکتفا نہ کریں جن (تین) میں گوبر ہونہ ہڈی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ لَهُ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ يَسْتَهْزِءُونَ بِهِ إِنِّي أَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَافَةَ قَالَ أَجَلُ أَمْرِنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَجِي بِإِيمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِي بِذَوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ وَلَا عِظَمٌ

☆ خلاصۃ الباب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت دی ہے کہ استنجے میں صفائی کے لیے کم سے کم تین پتھر استعمال کرنے چاہئیں کیونکہ عام حال یہی ہے کہ تین سے کم میں پوری صفائی نہیں ہوتی۔ لیکن اگر کوئی شخص محسوس کرے کہ اس کو صفائی کے لیے تین سے زیادہ پتھروں یا ڈھیلوں کے استعمال کرنے کی ضرورت ہے تو وہ اپنی ضرورت کے مطابق زیادہ استعمال کرے۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ احادیث میں استنجا کے لیے خاص پتھر کا ذکر اس لیے آتا ہے کہ عرب میں پتھر کے ٹکڑے ہی اس مقصد کے لیے استعمال ہوتے تھے ورنہ پتھر کی کوئی خصوصیت نہیں مٹی کے ڈھیلے اور اسی طرح ہر ایسی پاک چیز سے یہ کام لیا جاسکتا ہے جس سے صفائی کا مقصد حاصل ہو سکتا ہو اور اس کا استعمال نامناسب نہ ہو۔

## ۱۷: بَابُ الدُّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

### باب: پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا منع ہے

۳۱۷: حضرت عبداللہ بن حارث بن جزاز بیدی فرماتے ہیں۔ میں نے ہی سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: تم میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرے اور میں نے ہی سب سے پہلے لوگوں کو یہ حدیث سنائی۔

۳۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ يَقُولُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذَلِكَ.

۳۱۸: حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضاء حاجت کے لئے جانے والے کو قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لیا کرو۔

۳۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسْتَقْبَلَ الَّذِي يَذْهَبُ إِلَى الْغَائِطِ الْقِبْلَةَ وَقَالَ شَرِّقُوا وَغَرِّبُوا.

۳۱۹: حضرت معقل بن معقل اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ

جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پاخانہ کرتے وقت دونوں قبلوں کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۲۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۲۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھڑے ہو کر پانی پینے سے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے (یا رفع حاجت کرنے) سے منع فرمایا۔ (یعنی ان کاموں سے اجتناب کرنے کا حکم فرمایا)۔

**خلاصۃ الساری** مندرجہ بالا احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایات دی ہیں۔ ان میں سے یہ ہے کہ پاخانہ پیشاب کے لیے اس طرح بیٹھا جائے کہ قبلہ کی طرف نہ منہ ہو نہ پیٹھ یہ قبلہ کے ادب و احترام کا تقاضا ہے ہر مہذب آدمی جس کو لطیف اور روحانی حقیقتوں کا کچھ شعور و احساس ہو پیشاب پاخانہ کے وقت کسی مقدس اور محترم چیز کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے بیٹھنا بے ادبی اور گنوار پن سمجھتا ہے۔

**جواب:** اس کی رخصت ہے بیت الخلاء میں اور صحرا میں رخصت نہیں

۳۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ جب قضاء حاجت کے لئے بیٹھنے لگو تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرو اور میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر گیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھے تھے۔

سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ عَنْ أَبِي زَيْدٍ مَوْلَى الثَّغَلِيَّيْنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ وَقَدْ صَحَبَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَهَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ بِغَانِطٍ أَوْ بِنُولٍ .

۳۲۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مُرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا بَنُ لَهَيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ تَهَيَّ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَانِطٍ أَوْ بِنُولٍ .

۳۲۱: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ وَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عُمَيْرُ بْنُ مُرْدَاسٍ الدُّوْنَقِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو يَحْيَى الْبَصْرِيُّ ثَنَا بَنُ لَهَيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَهَيَّ أَنْ أَشْرَبَ قَائِمًا وَأَنْ أَبُولَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ .

۱۸: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ فِي الْكَيْفِ وَ إِبَاحَتِهِ دُونَ الصَّحَارَى

۳۲۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالََا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنَ حَبَّانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَةَ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ يَقُولُ أَنَسٌ إِذَا قَعَدْتَ لِلْغَانِطِ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَ لَقَدْ ظَهَرَتْ ذَاتُ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاعِدًا عَلَى لَبَتَيْنِ

مُسْتَقْبِل بَيْتِ الْمُقَدَّسِ هَذَا حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ.

۳۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيسَى الْحَنَاطِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَيْفِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قَالَ عِيسَى فَقُلْتُ ذَلِكَ لِلشَّعْبِيِّ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ وَصَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَمَّا قَوْلُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ فِي الصُّحُرَاءِ لَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا وَأَمَّا قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا فَإِنَّ الْكَئِيفَ لَيْسَ فِيهِ قِبْلَةٌ اسْتَقْبَلَ فِيهِ خَيْثُ شَيْءٍ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۳۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ عَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْمٌ يَكْفُرُونَ أَنْ يَسْتَقْبِلُوا بِفُرُوجِهِمُ الْقِبْلَةَ فَقَالَ أُرَاهُمْ قَدْ فَعَلُوا هَذَا اسْتَقْبَلُوا بِمَقْعَدَتِي الْقِبْلَةَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غُبَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ مِثْلَهُ.

۳۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا.

۳۲۳: حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے دیکھا۔ راوی عیسیٰ کہتے ہیں میں نے امام شعی رحمہ اللہ سے اس کے متعلق اشکال ظاہر کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ابن عمرؓ نے بھی سچ فرمایا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی سچ فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مطلب ہے کہ جنگل میں ہو تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرو اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بیت الخلاء سے متعلق ہے کیونکہ بیت الخلاء میں کوئی قبلہ نہیں جس طرف چاہو منہ کرلو۔

۳۲۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک (ایسی) جماعت کا ذکر ہوا جو اپنی شرمگاہوں کو قبلہ کی طرف (کرنا) ناپسند کرتے تھے۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد) فرمایا: میرا خیال ہے کہ واقعتاً وہ ایسا ہی کرتے ہیں۔ میرے بیٹھنے کی جگہ کا رخ قبلہ کی طرف کر دو۔

۳۲۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ پھر میں نے وفات سے ایک سال قبل دیکھا کہ آپؐ قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے ہیں۔

خلاصہ الباب ☆ یہ احادیث امام شافعی کے مسلک کی دلیل ہیں۔ احناف کے نزدیک قضاء حاجت کے وقت منہ اور پیٹھ آبادی اور میدان دونوں میں قبلہ کی طرف کرنا مکروہ ہے۔ احناف کی دلیل حدیث ابو ایوب انصاریؓ ہے جو ترمذی بخاری مسلم ابوداؤد نسائی اور موطا امام مالک میں مذکور ہے۔ ترمذی کے الفاظ یہ ہیں: ((اذا اتیم الغائط فلا تستقبلوا ولا تستدبروها ولكن شرقوا وغربوا)) یعنی قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرو اور نہ پیٹھ کرو۔ یہ حدیث راجح ہے تمام راویات پر۔ وجہ ترجیح یہ ہے کہ: (۱) یہ حدیث باتفاق محدثین سند کے اعتبار سے اصح مافی الباب ہے۔

(۲) قانون کلی کی حیثیت رکھتی ہے۔ (۳) حضرت ابوایوب انصاریؓ کی روایت قوی ہے اور مخالف روایات فعلی ہیں اور قاعدہ ہے کہ تعارض کے وقت بالاتفاق قوی احادیث کو ترجیح ہوتی ہے۔ (۴) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث اوفق بالقراءن ہے یعنی قرآن کریم کے بہت موافق ہے کیونکہ قرآن کریم کی کئی آیات تعظیم شعائر اللہ کی اہمیت پر دلالت کرتی ہیں۔

### ۱۹ : بَابُ الْإِسْتِبْرَاءِ بَعْدَ الْبَوْلِ

۳۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ غِيْنَسِيِّ بْنِ يَزْدَادَ الْيَمَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْغَزِيرِ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ثَنَا زَمْعَةُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

### ۲۰ : بَابُ مَنْ بَالَ وَلَمْ يَمْسَسْ مَاءً

۳۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الثَّوَامِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُولُ فَاتَّبَعَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِمَاءٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عُمَرُ أَقَالَ مَاءً قَالَ مَا أَمَرْتُ كُلَّمَا بَلَّثْتُ أَنْ اتَّوَضَّأَ وَ لَوْ لَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً.

### بَابُ: پیشاب کے بعد خوب صفائی کا اہتمام کرنا

۳۲۶: حضرت یزداد یمانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو چاہئے کہ جھاڑے اپنا ذکر تین بار۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

### بَابُ: پیشاب کرنے کے بعد وضو نہ کرنا

۳۲۷: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیشاب کرنے کے لئے گئے تو حضرت عمر آپ کے ساتھ پانی لے گئے۔ فرمایا: اے عمر! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: پانی۔ فرمایا: جب بھی میں پیشاب کروں تو مجھے وضو کرنے کا (وجوبی) حکم نہیں ہے اور اگر میں ایسا کروں (کہ جب بھی پیشاب کروں تو ساتھ ہی وضو بھی کروں) تو یہ سنت بن جائے۔

☆ خلاصہ الباب بیان جواز کے لیے حضور ﷺ نے وضو نہیں کیا۔ ویسے عام عادت مبارکہ پیشاب کے بعد وضو کرنے کی تھی۔

### ۲۱ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَلَاءِ عَلَى قَارِعَةِ

#### الطَّرِيقِ

۳۲۸: حَدَّثَنَا خُرَّمَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَبْرَةَ بْنِ شَرِيحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخَمِيرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَتَحَدَّثُ بِمَا لَمْ يَسْمَعْ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَسْكُتُ عَمَّا سَمِعُوا فَلَبَّغَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

### بَابُ: راستے میں پیشاب کرنے

#### سے ممانعت

۳۲۸: حضرت ابوسعید خیمیری فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ (اہتمام سے) ایسی احادیث بیان فرمایا کرتے تھے جو اور صحابہؓ نے نہ سنی ہوں اور جو احادیث اور صحابہؓ نے بھی سنی ہوں تو وہ (اس اہتمام سے) نہیں سناتے تھے۔ جب عبد اللہ بن عمر کو وہ احادیث معلوم ہوئیں تو فرمایا: بخدا!

میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا اور بعید نہیں کہ معاذ تمہیں قضاء حاجت کے بارے میں آزمائش میں ڈال دیں (اور مشقت میں مبتلا کر دیں) حضرت معاذ کو اس کی اطلاع ہوئی تو حضرت عبداللہ بن عمرو سے ملے اور کہا: اے عبداللہ! رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیث کو جھٹلانا نفاق ہے اور اسکا گناہ (جھوٹ بولنے کی صورت میں) روایت کرنے والے کو ہی ہوتا ہے۔ (یعنی بغیر کسی دلیل کے جھٹلانا نفاق ہے اگر واقعی وہ جھوٹی حدیث ہے تو روایت کرنے والا گنہگار ہے۔ البتہ اگر دلائل سے ثابت ہو

عَمْرُو مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا وَارْشَكَ مُعَاذَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ يَفْتِنَكُمْ فِي الْخَلَاءِ فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَقِيَهُ فَقَالَ مُعَاذُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو إِنَّ التَّكْذِيبَ بِحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِفَاقٌ وَإِنَّمَا أَثَمُهُ عَلَى مَنْ قَالَهُ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا لِمَا عَنِ الثَّلَاثِ الْبَرَّازِ فِي الْمَوَارِدِ وَالظِّلِّ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ.

کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے اور حدیث گھڑ کر بنا رہا ہے تو لوگوں کو بتانا ضروری ہے) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا کہ لعنت کی تین باتوں سے بچو: مسافروں کے اترنے کی جگہ پاخانہ کرنا، سائے اور رانستے میں پاخانہ کرنا۔

۳۲۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچو تم راستے کے بیچ میں رات کو ٹھہرنے سے اور وہاں نماز پڑھنے سے اس لئے کہ وہ سانپوں اور درندوں کی جگہ ہے اور وہاں قضاء حاجت سے اس لئے کہ یہ لعنت کا سبب ہے۔

۳۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ ثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِيَّاكُمْ وَالتَّغْرِيسَ عَلَى جَوَادِ الطَّرِيقِ وَالصَّلَاةَ عَلَيْهَا فَإِنَّهَا مَأْوَى الْحَيَّاتِ وَالتَّبَاعِ وَقَضَاءِ الْحَاجَةِ عَلَيْهَا فَإِنَّهَا مِنَ الْمَلَأِجِنِ.

۳۳۰: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رستے کے درمیان میں نماز پڑھنے سے اور پیشاب پاخانہ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ قُرَّةَ عَنْ بَنِي شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلَّى عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ أَوْ يُضْرَبَ الْخَلَاءُ عَلَيْهَا أَوْ يُبَالَ فِيهَا.

### باب: پاخانہ کے لئے دور جانا

### ۲۲: بَابُ التَّبَاعِدِ لِلْبَرَّازِ فِي الْفَضَاءِ

۳۳۱: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے دور تشریف لے جاتے۔

۳۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبُ أَبْعَدَ

۳۳۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک سفر میں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ قضاء

۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُيَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ عَطَاءِ الْخِرَاسَانِيِّ عَنْ النَّبِيِّ



حاجت کے لئے ایک طرف تشریف لے گئے واپس آ کر پانی منگوایا اور وضو کیا۔

۳۳۳: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے دور تشریف لے جاتے۔

۳۳۴: حضرت عبدالرحمن بن ابی قراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے دور تشریف لے جاتے تھے۔ (یعنی کوشش کرتے کہ نظروں سے اوجھل ہو جائیں)۔

۳۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ اس وقت تک قضاء حاجت نہ فرماتے جب تک نگاہوں سے اوجھل نہ ہو جاتے۔

۳۳۶: حضرت بلال بن حارث مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے (ہم سے) دور تشریف لے جاتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں شرم و حیاء و شرافت کا جو مادہ ودیعت کر رکھا ہے اس کا تقاضا ہے کہ انسان اس کی کوشش کرے کہ اپنی اس قسم کی بشری ضرورتیں اس طرح پوری کرے کہ کوئی آنکھ اس کو نہ دیکھے اگرچہ اس کے لیے اس کو دور سے دور جانے کی تکلیف اٹھانی پڑے۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا اور یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم تھی۔

باب: پیشاب پاخانہ کیلئے موزوں جگہ تلاش کرنا  
۳۳۷: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو ڈھیلے سے استنجا کرے تو چاہئے کہ طاق عدد لے۔ جو کرے تو اچھا ہے اور جو نہ کرے تو کوئی حرج

قال كنت مع النبي ﷺ في سفر فتنجى لحاجته ثم جاء فدعا بوضوء فتوضأ. (اسنادہ ضعیف)

۳۳۳: حدثنا يعقوب بن حميد بن كاسب ثنا يحيى بن سليم عن ابن خنيم عن يونس بن خباب عن يعلی بن مرّة ان النبي ﷺ كان اذا ذهب الى الغائط ابتعد.

۳۳۴: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ومحمد بن بشر قال ثنا يحيى بن سعيد القطان عن أبي جعفر الخطمي قال أبو بكر بن أبي شيبة واسمه عمير بن يزيد عن عمارة بن خزيمة والحرث بن فضيل عن عبد الرحمن بن أبي قراد قال حججت مع النبي ﷺ فذهب لحاجته فابتعد.

۳۳۵: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا غبيل الله ابن موسى اناسا اسماعيل بن عبد الملك عن أبي الزبير عن جابر قال خرجنا مع رسول الله ﷺ في سفر وكان رسول الله ﷺ لا يأتي البراز حتى يتغيب فلا يرى.

۳۳۶: حدثنا العباس بن عبد العظيم الغبري ثنا عبد الله بن كثير بن جعفر ثنا كثير بن عبد الله المزني عن أبيه عن جده عن بلال بن الحرث المزني ان رسول الله ﷺ كان اذا اراد الحاجة ابتعد. (في اسنادہ كثير بن عبد الله ضعيف)

## ۲۳: باب الإتيان للغائط والبول

۳۳۷: حدثنا محمد بن بشر ثنا عبد الملك بن الصباح ثنا ثور بن يزيد عن حصين الحميري عن أبي سعيد الخدري عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلي الله

علیہ وسلم قال من استجمر فلیوتر من فعل ذالک فقد احسن و من لا فلا خرج و من تحلل فلیعظ و من لا کف فلیتلع من فعل ذالک فقد احسن و من لا فلا خرج و من الخلاء فلیستر فان لم یجد الا کثیبا من رمل فلیمذذہ علیہ فان الشیطان یلعب بمقاعد بن ادم من فعل فقد احسن و من لا فلا خرج۔

زال کر) زیادہ کر لے اس لئے کہ شیطان انسان کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے (اس لئے انسانوں سے پردہ کے ساتھ ساتھ شیاطین سے بھی حتی الامکان پردہ بہتر ہے) جو ایسا کر لے تو بہت اچھا اور نہ کرے تو کوئی حرج بھی نہیں۔

۳۳۸: حدثنا عبد الرحمن بن عمر ثنا عبد الملك بن الصباح بإسنادہ نحوه و زاد فیہ و من اکتحل فلیؤکثر من فعل فقد احسن و من لا فلا خرج و من لا کف فلیتلع۔

۳۳۸: دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جو سرمہ لگائے تو طاق عدد کا خیال رکھے جو کر لے تو اچھا ہے اور نہ کرے تو حرج نہیں اور جو زبان کی حرکت سے نکالے تو وہ نکل لینا چاہئے۔

۳۳۹: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن الاغتمش عن المنہال بن عمرو عن یعلی ابن مرۃ عن ابیہ قال کنت مع النبی ﷺ فی سفر فاراد ان یقضى حاجتہ فقال لی انت تلک الاشارۃ تبین قال وکیع یعنی النخل الصغار فقل لہما ان رسول اللہ ﷺ یأمرکم ان یجتمعا فاجتمعا فاستربہما فقضى حاجتہ ثم قال لی انتہما فقل لہما لترجع کل واحدہ منکما الی مکانہما فقلت لہما فرجعنا لہ شاهد من حدیث انس و ابن عمر وواہما (ترمذی)

۳۳۹: یعلی بن مرہ سے روایت ہے ان کے والد نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ قضاء حاجت کرنا چاہتے تھے مجھے فرمایا: ان دو کھجور کے درختوں کے پاس جا کر ان سے کہو کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں ایک جگہ ہو جانے کا حکم دیتے ہیں (میں نے ایسا ہی کیا) تو وہ ایک جگہ ہو گئے آپ نے ان کی آڑ میں قضاء حاجت کی۔ پھر مجھ سے فرمایا: ان سے جا کر کہو کہ ہر ایک اپنی سابقہ جگہ پر واپس ہو جائے میں نے ان سے کہہ دیا تو وہ واپس (اپنی جگہ پر) آ گئے۔

۳۴۰: حدثنا محمد بن یحیی ثنا أبو النعمان ثنا مہدی بن میمون ثنا محمد بن ابی یعقوب عن الحسن بن سعید عن عبد اللہ بن جعفر قال کان احب ما اشربہ النبی ﷺ لحاجتہ ہذق او حائش نخل۔

۳۴۰: حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: قضاء حاجت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پسندیدہ آڑ زمین کا ٹیلہ یا کھجور کے درختوں کا جھنڈ تھی۔

۳۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

۳۴۱: حدثنا محمد بن عقیل بن خویلد حدثنی حفص

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الشَّعْبِ فَبَالَ حَتَّى أَتَى أَوَى لَهُ مِنْ فَكٍّ وَرَكْبَةٍ حِينَ بَالَ.

فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھاٹی کی طرف مڑے اور پیشاب کیا اور مجھے پیشاب کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کشادہ ہونے پر رحم آ رہا تھا۔

**خلاصۃ الباب** ☆ لاک: زبان سے کوئی چیز دانتوں سے نکالنا کیونکہ خلال کی وجہ سے دانتوں سے خون بھی نکل سکتا ہے۔ ہذف: ٹیلہ۔ خائش: جھنڈ۔ ان حادیث مبارکہ میں طاق مرتبہ کامسنون ہونا بیان کیا گیا ہے اور قضاء حاجت کے وقت پردہ اور ستر کا ضروری ہونا ثابت ہوتا ہے۔

۲۴: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُمُعَةِ عَلَى الْخَلَاءِ وَالْحَدِيثِ عِنْدَهُ

باب: قضاء حاجت کے لئے جمع ہونا اور اس وقت گفتگو کرنا منع ہے

۳۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَنبَأَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَّاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَسْجُجُ اثْنَانِ عَلَى غَائِطِهِمَا يَنْظُرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى غُورَةِ صَاحِبِهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمُقُّ عَلَى ذَلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا سَلَمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَرَّاقُ ثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَهُوَ الصَّوَابُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ

۳۴۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو شخص بھی قضاء حاجت کے درمیان باتیں نہ کریں کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کی شرمگاہ کی طرف دیکھ سکتا ہو۔ اس لئے کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کو غصہ دلانے والی ہے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

(ایک دوسرے کے سامنے قضاء حاجت کرنا شرم و حیا کے خلاف ہے حیا تو ایمان کا مستقل حصہ ہے نیز قضاء حاجت کے وقت باتیں کرنا بھی ممنوع ہے۔)

۲۵: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُولِ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے

۳۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ.

۳۴۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۳۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہرے ہوئے پانی

ﷺ لَا يَتَوَلَّى أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّابِدِ۔

میں ہرگز کوئی پیشاب نہ کرے۔

۳۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا

۳۴۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول

يَحْيَى ابْنُ خَمَزَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز کوئی بھی ٹھہرے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَوَلَّى أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ النَّافِعِ۔

ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔

☆ خلاصۃ الباب: پیشاب نجس ہونے کی وجہ سے پانی کو بھی ناپاک کر دے گا تو پانی کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ پانی تو

اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نصیحت ہے۔ اس کو پاک صاف رکھنے کا حکم ہے۔

## ۲۶: بَابُ التَّشْدِيدِ فِي الْبَوْلِ

## باب: پیشاب کے معاملے میں شدت

۳۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ

۳۴۶: حضرت عبدالرحمن بن حسنہ فرماتے ہیں: رسول

الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ

اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

میں ڈھال تھی آپ نے اس کو رکھا پھر (اس کی آڑ میں)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ إِلَيْهَا

بیٹھے اور پیشاب کیا۔ ایک شخص (کافر) نے کہا اس کو

فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَنْظِرُوا إِلَيْهِ يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ فَسَمِعَهُ

دیکھو عورتوں کی طرح پیشاب کر رہا ہے۔ نبی ﷺ نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَكَ أَمَا عَلِمْتَ مَا

اس کی یہ بات سنی۔ فرمایا: تیرا ستیاناس ہو تجھے پتہ نہیں

أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ

بنی اسرائیل کے ایک شخص کو کیا سزا ملی۔ بنی اسرائیل میں

فَرَضُوا بِالْمَقَارِيطِ فَتَهَا هُمْ عَنْ ذَلِكَ فَعَذَّبَ فِي قَبْرِهِ

جب کسی کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تو اس کو قینچیوں سے

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا غَيْثُ اللَّهِ بْنُ

کاٹ دیتے تھے ایک شخص نے ایسا کرنے سے ان کو منع

مُوسَى أَنْبَأَنَا الْأَعْمَشُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

کیا تو اس منع کرنے والے کو قبر میں عذاب ہوا۔

۳۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَكِيعٌ

۳۴۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو نئی قبروں کے قریب سے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَبْرَيْنِ جَدِيدَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا

گزرے تو فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان

يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُهُ مِنْ بَوْلِهِ وَ أَمَّا

کو کسی مشکل کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ ایک تو

الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ۔

پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔

۳۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

۳۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اکثر عذاب قبر

لِللَّهِ ﷺ أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ۔

پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۳۴۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ

۳۴۹: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

شَيْبَانٌ حَدَّثَنِي بِخُرْبَيْنِ مَرَّارٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيُعَذَّبُ فِي الْبُؤْلِ وَ أَمَّا الْآخَرُ فَيُعَذَّبُ فِي الْغِيَةِ.

صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: ان کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی مشکل کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے بلکہ ایک کو پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے اور دوسرے کو غیبت کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔

☆ خلاصہ الباب ۳۵۰ ان احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں آدمیوں کے عذاب کا اور ان کے دو خاص گناہوں کو بتایا ہے۔ ایک کے متعلق بتایا کہ وہ چغلی کرتا پھرتا تھا جو عظیم اخلاقی جرم ہے اور قرآن مجید میں بھی ایک جگہ اس کا ذکر ایک کافرانہ خصلت یا منافقانہ عادت کے طور پر کہا گیا ہے اور دوسرے کے عذاب کا سبب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا کہ وہ پیشاب کی گندگی سے بچاؤ اور پاک و صاف رہنے میں بے احتیاطی کرتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پیشاب کی گندگی سے بچنا یعنی اپنے جسم اور اپنے کپڑوں کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا اللہ تعالیٰ کے اہم احکام میں سے ہے اور اس میں کوتاہی اور بے احتیاطی ایسی مصیبت ہے جس کی سزا آ دی کو قبر میں بھگتنی پڑتی ہے۔

۲۷: بَابُ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبُولُ

۳۵۰: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلَبِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ وَغَلَّةَ أَبِي سَاسَانَ الرَّقَاشِيِّ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قَنْفَذٍ ابْنِ عُمَيْرٍ بْنِ جُدْعَانَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي مِنْ أَنْ أَرَدَ إِلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو خَاتِمٍ ثَنَا الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي غَرْوَبَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۳۵۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُمَارٍ ثَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يُحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَرَغَ ضَرَبَ بِكَفِّهِ الْأَرْضَ فَتَيَمَّمُ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

۳۵۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ

۳۵۰: حضرت مہاجر بن قنفذ بن عمیر بن جذعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر رہے تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا جب وضو سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: سلام کا جواب دینے سے یہ مانع ہوا کہ میں بے وضو تھا۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۳۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے آپ پیشاب کر رہے تھے انہوں نے سلام کر دیا۔ آپ نے سلام کا جواب نہ دیا اور جب فارغ ہوئے تو زمین پر دونوں ہاتھ مار کر تیمم کیا پھر سلام کا جواب دیا۔

۳۵۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہاشم بن البرید عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد اللہ ان رجلاً مرَّ علی النبی ﷺ وهو یؤول فسلم علیہ فقال لہ رسول اللہ ﷺ اذا رايتنی علی مثل هذه الحالة فلا تسلم علی فانک فان فعلت ذالک لم ارڈ علیک .

ہے: ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے۔ انہوں نے سلام کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جب تم مجھے اس حالت میں دیکھو تو سلام مت کیا کرو اگر ایسا کرو گے تو میں (سلام کا) جواب نہ دوں گا۔

۳۵۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي الشَّرَى الْعَسْقَلَانِيُّ قَالَا ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَأُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ .

۳۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے۔ آپ پیشاب کر رہے تھے انہوں نے سلام کر دیا۔ آپ نے جواب نہ دیا۔

**خلاصۃ الباب ☆** جن مواقع میں سلام کرنے کی ممانعت ہے ان میں پیشاب پاخانہ کا موقع بھی ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ بغیر طہارت کے ذکر کرنا اور سلام کا جواب دینا کیسا ہے۔ احادیث الباب سے بعض حضرات نے استدلال کیا ہے کہ بغیر وضو کے ذکر اور سلام کا جواب درست نہیں۔ جمہور علماء فرماتے ہیں کہ یہ احادیث منسوخ ہیں یا ضعیف ہیں اس لیے قابل استدلال نہیں۔

## ۲۸: بَابُ الْإِسْتِجَاءِ بِالْمَاءِ

۳۵۴: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ الشَّرَى ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ قَطُّ إِلَّا مَسَّ مَاءً .

۳۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت سے فارغ ہو کر (استنجا میں) پانی ضروری استعمال فرماتے ہیں۔

۳۵۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنِی طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِی أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَنَّ هَذِهِ آيَةُ نَزَلَتْ: ﴿رَجُلًا يُجْثُونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ﴾ [التوبہ: ۱۰۸] قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَنَّى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ فَمَا طَهَّرْتُمْ قَالُوا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَجِي بِالْمَاءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمْ مَوَازٍ .

۳۵۵: حضرت ابویوب انصاری جابر بن عبد اللہ انس بن مالک رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ آیت: ﴿رَجُلًا يُجْثُونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا...﴾ (التوبہ: ۱۰۸) اُتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ انصار اللہ تعالیٰ نے طہارت کی وجہ سے تمہاری تعریف فرمائی ہے تو تم طہارت کیسے حاصل کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا نماز کے لئے وضو کرتے ہیں۔ جنابت ہو جائے تو غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں۔ فرمایا: بس یہی وجہ ہے تم اس کو تھامے رکھو۔

۳۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ النَّاجِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ مَقْعَدَهُ ثَلَاثًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَعَلْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ ذَوَاءً وَطَهُورًا قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ وَابْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَا ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ ثَنَا شَرِيكَ نَحْوَهُ.

۳۵۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم (قضاء حاجت کے بعد) مقعد تین بار دھوتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے ایسا کیا تو معلوم ہوا کہ یہ (بیماریوں بواسیر وغیرہ کا) علاج بھی ہے اور پاکیزگی بھی۔ دوسری سند سے یہی مضمون ہے۔

۳۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ قَبَاءٍ: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ﴾ [التوبة: ۱۰۸] قَالَ كَانُوا يَسْتَجِدُّونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةُ.

۳۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل قباء کے بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ﴾ [التوبہ: ۱۰۸] کہ وہ پانی سے استنجا کرتے تھے تو ان کے بارے میں یہ آیت اتری۔

**خلاصۃ الباب ☆** عرب کے بہت سے لوگ صرف ڈھیلے پتھر سے استنجا کرنے پر اکتفاء کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (موٹی چھوٹی غذا اور ہاضمہ کی درستی کی وجہ سے) ان لوگوں کی اجابت اونٹ کی میٹنیوں کی طرح خشک ہوتی تھی اس لیے استنجا میں ان کو پانی کے استعمال کی خاص ضرورت بھی ہوتی تھی اور وہ صرف پتھر کے استعمال پر اکتفاء کر لیتے تھے لیکن انصار کی عادت پانی کے استعمال کی بھی تھی۔ قرآن مجید میں ان کی پاکیزگی کی تحسین و تعریف نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہدایت فرمائی کہ وہ اس کو اپنے اوپر لازم کر لیں اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل تو یہ تھا ہی۔ نیز مٹی میں ہاتھ ملنے سے بدبود وغیرہ زائل ہو جاتی ہے اس لیے ہاتھ زمین پر ملے۔ (علوی)۔

آج کل صابن چونکہ عام دستیاب ہے اور یہ چیزیں صابن اور پانی کی غیر موجودگی میں مستحب ہیں۔ (ابومعاذ)

۲۹: بَابُ مَنْ دَلَّكَ يَدُهُ بِالْأَرْضِ بَعْدَ

بَابُ: استنجا کے بعد ہاتھ زمین

پر مل کر دھونا

الِاسْتِنْجَاءِ

۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ خَاجَتَهُ ثُمَّ اسْتَجَى مِنْ تَوْرَثِهِ ذَلِكَ يَدُهُ بِالْأَرْضِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ شَرِيكَ نَحْوَهُ.

۳۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کی۔ پھر لوٹے سے استنجا کیا۔ پھر زمین پر اپنا ہاتھ ملا۔ (بغرض صفائی)۔

۳۵۹: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جھاڑی میں گئے اور قضاء حاجت کر کے آئے تو جریر پانی کی چھاگل لے گئے۔ آپ نے استنجا کیا اور مٹی سے ہاتھ ملا۔

باب: برتن ڈھانکنا

۳۶۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے باندھنے اور برتن ڈھانپنے کا حکم دیا۔ (یہ حکم دن رات ہر وقت ہے لیکن رات کو خصوصی اہتمام کرنا چاہیے)۔

۳۶۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تین برتن ڈھانپ کر رکھ دیا کرتی تھی۔ ایک برتن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے لئے ایک برتن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک کے لئے اور ایک (آپ ﷺ کے) پینے کے لئے۔

۳۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طہارت میں کسی سے مدد نہ لیتے تھے اور نہ صدقہ میں جو بطور خیرات دیتے تھے بلکہ یہ کام بذات خود کیا کرتے تھے۔

☆ خلاصۃ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فعل و عمل میں امت کے لیے راہنمائی ہے۔ آپ اپنے کام خود سرانجام دیتے۔ حتیٰ الوسع کسی دوسرے سے مدد نہ لیتے۔ لیکن کوئی دوسرا بخوشی کام کر دے تو یہ بھی جائز ہے۔

باب: کتائمہ ڈال دے تو برتن دھونا

۳۶۳: حضرت ابو زرین کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو دیکھا کہ سر پر ہاتھ مار کر فرمانے لگے: اے عراق والو! تم سمجھتے ہو کہ میں رسول اللہ پر جھوٹ باندھ

۳۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ ثَنَا ابْنُ بَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْفَيْضَةَ فَقَطَّي حَاجَتَهُ فَأَتَاهُ جَرِيرٌ بِأَدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَاسْتَجَى مِنْهَا وَمَسَحَ يَدَهُ بِالتُّرَابِ.

۳۰: تَغْطِيَةُ الْإِنَاءِ

۳۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُوكَى أَسْقِيَتُنَا وَتُغَطَّى آيَتُنَا.

۳۶۱: حَدَّثَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ ثَنَا حَرْمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ثَنَا حَرِيشُ بْنُ الْحَرِيبِ أَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَصْنَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ إِنَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ مُحْمَرَةً إِنَاءً لَطْهُورِهِ وَإِنَاءً لِمَسْوَاكِهِ وَإِنَاءً لَشْرَابِهِ.

(في الزوائد ضعيف لا تفاهم على ضعف

حریش بن الحریت)

۳۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا مَطْهَرُ بْنُ الْهَيْثَمِ ثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ ابْنِ جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَكُلُ طَهُورَهُ إِلَى أَحَدٍ وَلَا صَدَقَتَهُ الَّتِي يَتَصَدَّقُ بِهَا يَكُونُ هُوَ الَّذِي يَقُولُ لَهَا بِنَفْسِهِ.

(في الزوائد اسناده ضعيف لضعف مطهر بن الهيثم)

۳۱: بَابُ غَسْلِ الْإِنَاءِ مِنَ وَلُؤْغِ الْكَلْبِ

۳۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي زُرَّيْنٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَضْرِبُ جَبْهَتَهُ بِيَدِهِ وَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ أَنْتُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّي أَكْذِبُ



عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيَكُونَ لَكُمْ الْمَهْنُ وَعَلَى الْإِثْمِ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَخَذَكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ."

رہا ہوں تاکہ تمہارے لئے آسانی رہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اس کو سات مرتبہ دھو لے۔

۳۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا زَوْحُ بْنُ عَبَادَةَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَخَذَكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ."

۳۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کتا تمہارے کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو سات بار دھو لے۔

۳۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرَفًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْفَلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغُفْرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالْتُّرَابِ."

۳۶۵: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو سات مرتبہ دھو لو اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجھو۔

۳۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو مَرْيَمَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَخَذَكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ."

۳۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو چاہئے کہ سات بار برتن دھو لے۔

**خلاصۃ الباب ☆** کتا کسی برتن میں منہ ڈالے اور لعاب لگ جائے تو سوائے امام مالک کے باقی ائمہ برتن اور پانی دونوں کو ناپاک کہتے ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا کیونکہ باقی نجاستیں تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ کتے کا جھوٹا بول و براز گوبر وغیرہ سے ہلکا ہے۔ مندرجہ بالا احادیث کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم پہلے تھا جب کتوں کے بارہ میں سخت حکم تھا اس لیے عبداللہ بن مغفل راوی حدیث اپنی روایت کے خلاف تین مرتبہ دھونے کا فتویٰ دیتے تھے۔

باب: بلی کے جھوٹے سے وضو

کرنے کی اجازت

۳۶۷: حضرت کبشہ بنت کعب جو حضرت ابوقتاہ کی بہو تھیں سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوقتاہ کے لئے وضو کا پانی برتن میں ڈالا۔ بلی آ کر پینے لگی تو حضرت ابوقتاہ رضی اللہ عنہ نے برتن جھکا دیا میں ان کی طرف (تعجب سے) دیکھنے لگی۔ فرمایا: میری بھتیجی تمہیں تعجب ہو

۳۶۲: بَابُ الْوُضُوءِ بِسُورِ الْهَرَّةِ وَالرُّخْصَةِ

فِي ذَلِكَ

۳۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُمَيْدٍ عَنْ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبٍ وَكَانَتْ تَحْتَ بَعْضِ وَلَدِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهَا ضَبَّتْ لِأَبِي قَتَادَةَ مَاءً يَنْوِضًا بِهِ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ

رہا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ناپاک نہیں یہ تو تمہارے گھروں میں گھومنے پھرنے والی ہے۔  
۳۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں سے وضو کر لیا کرتے تھے جس میں سے بلی پانی پی چکی ہوتی تھی۔

۳۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلی نماز کو نہیں توڑتی کیونکہ وہ گھر کی چیزوں میں سے ہی ہے۔

فَاضْفَى لَهَا الْإِنَاءَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَةَ أَخِي اتَّعَجِبِينَ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ هِيَ مِنَ الطَّوَافِينَ أَوْ الطَّوَافَاتِ.

۳۶۸: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَافِعٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ تُوْبَةَ قَالَا ثنا يَحْيَى بْنُ ذَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَوَضَّأُ أَبَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ قَدْ أَصَابَتْ مِنْهُ الْهَرَّةُ قَبْلَ ذَلِكَ.

۳۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ الْحَنْفِيَّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْهَرَّةُ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ لِأَنَّهَا مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ.

خلاصۃ السباب ☆ جمہور ائمہ کے نزدیک بلی کا جوٹھا پاک ہے۔ یہ احادیث ان کی دلیل ہیں۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ بلی کا جوٹھا ناپاک ہونا چاہیے کیونکہ اس کا گوشت حرام ہے اور اس کا دودھ بھی حرام ہے لیکن احادیث کی وجہ سے تخفیف ہو گئی کہ مکروہ ہے۔

باب: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے جواز میں

۳۳: بَابُ الرُّخْصَةِ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

۳۷۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ نے بڑے برتن میں سے (پانی لے کر) غسل کیا۔ پھر رسول اللہ غسل یا وضو کے لئے تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا کہ میں حالت جنابت میں تھی۔ فرمایا: پانی کو جنابت نہیں لگتی (یعنی وہ ناپاک نہیں ہوتا)

۳۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے غسل جنابت کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بچے ہوئے پانی سے وضو غسل کیا۔

۳۷۲: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ

۳۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سَمَاقِ بْنِ خُرَبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَفْنَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُغْتَسَلَ أَوْ يَتَوَضَّأَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ جُنْبًا فَقَالَ الْمَاءُ يُجَنِّبُ.

۳۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَمَاقِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اغْتَسَلَتْ مِنْ جَنَابَةٍ فَتَوَضَّأَ وَغْتَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ فَضْلِ وَضُوءِهَا.

۳۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ

اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالُوا ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ  
بِشْرِ بْنِ عَكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ  
النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ بِفَضْلِ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ. ہوئے پانی سے وضو کیا۔

☆ خلاصۃ الباب: جمہور ائمہ کے نزدیک عورت کا بچا ہوا پانی مرد استعمال کر سکتا ہے اور مرد کا بچا ہوا پانی عورت استعمال کر سکتی ہے خواہ دونوں اکٹھے استعمال کریں یا یکے بعد دیگرے۔ احادیث باب جمہور کی دلیل ہیں۔

### ۳۴: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَالِكَ

### باب: اس کی ممانعت

۳۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضْءِ  
الْمَرْأَةِ. حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

۳۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ ثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
سُرْجَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ  
بِفَضْلِ وَضْءِ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلَكِنْ  
يَشْرَعَانِ جَمِيعًا. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مرد عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے یا عورت مرد کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے بلکہ دونوں ایک ساتھ شروع کریں۔

۳۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عُثَيْبُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ  
وَأَهْلُهُ يَغْتَسِلُونَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَلَا يَغْتَسِلُ أَحَدُهُمَا بِفَضْلِ  
صَاحِبِهِ. امام ابن ماجہ فرماتے ہیں۔ پہلی بات ہی صحیح ہے اور دوسری بات میں وہم ہو گیا ہے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۳۴۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے اور کوئی ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہ کرتا تھا۔

(فی الزوائد اسنادہ ضعیف)

☆ خلاصۃ الباب: امام احمد اور اسحق رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ عورت کا بچا ہوا پانی مرد کے لیے مکروہ ہے۔ یہ احادیث ان کا مستدل ہیں۔ جمہور کی طرف سے کئی جوابات دیئے گئے ہیں۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں یہ نہیں اور

ممانعت معاشرت سے متعلق ہے۔ چونکہ عورت مرد کے مقابلہ میں (اکثر) نظافت اور طہارت و پاکیزگی کا اہتمام کرتی ہے اس لیے اس کے بچے ہوئے سے مرد (شوہر) کو تکلیف ہو سکتی ہے اور یہ چیز زوجین کے درمیان سوء معاشرت کا سبب ہو سکتی ہے اس لیے اس سے منع کیا گیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان احادیث میں ممانعت تشریحی نہیں بلکہ ارشاد کے لیے ہے۔

پاپ: مرد و عورت کا ایک ہی

برتن سے غسل

۳۷۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۳۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی حالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

۳۷۸: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک ہی برتن سے غسل کیا۔ جس میں گندھے ہوئے آٹے کے اثرات تھے۔

۳۷۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتی تھیں۔

۳۸۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔ (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ایک ہی برتن سے غسل فرمایا کرتے تھے)۔

۳۵: بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ

وَاحِدٍ

۳۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

۳۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةُ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

۳۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ وَ مَيْمُونَةُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فِي قِصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ.

۳۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَزْوَاجُهُ يَغْتَسِلُونَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. (فِي الزَّوَالِدِ هَذَا إِسْنَادُهُ حَسَنٌ)

۳۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ إِمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

## ۳۶: بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَتَوَضَّانِ

مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

۳۸۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّوْنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

۳۸۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ثَنَا أَنَسُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النُّعْمَانِ وَهُوَ ابْنُ سَرْجٍ عَنْ أُمِّ صَبِيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ قَالَتْ رَبَّنَا اخْتَلَفَتْ يَدَيَّ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْوُضُوءِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَاجَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ أُمُّ صَبِيَّةَ هِيَ خَوْلَةُ بَنَاتٍ قَيْسٍ فَلَمْ تَكُتْ لِأَبِي زُرْعَةَ فَقَالَ صَدَقَ.

۳۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ ثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي خَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرَمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمَا كَانَا يَتَوَضَّانِ جَمِيعًا لِلصَّلَاةِ.

## ۳۷: بَابُ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيدِ

۳۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي فَرَاةَ الْقَبَسِيِّ عَنْ أَبِي زَيْدٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجَنَّةِ عِنْدَكَ طَهُورٌ قَالَ لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ نَبِيدٍ أَوْ أَذَاوَةٍ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ فَتَوَضَّأَ هَذَا حَدِيثٌ وَكِيعٌ.

۳۸۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ خُنْسِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

## بَابُ: مرد اور عورت کا ایک برتن

سے وضو کرنا

۳۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مرد اور عورتیں ایک برتن سے وضو کر لیا کرتے تھے۔

۳۸۲: حضرت ام صبیہ جہنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ بسا اوقات ایک برتن سے وضو کرنے میں میرا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ایک دوسرے سے ٹکرا گیا۔

ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد کو یہ کہتے سنا کہ ام صبیہ خولہ بنت قیس ہیں میں نے ابو زرہ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ سچ کہا۔

۳۸۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاتی ہیں: وہ دونوں نماز کے لئے اکٹھے وضو کرتے تھے۔

## بَابُ: نبید سے وضو کرنا

۳۸۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لیلۃ الجن (جس رات میں جنوں کو وعظ کے لیے مکہ سے باہر تشریف لے گئے تھے) میں ارشاد فرمایا: تمہارے پاس وضو کا پانی ہے؟ عرض کیا: کچھ نہیں سوائے تھوڑی سے نبید کے چھاگل میں۔ ارشاد فرمایا: پاک کھجوریں پاک کرنے والا پانی اور وضو کر لیا۔

۳۸۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ الجن میں حضرت ابن مسعود سے فرمایا: تمہارے پاس پانی

لابن مسعود لیلۃ الجن معک ماء قال لا الا نبیذا فی سبطیۃ فقال رسول اللہ ﷺ تمرۃ طیبۃ و ما طہور صبت علی قال فضبت علیہ فتوضا بہ (حدیث ابن عباس تفردیہ المصنف)

ہے؟ عرض کیا نہیں مگر نبیذ مشکیزہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے والا۔ میرے اوپر پانی ڈالو میں نے ڈالا اور آپ نے وضو کیا۔

### خلاصۃ الباب ☆ نبیذ کی تین قسمیں ہیں:

(۱) غیر مطبوح، غیر مسکر، غیر ملور قیق: یعنی نہ پکایا گیا نہ نشہ آور اور میٹھا ہو اور نہ پتلا ہو۔ اس سے باتفاق وضو جائز ہے۔

(۲) مطبوح، مسکر، غلیظ: یعنی جو پکایا گیا نشہ آور اور گاڑھا تھا۔ جس کی رقت اور سیلان ختم ہو گیا ہو۔ اس سے باتفاق وضو جائز ہے۔

(۳) حلور قیق، غیر مطبوح، غیر مسکر: یعنی میٹھا پتلا نہ پکایا گیا اور نہ نشہ آور۔ اس کے بارہ میں اختلاف ہے اور کئی مذاہب ہیں۔ ۱: جمہور ائمہ اور احناف میں سے امام ابو یوسفؒ کے نزدیک وضو جائز نہیں۔ ۲: وضو متعین ہے اور تیمم ناجائز ہے۔ حضرت سفیان ثوریؒ اور امام ابو حنیفہؒ کی ایک مشہور روایت ہے۔ ۳: وضو واجب ہے اور اس کے بعد تیمم مستحب ہے۔ یہ مذہب امام اسحاق بن راہویہؒ کا ہے۔ ۴: امام محمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ اگر دوسرا پانی موجود نہ ہو تو پہلے اس نبیذ سے وضو کرے بعد میں تیمم بھی کرے۔ امام ابو حنیفہؒ کی ایک روایت بھی یہی ہے۔ علامہ کاسانی نے بدائع میں نقل کیا ہے کہ امام صاحب نے آخر میں جمہور کے مذہب کی طرف رجوع فرمالیا تھا۔ لہذا اب نبیذ سے وضو کے ناجائز ہونے پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔ حنفیہ میں سے امام طحاویؒ، علامہ ابن نجیم مصریؒ اور قاضی خان نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

### ۳۸: بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

### باب: سمندری پانی سے وضو کرنا

۳۸۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ هُوَ مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رِيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرْكَبُ الْبَحْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطُّهُورُ مَاءُهُ الْجَلُّ مَيْتَةٌ.

۳۸۶: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم سمندری سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی بھی لے لیتے ہیں اگر ہم اس سے وضو بھی کریں تو پیا سے رہ جائیں تو کیا ہم سمندری پانی سے وضو کر لیا کریں؟ فرمایا: اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار (خود بخود مر جانے والی مچھلی) حلال ہے۔

۳۸۷: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مَخْشِيٍّ عَنْ ابْنِ الْفَرَّاسِيِّ قَالَ كُنْتُ إِصْنَدُ وَ

۳۸۷: حضرت ابن فراسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں شکار کیا کرتا تھا اور میرا ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی رکھتا تھا اور میں نے سمندری پانی سے وضو کیا اور

کانت لی قربۃ اجعل فیہا ماء و انی توضأت بماء البحر  
فذكرت ذالک لرسول اللہ ﷺ فقال هو الطهور ماء  
الحل مینتہ (رجال هذا الحديث لقات)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ ارشاد  
فرمایا: سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار  
حلال ہے۔

۳۸۸: حدثنا محمد بن یحییٰ ثنا أحمد بن حنبل ثنا أبو  
القاسم بن ابی الزناد قال حدثنی إسحق بن حازم عن عبید اللہ  
هو بن مقسم عن جابر أن النبی ﷺ سئل عن ماء البحر فقال  
هو الطهور ماء الحل مینتہ قال أبو الحسن بن سلمة حدثنا  
عبد بن الحسن الهستجانی ثنا أحمد بن حنبل ثنا أبو القاسم  
بن ابی الزناد ثنا إسحق بن حازم عن عبید اللہ هو ابن  
مقسم عن جابر بن عبد اللہ أن النبی ﷺ فذكر نحوه: ہے۔

۳۸۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندری پانی کے  
بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا  
مردار حلال ہے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی  
ہے۔

☆ خلاصۃ الباب سائل نے کہا کہ ہم دریائی سفر کرتے ہیں، میٹھا پانی ہمارے پاس بہت کم ہوتا ہے۔ کیا سمندر کے  
کھاری پانی سے وضو کرنا جائز ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: سمندر کا کھاری پانی پاک ہے اور  
سمندر میں مدوجزر کی وجہ سے جو مچھلی دریا سے باہر مرجائے وہ بھی حلال ہے۔

یہاں پر دریائی جانوروں کی حلت و حرمت کا مسئلہ فقہاء کرامؒ کے مابین زیر بحث ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک  
خنزیر بحری کے علاوہ تمام جانور حرام ہیں اور طانی مچھلی بھی حلت سے مستثنیٰ ہے۔ امام شافعیؒ کے اس بارہ میں چار اقوال  
منقول ہیں۔

ہم یہاں پر احناف کے دلائل ذکر کرتے ہیں جن سے مسئلہ واضح ہو جائے گا۔

### احناف کے دلائل ☆

(۱) قرآن مجید کی آیت: ﴿وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ﴾ [سورۃ اعراف] مطلب یہ ہے کہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں  
کے سامنے خبیث اشیاء کی حرمت بیان کرتے ہیں۔ اس آیت سے استدلال اس طرح ہے کہ خبائث سے مراد وہ  
مخلوقات ہیں جن سے طبیعت انسانی گھن کرتی ہے۔ لہذا مچھلی کے علاوہ دوسرے تمام سمندری جانور ایسے ہیں جن سے طبیعت  
انسانی گھن کرتی ہے تو سمک (مچھلی) کے علاوہ دوسرے سمندری اور دریائی جانور خبائث میں داخل ہو کر حرام ہو گئے۔

(۲) ابو داؤد دارقطنی، بیہقی وغیرہ میں مشہور و مرفوع روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال  
کر دیئے گئے ہیں۔ سو مردار تو مچھلی اور مڈی ہے اور دو خون جگر اور تلی ہیں۔ یہ حدیث عبارتہ النص ہے اور جب تعارض  
آئے تو عبارتہ النص کو ترجیح ہوتی ہے۔

(۳) سب سے اہم بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حیات طیبہ میں آپؐ سے اور آپؐ کے بعد صحابہ کرامؓ  
سے ایک مرتبہ بھی سمک (مچھلی) کے علاوہ کسی اور دریائی جانور کا کھایا جانا ثابت نہیں۔ اگر یہ جانور حلال ہوتے تو کبھی  
نہ کبھی بیان جواز کے لیے ہی سہی ضرورتاً قائل فرماتے۔

## ۳۹: بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَعِينُ عَلَى وُضُوئِهِ

فَيَصُبُّ عَلَيْهِ

## بَاب: وضو میں کسی سے مدد طلب کرنا

اور اُس کا پانی ڈالنا

۳۸۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِالْأَذَاوَةِ فَصَبَّيْتُ عَلَيْهِ فَمَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَصَاقَتِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَمَسَلَهُمَا وَمَسَحَ خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى بِنَا.

۳۸۹: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب واپس آ رہے تھے تو میں چھاگل لے کر حاضر ہوا میں نے پانی ڈالا۔ آپؐ نے ہاتھ دھوئے پھر چہرہ دھویا پھر کہنیوں (سمیت ہاتھوں) کو دھونے لگے توجہ (آستین) تک تھا تو آپؐ نے جبہ کے نیچے سے بازو نکالے اور ان کو دھویا اور موزوں پر مسح کیا پھر ہمیں نماز پڑھائی۔

۳۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوَّذٍ قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمِصْبَاةٍ فَقَالَ سَكَبْتُ فَمَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَأَخَذَ مَاءً جَدِيدًا فَمَسَحَ بِهِ رَأْسَهُ مُقَدِّمَةً وَمُؤَخَّرَةً وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

۳۹۰: ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا لے کر آئی۔ فرمایا: پانی ڈالو میں نے پانی ڈالا تو آپؐ نے چہرہ بازو دھوئے اور نیا پانی لے کر سر کے اگلے پچھلے حصے کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دھوئے تین تین بار۔

۳۹۱: حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ آدَمَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي حُذَيْفَةُ الْأَزْدِيُّ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ عَسَالٍ قَالَ صَبَّيْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْمَاءَ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ فِي الْوُضُوءِ.

۳۹۱: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا۔ (میں پانی ڈالتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعضاء ملتے تھے)۔

۳۹۲: حَدَّثَنَا كُرْدُوسُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ رَوْحٍ ثَنَا أَبِي رَوْحُ بْنُ عُثْبَةَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أَبِيهِ عُثْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ أُمِّ أَبِيهِ أُمِّ عِيَّاشٍ وَكَانَتْ أُمَةً لِرُقِيَّةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ كُنْتُ أَوْصِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا قَائِمَةٌ وَهُوَ قَاعِدٌ.

۳۹۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باندی ام عیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروا دیا کرتی تھی۔ میں کھڑی ہوتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوتے۔ (یعنی نسبتاً اونچائی سے پانی گراتی)۔

(فی الزوائد: أسناده مجهول)

☆ خلاصہ الباب بیان جواز کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں دوسرے شخص سے استعانت لی ہے۔

(موتی)



۴۰: بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَقِظُ مِنْ مَنَامِهِ هَلْ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا

۳۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا اسْتَقِظَ أَحَدُكُمْ لَا يَدْرِي فِيمَا بَاتَتْ يَدُهُ.

۳۹۴: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْيَعَةَ وَ جَابِرُ بْنُ إسماعيلَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَقِظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا. (فِي الزَّوَادِ اسْتَدَاهُ عَلَى شَرَطِ مُسْلِمٍ)

۳۹۵: حَدَّثَنَا إسماعيلُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ النَّوْمِ فَارَادَ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَلَا يَدْخُلُ يَدَهُ فِي وُضُوءِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ وَلَا عَلَى مَا وَضَعَهَا.

۳۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ قَالَ دَعَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِمَاءٍ فَعَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهُمَا الْإِنَاءَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا زَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَنَعَ.

☆ خلاصۃ الباب

معاشرت ہے۔

۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوءِ

۳۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْغَلَاءِ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو غَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالُوا ثَنَا

باب: جب آدمی نیند سے بیدار ہو تو کیا ہاتھ دھونے سے قبل برتن میں ڈالنے چاہئیں

۳۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نیند سے بیدار ہو تو اسے معلوم نہیں ہوتا کہ رات کو ہاتھ کہاں کہاں لگا۔

۳۹۴: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نیند سے بیدار ہو جاؤ تو ہاتھ دھوئے بغیر کسی برتن میں نہ ڈالا کرو۔ (یعنی اتنی سستی یا لا پرواہی نہ برتو، اسی برتن سے پانی نکال کر ہاتھ دھولو)۔

۳۹۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نیند سے بیدار ہو کر وضو کرنا چاہو تو ہاتھ دھوئے بغیر پانی میں نہ ڈالو کیونکہ معلوم نہیں ہاتھ رات کو کہاں کہاں لگا اور کس چیز پر رکھا۔

۳۹۶: حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پانی منگایا اور برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل ان کو دھویا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا۔

سو کر اٹھنے کے بعد ہاتھوں کو بغیر پاک کیے پانی میں ڈالنا منع ہے۔ سبحان اللہ! کیسی پاکیزہ

باب: وضو میں بسم اللہ کہنا

۳۹۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وضو میں اللہ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں۔

کثیر بن زید عن ربیع بن عبد الرحمن بن ابی سعید عن ابیہ عن ابی سعید أن النبی ﷺ قال لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه.

۳۹۸: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں (یعنی بغیر وضو یا بوجہ عدم دستیابی پانی تیمم نہ کیا ہو) اور جو وضو میں اللہ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں۔

۳۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں اور جو وضو میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں۔

۴۰۰: حضرت سہل بن سعید الساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں اور جو وضو میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں اور جو مجھ پر درود شریف نہ پڑھے اس کی نماز نہیں اور جو انصار سے محبت نہ کرے اس کا درود شریف بھی نہیں۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی

(قال ابو الحسن بن سلمة حدثنا ابو حاتم ثنا عيسى (عيسى) بن مخوم العطار ثنا عبد المهيمن بن عباس قد ذكر نحوه.

☆ خلاصۃ الباب وضو کی ابتداء میں تسمیہ یعنی اللہ تعالیٰ کا نام لینا مسنون ہے۔ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ میں سے وجوب تسمیہ کا کوئی قائل نہیں۔ مندرجہ بالا احادیث ضعیف ہیں کیونکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ: "لا اعلم فی هذه الباب حديثا له اسناد جيد" کہ میں اس مسئلہ میں کوئی ایسی ایک حدیث جس کی سند عمدہ ہو نہیں جانتا۔

## ۴۲: بَابُ التَّيْمَنِ فِي الْوُضُوءِ

۴۰۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ  
أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ح وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا  
عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الطَّنَافِيسِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَابِثَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ  
يُحِبُّ التَّيْمَنَ فِي الطُّهُورِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرْجُلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ  
وَفِي إِنْتَعَالِهِ إِذَا نْتَعَلَ.

۴۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ النَّضِيلِيُّ ثَنَا  
زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَأَبْدَءُوا بِمِيَامِنِكُمْ.  
قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا  
يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ صَالِحٍ وَابْنُ نَفِيلٍ وَغَيْرُهُمَا قَالُوا  
ثَنَا زُهَيْرُ ثَنَا زُهَيْرٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

## ۴۳: بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِشْقِ مِنْ كَفِّ

## وَاحِدٍ

۴۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ وَابْنُ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ  
الْبَاهِلِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ  
عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
مَضْمَضَ وَاسْتَشَقَّ مِنْ عُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ.

۴۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ  
خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ.

۴۰۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْعُكْلِيُّ عَنْ  
خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرُو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَنَا وَضُوءَ فَاتَيْنَهُ بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَشَقَّ

## ۴۱: بَابُ: وَضُوءِ دَائِمٍ كَاخِيَالِ رُكْنَا

۴۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے۔ وضو کرتے وقت وضو میں کنگھی کرتے وقت کنگھی میں اور جوتا پہنتے وقت جوتا پہننے میں۔ (یعنی ہر اچھے کام میں دائیں سے ابتداء مسنون ہے)۔

۴۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو پہلے دائیں اعضاء دھویا کرو۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

## ۴۱: بَابُ: اِيك چلو سے کلی کرنا اور ناک

## میں پانی ڈالنا

۴۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔

۴۰۴: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ایک چلو سے تین بار کلی کی۔

۴۰۵: حضرت عبد اللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے آپ نے وضو کا پانی طلب فرمایا۔ میں پانی لے کر آیا تو آپ نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور

مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ.

ناک میں پانی ڈالا۔

☆ خلاصۃ الباب : مَضْمُضَةٌ : لغت میں تحریک الماء فی الفم - یعنی منہ میں پانی کو حرکت دینا۔ اسْتِنْشَاقُ : لغت میں ادخال الماء فی الاقف یعنی ناک میں پانی داخل کرنا، کھینچنا۔ وضو میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا حکم دیا گیا ہے اس لیے کہ بعض اوقات انسان کے منہ اور ناک میں جو میل کچیل اور کدورت پیدا ہو جاتی ہے مَضْمُضَةٌ اور اسْتِنْشَاقُ سے اس کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں منہ اور ناک سے جو گناہ انسان سے صادر ہو جاتے ہیں بمقتضائے حدیث کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے سے وہ بھی بہہ جاتے ہیں۔ باقی رہا یہ مسئلہ کہ مَضْمُضَةٌ اور اسْتِنْشَاقُ دونوں ایک چلو سے ہوں گے یا ہر ایک کے لیے الگ چلو میں پانی لے؟ اس میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ایک ہی چلو سے مَضْمُضَةٌ اور اسْتِنْشَاقُ کو جمع کرنا افضل ہے۔ ان کی دلیل مندرجہ بالا احادیث ہیں جن میں ((مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ)) کے الفاظ ہیں۔ احناف کا مذہب یہ ہے کہ ہر ایک الگ الگ چلو سے کیے جائیں یہ افضل ہے۔ دلیل یہ دیتے ہیں کہ ناک اور منہ ایک مستقل عضو ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ ہر عضو کے لیے جدید پانی لیا جائے۔ اس میں کسی کو اختلاف نہیں اور اس کا تقاضا یہ بھی ہے کہ منہ کے لیے علیحدہ ماء جدید لیا جائے اور ناک کے لیے بھی نیا پانی لیا جائے۔ نیز نسائی کی روایت میں صراحۃً یہ مذکور ہے کہ وضو کرنے والا جب مَضْمُضَةٌ کرتا ہے تو اس کے منہ کے تمام خطایا بہہ جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈالتا ہے تو ناک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ اس روایت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح دونوں اعضاء ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں اسی طرح ان کی طہارت کا حکم بھی یہی ہے کہ دونوں کے لیے علیحدہ علیحدہ پانی لیا جائے۔

۴۴: بَابُ الْمُبَالَغَةِ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ

باب: خوب اچھی طرح ناک میں پانی ڈالنا اور

وَالْإِسْتِنْشَارِ

ناک صاف کرنا

۴۰۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبْدَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْشُرْ وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْبِرْ.

۴۰۶: حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تم وضو کرو تو ناک صاف کر لو اور جب استنجا میں ڈھیلے استعمال کرو تو طاق عدد لو۔

۴۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَلِيمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبَغِ الْوُضُوءَ وَبَالِغٌ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ ضَائِعًا.

۴۰۷: حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے وضو کے بارے میں بتائیے۔ ارشاد فرمایا: خوب اچھی طرح وضو کرو اور روزہ نہ ہو تو خوب اچھی طرح ناک صاف کرو۔

۴۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ سَلِيمَانَ ۴۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو تین بار اچھی طرح ناک صاف کیا کرو۔

ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ قَارِظِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ الْمُرِّيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ اسْتَنْثِرُوا مَرَّتَيْنِ بِالْيَمِينِ أَوْ ثَلَاثًا.

۴۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وضو کرے تو ناک صاف کر لے اور جو استنجا کرتے وقت ڈھیلے استعمال کرے تو طاق عدد لے۔

۴۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ وَ دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَ مَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ.

خلاصہ الباب ☆ یہاں دو الفاظ ہیں: نثر - استنثر۔ یعنی ناک کے ایک حصہ کو بند کر کے دوسرے حصے کو خالی کرنا۔ سائل کا سوال مختصر تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح پورے وضو کا طریقہ بیان فرما دیا۔

باب: وضو میں اعضاء کا ایک ایک بار دھونا

۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

۴۱۰: حضرت ثابت بن ابی صفیہ ثمالی کہتے ہیں۔ میں نے ابو جعفر سے پوچھا: آپ کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ملی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار اعضاء وضو دھوئے؟ فرمایا: جی۔ میں نے پوچھا اور دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ (کی روایت بھی ملی؟) فرمایا: جی۔

۴۱۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ ثَنَا شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيُّ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةٍ الثَّمَالِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ قُلْتُ لَهُ حَدَّثْتَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا؟ قَالَ نَعَمْ.

خلاصہ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان جواز کے لیے ایک مرتبہ اعضاء وضو دھوئے یا پانی کی کمی کی وجہ سے یا جلدی تھی اس وجہ سے اعضاء وضو ایک مرتبہ دھوئے۔

۴۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایک بار (اعضاء دھو کر) وضو کرتے دیکھا۔

۴۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ غُرْفَةً غُرْفَةً.

۴۱۲: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک میں ایک ایک بار (اعضاء دھو کر) وضو کرتے دیکھا۔

۴۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا رِشْدَيْنُ بْنُ سَعْدٍ أَنَا الضُّحَاكُ بْنُ شُرَحْبِيلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ تَوَضَّأَ وَاحِدَةً وَاحِدَةً.

باب: وضو میں اعضاء تین بار دھونا

۴۶: بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

۴۱۳: حضرت شفیق بن سلمہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ

شقیق بن سلمۃ قال رأیت عثمان وعلیاً يتوضآن ثلاثاً  
ويقولان هكذا کان وضوء رسول اللہ ﷺ  
قال أبو الحسن بن سلمۃ حدثنا أبو حاتم ثنا  
أبو نعیم ثنا عبد الرحمن بن ثابت ابن ثوبان فذكر نحوه.

۴۱۴: حدثنا عبد الرحمن بن إبراهيم التمشقی ثنا  
الولید بن مسلم ثنا الأوزاعی عن المطلب ابن عبد الله  
بن حنطب عن ابن عمر أنه توضأ ثلاثاً ثلاثاً ورفع  
ذالک إلى النبی ﷺ.

۴۱۵: حدثنا أبو کریب ثنا خالد بن حیان عن سالم أبي  
المهاجر عن میمون ابن مهران عن عائشة وابی هريرة  
أن النبی ﷺ توضأ ثلاثاً ثلاثاً.

۴۱۶: حدثنا سفیان بن وکیع ثنا عیسی بن یونس عن  
قائد أبي الزرقاء بن عبد الرحمن عن عبد الله بن أبي  
أوفی قال رأیت رسول اللہ ﷺ توضأ ثلاثاً ثلاثاً و  
مسح رأسه مرة.

۴۱۷: حدثنا محمد بن یحییٰ ثنا محمد بن یوسف عن  
سفیان عن لیث عن شهر بن حوشب عن ابی مالک  
الاشعری قال کان رسول اللہ ﷺ يتوضأ ثلاثاً ثلاثاً.

۴۱۸: حدثنا أبو بکر بن أبی شیبۃ وعلی بن محمد قالا ثنا  
وکیع عن سفیان عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن الربیع  
بن معوذ بن عفرۃ أن رسول اللہ ﷺ توضأ ثلاثاً ثلاثاً.

۴۱۹: باب ما جاء فی الوضوء مرة ومرتین و  
ثلاثاً

۴۱۹: حدثنا أبو بکر بن خلد الباهلی حدثنی مرحوم  
بن عبد العزيز القطار حدثنی عبد الرحیم ابن زید العمی  
عن ابیه عن معاوية بن قرة عن ابن عمر قال توضأ رسول

کو دیکھا کہ وضو میں اعضاء تین بار دھوئے اور دونوں  
نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ایسا  
ہی تھا۔

ایک اور سند سے بھی مضمون مروی ہے۔  
۴۱۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں  
مروی ہے: انہوں نے تین تین بار (اعضاء دھو کر)  
وضو کیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف  
منسوب کیا۔

۴۱۵: حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی  
ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین بار (اعضاء  
دھو کر) وضو کیا۔

۴۱۶: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی بیان فرماتے ہیں کہ  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وضو میں  
باقی اعضاء تین تین بار دھوئے اور سر کا مسح ایک بار  
کیا۔

۴۱۷: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعضاء وضو تین تین بار دھوتے  
تھے۔

۴۱۸: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفرۃ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اعضاء وضو تین تین بار دھوئے۔

پہلے: وضو میں اعضاء ایک بار دو بار  
اور تین بار دھونا

۴۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضاء وضو ایک ایک بار دھو کر  
فرمایا: اس وضو کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتے

اور دو دو مرتبہ اعضاء وضو دھوئے اور فرمایا یہ مناسب درجہ کا وضو ہے اور تین تین بار اعضاء دھوئے اور فرمایا یہ کامل ترین وضو ہے اور یہ میرا اور ابراہیم خلیل اللہ کا وضو ہے جو اس طرح وضو کر کے کہے: ((اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدًا عبده ورسوله)) تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو۔

۳۲۰: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگایا اور ایک ایک بار اعضاء وضو دھو کر فرمایا: یہ مقرر وضو ہے (کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی) یا فرمایا یہ وہ وضو ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتے۔ پھر دو دو مرتبہ اعضاء وضو دھو کر فرمایا یہ ایسا وضو ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ دو ہر اجر عطا فرماتے ہیں۔ پھر تین تین بار اعضاء وضو دھوئے اور فرمایا یہ میرا اور مجھ سے پہلے کے رسولوں کا وضو ہے۔

**خلاصۃ الباب** ☆ امام ابن ماجہ نے تین ابواب قائم کیے ہیں جن کا مقصد اعضاء مغسولہ کی تعداد غسل کو بیان کرنا ہے۔ پہلے باب میں ایک مرتبہ دھونے کا ذکر تھا۔ ان ابواب میں تین تین اور دو دو مرتبہ دھونے کا۔ تمام صورتیں بالاتفاق جائز ہیں بشرطیکہ اعضاء کا استیعاب ہو جائے۔ البتہ چونکہ آپ کا معمول تین بار دھونے کا تھا اس لیے مثلیث مسنون ہے۔ جنت اللہ کی رحمت کی جگہ ہے جہنم غضب کی جگہ ہے۔ رحمت وسیع ہے اس لیے جنت کے آٹھ دروازے ہیں جبکہ جہنم کے سات دروازے ہیں۔

**باب: وضو میں میانہ روی اختیار کرنے اور حد**

**سے بڑھنے کی کراہت**

۳۲۱: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کا ایک شیطان ہے جس کا نام ولہان ہے لہذا پانی میں وسوسوں سے بچو۔ (کیونکہ وہ اس کی کوشش میں

اللہ ﷻ وَاِحِدَةً وَاِحِدَةً فَقَالَ هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاةٌ اِلَّا بِهٖ ثُمَّ تَوَضَّأُ ثِنْتَيْنِ ثِنْتَيْنِ فَقَالَ هَذَا وَضُوءُ الْقَدْرِ مِنَ الْوُضُوءِ وَ تَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ هَذَا اَسْبَغُ الْوُضُوءِ وَهُوَ وَضُوءِي وَ وَضُوءُ خَلِيلِ اللّٰهِ اِبْرٰهِيْمَ وَمَنْ تَوَضَّأَ هَكَذَا لَمْ يَلَمْ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ فَتَبَحَّ لَهُ ثَمَانِيَةُ ابْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ.

۳۲۰: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قَعْبٍ اَبُو بَشْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَرَادَةَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَوَارِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي بِنِ كَعْبٍ اَنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأُ مَرَّةً مَرَّةً فَقَالَ هَذَا وَطَيْفَةُ الْوُضُوءِ اَوْ قَالَ وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْهُ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةٌ لَّمْ تَوَضَّأْ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ مَنْ تَوَضَّأَهُ اَعْطَاهُ اللّٰهُ كَفْلَيْنِ مِنَ الْاَجْرِ ثُمَّ تَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا فَقَالَ هَذَا وَضُوءِي وَ وَضُوءُ الْمُرْسَلِينَ مِنْ قَبْلِي.

۳۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَصْدِ فِي الْوُضُوءِ

وَكِرَاهِيَةِ التَّعَدِّي فِيهِ

۳۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُو دَاوُدَ ثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مَصْعَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ اَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْوُضُوءَ شَيْطَانَانِ يُقَالُ لَهُ وَلِهَانُ فَاتَّقُوا وَسْوَسَ

رہتا ہے۔

۴۲۲: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں: ایک دیہات کے رہنے والے صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وضو کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے ان کو تین تین بار وضو کر کے دکھایا۔ پھر فرمایا: یہ پورا وضو ہے جس نے اس پر اضافہ کیا اس نے بُرا کیا اور زیادتی کی اور ظلم کیا۔

۴۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات کو ٹھہرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور ایک پرانے سے مشکیزے سے مختصر سا وضو کیا۔ میں بھی اٹھا جیسے آپ نے کیا (ویسے ہی میں نے بھی کیا)۔

۴۲۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اسراف نہ کرو اسراف نہ کرو۔

۴۲۵: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت سعدؓ کے پاس سے گزرے۔ وہ وضو کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا اسراف ہے۔ حضرت سعدؓ نے عرض کیا: وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ (حالانکہ یہ ایک نیک کام میں خرچ کرتا ہے)۔ فرمایا: جی! اگرچہ تم جاری نہر پر (پر وضو کر رہے) ہو (کیونکہ اگرچہ پانی تو ضائع نہیں ہو رہا لیکن وقت تو ضائع ہو رہا ہے)۔

الماء۔ (قال الترمذی لیس اسنادہ بالقوی عند اہل الحدیث) ۴۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَالِي يُعْلَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي غَابِشَةَ عَنْ عُمَرَو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ فَأَرَاهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا فَقَدْ أَسَاءَ أَوْ تَعَدَّى أَوْ ظَلَمَ.

۴۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّافِعِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْعَبَّاسِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَوِّ سَمِعَ كُرَيْبًا يَقُولُ سَمِعْتُ بَنِي عَبَّاسٍ يَقُولُ بَشْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنَةِ وَضُوءٍ يَفْقُلُهُ فَقُمْتُ كَمَا ضَنَعُ.

۴۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمَاصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يَتَوَضَّأُ فَقَالَ لَا تُسْرِفْ لَا تُسْرِفْ.

(فی الزوائد اسنادہ ضعیف)

۴۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُغَاوِرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُغَاوِرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هَذَا الشَّرَفُ فَقَالَ ابْنُ الْوُضُوءِ اسْرَافَ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ كُنْتُ عَلَى نَهْرٍ جَارٍ.

(فی الزوائد اسنادہ ضعیف)

☆ خلاصہ الباب تین مرتبہ سے زائد دھونا اسراف ہے۔ یہ تعدی اور ظلم ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔



## ۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْبَاغِ الْوُضُوءِ

## پاب: خوب اچھی طرح وضو کرنا

۴۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبْدَةَ تَنَاخَمَادُ بْنُ زَيْدٍ تَنَا مُوسَى

۴۲۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

بْنُ سَالِمٍ أَبُو جَهْظٍ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب اچھی طرح

ابن عباس قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِاسْبَاغِ الْوُضُوءِ.

وضو کرنے کا حکم دیا۔

۴۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ

۴۲۷: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں

تَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ

نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: کیا میں تمہیں ایسا

سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عمل نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خطائیں معاف

تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

فرمادیں اور نیکیوں (کے اجر) میں اضافہ فرمادیں۔

إِلَّا أَذْلَكُكُمْ عَلَى مَا يُكْفِرُ اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيدُ فِي

صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا: خلاف

الْحَسَنَاتِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ

طبع امور کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد کی

عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَإِنْتِظَارُ

طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری

الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

نماز کے انتظار میں رہنا۔

۴۲۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بَنِي كَاسِبٍ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ

۴۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

خَمْرَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خطاؤں کو مٹانے

هَزِيرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَكْفِارَاتُ الْخَطَايَا إِسْبَاغُ

والے اعمال خلاف طبع امور کے باوجود خوب اچھی طرح

الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَإِعْمَالُ الْإِقْدَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

وضو کرنا مسجد کی طرف قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد

وَإِنْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

اگلی نماز کا انتظار کرنا ہیں۔

☆ إِسْبَاغُ: کسی چیز کے اتمام اور مکمل کرنے کو کہتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ جب بھی وضو کیا جائے اس کو

خلاصۃ الباب تمام فرائض و سنن مستحبات کے ساتھ پورا کیا جائے۔

تمام فرائض و سنن مستحبات کے ساتھ پورا کیا جائے۔

إِسْبَاغُ کے تین درجے ہیں:

(۱) اگر تکمیل عضو ہے تو فرض ہے یعنی عضو کو ایسا دھویا جائے کہ بال برابر جگہ خالی نہ رہے۔

(۲) اگر تثلیث غسل اعضاء مراد ہے تو یہ سنت ہے۔

(۳) اگر اطالہ الغرۃ والتحصیل مراد ہے تو یہ مستحب ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو سے فارغ ہوتے تو اپنی پیشانی مبارک پر پانی بہاتے۔

## ۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيلِ اللَّحْيَةِ

## پاب: ڈاڑھی میں خلال کرنا

۴۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَدَنِيُّ تَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۴۲۹: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (وضو میں) داڑھی کا خلال کرتے ہوئے دیکھا۔ (اور دوران وضو داڑھی کا خلال کرنا مستحب ہے۔)

۴۳۰: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں داڑھی کا خلال کیا۔

۴۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنی داڑھی میں خلال کرتے اور اپنی انگلیاں دوبار کھولتے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی میں خلال کرتے)۔

۴۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنے رخساروں کو کچھ ملتے پھر داڑھی کے نیچے سے انگلیوں سے داڑھی کا خلال کرتے۔

۴۳۳: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوران وضو داڑھی میں خلال کرتے دیکھا۔ (جو کہ مستحب ہے)۔

☆ خلاصۃ الباب: داڑھی کا خلال سب کے نزدیک مستحسن ہے۔ احادیث باب سب کے مسلک پر منطبق ہو سکتی ہیں۔ اس میں تو صرف اتنا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خلال فرمایا۔ باقی اس خلال کی حیثیت کیا ہے؟ اس کی تصریح حدیث میں نہیں ہے۔ حیثیت کا تعین ائمہ مجتہدین نے اپنے اجتہاد سے کیا ہے۔

پاپ: سر کا مسح

۴۳۴: حضرت عمرو بن یحییٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبد اللہ بن زید جو عمر بن یحییٰ کے دادا ہیں

عبد الکریم ابی اُمیۃ عن حسان بن بلال عن عمار بن یاسر ح و حدثنا بن ابی عمر قال ثنا سفیان عن سعید بن ابی غزوۃ عن قتادۃ عن حسان بن بلال عن عمار بن یاسر قال رأیت رسول اللہ ﷺ یُخلل لِحیتہ۔

۴۳۰: حدثنا محمد بن ابی خالد القزوینی ثنا عبد الرزاق عن اسرائیل عن عامر بن شقیق الاسدی عن ابی وائل عن عثمان ان رسول اللہ ﷺ توضأ فخلل لِحیتہ۔

۴۳۱: حدثنا محمد بن عبد اللہ بن حفص ابن ہشام بن زید بن انس بن مالک ثنا یحییٰ بن کثیر ابو النضر صاحب البصری عن یزید الرقاشی عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ ﷺ اذا توضأ خلل لِحیتہ و فرج اصابعہ مرتین۔

۴۳۲: حدثنا ہشام بن عمار ثنا عبد المجید بن حبیب ثنا الأوزاعی ثنا عبد الواحد بن قیس حدثنی نافع عن ابن عمر قال کان رسول اللہ ﷺ اذا توضأ عرک عارضیہ بغض العرک ثم شبک لِحیتہ باصابعہ من تحتہا۔

۴۳۳: حدثنا اسماعیل بن عبد اللہ الرقی حدثنا محمد بن ربیعۃ الکلابی ثنا واصل ابن الشائب الرقاشی عن ابی سورۃ عن ابی ایوب الانصاری قال رأیت رسول اللہ ﷺ توضأ فخلل لِحیتہ۔

۵۱: باب ما جاء فی مسح الرأس

۴۳۴: حدثنا الربیع بن سلیمان و خزیمۃ ابن یحییٰ قالَا اخبرنا محمد بن ادریس الشافعی قال انبانا مالک بن

انس عن عمرو بن یحیی عن أبیه أنه قال لعبد الله بن زید وهو جلد عمرو بن یحیی هل تستطيع أن ترینی کیف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ فقال عبد الله بن زید نعم فدعا بوضوء فأفرغ على يديه فغسل يديه مرتين مرتين إلى المرفقين ثم مسح رأسه بيديه فأقبل بهما وأدبر بدأ بمقدم رأسه ثم ذهب بهما إلى قفاه ثم ردهما حتى رجع إلى المكان الذي بدأ منه ثم غسل رجله.

۴۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُبَادُ بْنُ الْعَوَامِ عَنْ حُجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

۴۳۶: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

۴۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَائِدٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

۴۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّتَيْنِ.

## ۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ

۴۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ عُجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ أُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا بِالسَّبَابَتَيْنِ وَخَالَفَ إِبْهَامِيهِ إِلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ فَمَسَحَ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا.

سے کہا: کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ وضو کیسے کرتے تھے؟ حضرت عبد اللہ بن زید نے فرمایا: جی۔ پھر انہوں نے وضو کا پانی منگایا اور ہاتھوں پر پانی ڈال کر دو دو مرتبہ دونوں بازو کہنیوں سمیت دھوئے پھر دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا ہاتھوں کو آگے رکھا اور پیچھے لے گئے سر کے سامنے کے حصے سے مسح شروع کیا پھر دونوں ہاتھ گدی تک لے گئے پھر ہاتھوں کو واپس وہیں لے آئے جہاں سے مسح شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں دھوئے۔

۴۳۵: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور ایک بار سر کا مسح کیا۔

۴۳۶: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وضو میں) ایک بار سر پر مسح کیا۔

۴۳۷: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور ایک بار سر کا مسح کیا۔

۴۳۸: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور دو بار سر پر مسح کیا۔

## ۵۳: بَابُ كَانُوا يَمَسَحُونَ بِمِصْبَحٍ

۴۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وضو میں) کانوں کا مسح کیا اندر کا شہادت کی انگلی سے اور انگوٹھے کانوں کی پشت پر پھیرے۔ تو آپ نے کانوں کے سامنے اور پیچھے دونوں طرف سے مسح کیا۔

۴۴۰: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی انگلیوں کو کانوں کے سوراخ میں ڈالا۔

۴۴۱: ربیع نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا کانوں کے باہر اور اندر۔

۴۴۲: حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور سر کا مسح کیا اور کانوں کے اندر باہر کا بھی۔

### پاب: کان سر میں داخل ہیں

۴۴۳: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کان سر میں داخل ہیں۔

۴۴۴: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کان سر میں داخل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار سر کا مسح کرتے تھے۔

۴۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کان سر کا حصہ ہیں۔ (یعنی انکے مسح کیلئے علیحدہ پانی لینے کی ضرورت نہیں سر کے مسح کیلئے تر کیا ہوا ہاتھ کافی ہے)۔

### پاب: انگلیوں میں خلال کرنا

۴۴۶: حضرت مستور بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۴۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بِنْتِ مُعَوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَدْخَلَ أَصْبَعِي فِي حُجْرَتِي أُذُنِي.

۴۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بِنْتِ مُعَوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَدْخَلَ أَصْبَعِي فِي حُجْرَتِي أُذُنِي.

۴۴۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا خَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَ بَاطِنَهُمَا.

### ۵۳: بَابُ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ

۴۴۳: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِلَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ ثَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

۴۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَسْنَانَ بْنِ زُبَيْعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ وَ كَانَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ مَرَّةً وَ كَانَ يَمْسَحُ الْمَاقِئِينَ.

۴۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عُمَرُ وَ بْنُ الْحُصَيْنِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُلَاثَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

### ۵۴: بَابُ تَغْلِيلِ الْأَصَابِعِ

۴۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمَّاسِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ حَمِيرٍ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عُمَرَ وَ الْمَعْفَرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِ بْنِ شَذَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخُضْرِهِ .

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى الْحُلَوَانِيُّ ثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

۳۴۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى الثَّوَامَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الْوُضُوءَ وَ اجْعَلِ الْمَاءَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدَيْكَ وَ رِجْلَيْكَ .

۳۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ الطَّالِبِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْبِغِ الْوُضُوءَ وَ خَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ .

۳۴۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ ثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَبِي زَائِعٍ ثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَائِعٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ خَرَّكَ خَاتَمَهُ .

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو دونوں پاؤں کی انگلیوں میں چھنگلیا سے خلال کیا۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۳۴۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے اٹھو تو خوب اچھی طرح وضو کرو اور اپنے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے اندر تک پانی پہنچاؤ۔

۳۴۸: حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوب اچھی طرح وضو کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔

۳۴۹: حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنی انگشتی کو ہلا لیتے۔ (انگوٹھی کو ہلانے کا مقصد یہ تھا کہ پانی اس کے نیچے بھی چلا جائے)۔

**خلاصۃ الباب** ☆ فقہاء کرام نے اس حدیث سے استنباط کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بائیں ہاتھ کی خنصر سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے۔ طریقہ یہ ہے کہ دائیں پاؤں کی خنصر سے شروع کرے کہ استحباب قیاس پر بھی عمل ہو جائے اور بائیں پاؤں کی خنصر پر ختم کرے۔ باقی رہا ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال تو اس میں تشبیہ، تصفیق اور تطبیق تینوں طریقے منقول اور جائز ہیں۔

### باب: ایڑیاں دھونا

۳۵۰: حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وضو کر چکے ہیں اور ان کی ایڑیاں چمک رہی ہیں (یعنی خشک رہنے کی وجہ سے نمایاں طور پر

### ۵۵: بَابُ غُسْلِ الْعَرَاقِيبِ

۳۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْمًا يَتَوَضُّؤْنَ وَاعْقَابُهُمْ تَلَوُّحٌ فَقَالَ  
وَيْلٌ لِّلْاعْقَابِ مِنَ النَّارِ اسْبِغُوا الْوُضُوءَ.

معلوم ہو رہا ہے) تو فرمایا: ہلاکت ہو ان ایڑیوں کے لئے  
دوزخ کی! خوب اچھی طرح وضو کیا کرو۔

۳۵۱: قَالَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ  
عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ خَرِّبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيْلٌ لِّلْاعْقَابِ  
مِنَ النَّارِ.

۳۵۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان  
فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وضو  
میں خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لئے ہلاکت ہے  
دوزخ کی آگ کی۔

۳۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ  
الْمَكِّيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّالَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَابُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
عَبَّالَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ  
رَأَيْتُ عَائِشَةَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَتْ اسْبِغِ  
الْوُضُوءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَيْلٌ  
لِّلْعَرَائِيقِ مِنَ النَّارِ.

۳۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے  
(اپنے بھائی) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو  
کرتے دیکھا تو فرمایا: خوب اچھی طرح وضو کرو اس  
لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے  
سنا: دوزخ کی آگ کی ہلاکت ہے ان ایڑیوں کے  
لئے۔ (جو ایڑیاں وضو کے درمیان بے احتیاطی یا  
لا پرواہی کی وجہ سے خشک رہ جائیں)۔

۳۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ  
ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَيْلٌ لِّلْاعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

۳۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان ایڑیوں کے  
لئے تباہی ہے دوزخ کی آگ کی۔

۳۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْأَخْوَصُ عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَيْلٌ لِّلْعَرَائِيقِ مِنَ النَّارِ.

۳۵۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: دوزخ  
کی آگ کی ہلاکت ہے ان ایڑیوں کے لئے۔

۳۵۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ وَغُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
الْبَغْدَادِيُّ قَالَا ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا شَيْبَةُ بْنُ الْأَخْنَفِ عَنْ  
أَبِي سَلَامٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
الْأَشْعَرِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَيزِيدُ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ وَ  
شُرْحُبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ وَغَمْرُ بْنُ الْعَاصِ كُلُّ هَؤُلَاءِ سَمِعُوا مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ اتِمُّوا الْوُضُوءَ وَيْلٌ لِّلْاعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

۳۵۵: حضرت خالد بن ولید، یزید بن ابی سفیان، شرحبیل  
بن حسنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب  
(صحابہ کرامؓ) نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا: وضو پوری طرح کرو ہلاکت ہے ان ایڑیوں  
(یعنی ایڑیوں کے اوپر کے پٹھے عرقوب) کے لئے  
دوزخ کی آگ سے۔

☆ خلاصۃ الباب ایڑی کے اوپر اور پاؤں کے پیچھے ایک رگ ہوتی ہے اس کو عرقوب کہتے ہیں اور اس کی جمع عراقیب  
آتی ہے۔ جہاں پانی نہ پہنچے وہ جگہ خشک ہونے کی وجہ سے چمکتی ہے اس لیے حضورؐ نے فرمایا: ((وَيْلٌ لِّلْاعْقَابِ مِنَ النَّارِ))۔

## ۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ

۳۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي حَيْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ أَرَدْتُ أَنْ أَرِيكُمْ طَهُورَ نَيْبِكُمْ ﷺ.

۳۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا خَزِيمَةُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْبُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَتَانِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي حَدِيثَهَا الَّذِي ذَكَرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّاسَ أَبَوُا إِلَّا الْغَسْلَ وَلَا أَجِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا الْمَسْحَ.

## پاؤں دھونا

۳۵۶: حضرت ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے۔ پھر فرمایا: میں نے چاہا کہ تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دکھاؤں۔

۳۵۷: حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو دونوں پاؤں تین تین بار دھوئے۔

۳۵۸: حضرت ربیعؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ میرے ہاں تشریف لائے اور مجھ سے اس حدیث مبارکہ کے بارے میں دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو اپنے دونوں پاؤں دھوئے پھر ابن عباسؓ نے فرمایا: لوگ وضو میں پاؤں کو دھونے کے علاوہ کسی اور حکم کو نہیں مانتے اور مجھے اللہ کی کتاب میں مسح کے علاوہ اور کچھ نہیں ملتا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس روایت سے بظاہر ان حضرات کی تائید ہوتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ وضو میں پاؤں پر مسح کرنے کا حکم ہے پاؤں دھونے کا نہیں لیکن یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب تھا جس سے انہوں نے رجوع کر لیا۔ پھر صحابہ کا اجماع اس کے خلاف پر ہے نیز بے شمار احادیث میں پاؤں اچھی طرح دھونے کا حکم ہے نہ کہ دھونے پر وعید ہے۔ اس لئے اہل سنت والجماعت اسی کے قائل ہیں کہ پاؤں دھوئے جائیں گے مسح جائز ہے جب موزے پہنے ہوں۔ (مترجم)

## پاؤں: وضو اللہ تعالیٰ کے حکم کے

## موافق کرنا

۳۵۹: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق پوری طرح وضو کیا تو فرض نمازیں درمیانی اوقات (کے گناہوں) کے لئے کفارہ ہیں۔

## ۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ عَلَى مَا أَمَرَ

## اللہ تعالیٰ

۳۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي صَخْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ يُحَدِّثُ أَبَا بُرْدَةَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ فَالصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ.

۴۶۰: حضرت رفاعہ بن رافع کہتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کسی کی نماز اس وقت تک پوری نہیں ہوتی جب تک اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق خوب اچھی طرح وضو نہ کر لے کہ چہرہ دھوئے اور دونوں بازو کھپوں سمیت دھوئے اور سر کا مسح کرے اور دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے۔

پاپ: وضو کے بعد (ستر کے مقابل رومالی

پر) پانی چھڑکنا

۴۶۱: حکم بن سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر چلو بھر پانی لے کر ستر کے مقابل چھڑکا۔

۴۶۲: حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جبریل علیہ السلام نے وضو سکھایا اور مجھے حکم دیا کہ وضو کے بعد کپڑوں کے نیچے چھینٹے ڈالوں پیشاب کے قطروں کی وجہ سے۔

قال الحسن بن سلمة ثنا أبو حاتم ح وثنا عبد الله بن يوسف التميمي ثنا ابن لهيعة فذكر نحوه.

۴۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وضو کرو تو پانی چھڑک لو۔

۴۶۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر ستر کے مقابل پانی چھڑکا۔

۴۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا حُجَّاجُ ثَنَا هَمَامُ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنُ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّهَا لَا تَبْقَى صَلَوةٌ إِلَّا حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَذِيهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَفَّيْنِ.

۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّضْحِ

بَعْدَ الْوُضُوءِ

۴۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ سَفْيَانَ الثَّقَفِيِّ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثُمَّ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَنَضَحَ بِهِ فَرَجَهُ.

۴۶۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَيَابِيُّ ثَنَا حَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ بِنِ حَارِثَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غُلِمْنِي جُرَائِلُ الْوُضُوءِ وَأَمَرَنِي أَنْ أَنْضَحَ تَحْتَ ثَوْبِي لِمَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَوْلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ.

۴۶۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَلَمَةَ الْيَحْمَدِيُّ ثَنَا سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْضَحْ.

۴۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا غَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا قَيْسُ بْنُ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الزَّائِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَضَحَ فَرَجَهُ.



☆ خلاصہ الباب: وضو کے بعد شرمگاہ کے ارد گرد پانی کے چھینٹے مارنا ایک تو اس سے دوسرہ دُور ہو جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ قطرات بول اس ٹھنڈے پانی کی وجہ سے رک جاتے ہیں یہ طبی فائدہ ہے۔ بعض حضرات نے اس کی ایک اور لطیف حکمت بیان فرمائی ہے کہ وضو سے اصل مقصود طہارتِ باطنی ہے لیکن عملاً اس میں صرف ظاہری اعضاء کو دھویا جاتا ہے جس سے طہارتِ ظاہری حاصل ہو جاتی ہے لیکن اس سے فراغت کے بعد دوایسے عمل مستحبات قرار دیئے گئے ہیں جس سے طہارتِ باطنی کا استخراج پیدا کرنا مقصود ہے۔ ایک وضو کے بچے ہوئے پانی کو پینا دوسرے نضح الفرج یعنی ستر کی جگہ پر چھینٹے مارنا۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ انسان کے تمام گناہوں کا منبع اور سرچشمہ اس کے جسم میں دو ہی چیزیں ہیں: (۱) منہ (۲) شرمگاہ۔ پیٹ کی شہوت کے اثرات زائل کرنے کے لیے بچے ہوئے پانی کو پینا مشروع کیا گیا ہے اور شہوتِ فرج کے انسداد کی طرف متوجہ کرنے کے لیے نضح علی الازار کو مشروع کیا گیا ہے۔ یہ امر بیانِ فضیلت کے لیے ہے وجوب کے لیے نہیں۔ اس معنی کی تمام احادیث سنداً ضعیف ہیں۔ چنانچہ حدیث: ۴۶۳ حسن بن علی الہاشمی کی وجہ سے ضعیف قرار دی گئی ہے لیکن تعددِ طریق کی بناء پر مجموعہ کو نقل کیا گیا ہے۔

باب: وضو اور غسل کے بعد تولیہ کا استعمال

۵۹: بَابُ الْمُنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ وَ بَعْدَ الْغُسْلِ

۴۶۵: حضرت اُمّ ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہانے کے لئے کھڑے ہوئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان پر پردہ کئے ہوئے تھیں پھر آپؐ نے کپڑا لیا اور اس میں لپٹ گئے۔

۴۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى عَقِيلٍ حَدَّثَنَا أَنَّ أُمَّ هَانِيَّ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا لَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى غُسْلِهِ فَسَرَتْ عَلَيْهِ فَاطِمَةُ ثُمَّ أَخَذَتْ ثَوْبَهُ فَالْتَحَفَتْ بِهِ۔

۴۶۶: حضرت قیس بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپؐ کیلئے پانی رکھا۔ آپؐ نے غسل کیا پھر ہم نے ایک چادر پیش کی جو درس میں رنگی ہوئی تھی (درس زرد رنگ کی گھاس ہے یمن میں ہوتی تھی) آپؐ نے اسے اوڑھ لیا گویا آپؐ کے پیٹ کے شکنوں پر درس کے نشان میری نگاہوں کے سامنے ہیں۔

۴۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ زُرَّارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوحْبِيلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَا أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعْنَا لَهُ مَاءً فَاسْتَمَلْنَا ثُمَّ اتَيْنَاهُ بِمَلْحَفَةٍ وَرَبِيبَةٍ فَاسْتَمَلَ بِهَا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَثَرِ الْوَرَسِ عَلَى غُكْبِهِ۔

۴۶۷: اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: (ایک مرتبہ) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا تو میں نے کپڑا پیش کیا۔ آپؐ

۴۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ واپس کر دیا اور (ہاتھ سے) پانی جھاڑنے لگے۔

۴۶۸: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اون کا جبہ جو پہنا ہوا تھا اُلٹ کر اسی سے (اپنا چہرہ مبارک) چہرہ پونچھ لیا۔

☆ خلاصۃ الباب وضو کے بعد تولیہ کا استعمال بعض حضرات کے نزدیک مکروہ ہے لیکن جمہور ائمہ کے نزدیک مباح ہے۔ احادیث باب ان کی دلیل ہیں۔ اگرچہ ضعیف ہیں۔ لیکن تعدد طریق کی وجہ سے قابل استدلال ہیں۔ حضرت میمونہؓ کی بخاری والی حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ بیان اولیت کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا واپس فرما دیا تھا۔

### باب: وضو کے بعد کی دعا

۴۶۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خوب عمدگی سے وضو کرے پھر تین بار یہ کلمات کہے:

((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ))

تو اس شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس (دروازے) سے چاہے داخل ہو۔

۴۷۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان اچھی طرح (آداب و مستحبات تک کا خیال رکھ کر) وضو کرے پھر یہ کلمات کہے: ((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

اللَّهُ ﷻ بِشُؤْبٍ جَيْنِ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَرَدَّهُ وَجَعَلَ يَنْقُصُ الْمَاءَ.

۴۶۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَا ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ السَّمُطِ ثَنَا الْوَضِئِيُّ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَقَلَّبَ جُبَّةَ صُؤْبٍ كَانَتْ عَلَيْهِ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ.

### ۶۰: بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوءِ

۴۶۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالُوا ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ أَبُو سُلَيْمَانَ النَّخَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ الْعَمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَفُتِحَ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ مِنْ أَى شَاءَ دَخَلَ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ الْقَطَّانِ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرِ أَبُو نَعِيمٍ بِنَحْوِهِ.

۴۷۰: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عَمْرِو الدَّارِمِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ الْجَلِّيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فَتُحْتُ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

**خلاصۃ الباب ۶۱** امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وضو بنانے والے کے لیے مناسب ہے کہ کلمہ شہادت پڑھے اور اس کے ساتھ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ ..... بھی ملا سکتا ہے اور وہ دعا بھی ساتھ پڑھ سکتا ہے جو امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عمل الیوم واللیلہ میں نقل کی ہے۔ یہ دعائیں اگرچہ احادیث سے ثابت نہیں تاہم آثار صالحین (رحمہم اللہ) سے منقول ہیں۔

### باب: پیتل کے برتن میں وضو کرنا

۴۷۱: صحابی رسول حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیتل کے برتن سے پانی نکالا آپ نے اس سے وضو کر لیا۔

۴۷۲: حضرت زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہماری ایک پیتل کی لگن (طشت) تھی میں اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھی۔ (یعنی پیتل کے برتن گھر میں مستعمل تھے)۔

۴۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن میں (سے پانی لے لے کر) وضو کیا۔ (شاید وہ برتن پیتل کا ہو)۔

### باب: نیند سے وضو کا ٹوٹنا

۴۷۴: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سو جاتے تھے کہ خراٹے لیتے پھر کھڑے ہوتے اور نماز پڑھ لیتے اور وضو نہ کرتے۔ حضرت طنافسی کہتے ہیں کہ حضرت وکیع نے فرمایا: حضرت عائشہؓ کی مراد یہ تھی کہ آپ سجدہ میں سو جاتے (اور سجدہ سے اٹھ کر باقی نماز پوری کر لیتے اور وضو نہ کرتے)

### ۶۱: بَابُ الْوُضُوءِ بِالصُّفْرِ

۴۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْغَزِيرِ بْنِ الْمَاجِشُونَ قَنَا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْرَجَنَا لَهُ مَاءَ مِنْ تَوْرٍ مِنْ صُفْرِ فَوَضَّأَ بِهِ.

۴۷۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ قَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ كَانَ لَهَا مَخْضَبٌ مِنْ صُفْرِ قَالَتْ كُنْتُ أَرْجُلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيهِ.

۴۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عُمَرَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فِي تَوْرٍ.

### ۶۲: بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

۴۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَنَا وَكِيعٌ قَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنَامُ حَتَّى يَنْفَحَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ قَالَ الطَّنَافِيسِيُّ قَالَ وَكِيعٌ نَعْبِي وَهُوَ سَاجِدٌ.

۳۷۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے حتیٰ کہ خرائے لئے پھراٹھے اور نماز پڑھی۔

۳۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سونا (جس کے بعد وضو کئے بغیر نماز پڑھ لیتے تھے) بیٹھے بیٹھے ہوتا تھا۔

۳۷۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آنکھ بندھن ہے دہر کا۔ جو سو جائے تو وضو کرے۔

۳۷۸: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دے رکھی تھی کہ تین دن تک موزے نہ اتاریں مگر جنابت ہو تو اتار دیں لیکن پیشاب پاخانہ اور نیند سے نہ اتاریں۔

خلاصۃ الباب ☆ نیند کے ناقض وضوء ہونے اور نہ ہونے کے مختصر آئین اقوال ہیں:

(۱) نیند مطلق ناقض وضوء نہیں۔

(۲) مطلق ناقض ہے۔

(۳) غالب نیند ناقض ہے اور غیر غالب نہیں۔ یہ مذہب جمہور اور چاروں اماموں کا ہے۔

باب: شرمگاہ کو چھونے سے وضو ٹوٹنا

۳۷۹: حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اس کو چاہئے کہ وضو کر لے۔

۳۸۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

۳۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِلَةَ عَنْ حَجَّالٍ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ نَامَ حَتَّى قَفَحَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى.

۳۷۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِلَةَ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ أَبِي مَطْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَادٍ أَبِي هُبَيْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ نَوْمُهُ ذَلِكَ وَهُوَ جَالِسٌ يَغِيبُ النَّبِيُّ ﷺ.

۳۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الْوَضِيِّ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِلٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْغَيْنُ وَكَاءُ السِّهِّ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ.

۳۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

۶۳: بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ.

۳۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُمَيْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

۳۸۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذِكْرُهُ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ۔

فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اس پر وضو لازم ہے۔

۳۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْمُهَلَّبِيُّ بْنُ مَنْصُورٍ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ بِشِيرٍ بْنُ زَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمِيدٍ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ غُبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

۳۸۱: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اس کو چاہئے کہ وضو کر لے۔

۳۸۲: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ خَرِبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرُوقَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

۳۸۲: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا ہے اس کی سند میں اسحاق بن ابی فروہ ہے جو بالاتفاق ضعیف ہے۔

### ۶۳: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۳۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ طَلْقٍ الْحَنْفِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ لَيْسَ فِيهِ رُضُوءٌ إِنَّمَا هُوَ مِنْكَ۔

۳۸۳: تھاب: ذکر چھونے کی رخصت کے بیان میں

۳۸۳: طلق رضی اللہ عنہ نے جو قبیلہ بنی حنیف سے ہے۔ انہوں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کسی نے پوچھا کہ ذکر کے چھونے سے وضو ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں وہ تو تیرا ایک ٹکڑا ہے۔

۳۸۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارِ الْحِمَصِيِّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ

۳۸۴: ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا ہے۔

عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ جَذِيَّةٌ مِنْكَ۔

☆ خلاصہ الباب دراصل شرمگاہ کو چھونے سے وضو کے ٹوٹنے کے متعلق دلائل متعارض ہیں اور ایسے ہی مواقع پر کسی مجتہد کا دامن تھامنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ امام شافعیؒ نے حضرت بسہر کی حدیث کو اس لیے اختیار کیا کہ اس کی تائید بہت سارے صحابہ کرامؓ کی روایات سے ہوتی ہے۔ ان میں سے اکثر کی سندیں اگرچہ ضعیف ہیں اور مختلف فیہ ہیں لیکن ان کے مؤید ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

اجناف کی طرف حضرت طلق بن علی کی حدیث کی مؤید حضرت ابو امامہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت عصمہ بن مالک حطمی اور حضرت جر کی روایات ہیں۔ اگرچہ ان میں بھی کلام کیا گیا ہے لیکن دوسری وجوہ کی بناء پر امام ابو حنیفہؒ نے حضرت طلق بن علیؓ کی روایت کو ترجیح دی۔

## ۶۵: بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا

## غَيَّرَتِ النَّارُ

پاب: جو آگ میں پکا ہو اس سے وضو واجب

ہونے کا بیان

۳۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّؤُا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اتَّوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيمِ فَقَالَ لَهُ يَابْنَ أَخِي إِذَا سَمِعْتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْأَمْثَالَ.

۳۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: آگ پر پکی ہوئی چیز کھا لو تو وضو کر لیا کرو تو ابن عباسؓ نے کہا: کیا ہم گرم پانی کی وجہ سے بھی وضو کریں (کیونکہ وہ بھی آگ پر گرم ہوتا ہے تو کیا اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے حالانکہ کبھی ہم وضو کیلئے گرم پانی استعمال کرتے ہیں) تو ابو ہریرہؓ نے ان سے کہا: بھتیجے جب تم رسول اللہؐ کی بات سنو تو اس کے مقابلہ میں باتیں مت بنایا کرو۔

۳۸۶: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

۳۸۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ پر پکی ہوئی چیز کے استعمال سے وضو کیا کرو۔

۳۸۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْزَقِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ وَيَقُولُ صُمْتُ إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

۳۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کرتے تھے کہ یہ بہرے ہو جائیں اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا ہو۔ آگ پر پکی ہوئی چیز استعمال کرو تو وضو کر لیا کرو۔

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ علماء نے ان احادیث کے متعلق ایک طریقہ یہ اختیار کیا ہے کہ وہ روایات جو مضافت النار سے وضو پہ دلالت کرتی ہیں منسوخ ہیں۔ باقی حکم اول تھا بعد میں منسوخ ہو گیا ہے۔

## ۶۶: بَابُ الرُّخْصَةِ

## فِي ذَلِكَ

پاب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھا کر وضو

نہ کرنے کا جواز

۳۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ كَيْفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَيْهِ بِمَسْحٍ كَانَ نَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى.

۳۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شانہ کا گوشت تناول فرمایا پھر جو کچھ آپ کے نیچے تھا اس سے ہاتھ پونچھ کر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

۳۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

۳۸۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے روٹی یا گوشت کھایا اور وضو نہ کیا۔

۳۹۰: حضرت ابن شہاب زہریؒ فرماتے ہیں کہ میں رات کے کھانے میں ولید یا عبد الملک کے ساتھ شریک تھا۔ نماز کا وقت ہوا تو میں وضو کے لئے اٹھا تو جعفر بن عمرو بن امیہ فرمانے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے والد نے یہ گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ پر پکا ہوا کھانا تناول فرمایا پھر وضو کئے بغیر ہی نماز ادا فرمائی اور علی بن عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ میں بھی اپنے والد کے متعلق اسی بات کی شہادت دیتا ہوں۔

۳۹۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا شاة پیش کیا گیا۔ آپ نے اسے تناول فرمایا اور نماز پڑھنے لگے پانی کو چھوا تک نہیں۔

۳۹۲: حضرت سید بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کو نکلے۔ مقام صہباء پہنچ کر آپ نے نماز عصر ادا فرمائی۔ پھر کھانا طلب فرمایا سوائے ستو کے کچھ نہ آیا۔ سب نے ستو کھایا پانی پیا پھر آپ نے کلی کی اور کھڑے ہو کر ہمیں نماز مغرب پڑھائی۔

۳۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شاة تناول فرما کر کلی کی ہاتھ دھوئے اور نماز پڑھی۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ وَ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ خُبْرًا أَوْ لَحْمًا وَ لَمْ يَتَوَضَّأَا.

۳۹۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ خَضِرْتُ غَشَاءَ الْوَلِيدِ أَوْ عَبْدِ الْمَلِكِ . فَلَمَّا خَضِرْتُ الصَّلَاةَ قُمْتُ لِاتَّوَضُّأَ فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ أُمَيَّةٍ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَكَلَ طَعَامًا بِمَا غَيَّرَ النَّارُ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأَ.

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَ أَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي بِمِثْلِ ذَلِكَ.

۳۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَكْتَفٍ شاةٍ فَأَكَلَ مِنْهُ وَ صَلَّى وَلَمْ يَمْسُ مَاءً.

۳۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَا سُؤْدَةُ بْنُ التَّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ صَلَّى الْعَصْرُ ثُمَّ دَعَا بِطَعْمَةٍ فَلَمْ يُؤْتِ إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَأَكَلُوا وَ شَرَبُوا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ فَأَهْ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِمَاءِ الْمَغْرِبِ.

۳۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا سَهْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شاةٍ فَمَضْمَضَ وَ غَسَلَ يَدَيْهِ وَ صَلَّى.

**خلاصہ الباب ☆ کتف: بکری کے بازو کا گوشت۔ عبد الملک ولید کے والد تھے اور خلیفہ تھے۔ غشاء: رات کا کھانا۔ بازو کا گوشت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ پسند تھا کیونکہ یہ جلدی پک جاتا ہے اور لذیذ بھی ہوتا ہے۔ بالصہباء: خیبر کے پاس ایک جگہ کا نام ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہ احادیث کے پاس ایک جگہ کا نام ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہ احادیث ناخ**

ہیں پہلی مکررہ احادیث کے لیے کیونکہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل وضو نہ کرنے کا تھا۔

### باب : اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا

۴۹۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اونٹ کا گوشت کھانے کی وجہ سے وضو کرنے کے متعلق۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی وجہ سے وضو کر لیا کرو۔

۴۹۵: حضرت ثور بن ثمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ کا گوشت کھانے کی وجہ سے وضو کریں اور بکری کے گوشت کی وجہ سے وضو نہ کریں۔

۴۹۶: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بکری کے دودھ کی وجہ سے وضو نہ کرو اور اونٹنی کے دودھ کی وجہ سے وضو کرو۔

۴۹۷: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: اونٹ کے گوشت کی وجہ سے وضو کرو اور بکرے کے گوشت کی وجہ سے وضو نہ کرو اور اونٹنی کا دودھ پی کر وضو کرو اور بکری کا دودھ پی کر وضو نہ کرو اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اور اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز مت پڑھو۔

☆ خلاصۃ الباب امام احمد بن حنبل کا مسلک یہی ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ احادیث ان کا استدلال ہیں جمہور ائمہ اور کبار صحابہ کا مذہب یہ ہے کہ ناقض وضو نہیں۔ ما غیرت النار سے وضو کے فائدے یہ ہیں: (۱) حافظ ابن قیم فرماتے ہیں کہ چونکہ شیطان کی پیدائش آگ سے ہوئی ہے تو جو چیز آگ سے پکے گی تو اس میں لامحالہ

۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ ۴۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ ثنا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّؤْ مِنْهَا.

۴۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثنا زَائِدَةُ وَ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ ثَمَرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ وَ لَا نَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الْبَقَرِ.

۴۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَرَوِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاسِمٍ ثنا عُبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ (وَ كَانَ ثِقَةً وَ كَانَ الْحَكَمُ يَأْخُذُ عَنْهُ) ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ قَالَ ﷺ لَا تَوَضَّؤْا مِنَ الْبَاقِ الْغَنَمِ وَ تَوَضَّؤْا مِنَ الْبَاقِ الْإِبِلِ.

۴۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ ثنا بَقِيَّةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ هُبَيْرَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَارِبَ بْنَ دِنَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَوَضَّؤْا مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ وَ لَا تَوَضَّؤْا مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ وَ تَوَضَّؤْا مِنَ الْبَاقِ الْإِبِلِ وَ لَا تَوَضَّؤْا مِنَ الْبَاقِ الْغَنَمِ وَ صَلُّوْا فِي مَرَاجِ الْغَنَمِ وَ لَا تُصَلُّوْا فِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ.



کچھ نہ کچھ اثرات آگ کے ہوں گے تو وضو کے ذریعے ازالہ کیا گیا تا کہ مشابہت نہ رہے۔ (۲) شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد انسان کو انتفاع کامل ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ فرشتوں سے دُور ہو جاتا ہے کیونکہ وہ کھاتے پیتے نہیں تو اس موقع پر شریعت نے وضو کا حکم دیا تا کہ فرشتوں سے جو مشابہت کٹ گئی ہے وہ واپس آ جائے۔ ما غیرت النادر سے وضو کی حکمتیں ہیں تب بھی جب واجب اور غیر منسوخ تھا اور اب بھی جب مستحب ہے۔

## ۶۸: بَابُ الْمَضْمُضَةِ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ : چاب: دودھ پی کر کلی کرنا

۳۹۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَنَا  
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ  
مَضْمُضُوا مِنَ اللَّبَنِ فَإِنَّ لَهُ وَسْمًا۔  
۳۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ  
عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
زَمْعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا شَرَبْتُمُ اللَّبَنَ فَمَضْمُضُوا فَإِنَّ لَهُ وَسْمًا۔

۳۹۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دودھ پی کر کلی کر لیا کرو کیونکہ اس (دودھ) میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

۳۹۹: اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہی مضمون مروی ہے۔

۵۰۰: حضرت سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ پی کر کلی کر لیا کرو اس لئے کہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

۵۰۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا دودھ دوہ کر پیا پھر پانی منگا کر کلی کی اور ارشاد فرمایا: اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

## چاب: بوسہ کی وجہ سے وضو کرنا

۵۰۲: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک اہلیہ کا بوسہ لیا پھر نماز کے لئے تشریف لے گئے اور وضو نہ کیا۔ میں نے کہا: آپ ہی ہوں گی؟ تو وہ مسکرا دیں۔

۵۰۳: حضرت زینب سہمیہ روایت کرتی ہیں حضرت

۵۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو مَضْعَبٍ قَنَا عَبْدُ الْمُهِمِّ بْنِ عَبَّاسٍ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَضْمُضُوا مِنَ اللَّبَنِ فَإِنَّ لَهُ دَسْمًا۔

۵۰۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّوَّاقِ قَنَا الضُّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَلَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَاةً وَشَرِبَ مِنْ لَبَنِهَا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ فَأَهْ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسْمًا۔

## ۶۹: بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

۵۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا قَنَا وَكَيْعٌ قَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْتُ مَا هِيَ إِلَّا أَنْتَ فَضَجَّكَتْ۔

۵۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ زَيْنَبِ الشَّهْمِيَّةِ عَنْ غَابِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَقْبَلُ وَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ وَرُبَّمَا فَعَلَهُ بِي. عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر کے بوسہ لیتے اور پھر دوبارہ وضو کئے بغیر ہی نماز پڑھ لیتے اور بسا اوقات میرے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔

☆ خلاصۃ الباب امام شافعیؒ کے نزدیک عورت کو چھوٹا مطلق ناقض الوضوء ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک مس بشهوة ناقض ہے اور مس بغیر شہوت ناقض نہیں ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ صحابہ میں حضرت علیؓ حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہم اور تابعین میں عطاء اور طاؤسؒ کا مذہب یہ ہے کہ ناقض وضو نہیں۔ احناف فرماتے ہیں کہ مس اور مس قرآن پاک میں جماع پر بولا گیا ہے۔ لہذا حدیث میں بھی جماع مراد ہے۔ بخاری شریف کی قوی روایت سے ثابت ہے کہ چھوٹا ناقض وضو نہیں۔

### ۷۰: بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ

### پا پ: مذی نکلنے کی وجہ سے وضو

۵۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ. ۵۰۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: اس کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور منی نکلنے کی وجہ سے غسل واجب ہوتا ہے۔

۵۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَذُلُّوْا مِنْ أَمْرَاتِهِ فَلَا يُنْزِلُ؟ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَتَضَحَّ فَرَجَهُ يَغْنَى لِيَغْسِلَهُ وَيَتَوَضَّأَ. ۵۰۵: حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مرد اپنی بیوی کے قریب ہو اور انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے۔ فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ساتھ ایسی صورت پیش آئے تو شرم گاہ کو دھو لے اور وضو کر لے۔

۵۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ الشَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شَيْئًا فَكَثُرَ مِنِّي الْإِغْتِسَالُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَمَازِيصُ ثَوْبِي قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ كَفٌّ مِنْ مَاءٍ تَتَضَحُّ بِهِ مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَ. ۵۰۶: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری مذی بکثرت خارج ہوتی تھی اس لئے میں بہت نہایا کرتا تھا۔ میں نے (اس سلسلہ میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ فرمایا: اس میں تمہارے لئے وضو ہی کافی ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو میرے کپڑے کو لگ جائے تو؟ فرمایا: کپڑوں میں جہاں لگی ہوئی نظر آئے پانی کے چلو سے دھولو۔

۵۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا

مِسْعَرُ عَنْ مَصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي خَبِيبٍ بْنِ يَغْلَى بْنِ مُنِيَّةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَتَى أَبَى بَنَ كَعْبٍ وَ مَعَهُ عُمَرُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ مَذْيَا فَمَسَلْتُ ذَكَرِي وَ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ عُمَرُ أَوْ يُجْزِي ذَالِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَسْمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ.

کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ وہ ہا ہر تشریف لائے فرمانے لگے مجھے مذی محسوس ہوئی۔ میں نے اپنا بستر دھویا اور وضو کر لیا۔ حضرت عمر نے پوچھا کیا یہ کافی ہے؟ فرمایا: جی! پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے؟ فرمایا: جی۔

### ۱: بَابُ وَضُوءِ النَّوْمِ

### پاب: سوتے وقت ہاتھ منہ دھونا

۵۰۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا وَ كَيْعٌ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ لِزَائِدَةَ بِنْتِ قُدَامَةَ يَا أَبَا الصَّلْتِ هَلْ سَمِعْتَ فِي هَذَا شَيْئًا فَقَالَ قَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَدَخَلَ الْخَلَاءَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَامَ.

۵۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر بیت الخلاء تشریف لے گئے۔ قضاء حاجت کے بعد چہرہ اور ہاتھ دھو کر پھر سو گئے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَنَا شُعْبَةَ أَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ أَنَا بُكَيْرٌ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ فَلَقِيتُ كُرَيْبًا فَحَدَّثَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆ سونے سے قبل وضو کرنا مستحب ہے۔

### ۲: بَابُ الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَ الصَّلَاةِ

### پاب: ہر نماز کے لئے وضو کرنا اور تمام نمازیں

### کُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ

### ایک وضو سے پڑھنا

۵۰۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَنَا شَرِيكَ عَنْ عُمَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَ كُنَّا نَحْنُ نُصَلِّيُ الصَّلَاةَ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ.

۵۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرماتے اور ہم سب نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھ لیا کرتے تھے۔

۵۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا قَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دَفَّارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ صَلَّى الصَّلَاةَ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ.

۵۱۰: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے اور فتح مکہ کے دن آپ نے تمام نمازیں ایک ہی وضو سے ادا فرمائیں۔

۵۱۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ قَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُبَشِّرٍ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ

۵۱۱: حضرت فضل بن مبشر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو تمام نمازیں ایک ہی وضو

اللہ تعالیٰ عنہ یُصَلِّی الصَّلَواتِ بِوُضوءٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هَذَا فَأَمَّا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے پڑھتے دیکھا تو عرض کیا یہ کیا ہے؟ فرمانے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا تو میں اس طرح کرتا ہوں۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔

☆ خلاصۃ الباب: پہلے ہر نماز کے لیے وضو واجب تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ امام نووی وغیرہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ بغیر حدیث کے وضو واجب نہیں ہوتا صرف بعض صحابہ سے منقول ہے۔ اذا قمتم الى الصلوة سے استدلال کرتے ہوئے وضو لکل صلوة کے قائل تھے۔ نیز وضو کے ہوتے ہوئے دوبارہ وضو کرنا باعث ثواب ہے۔

### ۷۳: بَابُ الْوُضُوءِ عَلَى الطَّهَارَةِ

### باب: وضو کے باوجود وضو کرنا

۵۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرَّبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَطِيْفٍ الْهَذَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي مَجْلِسِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا خَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ عَادَ إِلَى مَجْلِسِهِ فَلَمَّا خَضَرَتِ الْعَصْرُ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ عَادَ إِلَى مَجْلِسِهِ فَلَمَّا خَضَرَتِ الْمَغْرِبُ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ عَادَ إِلَى مَجْلِسِهِ فَقُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ أَفْرِيطَةً أَمْ سُنَّةَ الْوُضُوءِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ؟ قَالَ أَوْ قَطُنْتُ إِلَيَّ وَالِىَ هَذَا مَبْنَى فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَا لَوْ تَوَضَّأْتَ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ لَصَلَّيْتُ بِهِ الصَّلَاةَ كُلَّهَا مَا لَمْ أُحْدِثْ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى كُلِّ طَهْرٍ فَلَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَإِنَّمَا رَغَبْتُ فِي الْحَسَنَاتِ

۵۱۲: حضرت ابو عطیف ہذلی فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں عبد اللہ بن عمر بن خطاب کی مجلس میں تھا۔ نماز کا وقت ہوا تو وہ اٹھے وضو کر کے نماز ادا کی پھر مجلس میں آ گئے عصر کا وقت ہوا تو آپ اٹھے وضو کیا نماز پڑھی اور پھر مجلس قائم ہو گئی۔ مغرب کا وقت ہوا تو پھر آپ اٹھے وضو کر کے نماز پڑھی اور اپنی جگہ آ گئے۔ میں نے عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے یہ بتائیے کہ ہر نماز کے وقت وضو کرنا فرض ہے یا سنت؟ فرمانے لگے کیا تم میرے اس عمل کی طرف متوجہ تھے؟ میں نے عرض کیا: جی۔ فرمانے لگے: فرض تو نہیں ہے اسی لئے اگر میں نماز صبح کے لئے وضو کروں تو تمام نمازیں اسی وضو سے ادا کر لوں جب تک میرا وضو نہ ٹوٹے لیکن میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا جو ہر مرتبہ پاکی کے باوجود وضو کرے اسے دس نیکیاں ملیں تو مجھے نیکیوں کی رغبت ہے۔

### ۷۴: بَابُ لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ

### باب: بغیر حدث کے وضو واجب نہیں

۵۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ أَنَا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ شَكِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ

۵۱۳: حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب نے نبی ﷺ کی خدمت میں شکایت کی کہ نماز میں گڑبڑی محسوس ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا

الشَّيْءُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ لَا حَتَّى يَجِدَ رِيحًا أَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا۔

کچھ خیال نہ کرے یہاں تک کہ محسوس کرے بدبو یا آواز سے (یعنی جب وضو ٹوٹنے کا یقین ہو جائے)

۵۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ مِنَ التَّشْبِيهِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا۔

۵۱۴: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں اشتباہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: واپس نہ لوئے یہاں تک کہ آواز سے یا بو محسوس کرے۔

۵۱۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَغَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ۔

۵۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو واجب نہیں مگر آواز سے یا بو سے۔ (یعنی ان دونوں چیزوں سے حدت محسوس کرے محض وہم پہ متردد نہ ہو)۔

۵۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُثَيْدٍ اللَّهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ زَأَيْتُ السَّائِبَ ابْنَ يَزِيدَ يَشْمُ ثَوْبَهُ فَقُلْتُ مِمَّ ذَلِكَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ رِيحٍ أَوْ سَمَاعٍ۔

۵۱۶: حضرت محمد بن عمرو بن عطا کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اپنا کپڑا سونگھ رہے ہیں۔ میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ وضو واجب نہیں ہوتا مگر بو سے یا آواز سننے سے۔

**خلاصہ الباب ☆** شک کی بناء پر وضو نہیں ٹوٹتا جب تک وضو ٹوٹنے کا یقین حاصل نہ ہو اور یقین کے حاصل ہونے کے ظاہری دو اسباب ہیں: (۱) آواز سننا (۲) بو معلوم ہونا۔

امام خطابی فرماتے ہیں کہ آواز کا سننا اور بو محسوس کرنا مراد یقین ہے کیونکہ بہر آدمی تو آواز نہیں سنتا اور جس کی قوتِ شامہ (سونگھنے کی حس) ختم ہو چکی ہو۔ مطلق ریح کا ٹکنا آواز سے یا بغیر آواز سے ناقض الوضوء ہے۔ ان احادیث میں إلا من صوت أو ريح ہے۔ یہ حصر حقیقی نہیں بلکہ اضافی ہے۔

**باب: پانی کی وہ مقدار جو ناپاک نہیں ہوتی**

۵۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا زَيْدُ ابْنِ هَارُونَ أَنَّنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بِالْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنْبُتُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسَّيِّاحِ فَقَالَ رَسُولُ

۵۱۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: کسی نے آپ سے پوچھا کہ پانی کھلے میدان میں ہو اور چو پائے اور ورنہ پانی پر آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو مکے ہو تو اس کو کوئی چیز ناپاک

۷۵: بَابُ مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِي لَا يَنْجُسُ

۵۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا زَيْدُ ابْنِ هَارُونَ أَنَّنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بِالْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنْبُتُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسَّيِّاحِ فَقَالَ رَسُولُ

نہیں کرتی۔

اللہ ﷺ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلْتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ نَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

۵۱۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب پانی دو یا تین مکے ہو تو اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں

کرتی۔

۵۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ

سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَمْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِذَا كَانَ الْمَاءُ

قُلْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا

أَبُو الْوَلِيدِ وَ أَبُو سَلَمَةَ وَ ابْنُ عَائِشَةَ الْقُرَشِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

☆ خلاصۃ الباب پانی کی مختلف اقسام ہیں ان کے احکام بھی مختلف ہیں: (۱) دریا اور سمندر کا پانی (۲) جاری پانی (۳) وہ

جو جاری کے حکم میں ہو۔ داؤد ظاہریؒ اور موجودہ دور کے بعض غیر مقلدین کا مسلک یہ ہے کہ پانی خواہ قلیل ہو یا کثیر اس میں جس قدر نجاست گر جائے پاک رہے گا اور پاک کرنے والا بھی رہے گا جب تک اس کا سیلان رقت اور ماہیت ختم نہیں ہو جاتی خواہ وقوع نجاست سے اس کے اوصاف ثلاثہ متغیر ہو گئے ہوں۔

جمہور اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ اگر وقوع نجاست سے قلیل پانی ناپاک ہو جاتا ہے چاہے اس کے اوصاف میں کوئی ایک متغیر ہو یا نہ ہو اور کثیر پانی ناپاک نہیں ہوتا جب تک احد الاوصاف میں تغیر نہ ہو البتہ ماء کثیر اور ماء قلیل کی تحدید اور تعین میں اختلاف ہے۔ حنفیہ کے نزدیک مبتلی بہ کی رائے پر موقوف ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک دو قلعہ پانی کثیر ہے اس سے کم پانی قلیل ہے۔ شوافع وغیرہ کی دلیل حدیث القلتین ہے۔

اس حدیث کے متعلق بہت مفصل کلام کیا گیا ہے۔ حافظ ابن القیم نے اس روایت کو شاذ قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہؓ میں سے صرف حضرت ابن عمرؓ اس کے راوی ہیں اور ان کے شاگردوں میں صرف ان کے بیٹے ہیں حالانکہ پانی کی طہارت اور نجاست کے مسئلہ کا احتیاج سب کو ہے۔ تمام صحابہؓ اور تابعین کو اس کے معلوم کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ وضو ہر مسلمان پر فرض ہے اور اس کا دینی اور ایمانی مسئلہ ہے جبکہ حضرات صحابہؓ کی پوری جماعت میں اس کا اور کوئی راوی نہیں ملتا جو اس کی واضح دلیل ہے کہ یہ روایت شاذ ہے۔ نیز ابون حکیم نے تہذیب العین میں حدیث قلتین پر پندرہ اشکالات کیے ہیں اور فرماتے ہیں کہ حدیث قلتین سے تحدید ماء کے لیے ان پندرہ گھاٹیوں کو عبور کرنا ضروری ہے۔ حنفیہ کی طرف سے چار احادیث بطور دلیل پیش کی جاتی ہیں: (۱) ترمذی میں باب کراہیۃ البول فی الماء الراکد میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث: (( لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ثم یتوضأ منه )) یعنی تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے وضو کرے گا۔ (۲) حدیث المستیقظ من منامہ ترمذی ج ۱ ص ۲۲، ۲۳۔ (۳) حدث ولوغ

الکلب، مسلم ج ۱ ص ۱۳۷-۱۳۸) حدیث وقوع الفارۃ فی السمن صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۷: باب ما يقع من النجاسات فی السمن والماء۔ یہ تمام احادیث صحیح ہیں۔

### ۷۶: بَابُ الْحِيَاضِ

### پاپ: حوضوں کا بیان

۵۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سئل عَنْ حِيَاضِ الْبَنَاتِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ تَرُدُّهَا السَّبَاعُ وَالْكَلابُ وَالْحُمْرُ وَ عَنِ الطَّهَارَةِ مِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بَطْنِهَا وَلَنَا مَا غَيْرَ طَهُورٍ.

۵۱۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے متعلق پوچھا گیا جو مکہ و مدینہ کے درمیان ہیں۔ ان پر درندے کتے اور گدھے آتے ہیں کہ ان سے طہارت کرنے کا کیا حکم ہے جو انہوں نے اپنے پیٹوں میں اٹھا لیا وہ ان کا اور جو بچ گیا وہ ہمارے لئے پاک کرنے والا ہے۔

۵۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ طَرِيفِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ انْتَهَيْنَا إِلَى غَدِيرٍ فَإِذَا فِيهِ جَيْفَةُ جَمَارٍ قَالَ فَكَفَفْنَا عَنْهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ فَاسْتَقْبْنَا وَارْوَيْنَا وَحَمَلْنَا

۵۲۰: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک تالاب پر پہنچے اس میں گدھا مردار پڑا تھا ہم اس سے رک گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔ پھر ہم نے پانی پیا اور آسودہ ہوئے اور ساتھ لاد لیا۔

۵۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّانِ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا رِشْدُ بْنُ أَنبَاءَ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى رِيحِهِ وَ طَعْمِهِ وَ لَوْنِهِ

۵۲۱: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی الا یہ کہ پانی کے رنگ ذائقہ یا بو پر غالب آ جائے۔

### ۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ الَّذِي لَمْ يُطْعَمْ

### پاپ: اس لڑکے کے پیشاب کے بیان میں جو کھانا نہیں کھاتا

۵۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي حَجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۵۲۲: حضرت لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اپنے کپڑے مجھے دے دیجئے (تا کہ دھو ڈالوں) اور

دوسرے کپڑے زیب تن کر لیجئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لڑکے کے پیشاب کو ہلکا سا دھویا جاتا ہے اور لڑکی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جاتا ہے۔

۵۲۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا تو آپ نے اس پر پانی بہایا اور اسے (خوب اچھی طرح) دھویا نہیں۔

۵۲۴: حضرت اُمّ قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے بچے کو جس نے کھانا شروع نہ کیا تھا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگا کر اس پر ڈالا۔

۵۲۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ پیتے بچے کے بول کے متعلق کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جائے۔

ابو الیمان مصری کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ سے نبی کے اس مذکورہ فرمان کا مطلب پوچھا کہ دونوں پیشاب ہیں (پھر فرق کیوں ہے؟) فرمایا: اس لئے کہ لڑکے کا پیشاب پانی اور مٹی سے ہے اور لڑکی کا پیشاب گوشت اور خون سے ہے۔ پھر پوچھا کہ سمجھ؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ جب آدم کو پیدا کر چکے تو حوا کو ان کی چھوٹی پسلی سے پیدا کیا۔ اس لئے لڑکے کا پیشاب پانی اور مٹی سے (جس سے آدم پیدا کئے گئے) اور لڑکی کا پیشاب گوشت اور خون سے ہے۔ کہتے ہیں کہ امام شافعیؒ نے مجھ سے پوچھا: سمجھ گئے؟ میں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْطِنِي ثَوْبَكَ وَالْبَسْ ثَوْبًا غَيْرَهُ فَقَالَ إِنَّمَا يُنْضَخُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ وَيُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثَى .

۵۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَائِثَةَ قَالَتْ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ قَبَالَ عَلَيْهِ فَاتَّبَعَهُ الْمَاءُ وَلَمْ يُغْسَلْهُ .

۵۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مَحْسَنِ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ قَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَ عَلَيْهِ .

۵۲۵: حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَا ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ أَنَا أَبُو عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي خَرَبٍ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِي بَوْلُ الرِّضِيعِ يُنْضَخُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ .

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنُ مَعْقِلٍ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْمَضَرِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الشَّافِعِيَّ عَنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ يَرُشُ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَالْمَاءُ إِنَّ جَمِيعًا وَاحِدٌ قَالَ لِأَنَّ بَوْلَ الْغُلَامِ مِنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ مِنَ اللَّحْمِ وَالْدَّمِ ثُمَّ قَالَ لِي فَهَمْتُ أَوْ قَالَ لَقِيتُ؟ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ آدَمَ خَلَقَتْ خَوَاءً مِنْ صَلْبِهِ الْقَصِيرُ فَضَارَ بَوْلُ الْغُلَامِ مِنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ وَضَارَ بَوْلُ الْجَارِيَةِ مِنَ اللَّحْمِ وَالْدَّمِ قَالَ لِي فَهَمْتُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِي



نَفَعَكَ اللَّهُ بِهِ.

عرض کیا: جی۔ فرمایا: اللہ اس بات سے تمہیں نفع دے۔

۵۲۶: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُسْجِدُ بْنُ مُوسَى  
وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
مَهْدِيٍّ لَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مَجْلُ بْنُ خَلِيفَةَ أَخْبَرَنَا  
أَبُو السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ خَادِمَ النَّبِيِّ ﷺ فَجِئْتُ بِالْخَسَنِ  
أَوْ الْخُسَيْنِ فَقَالَ عَلِيٌّ صَدْرُهُ فَارَادُوا أَنْ يُغْسِلُوهُ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُشَّةً فَإِنَّهُ يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُرْسُ مِنْ  
بَوْلِ الْغَلَامِ.

۵۲۶: حضرت ابوالسمع فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کا خدمت گزار تھا۔ آپ کی خدمت میں  
حضرت حسن یا حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو پیش کیا گیا تو  
انہوں نے آپ کے سینہ پر پیشاب کر دیا لوگوں نے  
(اہتمام سے) دھونا چاہا تو رسول اللہ نے فرمایا: اس پر  
پانی ڈال دو۔ اس لئے کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے  
اور لڑکے کے پیشاب پر پانی ڈال دیا جاتا ہے۔

۵۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ لَنَا أَبُو بَكْرِ الْخَنَفِيُّ لَنَا  
أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَوْلُ الْغَلَامِ يُنْضَحُ وَبَوْلُ  
الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ.

۵۲۷: حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑکے کے پیشاب کو کچھ  
پانی سے دھویا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو اچھی طرح  
دھویا جائے۔

**خلاصۃ الباب ☆** شیرخوار بچہ کے پیشاب کے متعلق داؤد ظاہری کا مسلک یہ ہے کہ وہ ناپاک نہیں ہے۔ جمہور علماء کے  
نزدیک بول غلام نجس اور پلید ہے۔ قاضی عیاض نے امام شافعی کا مسلک بھی وہی بیان فرمایا جو داؤد ظاہری کا ہے یعنی بول  
غلام طاہر ہے لیکن علامہ نووی نے قاضی عیاض کی تردید کی ہے اور فرمایا امام شافعی بھی جمہور کی طرح نجاست کے قائل ہیں۔  
پھر جمہور کے مابین بول غلام سے طہارت حاصل کرنے کے طریقہ میں اختلاف ہے۔ امام شافعی، امام احمد اور امام اعظمی کے  
نزدیک بول غلام کو دھونے کے بجائے اس پر پانی کے چھینٹے مار دینا کافی ہے۔ جبکہ لڑکی کے پیشاب کو دھونا ضروری ہے۔ ان  
کے برخلاف امام ابو حنیفہ، امام مالک، سفیان ثوری اور فقہاء کوفہ کا مسلک یہ ہے کہ لڑکی کے پیشاب کی طرح لڑکے کے  
پیشاب کو دھونا ضروری ہے البتہ رضیع شیرخوار بچہ میں زیادہ مبالغہ کی ضرورت نہیں بلکہ غسل خفیف کافی ہے۔ حنفیہ کا  
استدلال ان احادیث سے ہے جن میں پیشاب سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے اور اسے نجس اور پلید قرار دیا گیا ہے۔ یہ  
احادیث عام ہیں اور ان میں کسی خاص پیشاب کی تخصیص نہیں دوسرے لڑکے کے پیشاب کے سلسلہ میں حدیث میں حسب  
علیہ الماء اور رقبہ الماء بھی وارد ہوا ہے۔ جو دھونے پر صریح ہے ایسی احادیث تمام طرق کی تخریج صحیح مسلم میں موجود  
ہیں۔ اسی طرح طحاوی میں حضرت عائشہ سے حدیث مروی ہے جس میں صراحتاً لڑکے کے پیشاب کو دھونے کا پتہ چلتا ہے۔  
ان وجوہات کی بناء پر شوافع کے استدلال کے جواب میں امام اعظم فرماتے ہیں کہ مناسب یہ ہے کہ جن احادیث میں نضح اور  
رش کے الفاظ آئے ہیں ان کے ایسے معنی مراد لیے جائیں جو دوسری روایات کے مطابق ہوں۔ وہ معنی ہیں غسل خفیف  
نضح اور رش کے الفاظ جہاں چھینٹے مارنے کے معنی میں آئے ہیں وہاں غسل خفیف کے معنی میں بھی متعارف ہیں۔ خود امام  
شافعی نے بعض مقامات پر ان الفاظ کی یہ تشریح کی ہے۔ ان مقامات میں سے ایک یہ ہے کہ باب فی المذی یعیب  
الشہد کے تحت حضرت سہیل بن خفیف کی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ امام شافعی کا قول کپڑے کے دھونے کا

ہے۔ ظاہر ہے کہ یہاں امام شافعیؒ نے نفع کو غسل خفیف کے معنی میں لیا ہے اس کے علاوہ اور کئی مقامات ہیں تو جس طرح ان تمام مقامات پر یہ لفظ نفع اور رش کو غسل (دھونے) کے معنی میں لیا گیا ہے تو اگر مختلف روایات میں تطبیق کے لیے حنیفہ حدیث باب نفع اور رش کو غسل (دھونے) میں لے لیں تو اس میں کیا حرج ہے البتہ بول غلام میں غسل خفیف ہوگا اور بول جاریہ میں غسل شدید اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ فرق کیوں لیا گیا ہے۔ اس کے مختلف جوابات دیئے گئے ہیں بہتر جواب یہ ہے کہ لڑکی کا پیشاب زیادہ غلیظ اور بدبودار ہوتا ہے اور بچے کا پیشاب اس درجہ غلیظ نہیں ہوتا۔ اسی توجیہ کی طرف شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ بھی اشارہ فرماتے ہیں: ان بول الانثی اغلظ وانثی من بول الذکر حجة الله البالغة فی احکام المیاء۔

## ۷۸: بَابُ الْأَرْضِ يُصِيبُهَا الْبَوْلُ

### كَيْفَ تُغْسَلُ

## پاؤں: زمین پر پیشاب لگ جائے تو

### کیسے دھویا جائے

۵۲۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا کچھ لوگ اس کی طرف لپکے (کہ اس کو منع کریں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو مت روکو (کیونکہ اس سے سخت تکلیف کا اندیشہ ہے) پھر پانی کا ڈول منگا کر اس پر بہا دیا۔

۵۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا اور (دعا میں) کہا: اے اللہ! میری اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بخشش فرما دیجئے اور ہمارے ساتھ (یعنی میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے) کسی اور کو نہ بخشئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور ارشاد فرمایا کہ تم نے وسیع چیز (اللہ عزوجل کی وسیع رحمت مراد ہے) کے گرد باڑ لگا دی (اور اسے تنگ کر دیا)۔

۵۳۰: حضرت واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا اے اللہ مجھ پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحم فرمائیے اور آپ جو ہم پر رحمت فرمائیں اس میں ہمارے ساتھ

۵۲۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَغْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَوُتِبَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزِرُ مَوْتُهُ ثُمَّ دَعَا بِذَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ.

۵۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ أَغْرَابِيُّ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَبِمُحَمَّدٍ وَلَا يَغْفِرُ لِأَحَدٍ مَعَنَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ لَقَدْ اخْتَضَرْتُ وَإِسْعَائِي وَلِي حَتَّى إِذَا كَانَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَشَجَّ يَبُولُ فَقَالَ الْأَغْرَابِيُّ بَعْدَ أَنْ فَفَعَلَ فَقَامَ إِلَى بَابِي وَآمَى فَلَمْ يُوتَبْ وَلَمْ يَسْبْ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْمَسْجِدَ لَا يُبَالُ فِيهِ وَإِنَّمَا بُنِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ وَلِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَمَرَ بِسَجَلٍ مِنْ مَاءٍ فَأَفْرِغْ عَلَيَّ بَوْلِي.

۵۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْهَذَلِيِّ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَهُوَ عِنْدَ نَافِئِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْهَذَلِيُّ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ جَاءَ أَهْلُ الْبَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَ

مُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِكَ إِنَّا آخِذًا فَقَالَ لَقَدْ خَظَرْتُ وَأَسَعَا وَيَحْك ! أَوْ وَيْلَكَ قَالَ فَشَجَّ يَثُولُ فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ مَهْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعُوهُ ثُمَّ دَعَا بِسَجَلٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ.

### ۷۹: بَابُ الْأَرْضِ يُطَهَّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا

۵۳۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْخَارِثِ التُّمَيْمِيِّ عَنْ أُمِّ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أَطِيلُ ذَيْلِي فَأَمْسِي فِي الْمَكَانِ الْقَدَرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُطَهَّرُ مَا بَعْدَهُ.

۵۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الشُّكْرِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصِينِ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرِيدُ الْمَسْجِدَ فَنَطَأُ الطَّرِيقَ النَّجَسَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَرْضُ يُطَهَّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

۵۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ طَرِيقًا قَدِيرَةً قَالَ فَبَعْدَهَا طَرِيقُ أَنْظِفْ مِنْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَهَذِهِ بِهِذِهِ.

### ۸۰: بَابُ مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ

۵۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ لَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کسی اور کو شریک نہ فرمائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر تیرا ناس ہو تو نے وسیع (رحمت) کو تنگ کر دیا۔ آگے وہی مضمون ہے جو پہلی حدیث میں گذرا۔

### باب: پاک زمین ناپاک زمین کو پاک کر دیتی ہے

۵۳۱: حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام وید نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میں اپنا دامن لمبا رکھتی ہوں اور (بسا اوقات) گندگی میں بھی چلنا پڑ جاتا ہے۔ تو فرمانے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعد والی زمین اس کو پاک کر دے گی۔

۵۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم مسجد کی طرف آئیں تو ناپاک راستے پر پاؤں پڑ جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین ایک دوسرے کو پاک کر دیتی ہے۔

۵۳۳: بنو عبد الاشہل کی ایک صحابیہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میرے (گھر) اور مسجد کے درمیان ناپاک راستہ ہے۔ فرمایا: اس کے بعد اس سے صاف راستہ بھی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی۔ فرمایا: وہ اس کا بدلہ ہو جاتا ہے۔

### باب: جنبی کے ساتھ مصافحہ

۵۳۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ وہ مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں نبی سے ملے۔ ابو ہریرہ بحالت جنابت تھے اس لئے واپس ہو گئے۔ نبی نے ان کو نہ پایا

وَسَلَّمَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُوقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَنْسَلَ فَقَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ أَيْنَ كُنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ فَكِرِهْتُ أَنْ أَجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ.

۵۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ مُسْعَرٍ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْذَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خُذِيفَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَقِينِي وَأَنَا جُنُبٌ فَحَدَّثَ عَنْهُ فَأَغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ مَا لَكَ قُلْتَ كُنْتُ جُنُبًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ.

### ۸۱: بَابُ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۵۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الْمَنِيُّ أَنْغَسِلَهُ أَوْ نَغْسِلُ الثَّوْبَ كُلَّهُ؟ قَالَ سُلَيْمَانُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيبُ ثَوْبَهُ فَيَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فِي ثَوْبِهِ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أَرَى أَثَرَ الْغَسْلِ فِيهِ.

تو ڈھونڈا۔ جب ابو ہریرہ آئے تو پوچھا کہ ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے ملے اس وقت میں بحالت جنابت تھا۔ اسلئے غسل کئے بغیر آپ کے ساتھ نشست مناسب معلوم نہ ہوئی۔ رسول اللہ نے فرمایا: مؤمن (ایسا) ناپاک نہیں ہوتا (کہ نشست و برخاست کے قابل ہی نہ رہے)

۵۳۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے مجھ سے ملے میں بحالت جنابت تھا اس لئے میں آپ سے الگ ہو گیا اور غسل کر کے حاضر خدمت ہوا۔ فرمایا تمہیں کیا ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا میں جنبی تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان نجس نہیں ہوتا۔

### پاب: کپڑے کو منی لگ جائے

۵۳۶: حضرت عمرو بن ميمون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن یسار سے پوچھا کہ کپڑے کو منی لگ جائے تو صرف اسی جگہ کو دھوئیں یا پورا کپڑا؟ فرمانے لگے کہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں نبی کے کپڑے آلودہ ہو جاتے تو ہم اسی حصہ کو دھو دیتے پھر آپ وہی کپڑے زیب تن فرما کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور مجھے اس میں دھونے کا نشان نظر آ رہا ہوتا تھا۔

خلاصہ الباب ۸۱: منی کی نجاست اور طہارت کے بارہ میں اختلاف ہے اس میں حضرات صحابہ کے دور سے اختلاف چلا آ رہا ہے۔ صحابہ کرام میں سے حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس اور ائمہ میں سے امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک منی طاہر ہے۔ صحابہ کرام میں سے حضرت عمر، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عائشہ صدیقہ، امام ابو حنیفہ، امام مالک کے نزدیک منی ناپاک ہے۔ امام مالک کے نزدیک چونکہ منی نجس ہے اس لیے حرمت غسل سے طہارت حاصل ہوگی کھرچنا کافی نہ ہوگا۔ احناف کے نزدیک اگر منی تر ہے تو اس کا دھونا واجب ہے اور اگر منی خشک ہے تو اس کا کھرچ دینا کافی ہے۔ احادیث باب شوافع کی دلیل ہیں۔ جن میں ہے کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی۔

حنفیہ کے دلائل (۱) صحیح ابن حبان میں حضرت جابر بن سمرہ کی روایت ہے: قال سائل رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصل فی الثوب الذی اتی فیہ اہلی قال نعم الا ان تری فیہ شیئا فتغسلہ۔ مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھوں جو پہن کر اپنی بیوی سے جماع کرتا ہوں۔ حضور نے جواب فرمایا کہ پڑھ سکتے ہو لیکن اگر اس پر کوئی گندگی لگی ہو تو دھو ڈالو۔ (۲) ابو داؤد شریف میں ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے اپنی ہمشیرہ حضرت ام المؤمنین حضرت حفصہ سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز پڑھتے تھے جس میں جماع کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! اگر اس میں نجاست نہ ہوتی۔ (۳) ابو داؤد ہی میں حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھوتی تھیں۔ فرماتی ہیں اس کپڑے میں دھونے کا اثر نظر آتا تھا۔ اسی طرح مسلم شریف میں بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منی کو دھوتے تھے پھر وہی کپڑا پہن کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے مجھے دھونے کا اثر نظر آتا تھا۔ (۴) قرآن کریم میں منی کو ماء مہین (ذیل پانی) کہا گیا ہے۔ یہ بھی اس کی نجاست کے لیے مؤید ہے۔ (۵) قیاس بھی مسلک حنفیہ کو رائج قرار دیتا ہے کیونکہ بول مذی ودی سب باتفاق نجس ہیں۔ حالانکہ ان کے نکلنے سے صرف وضو واجب ہوتا ہے تو منی بطریق اولیٰ نجس ہونی چاہیے کیونکہ اس سے غسل واجب ہوتا ہے۔

### باب: منی کھرچ ڈالنا

### ۸۲: بَابُ فِي فَرْكِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

۵۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ بسا اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی میں نے خود اپنے ہاتھوں سے کھرچی۔

۵۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا فَرَكْتُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي.

۵۳۸: حضرت ہمام بن حارث فرماتے ہیں کہ عائشہ کے ہاں ایک مہمان نے قیام کیا آپ نے اس کیلئے ایک زرد لحاف (بھیجے) کا کہا۔ ان کو احتلام ہو گیا وہ شرمایا کہ لحاف میں احتلام کا نشان ہو اور اسی حالت میں وہ بھیج دے۔ اس لئے اس نے لحاف کو پانی میں ڈال دیا (یعنی اس جگہ کو دھو دیا) پھر واپس کر دیا۔ عائشہ نے فرمایا: اس نے ہمارا کپڑا کیوں خراب کیا؟ اس کے لئے تو انگلی سے کھرچ ڈالنا ہی کافی تھا بسا اوقات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اپنی انگلی سے منی کو کھرچا۔

۵۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ نَزَلَ بِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ضَيْفٌ فَأَمَرَتْ لَهُ بِمَلْحِفَةٍ لَهَا صَفْرَاءٌ فَأَحْتَلَمَ فِيهَا فَاسْتَحْيَى أَنْ يُرْسِلَ بِهَا وَفِيهَا أَثَرُ الْإِحْتِلَامِ فغَمَسَهَا فِي الْمَاءِ ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا لِمَ أَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا؟ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَفْرُكَهُ بِأَصْبَعِهِ رُبَّمَا فَرَكْتُهِ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْبَعِي.

۵۳۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے یاد

۵۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ مَعْبُورَةَ

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں منی نظر آتی تو میں کھرچ ڈالتی۔

پالپ: ان کپڑوں میں نماز پڑھنا جن میں صحبت کی ہو

۵۴۰: حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ نے اپنی ہمشیرہ اُم المؤمنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کپڑوں میں ہمبستری کی ہو ان کو پہن کر نماز پڑھ لیتے تھے؟ فرمانے لگیں کہ اگر اس میں ناپاکی (منی وغیرہ) نہ دیکھتے تو پڑھ لیتے۔

۵۴۱: حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ نے ہمیں ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے نماز پڑھائی آپ کے کپڑے کے ہر سرے کو دوسری جانب ڈالے ہوئے تھے جب سلام پھیرا تو حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھا رہے تھے؟ فرمایا: جی! اسی ایک کپڑے میں نماز پڑھائی اور اس میں کچھ اور بھی (یعنی ہم بستری بھی کی)۔

۵۴۲: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جن کپڑوں میں صحبت کی ہو ان میں نماز پڑھ لوں؟ فرمایا: جی پڑھ سکتے ہو لیکن اگر اس میں کچھ (نجاست منی) دکھائی دے تو اس (حصہ) کو دھو لیں۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَحْدَهُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَحْتَهُ عَنْهُ.

۸۳: بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ

۵۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ أَذَى.

۵۴۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقِيُّ ثنا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْخُشَنِيُّ ثنا زَيْدُ بْنُ وَاكِدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي أَدْرِيسٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً فَصَلَّى بِنَا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُمَوَّشًا بِهِ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُصَلِّي بِنَا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَالَتْ نَعَمْ أَصَلَّى فِيهِ وَفِيهِ أَى قَدْ جَامَعْتُ فِيهِ.

۵۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا يَحْيَى بْنُ يَوْسُفَ الزَّمَنِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ ابْنُ حَكِيمٍ ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ قَالَا ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يَأْتِي فِيهِ أَهْلُهُ قَالَ نَعَمْ إِلَّا أَنْ يَرَى فِيهِ شَيْئًا فَيَغْسِلَهُ.

## ۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

۵۴۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيلَ لَهُ أَتَفْعَلُ هَذَا قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيثُ جَرِيرٍ لِأَنَّهُ إِسْلَامُهُ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ.

۵۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا أَبِي وَأَبْنُ عُيَيْنَةَ وَأَبْنُ أَبِي زَائِدَةَ جَمِيعًا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَدِيقَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ.

۵۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِأَدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۵۴۶: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاءٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ ابْنَ مَالِكٍ وَهُوَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ فَاجْتَمَعَا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ سَعْدُ لِعُمَرَ أَنْتَ ابْنُ أَخِي فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْنَا لَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَإِنْ

## بَابُ: موزوں پر مسح کرنا

۵۴۳: حضرت ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبد اللہ نے پیشاب کر کے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ کسی نے عرض کیا: آپ ایسا کرتے ہیں؟ فرمانے لگے: میرے لئے (موزوں پر مسح سے) کیا مانع ہو سکتا ہے جبکہ میں نے خود رسول اللہ کو ایسا کرتے دیکھا۔ ابراہیم کہتے ہیں لوگوں کو جریر کی یہ حدیث بہت پسند تھی اسلئے کہ وہ سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام لائے۔

۵۴۴: حضرت حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

۵۴۵: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی کا لوٹا لے کر ساتھ ہو لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب حاجت سے فارغ ہوئے تو وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

۵۴۶: حضرت ابن عمرؓ نے سعد بن مالک کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا تو فرمایا: آپ ایسا کرتے ہیں یہ دونوں حضرت عمرؓ کے پاس جمع ہوئے تو حضرت سعدؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا بھتیجے موزوں پر مسح کا حکم بتاؤ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے موزوں پر مسح کرتے تھے اور اس میں کچھ حرج نہ سمجھتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اگر بیت الخلاء سے آیا ہو (تب

بھی مسح درست ہے) فرمایا: جی۔

جاء من الغائط؟ قال نعم.

۵۴۷: حضرت سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا اور ہمیں موزوں پر مسح کا حکم دیا۔

۵۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْمُهِمِّمِ بْنِ الْغُبَّاسِ بْنِ سَهْلِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْخَفَيْنِ وَآمَرَنَا بِالْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ.

۵۴۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا: کچھ پانی ہے چنانچہ آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا پھر لشکر سے جا ملے اور ان کی امامت کروائی۔

۵۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الطَّنَافِيسِيِّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ هَلْ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خَفَيْهِ ثُمَّ لَحِقَ بِالْجَيْشِ فَأَمَّهُمْ.

۵۴۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نجاشی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سادہ سیاہ موزے بطور ہدیہ دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پہن لئے پھر وضو کیا اور ان پر مسح کیا۔

۵۴۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ ﷺ خُفَيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَادَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

باب: موزے کے اوپر اور نیچے کا مسح کرنا

۸۵: بَابُ فِي مَسْحِ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ

۵۵۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزے کے اوپر نیچے مسح فرمایا۔

۵۵۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ خَيْوَةَ عَنْ وَرَادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ.

۵۵۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے۔ جو وضو میں موزے دھور ہا تھا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا گویا اس کو روکا (اور فرمایا) مجھے صرف مسح کا حکم دیا گیا ہے اور آپ نے انگلیوں کے سروں سے پنڈلی تک ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور انگلیوں سے لکیر کھینچی۔

۵۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي مُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْمُتَكْدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَتَوَضَّأُ وَيَغْسِلُ خَفَيْهِ فَقَالَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ دَفَعَهُ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْمَسْحِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ هَكَذَا مِنْ أَطْرَافِ الْأَصَابِعِ إِلَى أَصْلِ السَّاقِ وَخَطَّطَ بِالْأَصَابِعِ.

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ اگرچہ مسح علی الخفین بہت سے صحابہ کرامؓ سے مروی ہے لیکن ان سب روایات کے مقابلہ میں اہل علم حضرت جریرؓ کی روایت کو اس لیے اہمیت دیتے تھے کہ حضرت جریرؓ سورۃ مائدہ کی آیت وضو نازل ہونے کے بعد اسلام لائے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آیت وضو نازل ہونے کے بعد مسح علی



الخفین کرتے دیکھا تھا لہذا اس سے ان اہل باطل یعنی روافض کی تردید ہو جاتی ہے جو مسح علی الخفین کی احادیث کو آیت وضوء سے منسوخ قرار دیتے ہیں۔ بہر حال مسح علی الخفین کے جواز پر اجماع ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت حسن بصریؒ کا قول مروی ہے کہ ستر صحابہ کرامؓ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین کیا کرتے تھے۔ علامہ عینی فرماتے ہیں کہ صحابہؓ میں اتنی سے زائد حضرات صحابہ کرامؓ مسح علی الخفین کو نقل کرتے ہیں اس لیے امام ابو حنیفہؒ کا مشہور قول: بفضل الشیخین و یحب الحثنین و مزی المسح علی الخفین کہ ہم حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو تمام صحابہ کرامؓ اور تمام امت پر فضیلت دیتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں دامادوں سے محبت کرتے ہیں اور ہم موزوں پر مسح کے جواز کے قائل ہیں۔

### پاب: مسح کی مدت مسافر اور مقیم کے لئے

### ۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَقُّيْتِ فِي الْمَسْحِ لِلْمُقِيمِ وَالْمَسَافِرِ

۵۵۲: حضرت شریح بن ہانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے موزوں پر مسح کے بارے میں حضرت عائشہؓ سے پوچھا تو فرمانے لگیں۔ حضرت علیؓ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کیونکہ ان کو اس بارے میں مجھ سے زیادہ علم ہے۔ میں حضرت علیؓ کی خدمت میں گیا اور ان سے مسح خفین کے متعلق دریافت کیا فرمانے لگے رسول اللہ ﷺ ہمیں مسح کا حکم دیا کرتے تھے مقیم کو ایک دن رات اور مسافر کو تین دن رات۔

۵۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيَّمَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ أَتَيْتُ عَلِيًّا فَسَلَّهَ فَإِنَّهُ أَعْلَمَ بِذَلِكَ مِنِّي فَأَتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَمْسَحَ لِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَ لَيْلَةً وَلِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

۵۵۳: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین دن مقرر فرمائے اور اگر سائل اپنا سوال جاری رکھتا تو پانچ فرمادیتے۔

۵۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ كَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثًا وَلَوْ مَضَى السَّائِلُ عَلَى مَسْأَلَتِهِ لَجَعَلَهَا خَمْسًا.

۵۵۴: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موزوں پر مسح میں مسافر کے لئے تین دن ہیں میرا خیال ہے کہ راتیں بھی فرمایا۔ (یعنی کوئی حتمی بات نہیں کہہ سکے)۔

۵۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ أَحْسَبُهُ قَالَ وَ لَيَالِيَهُنَّ لِلْمَسَافِرِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۵۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَبُو كُرَيْبٌ قَالَا ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ الشَّامِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الطُّهُورُ عَلَى الْخَفَيْنِ قَالَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

۵۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! موزوں پر طہارت کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات۔

۵۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَبَشَرُ بْنُ هَلَالٍ الصُّوَّافِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ ثَنَا الْمُهَاجِرُ أَبُو مَخْلَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمَسَافِرِ إِذَا تَوَضَّأَ وَلَبَسَ خَفِيَهُ ثُمَّ أَخَذَ وَضُوءَهُ أَنْ يُمْسَحَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً.

۵۵۶: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کر کے موزے پہنے ہوں پھر وضو ٹوٹ جائے تو مسافر کو تین دن رات اور مقیم کو ایک دن رات مسح کی رخصت دی۔

### باب: مسح کے لئے مدت مقرر نہ ہونا

۵۵۷: حَدَّثَنَا خُرَّمَةُ بْنُ يَحْيَى وَعُمَرُ بْنُ سَوَادٍ الْمَصْرِيُّانِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَنبَأَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَزِينَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ قَطَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ أَبِي بِنِ عَمَّارَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ الْقِبْلَتَيْنِ كِلَيْتَهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ امْسَحْ عَلَى الْخَفَيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا قَالَ وَيَوْمَيْنِ قَالَ وَثَلَاثًا حَتَّى يَبْلُغَ سَبْعًا قَالَ لَهُ وَمَا بِذَلِكَ.

۵۵۷: حضرت ابی بن عمارہ رضی اللہ عنہ جن کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تھی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں موزوں پر مسح کر لوں؟ فرمایا: جی! عرض کیا: پورا دن؟ فرمایا: اور دو دن بھی عرض کیا۔ تین دن بھی۔ یہاں تک کہ سات دن تک پہنچ گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا: جب تک تمہیں خیال ہو۔

۵۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا خُوَّةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَلَوِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِبَاحٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ غَابِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَبِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ مِصْرَ فَقَالَ مَنُذُ كُمْ لَمْ تَتَرَعُ خُفَيْكَ قَالَ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ قَالَ أَصَبْتَ السَّنَةَ.

۵۵۸: حضرت عقبہ بن عامر مصر سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کب سے تم نے موزے نہیں اتارے؟ کہا: ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک۔ فرمایا: تم نے سنت کے مطابق کیا۔

☆ خلاصۃ الباب: مقیم اور مسافر کے لیے مدت مسح کتنی ہے؟ اس میں اختلاف ہے: (۱) جمہور ائمہ اور احناف کے نزدیک مقیم کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں (۲) امام مالک کے نزدیک مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں بلکہ جب تک موزے پہنے ہوئے ہوں ان پر مسح کیا جاسکتا ہے۔ امام مالک کی حدیث: ۵۵۷ ہے جو ابی بن عمارہ

سے مروی ہے اور حضرت عقبہ بن عامرؓ کی حدیث ہے۔ پہلی حدیث کا جواب یہ ہے کہ سند اضعیف ہے۔ دوسری کا جواب یہ ہے کہ جمعہ سے جمعہ تک کا مطلب یہ ہے کہ طریق شروع کے مطابق ایک ہفتہ سے موزے پہنے ہوئے ہیں اور طریق شروع یہ ہے کہ مدت ختم ہونے پر خفین اتار کر پاؤں دھولے جائیں اور انہیں دوبارہ پہن لیا جائے۔ اسی طرح عمل کرنے والے کو عرف میں بھی یہی کہا جاتا ہے کہ وہ ایک مہینہ سے مسح کر رہا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ خود توقیت مسح کے قائل تھے اور مذکورہ روایت کے خلاف ان سے بہت سی روایات ثابت ہیں۔

پایہ: جرابوں اور

جوتوں پر مسح

۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى

الْجُورِبَيْنِ وَالتَّغْلِيْنِ

۵۵۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْذِيُّ عَنِ الْهَذَلِيِّ ابْنِ شُرَحْبِيلَ عَنِ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَنَسَحَ عَلَى الْجُورِبَيْنِ وَالتَّغْلِيْنِ.

۵۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُعْلَى بْنُ مَنصُورٍ وَبَشَرُ بْنُ إِدَمَ قَالَ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَيْسَى بْنِ سِنَانٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزْزَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَنَسَحَ عَلَى الْجُورِبَيْنِ وَالتَّغْلِيْنِ قَالَ الْمُعْلَى فِي حَدِيثِهِ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ وَالتَّغْلِيْنِ.

۵۵۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

۵۶۰: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

۱) شفاف نہ ہوں اگر ان میں پانی ڈالا جائے تو پاؤں تک نہ پہنچے۔ ۱) خود بخود دھم رہیں۔ ۳) ان میں لگا تار اور

مسلسل چلنا ممکن ہو ایسے جوربین پر مسح کرنا جمہور ائمہ اور احناف کے نزدیک بھی جائز ہے لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ مسح علی

الجوربین کا جواز درحقیقت تنقیح مناط (علت) کے طریقہ پر ہے یعنی جن جوارب میں مذکورہ تین شرائط پائی جاتی ہوں ان کو

خفین ہی میں داخل کرنے پر ان پر جواز مسح کا حکم لگایا گیا ہے ورنہ جن روایات میں جوربین پر مسح کرنے کا ذکر ہے وہ سب

ضعیف ہیں۔ ورنہ کم از کم خبر واحد ہیں جن سے کتاب اللہ پر زیادتی نہیں ہو سکتی۔ جو سلف صالحینؓ نے فرمایا ہے وہی حق ہے۔

ائمہ مجتہدین کے حق میں زبان درازی کرنا بے عقلوں کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ بے عقل ہونے سے بچائے اور دین کی فقاہت

نصیب کرے۔ آمین۔

## ۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

## بَابُ: عِمَامَةُ پَر مَسْح

۵۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ  
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ  
عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

۵۶۱: حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور سر بندھن پر  
مسح کیا۔

۵۶۲: حَدَّثَنَا دُحَيْمُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح وَ  
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ثَنَا  
الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ  
عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ بِمَسْحٍ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۵۶۲: حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں  
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور  
عمامہ پر مسح کرتے دیکھا۔ (یعنی یہ دو اعمال کرتے ہیں  
نے خود نبی ﷺ کو ملاحظہ کیا)۔

۵۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي  
شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ قَالَ كُنْتُ  
مَعَ سَلْمَانَ فَرَأَى رَجُلًا يَنْزِعُ خُفَّهُ لِلْوُضُوءِ فَقَالَ لَهُ  
سَلْمَانُ امْسَحْ عَلَى خُفِّكَ وَعَلَى خِمَارِكَ وَ  
بِنَاصِيَتِكَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَسْحٍ عَلَى  
الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

۵۶۳: ابو مسلم کہتے ہیں کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا  
کہ ایک شخص وضو کے لئے موزے اتار رہا ہے۔ تو اس  
سے فرمایا: اپنے موزے پر عمامے پر اور پیشانی پر مسح کر  
لو۔ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو موزوں اور سر بندھن (یعنی عمامہ) پر مسح کرتے  
دیکھا۔

۵۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ ثَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ  
مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي مَعْقِلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ فَطَرِيَّةٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ  
الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدِّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُصِ الْعِمَامَةَ.

۵۶۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا  
آپ نے قطری عمامہ پہنا ہوا تھا آپ نے عمامہ کے نیچے  
سے ہاتھ ڈال کر سر کے اگلے حصہ کا مسح کیا اور عمامہ نہیں  
کھولا۔

خلاصۃ الباب ☆ عمامہ و گیزی پر مسح کرنے کے بارہ میں اختلاف ہے۔ حدیث باب سے استدلال کر کے امام  
اوزاعی، امام اسحاق و کعب ابن الجراح کا مسلک یہ ہے کہ (۱) مسح علی العمامہ پر اکتفاء جائز ہے۔ (۲) امام احمد بن حنبل بھی مسح عمامہ کو  
جائز قرار دیتے ہیں مگر چند شرائط کے ساتھ: اول یہ کہ عمامہ مکمل طہارۃ کے بعد باندھا گیا ہو جیسا کہ خضین میں ہے: دوم عمامہ  
(گیزی) پورے سر کو ستر (چھپانے والا) ہو۔ سوم یہ کہ اس کو عرب کے طریقہ پر باندھا گیا ہو یعنی محکم ہو (داڑھی کے نیچے  
سے لا کر اس کو باندھ دیا گیا ہو) ابن قدام نے المغنی میں لکھا ہے کہ اگر عمامہ کا کچھ حصہ تھوڑی کے نیچے سے نہ لایا گیا ہو اور نہ  
اس کا سرا چھوڑا گیا تو اس پر مسح جائز نہیں۔ (۳) امام شافعی فرماتے ہیں کہ عمامہ کا مسح مستقلاً درست نہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ  
پہلے بالوں کے کچھ حصہ پر مسح کیا جائے پھر اس مسح کی تکمیل عمامہ پر کر لی جائے یہ تکمیل بھی اسی وقت درست ہے جب عمامہ

کھولنے میں تکلف ہوتا ہو۔ امام ترمذی نے سفیان ثوری، امام مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک رحمہم اللہ کا بھی یہی قول نقل کیا ہے۔ (۴) امام محمد سے منقول ہے کہ عمامہ پر مسح پہلے تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ امام ابو حنیفہ اور عام فقہاء کا مذہب یہی ہے بلکہ امام خطابی فرماتے ہیں کہ جمہور کا قول یہی ہے۔

## ابواب التیمم

### باب: تیمم کا بیان

### ۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيْمُمِ

۵۶۵: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گر گیا وہ اس کی تلاش میں پیچھے رہ گئیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جا کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ڈانٹا کہ ان کی وجہ سے لوگوں کو بیٹھنا (رکنا) پڑا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی اجازت نازل فرمائی۔ فرماتے ہیں ہم نے اس روز کندھوں تک مسح کیا۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور کہا مجھے کیا علم تھا کہ تم اتنی برکت والی ہو۔

۵۶۶: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کندھوں تک تیمم کیا۔

۵۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے زمین کو مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا۔ (چند جگہوں کا استثناء کر کے)۔

۵۶۸: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اسماء سے ہار عاریتاً لیا وہ گم ہو گیا تو نبی نے اسے ڈھونڈنے کے لئے کچھ لوگوں کو بھیجا۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا

۵۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَقَطَ عَقْدُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَتَحَلَّفَتْ لِإِلْتِمَاسِهِ فَأَنْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا فِي حَبْسِهَا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الرُّخْصَةَ فِي التَّيْمُمِ قَالَ فَمَسَحْنَا يَوْمَئِذٍ إِلَى الْمَنَاكِبِ قَالَ فَأَنْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ أَنَّكَ لِمُبَارَكَةٍ.

۵۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَنَاكِبِ.

۵۶۷: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بَنِي كَاسِبٍ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ وَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَرَوِيُّ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَ طَهُورًا.

۵۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسَانِي طَلِبَهَا فَأَذْرَكْتُهُمُ الصَّلَاةَ. فَصَلُّوا بغير وضوءٍ فَلَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيْمُمِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ حَضِرٍ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَوَلَّى اللَّهُ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرًا قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَهً.

(پانی تھا نہیں) اسلئے انہوں نے بغیر وضو نماز پڑھ لی۔ جب وہ نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ شکایت پیش کی۔ اس پر آیت تیمم نازل ہوئی تو اسید بن حضیر (عائشہ سے) کہنے لگے: اللہ تمہیں بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ اللہ کی قسم! جب بھی تم پر کوئی پریشانی آئی اللہ نے تمہیں اس میں راہ نکال دی اور اہل اسلام کیلئے اس میں برکت فرمادی۔

☆ خلاصۃ الباب حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہارگم ہو گیا۔ جس کی وجہ سے لوگ سفر کرنے سے رک گئے ادھر نماز کا وقت ہو گیا پانی موجود نہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی کو غصہ ہونے لگے لیکن اب یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی اور تعلیم کا حکم اتارنا مقصود تھا جس سے لوگوں کو پریشانی دور ہو گئی اور تاقیامت آسانی ہو گئی تو حقیقت میں یہ تیری برکت ہے۔

### باب: تیمم میں ایک مرتبہ ہاتھ مارنا

۵۶۹: حضرت عبدالرحمن بن ابزی فرماتے ہیں کہ ایک شخص عمر بن خطابؓ کے پاس آیا اور کہا میں جنبی ہو گیا اور پانی نہیں مل رہا تو عمرؓ نے فرمایا: نماز مت پڑھو تو عمار بن یاسرؓ نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کو یاد نہیں کہ میں اور آپؓ ایک سر پہ میں تھے کہ جنبی ہو گئے اور پانی نہ ملا تو آپؓ نے نماز ہی نہیں پڑھی اور میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی۔ پھر جب میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اس کا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارے لئے اتنا کافی تھا اور آپؐ نے اپنا ہاتھ زمین پر لگائے پھر ان پر پھونک ماری اور ان کو چہرہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا۔

۵۷۰: حضرت حکم اور سلمہ بن کہیل نے حضرت عبداللہ بن ابی اونی سے تیمم کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار کو یوں کرنے کا حکم دیا اور اپنے ہاتھ زمین پر لگائے پھر ان کو جھاڑا اور چہرہ پر پھیر

### ۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيْمُمِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً

۵۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ قَدْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي أَجَنَّبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عُمَارُ بْنُ يَاسِرٍ أَمَا تَذْكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَنَاوَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجَنَّبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ وَضَرَبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْفَعْ فِيهِمَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيَهُ.

۵۷۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ وَاسْمُهُ بْنُ كُهَيْلٍ أَنَّهُمَا سَأَلَا عُمَرَ بْنَ الْوَلِيِّ عَنِ التَّيْمُمِ فَقَالَ أَمْرُ النَّبِيِّ ﷺ عُمَارًا أَنْ يُفْعَلَ هَكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى

الارض ثم نفضهما و مسح على وجهه قال الخكم و بدیه و قال سلمة و مرفقیہ۔  
 کہ کہیوں پر بھی پھیرا۔

☆ خلاصۃ الباب: تیمم کے طریقہ میں دو مسئلے مختلف فیہ ہیں۔ ایک یہ کہ تیمم میں کتنی ضربیں ہوں گی۔ دوسرے یہ کہ مسح یہ بن کہاں تک ہوگا۔ مسئلہ نمبر ۱ میں امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، لیث بن سعد اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ تیمم کے لیے دو ضربیں ہوں گی ایک چہرے کے لیے اور ایک دونوں ہاتھوں کے لیے۔ امام احمد، امام اسحاق، امام اوزاعی اور بعض اہل ظاہر کے نزدیک ایک ہی ضرب ہوگی جس سے وجہ اور یدین دونوں کا مسح کیا جائے گا۔ دوسرا اختلاف مقدار مسح یدین میں ہے اس میں کئی مذاہب ہیں: (۱) مرفقین (کہنیوں) تک ہے۔ یہ قول امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، لیث بن سعد اور جمہور کا ہے۔ (۲) صرف راسغین (پہنچوں) تک ہے واجب ہے۔ یہ امام احمد، اسحاق بن راہویہ، امام اوزاعی اور اہل ظاہر کا مسلک ہے۔ (۳) امام ابن شہاب زہری کا مسلک یہ ہے کہ ہاتھوں کا تیمم مناکب و آباط یعنی کندھوں اور بغلوں تک ہوگا۔ حدیث باب امام زہری کی دلیل ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عمل منسوخ ہو گیا ہے دوسری احادیث سے۔ جمہور ائمہ کی دلیل سنن دارقطنی اور بیہقی کی روایت ہے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیمم میں ایک ضرب چہرے کے لیے اور دوسری ضرب کلائیوں کے لیے مرفقین تک۔ جمہور کی دوسری دلیل مسند ہزار میں حضرت عمار کی حدیث ہے جس میں وہ فرماتے ہیں جب تیمم کا حکم نازل ہوا میں لوگوں میں موجود تھا تو ہمیں حکم ہوا کہ ایک ضرب چہرے کے لیے ماریں اور پھر ایک ضرب دوسری مرتبہ ہاتھوں اور مرفقین کے لیے ماریں۔ جمہور کی تیسری دلیل حضرت ابو جہیم بن الحارث بن الصمۃ الانصاری کی حدیث ہے۔ اس میں یدین مطلق آیا ہے اور اس کی کوئی تحدید نہیں بیان کی گئی لیکن امام بغوی نے شرح السنہ میں امام شافعی کے طریق سے نقل کی ہے جس میں ذرائعین کی تصریح ہے۔ امام احمد کی دلیل حدیث باب ہے جس میں راسغین تک تیمم کا ذکر ہے اس کا جواب یہ ہے کہ درحقیقت یہ حدیث مختصر ہے۔ اصل میں حضرت عمار بن یاسر نے ناواقفیت کی بناء پر حالت جنابت میں زمین پر لوٹ لگائی تھی۔ الا تمسک کیا تھا۔ اس کی اطلاع جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپ نے فرمایا: انما یکفیک ان تغرب بیدیک الارض..... (مسلم ج ۱ ص ۱۶۱) اس حدیث کا سابق صاف بتلا رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل مقصد تیمم کے پورے طریقہ کی تعلیم دینا نہیں بلکہ تیمم کے معروف طریقہ کی طرف اشارہ کرنا مقصود تھا کہ زمین پہ لوٹنے کی ضرورت نہیں بلکہ جنابت کی حالت میں بھی تیمم کا وہی طریقہ کافی ہے جو حدیث اصغر میں اور اس کے نظائر میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ساری زمین ہمارے لئے نماز پڑھنا اور پاکی حاصل کرنا مباح قرار دیا ہے لہذا جنس ارض میں سے ہر چیز پر تیمم کرنا درست ہے بشرطیکہ ملنے سے نہ ملے اور ڈھالنے سے نہ ڈھلے۔

۹۲: باب فی التیمم ضربتین

۵۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ غَمْرٍو الشَّرَحُ

۵۷۱: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

المَصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ

جب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم

ابن شہاب عن عبد الله ابن عبد الله عن عمار بن ياسر

کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل اسلام کو حکم دیا

حِينَ تَيْتَمُّوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَ الْمُسْلِمِيْنَ فَضَرَبُوْا بِأَكْفِهِمُ التُّرَابَ وَلَمْ يَقْبِضُوْا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوْا بِوُجُوْهِهِمْ مِّنْخَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَاذُوْا فَضَرَبُوْا بِأَكْفِهِمُ الصَّعِيْدَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَسَحُوْا بِأَيْدِيهِمْ.

۹۳: بَابُ فِي الْمَجْرُوْحِ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ

فَيَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ إِنْ اغْتَسَلَ

۵۷۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ بْنُ أَبِي الْعَثَرِيْنَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ غَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جُرْحٌ فِي رَأْسِهِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَصَابَهُ اخْتِلَامٌ فَأَمَرَ بِإِغْتِسَالٍ فَأَغْتَسَلَ فَكَرَزَ فَمَاتَ فَلَبِخَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلُوْهُ قَتْلَهُمُ اللّٰهُ أَوْ لَمْ يَكُنْ شِفَاءَ الْحَيِّ السُّؤَالُ قَالَ غَطَاءٌ وَبَلَّغْنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ غَسَلَ جَسَدُهُ وَتَرَكَ رَأْسَهُ حَيْثُ أَصَابَهُ الْجِرَاحُ.

انہوں نے اپنی ہتھیلیاں مٹی پر لگائیں اور کچھ مٹی بھی نہ اٹھائی اور اپنے چہروں پر ایک مرتبہ ہاتھ پھیرا پھر دوسری مرتبہ اپنے ہاتھ مٹی پر لگائے اور بازوؤں پر مسح کیا۔

پاب: زخمی جنبی ہو جائے اور نہانے میں جان

کا اندیشہ ہو

۵۷۲: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص کے سر میں زخم ہو گیا پھر اس کو اختلام ہو گیا تو اُس نے نہا لیا وہ (اس وجہ سے) مر گیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپؐ نے فرمایا: ان لوگوں نے اس کو مار ڈالا اللہ انہیں مارے کیا جاہل کا علاج یہ نہ تھا کہ (کسی عالم سے) پوچھ لیتا۔ عطا کہتے ہیں ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کاش! وہ اپنا جسم دھو لیتا اور سر میں جہاں زخم لگا تھا وہ جگہ چھوڑ دیتا۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جب پانی کے استعمال سے نقصان ہوتا ہو تو تیمم کرنے کی اجازت ہے اگرچہ پانی موجود ہو یہی جمہور ائمہ اور احناف کا مسلک ہے۔

پاب: غسل جنابت

۵۷۳: اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھا۔ آپؐ نے غسل جنابت کیا۔ چنانچہ آپؐ نے بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے پھر ستر پر پانی ڈالا پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا چہرہ دھویا اور تین بار بازو دھوئے پھر باقی جسم پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے ہٹ گئے اور پھر پاؤں دھوئے۔

۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۵۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَأَغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ فَعَسَلَ كَفَّهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى فَرْجِهِ ثُمَّ ذَاكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفَاضَ الْمَاءَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى رِجْلَيْهِ.



۵۷۳: حضرت جمیع بن عمیر تمیمی کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کیسے کرتے تھے۔ فرمانے لگیں تین مرتبہ ہاتھوں پر پانی ڈالتے پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر تین مرتبہ سر دھوتے پھر جسم پر پانی بہاتے پھر نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور ہم تو اپنا سر پانچ مرتبہ دھوئیں چوٹیوں کی وجہ سے۔

۵۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ بِ  
ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَنْفِيُّ ثَنَا  
جَمِيعُ بْنُ عُمَيْرٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ عَمِّي وَ خَالَئِي  
فَدَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْنَا هَا كَيْفَ كَانَ يَضَعُ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ عِنْدَ غُسْلِهِ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ كَانَ يَقْبِضُ عَلَى  
كَفَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَدْخُلُهَا الْإِنَاءَ ثُمَّ يَغْسِلُ رَأْسَهُ ثَلَاثَ  
مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقْبِضُ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَ أَمَّا  
نَحْنُ فَأَنَا نَغْسِلُ رُؤُسَنَا خَمْسَ مَرَّاتٍ مِنْ أَجْلِ الضَّفَرِ.

☆ خلاصہ الباب ان احادیث میں غسل کا مسنون طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ احناف کے نزدیک غسل میں یہ واجب ہے کہ سارے جسم پر پانی پہنچائے اور غسل میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی واجب ہے۔ باقی امور آداب و سنن ہیں۔

### باب: غسل جنابت کا بیان

### ۹۵: بَابُ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۵۷۵: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں غسل جنابت کے متعلق مختلف باتیں کہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتا ہوں۔

۵۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ  
أَبِي اسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ قَالَ  
تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّا أَنَا فَأَقْبِضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَكْفٍ.

۵۷۶: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے غسل جنابت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا تین بار (پانی ڈالا کرو) اس نے عرض کیا میرے بال بہت زیادہ ہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مقدار میں تم سے زیادہ تھے اور تمہارے بالوں سے زیادہ صاف تھے۔

۵۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا  
ثَنَا وَ كَيْعُ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ جَمِيعًا عَنْ  
فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ غَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ  
عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ ثَلَاثًا فَقَالَ الرَّجُلُ أُنْ شَعْرِي  
كَثِيرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَكْثَرَ شَعْرًا مِنْكَ وَ  
أَطْيَبَ.

۵۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم سر و علاقہ میں رہتے ہیں تو غسل جنابت کیسے کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتا ہوں۔

۵۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ  
غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا فِي أَرْضٍ بَارِزَةٍ فَكَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّا أَنَا فَأَحْتُو عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا.

۵۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک مرد نے

۵۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
سَأَلَهُ رَجُلٌ كَمْ أَفِضَ عَلَى رَأْسِي وَأَنَا جُنُبٌ قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْتُو عَلَى رَأْسِهِ تِلْكَ حَفِيَّاتِ قَالَ الرَّجُلُ  
إِنْ شَعَرِي طَوِيلٌ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ شَعْرًا  
مِنْكَ وَأَطْيَبَ.

پوچھا کہ جنابت کی حالت میں اپنے سر پر کتنا پانی  
ڈالوں؟ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر تین  
لپ پانی ڈالتے تھے۔ اس مرد نے عرض کیا میرے بال  
لہے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تم  
سے زیادہ گھنے اور صاف ستھرے تھے۔

☆ خلاصۃ الباب تین لپ پانی کافی ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن طریقہ میں خیریت ہے۔ سنت پر عمل  
کرنا چاہیے وہم سے بچنا ضروری ہے کیونکہ وہم کا علاج کسی کے پاس نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی سنت کی پیروی  
نصیب فرمائے۔

### باب : غسل کے بعد وضو

### ۹۶ : بَابُ فِي الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۵۷۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ  
زُرَّارَةَ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الشُّبِّيُّ قَالُوا ثَنَا شَرِيكَ عَنْ  
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۵۷۹ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کے بعد وضو نہیں کیا  
کرتے تھے۔

☆ خلاصۃ الباب حضرت عبداللہ بن عمرو سے غسل کے بعد وضو کرنے بارے میں سوال ہوا تو آپؐ نے فرمایا: غسل  
سے زیادہ کونسا عام وضو ہے۔ اسی طرح اور صحابہ کرامؓ سے مروی ہے۔ احناف اور بہت سے علماء کے نزدیک غسل کا  
مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے استنجاء کرے جسم پر کوئی نجاست ہو تو اس کو دھو کر اس کے بعد پورا وضو کرے اگر پانی نہ  
ٹھہرتا ہو تو پاؤں بھی دھو ڈالے ورنہ غسل کے بعد پاؤں دھوئے وضو کے بعد سر کو پانی سے دھوئے پھر سارے بدن پر پانی  
بھائے۔ یہ طریقہ قولاً وفعلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

۹۷ : بَابُ فِي الْجُنُبِ يَسْتَدْفِيءُ بِأَمْرَاتِهِ قَبْلَ  
أَنْ تَغْتَسِلَ

باب : جنبی غسل کر کے اپنی بیوی سے گرمی  
حاصل کر سکتا ہے اُسکے غسل کرنے سے قبل

۵۸۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ حُرَيْثِ  
عَنِ الشُّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِيءُ فِي بَيْتِهِ قَبْلَ أَنْ  
أَغْتَسِلَ.

۵۸۰ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کر کے  
مجھ سے حرارت حاصل کرتے قبل ازیں کہ میں غسل  
کروں۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ جنابت حکمی نجاست ہے۔ جنبی کے ساتھ ہاتھ ملانا یا ایٹنا جائز  
ہے۔

۹۸: بَابُ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ

لَا يَمَسُّ مَاءً

پاب: جنبی اس حالت میں سو سکتا ہے پانی

کو ہاتھ لگائے بغیر

۵۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجِيبُ نَوْمَ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً حَتَّى يَقُومَ  
بَعْدَ ذَلِكَ فَيَغْتَسِلُ.

۵۸۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایسا بھی ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوئے پھر سو گئے اور پانی چھوا تک بھی نہیں حتیٰ کہ اس کے بعد اٹھے اور غسل کیا۔

۵۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ كَانَتْ لَهُ إِلَى أَهْلِهِ حَاجَةٌ فَصَاها ثُمَّ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ لَا يَمَسُّ مَاءً.

۵۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُجِيبُ نَوْمَ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ لَا يَمَسُّ مَاءً قَالَ سُفْيَانُ لَدَكْرُثُ الْحَدِيثِ يَوْمًا فَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ يَا فَتَى يُشَدُّ هَذَا الْحَدِيثُ بِشَيْءٍ

۵۸۲: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر اپنی اہلیہ سے صحبت کرنی ہوتی تو صحبت کر لیتے پھر اسی حالت میں پانی چھوئے بغیر ہی سو جاتے۔

۵۸۳: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایسا بھی ہوا کہ رسول اللہ ﷺ جنبی ہوئے پھر اسی حالت میں پانی چھوئے بغیر ہی سو گئے۔ امام سفیان کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے یہ حدیث ذکر کی تو اسماعیل نے مجھے کہا اے جوان اس حدیث کو کسی چیز سے مضبوط کرنا چاہئے۔<sup>۱</sup>

۹۹: بَابُ مَنْ قَالَ لَا يَنَامُ الْجُنُبُ حَتَّى يَتَوَضَّأَ

وَضُوءُهُ لِلصَّلَاةِ

پاب: اس بیان میں کہ جنبی نماز کی طرح

وضو کئے بغیر نہ سوئے

۵۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَضُوءُهُ لِلصَّلَاةِ.

۵۸۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيْرُقَدْ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ

۵۸۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت جنابت اگر سونا چاہتے تو نماز والا وضو کر لیتے۔

۵۸۵: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا ہم سے ایک جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: جی جبکہ وضو کر لے۔

جنبی آدمی اگر بغیر غسل کے سونے کا ارادہ کرے تو اس کو وضو کر لینا مستحب ہے اگر نہ بھی کرے تو گناہ نہیں۔ یہی قول احناف کا ہے اور جو حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پانی کو ہاتھ نہیں لگاتے اس سے غسل مراد ہے وضو کی نفی نہیں۔

۱۔ اس لئے کہ اس کا راوی ابواسحاق اگرچہ ثقہ ہے لیکن آخر عمر میں اس کا حافظہ چھاندرہ ہوا تھا۔

۵۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ تُصَيِّتُهُ الْجَنَابَةُ بِاللَّيْلِ فَيُرِيدُ أَنْ يَنَامَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَنَامَ.

۵۸۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رات میں جنبی ہو گئے ان کا سونے کا ارادہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وضو کر کے سو جائیں۔

۱۰۰: بَابُ فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ الْعَوْدَ تَوَضُّأً

۵۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ.

۵۸۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس آئے پھر دوبارہ آنا چاہے تو وضو کر لے۔

☆ خلاصہ الباب علماء فرماتے ہیں کہ جنبی جب سونے یا کھانے پینے یا دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ کرے تو استنجاء اور نماز والا وضو کر لے اور اگر صرف ہاتھ دھوئے اور کلی اور ناک میں پانی ڈالے تو بھی کافی ہے اور وضوء سے یہی مراد ہے۔

۱۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَغْتَسِلُ مِنْ جَمِيعِ نِسَائِهِ غُسْلًا وَاحِدًا

۵۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو أَحْمَدَ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ.

۵۸۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایسا بھی ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس ایک ہی غسل سے گئے۔

۵۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ غُسْلًا فَأَغْتَسَلَ مِنْ جَمِيعِ نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ.

۵۸۹: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے لئے نہانے کا پانی رکھا ایک رات آپؐ نے اپنی تمام ازواج مطہراتؓ سے صحبت کر کے ایک ہی غسل کیا۔

☆ خلاصہ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر باری مقرر کرنا واجب نہیں۔ ایک رات میں سب کے پاس جانا یہ بھی ایک قسم کی باری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس جنتی مردوں کی طاقت و قوت حاصل تھی اور ایک مرد جنت کا اس کو سو مردوں کی قوت ہوگی تو اس حساب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چار ہزار مردوں کی طاقت دی گئی تھی۔ اس کے باوجود عین جوانی میں ایک بیوہ عورت سے شادی کی۔ ان کی زندگی میں دوسرا نکاح نہیں کیا۔ سبحان اللہ! کیسی عفت میں ایک بیوہ عورت سے شادی کی ان کی زندگی میں دوسرا نکاح نہیں کیا۔ سبحان اللہ! کیسی عفت و عصمت عطاء ہوئی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد کئی شادیاں کیں۔ غرض یہ تھی کہ عورتوں کے مسائل ان ازواج مطہرات کے ذریعہ عورتوں تک پہنچ جائیں۔ دوسرے قبائل کی خوش فہمی تھی کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار بن گئے۔ اس کے علاوہ کئی حکمتیں پیش نظر تھیں جو سیرت کی کتابوں میں مفصل طور پر پڑھی جاسکتی ہیں۔

۱۰۲: بَابُ فِيمَنْ يَغْتَسِلُ عِنْدَ

كُلِّ وَاحِدَةٍ غُسْلًا

بَاب: جو ہر بیوی کے پاس

الگ غسل کرے

۵۹۰: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ثَنَا  
حَمَّادُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهِ سَلَمَى عَنْ  
أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَكَانَ  
يَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا  
تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا فَقَالَ فَهُوَ آزَكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ.

۵۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ وَغُنْدَرُ وَوَكَيْعٌ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ.

۱۰۳: بَابُ فِي الْجُنُبِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ

بَاب: جنبی کھا پی سکتا ہے

۵۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ وَغُنْدَرُ وَوَكَيْعٌ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ.

۵۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هِشَاحٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ  
صَبِيحٍ ثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجُنُبِ هَلْ يَنَامُ أَوْ يَأْكُلُ  
أَوْ يَشْرَبُ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ وَوَضُوءٌ لِلصَّلَاةِ.

۵۹۲: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَمَاتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا جنبی سو  
سکتا ہے یا کھا پی سکتا ہے؟ فرمایا جی ہاں جب کہ نماز کا  
وضو کر لے۔

۵۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ  
عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ.

۱۰۴: بَابُ مَنْ قَالَ يُجْزِئُهُ غَسْلُ يَدَيْهِ

بَاب: جنبی کے لئے ہاتھ دھونا کافی ہے

۵۹۳: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَمَاتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت جنابت اگر کھانا  
چاہتے تو اپنے ہاتھ دھو لیتے۔

۵۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ  
عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي  
الْخُلَاءَ فَيَقْصِي الْحَاجَةَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَأْكُلُ مَعَنَا الْخُبْزَ

۱۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

بَاب: ناپاکی کی حالت میں

قرآن پڑھنا

۵۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ  
عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي  
الْخُلَاءَ فَيَقْصِي الْحَاجَةَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَأْكُلُ مَعَنَا الْخُبْزَ

۵۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ  
عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي  
الْخُلَاءَ فَيَقْصِي الْحَاجَةَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَأْكُلُ مَعَنَا الْخُبْزَ

ساتھ روٹی، گوشت کھاتے اور قرآن پڑھتے اور جنابت کے علاوہ کوئی چیز آپ کو تلاوت قرآن سے مانع نہ ہوتی۔

۵۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنبی اور حائضہ قرآن کی تلاوت نہ کریں۔

۵۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنبی اور حائضہ تھوڑا قرآن بھی نہ پڑھیں۔

خلاصۃ الباب ☆ بغیر وضوء کے کھانا پینا اور قراءت قرآن جائز ہے لیکن جنبی کے لیے قرآن پاک کی تلاوت بغیر غسل جائز نہیں۔

باب: ہر بال کے نیچے جنابت ہے

۵۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت ہے اس لئے بال دھوؤ اور کھال کو خوب صاف کرو۔

۵۹۸: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور امانت ادا کرنا درمیانی اوقات کے لئے کفارہ ہے میں نے عرض کیا امانت کو ادا کرنا کیا ہے؟ فرمایا غسل جنابت کیونکہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔

۵۹۹: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے جسم میں ایک بال کے برابر بھی جنابت چھوڑ دی اسے دھویا نہیں دوزخ میں اس کے ساتھ یہ یہ ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسی لئے میں اپنے بالوں کا دشمن

وَاللَّحْمَ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَلَا يَحْجُبُهُ وَرُبَّمَا قَالَ وَلَا يَحْجُزُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ إِلَّا الْجَنَابَةُ.

۵۹۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ.

۵۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ ثَنَا أَبُو خَاتِمٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ.

۱۰۶: بَابُ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ

۵۹۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا الْخَارِثُ بْنُ وَجِيهِ ثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَانْقَوُوا الْبَشْرَةَ

۵۹۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَزَةَ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَآدَاءُ الْأَمَانَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهَا قُلْتُ وَمَا آدَاءُ الْأَمَانَةِ قَالَ غُسْلُ الْجَنَابَةِ فَإِنْ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ.

۵۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَسَدِهِ لَمْ يَغْسِلْهَا فَعَلَّ بِهِ كَذًا وَكَذًا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيُّ لِمَنْ لَمْ يَغْسِلْ شَعْرَتَهُ وَ

کَانَ يَجُزُّهُ

ہو گیا ہوں اور آپ ہال کٹوا دیا کرتے تھے۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث کی بناء پر اجماع ہے کہ غسل میں سارے جسم تک پانی پہنچانا فرض ہے لیکن اس حدیث پر حارث بن وجیہ کی وجہ سے ضعیف ہونے کا اعتراض ہو سکتا ہے جیسا کہ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے اور اس آدمی کی یہی حدیث پہچانتے ہیں لیکن اس حدیث کی تائید قرآن کی آیت: ﴿وَأَن كُنْتُمْ جُنُبًا فَطَهِّرُوا﴾ اور دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے اس لیے قابل قبول ہے۔

۱۰۷: بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا

باب: عورت خواب میں وہ دیکھے

يَرَى الرَّجُلُ

جو مرد دیکھتا ہے

۶۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مَحْمُودٍ قَالَا: نَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سَلِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَلْيَغْتَسِلْ فَقُلْتُ نَضَحْتُ الْبَسَاءَ وَهَلْ تَغْتَكُمُ الْمَرْأَةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَرَبَّتْ يَمِينُكَ فِيمَ يُشَبِّهُهَا وَلَذَٰهَا إِذَا؟

۶۰۰: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت اُمِّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ اُمِّ سلیمؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور پوچھا کہ اگر عورت خواب میں وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے۔ فرمایا جی اگر عورت پانی دیکھے تو نہالے۔ میں نے کہا: تم نے عورتوں کو زسوا کر دیا عورتوں کو بھی خواب نظر آتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو (اری بھولی عورت) تو بچہ عورت کے مشابہ کیسے ہو جاتا ہے۔

۶۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَغَبَدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَتْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَتْ فَعَلَيْهَا الْغُسْلُ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْكُونُ هَذَا قَالَ نَعَمْ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظًا أَبْيَضُ وَمَا الْمَرْأَةُ رَقِيقٌ أَصْفَرُ فَأَيُّهُمَا سَبَقَ أَوْ عَلَا أَشْبَهُهُ الْوَلَدُ.

۶۰۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (میری والدہ) اُمِّ سلیمؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت اگر خواب میں وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے فرمایا: عورت اگر ایسا دیکھے اور اسے انزال ہو تو اس پر غسل لازم ہے۔ اس پر حضرت اُمِّ سلمہؓ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ایسا ہوتا بھی ہے۔ فرمایا جی مرد کا پانی گاڑھا سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا زرد ہوتا ہے۔ پھر ان میں سے جو پہلے آجائے یا غالب آجائے بچہ اس کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

۶۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مَحْمُودٍ قَالَا: نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۶۰۲: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت خواب میں اگر وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے؟ (تو نبی کریم صلی اللہ

عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ حَتَّى تَنْزِلَ كَمَا أَنَّ لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ غُسْلٌ حَتَّى يَنْزِلَ.  
 (علیہ وسلم نے ارشاد) فرمایا: اس پر غسل لازم نہیں الا یہ کہ انزال ہو جائے جس طرح مرد پر بھی غسل لازم نہیں الا یہ کہ انزال ہو جائے۔

☆ خلاصۃ الباب: جس طرح مرد کی منی ہوتی ہے اسی طرح عورت کی بھی۔ تو خواب میں عورت کی منی کا نکلنا کوئی بعید نہیں تو اگر خواب دیکھا اور بیدار ہونے کے بعد تری بھی دیکھی تو غسل فرض ہوگا اس سے تو کوئی اختلاف نہیں اور کوئی تفصیل بھی نہیں۔ ایک مسئلہ اور ہے وہ یہ کہ بیدار ہونے کے بعد کپڑوں پر تری نظر آئے تو اس میں تفصیل اور کچھ تھوڑا سا اختلاف بھی ہے اور بقول علامہ شامی کے چودہ صورتیں ہیں۔ ان میں سے سات صورتوں میں غسل واجب ہے اور چار صورتوں میں باتفاق غسل واجب نہیں اور تین صورتوں میں اختلاف ہے۔ طرفین کے نزدیک احتیاطاً غسل واجب ہے۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک غسل واجب نہیں۔

### باب: عورتوں کا غسل جنابت

### ۱۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ النِّسَاءِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۶۰۳: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں عورت ہوں اپنے سر کی مینڈھیاں مضبوط باندھتی ہوں تو غسل جنابت کے لئے کھول دیا کروں۔ فرمایا: تمہارے لئے تین لپ پانی ڈالنا کافی ہے پھر اپنے باقی بدن پر پانی ڈال کر پاک ہو جاؤ گی۔

۶۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشَدُّ ضَفَرٍ رَأْسِي فَأَنْقَضُهُ لَغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَحِيَّ عَلَيْهِ ثَلَاثَ حَنَابٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِي عَلَيْكَ مِنَ الْمَاءِ فَتَطْهَرِينَ أَوْ قَالَ فَإِذَا آتَتْ قَدْ طَهَرَتْ.

۶۰۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ عورتوں کو نہاتے وقت بال کھولنے کا کہتے ہیں۔ تو فرمانے لگیں تعجب ہے ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) پر وہ عورتوں کو سر منڈانے کا کیوں نہیں کہہ دیتے بلاشبہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے میں اپنے سر پر تین مرتبہ سے زیادہ پانی نہ ڈالتی۔

۶۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَلَغَ عَائِشَةُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَ يَأْمُرُ نِسَاءَهُ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُؤُسَهُنَّ فَقَالَتْ يَا عَجَبًا لِابْنِ عُمَرَ هَذَا أَفَلَا يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ رُءُوسَهُنَّ لَقَدْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فَلَا أَرِيدُ عَلَى أَنْ أَفْرِغَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ فَرَاعَاتٍ.



۱۰۹ : بَابُ الْجُنُبِ يَنْغِمِسُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ  
أَيُجْزِئُهُ

۵۰۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى وَخَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّانِ قَالَا  
ثَنَا بَنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الْأَشَجِّ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا  
هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ  
وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَتَاوَلُهُ تَتَاوَلَا.

۱۱۰ : بَابُ الْمَاءِ مِنَ

الْمَاءِ

۶۰۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا  
ثَنَا عُثْمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ  
ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَخَرَجَ  
رَأْسُهُ يَقْطُرُ فَقَالَ لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
إِذَا أَعْجَلْتَ أَوْ قَحِطْتَ فَلَا تَغْسِلْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ  
الْوُضُوءُ.

۶۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعَادٍ  
عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ.

جواب : جنبی ٹھہرے ہوئے پانی میں غوطہ لگائے  
تو اس کے لئے یہ کافی ہے؟

۶۰۵ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے  
فرمایا: تم میں سے کوئی بھی بحالت جنابت ٹھہرے ہوئے  
پانی میں غسل نہ کرے اس پر حضرت ابوسائب نے عرض  
کیا اے ابو ہریرہ پھر وہ کیا طریق اختیار کرے؟ فرمایا  
اس میں سے پانی الگ نکال لے۔

جواب : پانی پانی سے ہوتا ہے

(غسل منی نکلنے سے لازم ہوتا ہے)

۶۰۶ : حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے۔ آپ نے  
ان کو بلوایا وہ حاضر ہوئے تو سر (سے پانی) ٹپک رہا تھا۔  
فرمایا شاید ہم نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا۔ عرض کی جی  
اے اللہ کے رسول! فرمایا: جب تم جلدی میں پڑ جاؤ (اور  
انزال سے قبل جماع موقوف کر دو) یا جماع کرو اور تمہیں  
انزال نہ ہو تو تم پر غسل لازم نہیں وضو ضروری ہے۔

۶۰۷ : حضرت ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی  
پانی سے ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کا حکم شروع اسلام میں تھا بعد میں منسوخ ہو چکا ہے۔ بیداری کی حالت میں دخول  
سے ہی غسل واجب ہو جاتا ہے گوا انزال نہ بھی ہو۔

۱۱۱ : بَابُ مَا جَاءَ فِي وَجُوبِ الْغُسْلِ إِذَا

التَّقَى الْخِتَانَانِ

جواب : جب دو ختنے مل جائیں تو

غسل واجب ہے

۶۰۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَابِيُّ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَمَشْقِيُّ قَالَا ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ

۶۰۸ : اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب دو ختنے (باہم) مل جائیں

تو غسل واجب ہو جاتا ہے مجھے (عائشہ رضی اللہ عنہا کو) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی صورت پیش آئی تو ہم نے غسل کیا۔

۶۰۹: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ رخصت ابتداء اسلام میں تھی پھر بعد میں ہمیں غسل کا حکم دیا گیا۔

۶۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے پھر اس سے صحبت کرے تو غسل واجب ہو جائے گا۔

۶۱۱: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو شخص مل جائیں اور حشفہ (سپاری) غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو گیا۔

پاب: خواب دیکھے اور تری نہ دیکھے

۶۱۲: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کوئی نیند سے بیدار ہو اور تری دیکھے اور اسے یہ خیال نہ ہو کہ اسے احکام ہوا (یعنی خواب دیکھنا یاد نہ ہو) تو غسل کرے اور جب اسے یہ خیال آئے کہ اسے احکام ہوا اور تری نہ دیکھے تو اس پر غسل نہیں ہے۔

پاب: نہاتے وقت پردہ کرنا

۶۱۳: حضرت ابو سح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نہانے کا ارادہ فرماتے تو فرماتے: میری طرف پشت کر لو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پشت کر

أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِذَا اتَّقَى الْبَحْتَانِ فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَغْتَسَلْنَا.

۶۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غَمْرٍ أَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سُهَيْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَا أَبُو بِنِ كَعْبٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَتْ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرْنَا بِالْغُسْلِ بَعْدُ.

۶۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَّزَهَا فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ.

۶۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حُجَّاجٍ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اتَّقَى الْبَحْتَانِ وَتَوَارَبَتِ الْحَشَفَةُ فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ.

۱۱۲: بَابُ مَنْ احْتَلَمَ وَلَمْ يَرَ بَلَاءً

۶۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حُمَادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ الْعُمَرِيِّ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَيْقِظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَرَأَى بَلَاءً وَلَمْ يَرَ أَنَّهُ احْتَلَمَ اغْتَسَلَ وَإِذَا رَأَى أَنَّهُ قَدْ احْتَلَمَ وَلَمْ يَرَ بَلَاءً فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ.

۱۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِثَارِ عِنْدَ الْغُسْلِ

۶۱۳: حَدَّثَنَا الْقَعَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْغُبَرِيُّ وَأَبُو خَفْصٍ غَمْرَوِ بْنِ عَلِيٍّ الْفَلَّاسِ وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي مُجَلُّ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْعِ قَالَ كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ

فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ وَلَيْتَ فَأُولَئِكَ قَفَايَ وَ أَتَشْرُ الثُّوبَ فَأَشْرُهُ بِهِ.

لینا اور کپڑا پھیلا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پردہ میں کر دیتا۔

۶۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَبَّحَ فِي سَفَرٍ فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُخْبِرُنِي حَتَّى أَخْبَرْتَنِي أُمُّ هَانِئُ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَدِمَ عَامَ الْفَتْحِ فَأَمَرَ بِبِئْرِ فُسْتَرَ عَلَيْهِ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ سَبَّحَ ثَمَانِي زَكَتَاب.

۶۱۴: حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن نوفل فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں نفل پڑھے مجھے کوئی بتانے والا نہ ملا حتیٰ کہ حضرت اُم ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ آپ فتح مکہ کے سال تشریف لائے پردہ لگانے کا حکم دیا تو پردہ لگا دیا گیا آپ نے غسل کیا پھر آٹھ رکعات نفل پڑھے۔

۶۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثَيْدٍ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْجَمَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ أَبُو يَحْيَى الْجَمَانِيُّ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ عِمَارَةَ عَنِ الْجَنْهَالِ ابْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلَنَّ أَحَدُكُمْ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ وَلَا فَوْقَ سَطْحٍ وَلَا يُوَارِيهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَرَى فَلَاةٍ يَرَى.

۶۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ہرگز کھلے میدان میں یا چھت پر بغیر پردہ کے غسل نہ کرے اس لئے کہ اگر وہ کسی کو دیکھ نہیں رہا تو دوسروں کو تو نظر آ سکتا ہے۔

چاپ: پیشاب پاخانہ روک کر نماز

پڑھنا منع ہے

۶۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ وَ أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَتَدَابَه.

۶۱۶: حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پاخانہ جانے لگے اور نماز قائم ہو جائے تو پہلے پاخانہ کو جائے۔

۶۱۷: حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ أَدَمَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السَّفَرِيِّ بْنِ نُسَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَ هُوَ حَاقِنٌ.

۶۱۷: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پاخانہ روک کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۶۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ الْأَوْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَ بِهِ أَدَى.

۶۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو حاجت ہو تو نماز کے لئے کھڑا نہ ہو۔

۶۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ حَدَّثَنَا بِقِيَّةُ

۶۱۹: حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي حَتَّى الْمُؤَدَّبِ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقُومُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ حَاقِنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ.

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مسلمان پیشاب پاخانہ روک کر نماز کے لئے کھڑا نہ ہو۔ یہاں تک کہ اس بوجھ سے طبیعت ہلکی ہو جائے (یعنی حاجت سے فارغ ہو جائے)۔

☆ خلاصہ الباب اس حدیث کی بناء پر امام مالکؒ سے منقول ہے کہ قضاء حاجت کے وقت اگر نماز پڑھی جائے تو وہ ادا نہیں ہوتی لیکن جمہور کے نزدیک ادا تو ہو جاتی ہے مگر مکروہ ہوتی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اس سلسلے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر حاجت کا تقاضا اضطراب کی حد تک پہنچا ہوا ہو تو یہ ترک جماعت کا عذر ہے اور اس حالت میں نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر اضطراب تو نہ ہو لیکن ایسا تقاضا ہو کہ نماز سے توجہ ہٹ جائے اور خشوع فوت ہونے لگے تو یہ بھی ترک جماعت کا عذر ہے اور ایسی حالت میں نماز مکروہ تنزیہی ہے اور اگر تقاضا اتنا معمولی ہو کہ نماز سے توجہ نہ ہٹے تو یہ ترک جماعت کا عذر نہیں۔

۱۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ الَّتِي قَدْ عَدَتْ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا قَبْلَ أَنْ يَسْتَمِرَّ بِهَا الدَّمُ

باب: اس مستحاضہ کا حکم جس کی مدت بیماری سے قبل متعین تھی

۶۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَإِنْظِرِي إِذَا آتَى قُرْءُكَ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا مَرَّتْ قُرْءُكَ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقُرْءِ إِلَى الْقُرْءِ.

۶۲۰: حضرت فاطمہ بنت ابی حبیشؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور خون جاری رہنے کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے پس تو دیکھتی رہ جب تیرے حیض کے دن آئیں تو نماز موقوف کر دے جب ایام حیض گزر جائیں تو پاکی حاصل کر (نہالے) پھر اگلے حیض تک نماز پڑھتی رہ۔

۶۲۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَ لَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَذَعِي الصَّلَاةَ وَ إِذَا أَذْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَ صَلِّي هَذَا حَدِيثٌ وَكِيعٌ.

۶۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت حبیشؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں اے اللہ کے رسول میں ایک عورت ہوں استحاضہ میں گرفتار پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا نہیں یہ تو رگ (کا خون) ہے حیض نہیں ہے اس لئے جب حیض (کے دن) آئیں تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض (کے دن) گزر جائیں تو نہا کر نماز شروع کر دو۔

۶۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ إِمْلَاءُ عَلِيٍّ

۶۲۲: حضرت ام حبیبہ بنت جحشؓ فرماتی ہیں کہ مجھے بہت

مَنْ بَكَتَابِهِ وَكَانَ السَّائِلُ غَيْرِي أَنَا بِنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ اسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً طَوِيلَةً قَالَتْ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ اسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ قَالَتْ فَوَجَدْتُهُ عِنْدَ أُخْتِي زَيْنَبٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي عَلَيْكَ حَاجَةً قَالَ وَ مَا هِيَ أَيْ هَتَاهُ قُلْتُ إِنِّي اسْتَحَاضُ حَيْضَةً طَوِيلَةً كَثِيرَةً وَقَدْ مَنَعْتَنِي الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا قَالَ أَنْتَ لَكَ الْكَرْسُفُ فَإِنَّهُ يُلْهِبُ الدَّمَ قُلْتُ هُوَ أَكْثَرُ فَدَكَرَ نَحْوُ حَدِيثٍ شَرِيكٍ.

زیادہ اور طویل خون آتا تھا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تاکہ حالت بتا کر حکم معلوم کروں فرماتی ہیں میں نے آپ ﷺ کو اپنی ہمشیرہ اُم المؤمنین حضرت زینبؓ کے ہاں موجود پایا میں نے عرض کیا: مجھے آپ سے کوئی کام ہے۔ فرمایا: اری! بتا کیا کام ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے بہت ہی زیادہ استحاضہ آتا ہے اور یہ مجھے نماز روزہ سے مانع ہے۔ آپ مجھے اس دوران کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا میں تمہیں گدی رکھنے کا مشورہ دیتا ہوں۔ اس سے خون رک جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اس سے بہت زیادہ ہے۔ پھر اس کے بعد شریک کی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

۶۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا لَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ امْرَأَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِنِّي اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا وَلَكِنْ دَعِي قَلْدَرِ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كُنْتَ تَحْضِيْنَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَلْدَرَهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ ثُمَّ اغْتَسَلِي وَاسْتَشْفِرِي بِثَوْبٍ وَ صَلِّي.

۶۲۳: حضرت اُم سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ایک خاتون نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہنے لگی مجھے استحاضہ آتا آتا ہے کہ پاک ہی نہیں ہوتی تو کیا میں نماز موقوف کر دوں؟ فرمایا نہیں البتہ جتنے دن رات پہلے حیض آتا تھا اس کی بقدر نماز موقوف کر دو۔ ابو بکر کی روایت میں ہے مہینے میں حیض کے دنوں کی بقدر نماز موقوف کر دے پھر نہالے اور لنگوٹ کس لے اور نماز پڑھ لے۔

۶۲۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا لَنَا وَ كَيْعَنْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَالِكَ عِرْقٌ وَ لَيْسَ بِالْحَيْضَةِ اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَحِيضِكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَ إِنْ قَطَرَ الدَّمَ عَلَى الْخَصِيرِ.

۶۲۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت حبیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی اے اللہ کے رسول مجھے استحاضہ آتا آتا ہے کہ پاک ہی نہیں ہوتی تو کیا میں نماز موقوف کر دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس لئے کہ یہ تورگ (کا خون) ہے حیض نہیں صرف حیض کے دنوں میں نماز ہے بچو۔ پھر غسل کر لو اس کے بعد ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرو اگرچہ خون چٹائی پر ٹپکے۔

۶۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَا لَا

۶۲۵: حضرت عدی بن ثابتؓ سندہ روایت کرتے ہیں

فَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا  
ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيُ وَتُضَلِّيُ  
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مستحاضہ حیض کے دنوں  
میں نماز موقوف کرے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے  
وضو کرے اور روزہ رکھے نماز پڑھے۔

☆ خلاصۃ البواب صاحب بحر الرائق نے فرمایا کہ مستحاضہ کی تین اقسام ہیں: (۱) مبتدئہ: یعنی وہ عورت جسے زندگی میں  
پہلی مرتبہ حیض شروع ہوا پھر استمرار دم مسلسل خون شروع ہو گیا۔ (۲) معادہ: یعنی وہ عورت جسے کچھ عرصہ تک یا قاعدگی  
سے خون آتا رہا پھر استمرار دم شروع ہو گیا۔ پھر طریفین کے نزدیک کم از کم دو حیض باقاعدہ آنا ضروری ہے۔ (۳) متخیرہ: یعنی  
وہ عورت جو معادہ تھی پھر استمرار دم ہوا لیکن وہ اپنی عادت سابقہ بھول گئی۔ صاحب بحر الرائق نے فرمایا کہ متخیرہ کی تین  
قسمیں ہیں: (۱) متخیرہ بالحدود: یعنی وہ عورت جسے ایام حیض کی تعداد یاد نہ رہی کہ وہ پانچ دن یا سات دن یا اور کچھ۔ (ب)  
متخیرہ بالوقت: یعنی وہ عورت جسے وقت حیض یاد نہ رہا ہو کہ اول مہینہ تھا یا وسط شہر یا آخر مہینہ۔ (ج) متخیرہ بہیما: یعنی وہ عورت  
جو بیک وقت متخیرہ بالحدود بھی ہو اور متخیرہ بالوقت بھی ہو۔ حدیث باب میں معادہ کا ذکر ہے احناف کے نزدیک اس کا حکم یہ  
ہے کہ اگر ایام عادت پورے ہونے کے بعد بھی خون جاری رہے تو وہ دس دن پورے ہونے تک توقف کرے گی اگر دس  
دن سے پہلے پہلے خون بند ہو گیا تو یہ پورا خون حیض شمار ہوگا اور یہ سمجھا جائے گا کہ عادت بدل گئی۔ چنانچہ ان ایام کی نماز  
واجب نہ ہوگی۔ اگر دس دن کے بعد بھی خون جاری رہا تو ایام عادت سے زیادہ تمام ایام کا خون استحاضہ قرار دیا جائے گا  
اور ایام عادت کے بعد جتنی نمازیں اس نے چھوڑ دی ہیں ان سب کی قضاء لازم ہوگی۔ حدیث باب کا یہی مطلب ہے اور  
مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی یہی احناف کے نزدیک صحیح ہے۔

۱۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا اخْتَلَطَ

عَلَيْهَا الدَّمُ فَلَمْ تَقِفْ عَلَى أَيَّامِ حَيْضَتِهَا

۶۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَغُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اسْتَحِضْتُ أَمَّ  
حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَوْفٍ  
سَبْعَ سِنِينَ فَشَكَّتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ  
هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَ إِنَّمَا هُوَ عَرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ  
فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْتَسِلِي وَ ضَلِّي قَالَتْ عَائِشَةُ  
فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ تُصَلِّيُ وَكَانَتْ تَقْعُدُ فِي  
مِرْكَنِ لِأَخِيهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتَّى إِنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ  
لَتَلْعَلُّ الْمَاءَ  
۶۲۶: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت  
عبدالرحمن بن عوفؓ کی اہلیہ اُم حبیبہ بنت جحش کو سات  
سال تک استحاضہ جاری رہا انہوں نے نبی ﷺ سے  
اس کی شکایت کی تھی۔ آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے یہ  
تورگ (کا خون) ہے جب حیض آئے (یعنی حیض کے  
دن آئیں) تو نماز موقوف کر دو اور جب حیض ختم ہو  
جائے تو غسل کر لو اور وضو کرو حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ  
وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی پھر نماز ادا کرتیں اور وہ اپنی  
ہمشیرہ اُم المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کے ایک لگن  
میں بیٹھ جاتیں حتی کہ خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی۔

۱۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبُكَرِ إِذَا  
ابْتَدَأَتْ مُسْتَحَاضَةً أَوْ كَانَتْ لَهَا  
أَيَّامُ حَيْضٍ فَتَسَيَّهَا

پیاپ: کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت  
میں بالغ ہو یا اس کے حیض کے دن متعین ہوں  
لیکن اسے یاد نہ رہیں

۶۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ  
أَنبَأَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ  
حُمَةَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا اسْتَحِضَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي اسْتَحِضْتُ حَيْضَةً مُنْكَرَةً شَدِيدَةً قَالَ  
لَهَا اخْتَبِي كُرْسِفًا قَالَتْ لَهُ إِنَّهُ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ إِنِّي  
أَتُجُّ نَجًّا قَالَ تَلْعَمِي وَتَحِضِي فِي كُلِّ شَهْرٍ فَبَيَّنَ اللَّهُ  
سَبْعَةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ اغْتَسَلِي غُسْلًا فَضَلِّي وَضُومِي  
ثَلَاثَةً وَعِشْرِينَ أَوْ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ وَآخِرَى الظُّهْرِ وَ  
قَلْبَمِي الْعَصْرَ وَاغْتَسَلِي لَهْمَا غُسْلًا وَآخِرَى الْمَغْرِبِ وَ  
غَجَلِي الْعِشَاءَ وَاغْتَسَلِي لَهْمَا غُسْلًا وَهَذَا أَحَبُّ الْأَمْرَيْنِ  
إِلَيَّ

۶۲۷: حضرت حمہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ان کو  
استحاضہ جاری ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے بے وقت  
سخت زیادہ حیض آتا ہے۔ آپ نے ان سے فرمایا گدی  
رکھ لو عرض کرنے لگیں کہ اس سے بہت زیادہ ہے وہ تو  
بہت بہتا ہے۔ فرمایا لنگوٹ کس لے اور اللہ کو جیسے معلوم  
ہے اس کے موافق چھ سات روز ہر ماہ میں حیض شمار کر پھر  
غسل کر لے اور نماز پڑھ اور تیس یا چوبیس روزے رکھ  
اور ظہر تا خیر سے اور عصر جلدی سے پڑھ اور ان دونوں  
کے لئے ایک غسل کر لے اور مغرب تا خیر سے اور عشاء  
جلدی سے پڑھ اور ان دونوں کے لئے ایک غسل کر اور  
دونوں صورتوں میں سے یہ صورت مجھے زیادہ پسند ہے۔

☆ خلاصۃ الباب باب غسل میں جمع بین الصلوٰتین کا حکم ہے۔ بعض احناف کے نزدیک علاج پر محمول ہے لیکن  
درحقیقت جمع بین الصلوٰتین بغسل واحد کا حکم بھی اسی متحیرہ کے لیے ہے جس کے لیے غسل لکل صلوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے۔  
حدیث باب میں: وَ هَذَا أَحَبُّ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ کی تشریح میں شراح کا اختلاف ہوا ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت  
حمہ بنت جحش کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے اصل حکم تو یہ ہے کہ غسل لکل صلوٰۃ (یعنی ہر نماز کے لیے غسل  
کرو) لیکن اگر تمہیں اس میں دشواری ہو تو تم جمع بین الصلوٰتین بغسل واحد بھی کر سکتی ہو جو مجھے سہولت کی وجہ سے  
زیادہ پسند ہے۔ امام طحاویؒ نے فرمایا کہ وہ وضو لکل صلوٰۃ ہے۔ اب مطلب یہ ہے کہ تمہارے لئے اصل حکم تو وضو لکل  
صلوٰۃ ہے لیکن اگر تم جمع بین الصلوٰتین بغسل واحد کر لو تو یہ بہتر ہے۔ امام طحاویؒ یہ بھی فرماتے ہیں کہ حمہ بنت جحشؒ  
معاذہ تھیں۔ احناف نے اس کو ترجیح دی۔ ایک احتمال یہ بھی ہے کہ حضرت حمہ بنت جحش متحیرہ ہوں اور انہیں چھ دن کے  
ایام حیض ہونے کا یقین ہو اور اس سے زیادہ میں انہیں شک ہو اس لیے چھ دن تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حائضہ  
قرار دے کر نماز چھوڑنے کا حکم دیا اس کے بعد دس دن پورے ہونے تک ان پر غسل لکل صلوٰۃ واجب تھا اور امر ثانی میں  
ان کے لیے تخفیف کی گئی اور جمع بین الصلوٰتین کی اجازت دی گئی اور سہولت کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو أَحَبُّ  
الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ فرمایا۔

## ۱۱۸: بَابُ فِي مَا جَاءَ فِي دَمِ الْحَيْضِ

## يُصِيبُ الثَّوْبَ

۶۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَتَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ هُرْمُزٍ أَبِي  
الْمِقْدَامِ عَنْ عَبْدِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مَحْضٍ  
قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ  
الثَّوْبَ قَالَ اغْسِلِيهِ بِالْمَاءِ وَالتِّدْرِ وَخُكِّيهِ وَتَوْبِضْ.

۶۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُزْدِرِ عَنْ أَسْمَاءَ  
بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ قَالَتْ سُبُلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ دَمِ  
الْحَيْضِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ قَالَ اقْرُصِيهِ وَاغْسِلِيهِ وَصَلِّي  
فِيهِ.

۶۳۰: حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا بَنُو وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو  
بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ إِحْدَانَا لَتَحِيضَ  
ثُمَّ تَقْرُصَ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طَهْرِهَا فَتَغْسِلَهُ وَتَنْضِجَ عَلَى  
سَائِرِهِ ثُمَّ تُصَلِّيَ فِيهِ.

## بَابُ: حَيْضِ كَا خُونِ كِزْرَے

## پر لگ جائے

۶۲۸: حضرت اُمّ قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا فرماتی  
ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حیض  
کا خون کپڑے پر لگ جائے تو؟ فرمایا: اسے پانی اور  
بیری کے پتوں سے دھو ڈالو اور کھرچ ڈالو گوپسلی کی ہڈی  
کے ساتھ۔

۶۲۹: حضرت اسماء بنت سیدنا ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
کپڑے میں لگے ہوئے حیض کے خون کے متعلق  
دریافت کیا گیا تو فرمایا: اسے رگڑ کر دھو لو اور اسے پہن  
کر نماز پڑھو۔

۶۳۰: اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
فرماتی ہیں ہم میں کسی عورت کو حیض آتا پھر پاکی کے  
وقت وہ کپڑے سے خون کو رگڑ کر اتارتی پھر اسے دھوتی  
اور اپنے سارے بدن پر پانی بہا کر اسی میں نماز شروع  
کر دیتی۔

☆ خلاصۃ الباب حیض کا خون ناپاک ہے کیونکہ قرآن پاک میں اذی سے تعبیر فرمایا گیا ہے اور بہت ساری احادیث  
میں اس کا نجس ہونا بیان ہوا ہے۔ دم حیض یا دم مسفوح میں اس کی نجاست پر ائمہ کا اتفاق ہے اس کے ازالہ کے احکام میں  
اختلاف ہے (۱) امام ابوحنیفہ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کے نزدیک دم قلیل معاف ہے اس کے ساتھ نماز پڑھے تو ادا ہو  
جائے گی جبکہ دم کثیر کا دھونا اور زائل کرنا واجب ہے۔ امام احمد ابن مبارک اور امام احنف بن راہویہ رحمہم اللہ کا بھی یہی  
مسلك ہے۔ امام شافعی کا قول قدیم بھی احناف کے مطابق ہے۔ البتہ قول جدید میں ان کے نزدیک دم حیض مطلق نجس ہے  
کچھ بھی معاف نہیں قلیل مقدار بھی لگ جائے تو نماز نہ ہوگی۔ احناف کے نزدیک مقدار درہم سے زائد ہو تو نماز باطل اور  
اعادہ واجب ہے اور قدر درہم کے مساوی ہو تو مکروہ تحریمی ہے اور قدر درہم سے کم ہو تو نماز مکروہ تنزیہی اور دھونا سنت  
ہے۔ امام احمد سے تین روایات منقول ہیں۔ ابن قدام نے رائے مبتنی بہ پر موقوف والی روایت کو ترجیح دی۔ یعنی خود  
عورت اور مرد کو زیادہ محسوس ہوتا ہے تو کثیر ہے ورنہ قلیل ہے۔



## ۱۱۹: بَابُ الْحَائِضِ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

## بَاب: حائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے

۶۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهَا اتَّقِصِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ أَخْرُورِيهِ أَنْتَ قَدْ كُنَّا نَحْبِضُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ وَلَمْ يَأْمُرْنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ.

۶۳۱: اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک عورت نے پوچھا کیا حائضہ (ایام حیض کی) نمازوں کی قضا کرے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا: کیا تو حرور یہ ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہمیں حیض آتا پھر ہم پاک ہوتیں آپ نے ہمیں نمازوں کی قضا کا حکم نہیں دیا۔

☆ خلاصہ الباب حیض کی حالت میں نماز معاف ہے اور اس کی قضاء بھی نہیں اور روزہ بھی نہ رکھے لیکن اس کی قضاء واجب ہے اس پر اجماع ہے۔ حرور یہ: حروراء کی طرف منسوب ہے یہ کوفہ میں ایک بستی تھی جو خوارج کا گڑھ تھا۔

## ۱۲۰: بَابُ الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

## بَاب: حائضہ (ہاتھ بڑھا کر) مسجد سے کوئی

چیز لے سکتی ہے

۶۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبُهَيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاوليني الخُمرة من المسجد فقلت إني حائض فقال لئن كنت خيضتك لي يدك.

۶۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: مسجد سے مجھے چٹائی دے دو۔ میں نے عرض کیا: میں حائضہ ہوں فرمایا: حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

۶۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا تَنَا وَ كَيْع عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَضَعُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَ أَنَا حَائِضٌ وَ هُوَ مُجَاوِرٌ تَعْنِي مُتَعَبِّكًا فَانْغَسِلُهُ وَ أَرْجِلُهُ

۶۳۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بحالت اعتکاف اپنا سر مبارک میرے قریب کرتے در آنحالیکہ میں حائضہ ہوتی تو میں آپ کا سر مبارک دھوتی اور کنگھی کرتی۔

۶۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَّنَا مُسْفِيَانُ عَنْ مَنُصُورِ بْنِ صَفِيَّةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي خُجْرِي وَ أَنَا حَائِضٌ وَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

۶۳۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں حائضہ ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری گود میں رکھ کر قرآن کی تلاوت فرماتے۔

☆ خلاصہ الباب سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مسجد نبوی علی صاحبہ التحیۃ والسلام سے متصل تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ کے اندر اپنا سر مبارک کر دیتے۔ حضرت عائشہ و ہودیتیں اور اس میں کنگھی کر دیتیں بہر حال حائضہ اپنا ہاتھ مسجد میں داخل کر سکتی ہے۔

۱۲۱: بَابُ مَا لِلرَّجُلِ مِنْ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا

پاپ: بیوی اگر حائضہ ہو تو مرد کے لئے کہاں تک گنجائش ہے؟

۶۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ قَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ قَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَأْتِرَ فِي فُورٍ خِصْيَتِهَا ثُمَّ يَبْشُرُهَا وَ أَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ.

۶۳۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم (ازواج) میں کوئی حائضہ ہوتی تو حیض کی شدت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ازار باندھنے کا حکم دے دیتے پھر اس کو اپنے ساتھ لٹا لیتے اور تم میں سے کون ہے جسے اپنے نفس پر اتنا قابو ہو جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس پر قابو تھا۔ (اس لئے) جس میں قابو نہ ہو وہ ایسا بھی نہ کرے مبادا جماع میں مبتلا ہو جائے۔

۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا حَاضَتْ أَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَأْتِرَ بِأَزَارٍ ثُمَّ يَبْشُرُهَا.

۶۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم (ازواج مطہرات) میں سے جب کوئی حائضہ ہوتی تو نبی ﷺ اسے ازار باندھنے کا حکم دیتے پھر اس کے ساتھ لیٹ جاتے۔

۶۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرِ قَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لِحَافِهِ فَوَجَدْتُ مَا تَجِدُ النِّسَاءُ مِنَ الْخِصْيَةِ فَأَنْسَلْتُ مِنَ الْبِلْحَافِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفِسِي قُلْتُ وَجَدْتُ مَا تَجِدُ النِّسَاءُ مِنَ الْخِصْيَةِ قَالَ ذَالِكِ مَا كَتَبَ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ قَالَتْ فَأَنْسَلْتُ فَأَصْلَحْتُ مِنْ شَائِي ثُمَّ رَجَعْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَى فَأَدْخِلِي مَعِيَ فِي الْبِلْحَافِ قَالَتْ فَدَخَلْتُ مَعَهُ.

۶۳۷: حضرت اُم سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ کے ساتھ آپ کے لحاف میں تھی۔ مجھے وہی محسوس ہوا جو عورتوں کو ہوتا ہے یعنی حیض۔ میں جلدی سے لحاف سے نکل گئی تو رسول اللہ نے فرمایا: تمہیں خون آ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے وہی حیض محسوس ہوا جو عورتوں کو ہوتا ہے۔ فرمایا: آدم کی بیٹیوں کے مقدر میں اللہ نے یہ لکھ دیا ہے۔ اُم سلمہؓ فرماتی ہیں میں جلدی سے گئی اپنے آپ کو درست کیا اور واپس آ گئی تو رسول اللہ نے مجھے فرمایا: میرے ساتھ لحاف میں آ جاؤ۔ فرماتی ہیں: میں آپ کے ساتھ لحاف میں ہو گئی۔

۶۳۸: حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو قَنَا ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ

۶۳۸: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے (اپنی ہمشیرہ) حضرت اُم

حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ حیض میں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیسے رہتی تھی؟ فرمانے لگیں: ہم میں سے ایک حیض کے شروع جوش کی حالت میں آدھی رات تک تہ بند باندھ لیتی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹ جاتی۔

مُعَاوِيَةُ بْنُ خُذَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَأَلْتُهَا كَيْفَ كُنْتَ تَصْنَعِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَيْضَةِ قَالَتْ كَانَتْ إِخْدَانًا لِي فَوْرَهَا أَوَّلَ مَا تَحِيضُ تَشُدُّ عَلَيْهَا إِذَا رَأَى أَنْصَابَ فَيَحْدِيهَا ثُمَّ تَضْطَجِعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

## ۱۲۲: بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِيْتَانِ الْحَائِضِ

۶۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حائضہ کے پاس جائے یا عورت کے پیچھے کی راہ سے یا کاہن کے پاس جا کر اس کی تصدیق کرے تو اس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اترے ہوئے (دین) کا انکار کیا۔

۶۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا نَحْنَا وَ كَيْعُ نَحْنَا خَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمِ الْأَثَرِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ.

☆ خلاصہ الباب: مباشرت کا لغوی معنی جلد کو جلد کے ساتھ مس کرنا اور اصطلاحی معنی ہے جماع کرنا۔ حائضہ سے جماع تو باتفاق امت حرام ہے حتیٰ کہ امام نوویؒ نے حیض کی حالت میں جماع حلال سمجھنے والے پر کفر کا حکم لگایا ہے لیکن استمتاع بمافوق الازار یعنی ازار سے اوپر نفع حاصل کرنا بالا جماع جائز ہے اور استمتاع بما تحت الازار یعنی ناف سے نیچے بغیر جماع کے نفع حاصل کرنا جمہور ائمہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

## ۱۲۳: بَابُ فِي كَفَّارَةِ مَنْ أَتَى حَائِضًا

۶۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی کے ساتھ بحالت حیض صحبت کرنے والے کے متعلق فرمایا کہ ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ کرے۔

۶۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَةً وَ هِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ.

☆ خلاصہ الباب: امام احمد، امام اسحاق اور امام اوزاعی رحمہم اللہ کے نزدیک صدقہ کا حکم وجوب پر محمول ہے یعنی قبولِ توبہ صدقہ کے بغیر ممکن نہیں اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ حیض کی ابتدا میں دینار اور آخر دم میں نصف دینار واجب ہوگا۔ جمہور کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہے۔ آیت توبہ سے یعنی صرف توبہ اور استغفار کرے یا استحباب پر محمول ہے یعنی صدقہ کرنا مستحب ہے۔

## ۱۲۴: بَابُ فِي الْحَائِضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ

## ۱۲۴: بَابُ: حَائِضُہ کیسے غسل کرے

۶۴۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان

۶۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا

ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا وَكَانَتْ حَائِضًا اتَّقِصِي شَعْرَكَ وَاعْتَسِلِي قَالَ عَلِيٌّ فِي حَدِيثِهِ اتَّقِصِي رَأْسَكَ۔  
 فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: درآنحالیکہ وہ حائضہ تھیں کہ بال کھول کر نہاتا۔

☆ خلاصہ الباب اس روایت سے معلوم ہوا کہ حیض کے غسل میں سر کھولنا ضروری ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ دین کی بات پوچھنے میں شرم نہیں کرنی چاہیے۔ صحابیات بہت شرم اور حیاء والی خواتین تھیں لیکن مسائل پوچھنے میں شرم نہیں کرتی تھیں۔

۶۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغُسْلِ مِنَ الْمَحِيضِ فَقَالَ تَأْخُذُ إِحْدَاكُنْ مَاءً هَا وَسِدْرَهَا فَتَطْهَرُ فَتُحَسِّنُ الطُّهُورَ أَوْ تَبْلُغُ فِي الطُّهُورِ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَذْلُكُهُ ذَلِكَ شَدِيدًا حَتَّى تَبْلُغَ شَوْنَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطْهَرُ بِهَا قَالَتْ أَسْمَاءُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَيْفَ تَطْهَرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَطْهَرِي بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَمَا نَهَا تُخْفِي ذَلِكَ تَتَّبِعِي بِهَا آثَرَ الدِّمِ قَالَتْ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ تَأْخُذُ إِحْدَاكُنْ مَاءً هَا فَتَطْهَرُ فَتُحَسِّنُ الطُّهُورَ أَوْ تَبْلُغُ فِي الطُّهُورِ حَتَّى تَصُبَّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهَا فَتَذْلُكُهُ حَتَّى تَبْلُغَ شَوْنَ رَأْسِهَا ثُمَّ تُفَيْضُ الْمَاءَ عَلَى جَسَدِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَعَمْ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ۔  
 ۶۳۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت اسماءؓ نے رسول اللہؐ سے غسل حیض کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: تم میں ایک پانی اور پیری کے پتے لے اور خوب اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرے پھر اپنے سر پر پانی ڈال کر اچھی طرح ملے تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر اپنے بدن پر پانی بہائے پھر مشک لگا ہوا چڑے کا ٹکڑا لے اور اس سے پاکی حاصل کرے۔ اسماءؓ نے کہا: اس سے کیسے پاکی حاصل کرے؟ فرمایا: سبحان اللہ! اس سے پاکی حاصل کر لے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں آپؐ کا مقصد یہ تھا کہ خون کی جگہ پر اس کو پھیر لے اور فرماتی ہیں کہ اسماءؓ نے رسول اللہؐ سے غسل جنابت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا: تم میں ایک اپنا پانی لے اور خوب اچھی طرح پاکی حاصل کرے یہاں تک کہ اپنے سر پر پانی ڈالے اور سر کو ملے تاکہ بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ جائے پھر باقی بدن پر پانی ڈال لے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ انصار کی عورتیں کیا خوب عورتیں ہیں۔ انہیں طبعی حیادین کی سمجھ اور فقہ حاصل کرنے میں مانع نہ ہوئی۔

باب: حائضہ کے ساتھ کھانا اور اس کے

بچے ہوئے کا حکم

۶۳۳: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدَةُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فرماتی ہیں

۱۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوََاكَلَةِ الْحَائِضِ

وَسُورِهَا

۶۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ

عَنِ الْمُقَدَّامِ بْنِ شُرَيْحٍ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَعْرِقُ الْعِظَمَ وَ أَنَا حَائِضٌ فَيَأْخُذُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَضَعُ لَمَهُ حَيْثُ كَانَ قِمِيٌّ وَ اشْرَبُ مِنَ الْإِنَاءِ فَيَأْخُذُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَضَعُ لَمَهُ حَيْثُ كَانَ قِمِيٌّ وَ أَنَا حَائِضٌ.

میں بحالت حیض ہڈی چوستی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہڈی لے لیتے اور وہیں منہ لگاتے جہاں میرا منہ تھا اور پانی پیتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی لے کر وہیں سے پیتے جہاں سے میں نے پیا ہوتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

۶۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا لَا يَجْلِسُونَ مَعَ الْحَائِضِ فِي بَيْتٍ وَلَا يَأْكُلُونَ وَلَا يَشْرَبُونَ قَالَ فَلَذِكْرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ﴾ [البقرة: ۲۲۲] قُلْ هُوَ أَذَى فَأَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الْجَمَاعَ.

۶۳۴: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ یہودی نہ حائضہ کے ساتھ ایک کمرے میں بیٹھتے اور نہ (اس کے ساتھ) کھاتے پیتے۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اور یہ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرمائیے وہ گندگی ہے اس لئے عورتوں سے جدا رہو“ حیض میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صحبت کے علاوہ سب کچھ کر سکتے ہو۔

۱۲۶: بَابُ فِي مَا جَاءَ فِي اجْتِنَابِ الْحَائِضِ

پاب: حائضہ مسجد میں

الْمَسْجِدِ

نہ جائے

۶۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ الْهَجَرِيُّ عَنْ مَخْدُوجِ الدُّهْلِيِّ عَنْ جَسْرَةَ قَالَتْ أَخْبَرْتَنِي أُمُّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَرْحَةً هَذَا الْمَسْجِدِ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ إِنَّ الْمَسْجِدَ لَا يَحِلُّ لِحُبٍّ وَلَا لِحَائِضٍ.

۶۳۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مسجد کے صحن میں تشریف لائے اور باواز بلند فرمایا: مسجد حلال نہیں (یعنی ایسی حالت میں مسجد میں آنا) جنبی اور حائضہ کے لئے۔

۱۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ تَرَى بَعْدَ

پاب: حائضہ پاک ہونے کے بعد زرد اور

الطَّهْرِ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ

خاک کی رنگ دیکھے تو

۶۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ النَّخَعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يُرِيئُهَا بَعْدَ الطَّهْرِ قَالَ إِنَّمَا

۶۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت پاکی کے بعد وہ رنگ دیکھے جو اسے شک میں ڈالے (کہ حیض ہے یا نہیں؟) فرمایا یہ ایک رگ یا کئی رگوں کا خون ہے۔ محمد

ہی عروق أو عروق قال مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی یُرِیدُ بَعْدَ الطَّهْرِ بَعْدَ الْغُسْلِ۔  
بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ پاکی کے بعد کا مطلب ہے کہ حیض سے پاک ہو کر غسل کرنے کے بعد۔

۶۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ یُؤُبَّ عَنْ ابْنِ سَبْرٍ عَنْ أُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ لَمْ تَكُنْ تَرَى الصُّفْرَةَ وَ الْكُدْرَةَ شَيْنًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ

عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَّاشِيُّ ثَنَا وَهَبٌ عَنْ یُؤُبَّ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَ الْكُدْرَةَ شَيْنًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی وَهَبٌ أَوْ لَا هُمَا عِنْدَنَا بِهَذَا۔

باب: نفاس والی عورت کتنے دن بیٹھے

۱۲۸: بَابُ النَّفْسَاءِ كَمْ تَجْلِسُ

۶۳۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ الْأَزْدِيَّةِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ النَّفْسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَجْلِسُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَ كُنَّا نَطْلِي وَجُوهَنَا بِالْوَرَسِ مِنَ الْكَلْفِ۔

۶۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ سَلَامِ بْنِ سَلِيمٍ أَوْ سَلَمٍ شَكَّ أَبُو الْحَسَنِ وَأَظَنَّهُ هُوَ أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ لِلنَّفْسَاءِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطَّهْرَ قَبْلَ ذَلِكَ۔

☆ خلاصہ الباب للنفساء: صیغہ صفت ہے جس کے معنی نفاس والی عورت۔ من الكلف: کلف ان چھوٹے چھوٹے داغوں کو کہتے ہیں جو چہرے پر غسل نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں یہ سیاہ سرخ اور کبھی میا لے رنگ کے ہوتے ہیں۔ ہماری زبان میں اسے چھائیاں کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چالیس روز تک بیٹھنے کی بناء پر چہرے پر چھائیاں پیدا ہو جاتی ہیں انہیں دور کرنے کے لیے ہم ورس کا پودا استعمال کرتے اور اسے چہرے پر ملا کرتے۔ اس پر اجماع ہے کہ نفاس کی اقل مدت مقرر نہیں۔ حتیٰ کہ نفاس کا بالکل نہ آنا بھی ممکن ہے۔ اکثر مدت امام ابو حنیفہ، سفیان ثوری، ابن المبارک، امام احمد بن حنبل اور امام احنف کے نزدیک چالیس یوم ہے۔ حدیث باب ان کا استدلال ہے۔

باب: جو بحالت حیض بیوی سے

۱۲۹: بَابُ مَنْ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ

صحبت کر بیٹھا

حَائِضٌ

۶۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ

۶۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا وَقَعَ عَلَى أَمْرَاتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ أَمْرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِبُضْفٍ دِينَارٍ.

اگر کوئی بحالت حیض بیوی سے صحبت کر بیٹھتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے نصف اشرفی صدقہ کرنے کا حکم فرماتے۔

### ۱۳۰: بَابُ فِي مُوََاكَلَةِ الْحَائِضِ

### باب: حائضہ کے ساتھ کھانا

۶۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْغَلَاءِ بْنِ الْخَارِثِ عَنْ حِرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ مُوََاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَابْكَلْهَا.

۶۵۱: حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ کے ساتھ کھانے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: حائضہ کے ساتھ مل کر کھا سکتے ہو۔

### ۱۳۱: بَابُ فِي الصَّلَاةِ فِي ثَوْبِ الْحَائِضِ

### باب: حائضہ کے کپڑے میں نماز

۶۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُثْبَةَ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَى مِرْطَ لِي وَعَلَيْهِ بَغُضَةٌ.

۶۵۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے میں آپ کے پہلو میں ہوتی میرے اوپر ایک چادر ہوتی اس کا کچھ حصہ آپ پر بھی ہوتا۔

۶۵۳: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِرْطًا بَغُضَةً عَلَيْهِ وَعَلَيْهَا بَغُضَةٌ وَهِيَ حَائِضٌ.

۶۵۳: اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھی اس کا کچھ حصہ مجھ پر بھی تھا حالانکہ میں حائضہ تھی۔

☆ خلاصہ الباب حائضہ عورت کا کپڑا پاک ہے تو اس میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ بالغ لڑکی کو ہر وقت سر ڈھانپنا واجب ہے اور نماز میں سر ڈھانپنے کی زیادہ تاکید ہے بلکہ مردوں کے لیے بھی نماز اور غیر نماز میں سر ڈھانپنا آداب میں سے ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب آسودگی اور خوشحالی نصیب ہوئی تو پگڑیاں باندھتے تھے۔ آج کل مردوں نے بھی سرنگے رکھنے شروع کر دیے۔ یہ وقار کے خلاف ہے اور تنگے سر نماز پڑھنے کی عادت بنا لینا تو آداب نماز کے خلاف ہے۔ سلف صالحین کی پیروی اور تقلید میں بہت خوبی ہے۔

### ۱۳۲: بَابُ إِذَا حَاضَتِ الْجَارِيَةُ لَمْ تُصَلِّ إِلَّا بِخِمَارٍ

### باب: لڑکی جب بالغ ہو جائے تو دوپٹے

### کے بغیر نماز نہ پڑھے

۶۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عُمَرُو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ غَابِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَاجْتَنَبَتْ مَوْلَاةَ لَهَا

۶۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو ان کی ایک باندی چھپ گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بالغ ہو

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَاصُّتٌ؟ فَقَالَ نَعَمْ فَشَقَّ لَهَا مِنْ عِمَامَتِهِ فَقَالَ اخْتَمِرِي بِهِذَا.

۶۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَأَبُو النُّعْمَانِ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِحِمَارٍ.

### ۱۳۳: بَابُ الْحَائِضِ تَحْتَضِبُ

۶۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا حَجَّاجُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ ابْرَاهِيمَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَحْتَضِبُ الْحَائِضُ؟ فَقَالَتْ قَدْ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ نَحْتَضِبُ فَلَمْ يَكُنْ يَنْهَانَا عَنْهُ.

### ۱۳۴: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَبَائِرِ

۶۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُمَرُو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ الْكَسْرُ إِخْدَى وَنَذَى فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمْسَحَ عَلَى الْجَبَائِرِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ سَلَمَةَ أَنبَأَنَا الدَّبَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ نَحْوَهُ.

### ۱۳۵: بَابُ اللَّعَابِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۶۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ حَامِلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَ لُعَابُهُ يَسِيلُ عَلَيْهِ.

### ۱۳۶: بَابُ الْمَجِّ فِي الْإِنَاءِ

۶۵۹: حَدَّثَنَا سُورِيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

گئی ہے؟ عرض کیا: جی! آپ نے اپنی پگڑی میں سے پھاڑ کر ان کو دیا اور فرمایا: دوپٹہ کے طور پر استعمال کرلو۔  
۶۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز بغیر دوپٹہ کے قبول نہیں فرماتے۔

### پاؤں: حائضہ مہندی لگا سکتی ہے

۶۵۶: حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا حائضہ مہندی لگا سکتی ہے؟ فرمانے لگیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتیں اور مہندی لگاتی تھیں آپ ہمیں اس سے منع نہ فرماتے تھے۔

### پاؤں: پٹی پر مسح

۶۵۷: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک پہنچا ٹوٹ گیا (تو پلستر کروالیا) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس مسئلے کے متعلق) دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پٹی پر مسح کرنے کا حکم دیا۔

### پاؤں: لعاب کپڑے کو لگ جائے تو

۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں اور ان کا لعاب بہ کر آپ کو لگ رہا ہے۔

### پاؤں: برتن میں کلی کرنا

۶۵۹: حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے پاس ڈول لایا گیا



آپ نے کھل کے لئے اس میں سے پانی لیا اور ڈول میں  
ہی کھل کی کستوری کی مانند یا اس سے بھی نفیس خوشبو تھی اور  
ڈول سے باہر ناک نکلی۔

۶۶۰: حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یاد تھا کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کنویں کے ڈول  
میں کھل کی تھی۔

باب: اپنے بھائی کا ستر دیکھنے سے ممانعت  
۶۶۱: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا: ایک عورت دوسری عورت کا ستر بھی نہ دیکھے اور ایک  
مرد دوسرے مرد کا ستر نہ دیکھے۔ (یعنی صنف مخالف ہی نہیں  
صنف مشترکہ سے بھی احتیاط بہتر صورت لازم ہے۔)  
۶۶۲: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں  
میں نے کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر پر  
نگاہ نہ ڈالی۔

(فی الزواہل هذا اسناد ضعیف)

☆ خلاصہ الباب اس پر اتفاق ہے کہ ستر یعنی شرمگاہ کا دیکھنا گناہ ہے۔ اس کے علاوہ ران، گھٹنے اور ناف کے دیکھنے  
میں اختلاف ہے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ نہ دیکھے اور عورت دوسری عورت کے ستر کو نہ دیکھے۔

باب: جس نے غسل جنابت کر لیا پھر جس  
میں کوئی جگہ رہ گئی جہاں پانی نہ لگا وہ کیا کرے  
۶۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا پھر ایک  
خشک نشان دیکھا جہاں پانی نہیں پہنچا تھا تو آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اپنے بال دبائے اور اس (خشک رہ جانے  
والی) جگہ کو تر کر دیا۔

۶۶۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ایک مرد

عَنْ مُسْعِرٍ عَنْ عَبْدِ الْجُبَارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ  
النَّبِيَّ ﷺ يُدْلُو فَمَضْمَضَ مِنْهُ فَمَجَّ فِيهِ مِسْكَاً أَوْ  
أَطْبَ مِنْ الْمِسْكِ وَاسْتَشْرَّ خَارِجاً مِنَ الدَّلْوِ.

۶۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو مُرْوَانَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَ قَدْ غَقَلَ وَجْهَهُ مَجْهًا رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ فِي دَلْوٍ مِنْ بَيْرِ لَهُمْ

۱۳۷: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَرَى عَوْرَةَ أَخِيهِ

۶۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ  
عَنِ الصَّحَّاحِ ابْنِ عُثْمَانَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْظُرِ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يَنْظُرِ  
الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ.

۶۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ  
مَنْصُورٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يَزِيدٍ عَنْ مَوْلَى لِعَائِشَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ أَوْ مَا رَأَيْتُ فَرَجَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
قَطُّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ أَبُو نَعِيمٍ يَقُولُ عَنْ مَوْلَاةٍ لِعَائِشَةَ.

۱۳۸: بَابُ مَنْ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَبَقِيَ مِنْ  
جَسَدِهِ لُمْعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ كَيْفَ يَصْنَعُ

۶۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ  
قَالَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْ  
الرَّحْبِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ  
مِنَ الْجَنَابَةِ فَرَأَى لُمْعَةً لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَقَالَ بِمَجْمَعِهِ فَبَلَّهَا  
عَلَيْهَا قَالَ اسْحَقُ فِي حَدِيثِهِ فَعَصَرَ شَعْرَهُ عَلَيْهَا.

۶۶۳: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مُحَمَّدٍ

ابْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ  
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَ  
صَلَّيْتُ الْفَجْرَ ثُمَّ أَصْبَحْتُ فَرَأَيْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ لَمْ  
يُصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ  
بِيَدِكَ أَجْزَأَكَ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا  
میں نے غسل جنابت کر کے نماز صبح ادا کی پھر دن کی  
روشنی ہوئی تو دیکھا کہ ناخن کی بقدر جگہ کو پانی نہیں لگا تو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم وہاں اپنا ہاتھ  
پھیر دیتے تو تمہارے لئے کافی ہو جاتا۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث سے معلوم ہوا کہ غسل کرتے وقت جسم کا کوئی حصہ یا جگہ خشک رہ جائے تو دوبارہ غسل  
یا وضو کرنا ضروری نہیں، اس خشک جگہ کو دھولینا کافی ہے۔

۱۳۹: بَابُ مَنْ تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعًا لَمْ

يُصِبْهُ الْمَاءُ

پاب: جس نے وضو کیا اور کچھ جگہ چھوڑ دی

پانی نہ پہنچایا

۶۶۵: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ ثَنَا  
جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ  
وَقَدْ تَوَضَّأَ وَتَرَكَ مَوْضِعَ الظُّفْرِ لَمْ يَصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ لَهُ  
النَّبِيُّ ﷺ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ.

۶۶۵: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی  
ﷺ کے پاس وضو کر کے آیا اور اس نے ناخن برابر جگہ  
چھوڑ دی جہاں پانی نہیں پہنچایا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس سے فرمایا: واپس جاؤ خوب عمدگی سے وضو کرو۔

۶۶۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنَا  
ابْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَا ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ أَبِي  
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَا رَأَى رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ عَلَى قَدَمَيْهِ قَامِرَةً أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ قَالَ  
فَرَجِعْ.

۶۶۶: حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ  
اس نے وضو کیا اور پاؤں میں ناخن کے برابر جگہ چھوڑ  
دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وضو اور نماز دہرانے  
کا حکم دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ واپس چلا  
گیا (اور اس نے وضو کر کے نماز دہرائی)۔

## کِتَابُ الصَّلَاةِ

### ۱: أَبْوَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

### باب: نماز کے اوقات کا بیان

۶۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَا ثنا  
إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْزُقِيُّ أَنَّنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ  
مَيْمُونِ الرَّقِيقِيُّ ثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ  
مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلَهُ عَنْ  
وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلَّى مَعَنَا هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتْ  
الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ  
فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيَاضًا  
نَقِيَّةً ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ  
فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ  
طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْيَوْمِ الثَّانِي أَمَرَهُ  
فَأَذَّنَ الظُّهْرَ فَأَبْرَقَهَا وَأَنعَمَ أَنْ يَسْرِدَهَا ثُمَّ صَلَّى  
الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ أَخْرَجَهَا فَوْقَ الْإِدْيِ كَانَ  
فَضَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَ صَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ  
مَا ذَهَبَ لُكُ اللَّيْلِ وَ صَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ  
أَيُّنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ مَا  
رَأَيْتُمْ.

۶۶۷: حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا اور نمازوں کے اوقات کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: آج اور کل ہمارے ساتھ نماز پڑھو جب سورج ڈھلا تو آپ نے بلالؓ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پھر آپ نے حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی اقامت کہی پھر حکم دیا تو نماز عصر قائم فرمائی حالانکہ سورج بلند سفید اور صاف تھا۔ پھر حکم دیا تو مغرب قائم کی جبکہ سورج چھپا پھر حکم دیا تو عشاء قائم کی جو نبی شفق غائب ہوئی پھر حکم دیا تو فجر اس وقت قائم کی جب فجر طلوع ہوئی۔ دوسرے دن بلالؓ کو حکم دیا انہوں نے اذان ظہر دی۔ آپ نے ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھی اور خوب ٹھنڈے وقت میں پڑھی پھر عصر پڑھی جبکہ سورج بلند تھا لیکن کل کی یہ نسبت عصر تاخیر سے پڑھی پھر مغرب پڑھی شفق غائب ہونے سے قبل اور عشاء پڑھی رات کا ایک تہائی حصہ گزرنے کے بعد اور فجر پڑھی اور خوب روشنی میں فجر ادا کی۔ پھر فرمایا رسول اللہؐ نے نماز کے اوقات کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا: میں ہوں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: تمہاری نمازوں کے اوقات وہی ہیں جو تم نے دیکھ لئے۔

☆ خلاصۃ الباب اس بات پر تمام اہل سیر و حدیث متفق ہیں کہ پانچوں نمازوں کی فرضیت لیلۃ الاسراء میں ہوئی البتہ لیلۃ الاسراء کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے کہ وہ کونسے سن میں ہوئی۔ چنانچہ ۵ نبوی سے لے کر ۱۰ نبوی تک مختلف اقوال ہیں۔ جمہور ۵ نبوی کے قائل ہیں۔ پھر اس میں کلام ہوا کہ لیلۃ الاسراء سے پہلے کوئی نماز فرض تھی یا نہیں؟ اکثر علماء کا خیال ہے کہ صلوات خمسہ (پانچ نمازوں) سے پہلے کوئی نماز فرض نہ تھی لیکن امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نماز تہجد اس سے پہلے



کہ آپ نے نماز ظہر ایسے وقت میں پڑھی جبکہ ٹیلوں کا سایہ ایک سہل ہو گیا۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس معاملہ میں صحیح یہی ہے کہ مابین المسلمین کا وقت مشترک بین الظہر والعصر ہے اور معذورین اور مسافروں کے لیے خاص طور پر اس وقت میں دونوں نمازیں جائز ہیں۔

۶۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عَلَى مَيْلِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِعَارَتِهِ عَلَى الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْرَجَهُمُ الْعَصْرُ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اإِغْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ بِشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمْنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ بِأَصَابِعِهِ خُمُسَ صَلَوَاتٍ.

۶۶۸: حضرت ابن شہاب زہری فرماتے ہیں کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کی چادر پر بیٹھے ہوئے تھے جب وہ مدینہ کے امیر تھے۔ انکے ساتھ عروہ بن زبیر (مشہور فقیہ تابعی) بھی تھے تو عمر بن عبدالعزیز نے عصر ذرا تاخیر سے ادا کی تو عروہ نے ان سے کہا: سنو! جبریل تشریف لائے اور رسول اللہ کے آگے نماز پڑھی (امامت کرائی)۔ تو عمر نے ان سے کہا: عروہ! سوچو کیا کہہ رہے ہو؟ عروہ نے کہا: میں نے بشیر بن ابی مسعود کو یہ کہتے سنا کہ میں نے ابو مسعود کو یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا کہ جبریل تشریف لائے انہوں نے میری امامت کی میں نے انکے ساتھ (انکی اقتداء میں) نماز ادا کی پھر نماز ادا کی پھر نماز ادا کی اپنی انگلی سے پانچوں نمازیں شارکیں۔

☆ خلاصہ الباب یہاں سے نماز کے اوقات مستحبہ کا بیان ہے۔ موافقت مستحبہ کے بارے میں امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ ہر نماز میں تعیل (جلدی پڑھنا) افضل ہے سوائے عشاء کے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہر نماز میں تاخیر افضل ہے سوائے مغرب کے۔ غلّس کے لغوی معنی ظلمۃ اللیل کے ہیں اور اس کا اطلاق اُس اندھیرے پر ہوتا ہے جو طلوع فجر کے بعد کچھ دیر تک چھایا رہتا ہے۔ یہاں وہی اندھیرا مراد ہے۔ اس حدیث سے استدلال کر کے امام شافعی، امام احمد اور امام اتحق رحمہم اللہ یہ فرماتے ہیں کہ فجر میں تعلیس افضل ہے لیکن حنفیہ اور مالکیہ کا مسلک یہ ہے کہ فجر میں اسفار افضل ہے البتہ امام محمد سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ غلّس میں ابتداء کر کے اسفار میں ختم کرنا افضل ہے اور اس روایت کو امام طحاوی نے اختیار کیا ہے۔ حدیث باب کا جواب حنفیہ کی طرف سے یہ دیا گیا ہے کہ درحقیقت لفظ "من الغلّس" حضرت عائشہ کا لفظ نہیں بلکہ ان کا قول: "ما یعرفن" پر ختم ہو گیا اور ان کا منشاء یہ تھا کہ عورتیں چادروں میں لپٹی ہوئی آتی تھیں۔ اس لیے انہیں کوئی پہچانتا نہیں تھا۔ کسی نے یہ سمجھا کہ نہ پہچاننے کا سبب اندھیرا تھا اس لیے "من الغلّس" کا لفظ بڑھا دیا۔ گویا یہ اداج من الراوی ہے۔ اس کی دلیل حدیث باب بھی ہے اور امام طحاوی نے یہ روایت بھی بغیر لفظ میں الغلّس کے نقل کی ہے۔ حنفیہ کے دلائل میں سے حدیث باب: ۲۷۲ ہے اور نسائی کی روایت بسند صحیح ان الفاظ سے مروی ہے: ((ما سفرتم بالصبح فانه اعظم للاجر)) اور ابن حبان سے اس طرح روایت کیا ہے: اصبحوا بالصبح فانکم کلما اصبحتم بالصبح کان اعظم لاجورکم۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ جتنا زیادہ اسفار کرو گے اتنا ہی اجر زیادہ ہوگا حالانکہ فجر کا واضح ہونا ایک مرتبہ ہو جائے تو اس کے بعد اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ ۲) صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ سلمیٰ کی ایک طویل روایت ہے جس

میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ((وكان ينفلت من صلوٰۃ الفداة حين يعرف الرجل جلسه - مطلب یہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھ والے کو پہچانتا تھا۔ واضح رہے کہ مسجد نبوی کی دیواریں چھوٹی تھیں اور چھت نیچی تھی لہذا اس کے اندر ہم نشین کو پہچاننا اسی وقت ممکن تھا جب باہر اسفار ہو چکا ہو۔ ۳) معجم طبرانی، کامل ابن عدی، مصنف علیہ الرزاق، مستدرک حاکم وغیرہ میں روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نور بصلوٰۃ الصبح حتی یبصر القوم مواقع نبلهم من الاسفار اے بلال صبح کی نماز میں روشنی کر۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے اپنے تیروں کے گرنے کی جگہیں دیکھ لیں، روشنی کی وجہ سے۔ ۴) شیخین نے حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت کی تخریج کی ہے جسے ابوداؤد نے ذکر کیا ہے۔ اس میں لفظ قبل وقتہا ہے جس سے باتفاق متعاد وقت سے قبل مراد ہے۔ اس سے یہ ثابت ہے کہ مزدلفہ کی صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز غس ادا کی تھی۔ حضرت ابن مسعود اس کو وقت سے پہلے قرار دے رہے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عام عادت اسفار میں نماز پڑھنے کی تھی۔ حنفیہ کی وجہ ترجیح یہ بھی ہے کہ ان کے مستدلات قوی بھی ہیں اور فعلی بھی۔ بخلاف شوافع کے مستدلات کے کہ وہ صرف فعلی ہیں جبکہ قوی حدیث رائج ہوتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اسفار اور تغلیس کے باب میں تعارض حدیث کے رفع کا ایک طریقہ یہ اختیار کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اصل حکم تو یہی ہے کہ اسفار افضل ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوی روایت میں جو حضرت رافع سے مروی ہے کہ اس کا حکم دیا ہے لیکن عملاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غس میں بھی بکثرت نماز پڑھی ہے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ تقریباً تمام صحابہ نماز تہجد کے عادی تھے اور جہاں تہجد پڑھنے والوں کی اتنی کثرت ہو وہاں ان کی سہولت کی خاطر تغلیس ہی بہتر ہے جیسا کہ خود حنفیہ کے نزدیک رمضان میں تغلیس بہتر ہے۔

### باب: نماز فجر کا وقت

### ۲: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

۶۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اہل ایمان عورتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز ادا کرتیں پھر اپنے گھروں کو واپس آتیں تو اندھیرے کی وجہ سے کوئی ہمیں پہچان نہ سکتا۔

۶۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا بِنِسَاءِ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلُّينَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى أَهْلِهِنَّ فَلَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ تَعْنِي مِنَ الْغُلَسِ.

۶۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت: ”اور فجر کا قرآن بلاشبہ فجر کے قرآن میں حاضر ہوتے ہیں۔“ (الاسراء: ۷۸) کی تفسیر میں نقل کیا کہ دن اور رات کے فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں۔

۶۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ الْقُرَشِيُّ ثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَلَا عَمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ﴿هُوَ قُرْآنُ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ [الاسراء: ۷۸] قَالَ تَشْهَدُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

۶۷۱: حضرت مغیث بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے

۶۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ

بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا نَهْشَكُ بْنُ يَرْبُوعٍ الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا  
مُعِيْثُ بْنُ سُوَيْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الصُّبْحُ بَغْلَسَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَقْبَلْتُ عَلَى ابْنِ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقُلْتُ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ هَذِهِ  
صَلَاتُنَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ  
بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمَّا  
طَعَنَ عُمَرُ أَصْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ.

۶۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ  
ابْنِ عَجْلَانَ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ وَجَدَهُ يَدْرُسُ  
يُخْبِرُ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لُبَيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ  
قَالَ أَصْبَحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَكْثَرُ لِلْأَجْرِ أَوْ لَا جَرَّكُمْ.

### ۳: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ

۶۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ  
عَنْ يَسْمَاقِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ  
كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا دَخَضَتِ الشَّمْسُ.

۶۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ غُوفِ  
بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الْهَجِيرِ الَّتِي تَدْعُونَهَا  
الظُّهْرَ إِذَا دَخَضَتِ الشَّمْسُ.

۶۷۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ  
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ الْقَبْدِيِّ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ  
شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ  
الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا غُوفُ نَحْوَهُ.

۶۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مَسْعُودٍ قَالَ شَكُونَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا.  
(فی اسنادہ مقال مالک الطائی لا يعرف و معاویہ فیہ لین)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے ساتھ اندھیرے میں نماز صبح  
ادا کی جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے حضرت ابن  
عمرؓ کی طرف متوجہ ہو کر کہا: یہ کیسی نماز ہے؟ فرمانے  
لگے: یہ ویسی ہی نماز ہے جیسی ہم رسول اللہؐ اور ابو بکرؓ و عمرؓ  
کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنه کو نیزہ مارا گیا تو عثمانؓ نے روشنی میں پڑھنا شروع  
کی۔

۶۷۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا: صبح کی نماز روشنی میں ادا کیا کرو کیونکہ اس سے  
تمہارے ثواب میں اضافہ ہوگا۔

### پاب: نمازِ ظہر کا وقت

۶۷۳: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اس وقت ادا  
کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

۶۷۴: حضرت ابو ہریرہؓ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کی نماز  
جسے تم ظہر کہتے ہو اس وقت ادا کرتے جب سورج ڈھل  
جاتا۔

۶۷۵: حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے  
ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ریت کی  
گرمی کی شکایت کی۔ آپؐ نے اس شکایت کا لحاظ نہ  
فرمایا۔

۶۷۶: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہی  
مضمون مروی ہے لیکن اس کی سند میں مالک طائی غیر  
معروف ہے اور معاویہ میں ضعف ہے۔

## ۳: بَابُ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي

## شِدَّةِ الْحَرِّ

## بَاب: سخت گرمی میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کرنا

(یعنی ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا)

۶۷۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ تَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

۶۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گرمی تیز ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو اس لئے کہ گرمی کی تیزی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۶۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

۶۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گرمی میں شدت آجائے تو ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

(فی الزوائد: اسنادہ صحیح)

۶۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

۶۷۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۶۸۰: حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُتَصِّرِ الْوَاسِطِيُّ تَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ بِالنَّجْرَةِ فَقَالَ لَنَا أَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

۶۸۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ظہر دو پہر کو ادا کرتے تھے۔ آپ نے ہمیں فرمایا نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۶۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ تَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّقْفِيُّ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ.

۶۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

☆ خلاصہ الباب اس حدیث سے امام شافعی استحباب تعجیل ظہر کے قائل ہیں۔ حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک سردی میں تعجیل اور گرمی میں تاخیر افضل ہے۔ حنفیہ کے نزدیک احادیث باب سردی کے زمانہ پر محمول ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ سردی کے زمانہ میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنی چاہیے اور از روئے مذکورہ احادیث مبارکہ کے گرمی کے زمانہ میں تاخیر افضل ہے۔ بخاری اور ترمذی کی حدیث کی بناء پر کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جب سردی کا زمانہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی پڑھتے اور جب گرمی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے۔ یہ روایت صحیح اور صریح ہے



اور اس سے تمام روایات میں اچھی طرح تطبیق ہو جاتی ہے۔ امام بخاری نے اس مفہوم کی متعدد روایات اپنی صحیح بخاری میں نقل کی ہیں۔ واضح رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ سفر و حضر دونوں میں تاخیر کی تھی۔

### باب: نماز عصر کا وقت

### ۵: بَابُ وَقْتِ صَلَوةِ الْعَصْرِ

۶۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً حَيْثُ قِيلَ لَهَا: اذْهَبِي إِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ. ۶۸۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے جبکہ سورج بلند اور روشن ہوتا پھر جانے والا عوالی تک چلا جاتا پھر بھی سورج بلند ہوتا۔

**خلاصہ الباب** ☆ لَمْ يُظْهِرْهَا الْفَيْءُ مِنْ جَعَزَ: يُظْهِرُ ظہر سے نکلا ہے۔ باب فتح سے اس کے معنی ہیں پشت پر چڑھنا۔ مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت عصر کی نماز پڑھی جبکہ دھوپ حضرت عائشہ کے حجرہ کے فرش پر تھی اور حجرہ پر نہیں چڑھی تھی۔ اس حدیث کو شافعیہ عصر کی نماز جلدی پڑھنے پر بطور تائید کے پیش کرتے ہیں لیکن اگر اس پر غور کیا جائے تو اس سے استدلال ناممکن ہوتا۔ اس لیے کہ لفظ حجرہ ایسی عمارت کو کہتے ہیں جس پر چھت نہ ہو اور کبھی کبھی چھت والی عمارت کو بھی کہتے ہیں۔ یہاں دونوں احتمال ہیں اگر چھت والا کمرہ مراد ہو تو ظاہر ہے کہ اس صورت میں دھوپ کے اندر آنے کا راستہ صرف دروازہ ہی ہو سکتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے کا دروازہ مغرب میں تھا لیکن چونکہ چھت نیچی تھی اور دروازہ چھوٹا تھا اس لیے اس میں دھوپ اسی وقت اندر آ سکتی ہے جبکہ سورج مغرب کی طرف کافی نیچے آ چکا ہو۔ لہذا یہ حدیث حنفیہ کے مسلک کے مطابق تاخیر عصر کی دلیل ہوئی نہ کہ تعجیل کی۔ اگر اس سے عمارت بغیر چھت کے مراد لی جائے جیسا کہ علامہ سمودی نے وفاء الوفاء باخبار رد المصطفیٰ فرمایا کہ اس حدیث میں حجرہ سے مراد چھت کے بغیر عمارت ہے۔ اس صورت میں دھوپ کے حجرہ میں آنے کا راستہ چھت کی طرف سے ہوگا لیکن چونکہ دیواریں چھوٹی تھیں اس لیے سورج بہت دیر تک حجرہ کے اوپر رہتا تھا اور دھوپ کا دیوار پر پڑنا بالکل آخری وقت ہی ہوتا تھا۔ اس لیے اس سے تعجیل پر استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ تاخیر عصر کے استحباب پر حنفیہ کی دلیل حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت اور مسند احمد میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس سے تاخیر عصر کا استحباب معلوم ہوا۔ احناف کی اور دلیل معجم طبرانی میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا اثر ہے کہ وہ نماز عصر تاخیر سے پڑھتے تھے۔

۶۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي خَجَزَتِي لَمْ يُظْهِرْهَا الْفَيْءُ بَعْدَ. ۶۸۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا فرمائی جبکہ دھوپ میرے حجرے میں تھی ابھی سایہ حجرے کے اوپر نہیں چڑھا تھا۔

### باب: نماز عصر کی نگہداشت

### ۶: بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ

۶۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ تَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خُبَيْشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. ۶۸۴: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى.

خندق کے روز فرمایا: اللہ تعالیٰ کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے جیسے انہوں نے ہمیں درمیانی نماز (عصر) سے روک رکھا۔

۶۸۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِي تَفَوُّتَهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ لَكَائِمًا وَتَوَرَّاهُ وَنَالَ.

۶۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ جس کی نماز عصر چھوٹ گئی گویا اس کے گھر والے اور مال ہلاک کر دیا گیا۔

۶۸۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَمْرٍ وَثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَسَّ الْمُشْرِكُونَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ خَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا.

۶۸۶: حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (جنگ خندق میں) مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے روک رکھا حتیٰ کہ سورج چھپ گیا تو آپ نے فرمایا انہوں نے ہمیں درمیانی نماز (عصر) سے روکا اللہ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے۔

☆ خلاصۃ الباب نماز عصر صلوٰۃ الوسطیٰ ہے اور صلوٰۃ الوسطیٰ کے بارہ میں قرآن کریم میں بہت تاکید ہے۔ نماز کا ضائع کرنا بال بچوں کی وجہ سے یا مال و دولت کے لالچ سے ہوتا ہے گویا کہ سارا مال اور اہل و عیال ختم ہو گئے ہیں۔

### ۷: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

### باب: نماز مغرب کا وقت

۶۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا أَبُو النَّجَّاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نَصَلِّي الْمَغْرِبَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيَنْظُرُ إِلَى مَوَاقِعِ نَبِيهِ.

۶۸۷: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مغرب پڑھتے پھر ہم میں سے کوئی واپس آتا تو وہ اپنے تیر گرنے کے مقام کو دیکھ لیتا۔ (یعنی اندھیرا اتنا کم چھایا ہوتا)۔

۶۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الرَّعْفَرِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى نَحْوَهُ.

۶۸۸: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب اس وقت ادا کرتے جب سورج پروے کے پیچھے چھپ جاتا۔

۶۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنبَأَنَا

۶۸۹: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت اس وقت تک مسلسل فطرت پر قائم رہے گی جب تک نماز مغرب کو اتنا مؤخر نہ کرے کہ ستارے گھنے ہو جائیں۔

امام ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ فرماتے سنا کہ بغداد میں اہل فن حضرات کو اس حدیث میں اضطراب ہوا تو میں اور ابوبکر اعین عوام بن عباد بن عوام کے پاس گئے انہوں نے ہمیں اپنے والد کی بیاض دکھائی اس میں بھی یہ حدیث تھی۔

### باب: نماز عشاء کا وقت

۶۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر گرانی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان کو عشاء تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیتا۔

۶۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر گرانی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نماز عشاء کو تہائی رات تک یا آدھی رات تک مؤخر کرتا۔

۶۹۲: حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا گیا کہ کیا نبیؐ نے انگشتی پہنی؟ فرمایا جی۔ آپ نے نصف شب کے قریب تک نماز عشاء مؤخر فرمائی جب آپ نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف چہرہ کیا اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم جب تک نماز کے انتظار میں رہے مسلسل نماز ہی میں رہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ (اس وقت) آپ کی انگشتی کی چمک اب بھی گویا میری نگاہوں کے سامنے ہے۔

۶۹۳: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز مغرب پڑھائی پھر باہر تشریف نہ لائے حتیٰ کہ (تقریباً) آدھی رات گزر گئی

عَبَادُ بْنُ الْعَوَامِ عَنْ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَبِيصٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤْخَرُوا الْمَغْرِبَ حَتَّى تَشْتَبِكَ النُّجُومُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ بَعْدَ ذَلِكَ قَدْ هَبْتُ أَنَا وَابُو بَكْرٍ الْأَعْيُنُ إِلَى الْعَوَامِ بْنِ عَبَادِ بْنِ الْعَوَامِ فَأَخْرَجَ إِلَيْنَا أَصْلَ أَبِيهِ فَإِذَا الْحَدِيثُ فِيهِ.

### ۸: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

۶۹۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَشَقُّ عَنْ أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ.

۶۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ.

۶۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتِمًا قَالَ نَعَمْ أَخْرَجَ لَيْلَةَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى قَرِيبٍ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا وَنَامُوا وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا نَظَرْتُمْ الصَّلَاةَ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْضِ خَاتِمِهِ.

۶۹۳: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هَنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ يُخْرَجْ

پھر تشریف لائے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم مسلسل نماز ہی میں رہے۔ جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے اور اگر (تم میں) تاکواں اور بیمار نہ ہوتے تو میں پسند کرتا کہ نصف شب تک نماز مؤخر کروں۔

حَتَّىٰ ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَصَلَّىٰ بِهِمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَ أَنْتُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا النَّظَرُ ثُمَّ الصَّلَاةُ وَلَوْلَا الضَّعِيفُ وَالسَّقِيمُ اخْبِثَ أَنْ أُؤَخِّرَ هَذِهِ الصَّلَاةَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ.

### ۹: بَابُ مِيقَاتِ الصَّلَاةِ فِي الْغَيْمِ

### باب: ابر میں نماز جلدی پڑھنا

۶۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا لَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ فِي غَزْوَةٍ فَقَالَ بَكِّرُوا بِالصَّلَاةِ فِي الْيَوْمِ الْغَيْمِ فَإِنَّهُ مِنْ فَاتِنَةِ صَلَاةِ الْعَصْرِ حِطَّ عَمَلُهُ.

۶۹۴: حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنگ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ابر کے دن نماز میں جلدی کرو کیونکہ جس کی عصر کی نماز رہ گئی اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

☆ خلاصہ الباب: حنفی حضرات کہتے ہیں کہ عشاء کی تاخیر تلیک لیل تک افضل ہے۔ یہ رات کا حصہ اول ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کا انتظار کرنے والے گویا نماز ہی میں ہیں۔ نماز کا انتظار بہت فضیلت والا ہے اور اجر و ثواب کا ذریعہ ہے۔

### ۱۰: بَابُ مَنْ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ

### باب: نیند کی وجہ سے یا بھولے سے

### أَوْ نَسِيَهَا

### جس کی نماز رہ گئی؟

۶۹۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا حُجَّاجٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَغْفُلُ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ يَرْقُدُ عَنْهَا قَالَ يُصَلِّيْهَا إِذَا ذَكَرَهَا.

۶۹۵: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اُس مرد کے متعلق جس کی نماز بھولے سے یا سوتے رہنے کی وجہ سے چھوٹ جائے؟ فرمایا: جب یاد آئے (یا بیدار ہو) تو پڑھ لے۔

☆ خلاصہ الباب: اس مسئلہ میں ائمہ ثلاثہ کا مسلک یہ ہے کہ قضاء نماز ٹھیک اُس وقت پڑھنا ضروری ہے جب آدمی نیند سے بیدار ہو یا اسے یاد آئے۔ یہاں تک کہ طلوع و غروب اور استواء کے اوقات مکروہ میں بھی یہ حضرات ان احادیث کو جن میں اوقات مکروہ میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اس عموم سے مخصوص مانتے ہیں۔ ان کے برخلاف حنفیہ کے نزدیک قضاء کا وجوب موسع ہوتا ہے۔ یعنی یاد آنے اور جاگنے کے بعد کسی بھی وقت نماز پڑھی جاسکتی ہے لہذا اوقات مکروہہ میں اس کی ادائیگی درست نہیں۔ حنفیہ احادیث ((النہی عن الصلوٰۃ فی الاوقات المکروہۃ)) یعنی اوقات مکروہہ میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی احادیث سے استدلال کرتے ہیں اور احادیث باب کو ان احادیث سے تخصیص مانتے ہیں۔ حنفیہ کی وجوہ ترجیح یہ ہیں: (۱) حدیث باب کی عملی تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ التعریس کے واقعہ میں بیان فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث تعریس اس واقعہ میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے۔ چنانچہ اس میں یہ تصریح موجود ہے کہ آپ ﷺ

بیدار ہوتے ہی وہاں نماز پڑھنے کے بجائے وہاں سے سفر کر کے کچھ آگے تشریف لے گئے اور وہاں نماز ادا فرمائی جبکہ سورج کافی بلند ہو چکا تھا۔ (۲) احادیث النہی عن الصلوٰۃ فی الاوقات المکروہۃ معنا متواتر ہیں اور ان اوقات میں ہر قسم کی نماز کو ناجائز قرار دیا گیا ہے اور اس عدم جواز کے عموم میں قضاء نمازیں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ (۳) خود امام شافعی حدیث باب کے الفاظ ((یُصَلِّيْهَا اِذَا ذَكَرَهَا)) کے عموم پر عمل نہیں کرتے کیونکہ ان کے نزدیک بعض صورتوں میں نماز کو مؤخر کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر کسی عورت کو ایسے وقت نماز یاد آئی جبکہ وہ حائضہ تھی تو امام شافعی کے نزدیک اس عورت کے لیے پاک ہونے تک نماز کی تاخیر ضروری ہے۔ گویا اس مقام پر امام شافعی بھی اس حدیث کو مخصوص کرنے پر مجبور ہیں اور جب ایک جگہ عموم ختم ہو گیا تو اوقات مکروہہ میں بھی اس کی تخصیص میں کیا حرج ہے۔ حضرت علامہ گنگوہی نے فرمایا کہ حدیث باب اداء نماز کے بیان میں نص ہے اور وقت کے بیان میں ظاہر ہے اور وہ احادیث جن میں یہ ہے کہ اوقات مکروہہ میں نماز نہ پڑھو وہ وقت کے بیان میں نص ہیں اور نص اور ظاہر کے تعارض کے وقت نص کو مقدم کیا جاتا ہے۔

۶۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نماز بھول جائے تو جب یاد آئے تو پڑھ لے۔

۶۹۶: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ قُتَابَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا.

۶۹۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب غزوہ خیبر سے واپس ہوئے تو رات بھر چلتے رہے۔ جب آپ کو اونگھ آنے لگی تو اتر پڑے اور بلالؓ سے کہا: ہمارے لئے تم رات کا خیال رکھو۔ بلالؓ نے جتنا مقدر میں تھا نفل ادا کئے اور رسول اللہ اور آپ کے ساتھی سو گئے۔ جب فجر قریب ہوئی تو بلالؓ نے اپنی اونٹنی کے ساتھ ٹیک لگا دی فجر (شرق) کی طرف منہ کر کے۔ پس بلالؓ پر اسی اونٹنی پر ٹیک کی حالت میں خیند غالب آگئی نہ ان کی آنکھ کھلی نہ کسی اور صحابی کی۔ یہاں تک کہ ان کو دھوپ محسوس ہوئی تو سب سے پہلے نبیؐ جاگے اور گھبرا کر فرمایا: ارے بلال! (یہ کیا ہوا؟) بلالؓ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! اے اللہ کے رسول! میری جان کو اسی نے روکے رکھا جس نے آپ کی جان کو روکے رکھا۔ آپ نے فرمایا: اونٹوں کو چلاؤ لوگوں نے تھوڑی دور تک اپنے اونٹوں

۶۹۷: حَدَّثَنَا خُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قُتَابَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ ثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ فَسَارَ لَيْلَةً حَتَّى إِذَا أَذْرَكَهُ الْكَرَى عَرَسَ وَقَالَ لِبَلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اكْمُلْ لَنَا اللَّيْلَ فَصَلَّى بَلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا قَدَرَلَهُ وَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ) فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَدَّ بَلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ مُوَاجِهَةً فَغَلَبَتْ بَلَالًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ غِيَاةٌ وَهُوَ مُسْتَبِدٌّ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ بَلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَهُمْ اسْتَيْقَظَ فَفَزَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ بَلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ

کو چلایا (آپ اس جگہ سے چلے گئے کیونکہ وہاں شیطان تھا جیسے دوسری روایت میں ہے) پھر آپؐ نے وضو کیا اور بلالؓ کو حکم دیا انہوں نے نماز کی تکبیر کہی آپؐ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی جب آپؐ نماز پڑھ چکے تو آپؐ نے فرمایا: جو شخص نماز کو بھول جائے تو جب اس کو یاد آئے پڑھ لے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قائم کر نماز کو میری یاد کی خاطر اور ابن شہاب اس آیت کو یوں پڑھتے: و اقم الصلوٰۃ للذکرى۔

۶۹۸: حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے نیند میں کوتاہی کا ذکر کیا۔ کہا سوتے رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا: سوتے میں کچھ کوتاہی نہیں کوتاہی تو جاگتے میں ہے۔ اسلئے جب ہم میں سے کوئی بھی نماز بھول سے چھوڑ دے یا نیند میں چھوٹ جائے تو جب یاد آئے تو اُس وقت پڑھ لے اور آئندہ وقت پر نماز پڑھے۔ ابو قتادہؓ کے شاگرد عبد اللہ رباحؓ کہتے ہیں کہ میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا کہ عمران بن حصینؓ نے سنا تو فرمایا: اے جوان! سوچ کر حدیث بیان کرنا کیونکہ اس واقعہ میں میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھا۔ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس میں سے کسی بات کی بھی تردید نہ فرمائی۔

باب: عذر اور مجبوری میں نماز کا وقت

۶۹۹: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے غروب شمس سے قبل عصر کی ایک رکعت کا بھی موقع مل گیا تو اس کو عصر مل گئی اور جسے طلوع شمس سے قبل صبح کی ایک رکعت بھی مل گئی تو (وہ ایسے ہی ہے کہ گویا) اُس کو صبح کی نماز مل گئی۔

۷۰۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

تَعَالَى عَنْهُ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ يَا بِي أَنْتَ وَأَمْسِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِقْتَادُوا قَافِلَتَادُوا رَوَّاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِلَالًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُضِلَّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَاقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي قَالَ وَكَانَ بَنُ شِهَابٍ يَقْرَأُ وَهَذَا لِلذِّكْرِى۔

۶۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا تَفْرِيطَهُمْ فِي النَّوْمِ فَقَالَ نَامُوا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُضِلَّهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَبِوَقْتِهَا مِنَ الْعَدِّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِبَاحٍ فَسَمِعَنِي عُمَرَانُ بْنُ الْحَصَنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ أَنَا أَحَدْتُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ يَا فَتَى أَنْظِرْ كَيْفَ تُحَدِّثُ فَإِنِّي شَاهِدٌ لِلْحَدِيثِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا أَنْكَرَ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا۔

باب: وَقْتُ الصَّلَاةِ فِي الْعُذْرِ وَالضَّرُورَةِ

۶۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَ عَنْ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَهَا وَ مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَهَا۔

۷۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ

يُخْبِي الْمَضْرِبَانِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ  
الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَهَا وَمَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ  
أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَهَا.

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا: جس کو طلوع فجر سے قبل صبح کی ایک رکعت مل گئی تو  
اس کو صبح کی نماز مل گئی اور جس کو غروب شمس سے قبل عصر  
کی ایک رکعت مل گئی تو (گویا ایسے شخص کو بھی) نماز عصر  
مل گئی۔

حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا مَعْمَرُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَذَكَرْ نَحْوَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی  
یہی مضمون مروی ہے۔

☆ خلاصہ الباب اس حدیث کے ایک جزء پر اتفاق ہے یعنی اگر نماز عصر کے دوران سورج غروب ہو جائے اور باقی  
نماز غروب کے بعد ادا کی جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔ جزء اول میں احناف اور ائمہ ثلاثہ کی دلیل ہیں۔ حنفیہ حضرات فجر اور  
عصر میں تفریق کے قائل ہیں۔ حنفیہ کی طرف سے ایک دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ حدیث باب ان احادیث کے ساتھ  
معارض ہے جن میں سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کی ممانعت وارد ہوئی ہے لہذا قیاس کی طرف رجوع کیا جائے  
گا اور قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ فجر کی نماز فاسد اور عصر کی نماز درست ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ وقت فجر میں کوئی وقت ناقص نہیں  
بلکہ پورا وقت کامل ہے لہذا جو آخر وقت میں نماز شروع کر رہا ہے اس پر وجوب کامل ہوا لیکن سورج کے حائل ہونے کی وجہ  
سے ادائیگی ناقص ہوئی اور وجوب کامل کی وجہ سے ادائیگی ناقص ہو تو مقصد نماز ہے واللہ اعلم۔

☆ خلاصہ الباب اس حدیث کے ایک جزء پر اتفاق ہے یعنی اگر نماز عصر کے دوران سورج غروب ہو جائے اور باقی  
نماز غروب کے بعد ادا کی جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔ جزء اول میں احناف اور ائمہ ثلاثہ کی دلیل ہیں۔ حنفیہ حضرات فجر اور  
عصر میں تفریق کے قائل ہیں۔ حنفیہ کی طرف سے ایک دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ حدیث باب ان احادیث کے ساتھ  
معارض ہے جن میں سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کی ممانعت وارد ہوئی ہے لہذا قیاس کی طرف رجوع کیا جائے  
گا اور قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ فجر کی نماز فاسد اور عصر کی نماز درست ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ وقت فجر میں کوئی وقت ناقص نہیں  
بلکہ پورا وقت کامل ہے لہذا جو آخر وقت میں نماز شروع کر رہا ہے اس پر وجوب کامل ہوا لیکن سورج کے حائل ہونے کی وجہ  
سے ادائیگی ناقص ہوئی اور وجوب کامل کی وجہ سے ادائیگی ناقص ہو تو مقصد نماز ہے واللہ اعلم۔

۱۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ  
وَعَنِ الْحَدِيثِ بَعْدَهَا

باب: عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد  
باتیں کرنا منع ہے

۷۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوا ثَنَا عُوفٌ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ  
سَيَّارٍ بِنِ سَلَامَةَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخَّرَ الْعِشَاءُ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا  
وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا.

۷۰۱: حضرت ابو ہریرہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کی نماز  
تاخیر سے پڑھنا پسند تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء  
سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا ناپسند فرماتے  
تھے۔

۷۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَامَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَلَا سَمَرَ بَعْدَهَا.

۷۰۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان  
فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے قبل  
سوئے نہ عشاء کے بعد باتیں کیں۔ (یعنی یہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا)۔

۷۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بَن

۷۰۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَنِيبٌ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالُوا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَذَبَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ يَغْنِي زَجْرَنَا. فرمایا۔

بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عشاء (کی نماز) کے بعد باتیں کرنے سے سختی سے منع فرمایا۔

☆ خلاصہ الباب بعض حضرات نے اس کے ظاہر سے استدلال کر کے نماز عشاء سے قبل سونے کو مطلق مکروہ کہا ہے لیکن مسلک مختار یہ ہے کہ اگر نماز عشاء کے وقت اٹھنے کا یقین ہو یا کسی شخص کو اٹھانے پر مقرر کر دیا ہو مکروہ نہیں حضرت عمرؓ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دونوں طرح منقول ہے یعنی سونا بھی اور سونے کی کراہت بھی اور "سمر" دراصل چاندی کو کہتے ہیں پھر چونکہ اہل عرب کے یہاں چاندی راتوں میں قصے کہانیاں لکھنے کا دستور تھا اس لیے اس کا اطلاق کہانیاں کہنے پر مرعوب لگا۔ ان احادیث میں نماز عشاء کے بعد قصے کہانیوں میں مشغول ہونے سے منع کیا گیا لیکن ترمذی شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے نماز عشاء کے بعد کلام کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ دونوں حدیثوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ بعد عشاء کی گفتگو کسی صحیح دینی غرض کی وجہ سے ہو تو جائز ہے بشرطیکہ اس کا ظن غالب ہو کہ رات کو جائے نماز فجر پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت اس پر محمول ہے۔

### ۱۳: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُقَالَ صَلَاةُ الْعَتَمَةِ باب: نماز عشاء کو عتمہ کہنے سے ممانعت

۷۰۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَغْلِبَنَّكُمْ الْأَغْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ فَإِنَّهَا الْعِشَاءُ وَانْتَهَمُوا لِيُغْتَمُونَ بِالْأَبْلِ.

۷۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تمہاری نماز کے نام میں دیہاتی تم پر غالب نہ آئیں اس کا نام عشاء ہے اور وہ اندھیرے میں اونٹوں کا دودھ دوتے ہیں۔

☆ خلاصہ الباب رات کے اندھیرے میں اونٹنی کا دودھ دوہنا اعتنام کہلاتا ہے۔ اس زمانہ میں دیہاتی لوگ عشاء کی نماز کو عتمہ کہنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا کہ ہمازی اتنی بڑی فضیلت والی نماز عشاء کو عتمہ کہتے ہو۔ بخل کی وجہ سے اندھیرے میں اونٹنی کا دودھ نکالنا تو بہت بری عادت ہے۔ عشاء کی نماز سے اس کو کیا مناسبت ہے۔

۷۰۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ حُرْمَلَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَغْلِبَنَّكُمْ الْأَغْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ زَادَ ابْنُ حُرْمَلَةَ فَإِنَّهَا هِيَ الْعِشَاءُ وَإِنَّمَا يَقُولُونَ الْعَتَمَةَ لِاعْتِمَائِهِمْ بِالْأَبْلِ.

۷۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری نماز کے نام میں دیہاتی تم پر غالب نہ آئیں ایک روایت میں ہے یہ بھی فرمایا کہ اس کا نام عشاء ہی ہے اور دیہاتی عتمہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ تاریکی میں اونٹوں کا دودھ دوتے ہیں۔





وہو یسادی بہا قال فسمع عمر بن الخطاب بالضوت فخرج فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لقد رأیت مثل الذی رای قال ابو غنیہ فاخبرنی ابوبکر الحکمی ان عبد اللہ بن زید الانصاری قال فی ذالک:

جاؤ اور بلال اذان دے کیونکہ اس کی آواز تم سے بلند ہے۔ کہتے ہیں میں بلالؓ کے ساتھ مسجد گیا میں ان کو سکھاتا جاتا اور وہ پکارتے جاتے کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے یہ آواز سنی تو آئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! بخدا میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا جیسا اس نے دیکھا۔

انحمد اللہ ذالجلال والاکرام  
حمدا علی الاذان کثیرا  
اذا اتانی بہز البشیر من اللہ  
فاکرم بہ لدی بشیرا  
فی لیل والی بہن ثلاث  
کلما جاء اذ فی توقیرا

امام ابن ماجہ کے استاذ ابو عبید کہتے ہیں مجھے ابوبکر حکمی نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن زید انصاریؓ نے اس بارے میں یہ اشعار کہے: ”میں بزرگی اور احسان کرنے والے اللہ کی حمد و تعریف کرتا ہوں اور بہت تعریف اذان سکھانے پر جب خوشخبری دینے والا فرشتہ اللہ کی جانب سے میرے پاس اذان لایا۔ میرے نزدیک کیسا عزت والا خوشخبری سنانے والا ہے۔ تین رات مسلسل میرے پاس آیا اور جب بھی آیا میری عزت اور وقار میں اضافہ کر گیا۔

☆ خلاصۃ الباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے اور نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد بنائی گئی تو ضرورت محسوس ہوئی کہ جماعت کا وقت قریب ہونے کی عام اطلاع کے لیے اعلان کا کوئی خاص طریقہ اختیار کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں صحابہ کرامؓ سے بھی مشورہ فرمایا کسی نے کہا کہ اس کے لیے بطور علامت کوئی خاص جھنڈا بلند کیا جائے کسی نے رائے دی کہ کسی بلند جگہ آگ روشن کر دی جائے۔ کسی نے مشورہ دیا کہ جس طرح یہودیوں کے عبادت خانوں میں زنگھٹا ایک قسم کا بھونپا بجایا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم بھی نماز کے اعلان اور بلاوے کے لیے زنگھٹا بجایا کریں۔ کسی نے نصاریٰ والے ناقوس کی تجویز پیش کی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں سے کسی بات پر بھی اطمینان نہیں ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مسئلہ میں متفکر رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فکر مندی نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی متفکر کر دیا۔ ان میں سے ایک انصاری صحابی حضرت عبد اللہ بن زید بن عبد اللہ نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو متفکر دیکھ کر بہت ہی فکر مند اور بے چین ہو گئے تھے۔ اسی رات خواب دیکھا جس کی تفصیل احادیث باب سے معلوم ہو رہی ہیں۔ اس خواب میں انہیں اذان اور اقامت کی تلقین ہوئی انہوں نے صبح سویرے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا خواب عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان شاء اللہ یہ روایا حق ہے۔ یعنی یہ خواب منجانب اللہ ہے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا تو اس لیے فرمائی کہ ان صحابی کے خواب بیان کرنے سے پہلے ہی خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اس بارہ میں وحی آچکی تھی یا خواب سننے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں یہ بات ڈالی بہر حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی عبد اللہ بن زیدؓ سے فرمایا کہ تم بلال کو اذان کے ان کلمات کی تلقین کر دو۔ ان کی آواز زیادہ بلند ہے وہ ہر نماز کے

لیے اسی طرح اذان دیا کریں۔ فسمع عمر بن الخطاب نداء بلال بالصلوة خرج الى رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو الفاظ اذان کی مشروعیت کا علم اس وقت ہوا جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی لیکن ابوداؤد وغیرہ کی دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت حضرت عبداللہ بن زید اپنا خواب سنا رہے تھے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بذات خود وہاں موجود تھے۔ ان مختلف روایات کی وجہ سے جو الجھن پیدا ہوتی ہے اسے اس طرح رفع کیا جاسکتا ہے کہ درحقیقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خواب حضرت عبداللہ بن زید سے بھی بیس دن قبل دیکھ لیا تھا لیکن وہ اس خواب کو بھول گئے تھے پھر جب حضرت عبداللہ بن زید نے خواب سنایا تو اس وقت انہیں اپنا خواب یاد آیا لیکن وہ بتقاضائے حیا خاموش رہے کیونکہ حضرت عبداللہ سبقت کر چکے تھے (اور غالباً اپنے گھر تشریف لے گئے) بعد میں جب حضرت بلال نے اذان دی تو اس وقت انہوں نے آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں نے بھی ایسا ہی دیکھا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب تعریفیں اللہ کے واسطے ہیں اس طرح تمام روایات میں تطبیق ہو سکتی ہے۔

۷۰۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا اس چیز کے متعلق جو لوگوں کو نماز کی طرف متوجہ کرے۔ لوگوں نے بوق (نرسنگا) کا تذکرہ کیا آپ نے یہودی (مشابہت کی) وجہ سے اسے ناپسند کیا۔ پھر ناقوس کا ذکر کیا آپ نے نصاریٰ (کی مشابہت) کی وجہ سے اسے ناپسند کیا۔ پھر اسی رات ایک نصاریٰ مروجن کا نام عبداللہ بن زید ہے اور حضرت عمرؓ کو اذان دکھائی گئی تو نصاریٰ رات ہی میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ نے بلالؓ کو اذان دینے کا حکم دیا۔ انہوں نے اذان دی۔

زہریؒ فرماتے ہیں کہ بلالؓ نے اذان فجر میں الصلوة خیر من النوم کا اضافہ فرمایا تو نبیؐ نے اس اضافہ کو برقرار رکھا۔ عمرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے ایسا ہی خواب دیکھا جیسا اس نے دیکھا لیکن یہ مجھ سے سبقت لے گیا۔

۷۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَشَارَ النَّاسَ لِمَا يُهْمُّهُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَذَكَرُوا الْبُوقَ فَكَرِهَهُ مِنْ أَجْلِ الْيَهُودِ ثُمَّ ذَكَرُوا النَّاقُوسَ فَكَرِهَهُ مِنْ أَجْلِ النَّصَارَى فَأَرَادَ الْبَدَاءَ بِتِلْكَ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقُولُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَطَرَقَ الْأَنْصَارِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلَّا بِهِ فَأَذَّنَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَزَادَ بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي نِدَاءِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَها رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى وَلَكِنَّهُ سَبَقَنِي.

٢: بَابُ التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ

٤٠٨ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا ثنا  
أَبُو عَاصِمٍ أَنبَأَنَا بْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ  
الْمَلِكِ بْنُ أَبِي مَخْدُورَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ وَ كَانَ  
يَتِيمًا فِي حُجْرِ أَبِي مَخْدُورَةَ بْنِ مَعِيرٍ حِينَ جَهَّزَهُ إِلَى  
الشَّامِ فَقُلْتُ لِأَبِي مَخْدُورَةَ أَيَّ عَمٍّ أَتَى خَارِجَ إِلَى الشَّامِ وَ  
أَتَى أَسْأَلَ عَنْ تَأْذِينِكَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا مَخْدُورَةَ قَالَ  
خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ فَكُنَّا بِنَعِصِ الطَّرِيقِ فَاذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ الْمُتَنَكِّبُونَ  
فَصَرَخْنَا لِحَكِيمِهِ نَهْرًا بِهِ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا قَوْمًا فَأَقْعَدُونَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ  
الَّذِي سَمِعْتَ صَوْتَهُ قَدْ ارْتَفَعَ؟ فَأشارَ إِلَى الْقَوْمِ كُلِّهِمْ وَ  
صَدَقُوا فَأَرْسَلَ كُلَّهُمْ وَحِشْنِي وَ قَالَ لِي قُمْ فَاذَّنْ فَقُمْتُ  
وَ لَا شَيْءَ أَكْرَهَ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
لَا مِمَّا يَأْمُرَنِي بِهِ فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّارِيزَ  
هُوَ بِنَفْسِهِ فَقَالَ قُلْ اللَّهُ أَكْبَرُ ' اللَّهُ أَكْبَرُ ' اللَّهُ أَكْبَرُ ' اللَّهُ أَكْبَرُ '   
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ' أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ' أَشْهَدُ أَنَّ  
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ' أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لِي  
ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ' أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ ' أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ' ثُمَّ قَالَ لِي ارْفَعْ مِنْ  
صَوْتِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ' أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ '   
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ' أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ '   
حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ ' حَتَّى  
عَلَى الْفَلَاحِ ' اللَّهُ أَكْبَرُ ' اللَّهُ أَكْبَرُ ' لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ' ثُمَّ دَعَانِي

## باب: اذان میں ترجیع

۷۰۸: حضرت عبداللہ بن محیریز سے روایت ہے اور وہ یتیم تھے حضرت ابو محمد ورہ کی گود میں جب ابو محذورہ نے عبداللہ کو سامان دے کر شام کی طرف روانہ کیا تو (عبداللہ نے کہا کہ) میں نے ابو محذورہ سے پوچھا چچا جان میں شام کے لئے روانہ ہو رہا ہوں اور میں آپ سے اذان کے متعلق پوچھتا ہوں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں کچھ ساتھیوں کے ساتھ نکلا ہم راستے میں تھے کہ رسول اللہ کے مؤذن نے نماز کے لئے اذان دی۔ رسول اللہ کے قریب ہی ہم نے مؤذن کی آواز سنی اس وقت ہم اذان سے دور تھے (یعنی مسلمان نہ ہوئے تھے) ہم استہزاء چینچ کر اس کی نقل اتارنے لگے۔ رسول اللہ نے ہماری آواز سنی تو کچھ لوگوں کو بھیجا ہماری طرف۔ انہوں نے ہمیں رسول اللہ کے سامنے لا بٹھایا۔ فرمایا: تم میں سے کس کی آواز میں نے سنی جو بلند تھی تو سب ساتھیوں نے میری طرف اشارہ کیا اور سچ ہی کہا تو رسول اللہ نے سب کو چھوڑ دیا اور مجھے روک لیا اور مجھ سے فرمایا: کھڑے ہو کر اذان دو میں کھڑا ہوا میری یہ حالت تھی کہ رسول اللہ سے زیادہ اور اس اذان سے زیادہ جس کا مجھے آپ نے حکم دیا کوئی چیز ناپسندیدہ نہ تھی پھر بھی میں رسول اللہ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ تو رسول اللہ نے بذات خود مجھے اذان کہلوائی۔ فرمایا کہو: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ پھر مجھے فرمایا۔ ذرا اونچی آواز سے کہو: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ حَتّٰی عَلٰی



[illegible]

☆ خلاصہ السباب ترجمہ کے معنی یہ ہیں کہ شہادتین کو دو مرتبہ پست آواز سے کہنے کے بعد دوبارہ دو مرتبہ بلند آواز سے کہا۔ امام شافعیؒ کے نزدیک چونکہ اذان میں ترجیع افضل ہے اس لیے ان کے نزدیک اذان انیس کلمات پر مشتمل ہے۔ امام مالک کے نزدیک اذان سترہ کلمات پر مشتمل ہے۔ اس لیے کہ ترجیع کے وہ بھی قائل ہیں۔ البتہ ان کے نزدیک ابتدائے اذان میں تکبیر صرف دو مرتبہ ہے۔ حنابلہ اور حنفیہ کے ہاں اذان کے کلمات پندرہ ہیں۔ جن میں ترجیع نہیں ہے اور اذان کے شروع میں تکبیر چار مرتبہ ہے لیکن یہ اختلاف محض افضلیت میں ہے۔ چنانچہ حنفیہ کے نزدیک بھی ترجیع جائز ہے اور امام سرخسیؒ اور بعض دوسرے فقہاء حنفیہ نے ترجیع کو جو مکروہ لکھا ہے اس سے مراد خلافِ اولیٰ ہے اور لفظ مکروہ بعض اوقات خلافِ اولیٰ کے معنی میں بھی استعمال ہو جاتا ہے جیسا کہ علامہ شامیؒ سے مراد خلافِ اولیٰ ہے۔ مالکیہ اور شافعیہ میں ترجیع کے ثبوت میں حضرت ابو محمد ورہ کی حدیث باب پیش کرتے ہیں۔ حنفیہ اور حنابلہ کا استدلال حضرت عبداللہ بن زیدؒ کی روایت سے ہے کہ ان کو خواب میں جو اذان سکھائی گئی تھی اس میں ترجیع نہیں تھی۔ اسی طرح حضرت بلالؒ آخر وقت تک بلا ترجیع اذان دیتے رہے۔ چنانچہ حضرت سوید بن غفلہؒ فرماتے ہیں: سمعت بلالاً یؤذن مثنیٰ و یقیم مثنیٰ اور حضرت سوید بن غفلہ مخفر میں سے ہیں اور حافظ ابن حجرؒ نے تقریب میں لکھا ہے کہ یہ ٹھیک اُس دن مدینہ طیبہ پہنچے جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد مبارک دفن کیا گیا۔ لہذا ظاہر ہے کہ انہوں نے حضرت بلالؒ کی اذان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سنی لہذا جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان میں حضرت ابو محمد ورہؒ کے واقعہ کے بعد تغیر پیدا ہو گیا تھا اس روایت سے ان کی تردید ہو جاتی ہے۔ حنفیہ کی تیسری دلیل ترمذی میں حضرت عبداللہ بن زیدؒ کی روایت ہے: قال کان اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفعا شفعا فی الاذان والاقامة۔ چوتھی دلیل نسائی میں حضرت ابن عمرؒ کی روایت ہے: قال کان الاذان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثنیٰ مثنیٰ۔ جہاں تک ابو محمد ورہؒ کی روایت کا تعلق ہے اس کی مختلف توجیہات کی گئی ہیں لیکن مجموعہ روایات پر غور کرنے کے بعد تمام توجیہات میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی توجیہ و تحقیق زیادہ بہتر اور رائج معلوم ہوتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ان الاختلاف فی کلمات الاذان کا الاختلاف فی اصرف القرآن کلھا شاف۔ یعنی درحقیقت اذان کے یہ تمام صیغے شروع سے ہی منزل من اللہ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان میں ترجیع نہ تھی۔ البتہ حضرت ابو محمد ورہ رضی اللہ عنہ کی اذان میں تھی۔ اس بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت سعد القرظ رضی اللہ عنہ مؤذنِ قباء کی اذان ترجیع پر مشتمل تھی۔ مدلل علیٰ انہ لم مخصوصا بابی محدودة جبکہ حضرت سعد القرظ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن زیدؒ عہد خلافت میں بغیر ترجیع کے اذان دیا کرتے تھے بلکہ مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؒ کے

روایات مروی ہیں کہ وہ شہادتیں کو تین مرتبہ کہتے تھے۔ اس مجموعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ سب طریقے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت اور جائز ہیں۔ البتہ حنفیہ نے عدم ترجیح کو ایک تو اس وجہ سے رائج قرار دیا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو سفر و حضر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں ان کا عام معمول بغیر ترجیح کے اذان دینے کا رہا ہے نیز عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت جو باب اذان میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے وہ بغیر ترجیح کے ہے۔ لہذا عدم ترجیح رائج ہے البتہ ترجیح کے جواز میں کوئی کلام نہیں۔

### باب: اذان کا مسنون طریقہ

### ۳: بَابُ السُّنَّةِ فِي الْاَذَانِ

۷۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مُؤَدِّنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَجْعَلَ إصْبَعَهُ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ إِنَّهُ أَرْفَعُ لَصَوْتِكَ

۷۱۰: مؤذن رسول حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کانوں میں انگلیاں ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا: اس کی وجہ سے تمہاری آواز بلند رہے گی۔

☆ خلاصہ الباب: یہ باتیں بالاتفاق اذان میں مسنون ہیں۔ اذان کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اذان دینے والا دونوں حدیثوں سے پاک ہو کر کسی اونچی جگہ پر مسجد سے علیحدہ قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو اور اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں کو شہادت کی انگلی سے بند کر کے اپنی طاقت کے موافق بلند آواز سے کلمات اذان کو کہے: حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کے وقت منہ کو داہنی طرف پھیر لیا کرے اس طرح کہ منہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرے۔

۷۱۱: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ حُجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ وَهُوَ فِي قُبَّةِ حُمْرَاءَ فَخَرَجَ بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَذَّنَ فَاسْتَذَارَ فِي أَذَانِهِ وَجَعَلَ إصْبَعَهُ فِي أُذُنَيْهِ

۷۱۱: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ابطح (منیٰ میں ایک جگہ) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ سرخ قبہ میں تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور اذان دی تو اذان میں (جہلتین کے وقت) گھوڑے اور دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں ڈالیں۔

۷۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمَّاسِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي زُوَادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَصَلَتَانِ مُعْلَقَتَانِ فِي أَغْنَاكِ الْمُؤَدِّينَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلَاتُهُمْ وَصِيَامُهُمْ

۷۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کی دو چیزیں مؤذنوں کی گردنوں میں معلق ہیں نمازیں اور روزے۔

۷۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ خُرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ

۷۱۳: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان وقت سے مؤخر نہیں

لَا يُؤَخَّرُ الْإِذَانُ عَنِ الْوَقْتِ وَرُبَّمَا أَخَّرَ الْإِقَامَةَ شَيْئًا.

کرتے تھے البتہ کبھی کبھی اقامت کچھ مؤخر کر دیتے تھے۔

۷۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حفص بن غياث عن أشعث عن الحسن بن عثمان بن أبي العاص قال كان آخر ما عهد إلى النبي ﷺ أن لا اتخذ مؤذنا يأخذ على الأذان أجرا.

۷۱۴: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت مجھے یہ تھی کہ ایسا مؤذن مقرر نہ کروں جو اذان کی اجرت لے۔

۷۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ عَنْ أَبِي إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَتُوبَ فِي الْفَجْرِ وَنَهَانِي أَنْ أَتُوبَ فِي الْعِشَاءِ.

۷۱۵: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فجر میں توبہ کرنے کا حکم دیا اور عشاء میں توبہ (الصلوة خیر من النوم کہنے) سے منع فرمایا۔

۷۱۶: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زَافِعٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُهُ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَقِيلَ هُوَ نَائِمٌ فَقَالَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَأْتُ فِي تَأْذِينِ الْفَجْرِ فَنَبَتْ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ.

۷۱۶: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: الصلوة خیر من النوم (نماز نیند سے بہتر ہے) پھر فجر کی اذان میں یہ کلمہ مقرر ہوا اور یہی حکم جاری رہا۔

۷۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْإِفْرِيقِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدَائِقِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَمَرَنِي فَأَذْنُتُ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يَقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَخَا ضَدَاءَ قَدْ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يَقِيمُ.

۷۱۷: حضرت زیاد بن نعیم عن زیاد بن الحارث الصدائقی کہتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے اذان دی حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنا چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدائی بھائی نے اذان دی ہے اور جو اذان دیتا ہے وہی اقامت کہتا ہے۔

(والحدیث سکت عنه ابو داؤد)

**خلاصہ الساری** ☆ اذان کے دو پہلو ہیں یا کہنا چاہیے کہ اذان دو حیثیتوں کی جامع ہے۔ ایک یہ کہ وہ نماز جماعت کا اعلان اور بلا دا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ ایمان کی دعوت و پکار اور دین حق کا منشور ہے۔ پہلی حیثیت سے اذان سننے والے ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اذان کی آواز سننے ہی نماز میں شرکت کیلئے تیار ہو جائے اور ایسے وقت مسجد میں پہنچ جائے کہ جماعت میں شرکت ہو سکے اور دوسری حیثیت سے ہر مسلمان کو حکم ہے کہ وہ اذان سننے وقت اس ایمانی دعوت کے ہر جزو اور ہر کلمے کی اور اس آسمانی منشور کی ہر دفعہ کی اپنے دل اور اپنے زبان سے تصدیق کرے اور اس طرح پوری اسلامی آبادی ہر اذان کے وقت اپنے ایمانی عہد و میثاق کی تجدید کرے۔ حضور نے اذان کا جواب دینے کی اور اسکے بعد کی دعا میں پھر کلمہ شہادت پڑھنے کی اپنے



ارشادات میں جو تعلیم اور ترغیب دی ہے اس عاجز کے نزدیک خاص حکمت یہی ہے۔ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ سے ایک روایت یہ ہے کہ وہ حدیث کے ظاہری عموم پر عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ حیعلتین کا جواب بھی حیعلتین ہی سے دیا جائے گا۔ جبکہ احناف اور حنابلہ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ حیعلتین کا جواب ”حوقلہ“ یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔ یہ مسلک مسلم میں عمرؓ کی روایت سے ثابت ہے جس میں حیعلتین کے جواب میں حوقلہ کی تصریح کی گئی ہے۔ یہ حدیث مفسر ہونے کی بناء پر حدیث باب کے لئے مختص ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اسی کو جمہور کا مسلک قرار دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شافعیہ اور مالکیہ کا مفتی یہ قول بھی یہی ہے۔

کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان دینا سیکر کی موجودگی یا غیر موجودگی دونوں حالتوں میں ضروری ہے۔ اطاعت کے کاموں پر اجرت لینا متقدمین کے نزدیک جائز نہیں لیکن اس زمانہ میں اسلئے جائز ہے کہ لوگوں میں دینی معاملات میں بہت زیادہ سستی و کاہلی آگئی۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ حدیث باب کا اجر و جوب کے لیے ہے یا ندب کے لیے۔ حنابلہ وغیرہ سے وجوب منقول ہے۔ حنفیہ کے بعض متون میں بھی وجوب کا قول مذکور ہے البتہ شمس الائمہ حلوانی وغیرہ اسے ندب پر محمول قرار دیتے ہیں اور اجابت بالقدم کو واجب کہتے ہیں اسی پر فتویٰ ہے۔ پھر اقامت کا جواب بھی حنفیہ کے نزدیک مستحب ہے۔

### باب: مؤذن کی اذان کا جواب

### ۴: بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

۷۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن اذان دے تو تم اسی جیسے الفاظ کہو (یعنی ساتھ ساتھ دہراؤ)۔

۷۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّافِعِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ الْعَبَّاسِ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءِ الْمَكِّيُّ عَنْ عُبَادِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقُولُوا مِثْلَ قَوْلِهِ.

۷۱۹: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دن اور رات میں ان کی باری میں ان کے پاس ہوتے اور مؤذن کو اذان دیتا سنتے تو وہی کلمات ادا فرماتے (یعنی دہراتے) جو مؤذن کہتا۔

۷۱۹: حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو الْفَضْلِ قَالَ ثنا هُشَيْمٌ أَنَّنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُبَابَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ حَدَّثَنِي عَمِّي أُمُّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا كَانَ عِنْدَهَا فِي يَوْمِهَا وَلَيْلَتِهَا فَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ قَالَ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ.

۷۲۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہہ رہا ہو۔

۷۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعْتُمُ النَّدَاءَ فَقُولُوا كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ.

۷۲۱: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ

۷۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمَيْحٍ الْمَصْرِيُّ أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ

رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جس نے مؤذن کی آواز سن کر یہ کہا: "وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيَ اللَّهُ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا" اُس کے گناہ (مذکورہ کلمات پڑھنے سے) بخش دیئے جائیں گے۔

۷۲۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اذان سن کر یہ کلمات کہے: ((اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ.....)) "اے اللہ! اس پوری پکار کے رب! اس قائم ہونے والی نماز کے مالک! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور فضیلت اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔" تو اس شخص کے لئے قیامت کے روز شفاعت لازم ہوگئی۔

پاب: اذان کی فضیلت اور اذان دینے

والوں کا ثواب

۷۲۳: حضرت ابو سعید فرماتے ہیں اور وہ ابو سعید خدریؓ کی پرورش میں تھے کہ ابو سعید خدریؓ نے مجھ سے فرمایا: جب تو صحرا میں ہو تو بلند آواز سے اذان کہہ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو بھی جن ہو یا انسان شجر ہو یا حجر اذان سنے گا تو اس کی شہادت دے گا۔

۷۲۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا مؤذن کی بخشش کی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے اور اس کے لئے ہر خشک و تر چیز بخشش طلب کرتی ہے اور جو نماز میں شریک ہو اس کے لئے پچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دو

سَعْدٌ عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيَ اللَّهُ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ. ۷۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْعِيسَى بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ قَالُوا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاشٍ الْأَلْهَائِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حُمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ الصَّلَاةِ الْقَائِمَةُ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۵: بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَ

تَوَابِ الْمُؤَذِّنِينَ

۷۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَبُوهُ فِي حَجَرٍ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو سَعِيدٍ إِذَا كُنْتُ فِي الْبَوَادِي فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْأَذَانِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَسْمَعُهُ حَرٌّ وَلَا انْسٌ وَلَا شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ.

۷۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ يَغْفِرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدٍ الصَّلَاةُ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حَسَنَةً وَيُكَفَّرُ لَهُ

مَا بَيْنَهُمَا.

۷۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا عُثْمَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَوَدُّونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

نمازوں کے درمیان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔  
۷۲۵: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز سب سے زیادہ لمبی (اور عزت کی وجہ سے) اونچی گردن والے مؤذنین ہوں گے۔

۷۲۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى أَخُو سُلَيْمِ الْقَارِي عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُؤْذِنَ لَكُمْ خَبَارُكُمْ وَلِيُؤْمَكُمُ قِرَاءُكُمْ.

۷۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ اذان دیا کریں اور عمدہ قرأت والے نماز پڑھایا کریں۔

۷۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا مُخْتَارُ بْنُ عُثَانَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْأَزْزَقِيُّ الْبُرْجَمِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَقِيقٍ ثَنَا أَبُو حَمْرَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدَّنَ مُحْتَسِبًا سَبْعَ سِنِينَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ.

۷۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ثواب کی امید سے سات سال اذان دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے نجات کا پروانہ لکھ دیتے ہیں۔

۷۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَالِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَدَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً.

۷۲۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بارہ سال اذان دے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور اذان دینے کی وجہ سے ہر روز ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہر بار اقامت کی وجہ سے تیس نیکیاں۔

## ۶: بَابُ إِفْرَادِ الْإِقَامَةِ

۷۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَا تَمْسُوا شَيْئًا يُؤْذَنُونَ بِهِ عِلْمًا لِلصَّلَاةِ فَأَمَرَ بِإِلَالٍ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانُ وَيُؤْتَرَ الْإِقَامَةُ.

باب: کلمات اقامت ایک ایک بار کہنا  
۷۲۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں نے تلاش کی ایسی چیز جس کے ذریعے نماز کی اطلاع دیا کریں تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا کہ کلمات اذان دو دو بار کہیں اور کلمات اقامت ایک ایک بار۔

۷۳۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ

۷۳۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت

عن خالد الخذاء عن أبي قلابة عن أنس قال قال امرؤ بلال أن يشفع الأذان ويؤثر الإقامة.

بلال رضی اللہ عنہ کو کلمات اذان دو دو بار اور کلمات اقامت ایک ایک بار کہنے کا حکم دیا گیا۔

۴۳۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَتَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ نَسَا عَمَّارُ بْنُ سَعْدٍ مُؤَذِّنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَذَانَ بِلَالٍ كَانَ مَثْنَى وَإِقَامَتُهُ مُفْرَدَةٌ.

۴۳۱: مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان دو بار تھی اور اقامت ایک بار۔

۴۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي مُعَمَّرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ مَثْنَى وَيَقِيمُ وَاحِدَةً.

۴۳۲: حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان دو دو بار اور اقامت ایک بار کہتے تھے۔

☆ خلاصہ الباب ائمہ ثلاثہ اسی روایت کی بناء پر افراد اقامت کے قائل ہیں پھر ان کے درمیان تھوڑا سا اختلاف یہ ہے کہ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک اقامت گیارہ کلمات پر مشتمل ہے جس میں شہادتیں اور جیعلتین صرف ایک بار ہے اور امام مالک کے نزدیک اقامت میں کل دس کلمات ہیں کیونکہ وہ اقامت کو بھی ایک ہی مرتبہ کہنے کے قائل ہیں۔ بہر حال سب کا افراد پر استدلال روایت باب سے ہے۔ جس میں افراد اقامت کی تصریح کی گئی ہے۔ البتہ شوافع و حنابلہ قد قامت صلوٰۃ کو اس سے مستثنیٰ کرتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک کلمات اقامت کل سترہ ہیں اور شہادتیں جیعلتین اور اقامت تینوں دو دو بار اور شروع میں تکبیر چار مرتبہ کہی جائے گی۔ گویا اذان کے چندہ کلمات میں صرف دو مرتبہ قد قامت الصلوٰۃ کا اضافہ جیعلتین کے بعد کیا جائے گا۔ حنفیہ کے دائل مندرجہ ذیل ہیں: (۱) طحاوی اور مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ کی متعدد روایات سے ثابت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو خواب میں اذان کے ساتھ اقامت بھی سکھائی گئی اور وہ بھی اذان کی طرح تشفیج پر مشتمل تھی۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ صریح اور صحیح روایت مصنف ابن ابی شیبہ میں مروی ہے۔ (۲) حضرت سوید بن غفلہ کی روایت بحوالہ طحاوی ہے: سمعت بلالاً يؤذن مثنى ويقيم مثنى۔ (۳) طحاوی میں حضرت ابو محمد ورہ کی روایت ہے فرماتے ہیں: علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاقامة سبع عشرة كلمة۔ اس مفہوم کی روایت ترمذی میں بھی ہے۔ رہیں وہ روایات جو افراد اقامت کو بیان کرتی ہیں اور شوافع و مالکیہ کا مستدل ہیں ان کا جواب حنفیہ کی طرف سے عموماً یہ دیا جاتا ہے کہ افراد سے مراد دونوں کلمات کو ایک سانس میں ادا کرنا ہے۔ حنفیہ سترہ کلمات کی روایات کو اس لیے ترجیح دیتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت جو اذان و اقامت کے باب میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے اس میں تشفیج ثابت ہے کما مر۔ دوسرے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا آخری عمل يشفع اقامت یعنی دو دو مرتبہ تھا جیسا کہ پیچھے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت سے معلوم ہوتا ہے نیز حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اقامت میں تعارض واقع ہونے کے بعد جب ہم نے حضرت ابو محمد ورہ رضی اللہ عنہ کی اقامت کو دیکھا تو وہ سترہ کلمات پر مشتمل تھی۔

۷: بَابُ إِذَا أُذِّنَ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا تَخْرُجُ

پاب: جب کوئی مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو (نماز پڑھنے سے قبل) مسجد سے باہر نہ نکلے

۷۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِقَامِ رَجُلٍ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمِيسُ فَاتَّبَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بَصْرَةً حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا هَذَا فَقَدْ غَضَى أَبَا الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۷۳۳: حضرت ابو الشعثاء کہتے ہیں: ہم مسجد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ مؤذن نے اذان دی تو ایک صاحب مسجد سے اٹھ کر چلنے لگے۔ حضرت ابو ہریرہ نے اپنی نگاہ ان پر لگائے رکھی حتیٰ کہ وہ مسجد سے نکل گئے پھر حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: اس شخص نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۷۳۴: حَدَّثَنَا خُرَّمَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنَا عَبْدُ الْجُبَّارِ بْنُ عَمْرِو بْنِ ابْنِ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ مَوْلَى عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَهُ الْأَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُرِيدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ

۷۳۴: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے مسجد میں ہوتے ہوئے اذان ہو جائے پھر وہ مسجد سے بلا ضرورت نکل جائے اور واپس آنے کا ارادہ بھی نہ ہو تو وہ منافق ہے۔

**خلاصۃ السباب ☆** بنیادی طور پر اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ بغیر عذر کے اذان کے بعد مسجد سے خروج مکروہ ہے البتہ عذر کی تفصیلات میں کچھ تھوڑا سا اختلاف ہے۔ اس بارے میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص دوسری مسجد میں امام ہو یا اپنی نماز پہلے پڑھ چکا ہو یا کوئی ضروری کام پیش آ گیا ہو اور کسی دوسری جگہ جماعت ملنے کی توقع ہو تو خروج جائز ہے۔ حدیث باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کسی ذریعہ سے یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ جانے والا شخص بغیر عذر کے جا رہا ہے ورنہ مجرد کسی کے خروج پر عصیان کا حکم لگانا صحیح نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ معذور ہو۔

# کتاب المساجد والجماعات

## مسجدوں اور جماعات کے بیان میں

۱: بَابُ مَنْ بَنَى لِلَّهِ

مَسْجِدًا

پاب: اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنانے

والے کی فضیلت

۷۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَمَةَ بْنِ الْهَادِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُذَكِّرُ فِيهَا اسْمَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۷۳۵: خلیفہ دوم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسجد بنائے جس میں اللہ کا ذکر (نماز، تلاوت، تسبیح، وعظ، درس و تدریس، افتاء وغیرہ) ہو۔ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھریار فرمائیں گے۔

۷۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ.

۷۳۶: خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ویسا ہی (ممتاز اور مقدس) گھر جنت میں تیار فرمائیں گے۔

۷۳۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا مِنْ مَالِهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۷۳۷: خلیفہ چہارم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کے لئے مسجد بنائے اپنے مال سے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھر بنائیں گے۔

۷۳۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَنْسِ بْنِ السَّوْفَلِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

۷۳۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کے لئے کبوتر کے گھونسلے کے برابر بھی مسجد بنائی (یعنی

اللَّهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ كَمَفْضِ قِطَاعٍ أَوْ أَصْغَرَ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

کسی درجہ میں بھی شرکت مسجد کی تعمیر میں لی (اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر تیار کر دے گا)۔

## ۲: بَابُ تَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ

باب: مسجد کو آراستہ اور بلند کرنا

۴۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُغَاوِرَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ.

۴۳۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ لوگ فخر کرنے لگیں مساجد کی وجہ سے۔

۴۴۰: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْكُمْ سَتُشْرِفُونَ مَسَاجِدَكُمْ بَعْدِي كَمَا شَرَفَتِ الْيَهُودُ كَنَائِسَهَا وَكَمَا شَرَفَتِ النَّصَارَى بَيْعَهَا.

۴۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے بعد تم اپنی مساجد کو بلند و بالا تعمیر کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے اپنے گرجا گھروں اور عبادت خانوں کو بلند و بالا تعمیر کیا۔

۴۴۱: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا سَاءَ عَمَلُ قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا زُخِرُوا مَسَاجِدَهُمْ.

۴۴۱: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس قوم کا عمل خراب ہو جائے وہ مسجدوں کو مزین کرنا شروع کر دیتی ہے۔

**خلاصہ الباب ☆** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد: ((مَا أُمِدَّتْ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ)) کا منشاء اور اس کی روح یہ ہے کہ مسجدوں میں ظاہری شان و شوکت اور شیپ ٹاپ مطلوب اور محمود نہیں ہے بلکہ ان کے لیے سادگی ہی مناسب اور پسندیدہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مسجدوں کے متعلق امت کی بے راہ روی کے بارہ میں جو پیشگوئی فرمائی ظاہر یہی ہے کہ وہ بات بھی انہوں نے کسی موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے سنی ہوگی۔ حدیث باب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی کی روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ بھی ایک وقت (جب میں تم میں نہ ہوں گا) اپنی مسجدوں کو اس طرح شاندار بناؤ گے جس طرح یہود نے اپنے کنیسے بنائے ہیں اور نصاریٰ نے اپنے گرجے اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قریباً ساٹھ سال تک اس دنیا میں رہے) مسلمانوں کے مزاج اور طرز زندگی میں تبدیلی کا رخ اور اس کی رفتار دیکھ کر یہ پیشگوئی فرمائی ہو۔ بہر حال پیشگوئی کی بنیاد جو بھی ہو وہ حرف بحرف پوری ہوئی خود ہم نے اپنی آنکھوں سے ہندوستان کے بعض علاقوں میں ایسی مسجدیں دیکھی ہیں جن کی آرائش و زیبائش کے مقابلہ میں ہمارا خیال ہے کہ کوئی کنیسہ اور گرجا پیش نہیں کیا جاسکتا۔

## ۳: بَابُ آيْنِ يَجُوزُ بِنَاءُ الْمَسَاجِدِ

## پاب: مسجد کس جگہ بنانا جائز ہے؟

۴۴۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الثَّيَّاحِ الضُّبَيْعِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مَوْضِعُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي الشُّجَارِ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ وَمَقَابِرُ لِلْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْمِنُونِي بِهِ قَالُوا لَا نَأْخُذُ لَهُ ثَمَنًا ابْدَأْ قَالَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْبِيهِ وَهُمْ يُنَاقِلُونَهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا إِنْ الْعَيْشُ عَيْشُ الْأَخْرِبَةِ فَأَغْفِرُ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَذْرَكَهُ الصَّلَاةُ.

۴۴۲: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کی جگہ بنو شجار کی تھی اس میں کھجور کے درخت اور مشرکین کی قبریں تھیں۔ آپ نے فرمایا: تم مجھ سے اس جگہ کی قیمت وصول کر لو۔ انہوں نے کہا: ہم کبھی بھی اس کی قیمت وصول نہ کریں گے۔ فرمایا کہ پھر رسول اللہ خود اس مسجد کو تعمیر فرما رہے تھے اور لوگ (صحابہ) آپ کو سامان (اینٹ پتھر وغیرہ) پکڑا رہے تھے اور نبی یہ فرماتے جا رہے تھے: ”سن لو زندگی تو بس آخرت کی ہی ہے پس (اے اللہ) انصار و مہاجرین سب کی بخشش فرما دے اور نبی مسجد کی تعمیر سے قبل جہاں نماز کا وقت ہوتا وہیں نماز ادا فرما لیتے تھے۔

۴۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الدَّلَالُ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُجْعَلَ مَسْجِدُ الطَّائِفِ حَيْثُ كَانَ طَائِعَتُهُمْ.

۴۴۳: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا: طائف میں مسجد ایسی جگہ بنائیں جہاں طائف والوں کا بیت تھا۔

**خلاصۃ الباب** ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی تعمیر کی خاطر قبریں مسمار کرائیں تو وہ مشرکین کی قبریں تھیں۔ اگر مسلمانوں کی قبریں ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کھدواتے کیونکہ مسلمان کی حرمت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت تاکید فرمائی ہے۔

۴۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَسُئِلَ عَنِ الْحَيْطَانِ تَلْقَى فِيهَا الْعَذِرَاتُ فَقَالَ إِذَا سَقَيْتَ مِرَازًا فَصَلُّوا فِيهَا يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

۴۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: باغ میں کھا دینا سب ڈالی جاتی ہے (وہاں نماز پڑھنا کیسا ہے) فرمایا: جب اسے بار بار سینچا جا چکے تو اس میں نماز پڑھ سکتے ہو اور انہوں نے اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف فرمائی۔

## ۴: بَابُ الْمَوَاضِعِ الَّتِي تَكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ

## پاب: جن جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۴۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُمَرُو

۴۴۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد



بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةُ وَالْحَمَامُ كے۔

☆ خلاصہ الباب قبرستان میں نماز پڑھنا اس لیے منع ہے کہ قبر کو سجدہ ہوگا اگر قبر اور نمازی کے درمیان کوئی دیوار وغیرہ حائل ہو تو جائز ہے۔ عند الاحناف۔ البتہ امام احمد کے نزدیک قبرستان میں نماز پڑھنا مطلق حرام ہے۔ المزبلہ: کوڑا لید، گوبر وغیرہ پھینکنے کی جگہ۔ المجزرة: مذبح خانہ۔ معاطن الابل: اونٹوں کی بیٹھنے کی جگہ۔ مطلب یہ ہے کہ جہاں اونٹ بیٹھتے ہیں وہاں نماز نہ پڑھی جائے۔ یہ نبی شفقت کے لیے ہے۔

۷۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَغْدَادِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصِينِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلَّى فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالْحَمَامِ وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ وَفَوْقَ الْكُفَّةِ۔

۷۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ قَالَا فَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَبْعُ مَوَاطِنَ لَا تَجُوزُ فِيهَا الصَّلَاةُ ظَاهِرُ بَيْتِ اللَّهِ وَالْمَقْبَرَةُ وَالْمَزْبَلَةُ وَالْمَجْزَرَةُ وَالْحَمَامُ وَغَطْنُ الْإِبِلِ وَمَحْجَةُ الطَّرِيقِ۔

۵: بَابُ مَا يُكْرَهُ فِي الْمَسَاجِدِ

۷۳۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنُ سَعِيدٍ ابْنِ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْحَمَصِيُّ فَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَمْرِ فَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصِينِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خِصَالٌ لَا تَنْبَغِي فِي الْمَسْجِدِ لَا يَتَّخَذُ طَرِيقًا وَلَا يُشْهَرُ فِيهِ سِلَاحٌ وَلَا يُقْبَضُ فِيهِ بِقَوْسٍ وَلَا يُنْشَرُ فِيهِ نَبْلٌ وَلَا يَمْرُ فِيهِ بِلْحَمٍ فِيٍّ وَلَا يُضْرَبُ فِيهِ حَدٌّ وَلَا يُقْتَصُّ فِيهِ مِنْ أَحَدٍ وَلَا يَتَّخَذُ سَوْقًا۔

☆ خلاصہ الباب مسجد کو راستہ نہ بنایا جائے، علی ہذا القیاس۔ یہ تمام امور مسجد میں کرنے منع اور مکروہ ہیں۔ مساجد میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ یا اسلام کی عظمت اور فضیلت کے اشعار پڑھنا ممدوح ہیں لیکن نعتوں کی آڑ میں شرک اور بدعات کو رواج دینا انتہائی درجہ میں مسجد کی بے ادبی ہے۔ اسی طرح مساجد میں دنیاوی کلام

کرنا اور شور و شغب کرنا سخت منع ہے۔ حتیٰ کہ ذکر اللہ بھی آہستہ کرنا چاہیے۔ بچوں کو مسجد میں آنے سے بچاؤ کیونکہ بچے کی عمر کھیلنے کی ہے وہ نماز کو بھی کھیل ہی سمجھے گا اور پیشاب کر دے گا۔ اس لیے سات سال سے کم عمر بچے کو مسجد میں نہیں لانا چاہیے۔

۷۴۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت سے اور (دنیوی) اشعار پڑھنے سے منع فرمایا۔

۷۵۰: حضرت وائل بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ اپنی مسجدوں کو تا سمجھ بچوں سے اور دیوانوں سے اور خرید و فروخت سے اور اپنے جھگڑوں سے اور آوازیں بلند کرنے سے اور حدود (اسلامی سزائیں) قائم کرنے سے اور تلوار سونپنے سے اور مسجد کے دروازوں پر طہارت کی جگہ بناؤ اور جمعہ کے دن مسجد کو دھونی دو۔

### باب: مسجد میں سونا

۷۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مسجد میں بھی سو جایا کرتے تھے۔

۷۵۲: حضرت قیس بن طخفہ رضی اللہ عنہ جو اصحاب صفہ میں سے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: چلو! تو ہم چلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف اور ہم نے کھایا پیا پھر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو یہیں سو جاؤ اور چاہو تو مسجد میں چلے جاؤ۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: ہم مسجد ہی چلتے ہیں (وہیں سو جائیں گے)۔

۷۴۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكَنْدِيُّ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبَيْعِ وَالْإِتِّبَاعِ وَعَنِ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسَاجِدِ.

۷۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ ثنا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ ثنا الْحَارِثُ بْنُ تَبَّهَانَ حَدَّثَنَا عُتَيْبَةُ بْنُ يَقْطَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ جَنَّبُوا مَسَاجِدَكُمْ صِبْيَانَكُمْ وَمَجَانِينَكُمْ وَبُرَاءَكُمْ وَبَيْعَكُمْ وَخُصُوصَاتِكُمْ وَرَفَعَ أَصْوَاتَكُمْ وَأَقَامَةَ حُلُودِكُمْ وَسَلَّ سُلُوفِكُمْ وَاتَّخَذُوا عَلَى أَبْوَابِهَا الْمَطَاهِرَ وَجَمَرُوهَا فِي الْجُمُعِ.

### ۶: بَابُ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

۷۵۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ ثُمَيْرُ بْنُ أَنَاثَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۷۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ثنا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ يَعِيشَ بْنَ قَيْسٍ بْنُ طَخْفَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقُوا فَانْطَلَقْنَا إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ وَآكَلْنَا وَشَرَبْنَا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ شِئْتُمْ نَمْتُمْ هَاهُنَا وَإِنْ شِئْتُمْ انْطَلَقْتُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَقُلْنَا بَلْ نَنْطَلِقُ إِلَى الْمَسْجِدِ.

☆ خلاصہ الباب مسجد میں سونا جائز ہے۔ خصوصاً مسافر کے لیے، لیکن بلا عذر مسجد میں سونا اور کھانا پینا مکروہ ہے۔ اصحاب صفہ وہ لوگ تھے جو مسجد نبوی صفہ میں رہتے تھے۔ اُن کا مکان اور مال و اسباب نہیں تھا۔ فقراء اور مساکین تھے۔ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کھانا وغیرہ کھلا دیتے کیونکہ اصحاب صفہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے۔

### ۷: بَابُ أَيِّ مَسْجِدٍ وَضِعَ أَوَّلُ

### باب: کونسی مسجد پہلے بنائی گئی؟

۷۵۳: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کون سی مسجد پہلے بنائی گئی۔ فرمایا: مسجد حرام۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سی؟ فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ میں نے عرض کیا: ان دونوں کے درمیان کتنی مدت تھی۔ فرمایا: چالیس سال اس کے بعد تمام زمین تمہارے لئے نماز کی جگہ ہے جہاں نماز کا وقت ہو وہیں پڑھ لو۔

۷۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَضَى فَصَلَّ حَيْثُ مَا أَدْرَكَكَ

☆ خلاصہ الباب سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی پھر چالیس سال بعد بیت المقدس کی تعمیر کی۔ باقی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام نے جو تعمیر کی وہ یہ کہ ان کی تعمیر کو آگے بڑھایا باقی تعمیر پہلے ہی ہو چکی تھی۔

### ۸: بَابُ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوَرِ

### باب: گھروں میں مساجد

۷۵۴: حضرت محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے: جن کو یاد تھا کہ رسول اللہ نے ڈول سے پانی لے کر ان کے کنویں میں گلی کی تھی۔ وہ روایت کرتے ہیں حضرت عثمان بن مالک سلمیٰ سے جو کہ اپنی قوم بنو سالم کے امام تھے اور غزوہ بدر میں رسول اللہ کے ساتھ شریک بھی ہوئے تھے فرماتے ہیں: میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری نگاہ کمزور ہو چکی ہے اور سیلاب آتا ہے تو میرے (گھر) اور میری قوم کی مسجد کے درمیان حائل بن جاتا ہے۔ لہذا اگر آپ کی رائے ہو تو آپ میرے ہاں تشریف لائے اور میرے گھر میں اس جگہ نماز پڑھئے جسے میں مستقل نماز کی جگہ بنانا چاہتا ہوں۔

۷۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ كَانَ قَدْ عَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذُلُو فِي بَنِي لَهُمْ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكِ السَّالِمِيِّ وَ كَانَ إِمَامَ قَوْمِهِ بَنِي سَالِمٍ وَ كَانَ شَهِيدًا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ مِنْ بَصْرِي وَإِنَّ السَّيْلَ يَأْتِي فَيَحُولُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي وَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازَهُ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَأْتِيَنِي فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى قَاتِلُ قَالَ أَفْعَلْ فَقَدْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

۷۵۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ الْمُقَرِّيُّ ثَنَا أَبُو غَامِرٍ ثَنَا  
خَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ غَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ أُرْسِلَ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَعَالَى فُحِطَ لِي مَسْجِدًا فَبِي  
وَأَرَى أَضَلُّ فِيهِ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا عَمِيَ فَقَعَلَ.

۷۵۵: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں : ایک انصاری  
صاحب نے رسول اللہؐ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ  
آپؐ تشریف لائیں اور میرے گھر میں مسجد کے خط کھینچ  
دیجئے جہاں میں نماز پڑھوں اور اس وقت وہ ٹاہینا ہو  
چکے تھے چنانچہ آپؐ تشریف لے گئے اور ایسا کیا۔

۷۵۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ  
عَوْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ  
الْجَارُودِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ  
صَنَعَ بَعْضُ عُمُوْمَتِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا  
فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ تَأْكُلَ فِي  
بَيْتِي وَتُصَلِّيَ فِيهِ قَالَ فَاتَّاهُ وَفِي الْبَيْتِ فَخْلٌ مِنْ هَذِهِ  
الْفُخُولِ فَأَمَرَ بِنَاحِيَةٍ مِنْهُ فَكَنَسَ وَرُشَّ فَصَلَّى وَصَلَيْنَا مَعَهُ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مَاجَةَ الْفَخْلُ هُوَ الْحَصِيرُ الَّذِي قَدْ  
اسْوَدَّ.

گھروں میں مسجد بنانے کا ذکر ☆ مطلب یہ ہے کہ گھر میں ایسی جگہ ہونی چاہیے جہاں گھر والے نماز پڑھیں یا جماعت کرائی جائے تاکہ گھر میں نماز پڑھ سکیں۔ "فصلی بنا رکعتین" نفل نماز نہ پڑھی۔ یہ نفل نماز دو آدمی یا تین آدمی اکٹھے ہو کر پڑھ لیں یہ جائز ہے لیکن نفل نماز کے لیے اعلان کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسے صلوٰۃ التَّسْبِيح کے لیے بلا تے ہیں اور جمع کرتے ہیں یہ جائز نہیں ہے۔

## ۹: بَابُ تَطْهِيرِ الْمَسَاجِدِ وَ تَطْيِيبِهَا

## ۹: باب: مساجد کو پاک صاف رکھنا

۷۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الْجَوْنِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مُرَيْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَخْرَجَ أَذَى مِنَ الْمَسْجِدِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۷۵۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مسجد سے ناپاک چیز کو نکال پھینکا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر تیار کروائیں گے۔

۷۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرٍ بْنُ الْحَكَمِ وَأَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعْدٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِالْمَسَاجِدِ أَنْ تُبْنَى فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُطَهَّرَ وَ تُطَيَّبَ.

۷۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں نماز کی جگہ بنانے کا اور اس کو پاک صاف اور معطر رکھنے کا حکم دیا۔

۷۵۹: حَدَّثَنَا رِزْقُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْخَضْرَمِيُّ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَّامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُطَهَّرَ وَ تُطَيَّبَ.

۷۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اپنے اپنے محلوں میں مسجدیں بنائیں اور ان کو پاک صاف معطر رکھیں۔

۷۶۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِانٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ إِثْبَاسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ خَاطِبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ مَنْ أَسْرَجَ فِي الْمَسْجِدِ نَعِيمٌ الدَّارِ.

۷۶۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: سب سے پہلے مسجد میں چراغ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے روشن کیا۔

☆ خلاصہ الباب جن محلوں کا فاصلہ زیادہ ہو اور ایک محلہ کے نمازیوں کو دوسرے محلہ کی مسجد میں پہنچنا مشکل ہو تو ہر محلہ والوں کو اپنی الگ مسجد بنالینی چاہیے۔ مسجد میں خوشبو لگانا اور عطر وغیرہ لگا کر خوشبودار کرنا مستحب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ ہر جمعہ کو مسجد نبوی (ﷺ) میں دھونی دیا کرتے تھے اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جب کعبہ شریف کی تعمیر کی تو اس کی دیواروں پر مشک ملا تھا۔ حدیث میں جو لفظ ”دور“ آیا ہے اس کے معنی محدثین نے عام طور پر محلے کیے ہیں لیکن یہ لفظ گھر کے معنی میں بھی آتا ہے اس لیے اس سے بعض علماء نے یہ ثابت کیا ہے کہ گھر میں کوئی جگہ نماز کے لیے مقرر کر لی جائے اور اسے صاف ستھرا رکھا جائے۔

## ۱۰: بَابُ كِرَاهِيَةِ النَّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

## ۱۰: باب: مسجد میں تھوکنہ مکروہ ہے

۷۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُشَيْرِيُّ أَبُو مُرْوَانَ ثَنَا ابْنُ هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّهُمَا أَخْبَرَا أَنَّ

۷۶۱: حضرت ابو ہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار میں بلغم دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَأَوَّلَ خِصَاءً فَحَكَّهَا ثُمَّ قَالَ إِذَا تَنَحَّمْ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَحَّمَنَّ قَبْلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيُزِقْ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ الْيُسْرَى.

اٹھائی اور اس کو کھرچ ڈالا پھر ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بلغم تھوکنے لگے تو منہ کے سامنے اور دائیں طرف نہ تھو کے بلکہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھو کے۔

۷۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ ثَنَا عَائِدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَغَضِبَ حَتَّى أَحْمَرَّتْ وَجْهَهُ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَكَّتْهَا وَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خُلُوقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْسَنَ هَذَا.

۷۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی دیوار میں بلغم دیکھا آپ کو غصہ آیا حتیٰ کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا تو ایک انصاری عورت آئیں اور اس کو کھرچ کر اس کی جگہ خوشبو لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا خوب کام ہے۔

۷۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمَصْرِيُّ أَنَا وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّي بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَحَكَّتْهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ كَانَ اللَّهُ قَبْلَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَحَّمَنَّ أَحَدُكُمْ قَبْلَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ.

۷۶۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ نے مسجد کے قبلہ میں بلغم دیکھا آپ نے اس کو رگڑ ڈالا پھر سلام پھیرنے کے بعد فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتے ہیں۔ اس لئے نماز میں سامنے کی طرف کوئی بھی بلغم نہ تھو کے۔

۷۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَكَّ بُزَاقًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ.

۷۶۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ سے بلغم کو کھرچ ڈالا۔

**خلاصہ الباب ۵۷** آج جاہل سے جاہل دیہاتی بھی ایسی حرکت نہیں کر سکتا کہ مسجد کے اندر اور وہ بھی سامنے والی دیوار پر تھوک دے۔ پھر دو رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قدسی گروہ میں یہ حرکت کیسے ہو گئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شریعت کے تمام احکام بتدریج آئے ہیں اور جتنے احکام آتے تھے وہ بھی سب لوگوں کو ایک ساتھ نہیں معلوم ہوتے تھے۔ ہم لوگ صدیوں سے ان اعمال کے عادی چلے آتے ہیں اس لیے یہ باتیں عجیب لگتی ہیں ورنہ اسلام کے ابتدائی دور میں جب آداب مسجد وغیرہ کا کوئی تصور ہی نہ تھا اس وقت ایسا ہو جانا کوئی عجب بات نہیں اور پھر مسجدیں بھی اس وقت آج کل کی طرح پختہ اور باقاعدہ عمارت کی شکل میں اس ظاہری شان و شوکت کی نہ تھیں۔ کچی دیواریں، گھاس پھونس کی مسجدیں تھیں۔ اس لیے ایسا ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔

## ۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِنْشَادِ الضَّوَالِ فِي

## الْمَسْجِدِ

پاب: مسجد میں گم شدہ چیز پکار

کر ڈھونڈنے کی ممانعت

۷۶۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي سِنَانٍ  
سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ  
بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ دَعَا إِلَى الْجَهْلِ الْأَخْمَرِ؟ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجْدُ لَهُ إِنَّمَا يُنَبِّتُ  
الْمَسَاجِدَ لِمَا بُنِيَ لَهُ.

۷۶۵: حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تو ایک شخص نے کہا: کسی نے سرخ اونٹ کی طرف پکارا تھا؟ (یعنی کسی کو سرخ اونٹ ملا تھا کہ اس نے مجھے اس کے ملنے کی اطلاع دی تھی؟) تو رسول اللہ نے فرمایا: تجھے وہ اونٹ نہ ملے۔ مساجد تو جس کام کیلئے بنیں، اسی کام کے لئے بنی ہیں۔

۷۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا بْنُ لَهْيَعَةَ ح وَحَدَّثَنَا  
أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
نَهَى عَنْ اِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ.

۷۶۶: حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گم شدہ چیز کے لئے مسجد میں اعلان فرمانے سے منع فرمایا ہے۔

۷۶۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الْأَسَدِيِّ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ  
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ  
سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّ اللَّهُ  
عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا.

۷۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جو کسی شخص کو دیکھے کہ گم شدہ چیز کا اعلان مسجد میں کر رہا ہے تو اس کو کہے نہ لوٹائے تجھ پر اللہ تعالیٰ (وہ چیز) اس لئے کہ مساجد اس کام کے لئے نہیں بنیں۔

☆ خلاصہ الباب مسجد میں اللہ کی خوشنودی اور اخروی کامیابی کی تلاش کرنے کی جگہیں ہیں: یہاں آتے وقت تو ہمیں دنیوی تقاضوں اور مادی خیالات و تصورات سے ذہن کو بالکل فارغ کر لینا چاہیے۔ یہ مسجد کے ماحول پر بڑا ظلم ہے کہ لوگوں کے اس مجمع سے آدمی اپنا کوئی دنیوی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اس لیے یہاں ایسے شخص کے لیے یہ بددعا کی گئی ہے اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اپنے اونٹ کے متعلق اعلان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر خفا ہو کر فرمایا: ”نہ ملے“ تمام شراح حدیث نے اس روایت کے لفظ ”ضالۃ“ کا مطلب کوئی گمشدہ چیز لیا ہے اور پھر اس پر لکھا ہے کہ جو چیزیں باہر گم ہوئی ہوں ان کا اعلان مسجد میں نہ کرنا چاہیے اور جو چیز مسجد ہی میں گم ہو گئی ہو اس میں کچھ گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ اگر اس کا اعلان آہستہ سے کر دیا جائے تو جائز ہے۔ بعض علماء کی تحقیق میں لفظ ”ضالۃ“ صرف گمشدہ جانور کے معنی میں آتا ہے اور جانور ظاہر ہے کہ باہر ہی گم ہوگا۔ لہذا مسجد میں جو کوئی چیز گم ہو جائے اس کے اعلان کی ممانعت سے اس حدیث کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ مشہور امام لغت علامہ

جو ہریٰ فرماتے ہیں: الضالة ما ضل من البهيمة۔ یعنی ضالۂ گمشدہ چوپائے کو کہتے ہیں۔ علامہ شوکانی نے لکھا ہے: ”وہی مختصة بالحيوان یعنی ضالۂ کالفظ حیوان کے لیے مخصوص ہے۔“

پایہ: اونٹوں اور بکریوں کے باڑے

میں نماز پڑھنا

۱۲: بَابُ الصَّلَاةِ فِي إِعْطَانِ الْإِبِلِ وَمَرَاكِحِ

الْغَنَمِ

۷۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کو اونٹوں اور بکریوں کے باڑے کے علاوہ کوئی اور جگہ نماز پڑھنے کیلئے نہ ملے تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ (کیونکہ اُن سے جان کا خطرہ ہے جب کہ بکریوں سے ایسا نہیں ہے ویسے بھی اونٹ کی سرشت میں شرارت اور کینہ ہے)۔

۷۶۹: حضرت عبداللہ بن مغفل مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو کیونکہ ان کی خلقت میں شیطنیت ہے۔

۷۷۰: حضرت معبد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھی جائے اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

۷۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو يَسْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَا ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ لَمْ تَجِدُوا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَأَعْطَانَ الْإِبِلِ فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي أَعْطَانَ الْإِبِلِ.

۷۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي أَعْطَانَ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ

۷۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ زَيْعٍ ابْنُ مَعْبُدٍ الْجُهَنِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يُصَلَّى فِي أَعْطَانَ الْإِبِلِ وَيُصَلَّى فِي مَرَاكِحِ الْغَنَمِ.

☆ خلاصۃ الباب: اونٹ کے پانی پینے کی جگہ پر نماز نہ پڑھو کیونکہ اگر اونٹ بدک گئے تو نقصان پہنچائیں گے۔ یہ نبی ﷺ سے نقل ہے۔ خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ۔

مطلب یہ ہے کہ اس کی فطرت میں یعنی اونٹ کی فطرت میں شیطنیت ہے اس لیے منع کیا لیکن اگر اونٹ بندھا ہوا ہے اور آپ محفوظ ہیں بدکنے کا خطرہ نہیں ہے تو نماز پڑھ لیں۔



## ۱۳: بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

## باب: مسجد میں داخل ہونے کی دعا

۷۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَنَسِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ.

۷۷۱: حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ فرماتی ہیں: رسول اللہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ((بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) ”اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں اور سلامتی ہو اللہ کے رسول پر۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما دیجئے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔“ اور جب مسجد سے باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے: ((بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي

وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ)) ”اللہ کا نام لے کر مسجد سے نکل رہا ہوں اور سلامتی نازل ہو اللہ کے رسول پر اے اللہ! میرے گناہ بخش دیجئے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دیجئے۔“

۷۷۲: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ سَعِيدٍ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْحَضَنِيُّ وَغَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضُّحَّاكِ قَالَا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ سُوَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَسْلَمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.

۷۷۲: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سلام بھیجے پھر یہ کلمات کہے: ((اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) اور جب مسجد سے باہر نکلے تو یوں کہے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)).

۷۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْخَفِيُّ ثَنَا الضُّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا سَعِيدُ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَسْلَمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَسْلَمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ.

۷۷۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور یہ کہے: ((اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) اور جب مسجد سے نکلے تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ)) ”اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھئے۔“

خلاصہ الباب: مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی مختلف دعائیں حدیث میں آئی ہیں۔ قرآن و حدیث میں رحمت کا لفظ زیادہ تر آخری اور دینی و روحانی انعامات کے لیے اور فضل کا لفظ رزق وغیرہ دنیوی امور کی داد و دہش اور ان میں

زیادتی کے لیے استعمال کیا گیا ہے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے داخلہ کے لیے فتح باب رحمت کی دعا تعلیم فرمائی کیونکہ مسجد دینی و روحانی اور اخروی نعمتوں ہی کے حاصل کرنے کی جگہ ہے اور مسجد سے نکلتے وقت کے لیے اللہ سے اس کا فضل یعنی دنیوی نعمتوں کی فراوانی مانگنے کی تلقین فرمائی کیونکہ مسجد سے باہر کی دنیا کے لیے یہی مناسب ہے۔ ان دونوں باتوں کا خاص منشاء یہ ہے کہ مسجد میں آنے اور جانے کے وقت بندہ غافل نہ ہو اور ان دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی توجہ ہو۔

### ۱۴: بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

### پاب: نماز کے لئے چلنا

۷۷۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی خوب عہدگی سے وضو کرے پھر مسجد کو آئے اس کو نماز ہی نے (گھر سے) اٹھایا اور اس کا ارادہ صرف نماز ہی کا ہے تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ اللہ تعالیٰ بلند فرما دیتے ہیں اور اس کی ایک خطا معاف فرما دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے اور جب وہ مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے جب تک نماز اس کو روکے رکھے۔

۷۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز قائم ہونے کا وقت ہو تو دوڑ دوڑ کر مسجد میں مت آؤ بلکہ اطمینان کے ساتھ چل کر نماز کے لئے آؤ اور جتنی نماز جماعت کے ساتھ مل جائے وہ باجماعت پڑھ لو اور جو رکعات نکل جائیں وہ بعد میں اکیلے پڑھ لو۔

۷۷۶: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: کیا میں تمہیں وہ اعمال بتاؤں جن کی بدولت اللہ تعالیٰ خطاؤں کو معاف فرما دیتے ہیں اور نیکیوں (کے ثواب) میں اضافہ فرما دیتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! فرمایا: طبعی ناگوار یوں کے باوجود خوب اچھی

۷۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَرُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تُخَفِّسُهُ.

۷۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزَانَ الْعُثْمَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتَوْهَا وَ أَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَ أَنْتُمْ تَمْشَوْنَ وَ عَلَيْكُمْ الشَّكِينَةُ فَمَا أَذْرَكُمْ فَصَلُّوا مَا فَاتَكُمْ فَاتَمُّوا.

۷۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَذْلَكُمْ عَلَى مَا يُكَفِّرُ اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيدُ بِهِ فِي الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اسْبَاغُ الْوُضُوءِ

عِنْدَ الْمَكَاةِ وَكَثْرَةُ الْخُطَى إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف قدموں کی کثرت اور نماز کے بعد اگلی نماز کا انتظار۔

۷۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُلْقَى اللَّهُ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يَنَادِي بِهِنَّ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْهُدَى وَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى وَالْعُمَرَى لَوْ أَنَّ كُلَّكُمْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَفَلَلْتُمْ وَلَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا يَخْلَفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ وَمِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحَسِّنُ الطُّهُورَ فَيُعْبِدُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّي فِيهِ فَمَا يَخْطُو خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ.

۷۷۷: حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں: جسے یہ پسند ہو کہ کل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مسلمان ہو کر حاضر تو وہ ان پانچ نمازوں کو اس جگہ ادا کرنے کا اہتمام کرے جہاں اذان ہوتی ہو (جماعت سے نماز ہوتی ہو)۔ اسلئے کہ یہ ہدایت کا حصہ اور ذریعہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اور تمہارے نبیؐ نے ہدایت کے طریقے مشروع فرمائے ہیں اور میری زندگی کی قسم! اگر تم سب کے سب اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھنا شروع کر دو تو تم اپنے نبیؐ کے (جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے) طریقے کو چھوڑ بیٹھو گے اور اگر تم اپنے نبیؐ کے طریقے کو چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے اور ہم اپنے لوگوں کو دیکھتے تھے کہ جماعت سے وہی رہ جاتا تھا جو کھلا منافق ہوتا اور میں نے دیکھا کہ ایک مرد دو مردوں

کے سہارے آتا حتیٰ کہ صف میں داخل ہو جاتا اور جو شخص بھی عمدگی سے طہارت حاصل کرے پھر مسجد کا قصد کرے اور مسجد میں نماز ادا کرے تو ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرما دیتے ہیں اور اس کی خطا معاف فرما دیتے ہیں۔

۷۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التُّسَيْرِيُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُؤَقِّ بْنِ الْجَهْمِ ثَنَا فَضِيلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُمْشَيْ هَذَا فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشْرًا وَلَا بَطْرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ إِلَيْكَ مُخْطَطًا وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَاسْئَلُكَ أَنْ تُعِيدَ لِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَاسْتَغْفَرَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ.

۷۷۸: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلے یہ کلمات کہے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ...)) تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں اور اس کے لئے ستر ہزار فرشتے بخشش طلب کرتے ہیں۔ (ترجمہ) "اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس حق کی وجہ سے جو مانگنے والوں کا آپ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے اور آپ سے سوال کرتا ہوں اپنے اس چلنے کے حق کی وجہ سے کیونکہ میں غرور اور اترا نے اور دکھانے اور سنانے (شہرت) کی ظاہر نہیں نکلا بلکہ میں آپ کی ناراضگی سے

بچنے کے لئے اور آپ کی رضا جوئی کے لئے نکلا ہوں تو میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے دوزخ سے بچادیں اور میرے گناہوں کو بخش دیں کیونکہ گناہوں کو آپ کے علاوہ کوئی نہیں بخشتا۔“

۷۷۹: حَدَّثَنَا زَائِدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ زَائِدٍ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ الْمَشَاوُنَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ أَوْلَيْكَ الْفَوَاضُونَ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ.

۷۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاریکیوں میں مسجد کی طرف چلنے کے عادی ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت میں غوطے مارنے والے ہیں۔

۷۸۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الشَّيْرَازِيُّ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي خازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُبَشِّرَ الْمَشَاوُنَ فِي الظُّلَمِ بِنُورِ تَامِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۷۸۰: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاریکی میں چلنے کے عادی لوگوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری دے دو۔

۷۸۱: حَدَّثَنَا مَجْزَاءُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ أَبِيهِ مَوْلَى ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الصَّائِغُ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَشِّرِ الْمَشَاوِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۷۸۱: حضرت انسؓ سے گزشتہ حدیث جیسے الفاظ مذکور ہیں۔

**خلاصۃ الباب ☆** نماز کا عمل ظاہر ہے کہ آدمی مسجد میں پہنچنے کے بعد ہی شروع کرتا ہے لیکن اپنے کام کو چھوڑ کر کھڑا ہونا وضو کرنا مسجد کی طرف چلنا یہ سب چونکہ نماز ہی کی وجہ سے ہے اس لیے یہ سب نماز ہی کے حساب میں لگنا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر بھی وہی اجر و ثواب دیتے ہیں جو نماز پر دیتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ خیال گزرے کہ واپسی میں تو چونکہ نماز کا ارادہ نہیں اس لیے گھر لوٹنے میں جو وقت لگا وہ کسی کام میں نہ آیا تو اس کے متعلق بھی فرما دیا کہ گھر سے چلنے کے بعد سے لوٹنے تک پورا وقت چونکہ نماز ہی کے حساب میں ہے اس لیے جانا اور آنا دونوں ایک ہی حکم میں ہیں۔

۱۵: بَابُ الْأَبْعَدِ فَأَلَا أَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد سے جو جتنا زیادہ دور ہوگا اُس کو

أَعْظَمُ أَجْرًا

۷۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد سے جو شخص جس قدر دور ہوگا اسی قدر اس کا ثواب زیادہ ہوگا۔

۷۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَبْعَدُ فَأَلَا أَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ أَكْبَرُ أَجْرًا

۷۸۳: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے ایک انصاریؓ کا مکان مدینہ میں سب سے زیادہ مسجد سے دور تھا

۷۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا عَمَّادُ بْنُ عَبْدِ الْمُهَلَّبِيِّ ثَنَا عَصَمُ الْأَخْوَصِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْيَهْدِيِّ عَنْ أَبِي

بُن كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ مِنَ الْأَنْصَارِ  
بَيْتَهُ أَقْصَى بَيْتٍ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ لَا تَخْطُئُهُ الصَّلَاةُ  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَجَّهْتُ لَهُ  
لَقُلْتُ يَا فَلَانُ! لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَقِيكَ الرَّمْضَ  
وَيَرْفَعُكَ مِنَ الْوَقْعِ وَيَقِيكَ هَوَامَ الْأَرْضِ فَقَالَ وَاللَّهِ  
مَا أَجِبْتُ أَنْ يَبْنِي بَطْنُ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَخَفَلْتُ بِهِ جُمْلًا حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَذَعَاهُ فَسَأَلَهُ  
فَذَكَرَ لَهُ بِفُلٍ ذَلِكَ وَذَكَرَ أَنَّهُ يَرْجُو فِي آثَرِهِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ مَا  
أَحْتَسِبُ

کے سامنے بھی ایسی بات کہی اور عرض کیا: مجھے قدموں کے نشانات پر (ثواب کی) امید ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جس بات کی تم نے امید رکھی وہ تمہیں حاصل ہوگی۔

۷۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا خَالِدُ بْنُ  
الْحَارِثِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ قَالَ أَرَادَتْ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَتَوَلَّوْا مِنْ دِيَارِهِمْ إِلَى قُرْبِ  
الْمَسْجِدِ فَكَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغَرَّوْا  
الْمَدِينَةَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ لَا تَحْتَسِبُونَ أَثَارَكُمْ  
فَقَامُوا.

۷۸۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا إِسْرَائِيلُ،  
عَنْ سَمَاطٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ الْأَنْصَارُ بَعِيدَةً مَنَازِلَهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ  
فَارَادُوا أَنْ يَقْتَرِبُوا فَزَلَّتْ وَنُكِبَ مَا قَدَّمُوا وَآثَارُهُمْ قَالَ  
فَقَبِلُوا.

۷۸۴: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ بنو سلمہ نے  
چاہا کہ اپنے (قدیمی) گھر چھوڑ کر مسجد نبوی کے قریب آ  
بسیں تو نبیؐ نے مدینہ کے اُجڑنے کو پسند نہیں کیا (کیونکہ  
اگر وہ تمام قبیلہ شہر میں آجاتا تو مدینہ کی ایک جانب بے  
آباد ہو جاتی) تو آپؐ نے فرمایا: اے بنو سلمہ کیا تم نشانات  
قدم کا ثواب نہیں چاہتے؟ اس پر وہ وہیں ٹھہر گئے۔

۷۸۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:  
انصار کے گھر مسجد سے فاصلہ پر تھے انہوں نے چاہا کہ  
مسجد کے قریب آ جائیں تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا  
تُكْتَبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ﴾ فرماتے ہیں انصار پھر  
وہیں ٹھہر گئے۔

### باب: باجماعت نماز کی فضیلت

۷۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

### ۱۶: بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي جَمَاعَةٍ

۷۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد کا باجماعت نماز ادا کرنا گھریا بازار میں (اکیلے) نماز ادا کرنے سے بیس سے کئی زیادہ درجے افضل ہے۔

۷۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت (سے نماز پڑھنے) کی فضیلت تنہا نماز سے پچیس حصے زیادہ ہے۔

۷۸۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد کا باجماعت نماز ادا کرنا گھر میں (تنہا) نماز ادا کرنے سے پچیس درجے بڑھ کر ہے۔

۷۸۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد کا باجماعت نماز ادا کرنا۔ مرد کے تنہا نماز ادا کرنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔

۷۹۰: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد کا باجماعت نماز ادا کرنا، مرد کے تنہا نماز ادا کرنے سے چوبیس یا پچیس درجے بڑھ کر ہے۔

الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ بَضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَضَّلْتُ الْجَمَاعَةَ عَلَى صَلَاةٍ أَحَدِكُمْ وَخَذَهُ خُمْسٌ وَعِشْرُونَ جُزْءًا.

۷۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ خُمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ رُسْتَهُ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَخَذَهُ سَبْعٌ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ثنا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ ثنا يُونُسُ بْنُ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَخَذَهُ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ أَوْ خُمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

**خلاصۃ الباب** ☆ ستائیس کے عدد کی تخصیص کے بارے میں حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں علامہ بلقینی سے ایک لطیف نکتہ نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جماعت کا اولیٰ اطلاق تین پر ہوتا ہے لہذا ایک جماعت تین نیکیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ کل حسنة بعشر امثالها یعنی ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے۔ اس طرح یہ تین نیکیاں اپنی فضیلت کے اعتبار سے تین نیکیوں کے برابر ہوتی ہیں اور تیس کا عدد اصل اور فضیلت دونوں کا مجموعہ ہے اس میں سے اصل یعنی تین کو نکال لیا جائے تو عدد فضیلت ستائیس ہی رہ جاتی ہے۔ یہ توجیہ ان روایات کے مطابق ہے جس میں سبع و عشرين (ستائیس) کا عدد مذکور ہے لیکن دوسری روایات میں ستائیس کے بجائے پچیس کا عدد وارد ہوا ہے۔ اس کا بظاہر سبع و عشرين (۲۷) کے ساتھ تعارض پایا جا رہا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ عدد اقل اکثر کی نفی نہیں کرتا یا یہ کہ اختلاف خشوع و خضوع کے اعتبار سے ہے یا یہ کہ پچیس گنا محلہ کی مسجد کے لیے ہے اور ستائیس مسجد جامع کے لیے۔ واللہ اعلم۔

## ۱۷ : بَابُ التَّغْلِيظِ فِي التَّخَلُّفِ

## عَنِ الْجَمَاعَةِ

۷۹۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ بِالصَّلَاةِ فَتَقَامُ ثُمَّ أُمَرَ رَجُلًا فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزْمٌ مِنْ خِطْبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأَحْرَقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ.

۷۹۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَصِمٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كَبِيرٌ ضَرِيرٌ شَاشِعُ الدَّارِ وَلَيْسَ لِي قَائِدٌ يَلَاؤُمْنِي فَهَلْ تَجِدُ مِنْ رُخْصَةٍ؟ قَالَ هَلِ الْبِدَاءُ؟ قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ مَا أَجِدُ لَكَ رُخْصَةً.

۷۹۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَانَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَمِعَ الْبِدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ.

۷۹۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ مِيَاءٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبْنُ عُصَمَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى أَغْوَادِهِ لِيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجَمَاعَاتِ أَوْ لِيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لِيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ.

۷۹۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْهَذَلِيُّ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عُمَرَ وَالضُّمَيْرِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

## بَابُ : (بِلَاوَجِه) جَمَاعَتِ چھوٹ جانے پر

## شدید وعید

۷۹۱ : ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ لوگوں کو نماز کا کہوں تو جماعت قائم ہو جائے (یعنی تکبیر ہو) پھر میں کسی مرد کو حکم دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں کچھ مردوں کو ساتھ لے کر چلوں جن کے پاس لکڑی کے گٹھے ہوں ان لوگوں کے پاس جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے پھر انکے گھروں کو ان سمیت جلا ڈالوں۔

۷۹۲ : حضرت ابن ام مکتوم فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں سن رسیدہ ہوں، ٹاپینا ہوں، میرا گھر بھی دور ہے، میرے پاس کوئی رہبر بھی نہیں جو میرا ساتھ دے (اور مجھے مسجد تک لائے) تو کیا میرے لئے آپ رخصت پاتے ہیں؟ فرمایا: تم اذان سنتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی۔ فرمایا: میں تمہارے لئے رخصت نہیں پاتا۔

۷۹۳ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے اذان سنی پھر نماز کے لئے نہ آیا تو اس کی نماز ہی نہیں ہوئی۔ (الایہ کہ کسی عذر (شرعی) کی وجہ سے (جماعت چھوڑ دے)۔

۷۹۴ : حضرت ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (منبر کی) لکڑیوں پر یہ فرماتے ہوئے سنا: کچھ لوگ جماعت چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ خدا تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دیں گے پھر وہ یقیناً غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

۷۹۵ : حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ مرد جماعت چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ میں ان کے گھر

لَيْتَهُنَّ رِجَالٌ عَنْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ أَوْ لَأَحَرَفْنَ يَوْمَهُمْ جَلَاذِلُوكَ۔

☆ خلاصہ الباب ان احادیث کی بناء پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ جماعت میں حاضری فرض عین ہے بلکہ ایک روایت ان سے یہ بھی ہے کہ بغیر عذر کے اکیلے نماز پڑھنے والے کی نماز قاسد ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مسلک وجوب کا ہے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسے فرض کفایہ اور سنت علی العین قرار دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت اسی کے موافق ہے اور اسی پر فتویٰ بھی ہے۔ پھر ہر ایک کے نزدیک جماعت ترک کرنے کے کچھ عذر بھی ہیں اور ان کا باب بہت وسیع ہے۔ بہر حال جماعت میں حاضری کی بہت تاکید کی گئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان اہم دینی تعلیمات میں سے ہے جس سے امت کی ہدایت وابستہ ہے اور جماعت کی پابندی ترک کر کے اپنے گھروں پر نماز پڑھنے لگنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو چھوڑ کر گمراہی کو اختیار کر لینا ہے اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع نصیب فرمائے جن کا زمانہ مثالی اور معیاری تھا۔

باب: عشاء اور فجر باجماعت ادا کرنا

۱۸: بَابُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

۷۹۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عشاء اور فجر کی نماز میں کیا (فضیلت و ثواب) ہے تو ان کے لئے (مسجد میں) آئیں اگرچہ سرین کے بل گھسٹ گھسٹ کر ہی آنا پڑے۔

۷۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ عَلِمَ أَنَّ صَلَاةَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ فِي جَمَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ أَوْ فِي سِرِّيٍّ فَلْيَجْمَعْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

۷۹۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافقوں پر سب سے زیادہ بھاری نماز عشاء اور فجر ہیں اور اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ان میں کیا (فضیلت و ثواب) ہے تو وہ ان نمازوں کے لئے (مسجد میں) آئیں اگرچہ سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔

۷۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَا تَوَهُمَا وَلَا يَحْبُوا۔

☆ خلاصہ الباب ان احادیث سے فجر اور عشاء کی بہت بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ان دونوں کا وقت سستی اور نیند کا وقت ہوتا ہے کہ بستر اور آرام چھوڑ کر نماز میں آنا ہوتا ہے اور جو عبادت نفس پر جتنی زیادہ شاق ہو اسی میں زیادہ ثواب ہوتا ہے۔

۷۹۸: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: جو چالیس راتیں مسجد میں باجماعت نماز ادا کرے اس کی عشاء میں پہلی رکعت

۷۹۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَرْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي



مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَا تَقُوتُهُ الرُّكْعَةُ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عِتْقًا مِنَ النَّارِ۔  
فوت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دیں گے۔

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ کامل ایک چلہ ایسی پابندی اور اہتمام سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کہ رکعت اولیٰ بھی فوت نہ ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا مقبول و محبوب عمل ہے اور بندہ کے ایمان اور اخلاص کی نشانی ہے کہ اس کے لیے جہنم سے براءت کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ایسا جنتی ہے کہ دوزخ کی آنچ سے بھی وہ کبھی آشتانہ ہوگا۔ اللہ کے بندے صدق دل سے ارادہ اور ہمت کریں تو اللہ تعالیٰ سے توفیق کی امید ہے کوئی بہت بڑی بات نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی عمل خیر کی چالیس دن تک پابندی خاص تاثیر رکھتی ہے۔

۱۹: بَابُ لَزُومِ الْمَسَاجِدِ وَ

باب: مسجد میں بیٹھے رہنا اور نماز کا انتظار

انتظار الصلوة

کرتے رہنا

۷۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُحَدِّثْ فِيهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ

۷۹۹: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب تم میں کوئی مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ (فضیلت اور ثواب کے حصول کے اعتبار سے) نماز ہی میں ہوتا ہے جب تک نماز اسکو روکے رکھے اور فرشتے تم میں سے اسکے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اس جگہ رہے جہاں اس نے نماز ادا کی اور کہتے رہتے ہیں کہ اللہ اس کو بخش دیجئے اس پر رحم فرمائیے اسکی توبہ قبول فرمائیے جب تک اسکا وضو نہ ٹوٹے اور وہ کسی کو ایذا نہ پہنچائے (اُس وقت تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے)۔

☆ خلاصہ الباب سبحان اللہ! فرشتوں جیسی معصوم مخلوق اس نمازی کے لیے دعائے مغفرت و رحمت کرے کیسی خوش نصیبی ہے۔

۸۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا شَيْبَةُ لَنَا أَبُو ذُنُبٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا تَوْطَنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ إِلَّا تَبَشَّشَ اللَّهُ كَمَا يَتَبَشَّشُ أَهْلُ الْقَالِبِ بِغَالِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ

۸۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان مرد مسجد کو اپنا ٹھکانہ بنائے نماز اور ذکر کی خاطر اللہ تعالیٰ اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے غائب گھر آئے تو اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔

☆ خلاصہ الباب تمام روئے زمین پر وطن ہی ایک ایسا مقام ہوتا ہے کہ جہاں انسان عموماً سب سے زیادہ قلبی سکون اور راحت محسوس کرتا ہے لیکن جس بندہ مومن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پوری طرح رچ بس گئی ہو اور نماز اور ذکر و تلاوت کے لیے مسجد میں کثرت سے جائے آئے اسے مسجد میں وطن جیسی اُنیست محسوس ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے اس مہمان عزیز کے آنے سے بے حد خوش ہوتے ہیں۔

۸۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا النُّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ثَنَا خَمَادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَرَجَعَ مِنْ رَجْعٍ وَغَقَبَ مِنْ غَقَبٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا قَدْ خَفِزَهُ النَّفْسُ وَ قَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ ابْشُرُوا هَذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ يَأْهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةُ يَقُولُ انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي قَدْ قَضَوْا فَرِيضَةً وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ أُخْرَى.

۸۰۱: حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز مغرب ادا کی تو کچھ لوگ لوٹ گئے اور کچھ وہیں رہ گئے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تیزی سے چلتے ہوئے تشریف لائے (کہ تیز چلنے کی وجہ سے) آپؐ کا دم چڑھ گیا تھا اور کپڑا آپؐ کے گھٹنوں سے ہٹ گیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ یہ تمہارا رب ہے اس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہے تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے اور کہتا ہے میرے بندوں کو دیکھو وہ فرض نماز ادا کر چکے ہیں اور دوسری نماز کے انتظار میں ہیں۔

☆ خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کا کھل جانا ارادنا نہیں بلکہ جلدی کی وجہ سے تھا کیونکہ دارقطنی نے حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کیا ہے کہ: فَلَا يَنْظُرُ إِلَى مَا دُونَ السَّيْتَةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ فَإِنْ مَا تَحْتَ السَّيْتَةِ إِلَى الرُّكْبَةِ مِنَ الْعُودَةِ۔ اس کی ناف کے نیچے اور گھٹنوں کے اوپر نہ دیکھے کیونکہ ناف کے نیچے سے گھٹنے تک ستر ہے۔ اس کی اسناد حسن ہے۔

۸۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَارِثِ عَنْ ذَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَفْتَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مِنْ آمَنِ بِاللَّهِ﴾ (الآية)

۸۰۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی مرد کو دیکھو کہ مسجد (میں آنے جانے) کا عادی ہے اس کے بارے میں مؤمن ہونے کی گواہی دو (اس لئے کہ) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کی مساجد کو صرف وہی لوگ آباد رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

☆ خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ مسجد اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مرکز اور دین مقدس کا حصار اور نشان ہے اس لیے اس کے ساتھ مخلصانہ تعلق اور اس کی خدمت و نگہداشت اور اس بات کی فکر و سعی کہ وہ اللہ کے ذکر و عبادت سے معمور اور آباد رہے یہ سب نیچے ایمان کی نشانی اور دلیل ہے۔

## ۵: أَبْوَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَالسُّنَّةِ فِيهَا

### اقامتِ صلاۃ اور اس کا طریقہ

پہلا باب: نماز شروع کرنے کا بیان

۸۰۳: ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف منہ کرتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے اور کہتے اللہ اکبر۔

۸۰۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نماز شروع کر کے کہتے: ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ)) پاک ہے تو یا الہی اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم ساتھ تیری تعریف کے اور بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور نہی کوئی معبود سوائے تیرے۔

۸۰۵: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ جب تکبیر کہتے تو تکبیر اور قرأت کے درمیان کچھ دیر خاموش رہتے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے دیکھا کہ آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش رہتے ہیں۔ بتا دیجئے کہ آپ اس وقت کیا پڑھتے ہیں؟ فرمایا میں یہ پڑھتا ہوں: ((اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ.....)) ”اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسے بعد فرما دیجئے جیسے آپ نے مشرق و مغرب کے درمیان بعد پیدا فرمایا۔ اے اللہ! مجھے اپنی خطاؤں سے ایسے صاف کر دیجئے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہوتا ہے اے اللہ! میری

۱: بَابُ إِفْتِاحِ الصَّلَاةِ

۸۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَابِيُّ قَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِی عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمِيدَ السَّاعِدِي يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ.

۸۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِی جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنِی عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيُّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ صَلَاتَهُ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ.

۸۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا قَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبُی أَنْتَ وَامِي أَرَأَيْتَ سَكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ فَأَخْبَرَنِي مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ: اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا نَقَّيْتَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.



### ۳: بَابُ وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ

### بَاب: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

۸۰۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ خُرَيْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَئِذٍ . قِيَاخُذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ .

۸۰۹: حضرت ہلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں امامت کراتے تھے تو بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے۔

۸۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِفْرِيسَ . ح وَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّهَيْرِيُّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ قَالَا ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُضَلِّي فَأَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ .

۸۱۰: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا۔

۸۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَرَوِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَاتِمٍ أَنَا هُشَيْمُ بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي زَيْنَبٍ السَّلْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَرَّ بِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا وَاضِعُ يَدِي الْيُسْرَى عَلَى الْيُمْنَى فَأَخَذَ بِيَدِي الْيُمْنَى فَوَضَعَهَا عَلَى الْيُسْرَى .

۸۱۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب سے گزرے جبکہ میں اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے (نماز ادا کر رہا) تھا تو آپ نے میرا دایاں ہاتھ پکڑ کر بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ دیا۔

**☆ خلاصۃ الباب** جمہور علماء نے ہاتھ باندھنا اختیار کیا ہے۔ وہ بھی احناف کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا مختار ہے کیونکہ یہ اقرب التعظیم ہے بوجدان روایات کے جو مصنف ابن ابی شیبہ مسند احمد میں آئی ہیں۔ محدث ابن ابی شیبہ جو امام بخاری امام ابن ماجہ و امام مسلم رحمہم اللہ کے استاذ ہیں وہ حضرت وکیع سے اور وہ موسیٰ بن عمر سے وہ علقمہ بن وائل سے وہ اپنے والد حضرت وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر زیر ناف رکھا۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہے کہ نماز کی سنت میں سے ہے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا۔ حضرت حجاج بن حسانؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابو مجلزؓ سے سنا یا دریافت کیا کہ نمازی ہاتھ کس طرح رکھے؟ تو انہوں نے کہا: اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کے بیرونی حصہ پر رکھے اور اس کو ناف سے نیچے رکھے۔ حضرت ابراہیم نخعیؓ نے کہا کہ اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔

شرح نقایہ میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی کلائی کو دائیں ہاتھ کی چھنگلی اور انگوٹھے سے پکڑے اور باقی انگلیوں کو پھیلائے۔

نوٹ ☆ ناف کے نیچے ہاتھ باندھے یا ناف کے اوپر یا سینہ پر؟ اس بارہ میں سب مرفوع روایات درجہ دوم اور سوم کی ہیں یا معان ہیں۔

## ۴: بَابُ افْتِاحِ الْقِرَاءَةِ

## بَاب: قراءت شروع کرنا

۸۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ بُذَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوَّاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتِحُ الْقِرَاءَةَ بِ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

۸۱۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے قراءت شروع فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا جَبَادَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا أَبُو غَوَّانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَفْتَحُونَ الْقِرَاءَةَ بِ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

۸۱۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے قرأت شروع فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَبَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَعُقْبَةُ بْنُ مَكْرَمٍ قَالُوا ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى ثَنَا يَشْرُ بْنُ زَافِعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْتِحُ الْقِرَاءَةَ بِ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

۸۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے قرأت شروع فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثْلَةَ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَايَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْفَلِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَقَلَّمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ عَلَيْهِ فِي الْإِسْلَامِ خَدَامَتَهُ فَمِغْنِي وَأَنَا أَقْرَأُ بِ: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ فَقَالَ: أَيُّ بَنِي إِثْبَاكَ وَالْحَدَّثُ فَإِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ رَجُلًا مِنْهُمْ يَقُولُهُ فَإِذَا أَقْرَأَتْ فَقُلْتُ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

۸۱۵: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کے صاحبزادے فرماتے ہیں: میں نے کم ہی دیکھا کہ کوئی مرد اسلام میں نئی بات (بدعت) کے معاملے میں میرے والد محترم سے زیادہ سخت ہو چنانچہ ایک بار انہوں نے مجھے ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ پڑھتے سنا۔ فرمایا: بیٹا اس بدعت سے بہت بچو کیونکہ میں نے رسول اللہ اور ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ نمازیں پڑھی ہیں اور میں نے کسی ایک کو بھی ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ پڑھتے نہیں سنا قرأت ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے شروع کیا کرو۔ (حنفیہ)

☆ خلاصۃ الباب جہر اسماء کا مسئلہ معرکہ آراء مسائل میں سے ہے جن میں ایک عرصہ تک زبانی اور قلمی مناظروں کا بازار گرم رہا ہے اور مختلف علماء نے اس مسئلہ پر مشتمل کتابیں لکھی ہیں۔ اس مسئلہ میں تنقیح مذاہب یہ ہے کہ امام مالکؒ کے

کے نزدیک تسمیہ سرے سے مشروع ہی نہیں ہے نہ جہر نہ سر۔ امام شافعیؒ کے نزدیک تسمیہ مسنون ہے اور صلوات جہر یہ میں جہر کے ساتھ اور سر یہ میں سر کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ امام ابو حنیفہؒ امام احمد اور امام الحنفی رحمہم اللہ کے نزدیک بھی تسمیہ مسنون ہے۔ البتہ اسے ہر حال میں سر پڑھنا افضل ہے۔ خواہ صلوٰۃ جہری ہو یا سری۔ اس مسئلہ میں بعض اہل ظاہر مثلاً ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ بھی حنفیہ کے ساتھ ہیں اور بعض محققین شافعیہ نے بھی اس مسئلہ میں حنفیہ کا مسلک اختیار کیا ہے۔ امام مالکؒ کا استدلال عبداللہ بن مغفل کی حدیث باب سے ہے جس میں انہوں نے اپنے صاحبزادہ کو بسم اللہ پڑھنے سے روکا اور اسے بدعت قرار دیا۔ امام شافعیؒ نے جہر بسم اللہ کی تائید میں بہت سی روایات پیش کی ہیں لیکن ان میں سے کوئی روایت بھی ایسی نہیں جو صحیح بھی ہو اور صریح بھی۔ چنانچہ حافظ زیلعیؒ نے نصب الرایہ میں ان کے تمام دلائل کی مفصل تردید کی ہے یہاں اس پوری بحث کو نقل کرنا تو ممکن نہیں جہاں تک حنفیہ کے مستدلات کا تعلق ہے اگرچہ وہ عدوا کم ہیں لیکن سنداً بڑے جلیل القدر عظیم الشان اور صحت کے اعلیٰ معیار پر ہیں۔ چنانچہ حنفیہ کی پہلی دلیل مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: ((قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان فلم اسمع احدا منهم یقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم)) یہی روایت نسائی میں ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے: ((صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان فلم اسمع احدا منهم یجہر بسم اللہ الرحمن الرحیم))۔ جس سے واضح ہو گیا کہ صحیح مسلم کی روایت میں قراءت کی نفی سے جہر کی نفی مراد ہے۔ (۲) نسائی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت: ((صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یسمعنا قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم و صلی بنا ابوبکر و عمر فلم نسمعہا منها))۔ اس سے واضح ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا نشاء جہر تسمیہ کی نفی کرنا ہے نہ کہ نفس قراءت کی۔ (۳) تیسری دلیل حضرت عبداللہ بن مغفل کی حدیث باب ہے جس میں فرماتے ہیں: ((سمعی ابی و انا فی الصلوٰۃ اقول بسم اللہ الرحمن الرحیم فقال ابی بنی محدث ایاک والحدث قال ولم ارا احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابغض الیہ الحدث فی الاسلام وقد صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی بکر و عمر و عثمان فلم اسمع احدا منهم یقولہا فلا تقلہا اذا انت صلیت فقل الاحمد للہ رب العلمین))۔ اس لیے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی جو روایت ہم نے اوپر ذکر کی ہے اس میں جہر کی نفی ہے لہذا یہاں بھی یہی مراد ہوگی۔ اس پر شافعیہ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس میں عبداللہ بن مغفل کے صاحبزادے مجہول ہیں لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ محدثین نے تصریح کی ہے کہ ان کا نام یزید ہے اور ان سے تین راوی روایت کرتے ہیں اور اصول حدیث کا قاعدہ ہے کہ جس شخص سے روایت کرنے والے دو ہوں اس کی جہالت رفع ہو جاتی ہے اور یہاں تو ان سے روایت کرنے والے دو سے زائد ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ حدیث عبداللہ بن مغفل حدیث حسن ہے۔ نیز اس مفہوم کی روایت نسائی میں بھی آئی ہے اور امام نسائی نے اس پر سکوت کیا ہے جو ان کے نزدیک کم از کم حسن ہونے کی دلیل ہے۔ (۴) امام طحاویؒ وغیرہ نے روایت نقل کی ہے: ((عن ابن عباسؓ فی الجہر بسم اللہ الرحمن الرحیم قال ذلک فعل العذاب)) نیز طحاوی ہی میں حضرت ابو وائل سے مروی ہے: "قال کان عمرؓ علی لا یحبہا بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بالتأمین"۔

بہر حال یہ تمام روایات صحیح اور صریح ہونے کی بناء پر امام شافعیؒ کے مستدلات کے مقابلہ میں راجح ہیں۔

## ۵: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

## بَابُ : نماز فجر میں قرأت

۸۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا شَرِيكَ وَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ قُطَيْبِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ : ﴿وَالنَّحْلَ بِاسِقَاتِ لَهَا طَلْعَ نَضِيدٍ﴾ [ق : ۱۰]

۸۱۶: حضرت قطیبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے : انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز صبح میں ﴿وَالنَّحْلَ بِاسِقَاتِ لَهَا طَلْعَ نَضِيدٍ﴾ (سورہ ق) کی قراءت فرماتے سنا۔

۸۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَصْبَغٍ مَوْلَى عُمَرُو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ كَمَا بَيَّ أَسْمَعُ قِرَاءَتَهُ : ﴿فَلَا أَقْسِمُ بِالْخُنُسِ الْجَوَارِ الْكُنُسِ﴾ [التکویر : ۱۵-۱۶]

۸۱۷: حضرت عمرو بن حریثؓ فرماتے ہیں : میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قرأت فرمائی گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ﴿فَلَا أَقْسِمُ بِالْخُنُسِ الْجَوَارِ الْكُنُسِ﴾ پڑھنا سماعت میں رس گھول رہا ہے۔

۸۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرزَةَ ح وَ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ تَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَهُ أَبُو الْمُنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مَائَتَيْنِ السِّتِينَ إِلَى الْمِائَةِ

۸۱۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ساٹھ سے سوتک (آیات مبارکہ کی) تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا خَلْفٌ تَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُجَّاجِ الصُّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا قِيْلِيلٍ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ

۸۱۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تھے تو ظہر میں پہلی رکعت دوسری کی نسبت ذرا لمبی رکھتے اور صبح کی نماز میں بھی ایسا ہی کرتے۔ (اور یہی نبی کریم ﷺ کا معمول رہا)۔

۸۲۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّائِبِ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِالْمُؤْمِنُونَ فَلَمَّا آتَى عَلَى ذِكْرِ عِيسَى أَصَابَتْهُ شَرْقَةٌ فَرَمَعَ يَدَيْهِ سَخْلَةً

۸۲۰: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورہ مؤمنون کی قرأت فرمائی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا یعنی: ﴿وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ...﴾ تو آپ ﷺ کو کھانسی اٹھی اس لئے آپ رکوع میں چلے گئے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ باب نماز فجر میں قراءت کی مقدار مسنون سے متعلق ہے۔ اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ فجر اور ظہر میں طوالت مفصل، عصر اور عشاء اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا مسنون ہے اور اس میں اصل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مکتوب ہے جو انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا اس میں یہی تفصیل مذکور ہے اس



خط کے کئی حصے امام ترمذی نے اپنی جامع ترمذی میں نقل کیے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول بھی احادیث باب میں ذکر کیا گیا ہے البتہ کبھی اس کے خلاف بھی ثابت ہے۔ مثلاً مغرب کی نماز میں سورہ طور سورہ مرسلات اور سورہ دخان کا پڑھنا۔

### باب: جمعہ کے دن نماز فجر میں قرأت

۸۲۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ المبارک کے روز نماز فجر میں ﴿الْم تَنْزِيلُ﴾ (السجدہ: ۱) یعنی سورہ سجدہ اور ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾ (الانسان: ۱) کی قرأت فرماتے۔

۸۲۲: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر میں ﴿الْم تَنْزِيلُ﴾ اور ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾ کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔

۸۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۸۲۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر میں ﴿الْم تَنْزِيلُ﴾ اور ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾ کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔

### باب: ظہر اور عصر میں قراءت

۸۲۵: حضرت قزعا فرماتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدری سے رسول اللہ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔

### ۶: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۸۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعْوِلٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي النَّجْدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ﴿الْم تَنْزِيلُ﴾ [السجدة: ۱] السُّجْدَةِ وَ ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾ [الانسان: ۱]

۸۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَهَانَ ثَنَا غَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ مُضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الْم تَنْزِيلُ﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾

۸۲۳: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الْم تَنْزِيلُ﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾

۸۲۴: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنبَأَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنبَأَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الْم تَنْزِيلُ﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾

قَالَ إِسْحَقُ هَكَذَا ثَنَا عَمْرُو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لَا أَشْكُ فِيهِ

### ۷: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۸۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قُرْظَةَ قَالَ

سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ فِي ذَلِكَ خَيْرٌ قُلْتُ بَيْنَ رَجَمِكَ اللَّهُ قَالَ كَانَتْ الصَّلَاةُ تَقَامُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرُ فَيُخْرَجُ أَحَدُنَا إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ فَيَجِيءُ فَيَتَوَضَّأُ فَيَجِدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ.

۸۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ أَبِي مُغَمَّرٍ قَالَ قُلْتُ لِحَبَابٍ بَابِي شَيْءٌ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ بِاضْطِرَابٍ لِحَبَابِهِ

۸۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْخَنْبِيُّ ثَنَا الضُّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَبَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فُلَانٍ قَالَ وَكَانَ يُطِيلُ الْأُولَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْآخَرَتَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ.

۸۲۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا الْمُسْمُودِيُّ ثَنَا زَيْدُ الْعَمِيِّ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اجْتَمَعَ ثَلَاثُونَ بَنِيًّا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا تَعَالَوْا حَتَّى نَقِيسَ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيهِ مِنَ الصَّلَاةِ فَمَا اخْتَلَفَ مِنْهُمْ رَجُلَانِ فَقَاسُوا قِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ بِقَدْرِ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الرَّكْعَةِ الْآخَرَى قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَقَاسُوا ذَلِكَ فِي الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ النِّصْفِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الْآخَرَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ.

۸: بَابُ الْجَهْرِ بِالْآيَةِ أَحْيَانًا فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ

وَالْعَصْرِ

۸۲۹: حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُوَيْعٍ ثَنَا

فرمایا: تمہارے لئے اس میں کوئی بھلائی نہیں (کیونکہ تم رسول اللہ کی مثل لمبی نماز شاید نہ پڑھ سکو) میں نے عرض کیا: اللہ آپ پر رحم فرمائے بتائیے تو کسی۔ فرمایا: رسول اللہ کیلئے ظہر کی نماز کی اقامت کہی جاتی تو ہم میں سے ایک بقیع کی طرف نکل جاتا اور قضاء حاجت کے بعد آ کر وضو کرتا تو رسول اللہ ﷺ کو ظہر کی پہلی رکعت میں پاتا۔

۸۲۶: حضرت ابی معمر کہتے ہیں: میں نے حضرت حباب سے عرض کیا کہ آپ کو ظہر اور عصر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرأت کرنے کا کیسے علم ہوتا تھا۔ فرمایا: آپ کی ریش مبارک کے ملنے اور حرکت کرنے سے۔

۸۲۷: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: میں نے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ فلاں صاحب سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا نیز فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں پہلی دو رکعتوں کو لمبا اور دوسری دو رکعتوں کو مختصر کرتے تھے اور عصر کو بھی مختصر ادا فرماتے تھے۔

۸۲۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس بدری صحابہ جمع ہوئے اور انہوں نے کہا: آؤ سری نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی مقدار کا اندازہ لگائیں پھر ان میں سے دو میں بھی اختلاف نہ ہو اسب نے یہی اندازہ لگایا کہ ظہر کی پہلی رکعت میں قرأت تیس آیات کی بقدر تھی دوسری رکعت میں اس سے آدھی اور عصر میں ظہر کی آخری دو رکعتوں سے آدھی۔

چاپ: کبھی کبھار ظہر و عصر کی نماز میں ایک

آیت آواز سے پڑھنا

۸۲۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے پہلی دو رکعتوں میں قرأت فرماتے اور کبھی کبھار ایک آیت سنوا دیتے۔

۸۳۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے تو ہم سورہ لقمان اور ذاریات کی کچھ آیات کے بعد ایک آیت سن لیتے۔

### باب: مغرب کی نماز میں قرأت

۸۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی والدہ (لبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں والمُرسَلات عرفا کی قرأت فرماتے سنا۔

۸۳۲: حضرت جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب میں سورہ طور کی قرأت فرماتے سنا۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ دوسری روایت میں فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو ﴿أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمْ الْخَالِقُونَ﴾ سے ﴿فَلْيَايُتُ مَسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ﴾ تک کی قرأت فرماتے سنا تو میرا دل منہ کو آنے لگا۔

۸۳۳: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔

### باب: عشاء کی نماز میں قرأت

۸۳۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ﴿وَالنِّسَاءِ وَالزُّنُورِ﴾ کی قراءت فرماتے

هَشَامُ الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِنَافِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ يُسْمِعُنَا آيَةً أَحْيَانًا.

۸۳۰: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ ثَنَا سَلَمٌ بْنُ قَتِيْبَةَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرَ فَتَسْمَعُ مِنْهُ آيَةً بَعْدَ الْآيَاتِ مِنْ سُورَةِ لُقْمَانَ وَالذَّارِيَاتِ.

### ۹: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

۸۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ (قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ هِيَ لُبَابَةُ) أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا.

۸۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ.

قَالَ جُبَيْرٌ فِي غَيْرِ هَذَا الْخَبَرِ فَلَمَّا سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ (أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمْ الْخَالِقُونَ إِلَى قَوْلِهِ فَلْيَايُتُ مَسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ) كَادَ قَلْبِي يَطِيرُ.

۸۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَدْرٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

### ۱۰: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ

۸۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّادَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي زَالِدَةَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ غَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ

شا۔

الْأَجْرَةَ. قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ بِالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ.

☆ خلاصۃ الباب صحیحین کی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ جس کا ذکر حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث میں کیا ہے سفر سے متعلق ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کی کسی ایک رکعت میں سورۃ التین پڑھی تھی۔

۸۳۵: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے یہی مضمون دوسری سند سے بھی مروی ہے اس میں یہ بھی فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوش آواز انسان نہیں سنا (یا فرمایا) عمدہ قرأت والا شخص نہیں سنا۔

۸۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُرَّارَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ مِثْلَهُ قَالَ فَمَا سَمِعْتُ إِنْسَانًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِرَاءَةً مِنْهُ .

۸۳۶: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں حضرت معاذ بن جبلؓ نے اپنے ساتھیوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو بہت لمبی پڑھائی (لمبی قرأت فرمائی) اس پر نبیؐ نے فرمایا: وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَىٰ وَأَقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي كَرَّمَهُ

۸۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (أَقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَىٰ وَ أَقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ).

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث کی خاص ہدایت جو ہمارے موضوع سے متعلق ہے بس یہ ہے کہ ائمہ مساجد کو چاہیے کہ وہ اتنی طویل نماز نہ پڑھائیں جو مقتدیوں کے لیے باعث مشقت ہو جائے خاص کر ضعیفوں، کمزوروں اور مزدور پیشہ لوگوں کا لحاظ رکھیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ اتنی تیز رفتاری سے نماز پڑھائیں کہ رکوع و سجود کا بھی پتہ نہ چلے۔ بہر حال تمام ارکان اعتدال پر ہی ہونے چاہئیں۔

باب: امام کے پیچھے قرأت کرنا

۱۱: بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

۸۳۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جو نماز میں فاتحہ الکتاب کی قرأت نہ کرے اس کی نماز نہیں۔

۸۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ وَ إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

۸۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز میں ام القرآن نہ پڑھی اس کی نماز ناقص و ناتمام ہے (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: اے

۸۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ

خداج غیر تمام۔

ابو ہریرہ! میں بسا اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو آپؐ نے میرا بازو دبایا اور (آہستگی سے) فرمایا: (ایسی صورت میں) اس کو اپنے دل ہی دل میں پڑھ لیا کر۔

فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَإِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ لَفَعْمَزُ ذِرَاعِي وَ قَالَ يَا فَارِسِيُّ! اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ.

۸۳۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر رکعت میں الحمد للہ اور سورۃ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں قرض ہو یا غیر فرض۔

۸۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ ح وَ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَامُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي سَفْيَانَ الشَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ) وَ سُورَةٍ فِي فَرِيضَةٍ أَوْ غَيْرِهَا.

۸۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا کہ ہر وہ نماز جس میں امّ القرآن نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

۸۴۰: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزْرِيُّ قَامُ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (كُلُّ صَلَاةٍ لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِأَمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خَدَاجٌ).

۸۴۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں فاتحہ الکتاب نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

۸۴۱: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّكِينِ قَامُ يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ السُّلَمِيُّ قَامُ حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ صَلَاةٍ وَلَا يَقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خَدَاجٌ فَهِيَ خَدَاجٌ.

۸۴۲: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ایک صاحب نے سوال کیا کیا میں قرأت کر لیا کروں جبکہ امام قرأت کر رہا ہو۔ فرمایا: ایک صاحب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا ہر نماز میں قرأت ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی۔ اس پر لوگوں میں سے ایک صاحب نے کہا کہ اب تو یہ لازم ہو گئی۔

۸۴۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَامُ إِسْحَاقُ بْنُ سَلِيمَانَ قَامُ مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اقْرَأْ وَ الْإِمَامُ يَقْرَأُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَعَمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجِبَ هَذَا. (قال المزهي هو موقوف)

۸۴۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ الکتاب اور سورۃ پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں فاتحہ الکتاب۔

۸۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَامُ سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَامُ شُعْبَةُ عَنْ مُسْعَرٍ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُورَةٍ وَ فِي الْآخِرَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

خلاصۃ الباب ☆ اس باب میں نماز میں سورۃ فاتحہ کی قراءت کی حیثیت کے تعین کا بیان کیا گیا ہے۔ بعض حضرات اس کی بھی رکیت کے قائل ہیں اور بعض عدم رکیت کے یا اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں بعض اس کی فرضیت کے قائل ہیں اور

بعض وجوب کے۔

(۱) امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس کے وجوب کے قائل ہیں 'فرضیت کے نہیں۔ وہ مطلق قراءت کو فرض قرار دیتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک سورۃ فاتحہ اور حم سورۃ دونوں کا حکم ایک ہے یعنی دونوں واجب ہیں عندہم ان میں سے کسی ایک کے ترک سے فرض تو ساقط ہو جاتا ہے لیکن نماز واجب الاعادہ رہتی ہے۔ (۲) ائمہ ثلاثہ اس کی رکنیت یعنی فرضیت کے قائل ہیں 'عندہم ترک صلوٰۃ سے نماز فاسد ہو جاتی ہے وہ ضم سورت کو مسنون یا مستحب قرار دیتے ہیں۔ (۳) امام احمد فرماتے ہیں کہ الفاتحۃ لا تتعین بلکہ قرآن کا جو نسا حصہ بھی پڑھا جائے۔

ائمہ ثلاثہ عبادہ ابن الصامت کی اس روایت سے قراءت فاتحہ کی رکنیت اور فرضیت پر استدلال کرتے ہیں۔ اس روایت کو ترمذی میں نقل کیا گیا ہے جس میں صراحت آ گیا ہے کہ: ((لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الكتاب)) علماء احناف اس کے متعدد جواب دیتے ہیں:

(۱) یہ 'لا' نفی کے لیے ہے مگر محققین 'شارحین حدیث اس توجیہ کو پسند نہیں کرتے۔ ابن الہمام فرماتے ہیں کہ یہاں 'لا' کو نفی کمال کے لیے لیا جائے تو لا صلوٰۃ اجلا المسجد اراضی المسجد)) (دارقطنی) کی رو سے فاتحہ کو واجب قرار دینا بھی مشکل ہو جائے گا جبکہ دارقطنی کی اس روایت میں لافنی کمال کے لیے ہے لیکن مسجد میں نماز ادا کرنا واجب صلوٰۃ نہیں لہذا اگر جہاں مسجد گھر میں نماز پڑھے تو اس کی نماز واجب الاعادہ نہیں ہوتی۔ اس کا تقاضا تو یہی ہے کہ فاتحہ کے چھوڑنے والے کی نماز بھی واجب الاداء نہ ہو حالانکہ احناف اس کو واجب الاعادہ قرار دیتے ہیں۔ (۲) یہ لافنی کمال کے لیے نہیں تھی 'ذات کے لیے ہے حالانکہ احناف اس کو واجب الاعادہ قرار دیتے ہیں۔ (۲) یہ لافنی کمال کے لیے نہیں نفی ذات کے لیے ہے مقصد یہ ہے کہ عدم قراءت کی صورت میں نماز بالکل فاسد ہو جاتی ہے۔ یہاں قراءت سے مراد صرف فاتحہ نہیں بلکہ مطلق قراءت ہے۔ اس توجیہ کی ترجیح کی وجہ یہ ہے کہ یہی روایت مسلم ج ۱ ص ۱۶۹ اور نسائی ج ۱ ص ۱۰۵ میں فاتحہ کے بعد فماعد کے الفاظ کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔ بعض روایات میں فمازاد بعض میں وما تیسر اور بعض میں سورۃ اور بعض میں معہا شیء کے الفاظ آئے ہیں جس کا معنی یہ ہوگا کہ جو شخص فاتحہ اور 'ما زاد' (کچھ اور) 'ما فساد' (اس سے زیادہ) نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوگی لہذا جب قراءت بالکل منہی ہوگی تو عدم صلوٰۃ (نماز نہ ہونے) کا حکم لگے گا۔ اس حدیث میں مذکورہ اضافی الفاظ کے پیش نظر ائمہ ثلاثہ کو چاہیے کہ فاتحہ کے ساتھ ساتھ وصا عدا یا مازاد کی رکنیت کے بھی قائل ہوں تو جو جواب وہ و مازاد وغیرہ کی عدم رکنیت کا دیں گے وہی جواب ہماری طرف سے فاتحہ کی عدم رکنیت کا ہوگا۔ فمما هو جوابہم فہو جوابنا (۳) اگر بالفرض یہ تسلیم کر لیا جائے کہ فصا عدا یا مازاد وغیرہ کی زیارتی کا ثبوت نہیں ہے تب بھی حدیث میں فاتحہ پر ب کا دخول اس بات کی دلیل ہے کہ فاتحہ کے علاوہ کچھ اور بھی پڑھنا مقصود ہے کیونکہ افعال ب کے واسطے کے بغیر متعدی ہوں تو مراد یہ ہوتی ہے کہ مفعول بہ کل مفعول ہے اس کے ساتھ مفعولیت میں کوئی اور شریک نہیں ہے اور جب بواسطہ ب کے متعدی ہو تو مراد یہ ہوتی ہے کہ مفعول بہ بعض مفعول ہے اور مفعولیت میں کوئی اور بھی اس کے ساتھ شریک ہے۔ مثلاً بخاری میں ہے ((قرأ علیہم سورۃ الرحمن)) تو جہاں قراءت بغیر ب کے متعدی سے مراد یہ ہے کہ سورۃ رحمن پڑھی اس کے ساتھ اور کچھ نہیں پڑھا اور احادیث میں قراءت کی ب کے ساتھ تعدیہ بھی آیا ہے مثلاً یقرأ بالطور کذا فی المغرب بالطور اور کما یقرأ فی القرآن المجید وغیرہ کے الفاظ آئے ہیں۔ مراد ظاہر

ہے کہ سورۃ طور اور سورۃ ق تہا نہیں پڑھیں بلکہ ان کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھا لہذا حدیث زیر بحث میں ب کے دخول کے بعد مراد یہ ہوگی کہ مفعول کل مقرر نہیں ہے بلکہ جز و مقرر ہے اور اس سے اس طرف اشارہ ملتا ہے کہ نماز میں صرف فاتحہ نہیں پڑھی جائے گی بلکہ اس کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھا جائے گا یعنی ضم سورۃ کرنا ہوگا۔ لہذا اس حدیث سے حنفیہ کی تردید نہیں ہوئی۔

## ۱۲: بَابُ فِي سَكْتِي الْإِمَامِ

## باب: امام کے دو سکوتوں کے بارے میں

۸۳۴: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ جَمِيلٍ الْعَتَكِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ سَكَّتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عُمَرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ فَكَتَبْنَا إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ بِالْمَدِينَةِ فَكَتَبَ أَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ.

۸۳۴: حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ دونوں سکوتوں کو میں نے رسول اللہؐ سے (یکھ کر) محفوظ کیا تو عمران بن حصینؓ نے اس کا انکار کیا تو ہم نے ابی بن کعبؓ کو مدینہ خط لکھا انہوں نے (جواب میں) لکھا کہ سمرہ نے (بات کو) یاد رکھا۔ حضرت سعیدؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت قتادہؓ سے پوچھا یہ دو سکوتے کیا ہیں؟ فرمایا: ایک نماز میں داخل ہوتے ہی اور دوسرے قرأت سے فارغ ہو کر پھر قتادہؓ نے فرمایا: جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ (تو بھی سکتہ خفیفہ کرے آمین کہنے کے لئے) فرمایا: صحابہ کو پسند تھا کہ امام قرأت سے فارغ ہو تو خاموش ہو جائے تاکہ اس کا دم ٹھہر جائے۔

قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ: مَا هَاتَانِ السَّكَّتَانِ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ.

ثُمَّ قَالَ بَعْدَ وَإِذَا قَرَأَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾

قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ أَنْ يَسْكُتَ حَتَّى يَتَرَاذَ إِلَيْهِ نَفْسُهُ.

۸۳۵: حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نماز میں دو سکوتے محفوظ کئے ایک قرأت سے قبل اور دوسرا رکوع کے وقت تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار فرمایا تو لوگوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر پوچھا۔ آپ نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق فرمائی۔

۸۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ خَدَّاشٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَشْكَابَ قَالَا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمُرَةُ حَفِظْتُ سَكَّتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ سَكْتَةً قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَ سَكْتَةً عِنْدَ الرُّكُوعِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ عُمَرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ فَكَتَبُوا إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَصَدَّقَ سَمُرَةَ.

☆ خلاصۃ الباب: قراءۃ فاتحہ سے پہلے ایک سکتہ متفق علیہ ہے جس میں ثناء پڑھی جاتی ہے۔ صرف امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت اس کے خلاف ہے۔ دوسرا سکتہ فاتحہ کے بعد ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اس میں سر آ آمین کہی جائے گی اور شافعیہ و حنابلہ کے نزدیک سکوت محض ہوگا۔ ایک تیسرا سکتہ قراءت کے بعد رکوع سے پہلے ہے جو سانس ٹھیک کرنے کے لیے ہے۔ شافعیہ و حنابلہ اس سکتہ کو مستحب قرار دیتے ہیں۔ حنفیہ میں سے علامہ شافعی نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر قراءت کا اختتام اسماء حسنیٰ میں سے کسی اسم پر ہو رہا ہو جیسے: ﴿وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ تو سکتہ مستحب نہیں بلکہ اس کا تکبیر کے ساتھ

وصل (ملانا) کرنا اولیٰ ہے۔ لیکن محققین حنفیہ نے یہ فرمایا کہ اس تفصیل کی بنیاد محض قیاس ہے اور حدیث باب میں قنَادَہ کا قول قراءۃ کے بعد سکتہ کے مسنون ہونے پر دلالت کر رہا ہے۔ اس لیے قیاس کے مقابلہ میں اسے ترجیح ہونی چاہیے اور سکتہ کو مسنون ماننا چاہیے۔ واذا قرأ ولا الصالین پچھلے جملے واذا قرأ من القراءۃ ہی کا بیان ہے اور بعض حضرات نے یہ فرمایا کہ حضرت قنَادَہ نے واذا قرأ من الصالین کہہ کر اپنی جانب سے تیسرے سکتہ کو بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

### ۱۳: بَابُ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا

پاب: جب امام قرأت کرے تو خاموش ہو جاؤ

۸۳۶: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: امام کو اس لئے مقرر کیا گیا کہ اس کی اقتداء کی جائے لہذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت

کرے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع

کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ

کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی

بیٹھ کر نماز پڑھو۔

بیٹھ کر نماز پڑھو۔

بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۸۳۷: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: جب امام قرأت کرے تو تم خاموش ہو جاؤ

جب وہ قعدہ میں ہو تو تمہارا سب اول ذکر تشہد ہونا

چاہئے۔

۸۳۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے

صحابہ کو نماز پڑھائی ہمارا خیال ہے صبح کی نماز تھی۔ نماز

کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی

نے قرأت کی؟ ایک صاحب نے عرض کیا: میں نے

(قرأت کی)۔ فرمایا: میں بھی کہہ رہا تھا کہ کیا ہوا مجھ سے

قرآن میں نزاع کیا جا رہا ہے۔

۸۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول

۸۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا تَكَبَّرَ فَتَكَبَّرُوا وَ

إِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَإِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا

الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا آمِينَ. وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا

سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا

أَجْمَعِينَ.

۸۳۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ ثنا جَرِيرٌ عَنْ

سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَابٍ عَنْ جِطَّانِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَّاشِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ

فَلْيَكُنْ أَوَّلُ ذِكْرٍ أَحَدِكُمْ التَّشَهُّدَ.

۸۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا

ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ أَكْكِيمَةَ قَالَ

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ صَلَّى

النَّبِيُّ ﷺ بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ نَظْنُ أَنَّهَا الصُّبْحُ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ

مِنْكُمْ مَنْ أَحَدٌ؟ قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنَا غُ

الْقُرْآنَ.

۸۳۹: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا مَعْمَرُ



عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ أَكْثِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ قَالَ لَمَسْكُتُوا بَعْدُ فِيمَا جَهَرَفِيهِ الْإِمَامُ۔  
 اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر سابقہ مضمون ذکر کیا اور اس میں یہ بھی فرمایا کہ اس کے بعد جہری نماز میں صحابہ نے سکوت اختیار کیا (یعنی قرأت کرنا چھوڑ دی)

۸۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔  
 ۸۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس کا امام ہو (یعنی جو باجماعت امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

**خلاصۃ الباب ☆** یہ حدیث حنفیہ کی پہلی دلیل ہے۔ ابو داؤد میں بھی وذا قرا فانصتوا کے الفاظ کے ساتھ منقول ہے۔ نواب صدیق حسن خان اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ”رجال اسنادہ ثقات“ [دلیل الطالب ص: ۲۹۴] اس تفصیلی حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک عمل کے بارے میں طریقہ بیان فرماتے ہیں۔ اگر فاتحہ اور سورۃ کی قراءۃ کے بارے میں کوئی علیحدہ علیحدہ حکم ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ضرور واضح فرماتے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں: ((واذا قرا فانصتوا)) جب امام قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو۔ پر اکتفاء فرما کر یہ بات واضح فرمادی کہ جب امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث چار صحابہ کرام سے مروی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت انس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما۔ ان میں سے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیثوں میں یہ زیادتی موجود نہیں۔ احادیث کے تتبع اور غور کرنے سے اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث دو مرتبہ ارشاد فرمائی ایک مرتبہ: ((واذا قرا فانصتوا)) بھی اس میں شامل تھا اور ایک میں شامل نہیں تھا۔ پہلی مرتبہ آپ ﷺ نے یہ حدیث گھوڑے سے گرنے کے واقعہ میں جو ۵ھ میں پیش آیا تھا بیان فرمائی تھی جب آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی صحابہ کرام اس وقت آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھے رہے تھے تو آپ ﷺ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا اور نماز کے بعد یہ حدیث ارشاد فرمائی اور آخر میں فرمایا: ((واذا صلی جالساً فصلوا جلوساً)) جیسا کہ روایت عائشہ سنن ابی داؤد میں ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ تو ہیں: ((واذا صلی قاعداً فصلوا قعوداً اجمعون)) جیسا کہ ترمذی میں ہے۔ چونکہ اس موقع پر آپ ﷺ کا اصل منشاء یہ مسئلہ بیان کرنا تھا کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہو تو مقتدیوں کو بھی بیٹھ کر ہی نماز پڑھنی چاہیے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر میں تمام ارکان صلوٰۃ کا استیعاب نہیں فرمایا بلکہ ضمناً بعض دوسرے ارکان کا ذکر آ گیا۔ بہر حال استیعاب چونکہ مقصود نہیں تھا اس لیے اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ((واذا قرا فانصتوا)) کا جملہ ارشاد نہیں فرمایا۔ پھر اس موقع پر چونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دونوں موجود تھے اس لیے انہوں نے: ((انما جعل الامام لیؤتم بہ)) کی حدیث کو ((واذا قرا فانصتوا)) کی زیادتی کے بغیر روایت کیا اور اس موقع پر حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ میں موجود نہیں تھے کیونکہ حافظ ابن حجر کی تصریح کے مطابق گھوڑے سے گرنے کا واقعہ ۵ھ میں پیش آیا اس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مشرف باسلام نہیں ہوئے تھے۔

اس لیے کہ وہ ۷ھ میں اسلام لائے۔ اسی طرح حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حبشہ میں تھے وہ بھی ۷ھ میں حبشہ سے واپس آئے اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ حضرات جس حدیث کی روایت کر رہے ہیں وہ سقوط عن الفرس (گھوڑے سے گرنے) کے واقع کے بعد یعنی ۷ھ میں یا اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ اس وقت چونکہ اس حدیث کا منشاء قاعدہ کلیہ بیان کرنا تھا کہ مقتدی کو امام کی متابعت کرنی چاہیے اس لیے اس موقع پر آپ ﷺ نے تمام ارکان میں متابعت کا طریقہ بتایا اور ((واذا قرأ فانصتوا)) کا بھی اضافہ فرمایا۔ لہذا حضرت انس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کی حدیث کا واقعہ بالکل جدا ہے اور اس کا سابق بھی مختلف ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کی حدیث کا واقعہ بالکل جدا اور سیاق بھی جدا ہے اور پہلے واقعہ میں ((واذا قرأ فانصتوا)) کے موجود نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی حضرات حنفیہ کی دلیل ہے یہ حدیث صحیح بھی ہے اور مسلک حنفیہ پر صریح بھی ہے کیونکہ اس میں ایک قاعدہ کلیہ بیان کیا گیا ہے پھر اس حدیث میں مطلق قراءت کا حکم بیان کیا گیا ہے جو قراءۃ فاتحہ اور قراءۃ سورۃ دونوں کو شامل ہے لہذا دونوں میں امام کی قراءت حکماً مقتدی کی قراءت سمجھی جائے گی لہذا مقتدی کا قراءت ترک لازم نہیں آتا۔ واضح رہے کہ حدیث جابر جو ابن ماجہ میں ہے اس کا مدار جابر جعفی ہے جو کہ ضعیف ہے لیکن ہمارے پاس اس حدیث کے طریق متعدد ایسے موجود ہیں کہ جن پر نہ جابر جعفی کا واسطہ آتا ہے اور نہ اور متکلم فیہ راویوں کا۔ احناف نظر سے ملاحظہ کیجئے: (۱) پہلا طریق: مصنف ابن ابی شیبہ میں مذکور ہے: ”حدثنا مالک بن اسمعیل عن حسن بن صالح عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل من کان لہ امام فقراءتہ لہ قراءۃ“ اور حسن بن صالح کا سماع ابو الزبیر ثابت ہے اس لیے کہ حسن بن صالح کی ولادت ۱۰ھ میں ہوئی اور ابو الزبیر کی وفات ۲۸ھ میں ہوئی لہذا دونوں میں معاشرت ثابت ہوئی جو امام مسلم کے نزدیک صحت حدیث کے لیے کافی ہے۔ اس طریق کے علاوہ تین طرق اور بھی ہیں جو تمام کے تمام بالکل صحیح ہیں جن میں سے کسی میں بھی جابر جعفی، حسن بن عمارہ اور لیث بن ابی سلیم حتیٰ کہ امام ابو حنفیہ کے تحت واسطہ بھی نہیں۔ یہ خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد سے ان کی حدیث کی تائید ہوتی ہے جو ترمذی میں موجود ہے۔ بقول من صلی رکعۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فلم یصل ان ان یکون والا الامام۔ مطلب یہ ہے اگر کسی نے نماز کی کسی رکعت میں ام القرآن نہیں پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی مگر مقتدی اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ خلاصہ یہ کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بلاشبہ صحیح اور ثابت ہے اور اس پر عائد کیے جانے والے تمام اعتراضات غلط ہیں۔ علاوہ ازیں مختلف فیہ مسائل میں فیصلہ اس بنیاد پر بھی ہوتا ہے کہ اس بارے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مسلک اور معمول کیا تھا اس رخ سے اگر دیکھا جائے تو بھی حنفیہ کا پلہ بھاری نظر آتا ہے اور بہت سے آثار صحابہ ان کی تائید میں ملتے ہیں۔ علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں لکھا ہے کہ ترک القراءۃ فاتحہ خلف الامام کا مسلک تقریباً اسی صحابہ کرام سے ثابت ہے جن میں متعدد صحابہ کرام اس سلسلہ میں بہت مشہور تھے یعنی خلفاء اربعہ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت زید بن ثابت، حضرت جابر، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم۔

## ۱۴ : بَابُ الْجَهْرِ بِآمِينَ

## پاؤں: آواز سے آمین کہنا

۸۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا  
ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا آمَنَ الْقَارِئُ  
فَآمَنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُوَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ  
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۸۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قرأت کرنے والا (یعنی امام) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں تو جس کی آمین فرشتوں کے موافق اور برابر ہوئی اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۸۵۲: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَجَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ  
الْأَعْلَى ثَنَا مَعْمَرٌ وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ الْمَصْرِيُّ  
وَهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْخَرَّائِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ  
جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا آمَنَ الْقَارِئُ  
فَآمَنُوا فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۸۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قرأت کرنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گئی اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۸۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ثَنَا  
بِشْرِ بْنُ زَالِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمٍّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ تَرَكَ النَّاسُ التَّائِمِينَ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
إِذَا قَالَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ آمِينَ.  
حَتَّى يَسْمَعَهَا أَهْلُ الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَيَرْتَجِعُ بِهَا الْمُسْجِدَ.

۸۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں نے آمین کہنا چھوڑ دیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھتے تو آمین کہتے حتیٰ کہ صفِ اول والے بھی اس کو سن لیتے۔

۸۵۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَمِيدُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ  
جُحَيْبَةَ بِنْتِ عَدَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا  
قَالَ: ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ: آمِينَ.

۸۵۴: خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہتے تو آمین کہتے۔

۸۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ  
الْوَاسِطِيُّ قَالَا ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ  
عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ  
فَلَمَّا قَالَ (وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ (آمِينَ) فَسَمِعْنَاهَا.

۸۵۵: حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی جب آپ نے ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہا تو آمین بھی کہا اور ہم نے اس کو سنا۔

۸۵۶: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ

۸۵۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ

عبد الوارث ثنا حماد بن سلمة ثنا سهيل بن ابي صالح  
عن ابيه عن عائشة عن النبي ﷺ قال ما حسدتكم اليهود  
على شيء ما حسدتكم على السلام والتأمين .  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود نے کسی چیز کی  
وجہ سے تم سے اتنا حسد نہیں کیا جتنا سلام اور آمین کی وجہ  
سے کیا۔

۸۵۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْحَلَالُ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا  
مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ مُسَهَّرٍ قَالَا ثَنَا حَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ  
صَيْحِجٍ الْجَمْرِيُّ ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا حَسَدَتْكُمْ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ مَا  
حَسَدَتْكُمْ عَلَى آمِينَ فَاتَّكِرُوا مِنْ قَوْلِ آمِينَ .  
۸۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا: یہود نے کسی چیز کی وجہ سے تم سے اتنا حسد نہیں کیا  
جتنا آمین کی وجہ سے تم سے حسد کیا لہذا آمین زیادہ کہا  
کرو۔

☆ خلاصہ الباب آمین در اصل قبولیت دعا کی درخواست ہے۔ آمین کا معنی استعجب دعاء نایا فلیکن بدالک  
ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ آمین عربی زبان کا اسم فعل ہے مگر رائج قول یہ ہے کہ یہ لفظ سریانی زبان سے نقل ہو کر آیا  
ہے کیونکہ بائبل کے مختلف صحائف میں بھی یہ کلمہ اسی طرح موجود ہے۔ حافظ ابن حجر نے لکھا ہے جب ایک یہودی عالم نے  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آمین کو سنا تو اس نے اس کی حقانیت کا اعتراف کیا۔ بہر حال آمین میں بندے کی طرف سے  
اس بات کا اظہار ہے کہ میرا کوئی حق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ میری دعا کو قبول ہی کرے۔ اسی لیے مسئلہ دعا کرنے کے بعد  
وہ آمین کر کے پھر درخواست کرتا ہے کہ اے اللہ! محض اپنے کرم سے میری حاجت پوری فرما دے اور میری دعا قبول فرما  
لے۔ اس طرح یہ مختصر سا لفظ رحمت خداوندی کو متوجہ کرنے والی مستقل دعا ہے۔ فرشتوں کی آمین سے موافقت کی مراد  
باب کی پہلی روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے۔ کسی کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہونے کے شارحین حدیث نے  
کئی مطلب بیان کیے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ رائج یہ ہے کہ ملائکہ کی آمین کے ساتھ آمین کہی جائے نہ اس سے پہلے  
ہو نہ اس کے بعد میں اور ملائکہ کی آمین کا وقت وہی ہے جب کہ امام آمین کہتے ہیں۔ اس بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہوگا کہ جب امام سورۃ فاتحہ ختم کر کے آمین کہے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ وہ بھی اسی وقت آمین  
کہیں کیونکہ اللہ کے فرشتے بھی اسی وقت آمین کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ جو بندے فرشتوں کی آمین کے ساتھ  
آمین کہیں گے ان کے سابقہ گناہ معاف فرما دیے جائیں گے۔ علاوہ ازیں سنن ابی داؤد میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے  
فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ ایک شخص کے پاس سے گزرنا ہوا جو  
بڑے الحاج اور انہماک کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اوجب ان ختمہ))  
اگر یہ شخص اپنی دعا پر مہر لگا دے تو یہ ضرور قبول کرا لے گا۔ صحابہؓ میں سے بعض نے عرض کیا: ”بائی شئی یختم؟“ کس چیز کی  
مہر؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ((قال بامین)) یعنی آمین کی مہر لگا دے تو اس کے لیے جنت و مغفرت واجب ہوگئی اور اس کی  
دعا قبول ہوگئی۔ آمین سر اہو یا جہراً جائز ہے اور اس کے جواز پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے البتہ اس کی افضلیت میں اختلاف ہے  
جواز میں نہیں۔ مگر یہ مسئلہ بھی خواہ مخواہ معرکہ کا مسئلہ بنا دیا گیا ہے حالانکہ کوئی بالانصاف صاحب علم اس سے انکار نہیں کر سکتا  
کہ حدیث کے مستند ذخیرے میں جہر کی روایت بھی موجود ہے اور سر کی بھی۔ اسی طرح اس سے بھی کسی کو انکار کی گنجائش نہیں

ہے کہ صحابہ کرامؓ اور تابعین دونوں میں آئین بالجہر کہنے والے بھی تھے اور بالسر کہنے والے بھی اور یہ بجائے خود اس بات کی واضح دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دونوں طریقے ثابت ہیں اور آپ ﷺ کے زمانے میں دونوں طرح عمل ہوا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ آپ ﷺ کے زمانے میں کبھی آئین بالجہر نہ کہی گئی ہو اور آپ ﷺ کے بعض صحابہؓ جہر سے نہ کہتے ہوں۔ اسی طرح یہ بھی قطعاً ناممکن ہے کہ آپ ﷺ کے دور میں اور آپ ﷺ کے سامنے آئین بالسر پر کبھی عمل نہ ہوا ہو اور آپ ﷺ کے بعد بعض صحابہؓ ایسا کرنے لگے ہوں۔ الغرض صحابہؓ اور تابعین میں دونوں طرح کا عمل پایا جاتا اس کی قطعی دلیل ہے کہ عہد نبوی (ﷺ) میں دونوں طرح عمل ہوا ہے۔ پھر ائمہ کے معلومات اور مجتہدات کی بناء پر اس میں اختلاف ہوا کہ اصل اور افضل جہر ہے یا سر؟ جواز سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے۔

## ۱۵: بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

### باب: رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانا

۸۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَابُو عَمْرٍو الضَّرِيرُ قَالُوا لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُخَاذِي بِهِمَا تَكْبِيَهُ وَإِذَا ارْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ الشَّجَدَتَيْنِ.

۸۵۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی (کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے) اور دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۸۵۹: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْعَدَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَضْرٍ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْخَوَرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۸۵۹: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو کانوں کے قریب تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو بھی ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ایسا ہی کرتے۔

۸۶۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا لَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ حَذْوَ مَنْكَبَيْهِ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ وَحِينَ يَرْكَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ.

۸۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہاتھ کندھوں کے برابر تک اٹھاتے۔ نماز شروع کرتے وقت اور رکوع و سجدہ میں جاتے وقت۔

۸۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا رِفْعَةُ بْنُ قُضَاعَةَ الْعَسَاوِيُّ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرِ بْنِ

۸۶۱: حضرت عمیر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں

حَبِيبٌ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ.  
 ۸۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثنا عَبْدُ  
 الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي  
 حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِي  
 غُشْرَةِ مَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَخْلَعَهُمْ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بْنُ رَبِيعٍ قَالَ أَنَا  
 أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا  
 قَامَ فِي الصَّلَاةِ اغْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُجَازِيَ بِهِمَا  
 مُنْكَبَيْهِ ثُمَّ قَالَ ( اللَّهُ أَكْبَرُ ) وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ  
 حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا مُنْكَبَيْهِ فَإِذَا قَالَ ( سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ  
 حَمِدَهُ ) رَفَعَ يَدَيْهِ فَاعْتَدَلَ فَإِذَا قَامَ مِنَ الثَّانِيَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ  
 يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا مُنْكَبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ  
 الصَّلَاةَ.

۸۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا أَبُو عَامِرٍ ثنا فُلَيْحُ بْنُ  
 سُلَيْمَانَ ثنا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو  
 حُمَيْدٍ وَ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ وَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ  
 مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَكَبَّرَ وَ  
 رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ حِينَ كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ  
 وَاسْتَوَى حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ.

۸۶۴: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ ثنا سُلَيْمَانُ  
 بْنُ دَاوُدَ أَبُو أَيُّوبَ الْهَاشِمِيُّ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي  
 الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ  
 الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ  
 طَالِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ

ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے۔

۸۶۲: حضرت عمرو بن عطا کہتے ہیں کہ میں نے ابو حمید  
 ساعدیؓ کو فرماتے سنا: اس وقت وہ رسول اللہ کے ساتھ  
 تشریف فرما تھے جن میں ابو قتادہ بن ربیع بھی تھے۔  
 فرمایا: (ابو حمید ساعدی نے) کہ میں رسول اللہ کی نماز  
 کو آپ سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ جب آپ نماز کے  
 لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور  
 دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ کندھوں کے برابر  
 کرتے پھر فرماتے: اللہ اکبر! اور جب رکوع میں جانے  
 لگتے تو کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب مع اللہ  
 لمن حمدہ کہتے تو ہاتھ اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے  
 اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر  
 کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے جیسے نماز کے شروع میں کیا تھا۔

۸۶۳: حضرت عباس بن سہل ساعدی فرماتے ہیں کہ  
 حضرات ابو حمیدؓ ابو اسیدؓ سہل بن سعدؓ اور محمد بن مسلمہؓ جمع  
 ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ فرمایا: حضرت  
 ابو حمید نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو آپ  
 سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ رسول اللہ کھڑے ہوئے اللہ  
 اکبر کہا اور ہاتھ اٹھائے پھر جب رکوع کے لئے اللہ اکبر کہا  
 تو بھی ہاتھ اٹھائے پھر کھڑے ہوئے اور ہاتھ اٹھائے اور  
 سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ ٹھہر گیا۔

۸۶۴: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب  
 بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب  
 نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو "اللہ اکبر" کہتے اور  
 اپنے کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب  
 رکوع میں جانے لگتے تو بھی ایسا ہی کرتے اور جب

المکثوبۃ کثر ورفع یدیه حتی یكونا حدو منکبہ۔ و إذا اراد أن یرکع فعل مثل ذلک و إذا رفع رأسه من الرکوع فعل مثل ذلک و إذا قام من السجدة فعل مثل ذلک۔

۸۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَنٍ مُحَمَّدٍ الْقَاسِمِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ رِبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ۔

۸۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاةٍ وَإِذَا رَكَعَ۔

۸۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے۔

۸۶۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داخل ہوتے تو ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع میں جاتے تو بھی۔

۸۶۷: وائل بن حجر فرماتے ہیں: میں نے سوچا کہ ضرور رسول اللہ کو دیکھوں گا کہ کیسے نماز ادا فرماتے ہیں۔ آپ قبلہ رو ہو کر کھڑے ہوئے اور ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک اٹھایا پھر جب رکوع کیا تو بھی اتنا ہی ہاتھوں کو اٹھایا پھر جب رکوع سے سر اٹھایا تو بھی اتنا ہی ہاتھوں کو اٹھایا۔

۸۶۸: حضرت جابر بن عبد اللہ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ایسا کرتے اور فرماتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا اور راوی ابراہیم بن طہمان نے اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھائے۔

۸۶۷: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الصَّرِيرُ ثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا غَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَا نَظُرُنَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي فَقَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَادَتَا أُذُنَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ۔

۸۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو حَذِيفَةَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَيَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَ رَفَعَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ يَدَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ۔

خلاصۃ الباب ۶۵ باب ہذا کی پہلی روایت ۸۵۸ متبعین رفع الیدین کا قوی ترین مستدل ہے جو اصح مافی الباب ہے اور اس کی سند سلسلۃ الذہب ہے۔ مگر اس کے باوجود حنفیہ حضرات ترک رفع الیدین کو اس لیے ترجیح دیتے ہیں کہ خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات باہم اتنی متعارض ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا مشکل ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت بخاری ج ۱ ص ۱۰۲، مسلم ج ۱ ص ۱۶۸، نسائی ج ۱ ص ۱۵۸، ابوداؤد ج ۱ ص ۱۰۳، مصنف عبدالرزاق ج ۱ ص ۶۷ اور ترمذی باب رفع الیدین عند الرکوع میں تحریر کی گئی ہے۔ اس روایت میں چھ قسم کا اضطراب ہے۔ شوافع حضرات ان روایات میں صرف تکبیر تحریر رکوع اور رفع من الرکوع کے مواقع پر رفع الیدین والی روایت پر عمل کرتے ہیں اور باقی تمام طرق کو چھوڑ دیتے ہیں۔ احناف حضرات صرف پہلی روایت تکبیر تحریر کے وقت رفع الیدین کو اختیار کرتے ہیں جبکہ احناف کے پاس اس کی معقول توجیہ بھی موجود ہے وہ یہ کہ نماز کے احکام تدریجاً حاکم

سے سکون کی طرف منتقل ہوتے رہے ہیں۔ ابتداء نماز میں باتیں کرنا جائز تھیں بعد میں منسوخ کر دی گئیں۔ پہلے عمل کثیر سے نماز فاسد نہیں ہوتی تھی بعد میں اسے مفسد صلوٰۃ قرار دے دیا گیا۔ پہلے نماز میں التفات کی گنجائش تھی بعد میں وہ بھی منسوخ ہو گیا۔ اسی طرح شروع میں کثرت رفع الیدین کی بھی اجازت تھی کہ ہر خفض و رفع اور ہر انتقال کے وقت مشروع تھا پھر اس میں کمی کی گئی اور صرف پانچ مواقع پر جائز رکھا گیا پھر بعد میں مزید کمی کی گئی اور چار جگہ مشروع رہ گیا پھر اس میں مسلسل کمی ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ اب صرف تکبیر تحریمہ تک باقی رہ گیا۔

### وائل بن حجر کی روایت کا جواب:

ابن ماجہ نے متبعین رفع الیدین کے مستدلات میں وائل بن حجر کی روایت کا تذکرہ کیا ہے۔ امام طحاوی نے ان کی روایت شرح معانی الآثار میں دو سندوں کے ساتھ نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں بھی تین رفع الیدین ثابت ہیں۔ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۲۳ میں اس کا مفصل جواب دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مغیرہ ابن معتم نے حضرت ابراہیم نخعی سے یہ فرمایا تھا کہ حضرت وائل بن حجرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکبیر تحریمہ کے بعد تکبیر رکوع اور تکبیر سجود وغیرہ میں بھی ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا ہے تو حضرت ابراہیم نخعی نے جواب دیا کہ اگر حضرت وائل بن حجرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین کرتے ہوئے ایک مرتبہ دیکھا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین نہ کرتے ہوئے پچاس مرتبہ دیکھا ہے۔ نیز حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ میں مقدم حضرت موت میں داخل ہوا تو علقمہ بن وائل سے یہ حدیث شریف بیان کرتے ہوئے سنا جس کے اندر رفع الیدین کا تذکرہ ہے تو میں نے یہ حدیث شریف سن کر حضرت ابراہیم نخعی کے پاس آ کر ذکر کیا تو حضرت ابراہیم نخعی نے غضبناک ہو کر فرمایا: کیا حضرت وائل بن حجرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا اور حضرت عبداللہ بن مسعود و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے نہیں دیکھا ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ حضرت وائل بن حجرؓ نے ۹ھ میں اسلام قبول فرمایا ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبوت کے پہلے سال اسلام قبول فرمایا ہے۔ نیز حضرت عبداللہ بن مسعود دسویں مسلمان ہیں۔ اس اعتبار سے حضرت عبداللہ بن مسعود کے اسلام کے بائیس سال بعد حضرت وائل بن حجرؓ نے اسلام قبول فرمایا ہے اور پورا دور نبوت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کے سامنے گزرا ہے۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مزاج شناسی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال و اقوال پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو جتنی واقفیت ہو سکتی ہے اس کا عشر عشیر بھی حضرت وائل بن حجرؓ کو نہیں ہو سکتی۔ اسی لیے یہ بات مستمم ہوگی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اور حضرت ابراہیم نخعی کا جواب ہی قابل استدلال ہو سکتا ہے۔ امام طحاوی نے اس مضمون کی روایت کو دو سندوں کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔

حدیث: ۸۵۹ میں حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارے میں حنفیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے شوافع کا استدلال ناقص ہے کیونکہ اگر اس حدیث سے رفع الیدین رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ثابت کیا جاسکتا ہے تو سجدہ کے وقت اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت بھی اس سے ثابت ہے۔ شافعیہ حضرات اس کے قائل نہیں۔ عجب بات ہے کہ نصف حدیث قابل اعتبار ہے اور نصف متروک؟ اس مقام پر غیر مقلدین کیا کہیں گے؟



## ۱۶: بَابُ الرُّكُوعِ فِي الصَّلَاةِ

## باب: نماز میں رکوع

۸۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُغَلِّمِ عَنْ بُدَيْلٍ عَنِ الْجَوْزَاءِ عَنْ عَمَالِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشِخْصْ رَأْسُهُ وَلَمْ يَضُوبَهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَاكَ .

۸۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تو منہ سر کو اونچا رکھتے نہ نیچا بلکہ درمیان میں (کمر کے برابر) رکھتے۔

۸۷۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُجْزَى صَلَاةٌ لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ .

۸۷۰: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نماز کافی نہیں جس میں مرد اپنی کمر رکوع سجدہ میں سیدھی بھی نہ کرے۔

۸۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مَلَاذِمُ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَلَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَكَانَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ خَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ فَلَمَعَ بِمُوجِرِ عَيْنِهِ رَجُلًا لَا يَقِيمُ صَلَاتَهُ يَغِي صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يَقِيمُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ .

۸۷۱: حضرت علی بن شیبان جو اپنی قوم کی طرف سے وفد میں آئے تھے۔ فرماتے ہیں کہ ہم چلے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ سے بیعت اور آپ کے پیچھے نماز ادا کی تو آپ نے گوشہ چشم سے ایک صاحب کو دیکھا کہ رکوع سجدہ میں ان کی کمر سیدھی نہیں ہوتی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع سجدے میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔

۸۷۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يُونُسَ الْفَرَّائِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ زَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ وَابِصَةَ بْنَ مَعْبُدٍ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فَكَانَ إِذَا رَكَعَ سَوَّى ظَهْرَهُ حَتَّى لَوْ صُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ لَا سَفَرُ .

۸۷۲: حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ جب رکوع میں جاتے تو اپنی پشت بالکل سیدھی رکھتے حتیٰ کہ اگر پانی ڈال دیا جائے تو وہیں ٹھہر جائے۔

☆ خلاصۃ الباب اقامۃ الصُّلْب (کمر سیدھی رکھنا) تعدیل و طمانیت سے کنا یہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کا ہر رکن اتنے اطمینان سے ادا کیا جائے کہ تمام اعضاء اپنے اپنے مقام پر ٹھہر جائیں۔ حدیث مذکورہ کی بناء پر ائمہ ثلاثہ اور امام ابو یوسف کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض ہے اور اس کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ یہ حضرات لا تجزئ حدیث باب کے لفظ سے استدلال کرتے ہیں۔ نیز ان کا استدلال حضرت خالد بن رفیع کے واقع سے بھی ہے جس میں انہوں نے تعدیل ارکان کے بغیر نماز پڑھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ((ارجع فصل فانک لم

تصل)) لوٹ جاؤ نماز پڑھو اس لیے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض تو نہیں البتہ واجب ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص ان کو چھوڑ دے گا تو فریضہ نماز ساقط ہو جائے گا لیکن نماز واجب الاعادہ ہوگی۔ امام صاحبؒ سے ایک روایت فرضیت کی اور ایک روایت سنیت کی بھی ہے لیکن مذہب مختار وجوب ہی کا ہے۔ اصل میں امام ابو حنیفہؒ کا اصول ہے کہ اخبار آحاد میں فرد واحد سے فرضیت کے ثبوت کے قائل نہیں بلکہ امام صاحب کے نزدیک فرض اور سنت کے درمیان ایک درجہ واجب کا بھی یہ اور اخبار آحاد سے ان کے نزدیک وجوب ہی ثابت ہوتا ہے۔ جہاں تک امام ابو حنیفہؒ کی دلیل کا تعلق ہے ان کا استدلال بھی حضرت خلا د بن رافع کی حدیث ہے جو ترمذی میں آئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعدیل ارکان کی تاکید کے بعد آخر میں ارشاد فرمایا: ((فاذا فعلت ذالک فقد تم لک صلوٰتک وان انتقصت منه شیئا انتقصت من صلوٰتک)) مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے اسی طرح تعدیل ارکان کے ساتھ نماز ادا کی تو نماز مکمل ہوگئی اور اگر ان میں سے کس چیز کو کم کر دیا تو نماز بھی ناقص ہوگی اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعدیل ارکان کے ترک (چھوڑنے) پر نماز کے باطل ہونے کا حکم نہیں لگایا بلکہ نقصان کا حکم لگایا ہے اور صحابہ کرامؓ نے بھی اس کا مطلب یہی سمجھا کہ تعدیل ارکان کے ترک سے پوری نماز باطل نہیں ہوگی البتہ اس میں شدید نقصان آجائے گا۔

### ۱۷: باب وضع الیدین علی الرُّکبتین

### باب: گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا

۸۷۳: حضرت مصعب بن سعدؓ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد کے پہلو میں (نماز پڑھتے ہوئے) رکوع کیا تو تطبیق کی (رکوع میں دونوں ہاتھ ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لئے) میرے والد نے میرے ہاتھ پر ضرب لگائی اور (نماز کے بعد) فرمایا ہم ایسا ہی کرتے تھے پھر ہمیں حکم دیا گیا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھیں (اور تطبیق کو منسوخ کر دیا گیا)۔

۸۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور اپنے بازوؤں کو جدار رکھتے (پسلیوں سے اور پیٹ سے)۔

۸۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ مُصَنَّبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكِعْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَطَطْتُ فَضْرَبَ يَدِي وَقَالَ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أَمَرْنَا أَنْ نَرْفَعَهُ إِلَى الرُّكْبِ.

۸۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ خَادِثَةَ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْكَعُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَيَجَالِي بَعْضُهُمَا بَعْضًا.

☆ خلاصۃ الباب تطبیق کے معنی رکوع اور تشہد میں دونوں ہاتھوں کو ملا کر دونوں رانوں کے درمیان کمان کی طرح رکھ دینا ہے۔ جمہور فقہاء اور ائمہ اربعہ اور محدثین کے نزدیک تطبیق مسنون نہیں بلکہ مسنون یہی ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو قہرے کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھ دیا جائے اور ایسا معلوم ہو کہ جیسا گھٹنوں کو پکڑ رکھا ہے۔ دوسری حدیث باب سے معلوم ہوتا ہے کہ تطبیق پہلے تھی بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

۱۸: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ  
 ۸۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُفْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ وَ  
 يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ قَالَا قَالَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ  
 ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ  
 الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَالَ  
 (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) قَالَ (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)

پاب: رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟  
 ۸۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہہ چکتے تو "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہتے۔

۸۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا سَفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
 أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (إِذَا قَالَ الْإِمَامُ  
 سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ).  
 ۸۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ  
 ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ  
 سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ  
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ  
 فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ).

۸۷۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو تم "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہو۔  
 ۸۷۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جب امام "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو تم "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہو۔

۸۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا وَكِيعٌ ثَنَا  
 الْأَعْمَشُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ  
 رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا  
 لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا  
 بَيْنَتْ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ).

۸۷۸: حضرت ابن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَتْ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ))  
 "اللہ نے سن لی اس کی جس نے اللہ کی حمد بیان کی اے ہمارے رب! آپ ہی کے لئے ہے تمام حمد آسمانوں بھر اور زمین بھر اور اس چیز کے برابر جو آپ اس کے بعد چاہیں۔"

۸۷۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الشَّيْبِيُّ قَالَا شَرِيكَ عَنْ  
 أَبِي عَمْرٍَا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ  
 ذُكِرَتْ الْجُدُودُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
 هُوَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ رَجُلٌ جَدُّ فَلَانٍ فِي الْخَيْلِ وَقَالَ آخَرُ  
 جَدُّ فَلَانٍ فِي الْإِبِلِ وَقَالَ آخَرُ جَدُّ فَلَانٍ فِي النِّعَمِ وَقَالَ

۸۷۹: حضرت ابو جحیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے قریب ہی مال داری کا ذکر ہوا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے ایک صاحب نے کہا: فلاں کے پاس گھوڑوں کی دولت ہے۔ دوسرے بولے: فلاں کے پاس اونٹوں کی دولت ہے۔ ایک اور صاحب بولے: فلاں کے پاس بکریوں کی

آخر: جَدُّ فُلَانٍ فِی الرِّقِیقِ فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاتَہُ وَرَفَعَ رَأْسَہُ مِنْ آخِرِ الرَّکْعَةِ قَالَ (اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَتْ مِنْ شَیْءٍ بِعَدَدِ اللّٰہِ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطِیْتَ وَلَا مُعْطٰی لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ) وَطَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَوْتَہُ بِ (الْجَدِّ) لِیَعْلَمُوْا اَنَّهُ لَیْسَ کَمَا یَقُوْلُوْنَ۔

دولت ہے۔ ایک صاحب نے کہا: فلاں کے پاس غلاموں کی دولت ہے جب رسول اللہ نے نماز مکمل کی اور اخیر رکعت پڑھ کر سر اٹھایا تو فرمایا: ((اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَتْ مِنْ شَیْءٍ بِعَدَدِ اللّٰہِ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطِیْتَ وَلَا مُعْطٰی لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ)) اور لفظ جد (مالداری) کہتے ہوئے آپ نے آواز اونچی فرمادی تاکہ انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ ان کی بات صحیح نہیں۔ ”اے اللہ ہمارے پروردگار آپ ہی کیلئے ہے تمام حمد آسمانوں بھر اور زمین بھر

اور اس چیز کے برابر جو اس کے بعد آپ چاہیں۔ اے اللہ! جو آپ عطا فرمائیں اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جب تو روک دے تو کوئی اسے دینے والا نہیں اور کسی مالدار کی مالداری آپ کے مقابلہ میں کچھ نفع نہ دے گی۔“

**خلاصۃ الباب** ☆ مفرد کے بارے میں تو اتفاق ہے کہ وہ تسبیح اور تحمید دونوں کرے گا۔ نیز مقتدی کے بارے میں بھی اتفاق ہے کہ وہ صرف تحمید (یعنی ربنا و لک الحمد) کرے گا البتہ امام کے بارے میں شافعیہ امام احنیٰ اور ابن سیرین کا مسلک یہ ہے کہ امام بھی دونوں کو جمع کرے گا۔ حدیث باب ان کا استدلال ہے۔ امام ابو حنیفہ اور مشہور روایت کے مطابق امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ امام صرف تسبیح کرے گا۔ ان حضرات کی دلیل ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام اور مقتدی کے وظائف الگ الگ مقرر فرما کر تقسیم کردی اور تقسیم شرکت کے منافی ہے اور ابن ماجہ کی احادیث باب بھی احناف کی دلیل ہیں۔

### باب: سجدے کا بیان

### ۱۹: بَابُ السُّجُودِ

۸۸۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِمْوْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى بِيَدَيْهِ فَلَوْ أَنَّ بَهْمَةَ ارَادَتْ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ۔

۸۸۰: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ (پہلو سے جدا رکھتے) حتیٰ کہ اگر بکری کا چھوٹا سا بچہ آپ کے بازوؤں کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا۔

۸۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ أَقْرَمِ الْخَزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةٍ فَمَرَّ بِنَارِ كُتِّ فَآنَا خَوَا بِسَاحِيَةِ الطَّرِيقِ فَقَالَ لِي أَبِي كُنْ فِي بَهْمِكَ حَتَّى آتِي هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَأَسْأَلَهُمْ قَالَ فَخَرَجَ وَجُنْتُ يَعْنِي ذَنُوتُ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَضَرْتُ الصَّلَاةَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُمْ فَكُنْتُ

۸۸۱: حضرت عبید اللہ بن اقرم خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نمرہ کے ایک میدان میں تھا (نمرہ عرفات کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) ہمارے قریب سے بہت سے سوار گزرے انہوں نے اپنی ساریوں کو رستے کی ایک طرف بٹھایا۔ میرے والد نے مجھ سے کہا تم اپنے جانوروں میں رہو

أَنْظُرُ إِلَى غُفْرَتِي إِبْنِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُلَّمَا سَجَدَ.

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ النَّاسُ يَقُولُونَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ يَقُولُ النَّاسُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ وَ صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى وَ أَبُو دَاوُدَ قَالُوا ثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَقْرَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۸۸۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا شَرِيكَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.

۸۸۳: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الصَّرِيرُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَسَاةٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (أَمَرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَغْطَمِ).

۸۸۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَمَرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَلَا أَكْفُ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا).

قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ لَكَانَ أَبِي يَقُولُ الْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَ كَانَ يُعَدُّ الْجَبْهَةَ وَالْأَنْفَ وَاحِدًا.

۸۸۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي خَارِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجْدَةً مَعَ سَبْعَةِ أَرَابٍ وَجْهَهُ وَ كَفَّاهُ وَ رُكْبَتَاهُ وَ قَدَمَاهُ.

اور (ان کا خیال رکھو) تاکہ میں ان لوگوں کے پاس جا کر ان کا حال احوال لوں۔ فرماتے ہیں میرے والد تو تشریف لے گئے اور میں آیا یعنی نزدیک ہوا دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا میں نے بھی لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی تو جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تشریف لے جاتے تو مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بقلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۸۸۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب سجدہ میں جاتے تو گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جب سجدہ سے کھڑے ہوتے تو ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔

۸۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۸۸۴: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔ ابن طاووس فرماتے ہیں کہ میرے والد فرمایا کرتے تھے کہ دو ہاتھ دو گھٹنے دو پاؤں اور وہ پیشانی اور ناک کو ایک ہڈی شمار کرتے تھے (تو یہ سات ہڈیاں ہوتیں)۔

۸۸۵: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا: جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ یہ سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

۸۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا عَبْدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الْحَسَنِ ثَنَا أَحْمَرُ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَأْوِي لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِمَّا يَجَافِي بِيَدِيهِ عَنْ جَنْبِهِ إِذَا سَجَدَ.

۸۸۶: صحابی رسول حضرت احمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے تو آپ کے بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھنے (پر مشقت کی وجہ) سے ہمیں آپ پر ترس آنے لگتا تھا۔

☆ خلاصۃ الباب حدیث: ۸۸۰ کے مطابق جمہور ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ سجدہ میں جاتے وقت گھٹنوں کو پہلے زمین پر رکھا جائے اور ہاتھوں کو بعد میں۔ چنانچہ جمہور کے نزدیک اصول یہ ہے کہ جو عضو زمین کے قریب تر ہو وہ زمین پر پہلے رکھا جائے۔ چنانچہ ترکیب یہ ہوگی کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے جائیں پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور اٹھتے وقت اس کے برعکس۔ احادیث میں بیٹھنے میں اونٹ کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرنے کا ذکر ہے اس لیے کہ اونٹ پہلے ہاتھ رکھتا ہے پھر گھٹنے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس کے ہاتھوں میں ہی گھٹنے ہیں۔

### باب: رکوع اور سجدہ میں تسبیح

۲۰: بَابُ التَّسْبِيحِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۸۸۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَافِعٍ الْبَجَلِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ الْعَافِقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ (فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ) قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ

۸۸۷: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: اس کو اپنے رکوع میں اختیار کر لو پھر جب ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ نازل ہوئی تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس (پر عمل) کو اپنے سجدوں میں اختیار کر لو۔

۸۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنبَانَا بْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۸۸۸: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ جب رکوع کرتے تو ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ تین بار کہتے ہیں اور سجدہ میں جاتے تو تین بار ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ کہتے۔

۸۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ (سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي) يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ.

۸۸۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدوں میں بکثرت ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي“ گویا قرآن کریم پر عمل کرتے تھے۔

۸۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَلْبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ الْهَذَلِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَمَعْتَ أَحَدَكُمْ فَلْيَقُلْ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثًا فَإِذَا قَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ . وَإِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا فَإِذَا قَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذَلِكَ أَذْنَاهُ

### ۲۱: بَابُ الْأَعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ

۸۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعِيهِ اقْبِرْ أَرْضَ الْكَلْبِ.

۸۹۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا تَسْجُدُوا أَحَدُكُمْ وَهُوَ بَاسِطٌ ذِرَاعِيهِ كَالْكَلْبِ.

### ۲۲: بَابُ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجَدَتَيْنِ

۸۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ بُذَيْلٍ عَنْ أَبِي الْجَوَّازِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَالِمًا فَإِذَا سَجَدَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى.

۸۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْعُ بَيْنَ السَّجَدَتَيْنِ.

۸۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوَابٍ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِي

۸۹۰: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو رکوع کے دوران تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے جب اس نے ایسا کر لیا تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور جب تم میں کوئی سجدہ کرے تو سجدہ میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے۔ جب وہ ایسا کر لے تو اس کا سجدہ پورا ہو جائے گا اور یہ پورا ہونے کی ادنیٰ حد ہے۔

### پاب: سجدہ میں اعتدال

۸۹۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی سجدہ کرے تو اعتدال اور میانہ روی اختیار کرے (یعنی نہ بہت لمبا سجدہ کرے نہ بالکل مختصر) اور اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

۸۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سجدوں میں میانہ روی اختیار کرو اور تم میں کوئی بھی اپنے بازو کتے کی طرح پھیلا کر سجدہ نہ کرے۔

### پاب: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا

۸۹۳: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو سجدہ نہ کرتے حتیٰ کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے پھر جب سجدہ میں جاتے اور (سجدہ سے) سر اٹھاتے تو دوسرے سجدہ میں نہ جاتے حتیٰ کہ سیدھے بیٹھ جاتے اور آپ اپنے بائیں پاؤں کو بچھالیتے تھے۔

۸۹۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: سجدوں کے درمیان گوٹ مار کر مت بیٹھنا۔

۸۹۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

مالک عن غاصم بن کلب عن ابیہ عن ابی موسیٰ و ابی اسحق عن الحارث عن علی قال قال النبی ﷺ یا علی! لا تُقعِ اقعاء الکلب۔

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! کتے کی طرح چوڑ زمین پر نکا کرمت بیٹھا کرو۔

۸۹۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الصَّبَّاحِ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا الْعَلَاءُ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَلَا تُفْعِ كَمَا يُفْعِي الْكَلْبُ ضَعِ إِلَيْكَ بَيْنَ قَدَمَيْكَ وَالرِّقَ ظَاهِرَ قَدَمَيْكَ بِالْأَرْضِ۔

۸۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تم سجدہ سے سر اٹھاؤ تو کتے کی طرح گوٹ مار کرمت بیٹھو اور اپنے چوڑ اپنے پاؤں کے درمیان رکھو اور اپنے پاؤں کے اوپر کا حصہ (پشت) زمین کے ساتھ لگا دو۔

☆ خلاصۃ الباب اس باب میں دو مسئلے بیان کیے گئے ہیں: (۱) ایک تو تعدیل ارکان کا بیان ہے جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ (۲) اقعاء ہے۔ اقعاء کی دو تفسیریں کی گئی ہیں ایک یہ کہ آدمی سرین پر بیٹھے اور اپنے پاؤں کو اس طرح کھڑا کرے کہ گھٹنے شانوں کے مقابل آ جائیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر ٹیک لے ایسا اقعاء بالاتفاق مکروہ ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ دونوں پاؤں کو پنجوں کے بل کھڑا کر کے ایڑیوں پر بیٹھا جائے۔ اس دوسرے معنی کے لحاظ سے اقعاء کے بارے میں اختلاف ہے۔ حنفیہ مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ بھی علی الاطلاق مکروہ ہے البتہ امام شافعی اس کو دونوں سجدوں کے درمیان سنت کہتے ہیں۔

۲۳: بَابُ مَا يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا

۸۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ غَمْرٍ وَ بِنِ مُرَّةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُذَيْفَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَخْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُقَرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ (رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي)۔

۸۹۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان "رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي" پڑھا کرتے تھے۔

۸۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ أَبِي ثَابِتٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْزُقْنِي وَارْفَعْ عَنِّي پڑھا کرتے تھے۔

۸۹۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں دونوں سجدوں کے درمیان رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْزُقْنِي وَارْفَعْ عَنِّي پڑھا کرتے تھے۔



## ۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْهَدِ

## بَابُ: تَشْهَدُ مِیں پڑھنے کی دُعا

۸۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامَ عَلَى جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَعَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ يَغْنُونَ الْمَلَائِكَةُ فَسَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ( لَا تَقُولُوا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسْتُمْ فَقُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ الْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

۸۹۹: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو کہتے: سلام اللہ پر اس کے بندوں کی جانب سے سلام جبرائیل اور میکائیل پر اور فلاں فلاں فرشتے پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا: یوں نہ کہو سلام اللہ پر اس لئے کہ اللہ تو خود سلام ہے پس جب تم بیٹھو تو کہو: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ (یعنی عالی آداب و تسلیمات اللہ کے لئے ہیں اور بدنی اور مالی عبادات بھی اللہ کے لئے ہیں اور اے نبی! آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اللہ کی جانب سے سلامتی اور اس کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر) اس لئے کہ جب وہ یوں کہے گا تو آسمان و زمین میں ہر نیک بندے کو سلامتی پہنچے گی: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَاَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ وَحُضَيْنٍ وَابْنِ هَاشِمٍ وَحُمَادٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَابْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

ایک اور سند سے بھی یہی مضمون منقول ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ثَنَا قَبِيصَةُ أَنبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ وَ مَنْصُورٍ وَ حُضَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ وَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عِيْثَةَ وَالْأَسْوَدِ وَ ابْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمُ التَّشْهَدَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۹۰۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایسے اہتمام سے تشہد سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن کریم کی سورت۔ تو فرماتے: التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ

۹۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَاَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشْهَدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ ( التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ

عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ  
عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ  
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

۹۰۱: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور ہمارے دین کے طریقے بتائے اور ہماری نماز سکھائی چنانچہ ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھو اور قعدہ کے قریب ہو جاؤ تو قعدہ میں تمہارا پہلا ذکر یہ ہونا چاہئے:

”التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“

آخر تک یہ سات کلمات ہیں جو نماز کا تحیہ و تسلیم ہیں۔

۹۰۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن کی سورت کی طرح احتیاط اور اہتمام سے تشہد سکھایا کرتے تھے: ”بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ.....“ آخر میں یہ اضافہ بھی ہے: ”أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ“ یعنی ”میں اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں“۔

الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

۹۰۱: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ ح وَخَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ ثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي عَرُوبَةَ وَهَشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ.

وَهَذَا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ جُطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَنَا وَبَيْنَ لَنَا بَسْتَانَاوَا عَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ ( إِذَا صَلَّيْتُمْ فَكَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلٍ أَحَدِكُمْ . التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . سَبْعَ كَلِمَاتٍ هُنَّ تَحِيَّةُ الصَّلَاةِ .

۹۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا الْمُغْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ ح وَخَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا أَيُّمَنُ بْنُ نَابِلٍ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشْهَدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ( بِاسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ .

**خلاصۃ الباب** ☆ تشہد کے الفاظ چوبیس صحابہ کرام سے مروی ہیں اور ان سب کے الفاظ میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ ان میں سے جو صیغہ بھی پڑھ لیا جائے جائز ہے البتہ افضلیت میں اختلاف ہے۔ حنفیہ و حنابلہ نے حضرت ابن مسعود کے معروف تشہد کو ترجیح دی ہے جو حدیث باب میں مذکور ہے۔ عن عبد اللہ بن مسعود قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قعدنا فی الركعتین ان نقول التحیات لله والصلوات والطیبات)) امام مالک

نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے تشہد کو ترجیح دی ہے: "التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوٰات للہ السلام علیک والباقی لتشهد ابن مسعود۔ امام شافعیؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تشہد کو ترجیح دی ہے جو اگلی حدیث میں مروی ہے۔ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا القرآن مکان یقول التحیات المبارکات الصلوٰات الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ (۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جو اصح مافی الباب ہے۔ کما صرح بہ الترمذی۔ (۲) یہ ان معدودے چند روایات میں سے ہے جو تمام صحاح ستہ میں مروی ہیں اور کمال یہ ہے کہ اس تشہد کے الفاظ میں کہیں سر مو اختلاف نہیں جبکہ دوسرے تمام تشہد کے الفاظ میں اختلاف موجود ہے و ذالک نادر جدًا۔ (۳) اس میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تصریح کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس تشہد کی تعلیم میرا ہاتھ پکڑ کر دی تھی جو شدتِ اہتمام پر دل ہے بلکہ یہ روایت مسلسل باخذ الید بھی ہے۔ (۴) امام محمدؒ نے مؤطا میں لکھا ہے کہ: کان عبد اللہ بن مسعود یکرہ ان یزاد فیہ حرف او ینقص منہ حرف۔ یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس تشہد کو اتنے اہتمام سے یاد کیا تھا اور ان کی نظروں میں اس کی کتنی اہمیت تھی۔ (۵) اس کا ثبوت صیفہ احمر کے ساتھ ہوا ہے۔ چنانچہ احادیث میں اس کے لیے فلیقولوا اور فقولوا کے الفاظ آئے ہیں۔ بخلاف غیرہ فانہ مجہر حکایہ۔

ان کے علاوہ بھی بہت سے وجوہ ترجیح موجود ہیں جن کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں۔ ملا علی قاریؒ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ تشہد ایک طرح کا مکالمہ ہے اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین معراج کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے التحیات للہ والصلوٰات والطیبات فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے السلام علیک ایہا النبی ورحمة وبرکاتہ جواب میں فرمایا اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے السلام علینا..... فرمایا۔

## ۲۵: بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا

۹۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا أَبُو غَامِرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ غَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ؟ قَالَا (قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارَكْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ).

۹۰۳: حضرت ابو سعید خدریؒ فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپؐ پر سلام کا طریقہ تو یہی ہے جو ہمیں معلوم ہے تو درود کیسے پڑھیں؟ فرمایا: کہو: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ....." اے اللہ اپنے بندے اور رسول محمد (ﷺ) پر رحمت نازل فرمائیے جیسے آپ نے رحمت نازل فرمائی ابراہیمؑ پر اور محمد (ﷺ) اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائیے جیسے آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی۔

۹۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَيْفَ تَقْرَأُ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَ

۹۰۴: حضرت ابن ابی لیلیٰؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں

بہترین بدیہ نہ دوں؟ پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا: ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کا طریقہ تو معلوم ہے پر صلوٰۃ کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا: کہو: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۹۰۵: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے (یعنی قرآن کریم میں) تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ فرمایا: کہو: ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِهِ وَ اَزْوَاجِهِمْ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِهِ وَ اَزْوَاجِهِمْ کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ فِی الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔“

۹۰۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: جب تم نبی پر درود بھیجو تو عمدہ اور احسن طریقے سے درود بھیجو اسلئے کہ تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے تمہارا درود رسول اللہ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے ابن مسعودؓ سے کہا کہ پھر ہمیں (درود بھیجنے کا احسن طریق) سکھا دیجئے۔ فرمایا: کہو: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَ رَحْمَتَكَ ..... ”اے اللہ! اپنی عنایات اور رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائیے رسولوں کے سردار اہل تقویٰ کے پیشوا خاتم النبیین اپنے بندے اور رسول بھلائی کے امام اور بھلائی کی طرف

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ لَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيتُنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أَهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا قَدْ عَرَفْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۹۰۵: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ طَالُوتَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَاجَشُونُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيُّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْنَا بِالصَّلَاةِ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ فَقَالَ: قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِهِ وَ اَزْوَاجِهِمْ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِهِ وَ اَزْوَاجِهِمْ کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ فِی الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۹۰۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَيَانَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا الْمُشْعُودِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي فَاخِثَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلٰی رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّ ذَلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالُوا لَهُ فَعَلِمْنَا. قَالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَ رَحْمَتَكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ إِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَ قَائِدِ الْخَيْرِ وَ رَسُولِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودًا يُغِثُ بِهِ

الْأُولُونَ وَالْآخِرُونَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ  
 كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ  
 مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا  
 بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ  
 فرمائی بلاشبہ آپ خویوں والے اور بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ! محمدؐ پر اور انکی آل پر اسی طرح برکت نازل فرمائیے جس طرح  
 آپ نے ابراہیمؑ اور انکی آل پر نازل فرمائی بلاشبہ آپ خویوں والے اور بزرگی والے ہیں۔“

۹۰۷: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ  
 عَنْ شُعْبَةَ عَنْ غَاصِمِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
 غَامِرٍ بْنَ زَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (مَا مِنْ مُسْلِمٍ  
 يُصَلِّي عَلَى إِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا صَلَّى فَلْيَقُلْ الْعَبْدُ  
 مِنْ ذَلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ).  
 ۹۰۷: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان بھی مجھ پر درود  
 بھیجے فرشتے اس کے لئے دُعا رحمت کرتے رہتے ہیں  
 جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہے اب اس مسلم کو اختیار  
 ہے بکثرت درود بھیجے یا کم۔

۹۰۸: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ  
 غَمْرٍ وَدِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَى خَطِئٍ طَرِيقَ الْجَنَّةِ  
 ۹۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر درود بھیجنا بھول  
 گیا وہ جنت کے رستے سے بھٹک گیا۔

☆ خلاصۃ الباب حضرت امام ابو حنیفہ امام مالک اور جمہور علماء کے نزدیک نماز میں تشہد کے بعد درود کا پڑھنا سنت  
 ہے اور اگر کسی وجہ سے ترک کر دیا جائے تو نماز درست ہوگی۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک درود شریف کا پڑھنا  
 واجب ہے اس کے ترک سے نماز صحیح نہ ہوگی۔ حدیث پاک میں درود کے الفاظ کئی قسم کے منقول ہیں۔ سب سے زیادہ صحیح  
 وہ الفاظ ہیں جو صحاح میں آئے ہیں۔

۲۶: بَابُ مَا يُقَالُ فِي التَّشْهَدِ وَالصَّلَاةِ عَلَى  
 النَّبِيِّ ﷺ  
 باب: تشہد میں نبی ﷺ پر کن الفاظ میں  
 درود پڑھے (دُعا بعد از درود)

۹۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ اللَّيْمِيُّ ثَنَا  
 الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ غَطِيَّةَ  
 حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشْهَدِ الْآخِرِ  
 فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ  
 وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ).  
 ۹۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سے کوئی ایک  
 آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ  
 تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ دوزخ کے عذاب سے قبر کے  
 عذاب سے زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال  
 کے فتنہ سے۔

۹۱۰: حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے ایک صاحب سے دریافت فرمایا: آپ نماز میں کیا پڑھتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: تشہد پڑھتا ہوں پھر اللہ سے جنت کا سوال اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں لیکن بخدا! مجھے آپ کا اور معاذ کا گنگنا (دُعَا مانگنا) سمجھ نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا: ہم بھی اسی طرح گنگاتے ہیں (یعنی جو دعائیں مانگتے ہو اسکے قریب قریب ہی ہم بھی دعائیں مانگتے ہیں)۔

### باب: تشہد میں اشارہ

۹۱۱: حضرت نمیر خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھ کر انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔

۹۱۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر پاس والی انگلی (یعنی سبابہ) کو اٹھایا آپ نے اس سے تشہد میں دُعا فرمائی۔

۹۱۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں (کے قریب ران) پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کی انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اٹھاتے اور اس سے دُعا مانگتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے (کے قریب ران) پر رکھتے پھیلا کر۔

**خلاصۃ الباب** ☆ ان احادیث کی بناء پر جمہور سلف و خلف کا اتفاق ہے کہ اشارہ شہادت کی انگلی سے کرنا مستنون ہے اور اسکے مستنون ہونے پر بکثرت روایات شاید ہیں حتیٰ کہ امام محمدؒ نے موطا میں اشارہ بالسبابہ کی حدیث ذکر کی ہے۔ موطا امام محمد کی ۱۰۹۱۰۸ خلاصہ کیدانی والی عبارت سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے وہ فقہ حنفی کی کوئی معتبر کتاب نہیں بلکہ اسکے مصنف بھی غیر معروف ہیں۔ البتہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ بالسبابہ کا انکار فرمایا تو اسکی وجہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ اسکی احادیث مضطرب المتن ہیں کیونکہ اشارہ کی حیثیتوں میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اگر حنفیہ

۹۱۰: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ (مَا تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ؟) قَالَ أَتَشْهَدُ ثُمَّ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ أَمَا وَاللَّهِ مَا أَحْبَبْتُ دُنْدَنْتَكَ وَلَا دُنْدَنَةَ مُعَاذٍ فَقَالَ (حَوْلَهَا دُنْدَيْنِ).

### ۲۷: بَابُ الْإِشَارَةِ فِي التَّشْهَدِ

۹۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عَصَامِ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخَزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاضْعَا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُمْنَى فِي الصَّلَاةِ وَيُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ.

۹۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ خَنْبَرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ خَلَقَ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَرَفَعَ الثَّنِيَّتَيْنِمَا يَدْعُوَا بِهَا فِي التَّشْهَدِ.

۹۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالحسن بن علي و اسحق بن منصور قالوا قَنَا الرَّزَاقِ قَنَا مَعْمَرٌ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ أَصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلَى الْإِبْهَامَ فَيَدْعُو بِهَا وَالْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بِأَسْطِهَا عَلَيْهَا.

اضطراب کی بناء پر حدیث قلعین کو رد کر سکتے ہیں تو اشارہ بالسباہ کی احادیث کو بھی اسی پر رد کیا جاسکتا ہے۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے استدلال کا جواب دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ اشارہ بالسباہ کی احادیث میں کوئی اضطراب نہیں پایا جاتا۔ ناظرین غور فرمائیں کہ علماء احناف رحمہم اللہ کیسے انصاف پسند ہیں کہ صحیح احادیث پر کس خوش دلی سے عمل کرتے ہیں جو علماء احناف کو نا انصاف کہے تو وہ خود بے انصاف ہے۔

### باب: سلام کا بیان

۹۱۴: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے کہ آپ کے گالوں کی سفیدی دکھائی دیتی (فرماتے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

۹۱۵: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے۔

۹۱۶: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے کہ رخساروں کی سفیدی نظر آتی۔ (آپ ﷺ ارشاد فرماتے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

۹۱۷: حضرت ابو موسیٰ اشعرئیؒ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے جمل کے دن (جس دن قاتلین عثمانؓ کی وجہ سے علیؑ و عائشہؓ اور امیر معاویہؓ کے درمیان معرکہ ہوا) ہمیں ایسے نماز پڑھائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز زیادہ دیر یا ہم اس کو بھول چکے تھے یا ہم نے چھوڑ دی تھی تو آپ نے دائیں اور بائیں سلام پھیرا۔

### باب: ایک سلام پھیرنا

۹۱۸: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے

### ۲۸: بَابُ التَّسْلِيمِ

۹۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَنَا عُمَرُ بْنُ عُثَيْدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ خَدَيْهِ (السلام علیکم ورحمۃ اللہ)۔

۹۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَنَا بِشْرُ بْنُ الشَّرِيفِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ۔

۹۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ خَدَيْهِ (السلام علیکم ورحمۃ اللہ)۔

۹۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ قَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا عَلِيٍّ يَوْمَ الْجَمَلِ صَلَاةً ذَكَّرْنَا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَنْ نَكُونَ نَيْبًا هَا وَإِنَّا أَنْ نَكُونَ تَرْكُنَا هَا فَتَسَلَّمَ عَلَى يَمِينِهِ وَعَلَى شِمَالِهِ۔

### ۲۹: بَابُ مَنْ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً

۹۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي بَكْرِ قَنَا

عَبْدُ الْمُهِمِّ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدِ الشَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تَلْقَاءُ وَجْهَهُ.

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سلام پھیرا اپنے منہ کے سامنے۔

۹۱۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّغَانِيُّ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تَلْقَاءُ وَجْهَهُ.

۹۱۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منہ مبارک کے سامنے کی طرف ایک ہی سلام پھیرا کرتے تھے۔

۹۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَائِدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَاعِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً.

۹۲۰: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ نے ایک مرتبہ سلام پھیرا۔

☆ خلاصۃ الباب احادیث صحیحہ کی بناء پر حنفیہ اور شافعیہ حنابلہ اور جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ نماز میں مطلق امام و مقتدی اور منفرد پر دو رو و دو سلام واجب ہیں ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب۔ جن احادیث میں ایک سلام کا منہ کی طرف کا ذکر ہے وہ ضعیف ہیں۔ البتہ سنن نسائی والی حدیث جو ہے وہ حالت عذر پر محمول ہے۔

### ۳۰: بَابُ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى الْإِمَامِ

۹۲۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَذَلِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامَ فَرَدُّوا عَلَيْهِ.

۹۲۱: حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام سلام پھیرے تو اس کو جواب دو۔

۹۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُسَلِّمَ عَلَى الْمُتَوَاتِرِ وَأَنْ نُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ.

۹۲۲: حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اپنے اماموں کو سلام کریں اور ہم میں سے بعض بعض کو سلام کریں۔

### ۳۱: بَابُ وَلَا يَخْصُ الْإِمَامُ نَفْسَهُ بِالْدُّعَاءِ

۹۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَنَّى الْحَمَصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي حَبِيٍّ الْمَوُزَنِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَوْمُ عَبْدٌ فَيُخْصُ نَفْسَهُ بِدُعَاةٍ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ.

۹۲۳: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص امام ہو وہ مقتدیوں کو چھوڑ کر خاص اپنے لئے دُعا نہ کرے اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے مقتدیوں سے خیانت کی۔



## ۳۲: بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

## باب: سلام کے بعد کی دعا

۹۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مَقْدَارَ مَا يَقُولُ (اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمَنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)

۹۲۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے بعد فقط اسی قدر بیٹھتے کہ: ((اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمَنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)) کہہ سکیں۔

۹۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ مَوْلَى لَأَمِ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ يُسَلِّمُ (اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ عَلِمْنَا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا)

۹۲۵: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز صبح سے سلام پھیر کر پڑھتے: ((اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ عَلِمْنَا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا)) "اے اللہ! میں آپ سے علم نافع پاکیزہ روزی اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔"

۹۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ وَ أَبُو يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو الْأَجْلَحِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ الشَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَضَلْتَانِ لَا يُخَصِّيهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُمَا يَسِيرُ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيُحَمِّدُ عَشْرًا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعُدُهَا بِيَدِهِ (فَذَلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَالْفُ وَخَمْسِمِائَةٌ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَوَى إِلَى فَرَاشِهِ سَبَّحَ وَحَمِدَ وَكَبَّرَ مِائَةَ فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَالْفُ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسِمِائَةِ سَبْعَةٍ قَالُوا: وَكَيْفَ لَا يُخَصِّيهَا قَالَ رَأَيْتُ أَحَدَكُمْ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا وَكَذَا حَتَّى يَفْكَ الْعَبْدُ لَا يَغْفُلُ وَيَأْتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُؤَمِّنُهُ حَتَّى يَنَامَ)

۹۲۶: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان بھی ان کو مضبوطی سے اختیار کئے رہے گا جنت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے کم ہی لوگ ہیں۔ ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ کہے اللہ اکبر دس بار الحمد للہ دس بار۔ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ ان کو اپنے ہاتھوں سے شمار کر رہے تھے یہ زبان سے ڈیڑھ سو ہیں (کیونکہ تیس کلمے ہیں ہر نماز کے بعد اور پانچ نمازیں ہیں) اور ترازو میں ڈیڑھ ہزار ہیں اور جب اپنے بستر پر آئے تو سو بار سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہے یہ زبان سے تو سو ہیں لیکن ترازو میں ہزار ہیں تم میں کون ہے جس سے دن میں ڈھائی ہزار خطائیں سرزد ہوتی ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا: ان کو کوئی کیوں نہ اختیار کرے گا (حالانکہ انتہائی آسان اور انتہائی فضیلت والا عمل ہے) فرمایا: تم میں سے ایک کے پاس نماز

کے دوران شیطان آتا ہے اور کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر حتیٰ کہ بندہ بالکل غافل ہو جاتا ہے (اسے نماز تک کا خیال نہیں رہتا تسبیحات تو دور کی بات ہے) اور بندہ کے پاس بستر میں شیطان آ جاتا ہے اور اسے سلائے لگتا ہے حتیٰ کہ بندہ تسبیحات کے بغیر ہی سو جاتا ہے۔

۹۲۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الْأَمْوَالِ وَالدُّنُورُ بِالْأَجْرِ يَقُولُونَ كَمَا نَقُولُ وَيُنْفِقُونَ وَلَا نُنْفِقُ قَالَ لِي (أَلَا أَخْبَرْتُكُمْ بِأَمْرِ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ أَذْرَكْتُمْ مِنْ قَبْلِكُمْ وَفُتْمٌ مِنْ بَعْدِكُمْ نَحْمَدُونَ اللَّهُ فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَسْبِيحُونَهُ ثَلَاثًا وَتَكْبِيرُونَهُ وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَارْبَعًا وَثَلَاثِينَ) قَالَ سُفْيَانُ: لَا أَذْرِي أَتَيْنَهُنَّ أَرْبَع.

۹۲۷: حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ مال و دولت والے ثواب کما گئے وہ ہماری طرح دُعا و اذکار بھی کرتے ہیں اور خرچ بھی کرتے ہیں جبکہ ہم خرچ نہیں کر سکتے۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو گے تو اپنے آگے والوں کو پالو گے اور پچھلوں سے سبقت لے جاؤ گے تم ہر نماز کے بعد الحمد للہ کہو اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر ۳۳ بار اور ۳۴ بار۔ سفیان کہتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ ان میں سے کون سا کلمہ ۳۴ بار فرمایا۔

۹۲۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ ثَنَا الْأَوْزَعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ

۹۲۸: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے پھر ارشاد فرماتے: ((اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ.....))

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ (اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)

**خلاصۃ الباب** ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے آج کل اکثر لوگ دعا پڑھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ دعا بڑی الحاج و زاری اور تضرع سے حق تعالیٰ شانہ سے مانگنی چاہیے۔ فرض نمازوں کے بعد دعا کا ثبوت صحیح احادیث میں موجود ہے۔ طویل اذکار اور تسبیحات سنتوں کے بعد پڑھنی چاہیے۔

۳۳: بَابُ الْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

۹۲۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ ﷺ فَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ جَانِبَيْهِ جَمِيعًا.

۹۲۹: حضرت ہلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری امامت کی تو آپؐ فارغ ہو کر دائیں اور بائیں دونوں طرف پھرتے تھے۔

۹۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ الْأَسَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ فِي نَفْسِهِ جُزْأً يَرَى أَنَّ حَقًّا لِلَّهِ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ

۹۳۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی بھی اپنے (اعمال) میں شیطان کا حصہ نہ بنائے یہ سمجھے کہ منجانب اللہ اس پر لازم ہے کہ نماز کے بعد دائیں طرف ہی پھرے میں نے خود رسول اللہ ﷺ

بِمِنْہ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ أَنْصَرَاهُ عَنْ يَسَارِهِ۔  
 ۹۳۱: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصُّوْفِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ ذَرِيعٍ عَنْ  
 حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ  
 رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْقُطِلُ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ يَسَارِهِ فِي الصَّلَاةِ۔  
 ۹۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ  
 الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
 عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ  
 اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضَى تَسْلِيمُهُ ثُمَّ يَلْبُثُ  
 فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ

۹۳۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ فرماتے  
 ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز کے بعد  
 کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف مڑتے تھے۔

۹۳۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں  
 کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پھیرتے ہی عورتیں کھڑی  
 ہو جاتیں آپ اٹھنے سے قبل اسی جگہ کچھ دیر تشریف فرما  
 ہوتے۔

خلاصۃ الباب ☆ احادیث سے ثابت ہوا کہ نمازی بعد از نماز جدھر کو چاہے رخ پھیر کر بیٹھ جائے دائیں طرف مڑنا  
 مستحب ہے۔ ایک طرف مڑنے کو ضروری نہ سمجھے۔

### ۳۴: بَابُ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَ وُضِعَ

#### الْعِشَاءُ

۹۳۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ  
 الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا  
 وَضِعَ الْعِشَاءُ وَ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ . فَأَبْدَأُوا بِالْعِشَاءِ  
 ۹۳۴: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا  
 أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَضِعَ الْعِشَاءُ وَ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدَأْ  
 وَ بِالْعِشَاءِ۔

۹۳۵: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح  
 وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ  
 عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا  
 حَضَرَ الْعِشَاءُ وَ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدَأْ وَ بِالْعِشَاءِ۔

### باب: جب نماز تیار ہو اور کھانا

#### سامنے آ جائے

۹۳۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب (نماز) عشاء قائم کی جا  
 رہی ہو اور کھانا رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھالو۔

۹۳۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے  
 فرمایا: جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز قائم ہو رہی ہو تو  
 کھانا پہلے کھالو۔ نافع کہتے کہ ایک رات ابن عمر رضی اللہ  
 عنہما نے کھانا کھایا حالانکہ وہ اقامت سن رہے تھے۔

۹۳۵: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب  
 رات کا کھانا سامنے آ جائے اور نماز قائم ہو رہی ہو تو  
 کھانا پہلے کھالو۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث باب کے حکم پر تمام فقہاء متفق ہیں البتہ سب کے نزدیک اگر ایسے موقع پر کھانا چھوڑ کر نماز  
 پڑھ لی جائے تو نماز درست ہوگی۔ قاضی شوکانیؒ نے حنابلہ کا جو قول نقل کیا ہے کہ ان کے نزدیک نماز ایسی حالت میں نہیں  
 ہوتی وہ مفتی بہ نہیں ہے البتہ فقہاء کے درمیان اس مسئلہ کی علت میں اختلاف ہے۔



لیکن یہاں یہ احتمال ہے کہ بارش کے تیز ہونے کے آثار ہوں اور نماز کے وقت میں دیر ہو اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے یہ اعلان کرادیا ہو کیونکہ تیز بارش میں اعلان کرنا بھی مشکل ہوتا۔

### ۳۶: بَابُ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّي

### باب: نمازی کے سترے کا بیان

۹۴۰: حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں: ہم نماز پڑھ رہے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے گزر رہے تھے رسول اللہؐ کی خدمت میں اس کا تذکرہ ہوا تو فرمایا: پالان کی پھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز تمہارے سامنے ہو تو اب سامنے سے جو کوئی بھی گزرے نمازی کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔

۹۴۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برچھی نکالی جاتی آپ اس کو گاڑ کر اس کی طرف نماز پڑھتے۔

۹۴۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چٹائی تھی جس کو دن میں بچھاتے اور رات کو اسی سے حجرہ سا بنا لیتے۔ (تاکہ اعتکاف میں یکسوئی حاصل رہے) اور اس کی طرف نماز ادا فرماتے۔

۹۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بھی نماز پڑھے تو اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے اگر کچھ نہ ملے تو لاشی ہی کھڑی کر لے۔ اگر لاشی بھی نہ ملے تو (فقط) خط ہی کھینچ لے پھر جو چیز بھی اس کے سامنے سے گزرے اس کو ضرر نہ ہوگا۔

۹۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ عَنْ سَمَاقِ بْنِ خُرَيْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي وَالذُّوَابُ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِينَا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مِثْلُ مُوْخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ فَلَا يَضُرُّهُ مِنْ مَرَّتَيْنِ يَدِيهِ.

۹۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُجَّاءَ الْمَكِّيُّ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ تَخْرُجُ لَهُ حَرَبَةٌ فِي السَّفَرِ فَيَنْصِبُهَا فَيَصَلِّي إِلَيْهَا.

۹۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسْرٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَصِيرٌ يَنْسُطُ بِالنَّهَارِ وَ يَخْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ يُصَلِّي إِلَيْهِ.

۹۴۳: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَ بَنِي مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ خُرَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ خُرَيْبِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَخُطِّ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّتَيْنِ يَدِيهِ.

☆ خلاصۃ الباب سترہ کا حکم متعدد روایات سے ثابت ہے سترہ کی مقدار ایک ذراع یا اس سے زائد ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہوتا ہے کہ جب وہ میدان میں نماز پڑھے تو اس سے آگے کجاوہ کی پھلی لکڑی کے مثل ہو اور یہ کہا گیا ہے کہ بقدر ایک انگلی کی موٹائی ہونی چاہیے کیونکہ اس سے کم ذور سے نظر نہیں آئے گا۔ پس مقصد حاصل نہ ہوگا۔

### ۳۷: بَابُ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

۹۴۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ النَّضْرِ عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أُرْسِلُونِي إِلَى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَأَخْبَرَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْ يَقُومَ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ فَلَا أَذْرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً أَوْ شَهْرًا أَوْ صَبَاحًا أَوْ سَاعَةً.

۹۴۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ النَّضْرِ عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَ إِلَيَّ ابْنِ جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْأَلُهُ مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيِ أَخِيهِ وَهُوَ يُصَلِّي كَانَ لَانَ يَقِفَ أَرْبَعِينَ قَالَ لَا أَذْرِي أَرْبَعِينَ عَامًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ ذَلِكَ.

۹۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُوَهَّبٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ فِي أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيِ أَخِيهِ مُعْتَزًّا فِي الصَّلَاةِ كَانَ لَانَ يَقِيمَ مِائَةَ عَامٍ غَيْرَ لَهُ مِنَ الْخَطْوَةِ النَّبِيَّ خَطَاَهَا.

### بَابُ: نِمَازِی کے سامنے سے گزرنا

۹۴۴: حضرت بسر بن سعید فرماتے ہیں: مجھے لوگوں نے زید بن خالد کے پاس بھیجا کہ ان سے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے متعلق دریافت کروں تو انہوں نے مجھے بتایا کہ نبیؐ نے فرمایا: اگر وہ چالیس تک کھڑا رہے تو اس کیلئے بہتر ہے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے۔ سفیان فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ چالیس سال یا ماہ یا دن یا ساعت۔

۹۴۵: حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے زید بن خالد نے ابو جہیم انصاریؓ کے پاس کسی کو بھیجا کہ ان سے پوچھے کہ انہوں نے نبیؐ سے اس شخص کے بارے میں کیا سنا جو نمازی کے سامنے سے گزرے انہوں نے فرمایا: میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ اپنے بھائی کے سامنے سے گزرنے میں جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو کتنا گناہ ہے تو وہ چالیس تک کھڑا رہے یہ اسکے لئے گزرنے سے بہتر ہوگا۔ راوی نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ چالیس سال فرمایا یا چالیس ماہ یا چالیس دن۔

۹۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ نماز میں اپنے بھائی کے سامنے سے گزرنے میں کتنا گناہ ہوگا تو اس کے لئے سو سال کھڑا رہنا اس ایک قدم اٹھانے سے بہتر ہوگا۔

خلاصۃ الباب ☆ علامہ ابن رشد مائنی نے لکھا ہے کہ اس امر پر جمہور کا اتفاق ہے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنا مکروہ تحریمی ہے اور تمام کتب شافعیہ میں نمازی کے سامنے سے گزرنے کی حرمت صراحتاً موجود ہے اور کتب حنفیہ اور مالکیہ میں بھی گزرنے والے کو گناہ گار ہونے کی تصریح ہے لیکن اس کی چار صورتیں: (۱) سترہ کے اندر سے گزرنے اور گزرنے والا سترے کے اندر گزرنے پر مجبور نہ ہوگا (۲) کسی گزرگاہ پر بلا سترہ نماز پڑھے اور گزرنے والا سامنے سے گزرنے پر مجبور ہو تو صرف نمازی گناہ گار ہوگا۔ (۳) اور اگر مجبور نہ ہو تو دونوں گناہ گار نہ ہوں گے۔ (۴) سترہ بھی ہو اور گزرنے والا مجبور بھی ہو تو گناہ گار نہ ہوں گے۔

## ۳۸: بَابُ مَا يَقْطَعُ

## الصَّلَاةُ

۹۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِغُرْفَةٍ فَجَنَّتْ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلَى  
إِسَانٍ فَمَرَرْنَا عَلَى بَعْضِ الصُّفِّ فَتَرَلْنَا عَنْهَا وَتَرَكْنَاهَا ثُمَّ  
دَخَلْنَا فِي الصُّفِّ.

۹۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ  
زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ هُوَ قَاصٌّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ  
ابْنِهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ  
ﷺ يُصَلِّي فِي حُجْرَةٍ أُمِّ سَلَمَةَ فَمَرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ أَوْ  
عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِيَدِهِ فَرَجَعَ فَمَرَّتْ زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ  
سَلَمَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا فَمَضَتْ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
قَالَ: هُنَّ أَغْلَبُ.

۹۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
ثَنَا شُعْبَةُ ثَنَا قَتَادَةُ ثَنَا جَابِرٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ  
قَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ الْحَائِضُ.

۹۴۰: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ أَبُو طَالِبٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا أَبِي  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ وَالْحِمَارُ.

۹۴۱: حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ  
قَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ وَالْحِمَارُ.

۹۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْ

باب: جس چیز کے سامنے سے گزرنے سے  
نماز ٹوٹ جاتی ہے

۹۳۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے  
ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں نماز ادا فرما رہے  
تھے میں اور فضل گدھی پر سوار ہو کر آئے کچھ صف کے  
سامنے سے ہم گزرے پھر ہم اس سے اترے اور اس کو  
چھوڑ دیا پھر ہم بھی صف میں داخل ہو گئے۔

۹۳۸: حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان  
کے حجرے میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عبداللہ یا عمر بن ابی  
سلمہ نے گزرنا چاہا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا وہ واپس  
ہو گئے پھر زینب بنت ام سلمہ نے گزرنا چاہا تو آپ نے  
ہاتھ سے یوں اشارہ کیا لیکن وہ گزر گئیں جب رسول  
اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے گئے تو فرمایا: عورتیں غالب  
ہیں۔ (یعنی جہالت یا نا فہمی کی وجہ سے مانتی نہیں)۔

۹۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کالا کتا اور حائضہ نماز  
کو توڑ دیتی ہے۔

۹۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت  
کتا اور گدھا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

۹۴۱: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت، کتا اور گدھا  
نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

۹۴۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد کے سامنے پالان  
کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو عورت، گدھا اور

الرَّجُلِ مِثْلُ مُوْجِرَةِ الرَّجُلِ الْمَرْأَةِ وَالْحِمَارِ وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ۔  
سیاہ کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ذرؓ سے پوچھا کہ سیاہ کتے اور سرخ کتے میں کیا

فَقَالَ قُلْتُ: مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَخْمَرِ فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ: الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ۔  
فرق ہے (کہ سیاہ کتے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے باقی سے نہیں) فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے۔

**☆ خلاصۃ الباب** امام احمد اور بعض اہل ظاہر ان احادیث کے ظاہر پر عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ان تینوں کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جبکہ سترہ نہ ہو بلکہ جمہور ائمہ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی۔ جمہور کی دلیل ترمذی شریف کی اور ابن ماجہ کی روایت ہے۔ نیز حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنازہ کی طرح لیٹی ہوتی تھی۔ ان روایتوں سے ثابت ہوا کہ گدھے اور عورت کا نمازی کے سامنے سے گزرنے میں مفسد نماز نہیں ہے۔ یہاں ایک اشکال کیا جاسکتا ہے کہ حنابلہ کی دلیل قولی حدیث ہے اور جمہور کی دلیل فعلی حدیث ہے۔ قولی کو فعلی پر ترجیح ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ترجیح کا یہ اصول اُس وقت قابل عمل ہوتا ہے جبکہ تطبیق ممکن نہ ہو اور یہاں تطبیق ممکن ہے اور وہ اس طرح کہ حدیث باب میں قطع صلوۃ (نماز توڑنا) سے مراد اضافہ صلوۃ نہیں بلکہ قطع خشوع مراد ہے اس لیے کہ ان تینوں اشیاء میں شیطانی اثرات کا دخل ہے۔ نیز جمہور کے فعلی مستدلات کے رائج ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اگر احادیث فعلیہ کی تائید اقوال صحابہؓ سے ہو تو بعض اوقات احادیث قولیہ پر ترجیح حاصل ہو جاتی ہے اور یہاں بھی ایسا ہی ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ کے آثار بکثرت اس بارے میں مروی ہیں کہ ان سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

پاب: نمازی کے سامنے سے جو چیز گزرے

اس کو جہاں تک ہو سکے روکے

۳۹: بَابُ إِذْرَاءِ مَا

اسْتَطَاعَتْ

۹۵۳: حضرت حسن عری فرماتے ہیں حضرت ابن عباسؓ کے پاس نماز کو توڑنے والی چیزوں کا ذکر ہوا تو بعضوں نے کہا: کتا، گدھا، عورت (بھی نماز کو توڑ دیتے ہیں) آپؐ نے فرمایا: بکری کے بچے کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ بلاشبہ رسول اللہؐ ایک نماز ادا فرما رہے تھے کہ ایک بکری کا بچہ آپؐ کے سامنے سے گزرنے لگا تو آپؐ اس سے پہلے جلدی ہے قبلہ کی طرف ہو گئے۔

۹۵۴: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۹۵۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبْدَةَ أَلْبَانَا أَحْمَادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا يَحْيَىٰ أَبُو الْمُعَلَّى عَنْ الْحَسَنِ الْعُرَيْبِيِّ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ فَذَكَرُوا الْكَلْبَ وَالْحِمَارَ وَالْمَرْأَةَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي الْجَدْيِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي يَوْمًا فَذَهَبَ جَدْيٌ بِمُرْبَيْنِ يَدَيْهِ فَبَادَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَبْلَةَ۔

۹۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ عَنْ ابْنِ



عَجْلَان عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَصِلْ إِلَى سِتْرَةٍ وَلْيَذْنُ مِنْهَا وَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يَمُرُّ فَلْيَقَابِلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے لگے تو سترے کی طرف نماز پڑھے اور سترہ کے قریب ہو جائے اور اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے نہ دے اگر کوئی گزرنے لگے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۹۵۵: حَدَّثَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ وَالْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُنْكَدِرِيُّ قَالَا ثنا ابْنُ أَبِي قُدَيْكٍ عَنِ الضُّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ صَدْقَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبِي فَلْيَقَابِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ.

۹۵۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھا رہا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے۔ (یعنی اشارہ سے روک دے) اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔

وَقَالَ الْمُنْكَدِرِيُّ: فَإِنَّ مَعَهُ الْعُرَى

۴۰: بَابُ مَنْ صَلَّى وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ

الْقِبْلَةِ شَيْءٌ

۹۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَاسُفِيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ الْقِبْلَةَ كَاغْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ.

۹۵۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان جنازے کی طرح آڑی پڑی ہوتی۔

۹۵۷: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثنا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ كَانَ فِرَاشُهَا بِحِجَالِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۹۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَاسُفِيَانُ عَنِ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ زَوْجَةُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا بِحِذَائِهِ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ.

۹۵۷: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ان کا بستر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ کے سامنے ہوتا تھا۔

۹۵۸: ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے حالانکہ میں آپ کے سامنے ہوتی بسا اوقات آپ سجدہ میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھے لگ جاتا۔

۹۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُقَدَّامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ خَلْفَ الْمُتَحَدِّثِ

۹۵۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باتیں کرنے والے اور سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنے سے

والثانی

منع فرمایا۔

۴۱: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسْبِقَ الْإِمَامُ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب: امام سے قبل رکوع، سجدہ میں جانا منع ہے

۹۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُنَا أَنْ لَا نُبَادِرَ الْإِمَامَ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا. وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا.

۹۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ تعلیم فرمایا کرتے تھے کہ امام سے قبل رکوع سجدہ میں نہ جائیں بلکہ جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔

۹۶۱: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَثَوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا

☆ خلاصۃ الباب افعال نماز کی ادائیگی میں امام سے سبقت کرنا مکروہ ہے۔ مسلم و ابوداؤد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں پس تم مجھ سے سبقت نہ کرو رکوع، سجود، قیام اور نماز سے بیٹھنے میں یعنی فارغ ہونے میں۔ بخاری اور مسلم میں وعید بھی سنائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آخرت کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوَّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ؟

۹۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو امام سے قبل اپنا سر رکوع سے اٹھاتا ہے اسے یہ اندیشہ نہیں ہوتا کہ اللہ اس کا سر گدھے کے سر جیسا کر دیں۔

۹۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ دَارِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ بَدَأْتُ فَإِذَا رَكَعْتُ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعْتُ فَارْفَعُوا وَإِذَا سَجَدْتُ فَاسْجُدُوا وَلَا الْفِينَ رَجُلًا يَسْبِقُنِي إِلَى الرُّكُوعِ وَلَا إِلَى السُّجُودِ.

۹۶۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا جسم بھاری ہو گیا لہذا جب میں رکوع کروں تو تم رکوع کرو اور جب میں (رکوع سے) اٹھوں تو تم اٹھو اور جب میں سجدہ کروں تو تم سجدہ کرو اور میں نہ دیکھوں کہ کوئی مجھ سے قبل رکوع یا سجدہ میں چلا جائے۔

۹۶۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَجْلَانَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُخَيْرِيزٍ عَنْ

۹۶۳: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رکوع سجدہ میں مجھ سے پہلے نہ جاؤ اس لئے کہ اگر میں رکوع میں تم

سے پہلے چلا گیا تو تم مجھے رکوع میں پا چکو گے جب میں رکوع سے سر اٹھاؤں گا اور جب میں تم سے پہلے سجدہ کروں گا تو تم مجھے سجدہ میں پا چکے ہو گے جب میں سجدہ سے سر اٹھاؤں گا۔ میرا بدن ذرا بھاری ہو گیا ہے۔

### باب: نماز کے مکروہات

۹۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظلم یا جہالت اور گنوار پن کی بات ہے کہ مرد نماز سے فارغ ہونے سے پہلے بار بار پیشانی کو پونچھے۔

۹۶۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز میں اپنی انگلیاں مٹ چٹاؤ۔ (کہ دیکھنے والے کو ایسا محسوس ہو جیسے تم زبردستی قیام کر رہے ہو)۔

۹۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا۔

۹۶۷: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو نماز میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول (کرا لگ لگ کر) دیں۔

۹۶۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جھانکی لے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے اور آواز نہ نکالے اس لئے کہ اس پر شیطان (خوش ہو کر) ہنستا ہے۔

۹۶۹: حضرت عدی بن ثابت اپنے والد سے وہ دادا سے

معاویہ بن ابی سفیان قال قال رسول اللہ ﷺ: لَا تُبَادِرُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ فَمَهْمَا اسْبَقَكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ تَذَرُ كُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ وَمَهْمَا اسْبَقَكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ تَذَرُ كُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ إِنِّي قَدْ بَدَأْتُ.

### ۴۲: بَابُ مَا يُكْرَهُ فِي الصَّلَاةِ

۹۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا بَنُ فُذَيْكٍ ثَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَدَيْرِ التَّمِيمِيُّ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنَ الْخَفَاءِ أَنْ يُكْثِرَ الرَّجُلُ مَسْعَ جَنْهَتِهِ قَبْلَ الْفَرَاعِ مِنْ صَلَاتِهِ.

۹۶۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَإِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تُفْقِعْ أَصَابِعَكَ وَأَنْتَ فِي الصَّلَاةِ.

۹۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ سُفْيَانُ بْنُ زِيَادٍ الْمُؤَدَّبُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَائِدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعْطِيَ الرَّجُلُ فَاةً فِي الصَّلَاةِ.

۹۶۷: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عَمْرٍو وَالدَّارِمِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا قَدْ شَبَكَ أَصَابِعَهُ فِي الصَّلَاةِ فَفَرَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاتَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

۹۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا خَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِئِهِ وَلَا يَغْوِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْهُ.

۹۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ

عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي الْبُقْطَانِ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْبُزَاقُ وَالْمُخَاطُ وَالْحَيْضُ  
وَالنَّعَاسُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ. روايت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز  
میں تھوکتا، ریخت نکالنا، حیض اور نفاس شیطان کی طرف  
سے ہیں۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث میں ذکر کردہ افعال مکروہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾  
یعنی کھڑے ہو نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے خشوع و خضوع سے عاجزی کرنے والے۔ پیشانی سے مٹی جھاڑنا، ہاتھ پھیرنا،  
انگلیوں کو چٹکانا، انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالنا، جمائیاں لینا، نماز میں تھوکتا وغیرہ افعال، نماز کے خشوع و خضوع کے خلاف  
ہے۔ لوگوں کو نماز میں فضول حرکات کرنے سے بچنا چاہیے۔ کئی لوگوں کی عادت ہوتی ہے ہاتھوں کو حرکت دیتے رہتے ہیں،  
کبھی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہیں، کبھی کھجلاتے ہیں۔ ایسے نمازیوں کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب  
”الصلوٰۃ“ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا ہے کہ: ((یأتی علی الناس زمانٌ یصلون ولا یصلون))  
لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ نماز پڑھتے ہوں گے لیکن حقیقت میں وہ نماز نہیں پڑھتے ہوں گے۔

باب: جو شخص کسی جماعت کا امام بنے جبکہ وہ

۴۳: مَنْ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ

اے ناپسند سمجھتے ہوں

لَهُ كَارِهُونَ

۹۷۰: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: تین شخصوں کی نماز قبول نہیں  
ہوتی اس مرد کی نماز جو کسی جماعت کا امام بنے اور وہ اس  
سے (کسی شرعی اور معقول وجہ سے) ناراض ہوں اور وہ  
شخص جو وقت گزرنے کے بعد نماز کے لئے آئے اور وہ  
شخص جو آزاد کو (زبردستی یا دھوکہ سے) غلام بنا لے۔

۹۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین  
شخصوں کی نماز ان کے سروں سے ایک بانٹ بھی بلند  
نہیں ہوتی، وہ مرد جو کسی جماعت کا امام بنے اور وہ  
جماعت اس سے ناراض ہو (کسی شرعی وجہ سے) وہ  
عورت جو رات اس حال میں گزارے کہ اس کا خاوند اس  
سے ناراض ہو (کسی معقول وجہ سے) اور وہ دو بھائی جو  
باہمی تعلق قطع کر دیں۔

۹۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ جَعْفَرُ بْنُ  
عَوْنٍ عَنِ الْإِفْرِيقِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (ثَلَاثَةٌ لَا  
تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةُ الرَّجُلِ يَوْمَ الْقَوْمِ وَ هُمْ لَهُ كَارِهُونَ  
وَالرَّجُلُ لَا يَأْتِي الصَّلَاةَ إِلَّا دِبَارًا) (يَعْنِي بَعْدَ مَا يَقُوتُهُ  
الْوَقْتُ) وَ مَنْ اعْتَبَدَ مُحَرَّرًا.

۹۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هِشَاحٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ الْأَرَجِيُّ ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ  
الْوَلِيدِ عَنْ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا تَرْفَعُ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُءُوسِهِمْ  
شِبْرًا رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَ هُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَ امْرَأَةٌ بَاتَتْ وَ  
رُؤُوسُهَا عَلَيْهَا سَاحِطٌ وَ أَخْوَانٌ مُتَصَارِمَانِ.

☆ خلاصۃ الباب ۶۷ حدیث باب کا حکم اس وقت ہے کہ جب لوگوں کو بدعت، جہل یا فسق و فجور کی وجہ سے اور خرابی کی بناء پر ناپسند کرتے ہوں لیکن اگر ان کی ناپسندیدگی کی وجہ دنیوی عداوت ہو تو یہ حکم نہیں۔ نیز ملا علی قاری نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ناپسند کرنے والے بعض افراد ہوں تو اعتبار عالم کا ہوگا خواہ وہ تنہا ہو کیونکہ جہلاء کی اکثریت کا کوئی اعتبار نہیں ہے واللہ اعلم۔ عورت گناہ گار اس وقت ہوگی جب نافرمانی اور نشوز اس کی طرف سے ہو لیکن اگر مرد کی طرف سے زیادتی ہو یا وہ کسی سے لڑ جھگڑ کر آئے اور عورت کے ساتھ ناراض ہو تو عورت گنہگار نہ ہوگی۔

### ۴۴: بَابُ الْإِثْنَانِ جَمَاعَةً

### باب: دو آدمی جماعت ہیں

۹۷۲: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو اور دو سے زیادہ آدمی جماعت ہیں۔

۹۷۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرِ بْنِ جَرَادٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ.

۹۷۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میں رات کو اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہؓ کے پاس رہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات میں اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو میں آپؐ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا (اور نیت باندھ لی) تو آپؐ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔

۹۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا غَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ بَثُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَآخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

۹۷۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آیا اور آپؐ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپؐ نے مجھے دائیں جانب کھڑا کر دیا۔

۹۷۴: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا سُرْحَبِيلٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَجَنُثُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

۹۷۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک اہلیہ کو اور مجھے نماز پڑھا رہے تھے تو آپؐ نے مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کیا اور آپؐ کی اہلیہ نے ہمارے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

۹۷۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا ابْنُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَمْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ وَبِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَصَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَلْفَنَا.

### ۴۵: بَابُ مَنْ يَسْتَحِبُّ أَنْ

### باب: امام کے قریب کن لوگوں کا ہونا

### يَلِيَ الْإِمَامَ

### مستحب ہے؟

۹۷۶: حضرت ابو مسعود انصاریؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے (وقت ہمارے

۹۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الثَّبَاتِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ عَنْ

کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرمایا کرتے تھے آگے پیچھے مت ہونا کہیں تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے تم میں سے میرے قریب قریب (یعنی صف اول میں) دانشور اور ذی شعور لوگ کھڑے ہوں پھر جو لوگ ان سے قریب ہوں پھر جو لوگ ان سے قریب ہوں۔

۹۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تھے کہ مہاجرین و انصار آپ کے قریب ہوں تاکہ آپ سے (علم اور احکام) حاصل کریں۔

۹۷۸: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ آپ کے صحابہ میں بعض پیچھے رہتے ہیں تو فرمایا: آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری پیروی کریں کچھ ہمیشہ پیچھے ہوتے رہتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بھی پھر ان کو پیچھے کر دیتے ہیں۔

**خلاصۃ الباب ۳۶** ان احادیث میں صف بندی کا طریقہ بیان فرمایا گیا ہے کہ پہلی صف میں امام کے متصل عاقل ذی فہم عمدہ صلاحیت رکھنے والے اور صاحب فضیلت لوگ ہونے چاہئیں۔ پھر درجہ بدرجہ دوسری اور تیسری صفت میں لوگ کھڑے ہوں نیز صفوں کو سیدھا اور برابر کرنے کا حکم تاکید ارشاد فرمایا۔ اقامت صلوٰۃ سے صفوں کو سیدھا کرنا مراد ہے۔

**باب: امامت کا زیادہ حق دار کون ہے**

۹۷۹: حضرت مالک بن حویرثؓ فرماتے ہیں میں اور میرے ایک ساتھی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور کچھ عرصہ حاضر خدمت رہ کر) جب واپس جانے لگے تو آپ نے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو تو تم اذان دو اور اقامت کہو (یعنی تم میں سے ہر ایک اذان بھی دے سکتا ہے اور اقامت بھی کہہ سکتا ہے) اور جو تم میں بڑا ہے وہ امام بنے (کیونکہ علم تو دونوں نے برابر حاصل کیا)۔

۹۸۰: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے

ابن مسعودؓ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُمنع منا کثرا فی الصلوة ویقول: لا تختلفوا فتختلف قلوبکم لیلینی منکم اولوا الارحام والنہی ثم الذین یلوئہم ثم الذین یلوئہم۔

۹۷۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ أَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ لِيَأْخُذُوا عَنْهُ.

۹۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا بَنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ: تَقَدَّمُوا فَأَتَمُّوا بَنِي وَلِيَاتِهِمْ بِكُمْ مِنْ بَعْدِكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ.

**۳۶: بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ**

۹۷۹: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَلَمَّا ارْتَدْنَا الْإِنْصِرَافَ قَالَ لَنَا: إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا وَاقِيمَا وَلِيُؤْمَكُمَا أَكْبَرُكُمَا.

۹۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ

رجاء قال : سَمِعْتُ أَوْسَ بْنَ ضَمْعَجٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
مُسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَوْهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانَتْ قِرَاتُهُمْ  
سَوَاءً فَلْيُؤْمِتْهُمْ أَقْدَمُهُمْ هَجْرَةً فَإِنْ كَانَتْ الْهَجْرَةُ سَوَاءً  
فَلْيُؤْمِتْهُمْ أَكْبَرُهُمْ نَسَبًا وَلَا يَوْمَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَلَا فِي  
سُلْطَانِهِ وَلَا يَجْلِسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِ أَوْ بِإِذْنِهِ.

فرمایا: قوم کا امام وہ بنے جو کتاب اللہ کو سب سے زیادہ  
(سمجھ بوجھ کر تفسیر و معانی سے واقف ہو کر) پڑھنے والا ہو  
(کہ اس زمانے میں قاری کہتے ہی اسے تھے جو تفسیر کے  
ساتھ قرآن پڑھتا تھا آج کل کی طرح محض الفاظ کی  
قرأت کا رواج نہ تھا گو یہ بھی غلط نہیں ہے) اگر وہ  
قرأت (اور قرآن فہمی) میں برابر ہوں تو جس نے پہلے

ہجرت کی وہ امام بنے اگر وہ ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جو ان میں عمر رسیدہ ہو وہ امام بنے اور کوئی شخص دوسرے کے گھر میں یا اسکی  
وجاہت اور اختیار کی جگہ میں امام نہ بنے اور نہ اس کے گھر میں عزت و تکریم کی جگہ بیٹھے الا یہ کہ وہ خود اجازت دیدے (تو پھر کوئی  
خرج نہیں)۔

☆ خلاصۃ الباب یعنی جو قرآن مجید کا قاری ہو عالم ہو اور عمر میں بڑا ہو وہ امامت کا زیادہ مستحق ہے۔ اور یہ بات  
بالکل ظاہر ہے کہ امام اللہ تعالیٰ کے حضور میں پوری جماعت کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس لیے خود جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس  
اہم اور مقدس مقصد کے لیے اپنے میں سے بہترین آدمی کو منتخب کرے۔

باب: امام پر کیا واجب ہے؟

۴۷: بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ

۹۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ  
ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخُو فُلَيْحٍ ثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ :  
كَانَ سَهْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقْدِمُ  
فَتَيَانَ قَوْمِهِ يُصَلُّونَ بِهِمْ فَقِيلَ لَهُ تَفْعَلْ وَلَكَ مِنَ الْقِدَمِ مَا  
لَكَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ : الْإِمَامُ ضَامِنٌ فَإِنْ  
أَخْسَنَ فَلَهُ وَلَهُمْ وَإِنْ أَسَاءَ نَعِيَ فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ.

۹۸۱: حضرت ابو حازم کہتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد اپنی  
قوم کے جوانوں کو آگے کرتے وہ نماز پڑھاتے تو ان سے  
درخواست کی گئی کہ آپ ایسا (کیوں) کرتے ہیں حالانکہ  
آپ اتنے قدیم الاسلام صحابی ہیں تو انہوں نے فرمایا: میں  
نے رسول اللہ سے سنا: فرما رہے تھے کہ امام ضامن ہے  
(مقتدیوں کی نماز کا) لہذا اگر وہ اچھی طرح نماز پڑھائے تو

اس کا فائدہ امام اور مقتدی سب کو ہے اور اگر برا کرے (تو اس کا وبال بھی دونوں پر ہوگا امام پر اسکی کوتاہی کی وجہ سے اور مقتدیوں پر  
اس کو امام مقرر کرنے کی وجہ سے کہ انہوں نے ایسے شخص کو کیوں امام بنایا یہ آخرت میں ہے اور دنیا میں یہ کہ اگر امام کی نماز صحیح نہ  
ہوئی تو مقتدیوں کی بھی صحیح نہ ہوگی)۔

۹۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُمِّ غُرَابٍ  
عَنْ أَمْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا عَقِيلَةُ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحَرِّ أَخْبَرَتْ

۹۸۲: حضرت سلامہ بنت حرؓ فرماتی ہیں میں نے  
نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: لوگوں پر ایک دور ایسا بھی

۱۔ اس مسئلہ پر مولانا رافت قاسمی کی کتاب "مسائل امامت" شائع کردہ "مکتبۃ العلم" اردو بازار لاہور ہر لحاظ سے مکمل و مدلل  
کتاب ہے۔

خَرَشَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :  
يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُومُونَ سَاعَةً لَا يَجِدُونَ إِمَامًا  
يُضِلُّونَ بِهِمْ .  
آئے گا کہ دیر تک کھڑے رہیں گے لیکن کوئی امام نہ ملے  
گا جو ان کو نماز پڑھائے۔ (کیونکہ جہالت پھیل جائے گی  
اور امامت کے لائق کوئی شخص بھی جماعت میں نہ ہوگا)

۹۸۳: حَدَّثَنَا مُحَرَّرُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَابِتُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُرْمَلَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ خَرَجَ  
فِي سَفِينَةٍ فِيهَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
فَحَانَتْ صَلَاةٌ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَأَمَرَنَاهُ أَنْ يُؤْمِنَا وَقُلْنَا  
لَهُ إِنَّكَ أَحَقُّنَا بِذَلِكَ أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَاصَابَ فَالصلوة  
لَهُ وَلَهُمْ وَمَنْ انْتَقَصَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا  
غَلَبَ عَلَيْهِمْ .  
۹۸۳: حضرت ابوعلی ہمدانی سے روایت ہے کہ وہ کشتی  
میں سوار تھے جس میں عقبہ بن عامر جہنی بھی تھے ایک نماز  
کا وقت آیا ہم نے ان سے درخواست کی کہ امامت  
کروائیں اور عرض کیا آپ ہم سب میں امامت کے  
زیادہ حقدار ہیں۔ آپ کے صحابی ہیں تو انہوں نے انکار  
فرمایا اور فرمایا میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا جو  
لوگوں کا امام بنے اور صحیح طریق سے امامت کرے تو نماز  
کا اجر اس کو بھی ملے گا اور لوگوں کو بھی اور جس نے اس  
میں کوتاہی کی تو اس امام کو گناہ ہوگا مقتدیوں کو نہ ہوگا۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث میں امام کی ذمہ داری اور مسئولیت کو بیان کیا گیا ہے کہ امام اگر صحیح نماز پڑھائے گا تو  
ثواب عظیم کا مستحق ہوگا اگر بے وضو اور بغیر طہارت کے پڑھائے گا تو ان کی نمازوں کا بوجھ اسی پر ہوگا۔ حدیث سے تو یہی  
مفہوم ظاہر ہوتا ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے اور یہی بات صحیح بھی ہے۔

۴۸: بَابُ مَنْ أَمَّ قَوْمًا

فَلْيُخَفِّفْ

۹۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَمِيرٍ ثَابِتُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ  
قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! (صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنِّي لَا تَأْخُرُ فِي صَلَاةِ الْعَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ  
لِمَا يُطِيلُ بَنَاتِهَا قَالَ فَمَا زَايْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَطُّ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ يَأْتِيهَا النَّاسُ  
إِنَّ مِنْكُمْ مُتَقَرِّبِينَ فَأَتَيْتُكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَجُودُوا فَإِنَّ فِيهِمْ  
الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ .  
۹۸۴: حضرت ابو مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب رسول  
اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے  
رسول! میں فلاں صاحب کی وجہ سے نماز فجر کی (جماعت)  
سے رہ جاتا ہوں کہ وہ فجر کی نماز لمبی پڑھاتے ہیں فرماتے  
ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو نصیحت فرماتے ہوئے کبھی اتنے  
غصہ میں نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا (فرمایا) اے لوگو! تم  
میں سے بعض (دین کے بارے میں) متنفر کرنے والے  
ہیں۔ تم میں سے کوئی بھی لوگوں کو نماز

پڑھائے تو مختصر نماز پڑھائے اسلئے کہ لوگوں میں کمزور اور سن رسیدہ اور ضرورت مند (جس نے نماز کے بعد کوئی ضرورت پوری  
کرنے کیلئے جانا ہے) سب تم کے لوگ ہوتے ہیں۔



۹۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ وَحْمِيدُ بْنُ مَسْعُودَةَ، قَالَا: قَالَا: حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، أَلَا عَبْدُ الْغَزِيَّزِ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوجِزُ وَيُتِمُّ الصَّلَاةَ.

۹۸۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختصر اور مکمل نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

۹۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، قَالَ صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَأَنْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَصَلَّى فَأَخْبَرَ مُعَاذَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ مَا قَالَ لَهُ مُعَاذُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرِيدُ أَنْ تَكُونَ قَتَانَا يَا مُعَاذُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِذَا صَلَّيْتَ بِالنَّاسِ فَأَقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضَحَاهَا، وَسَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَأَقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ، قَتْمَ بَارِئْنَا جَاهِتْهُ هُوَ جَبَّارٌ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ مَا تَقُولُ، وَضَحَاهَا، وَسَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَأَقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ پڑھ لیا کرو۔

۹۸۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے مقتدیوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو نماز کو لمبا کیا تو ہم میں سے ایک صاحب چل دیئے اور اکیلے نماز ادا کر لی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا تو فرمایا وہ منافق ہے (کیونکہ اس دور میں منافق ہی جماعت چھوڑا کرتے تھے) جب ان صاحب کو یہ معلوم ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کہا تھا سنا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت معاذ کو مخاطب کر کے) فرمایا: اے معاذ! (ایسے کام کر کے) تم قتمہ باز بننا چاہتے ہو جب لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو شمس و ضحاہا، و سبِّح اسم ربک الاعلیٰ، واللَّیل اذا یغشی اور

۹۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ ابْنَ أَبِي الْعَاصِ يَقُولُ كَانَ آخِرَ مَا عَاهَدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنِ أَمْرِي عَلَى الطَّائِفِ قَالَ لِي: يَا عُثْمَانُ تَجَاوَزْ فِي الصَّلَاةِ وَقُدِّرِ النَّاسَ بِأَضْعَفِهِمْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالصَّغِيرَ وَالسَّقِيمَ وَالْبَعِيدَ وَذَلِكَ الْحَاجَةُ.

۹۸۷: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا امیر مقرر فرمایا تو آخری نصیحت یہ فرمائی۔ ارشاد فرمایا: اے عثمان! نماز میں اختصار کرنا اور لوگوں کو ان میں سب سے کمزور کے برابر سمجھنا اس لئے کہ لوگوں میں سن رسیدہ کم سن، بیمار اور دور کے رہائشی اور ضرورت مند سب ہوتے ہیں۔

۹۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: غَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ غَمْرُو ابْنُ مُرَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَ عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ آخِرَ مَا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخَفْ بِهِمْ.

۹۸۸: حضرت عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری بات جو مجھ سے فرمائی: جب تم کسی جماعت کے امام بنو تو ان پر تخفیف کرنا۔

**خلاصۃ الباب** بعض صحابہ کرامؓ جو اپنے قبیلہ یا حلقہ کی مسجدوں میں نماز پڑھاتے تھے اپنے عبادتی ذوق و شوق میں بہت لمبی نماز پڑھاتے تھے جس کی وجہ سے بعض بیمار یا کمزور بوڑھے یا تھکے ہارے مقتدیوں کو کبھی کبھی بڑی تکلیف پہنچ جاتی تھی۔ اس غلطی کی اصلاح کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف موقعوں پر اس طرح کی ہدایت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء اس سے یہ تھا کہ امام کو چاہیے کہ وہ اس بات کا لحاظ رکھے کہ مقتدیوں میں کبھی کوئی بیمار، کمزور یا بوڑھا بھی ہوتا ہے اس لیے نماز زیادہ طویل نہ پڑھائے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہمیشہ اور ہر وقت کی نماز میں بس چھوٹی سے چھوٹی سورتیں ہی پڑھی جائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش گوئی فرمائی کہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ امامت کرانے والا کوئی شخص نہیں ملے گا۔ وہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو رہی ہے کہ بعض مقامات پر دیکھا گیا ہے کہ اگر مقرر امام صاحب یا مؤذن صاحب موجود نہ ہوں تو اقامت کہنے والا کوئی نہیں ہوتا (و الی اللہ المشتکی)

۴۹: بَابُ الْإِمَامِ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ إِذَا حَدَّثَ  
 بَاب: جب کوئی عارضہ پیش آ جائے تو امام  
 نماز میں تخفیف کر سکتا ہے

۹۸۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثنا عبد الأعلى ثنا  
 سعید عن قتادة عن أنس بن مالك قال قال رسول  
 الله ﷺ: إِنِّي لَا ذُكُلُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنِّي أُرِيدُ إِطَالَتَهَا  
 فَاسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَجَوَّزْ فِي صَلَاتِي مِمَّا أَعْلَمُ لَوْ جَدَّ  
 أُمُّهُ بِنِكَائِهِ.

۹۸۹: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں تو لمبی نماز پڑھنے کا ارادہ ہوتا ہے پھر کبھی میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز میں اختصار کر لیتا ہوں اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ بچے کی ماں کو اس کے رونے کی وجہ سے پریشانی ہوگی۔

۹۹۰: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ ثنا مُحَمَّدُ  
 بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُلَاظَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ  
 حَسَّانٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ ابْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَا أَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَجَوَّزْ فِي الصَّلَاةِ.

۹۹۰: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔

۹۹۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثنا عمر بن عبد  
 الواحد وبشر بن بكر عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير  
 عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه قال قال رسول الله ﷺ:  
 إِنِّي لَا قُومُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَطَوِّلَ فِيهَا فَاسْمَعُ  
 بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَجَوَّزْ كَرَاهِيَةً أَنْ يَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ.

۹۹۱: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں ارادہ ہوتا ہے کہ لمبی نماز ادا کروں۔ پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنائی دیتی ہے تو نماز مختصر کر دیتا ہوں اس لئے کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ بچے کی ماں کو پریشانی ہو۔

۵۰: بَابُ إِقَامَةِ الصُّفُوفِ

۹۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وكيع ثنا الأعمش عن

۹۹۲: حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جیسے فرشتے صفیں بناتے ہیں؟ کہا: ہم نے عرض کیا کہ فرشتے کیسے صفیں بناتے ہیں؟ فرمایا: اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

۹۹۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی صفوں کو برابر کرو اس لئے کہ صفوں کو برابر کرنا نماز کو پورا کرنے میں داخل ہے۔

۹۹۴: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کو ایسے سیدھا کرتے تھے کہ اس کو بالکل تیر یا برجھی کی طرح کر دیتے تھے فرماتے ہیں ایک بار آپؐ نے دیکھا کہ ایک مرد کا سینہ آگے بڑھا ہوا ہے۔ فرمایا اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں پھوٹ ڈال دیں گے۔

۹۹۵: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل جلالہ رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے دعائیں کرتے ہیں ان کے لئے جو صفوں کو ملاتے اور جوڑتے ہیں اور جو خالی جگہ کو بھر دے اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔

### پانچ: صفِ اول کی فضیلت

۹۹۶: حضرت عرابض بن ساریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفِ اول کے لئے تین بار اور دوسری صف کے لئے ایک بار استغفار فرمایا کرتے تھے۔

۹۹۷: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السَّوَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا . قَالَ قُلْنَا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ : يُتَمُونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَ يَتَرَاوُونَ فِي الصَّفِّ .

۹۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثنا أَبِي وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثنا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ .

۹۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ ثنا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ الثُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسَوِّي الصَّفَّ حَتَّى يَجْعَلَ مِثْلَ الرُّمَحِ أَوْ الْقِدَحِ قَالَ فَرَأَى صُلَيْرُ بْنُ رَجَلٍ نَاتِنًا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَوُّوا صُفُوفَكُمْ أَوْ لِيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِكُمْ .

۹۹۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يُصَلُّونَ الصُّفُوفَ وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةَ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً .

### ۵: بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ

۹۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا هِشَامُ بْنُ السَّوَابِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا وَلِلثَّانِي مَرَّةً .

۹۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ

بِإِنَّ جَعْفَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ مَصْرَفٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْسَجَةَ يَقُولُ : سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ.

بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ صفِ اول پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

۹۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْرٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا أَبُو قَطَنِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَلَّاسٍ عَنْ أَبِي زَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لَكَانَتْ قُرْعَةً.

۹۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو صفِ اول کی فضیلت معلوم ہو تو (ہر ایک صفِ اول میں نماز پڑھنے کا خواہشمند اور حریص ہو جائے اور پھر اختلاف و نزاع ختم کرنے کے لئے) قرعہ نکالنا پڑے۔

۹۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحَمَصِيُّ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ.

۹۹۹: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں صفِ اول پر اور فرشتے ان کے لئے بخشش کی دعائیں مانگتے ہیں۔

**خلاصۃ الباب ☆** احادیث باب میں صفِ اول کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور فرشتوں کی دعاء رحمت کے خصوصی مستحق اگلی صفوں والے ہی ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ پہلی اور دوسری صف میں بظاہر اور ہماری نگاہوں میں فاصلہ تو بہت ہی تھوڑا سا ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں بہت فاصلہ ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے طالب کو چاہیے کہ وہ حتی الوسع پہلی ہی صف میں جگہ حاصل کرنے کی کوشش کرے جس کا ذریعہ یہی ہو سکتا ہے کہ مسجد میں اول وقت میں پہنچ جائے۔ اس باب میں حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ پہلی صف میں کھڑے ہونے کا کیا اجر و ثواب ہے تو لوگوں میں اس کے لیے ایسی مسابقت اور کشمکش ہو کہ قرعہ اندازی سے فیصلہ کرنا پڑے۔ (ملوئی)

کچھ علماء کرام کی رائے یہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ سستی سے پچھلی صف میں نہ کھڑا رہے بلکہ اگر اگلی صف میں جگہ ہو تو فوراً آگے ہو جائے۔ کیونکہ آخری صف سے بر صف ”اگلی یا پہلی“ ہی ہوتی ہے واللہ اعلم (ابو سعید)

### باب: عورتوں کی صفیں

### ۵۲: بَابُ صُفُوفِ النِّسَاءِ

۱۰۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبْدَةَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْغَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَيْرُ صُفُوفٍ

۱۰۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کی سب سے بہتر صف آخری ہے اور سب سے بری پہلی اور مردوں کے

النِّسَاءِ آخِرُهَا وَ شَرْعُهَا أَوَّلُهَا وَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ  
أَوَّلُهَا وَ شَرْعُهَا آخِرُهَا۔  
لئے سب سے بہتر صف پہلی ہے اور سب سے بری  
آخری۔

۱۰۰۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ مُقَدِّمُهَا وَ شَرْعُهَا  
مُؤَخَّرُهَا وَ خَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ مُؤَخَّرُهَا وَ شَرْعُهَا  
مُقَدِّمُهَا۔  
۱۰۰۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں کے لئے  
سب سے بہتر صف اگلی ہے اور سب سے بری پچھلی اور  
عورتوں کے لئے سب سے بہتر صف پچھلی ہے اور سب  
سے بری اگلی۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر جماعت میں صرف ایک عورت بھی شریک ہو تو اس کو بھی  
مردوں اور بچوں سے الگ سب سے پیچھے کھڑا ہونا چاہیے حتیٰ کہ اگر بالفرض آگے صف میں اس کے گئے بیٹے ہی ہوں تب  
بھی وہ ان کے ساتھ کھڑی نہ ہو بلکہ الگ پیچھے کھڑی ہو۔

۵۳: بَابُ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِي  
فِي الصَّفِّ  
باب: ستونوں کے درمیان صف بنا کر نماز  
ادا کرنا

۱۰۰۲: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ، أَبُو طَالِبٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَ  
أَبُو قَتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا هُرُونُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نَصِفَ بَيْنَ السَّوَارِي عَلَى عَهْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ نَطْرُدُ عَنْهَا طُرْدًا۔  
۱۰۰۲: حضرت قرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہمیں ستونوں کے  
درمیان صف بنانے سے منع کیا جاتا تھا اور (اگر وہاں  
صف بنا ہی لیتے تو) وہاں سے ہٹا دیا جاتا تھا۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے استدلال کر کے امام احمد و امام احنق رحمہما اللہ اور بعض اہل ظواہر ستونوں کے  
درمیان صف بندی کو مکروہ تحریمی قرار دیتے ہیں۔ شافعیہ اور مالکیہ بلا کراہت اس کے جائز ہونے کے قائل ہیں۔ احناف  
کی بعض فقہی عبارات سے بھی جواز معلوم ہوتا ہے۔ حدیث باب کی توجیہ یہ ہے کہ مسجد نبوی (ﷺ) کے ستون متوازی  
نہیں تھے بلکہ منحنی تھے لہذا اگر ان کے درمیان صف بنائی جاتی تو صف سیدھی نہ ہو پاتی تھی۔ اسی بناء پر ستونوں کے درمیان  
صف بنانے کو مکروہ سمجھا جاتا تھا اور حضرات صحابہ اس سے بچتے تھے۔

۵۴: بَابُ صَلَاةِ الرَّجُلِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ  
۱۰۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ  
شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَ كَانَ مِنَ الْوَفْدِ قَالَ  
خَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعَنَاهُ وَ صَلَّيْنَا خَلْفَهُ  
باب: صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا  
۱۰۰۳: حضرت علی بن شیبان جو ایک وفد میں تھے فرماتے  
ہیں ہم نکلے حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
ہوئے۔ آپ سے بیعت کی اور آپ کے پیچھے نماز ادا کی  
پھر آپ کے پیچھے ایک اور نماز پڑھی آپ نے نماز مکمل

ثُمَّ صَلَّيْنَا وَرَاءَهُ صَلَاةً أُخْرَى فَقَضَى الصَّلَاةَ فَرَأَى رَجُلًا  
فَرَدًّا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ قَالَ لَوْ قَفَّ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ  
جِئْنَا أَنْصَرَفَ قَالَ: اسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ لَا صَلَاةَ لِلَّذِي  
خَلْفَ الصَّفِّ.

فرمائی تو دیکھا کہ ایک صاحب صف کے پیچھے تنہا کھڑے  
نماز ادا کر رہے ہیں فرمایا کہ نبی ﷺ ان کی وجہ سے ٹھہر  
گئے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا نماز دوبارہ  
پڑھ لو جو شخص صف کے پیچھے ہو اس کی نماز نہیں۔

۱۰۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
عَنْ حَصْبَنٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ اخَذَ بِيَدِي زَيْدُ ابْنِ  
أَبِي الْجَعْدِ فَأَوْقَفَنِي عَلَى شَيْخٍ بِالرُّقَّةِ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبُدٍ  
فَقَالَ صَلِّ رَجُلٌ خَلْفَ الصَّفِّ وَخَذَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ أَنْ يُعْبَدَ.

۱۰۰۴: حضرت وایصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے صف کے پیچھے تنہا نماز  
پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اعادہ  
(لوٹانے) کا حکم دیا۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے استدلال کر کے امام احمد، امام اسحق وغیرہم رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر پچھلی  
صف میں کوئی شخص تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اس کی نماز فاسد اور واجب الاعادہ ہے لیکن امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام  
شافعی اور سفیان ثوری رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ ایسے شخص کی نماز ہو جاتی ہے البتہ ایسا کرنا مکروہ (تحریمی) ہے۔ حنفیہ نے  
اس میں یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر کوئی شخص نماز میں ایسے وقت پہنچے جبکہ صف بھر چکی ہو تو پیچھے کھڑے ہوتے وقت ایسے  
شخص کو چاہیے کہ کسی اور شخص کے آنے کا انتظار کرے۔ اگر رکوع تک کوئی نہ آئے تو اگلی صف سے کسی شخص کو کھینچ کر اپنے  
ساتھ کھڑا کرے البتہ اگر اس میں ایذا، کاندیشہ ہو یا لوگ جاہل اور اس عمل سے فتنہ کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں تنہا  
کھڑے ہو کر نماز پڑھ لینا جائز ہے اور نماز بہر حال جائز ہو جائے گی۔ جمہور کی دلیل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا عمل ہے کہ  
وہ جلدی سے پچھلی صف میں اکیلے کھڑے ہو کر شامل ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ((ذَا دَكَ اللَّهُ  
حُرُصًا وَلَا تَعْدُ)) لیکن نماز کے لوٹانے کا حکم نہیں فرمایا۔ نیز حدیث باب کا جواب یہ ہے کہ سنداً مضطرب ہے۔ امام شافعی  
فرماتے ہیں کہ اگر یہ حدیث ثابت اور صحیح ہوتی تو میں اس پر عمل کرتا۔ سبحان اللہ تمام ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ اس حدیث کے  
مجمع تھے۔

## ۵۵: بَابُ فَضْلِ مِیْمَنِهِ الصَّفِّ

## باب: صف کی دائیں جانب کی فضیلت

۱۰۰۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ  
ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَنَسِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَةَ عَنْ  
عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ اللَّهُ وَ  
مَلَائِكَتُهُ يَصَلُّونَ عَلَى مِیْمَنِ الصَّفِّوفِ.

۱۰۰۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحمت نازل  
فرماتے ہیں صفوں کی دائیں جانب پر اور فرشتے ان کے  
لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

۱۰۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنْ مُسْعَرٍ عَنْ  
ثَابِتِ بْنِ عُثَيْبٍ عَنِ ابْنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَا: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۱۰۰۶: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز  
ادا کرتے تو ہم پسند کرتے تھے یا فرمایا میں پسند کرتا تھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَسْعُورٌ: نَحِبُ أَوْ مِمَّا أُحِبُّ أَنْ نَقُومَ عَنْ يَمِينِهِ.

کہ ہم آپ کے دائیں کھڑے ہوں۔ (الفاظ میں شک ثابت بن عبید کے شاگرد (معز دمسر) کو ہوا۔

۱۰۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ أَبُو جَعْفَرٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْكِلَابِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو الرُّقَيْ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ مَسِيرَةَ الْمَسْجِدِ تَعْطَلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ عَمَرَ مَسِيرَةَ الْمَسْجِدِ كُتِبَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ.

۱۰۰۷: حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ مسجد کی بائیں جانب بالکل خالی ہوگئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسجد کی بائیں جانب آباد کرے گا اس کے لئے دو ہزار اجر لکھا جائے گا۔ (ایک نماز کا اور دوسرا مسجد آباد کرنے کا)۔

## ۵۶: بَابُ الْقِبْلَةِ

۱۰۰۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ طَوَافِ الْبَيْتِ أَتَى مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا مَقَامُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الَّذِي قَالَ اللَّهُ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى.

۱۰۰۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم پر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ ہمارے جد امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا مقام ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے 'مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ' ولید کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا: ﴿وَاتَّخِذُوا﴾ پڑھا تھا۔ فرمایا: جی۔

قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِمَالِكٍ أَهَكَذَا قَرَأَ: ﴿وَاتَّخِذُوا﴾ قَالَ نَعَمْ.

۱۰۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لیں (تو بہت اچھا ہو) تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾.

۱۰۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اتَّخَذْتُ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلْتُ ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾. [البقرة: ۱۲۵]

۱۰۱۰: حضرت براء فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ بیت المقدس کی طرف اٹھارہ ماہ نماز ادا کی اور مدینہ میں آنے کے دو ماہ بعد قبلہ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا اور جب رسول اللہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے بکثرت چہرہ آسمان کی طرف کرتے اور اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا

۱۰۱۰: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عَمْرِو الدَّارِمِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي أَسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَصُرِفَتِ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ بِشَهْرَيْنِ وَكَانَ رَسُولُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا صلی الی بیت المقدس  
 أَكثَرَتْ قُلُوبٌ وَجْهَهُ فِي السَّمَاءِ وَعَلِمَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِ نَبِيِّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَهْوَى الْكَعْبَةَ فَصَعِدَ جِبْرِيلُ  
 فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُثْبِتُهُ بَصْرَةً وَهُوَ  
 يَسْمَعُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ يَنْظُرُ مَا يَأْتِيهِ بِهِ فَأَنْزَلَ  
 اللَّهُ: ﴿قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ﴾ [الْبَقَرَةُ: ۱۴۴] فَاتَيْنَا آتٍ فَقَالَ إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ صُرِفَتْ  
 إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ صَلَّيْنَا زَكَّيْنَيْنِ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَنَحْنُ  
 رُكُوعٌ فَتَحَوَّلْنَا فَنَبَيْنَا عَلَى مَا مَضَى مِنْ صَلَاتِنَا فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جِبْرِيلُ كَيْفَ خَالَتُنَا  
 فِي صَلَاتِنَا إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:  
 ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ إِيمَانَكُمْ﴾ [الْبَقَرَةُ: ۱۴۳]

کہ رسول اللہ کا قلبی میلان کعبہ کی طرف ہے۔ ایک بار  
 جبرائیل اوپر چڑھے تو آپ نے ان پر نگاہیں لگائے رکھیں  
 جبکہ وہ آسمان و زمین کے درمیان چڑھ رہے تھے۔ آپ  
 انتظار میں تھے کہ کیا حکم لائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت  
 نازل فرمائی ”ہم دیکھتے ہیں آپ کے چہرے کا بار بار  
 آسمان کی طرف اٹھنا۔“ (براءؓ فرماتے ہیں کہ قبلہ بدلنے  
 کے بعد) ایک صاحب ہمارے پاس آئے اور کہا کہ قبلہ  
 کعبہ کی طرف منتقل کر دیا گیا اس وقت ہم دو رکعتیں بیت  
 المقدس کی طرف پڑھ چکے تھے اور رکوع میں تھے تو ہم پھر  
 گئے اور جتنی نماز ہم پڑھ چکے تھے اس پر باقی نماز کی بناء کی  
 (از سر نو نماز شروع نہیں کی) پھر رسول اللہ نے فرمایا: اے  
 جبرائیل ہماری ان نمازوں کا کیا ہو گا جو بیت المقدس کی  
 طرف پڑھیں (یعنی وہ بے کار ہو جائیں گی یا انکا اجر ملے گا؟) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اور اللہ تعالیٰ ایسے  
 نہیں کہ تمہارے ایمان (نماز) کو ضائع فرمادیں (بلکہ اس پر پورا اجر و ثواب ملے گا کیونکہ اپنے وقت میں وہ بھی اللہ تعالیٰ  
 کی مشا اور حکم کے مطابق تھیں)۔ [البقرة: ۱۴۳]

۱۰۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ  
 الْقَاسِمِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ  
 حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: ثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا  
 بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.

۱۰۱۱: حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
 ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس میں اختلاف ہے کہ تحویل قبلہ کتنی مرتبہ ہوا۔ بعض حضرات اس کے قائل ہیں کہ تحویل صرف ایک  
 مرتبہ ہوا پھر ان میں بھی دو فریق ہیں۔ ایک فریق کا کہنا ہے کہ مکہ مکرمہ میں شروع ہی سے قبلہ بیت المقدس تھا لیکن آپ صلی  
 اللہ علیہ وسلم اس طرح نماز پڑھتے تھے کہ کعبہ اور بیت المقدس دونوں کا استقبال ہو جائے پھر مدینہ طیبہ میں بھی ایک عرصہ  
 تک بیت المقدس ہی کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا۔ سنن ابن ماجہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ  
 ہجرت کے بعد مدینہ شریف میں دو ماہ تک قبلہ بیت المقدس رہا اس کے بعد بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم آیا۔  
 دوسرے فریق کا کہنا ہے کہ ابتدائے اسلام میں قبلہ کے بارے میں کوئی صریح حکم نازل نہیں ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 چونکہ ایسے معاملات میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے اس لیے کعبہ اور بیت المقدس دونوں کا استقبال فرماتے  
 تھے۔ حدیث: ۱۰۰۹ میں مقام ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے جس پر ابراہیم کے قدم مبارک سے بطور معجزہ نشان پڑ گیا تھا اور



جس کو تعمیر بیت اللہ کے وقت آپ نے استعمال کیا تھا۔ اس فرماتے ہیں کہ لوگوں کے بکثرت چھونے اور ہاتھ لگانے سے اب وہ نشان مٹ چکا ہے یا انتہائی مدہم پڑ گیا ہے۔

۵۷: بَابُ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يَرْكَعَ

پہا پ: جو مسجد میں داخل ہو نہ بیٹھے حتیٰ کہ دو رکعت پڑھ لے

۱۰۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے حتیٰ کہ دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھ لے۔

۱۰۱۳: حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔ (اگر مکروہ اوقات ہوں تو پھر تحیۃ المسجد نہ پڑھے اس لئے کہ مکروہ اوقات میں نماز پڑھنے سے حدیث میں شدید ممانعت وارد ہوئی ہے)۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحیۃ المسجد بیٹھنے سے پہلے ہی پڑھنا چاہیے اگر مسجد میں داخل ہونے کے بعد سنت مؤکدہ وغیرہ پڑھے تب بھی تحیۃ المسجد کا ثواب مل جاتا ہے

۵۸: بَابُ مَنْ أَكَلَ الثُّومَ فَلَا يَقْرَأُ بَيْنَ الْمَسْجِدَ

پہا پ: جو لہسن کھائے تو وہ مسجد کے قریب بھی نہ آئے

۱۰۱۴: حضرت معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی پھر فرمایا: اے لوگو تم دو درختوں کو کھاتے ہو میں ان کو برا ہی سمجھتا ہوں یہ لہسن اور یہ پیاز اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیکھتا تھا کہ کسی مرد کے پاس سے اس کی بو آتی ہے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر بقیع تک باہر پہنچا دیا جاتا اور جو لاچار اس کو کھانا ہی چاہے تو پکا کر اس کی بدبو ختم کر دے۔

۱۰۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْفُطْفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَطِيبًا، أَوْ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا رَأْيَ لَنَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هَذَا الثُّومُ وَهَذَا الْبَصَلُ وَلَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُؤْجَدُ رِيحُهُ مِنْهُ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ كَانَ أَكَلَهَا لَا بُدَّ فَلْيَمِثْهَا طَبْخًا.

۱۰۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اس درخت یعنی لہسن کو کھائے تو وہ اس کی وجہ سے ہمیں ہماری اس مسجد میں تکلیف نہ پہنچائے۔ ابراہیم کہتے ہیں ہمارے والد اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گند نے اور پیاز کا اضافہ بھی نقل کرتے تھے۔

۱۰۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس درخت میں سے تھوڑا سا بھی کھالے تو وہ مسجد (اسی حالت میں) نہ آئے (اچھی طرح منہ کی بوز ائل کر کے آ سکتا ہے)۔

☆ خلاصۃ الباب مسجدوں کی دینی عظمت اور حق تعالیٰ کے ساتھ ان کی خاص نسبت کا ایک حق یہ بھی ہے کہ ہر قسم کی بدبو سے ان کی حفاظت کی جائے۔ چونکہ لہسن اور پیاز میں بھی ایک طرح کی بدبو ہوتی ہے اور بعض مخصوص علاقوں میں پیدا ہونے والی ان دونوں چیزوں کی بو بہت ہی تیز اور ناگوار ہوتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ ان کو کچا بھی کھاتے تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ان کو کھا کر کوئی آدمی مسجد میں نہ آئے اور اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز سے سلیم الطبع آدمیوں کو اذیت ہوتی ہے اس سے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کو بھی اذیت ہوتی ہے اور مسجدوں میں چونکہ فرشتوں کی آمد و رفت بڑی کثرت سے ہوتی ہے اور خاص نماز میں وہ بنی آدم کے ساتھ بڑی تعداد میں شریک ہوتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ بدبو جیسی کسی بھی چیز سے ان مقدس اور محترم مہمانوں کو ایذا نہ پہنچے۔

۵۹: بَابُ الْمُصَلِّيِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ

كَيْفَ يَرُدُّ

باب: نمازی کو سلام کیا جائے تو وہ

کیسے جواب دے؟

۱۰۱۷: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجدِ قبا میں تشریف لے گئے آپ وہاں نماز پڑھ رہے تھے کہ انصار کے کچھ مرد آئے اور آپ کو سلام کیا تو میں نے صہیبؓ سے پوچھا کیونکہ وہ بھی ان کے ساتھ ہی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جواب کیسے دیتے تھے فرمایا ہاتھ سے اشارہ کر دیتے تھے۔

۱۰۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِیُّ، قَالَ قُلْنَا: سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَجَدَ قُبَاءَ يُصَلِّي فِيهِ فَجَاءَتْ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ فَسَأَلَتْ صُهْبِيئَا: وَكَانَ مَعَهُ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ: كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ.

۱۔ گندنا ایک بدبو دار پودا ہے جسکی بعض اقسام پیاز و لہسن کے مشابہ ہیں۔ حکیم کبیر الدین صاحب کی "کتاب المفردات" میں اسکا کھل تعارف موجود ہے۔ (ابومعاذ)

۱۰۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَغِيْنُ النَّبِيِّ ﷺ لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَذْرَكْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي فَقَالَ: إِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ إِنْفًا وَأَنَا أَصَلِّي.

۱۰۱۸: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے لئے بھیجا (واپسی پر) میں نے آپ کو نماز میں پایا تو میں نے سلام کیا آپ نے مجھے اشارہ کر دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلا کر فرمایا: ابھی تم نے مجھے سلام کیا حالانکہ میں نماز پڑھ رہا تھا؟

۱۰۱۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ أَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ أَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَسْلِمُ فِي الصَّلَاةِ فَقِيلَ لَنَا إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا.

۱۰۱۹: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز میں ایک دوسرے کو سلام کیا کرتے تھے پھر ہمیں کہہ دیا گیا کہ نماز میں اہم مشغولیت ہوتی ہے (اس لئے سلام وکلام نہ کیا کرو)

**خلاصۃ الباب ☆** ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں زبان سے سلام کرنا مفسد نماز ہے۔ یہی جمہور علماء کا مسلک ہے۔ ہاتھ سے سلام کا جواب دینا فقہاء نے مکروہ لکھا ہے جو اشارہ ہاتھ سے کرنا حدیث میں آیا ہے اس میں کئی احتمال ہیں۔ مراد یہ ہے کہ سلام کرنے سے دوران نماز منع کرنا تھا۔

**چاپ: لا علمی میں قبلہ کے علاوہ کسی اور طرف نماز پڑھنے کا حکم**

۶۰: بَابُ مَنْ يُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ

۱۰۲۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ أَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو الرَّبِيعِ الشَّامِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَاشْكَلَتْ عَلَيْنَا الْقِبْلَةُ فَصَلَّيْنَا وَاعْلَمْنَا فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِذَا نَحْنُ قَدْ صَلَّيْنَا لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿فَإِنَّمَا تَوَلَّوْا فَنَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾

۱۰۲۰: حضرت عامر بن ربیعہؓ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آسمان پر بادل چھا گیا اور ہم پر قبلہ مشتبہ ہو گیا ہم نے نماز پڑھ لی اور (جس طرف نماز پڑھی تھی اس طرف) نشانی لگا دی جب سورج نکلا تو معلوم ہوا کہ ہم نے قبلہ کے علاوہ اور طرف نماز پڑھ لی ہے تو ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا تذکرہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”پس تم جدھر بھی منہ کرو ادھر ہی اللہ کی جہت ہے یعنی وہ جہت جس طرف تمہیں نماز کا حکم ہے۔“ [البقرة: الآية: ۱۱۵]

**خلاصۃ الباب ☆** جب قبلہ کی جہت معلوم نہ ہو تو تحری یعنی سوچ بچار کر کے نماز پڑھیں بعد از نماز غلطی معلوم ہو تو اعادہ واجب نہیں ہے یہی مطلب ہے: ﴿فَإِنَّمَا تَوَلَّوْا فَنَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾ [البقرة: ۱۱۵]

## ۶۱: باب الْمُصَلِّي يَتَحَنَّمُ

## باب: نمازی بلغم کس طرف تھو کے؟

۱۰۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَارِبِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا صَلَّيْتَ فَلَا تَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا عَنْ يَمِينِكَ وَلَكِنْ ابْزُقْ عَنْ يَسَارِكَ أَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ.

۱۰۲۱: حضرت طارق بن عبد اللہ محازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھ رہے ہو تو اپنے سامنے یا دائیں طرف مت تھو کو البتہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک سکتے ہو۔

۱۰۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مَهْرَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُحَامَةً فِي قُبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَهُ (يَعْنِي رَبَّهُ) فَيَسْتَخِعُّ أَمَامَهُ أَيَحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسْتَقْبَلَ فَيَتَنَحَّجَّ فِي وَجْهِهِ إِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقَنَّ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ لِيَقُلْ هَكَذَا فِي ثَوْبِهِ) ثُمَّ أَرَانِي إِسْمَاعِيلُ يَبْزُقُ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ يَذُلُّهُ

۱۰۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بار مسجد کے قبلہ میں بلغم دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم میں سے ایک کو کیا ہوا کہ اپنے رب کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے پھر اسی کے سامنے بلغم تھوکتا ہے کیا تم میں سے کسی کو پسند ہے کہ اس کی طرف منہ کر کے اس کے سامنے بلغم تھوکا جائے جب تم میں سے کوئی تھو کے تو اپنی بائیں جانب تھوک لے یا اپنے کپڑے میں اس طرح کر لے (راوی کہتے ہیں) پھر مجھے اسماعیل نے اپنے کپڑے میں تھوک کر مل کر دکھایا۔

۱۰۲۳: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ الشَّرِيٍّ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بِنِ زُرَّارَةَ قَالَا ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَدِيفَةَ أَنَّهُ رَأَى شَيْثَ بْنَ رَبِيعٍ يَبْزُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ يَا شَيْثُ لَا تَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ: إِنْ الرَّجُلُ إِذَا قَامَ يُصَلِّيَ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ حَتَّى يَنْقَلِبَ أَوْ يُحْدِثَ حَدَثَ سُوءٍ.

۱۰۲۳: حضرت خدیفہ نے عبث بن ربیع کو اپنے سامنے تھوکتے دیکھا تو فرمایا اے شیبث اپنے سامنے مت تھوکا کرو اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کہ مرد جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ بذات خود اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں حتیٰ کہ وہ نماز پڑھ کر پلٹ جائے یا برا حدث کرے۔

۱۰۲۴: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَرَمِ وَعَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَزَقَ فِي ثَوْبِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ دَلَّكَ.

۱۰۲۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار نماز میں اپنے کپڑے میں تھوک کر اسے مل ڈالا۔

**خلاصۃ السباب** ☆ قبلہ کی طرف تھو کنا بہت بڑی بے ادبی ہے۔ قبلہ کعبہ کی تعظیم بہت ضروری ہے۔ نیز بندہ نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے راز و نیاز میں مشغول ہوتا ہے۔ غور کیجئے کہ اگر انسان کسی دوسرے انسان کے ساتھ محو گفتگو ہو پھر ایسی حرکت کرے تو کتنی بڑی بے ادبی ہے اگر بلغم تھوکنے کی ضرورت پڑ ہی جائے تو ارشاد نبویؐ ہے کہ بائیں طرف یا اپنے کپڑے پر تھو کے۔

## ۶۲: بَابُ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ

۱۰۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا.

۱۰۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَقِّبُتٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ: إِنْ كُنْتَ قَاعِلًا فَمَرَّةً وَاحِدَةً.

۱۰۲۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجَهَةٌ فَلَا يَمْسَحُ بِالْحَصَى.

☆ خلاصۃ الباب: ایک مرتبہ کنکریوں کو برابر کرنا بلا کراہت جائز ہے لیکن بار بار ایسا کرنا اگر عمل قلیل کے ساتھ ہو تو مکروہ ہے۔

## ۶۳: بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

۱۰۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ

۱۰۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى حَصِيرٍ.

۱۰۳۰: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ بِالْبَصْرَةِ عَلَى بَسَاطِهِ ثُمَّ حَدَّثَ أَصْحَابَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى بَسَاطِهِ.

## ۶۴: بَابُ: چٹائی پر نماز پڑھنا

۱۰۲۸: ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۲۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی پر نماز ادا فرمائی۔

۱۰۳۰: حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ میں اپنے بچھونے پر نماز ادا فرمائی پھر اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بچھونے پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

۶۵: بَابُ: نماز میں کنکریوں پر ہاتھ پھیر کر برابر کرنا

۱۰۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کنکریوں کو چھوا اس نے فضول حرکت کی۔

۱۰۲۶: حضرت معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کنکریوں کو برابر کرنے کے بارے میں ارشاد فرمایا: اگر ضرور کرنا ہی ہو تو صرف ایک بار۔ (یعنی دوران نماز اب کنکریوں سے ہی نہ دھیان لگا رہے)۔

۱۰۲۷: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک نماز کے لئے کھڑا ہو تو رحمت خداوندی اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے لہذا کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے۔

**خلاصۃ الباب** ☆ خُصْرَة: اُس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا صرف بانا کھجور کا ہو۔ دوسرا لفظ احادیث میں آیا ہے: خُصْبِرَ حَصِيرٌ اِس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا تانا اور بانا دونوں کھجور کے ہوں۔ تیسرا لفظ آتا ہے۔ بساط: بساط اُس چیز کو کہتے ہیں جو زمین پر بچھائی جائے خواہ وہ کپڑے کی ہو یا کسی اور چیز کی۔ یہ فرق اصل لغت کے اعتبار سے ہے۔ محاورہ میں ان الفاظ کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ بہر حال نماز کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ براہ راست زمین پر پڑھی جائے بلکہ مصلیٰ پر پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔ لہذا اس سے بعض ان علماء متقدمین کی تردید مقصود ہے جو زمین کے سوا کسی اور چیز پر نماز پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں۔

## ۶۳: بَابُ السُّجُودِ عَلَى الثِّيَابِ

### فِي الْحَرِّ وَالْبُرْدِ

## باب: سردی یا گرمی کی وجہ سے کپڑوں

### پر سجدہ کا حکم

۱۰۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الْغَزِيرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ جَاءَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَرَأَيْنَاهُ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى ثَوْبِهِ إِذَا سَجَدَ.

۱۰۳۱: حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمیں بنو عبدالاشہل کی مسجد میں نماز پڑھائی تو میں نے دیکھا کہ آپ نے سجدہ میں اپنے کپڑے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔

۱۰۳۲: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ الْخُبَرِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتٍ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَ عَلَيْهِ كِسَاءٌ مُتَلَفِفٌ بِهِ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيْهِ يَقِيهِ بَرْدَ الْخَصْيِ.

۱۰۳۲: حضرت صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالاشہل میں نماز ادا فرمائی آپ ایک چادر لپیٹے ہوئے تھے کنکریوں کی ٹھنڈک سے بچنے کے لئے آپ اپنے دست مبارک اسی چادر پر ہی رکھ لیتے تھے۔

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثنا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَقْدِرْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جِهَتَهُ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ.

۱۰۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شدید گرمی میں نماز پڑھتے تھے۔ جب ہم میں سے کوئی اپنی پیشانی زمین پر (بوجہ پیش) نہ ٹکا سکتا تو کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیتا۔

**خلاصۃ الباب** ☆ امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام احمد، امام احنف اور امام اوزاعی رحمہم اللہ کا مسلک ہے کہ شدید گرمی یا سردی کی وجہ سے بدن سے متصل کپڑے پر سجدہ کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول و عمل سے بھی جمہور کے مسلک کی تائید ہوتی ہے۔ امام شافعی متصل کپڑے پر سجدہ کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ احادیث میں تاویل کرتے ہیں لیکن یہ تاویل تکلف سے خالی نہیں۔

## ۶۵: بَابُ التَّسْبِيحِ لِلرِّجَالِ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّصْفِيقِ لِلنِّسَاءِ

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

۱۰۳۵: حَدَّثَنَا هَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.

۱۰۳۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ فِي التَّصْفِيقِ وَلِلرِّجَالِ فِي التَّسْبِيحِ.

## ۶۶: بَابُ الصَّلَاةِ فِي النَّعَالِ

۱۰۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَ جَدِّي 'أَوْسُ' أَحْيَانًا يُصَلِّي فَيُسِيرُ إِلَى وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَأَعْطِيهِ نَعْلَيْهِ وَ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ.

۱۰۳۸: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي حَافِيًا وَ مُتَعَلًّا.

۱۰۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ وَالْخُفَيْنِ.

## ۶۵: بَابُ: نَمَازِ مِیں مُرد تَسْبِیح کہیں اور عورتیں تالی بجانیں

۱۰۳۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد تسبیح کہیں اور عورتیں اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر ماریں۔ (اگر نماز میں امام کو سہو ہو جائے یا اور کوئی حادثہ پیش آئے تو)۔

۱۰۳۵: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مرد (دوران نماز) سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجانیں۔

۱۰۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو (دوران نماز) سبحان اللہ کہنے کی اور عورتوں کو تالی بجانے کی اجازت دی۔

## ۶۶: بَابُ: جوتوں سمیت نماز پڑھنا

۱۰۳۷: حضرت ابن ابی اوس فرماتے ہیں کہ میرے دادا اوسؓ کبھی کبھار نماز پڑھتے ہوئے مجھے اشارہ کر دیتے تو میں ان کے جوتے ان کو دے دیتا اور وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتوں سمیت نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۳۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے اتار کر اور پہنے ہوئے دونوں طرح نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۳۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتوں میں اور موزوں میں نماز ادا کرتے دیکھا۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے جوتیوں میں نماز کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے بشرطیکہ پاک ہوں اور ان سے مسجد کے تلوٹ کا امکان نہ ہو۔ معجم طبرانی کی ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ((صلوا فی معالکم ولا تشبہوا بالیہود)) کہ جوتیوں میں نماز پڑھو اور یہود سے مشابہت نہ کرو۔ اس حدیث کی بناء پر بعض حنابلہ اور اہل ظواہر نے جوتے پہن کر نماز پڑھنے کو مستحب قرار دیا ہے لیکن جمہور فقہاء حنفیہ شافعیہ و مالکیہ کے نزدیک یہ صرف مباح ہے مستحب نہیں۔ جہاں تک حضرت شداد بن اوس کی حدیث کا تعلق ہے اس کی سند میں ایک راوی مدلس ہے اور معنیہ کر رہے ہیں۔ دوسرے اس حدیث میں واضح کر دیا گیا کہ یہود کی مخالفت کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا۔ جس سے یہ معلوم ہوا کہ اصلاً یہ فعل مباح تھا لیکن ایک خارجی سبب سے مستحب ہوا اور آج کل یہود و نصاریٰ جوتے پہن کر عبادت کرتے ہیں اس لیے مخالفت کا تقاضا جوتے اتارنا ہے۔ تیسرے یہ کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے پہن کر اور جوتے اتار کر دونوں طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ اس کے علاوہ اول تو عہد رسالت (ﷺ) میں عموماً ایسے چپل پہنے جاتے تھے جو سجود میں پاؤں کی انگلیاں زمین پر ٹکنے سے رکاوٹ نہیں بنتے تھے۔ دوسرے مسجد نبوی کا فرش پختہ نہ تھا تیسرے سڑکوں پر نجاست نہ ہوتی تھی اور جوتوں کو پاک رکھنے کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ اس کے برعکس آج کل یہ باتیں نہیں رہیں۔ اس لیے ادب کا تقاضا ہے کہ جوتے اتار کر نماز پڑھنی چاہیے۔ چنانچہ ہمارے فقہاء نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور آیت قرآنی: ﴿فَاخْلَعْ نَعْلَکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی﴾ اے رسول! دونوں جوتے اتار دو بے شک آپ مقدس وادی طوی میں ہیں۔ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ مقدس مقامات پر جوتے اتارنا ہی ادب ہے۔

### باب: نماز میں بالوں اور کپڑوں کو سمیٹنا

۱۰۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم ملا کہ (نماز میں) نہ بال سمیٹوں نہ کپڑے۔

۱۰۴۱: حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ (نماز میں) نہ بال سمیٹیں نہ کپڑے اور چلنے کی وجہ سے وضو نہ کریں (بلکہ اگر چلتے میں نجاست لگ گئی تو جہاں نجاست لگی ہے صرف اس جگہ کو دھولیں)۔

۱۰۴۲: حضرت مخول فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ کے ایک صاحب ابو سعید کو سنا فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ کے آزاد کردہ غلام ابورافع کو دیکھا انہوں نے حسن بن علی کو نماز پڑھتے دیکھا اور انحالیکہ انہوں نے

### ۶۷: بَابُ كَفِّ الشَّعْرِ وَالتَّوْبِ فِي الصَّلَاةِ

۱۰۴۰: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الصَّرِيرُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَ أَبُو غَوَانَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أُمِرْتُ أَنْ لَا أَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا.

۱۰۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُصَيْنٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ لَا نُكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا وَلَا نَتَوَضَّأَ مِنْ مَوَاطِئَ.

۱۰۴۲: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ أَحْمَرِيٌّ مُخَوَّلٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَقُولُ رَأَيْتُ أَبَا رَافِعٍ مُوَلًى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ يُصَلِّي وَ قَدْ عَقَصَ شَعْرَهُ فَاطْلَقَهُ أَوْ نَهَى عَنْهُ وَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَاقِصٌ شَعْرَهُ.

### ۶۸: بَابُ الْخُشُوعِ فِي الصَّلَاةِ

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَرْفَعُوا أَبْصَارَكُمْ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ تَلْتَمِعَ. يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ.

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا بِأَصْحَابِهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ. حَتَّى اشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ (لِيَنْتَهِنَ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لِيُخْطَفَنَّ اللَّهُ أَبْصَارُهُمْ)

۱۰۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ ثَمِيمِ بْنِ طَرْفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لِيَنْتَهِنَ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَا تَرْجِعْ أَبْصَارُهُمْ.

۱۰۳۶: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْعَدَةَ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا ثَنَا يُونُسُ بْنُ قَيْسٍ ثَنَا عُمَرُو بْنُ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ الْحَوْزَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ تُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَاءَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَسْتَقْدِمُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونُ فِي

بالوں کا جوڑا باندھا ہوا تھا تو ابورافع نے اس کو کھول دیا یا اس سے روکا اور کہا رسول اللہ نے جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ (دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے علاوہ بھی مردوں کیلئے جوڑا باندھنا ممنوع ہے)۔

### بَابُ: نِمَازِ مِیْنِ خُشُوعِ

۱۰۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی نگاہوں کو نماز میں آسمان کی طرف مت اٹھاؤ ایسا نہ ہو کہ اچک لی جائیں۔

۱۰۳۴: حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی جب نماز مکمل کر لی تو لوگوں کی طرف چہرہ کر کے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا کہ آسمان کی طرف نگاہیں اٹھاتے ہیں یہاں تک اس بارے میں سخت بات فرمائی اور فرمایا کہ لوگ اس سے باز آ جائیں ورنہ اللہ انکی نگاہیں اچک لیں گے۔

۱۰۳۵: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باز آ جائیں وہ لوگ جو اپنی نگاہیں (دوران نماز) آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں ورنہ ان کی نگاہیں واپس نہ لوٹیں گی۔

۱۰۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک بہت ہی خوبصورت عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے آ جاتی تھی تو بعض لوگ آگے بڑھ کر صفِ اول میں پہنچ جاتے تاکہ اس پر نگاہ نہ پڑے اور بعض پیچھے ہو جاتے حتیٰ کہ آخری صف میں پہنچ جاتے جب رکوع میں جاتے تو اس طرح کر کے بغلوں سے

الصَّافِ الْمَوْخَرِ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ هَكَذَا يَنْظُرُ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ جھانکتے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ: وَلَقَدْ عَلَّمْنَا الْمُتَقَدِّمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلَّمْنَا قرمائی: (ترجمہ) "اور ہم جانتے ہیں تم میں آگے  
الْمُتَأَخِّرِينَ" [الحجر: ۲۴] فِي شَأْنِهَا۔ بڑھنے والوں کو اور پیچھے ہٹنے والوں کو۔

☆ خلاصۃ البواب نماز میں کپڑے سینے سے منع کیا گیا ہے یہ تواضع اور عجز کے خلاف ہے۔ نماز پڑھنے والے پر لازم اور ضروری ہے کہ اپنے کپڑوں اور بالوں کو اپنی حالت پر رکھے۔

حدیث ۱۰۴۳ سے ثابت ہوا کہ نماز کی تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ آدمی کے اعضاء جسمانی سے بھی یہ بات ظاہر ہو رہی ہو کہ یہ اس وقت بہت بڑے مالک الملک اور خالق دو جہاں کے سامنے کھڑا ہے اور اس کے باطن میں بھی اللہ جل جلالہ کا پورا پورا خوف اور اس کی محبت و شوق پوری طرح بیدار ہو یعنی اس کا اندر اور باہر دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں۔ اسی کا نام خشوع و خضوع ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کی اصل قدر و قیمت اسی خشوع و خضوع کی وجہ سے ہوتی ہے جس کی نماز میں یہ کیفیت جتنی زیادہ ہوگی اسی قدر اس کی نماز قیمتی ہوگی۔

باب: ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا

۶۹: بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۱۰۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم سے بعض ایک ہی کپڑا پہن کر نماز پڑھ لیتے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کیا تم میں ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں۔

۱۰۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ قَالَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخَذْنَا يُضَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوْ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ؟

۱۰۴۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۰۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ. قَالَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُضَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ.

تو شیخ کا معنی ہے کپڑا بغل سے نکال کر کندھے پر ڈالنا۔  
۱۰۴۹: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں لپٹ کر اس کے دونوں کنارے کندھوں پر ڈالے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۴۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُضَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ وَاضْعًا طَرَفِيهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ.

۱۰۵۰: حضرت کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیر علیا پر ایک

۱۰۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الشَّافِعِيُّ ابْنُ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْظَلَةَ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِبَادٍ

الْمَخْرُومِيُّ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ مُشْكَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِالْبَشْرِ الْعُلْيَا فِي ثَوْبٍ

۱۰۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ثَنَا

عُمَرُو بْنُ كَثِيرٍ ثَنَا ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَلَبِّيًا بِهِ

۱۰۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ ابْنُ

آدَمَ السُّجْدَةَ فَسَجَدَ اغْتَرَزَ الشَّيْطَانُ يَنْكِي يَقُولُ يَا وَيلَهُ

أَمَرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأَمَرَتْ

بِالسُّجُودِ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأَمَرَتْ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتَ فَلِيَ النَّارُ

۱۰۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي يَزِيدَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ يَا حَسَنُ أَخْبِرْنِي جَدُّكَ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ

النَّبِيِّ ﷺ فَاتَّاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ فِيمَا يَرَى

النَّاسُ كَأَنِّي أَصْلَى إِلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ فَقَرَأْتُ السُّجْدَةَ

فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ

اللَّهُمَّ احْطُطْ عَنِّي بِهَا وَزَّرَا وَانْكَسَبْ لِي بِهَا أَجْرًا

۱۰۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي يَزِيدَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ يَا حَسَنُ أَخْبِرْنِي جَدُّكَ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ

النَّبِيِّ ﷺ فَاتَّاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ فِيمَا يَرَى

النَّاسُ كَأَنِّي أَصْلَى إِلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ فَقَرَأْتُ السُّجْدَةَ

فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ

اللَّهُمَّ احْطُطْ عَنِّي بِهَا وَزَّرَا وَانْكَسَبْ لِي بِهَا أَجْرًا

۱۰۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي يَزِيدَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ يَا حَسَنُ أَخْبِرْنِي جَدُّكَ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ

### باب: قرآن کریم کے سجدے

۱۰۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے

فرمایا: جب انسان آیت سجدہ پڑھے پھر سجدے میں چلا

جائے تو شیطان ایک طرف کو ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے کہ

آدمی کا ستیاناس ہو آدم کے بیٹے کو سجدے کا حکم دیا گیا تو

اس نے سجدہ کر لیا اب اس کو جنت ملے گی اور مجھے سجدہ کا حکم

دیا گیا تو میں نے انکار کر دیا اب میرا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

۱۰۵۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نبیؐ کی

خدمت میں حاضر تھا کہ ایک صاحب حاضر ہوئے اور عرض

کیا میں نے گزشتہ رات خواب دیکھا کہ میں ایک درخت

کی جڑ میں نماز پڑھ رہا ہوں تو میں نے آیت سجدہ پڑھ کر

سجدہ کیا درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا میں نے سنا

درخت کہہ رہا تھا: "اے اللہ سجدہ کی وجہ سے میرے گناہوں

کا بوجھ کم کر دیجئے اور اس کی وجہ سے میرے لئے اجر لکھ

دیجئے اور اس کو اپنے ہاں میرے لئے ذخیرہ کر دیجئے۔"

۱۰۵۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے

فرمایا: جب انسان آیت سجدہ پڑھے پھر سجدے میں چلا

جائے تو شیطان ایک طرف کو ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے کہ

وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذَخْرًا.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں پھر میں نے

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ السَّجْدَةَ

فَسَجَدَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فِيْ سُجُودِهِ مِثْلَ الَّذِيْ أَخْبَرَهُ

نے وہی دعا پڑھتے سنا جو ان حب نے درخت سے

الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ.

سن کر بیان کی تھی۔

۱۰۵۴: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب

سجدہ کرتے تو پڑھتے: ”اے اللہ آپ ہی کے لئے میں

نے سجدہ کیا اور آپ ہی پر ایمان۔ یا اور آپ ہی کا مطیع

ہوا آپ میرے پروردگار۔ میرا چہرہ جھکا اس ذات

کے سامنے جس نے اس میں آنکھ اور کان بنائے۔ اللہ

برکت والا ہے سب بنانے والوں میں اچھا بنانے والا

ہے۔“

۱۰۵۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوَاتَّى بْنِ عَقَبَةَ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي زَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ

سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ

وَجِهِيْ لِلدَّيْ شَقِّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ

الْخَالِقِينَ.

☆ خلاصۃ الباب سجدہ تلاوت ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سنت ہے جبکہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے۔ ائمہ ثلاثہ

کے استدلال میں ترمذی میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ کی حدیث ہے۔ فرماتے ہیں: ((قُرأت علی الرسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم النجم فلم یسجدھا)) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۃ نجم پڑھی سو آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے سجدہ نہیں کیا لیکن حنفیہ کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سجدہ فوراً کرنے کی نفی ہے فی الفور سجدہ ہمارے

نزدیک بھی واجب نہیں ہے۔ دوسری دلیل بھی ترمذی شریف کی روایت ہے۔ حنفیہ کا استدلال ان تمام آیات سجدہ سے

ہے جن میں صیغہ امر وارد ہوا ہے۔ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ آیات سجدہ تین حالتوں سے خالی نہیں یا ان میں سجدہ کا امر ہے یا

کفار کے سجدہ سے انکار کا ذکر ہے یا انبیاء کے سجدہ کی حکایت ہے اور امر کی تعمیل بھی واجب ہے جیسا کہ ظاہر ہے اور کفار کی

مخالفت بھی اس لیے کہ کفار اور ان کے اعمال کی مشابہت اختیار کرنے سے نفی وارد ہے اور انبیاء کی اقتداء بھی۔ چنانچہ

انبیاء علیہم السلام کی اقتداء کا حکم قرآن میں مذکور ہے۔

باب: سجود قرآن کی تعداد

۱: بَابُ عَدَدِ سُجُودِ الْقُرْآنِ

۱۰۵۵: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ گیارہ سجدے کئے ان میں سورۃ نجم کا سجدہ بھی

ہے۔“

۱۰۵۵: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْخَارِثِ عَنْ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ

عُمَرَ الدِمَشْقِيِّ عَنْ أُمِّ الدُّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي أَبُو الدُّرْدَاءِ أَنَّهُ

سَجَدَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهُنَّ النُّجْمُ.

۱۰۵۶: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

۱۰۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَايِدٍ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ زَجَاءِ  
 بَنِي خَيْوَةَ عَنِ الْمَهْدِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُيَيْنَةَ بْنِ  
 خَطِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أُمُّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ  
 قَالَ سَجَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً لَيْسَ  
 فِيهَا مِنَ الْمُفْصَلِ شَيْءٌ إِلَّا عَرَافُ وَالرَّغْدُ وَالنَّحْلُ وَبَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَرْيَمُ وَالْحَجُّ وَسَجْدَةُ الْفُرْقَانِ وَسَلِيمَانُ سُورَةُ  
 النَّحْلِ وَالسَّجْدَةُ وَفِي صَ وَ سَجْدَةُ الْحَوَامِيمِ.

فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ گیارہ  
 سجدے کئے۔ جن میں مفصل میں سے کوئی نہ تھا۔ اعراف  
 رعد، نحل، بنی اسرائیل، مریم، حج، فرقان، سجدہ، سلیمان  
 (نمل) سورۃ نحل اور سجدہ، ص اور حم سجدہ۔

۱۰۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو مَرْيَمَ عَنْ  
 نَافِعِ بْنِ يَزِيدَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سَعِيدٍ الْعُتْقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنِ مُنَنِ بْنِ بَنِي عَبْدِ كِلَالٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ  
 مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفْصَلِ وَفِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ.

۱۰۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ  
 عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ  
 انشَقَّتْ﴾ وَ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾.....

۱۰۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ  
 عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرُو بْنِ

حُزَمٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ  
 فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾.

قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَذْكُرُهُ غَيْرُهُ.

☆ خلاصۃ السباب حنفیہ اور شافعیہ اس پر متفق ہیں کہ پورے قرآن کریم میں کل سجدہ ہائے تلاوت چودہ ہیں البتہ ان  
 کے تعین میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔ شافعیہ کے نزدیک ”ص“ کا سجدہ ہے اور سورۃ حج میں ایک سجدہ ہے۔ دلائل دونوں  
 طرف ہیں البتہ امام شافعی اپنی تائید میں تعدد صحابہ کرام کے آثار پیش کرتے ہیں جن میں دوسرے سجدہ کا ثبوت ہے اس  
 لیے محققین حنفیہ نے اس دوسرے مقام پر بھی احتیاطاً سجدہ کرنے کو بہتر قرار دیا ہے۔ صاحب فتح المعلم کار جہان بھی اسی  
 طرف ہے۔ حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ اگر آدمی نماز سے باہر ہو تو اسے دوسرے مقام پر سجدہ کر لینا چاہیے اور  
 اگر نماز میں ہو تو اس آیت پر رکوع کر دینا چاہیے اور رکوع میں سجدہ کی نیت کر لینی چاہیے تاکہ اس کا عمل تمام ائمہ کے مطابق  
 ہو کر باتفاق سجدہ ہو جائے۔ امام مالکؒ کے نزدیک مفصل کی سورتوں میں سجدہ نہیں۔ وہ حضرت زید بن ثابتؓ کی روایت

سے استدلال کرتے ہیں۔ ہم اس روایت کو بخود علی الفور کی نفی پر محمول کرتے ہیں اس لیے کہ بخاری شریف میں ہے: ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ نجم میں سجدہ کیا تھا“ نیز ابن ماجہ کی حدیث نمبر ۱۰۵۸، ۱۰۵۹ میں بھی سورۃ انشقاق اور اقراء باسم میں سجدہ کرنے کا ذکر گزرا ہے۔

## ۷۲: بَابُ اِتِّمَامِ الصَّلَاةِ

## پاب: نماز کو پورا کرنا

۱۰۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُصْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَلَسَّمْ فَقَالَ: وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ. فَارْجِعْ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَلَسَّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ بَعْدُ. قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ فَعَلِمَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَأْسَكَ ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ قَائِمٌ ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا.

۱۰۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب مسجد میں آئے اور نماز ادا کی۔ رسول اللہؐ مسجد کے ایک کونہ میں تھے۔ انہوں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا: ((وَعَلَيْكَ)) (اور تم بھی سلام ہو) دوبارہ جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ انہوں نے جا کر دوبارہ نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا: لوٹ جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی۔ تیسری بار اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے سکھا دیجئے۔ فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو خوب اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ رو ہو کر اللہ اکبر کہو پھر جتنا تمہیں آسان ہو قرآن پڑھو پھر رکوع میں جا کر اطمینان سے رکوع کرو پھر رکوع سے اٹھ کر اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ میں جا کر اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدہ سے اٹھ کر سیدھے بیٹھ جاؤ پھر باقی تمام نماز میں ایسا ہی کرو۔

۱۰۶۱: حضرت محمد بن عمرو بن عطا کہتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کے دس صحابہ جن میں ابو قتادہؓ بھی تھے میں حضرت ابو حمید ساعدی کو یہ کہتے سنا میں تم سب سے زیادہ نبیؐ کی نماز کو جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ بخدا تم رسول اللہؐ کی اتباع میں ہم سے بڑھ کر نہیں اور نہ ہم سے قدیم صحابی ہو۔ حضرت ابو حمید ساعدی نے کہا بالکل ایسا ہی ہے۔ صحابہؓ نے کہا: اچھا بیان کرو۔ فرمایا کہ رسول

۱۰۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا أَبُو عَاصِمٍ ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ابْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمِيدَ السَّاعِدِيَّ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَبُو حَمِيدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِمَ فَوَاللَّهِ مَا كُنْتُ بِأَشْكُرُنَا لَهُ تَبَعَةً وَلَا أَقْدِمُنَا لَهُ صُحْبَةً قَالَ بَلَى قَالُوا فَاغْرَضْ قَالَ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُخَادِي بِهَا مَنْكِبَيْهِ وَيَقْرَأُ كُلُّ عِضْبٍ مِنْهُ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَكْبِرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُخَادِي بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ مُعْتَمِدًا لَا يَضِبُ رَأْسَهُ وَلَا يَقْنَعُ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُخَادِي بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ حَتَّى يَقْرَأَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيُنْثِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَكْبُرُ وَيَجْلِسُ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَقُومُ فَيَضَعُ فِي الرُّكْعَةِ الْآخَرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُخَادِي بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ عِنْدَ الْبَتَاحِ الصَّلَاةِ ثُمَّ يُصَلِّي بِقِيَّةِ صَلَاتِهِ هَكَذَا حَتَّى إِذَا كَانَتِ السُّجْدَةُ الَّتِي يَنْقُضُ فِيهَا التَّسْلِيمَ آخَرَ اخْدَى رِجْلَيْهِ وَجَلَسَ عَلَى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ مُتَوَرِّكًا قَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اللہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے اور آپ کا ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر جاتا پھر قرأت فرماتے پھر اللہ اکبر کہہ کر کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے پھر رکوع میں جا کر اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر زور دے کر رکھتے اپنا سر پیٹھ سے نہ اونچا رکھتے نہ نیچا بالکل برابر پھر کہتے: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) اور کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ ٹھہر جاتا پھر زمین کی طرف جاتے اور بازوؤں اور پہلوؤں کے درمیان فاصلہ رکھتے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ ٹھہر جاتا۔ پھر سر اٹھاتے اور اپنا بائیں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے اور سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں کھلی رکھتے پھر سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر کہہ کر بائیں پاؤں پر بیٹھ جاتے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ ٹھہر جاتا پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت پہلی رکعت کی مانند ادا فرماتے۔ پھر جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے جیسے نماز کے شروع میں کیا تھا پھر باقی نماز اسی طرح ادا فرماتے حتیٰ کہ جب وہ سجدہ کرتے جس کے بعد سلام پھیرنا ہوتا تو ایک پاؤں پیچھے کر کے بائیں جانب پر سرین کے بل بیٹھتے۔ صحابہؓ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا۔ رسول اللہ ایسے ہی نماز ادا فرماتے تھے۔

۱۰۶۲: حضرت عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہؓ سے دریافت کیا کہ نبی نماز کیسے ادا فرماتے تھے؟ فرمایا: رسول اللہ وضو کے لئے برتن میں ہاتھ ڈالتے تو بسم اللہ کہتے اور خوب اچھی طرح وضو کرتے پھر قبلہ رو کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے اور کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے پھر رکوع میں جاتے تو ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور بازوؤں کو پسلیوں سے الگ رکھتے پھر سر اٹھاتے تو کمر بالکل سیدھی

۱۰۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ سَمَّى اللَّهَ: وَيُسَبِّحُ الْوُضُوءَ. ثُمَّ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَكْبِرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذَاءَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَيُجَاوِزُ بَعْضُ يَدَيْهِ ثُمَّ

یَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقِيمُ صَلَاتَهُ وَ يَقُومُ قِيَامًا هُوَ أَطْوَلُ مِنْ قِيَامِكُمْ  
 قَلِيلًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ بِجَاهِ الْقِبْلَةِ وَيُجَافِي  
 بَعْضُ يَدَيْهِ مَا اسْتَطَاعَ فِيمَا رَأَيْتَ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَجْلِسُ  
 عَلَى قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَ يَنْصِبُ الْيُمْنَى وَ يَكْرَهُ أَنْ يَنْقُطَ  
 عَلَى شِقِّهِ الْيُسْرَى.

کر لیتے اور تمہارے قیام سے کچھ زیادہ کھڑے رہتے  
 پھر سجدہ میں جاتے تو قبلہ کی طرف رکھتے اور بازوؤں کو  
 ہٹتا ہو سکتا جدار رکھتے پھر سر اٹھاتے اور بائیں پاؤں پر بیٹھ  
 جاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے اور آپ بائیں جانب  
 گر پڑنے کو (سرین زمین پر لگانے کو) ناپسند سمجھتے تھے۔

☆ خلاصۃ الباب حدیث ابو ہریرہؓ کی بناء پر ائمہ ثلاثہ اور امام ابو یوسفؒ کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض ہے  
 اور اس کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ یہ حضرات: ((صل فانک لم تصل)) کے الفاظ سے استدلال کرتے  
 ہیں۔ نیز ان کا استدلال ترمذی کی حدیث سے بھی ہے کہ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض تو  
 نہیں البتہ واجب ہے یعنی اگر کوئی شخص اس کو چھوڑ دے گا تو فریضہ نماز ساقط ہو جائے گا لیکن نماز کا لوٹنا واجب اور ضروری  
 ہوگا۔ امام صاحب سے ایک روایت فرضیت کی بھی ہے۔ اصل میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اصول یہ ہے کہ خبر واحد سے  
 فرضیت ثابت نہیں ہوتی۔ امام صاحب کا استدلال حدیث ابو ہریرہؓ سے بھی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 حضرت خلاہ بن رافع کو نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ تعدیل ارکان کے بغیر پڑھی ہوئی نماز واجب  
 الا عادہ ہوتی ہے۔ کئی لوگوں کو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی باتیں سمجھ میں نہیں آتیں تو اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

حدیث: ۱۰۶۱ میں قعدہ کی دو ہتھتیں احادیث سے ثابت ہیں۔ ایک "افتراش" یعنی بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر  
 بیٹھ جانا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لینا اور دوسرے "توزک" یعنی بائیں کو لہے پر بیٹھ جانا اور دونوں پاؤں دائیں جانب  
 باہر نکال لینا۔ جیسا کہ حنفی عورتیں بیٹھتی ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک مرد کے لئے قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ دونوں میں افتراش  
 افضل ہے جبکہ امام مالکؒ کے نزدیک دونوں میں توزک افضل ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جس قعدہ کے بعد سلام ہو اس  
 میں توزک اور جس قعدہ کے بعد سلام نہ ہو اس میں افتراش افضل ہے۔ افضلیت توزک کے قائلین کا استدلال ابو جیمہ  
 ساعدی کی روایت ہے جس کے آخری الفاظ ہیں کہ: ((اخروا خلعتہ و جلس علی شقہ الایسر متورکھا)) مطلب یہ ہے  
 کہ نماز کی آخری رکعت مکمل کر لے تو نمازی اپنا بایاں پاؤں پیچھے کرے اور توزک کر کے بیٹھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ  
 بیان جواز پر محمول ہے یا حالت عذر پر۔ اختلاف چونکہ محض افضلیت میں ہے اس لیے توزک کے جائز ہونے میں کچھ تردد  
 نہیں البتہ عورت کے لیے افضل قرار دیا گیا ہے کہ اس میں ستر زیادہ ہے۔ احناف کا استدلال وائل بن حجرؒ کی حدیث ہے  
 فرماتے ہیں: ((قدمت المدینۃ قلت لا نظرون الی صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جلس)) یعنی  
 ((التشهد افتروش رجلہ الیسی و وضع یدہ الیسری)) یعنی ((و علی فخلذہ الیسری و نصب رجلہ الیمنی))  
 مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وائل بن حجرؒ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں نبی کریمؐ کی نماز دیکھنے آیا۔ انہوں نے پوری نماز کا  
 مشاہدہ کیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لیے بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا اور دایاں پاؤں کھڑا کیا اور اپنے ہاتھ رانوں  
 پر رکھے۔ امام ترمذیؒ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "هذا حدیث حسن" یہ حدیث حسن ہے اور اکثر اہل  
 علم کا اس پر عمل ہے۔ یہی مذہب سفیان ثوریؒ عبد اللہ بن مبارکؒ اور اہل کوفہؒ کا ہے۔ حضرت وائل بن حجرؒ مدینہ طیبہ صرف  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے آئے تھے اگر قعدہ اولیٰ اور قعدہ ثانیہ میں فرق ہوتا تو ضرور بیان فرماتے۔



## ۷۳: تَقْصِيرُ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

۱۰۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا شَرِيكَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ وَالْجُمُعَةُ رَكْعَتَانِ وَالْعِيدُ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۱۰۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كُفَيْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ وَ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَالْفِطْرُ وَالْأَضْحَى رَكْعَتَانِ. تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۱۰۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قُلْتُ: ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ يَفْتَنُكُمُ الدِّينُ كَفَرُوا﴾ [النساء: ۱۰۱] وَقَدْ آمَنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: صَدَقَ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَأَقْبَلُوا صَدَقَتَهُ.

۱۰۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْخَضِرِ وَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْآنِ وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَإِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ يَفْعَلُ.

## ۷۴: باب: سفر میں نماز کا قصر کرنا

۱۰۶۳: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ جمعہ دو رکعتیں ہیں، عیدین دو رکعتیں ہیں یہ مکمل اور پوری نماز ہے اس میں کوئی قصر اور کمی نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے (ایسا ہی معلوم ہوا)۔

۱۰۶۴: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ جمعہ المبارک کی نماز (بھی) دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ (بھی) دو رکعتیں ہیں اور یہ پوری نماز ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے۔

۱۰۶۵: حضرت یحییٰ بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطابؓ سے پوچھا کہ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو یہ ہے): ”تم پر کچھ حرج نہیں کہ نماز میں قصر کرو اگر تمہیں کافروں کی طرف سے اندیشہ ہو اور اب تو لوگ امن میں ہوتے ہیں۔“ (لہذا قصر جائز نہ ہونا چاہئے) فرمایا: مجھے بھی اسی سے تعجب ہوا جس سے تمہیں تعجب ہوا تو میں نے اس کے متعلق رسول اللہؐ سے پوچھا۔ فرمایا: یہ صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے لہذا تم اس کے صدقہ کو قبول کر لو۔

۱۰۶۶: حضرت امیہ بن عبد اللہ بن خالد نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا ہمیں قرآن میں حضر کی اور خوف کی نماز تو ملی لیکن سفر کی نماز نہ ملی تو ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف ایسی حالت میں مبعوث فرمایا کہ ہم کچھ بھی نہ جانتے تھے لہذا ہم تو اسی طرح کریں گے جیسے ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا۔

۱۰۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ  
بُشَيْرِ بْنِ خُرَبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا  
خَرَجَ مِنْ هَذِهِ الْمَدِينَةِ لَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ  
إِلَيْهَا.

۱۰۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا:  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ سے باہر جاتے  
تو دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے حتیٰ کہ واپس مدینہ  
آ جاتے۔

۱۰۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي  
الشَّوَارِبِ وَجُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ قَالَا ثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ  
بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْطَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
اِفْتَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الْخَضِرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ.

۱۰۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے  
بیان فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی زبانی حضر میں چار اور سفر میں دو رکعتیں فرض  
فرمائیں۔

**خلاصۃ الباب ☆** قصر (رباعی نمازوں کا نصف ہو جانا) کی مشروعیت پر اجماع ہے البتہ اس میں کچھ اختلاف ہے۔  
حنفیہ کے نزدیک قصر عزیمت یعنی واجب ہے لہذا اس کو چھوڑ کر اتمام جائز نہیں۔ امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کی ایک  
روایت اسی کے مطابق ہے۔ جبکہ ان کی دوسری روایت میں قصر کو افضل قرار دیا گیا ہے۔ اس کے برعکس امام شافعی رحمۃ اللہ  
کے نزدیک قصر رخصت ہے اور مکمل پڑھنا نہ صرف جائز ہے بلکہ افضل ہے۔ امام شافعی کا استدلال قرآن کریم کی آیت:  
﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ﴾ ہے اس میں ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ﴾  
یعنی قصر کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں کے الفاظ دلالت کر رہے ہیں کہ قصر کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ الفاظ مباح کے  
لیے استعمال ہوتے ہیں نہ کہ واجب کے لیے۔ اس کا ایک جواب یہ ہے کہ یہ آیت کریمہ صلوٰۃ الخوف سے متعلق ہے نہ کہ  
سفر میں قصر کے بارے میں۔ مطلب یہ ہے کہ یہ آیت قصر فی الکفایت سے متعلق ہے یعنی خوف کی حالت میں نماز کا طریقہ  
یہ ہے کہ امام ایک جماعت کو ایک رکعت پڑھائے دوسری جماعت کو دوسری رکعت پڑھائے۔ قصر فی الکفایت مراد ہونے کی  
دلیل آیت کریمہ کا دوسرا جزء: ﴿إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمْ﴾ ہے حالانکہ قصر فی السفر کسی کے نزدیک بھی حالت خوف کے  
ساتھ مشروط نہیں۔ احناف کے دلائل احادیث باب ہیں۔ دوسری دلیل نسائی میں ابن عباسؓ سے مروی ہے: ((قَالَ ابْنُ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ)) یعنی اللہ  
تبارک و تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے ذریعے تم پر اقامت میں چار رکعتیں فرض کی ہیں اور سفر  
میں دو رکعتیں۔ تیسری دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فتویٰ ہے کہ دو رکعتیں سفر میں ہیں جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کی سنت کی مخالفت کی اس نے کفر کیا۔ نیز جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کا مسلک بھی حنفیہ کے مطابق ہے۔

۷۴: بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر میں دو نمازیں اکٹھی پڑھنا

۱۰۶۹: حَدَّثَنَا مُجَرِّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
بْنُ أَبِي حَارِثٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ

۱۰۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مغرب و عشاء

عَنْ مُجَاهِدٍ وَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ وَ  
طَاوُسِ أَخْبَرُوا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ السَّفَرِ مِنْ  
غَيْرِ أَنْ يُعْجِلَهُ شَيْءٌ وَلَا يَطْلُبُهُ عَذْوٌ وَلَا يَخَافُ شَيْئًا.

(کی نماز) اکٹھی پڑھ لیا کرتے تھے حالانکہ نہ جلدی کی  
کوئی بات ہوتی نہ دشمن پیچھے ہوتا اور نہ ہی کسی قسم کا  
خوف ہوتا۔

۱۰۷۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ  
أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي  
غَزْوَةِ تَبُوكَ فِي السَّفَرِ.

۱۰۷۰: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر و عصر  
(کی نمازیں) اور مغرب و عشاء (کی نمازیں) سفر  
تبوک میں اکٹھی پڑھیں۔

**خلاصۃ الباب** ☆ اس پر ائمہ کا اتفاق ہے کہ بغیر کسی عذر کے جمع بین الصلوٰتین جائز نہیں۔ البتہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک  
عذر کی صورت میں دو نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے۔ بغیر عذر کی تفصیل میں یہ اختلاف ہے کہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک سفر  
اور مطر (بارش) عذر ہے اور امام احمد کے نزدیک مرض بھی عذر ہے۔ پھر سفر میں امام مالکؒ یہ فرماتے ہیں کہ دو نمازوں کو جمع  
کرنا سفر میں صرف اُس وقت جائز ہے جب مسافر نے سفر جاری رکھا ہوا ہو اور اگر کہیں ٹھہر گیا خواہ ایک ہی دن کے لیے تو  
وہاں جمع بین الصلوٰتین جائز نہیں بلکہ امام مالکؒ کی ایک روایت یہ ہے کہ مطلق چلنے کی حالت بھی کافی نہیں بلکہ جب کسی وجہ  
سے تیز رفتاری ضروری ہو تب جمع بین الصلوٰتین جائز ہوگی ورنہ نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ جمع بین الصلوٰتین (دو  
نمازوں کو اکٹھا کرنا) حقیقی صرف عرفات اور مزدلفہ میں مشروع ہے اس کے علاوہ کہیں بھی جائز نہیں خواہ عذر ہو یا نہ ہو البتہ  
جمع صوری جائز ہے جسے جمع ”فعلی“ بھی کہتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ ظہر کی نماز بالکل آخری وقت میں اور عصر کی  
نماز بالکل شروع وقت میں ادا کی جائے۔ اس طرح دونوں نمازیں اپنے وقت میں ہوں گی البتہ ایک ساتھ ہونے کی بناء پر  
صورۃ اے جمع بین الصلوٰتین کہہ دیا گیا ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے تمام دلائل کا جواب یہ ہے کہ دو نمازوں کو جمع کرنے کے وہ تمام  
واقعات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں ان میں جمع حقیقی مراد نہیں بلکہ جمع صوری مراد ہے اور جمع صوری مراد  
ہونے پر مندرجہ ذیل دلائل شاہد ہیں:

(۱) ابوداؤد میں نافع عن عبد اللہ ابن واقد کے طریقوں سے مروی ہے: ((ان مؤذن ابن عمر قال الصلوٰۃ قال بین بینی  
حتی اذا کان قبل غروب الشفق نزل فصلى المغرب ثم انتظر حتی غاب الشفق فصلى العشاء ثم قال ان رسول  
الله صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عجل به امر صنع مثل الذی صنعت)) کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مؤذن نے  
کہا کہ نماز پڑھئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چلو! چلو یہاں تک کہ شام کے بعد شفق غروب ہونے کے قریب ہوگئی تو  
ابن عمر رضی اللہ عنہما سواری سے اترے مغرب کی نماز ادا کی پھر انتظار کیا جب شفق غروب ہوگئی یعنی نماز عشاء کا وقت آگیا  
تو نماز عشاء پڑھی پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جب جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جس طرح میں نے کہا۔ ابو  
داؤد نے نہ صرف اس پر سکوت کیا بلکہ اس کا متابع بھی ساتھ ہی ذکر کیا۔ (۲) صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی  
روایت ہے: ((قال صليت مع النبي صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیناً جميعاً وسبعاً جميعاً قلت يا ابا

الشعشاء اظنہ اخر الظهر و عجل العصر و آخر المغرب و عجل العشاء قال و اظن ذالک)) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر اور عصر کی آٹھ رکعات اکٹھی پڑھیں اور (مغرب و عشاء) سات رکعات اکٹھی پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کو (آخر وقت تک) مؤخر کیا اور عصر کو (ابتدائی وقت میں) جلدی پڑھا اور مغرب کو (آخر وقت تک) مؤخر کیا اور عشاء کو (ابتدائی وقت میں) جلدی پڑھا۔ اس روایت میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد جابر بن زید ہیں جن کی کنیت ابو الشعشاء ہے اور ابو الشعشاء کے شاگرد عمرو بن دینار ہیں تو عمرو بن دینار جابر بن زید ابو الشعشاء سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جمع کیا ہے اس میں میرے خیال میں جمع صوری ہی مراد ہے نہ کہ جمع حقیقی تو جابر بن زید رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ میرا خیال بھی یہی ہے۔ اس حدیث کے دوراویوں کا گمان حنفیہ کے مطابق ہے۔ (۳) ترمذی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے جس نے دو نمازوں کو بغیر عذر کے جمع کیا تو اس نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ اس حدیث کے راوی اگرچہ ضعیف ہیں لیکن اس کی تائید مؤطا کی روایت سے ہوتی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اعلامیہ جاری کیا ہے جس میں دو نمازوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا اور خبردار کیا کہ دو نمازوں کو ایک وقت میں پڑھنا کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے۔ ان تمام دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ جن روایات میں جمع بین الصلوٰتین وارد ہے وہ جمع صوری ہے نہ کہ جمع حقیقی اور اگر جمع سے مراد جمع صوری کی جائے تو تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے کیونکہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کوئی نماز بغیر وقت کے پڑھی ہو سوائے اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو (ظہر کے وقت میں) عرفات میں اکٹھا پڑھا اور مغرب اور عشاء کو (عشاء کے وقت میں) مزدلفہ میں اکٹھا پڑھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس سلسلہ میں کسی صحیح اور درجہ اول کی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کو ظہر کی نماز کے وقت میں ادا کیا ہو اور اسی طرح عشاء کی نماز کو مغرب کے وقت میں ادا کیا ہو۔ اس سلسلہ میں امام ابو حنیفہ کا مسلک نہایت قوی ہے اور نصوص قرآن اور صحیح احادیث پر عمل کرنے کی بہتر صورت ہے۔ اس مسئلہ میں امام صاحب کے ساتھ حضرت بصری، ابراہیم نخعی اور محمد بن سیرین رحمہم اللہ جیسے حضرات ہیں اور جو لوگ اس کے خلاف بے جا اصرار یا تاویلات بعیدہ کرتے ہیں وہ کوئی بہتر بات نہیں کرتے۔

### باب: سفر میں نفل پڑھنا

### ۵: بابُ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

۱۰۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثنا أَبُو غَامِرٍ عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي سَفَرٍ فَصَلَّيْ بِنَا ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَهُ وَانْصَرَفَ قَالَ فَالْتَفَتَ لِرَأْيِ أَتَانَا يَصَلُّونَ فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَا تَمُوتُ صَلَاتِي يَا ابْنَ

۱۰۷۱: حضرت حفص بن عاصم بن عمر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد محترم نے حدیث سنائی فرمایا کہ سفر میں ابن عمر کے ساتھ تھے۔ انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہم ان کے ساتھ واپس ہوئے اور وہ بھی واپس ہو گئے۔ فرمایا کہ انہوں نے مڑ کر دیکھا تو کچھ لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ فرمایا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: نفل پڑھ رہے ہیں۔

اَحْيٰ اِنِّيْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ ثُمَّ صَحِبْتُ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَحِبْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسُوَّةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ۲۱]

فرمایا: اگر میں نے نفل پڑھنے ہوتے تو فرض نماز کو بھی پورا کر لیتا۔ اے میرے بھتیجے! میں رسول اللہ کے ساتھ رہا۔ آپ نے سفر میں دو رکعت سے زیادہ کچھ نہ پڑھا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ پھر میں ابوبکر کے ساتھ بھی رہا۔ آپ نے بھی دو رکعت سے زیادہ کچھ نہ پڑھا۔ پھر میں عمر کے ساتھ بھی رہا آپ نے بھی دو رکعت سے زیادہ کچھ نہ پڑھا۔ پھر میں عثمان کے ساتھ رہا۔ آپ

نے بھی دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان تینوں حضرات کو اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات بہترین نمونہ ہے۔“

۱۰۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا اسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنِ السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ ابْنُ يَنَاقٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي طَاوُسٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ لَرَضِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَ صَلَاةَ السَّفَرِ فَكُنَّا نُصَلِّي فِي الْحَضَرِ قَبْلَهَا وَ بَعْدَهَا وَ كُنَّا نُصَلِّي فِي السَّفَرِ قَبْلَهَا وَ بَعْدَهَا.

۱۰۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضر و سفر میں نماز فرض فرمائی اور ہم حضر میں بھی پہلے اور بعد کی سنتیں پڑھتے تھے اور سفر میں بھی پہلے اور بعد کی سنتیں پڑھتے تھے۔

**خلاصۃ الباب ☆** علامہ نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں: ”اتفق العلماء علی استحباب النوافل المطلقة فی السفر واختلفوا فی استحباب النوافل الرقابة فترکھا ابن عمر واخرون واستحبھا الشافعی واصحابہ والجمهور“ یعنی عام نوافل مثلاً اشراق چاشت اوایین اور تہجد وغیرہ۔ مسافر کے لیے سفر میں پڑھنا سب کے نزدیک بالاتفاق جائز ہے البتہ سنن مؤکدہ جن کو روایت بھی کہتے ہیں ان کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک جماعت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں ان کے ترک کے قائل ہیں۔ احادیث میں ذکر ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ اور جمہور ائمہ و علماء رحمہم اللہ ان کے پڑھنے اور استحباب کے قائل ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک بھی اگر گنجائش ہو تو سنن مؤکدہ کے ادا کرنے میں فضیلت ہے اور ترک کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔ اس لیے کہ حالت سفر میں سنن کی آکدیت (تاکید مؤکدہ ہونا) ختم ہو جاتی ہے۔ البتہ سنت فجر اس سے مستثنیٰ ہے اور سفر میں بھی اس کی آکدیت (تاکید) باقی رہتی ہے لہذا اس کی ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ فجر کی دو رکعات (سنتیں) نہ چھوڑو اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں فجر کی سنتیں پڑھنا ثابت ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں فجر کی سنتیں پڑھیں۔ پھر بعض نے سنن فجر کے ساتھ مغرب کی سنن بعدیہ کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔

## ۷۶: بَابُ كَمْ يَقْصُرُ الصَّلَاةُ الْمَسَافِرُ إِذَا أَقَامَ بِلَدَةٍ

## باب: جب مسافر کسی شہر میں قیام کرے تو کب تک قصر کرے؟

۱۰۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حَاتِمُ بْنُ السَّمَاعِيلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمِيدٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ الشَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ مَاذَا سَمِعْتُ فِي سُكْنَى مَكَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثًا لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدْرِ.

۱۰۷۳: حضرت عبد الرحمن بن حمید زہری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شائب بن یزید سے دریافت کیا کہ آپ نے مکہ کی سکونت کے بارے میں کیا سنا؟ فرمایا: میں نے علاء بن حضرمی کو فرماتے سنا کہ نبیؐ نے فرمایا: مہاجر کیلئے (منی سے) واپسی کے بعد تین دن تک رہنے کی اجازت ہے۔

۱۰۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَقَرَأَتْهُ عَلَيْهِ أَنَسُ بْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي أَنَسٍ مَعِيَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ صُبْحَ رَابِعَةٍ فَضُتْ مِنْ شَهْرِ رِي الْحِجَّةِ.

۱۰۷۴: حضرت عطاء سے روایت ہے حضرت جابر نے نبیؐ کی لوگوں میں مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ نبیؐ ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکہ تشریف لائے۔ (اور چار دن مکہ رہے پھر منی گئے اس دوران آپؐ نے قصر فرمایا)۔

۱۰۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَتُخَنُّ إِذَا أَقْمَنَّا تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا نُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا أَقْمَنَّا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا.

۱۰۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس روز تک قیام فرمایا دو دو رکعتیں پڑھتے رہے اور ہم بھی جب انیس دن تک قیام کریں تو دو دو رکعتیں پڑھتے ہیں اور جب اس سے زیادہ قیام کریں تو چار رکعتیں پڑھتے ہیں۔

۱۰۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ بْنُ الصَّيْدِ لَانِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقَامَ بِمَكَّةَ غَامَ الْفَتْحِ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يَقْصُرُ الصَّلَاةَ.

۱۰۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال پندرہ شب تک قیام فرمایا (اور اس دوران) نماز قصر ہی پڑھتے رہے۔

۱۰۷۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ وَ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَقَ عَنْ ابْنِ أَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا.

۱۰۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے آپؐ دو دو رکعتیں پڑھاتے رہے۔ حتیٰ کہ ہم واپس لوٹے (راوی کہتے کہ) میں نے پوچھا: مکہ میں کتنا قیام ہوا؟ فرمایا: دس روز۔

قُلْتُ كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا.

**خلاصۃ الباب** ☆ امام ترمذی نے اس باب میں "نکم" کی تمیز ذکر نہیں کی۔ چنانچہ یہ تمیز "نکم مسافۃ" بھی ہو سکتی ہے اور "نکم مدۃ" بھی اور یہ دونوں مسئلے مختلف فیہ ہیں۔ قصر کتنی مسافت میں جائز ہوتا ہے؟ اس میں امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ کم از کم تین دن کا سفر موجب قصر ہوتا ہے اور ائمہ ثلاثہ نے سولہ فرسخ کی مقدار کو موجب قصر قرار دیا ہے اور یہ دونوں اقوال متقارب ہیں کیونکہ سولہ فرسخ کے اڑتالیس میل بنتے ہیں۔ اہل ظاہر کے نزدیک سفر کی کوئی مقدار مقرر نہیں بلکہ قصر کے لیے مطلق سفر کا پایا جانا کافی ہے۔ "عن داؤد مطلق السفر قدر بالمیل" (معارف ج ۲ ص ۳۷۳) پھر بعض اہل ظاہر نے صرف تین میل مقدار مقرر کی ہے غالباً ان کا استدلال حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سنن ابو داؤد سے ہے: ((کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج مسیرۃ ثلاثۃ امیال او ثلاثۃ فراسخ (شعبۃ شک) یصل رکعتین)) یعنی جب نبی کریم تین میں یا تین فرسخ (شعبۃ کو شک ہوا) تک کے سفر پر تشریف لے جاتے تو دو رکعت نماز پڑھتے لیکن جمہور اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ صرف تین میل کے سفر میں قصر فرماتے تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ سفر تو تین میل سے زیادہ کا ہوتا تھا لیکن آپ تین میل یا تین فرسخ ہی کے فاصلہ پر قصر پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔ بہر حال اس باب میں کوئی صریح حدیث مرفوعہ موجود نہیں البتہ جمہور کے حق میں صحابہ کرام کے آثار ہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کتنے دن اقامت کی نیت قصر کو باطل کرتی ہے؟ چنانچہ اس میں ائمہ کا اختلاف ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ پندرہ دن سے کم مدت قصر ہے اور پندرہ دن یا اس سے زائد قیام کی نیت کرنے کی صورت اتمام یعنی پوری نماز پڑھنا ضروری ہے۔ اس مسئلہ میں بھی کوئی صریح حدیث مرفوعہ نہیں ہے البتہ آثار صحابہ ملتے ہیں۔ حنفیہ کی دلیل عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اثر ہے جسے امام محمدؒ نے کتاب الآثار میں روایت کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب تم سفر میں ہو اور اپنے جی میں پختہ ارادہ کرو کہ پندرہ دن (یا اس سے زیادہ) ایک جگہ اقامت کرنی ہے تو پھر پوری نماز پڑھو۔ اگر تم نہیں جانتے کہ کتنی مدت تک ٹھہرنا ہے تو پھر قصر کرتے رہو۔ امام شافعیؒ امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک چار دن سے زائد اقامت کی نیت ہو تو قصر جائز نہیں۔ ائمہ ثلاثہ کا استدلال حضرت سعید بن المسیبؒ کے اثر سے ہے وہ فرماتے ہیں جب مسافر چار دن اقامت کرے تو چار رکعات نماز پڑھے یعنی نماز پوری پڑھے۔ یہ روایت امام طحاوی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انیس دن کی نقل کی ہے جسے امام ترمذی نے تعلیقاً نقل کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ روایت اس حالت پر محمول ہے جبکہ اقامت کی نیت کی گئی ہو اسی طرح وہ تمام روایات جن میں پندرہ دن سے زیادہ کی مدت مذکور ہے وہ بھی اس پر محمول ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی پندرہ دن والی روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مذکور سے بھی مؤید ہے۔

۷: باب ما جاء فیمن ترک الصلوٰۃ

پہلے: نماز چھوڑنے والے کی سزا

۱۰۷۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ  
ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
۱۰۷۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان نماز کا چھوڑنا ہے۔

۱۔ سفر میں نماز کے مسائل کی تفصیلی بحث دیکھنی مطلوب ہو تو "مکتبۃ العلم" ہی کی شائع کردہ کتاب "مسائل سفر و مسائل خفین" مرتب مولانا رفعت قاسمی ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ ابو معاذ

۱۰۷۹: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور ان (منافقین) کے درمیان عہد نماز ہے (جب تک یہ نماز پڑھتے رہیں گے ہم ان کو مسلمان سمجھ کر اہل اسلام کا سا معاملہ کریں گے) پس جو نماز کو چھوڑ دے تو وہ یقیناً (ظاہری طور پر بھی) کافر ہو گیا۔

۱۰۸۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے اور شرک کے درمیان نماز کا چھوڑنا ہی حائل ہے جب اس نے نماز چھوڑ دی تو شرک کا مرتکب ہو گیا۔

### بیاب: فرض جمعہ کے بارے میں

۱۰۸۱: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! موت سے قبل اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اور مشغولیت سے قبل اعمال صالح کی طرف سبقت کرو اور اپنے اور اپنے رب کے درمیان تعلق قائم کر لو اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کر کے پوشیدہ اور ظاہر اصدقہ دے کر اس کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جائے گا اور تمہاری مدد کی جائے اور تمہارے نقصان کی تلافی ہوگی اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے میری اس جگہ اس دن اس سال کے اس ماہ میں قیامت تک کے لئے جمعہ فرض فرما دیا۔ لہذا جس نے بھی میری زندگی میں یا میرے بعد جمعہ چھوڑ دیا جبکہ اس کا کوئی عادل یا ظالم امام بھی ہو جمعہ کو ہلکا سمجھتے ہوئے یا اس کا منکر ہونے کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ اسے پھیلاؤ اور افراتفری میں کبھی جمعیت کو کبھی مجتمع نہ فرمائیں اور نہ اس کے کام میں برکت دیں اور خوب غور سے سنو نہ اسکی نماز ہوگی نہ زکوٰۃ نہ حج نہ روزہ نہ ہی کوئی اور نیکی

۱۰۷۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَابِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَقِيدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ.

۱۰۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْكِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ.

### ۷۸: بَابُ فِي فَرَضِ الْجُمُعَةِ

۱۰۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ بَكِيرٍ أَبُو جَنَابٍ (حَبَاب) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُنْذِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تُؤْبِئُونَ إِلَى اللَّهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا وَتَبَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تُشْغَلُوا وَتَصِلُوا إِلَى بَيْنِكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُرْزَقُوا وَتُنْصَرُوا وَتُجَبَّرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ فِي مَقَامِي هَذَا فِي يَوْمِي هَذَا فِي شَهْرِي هَذَا مِنْ عَامِي هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ تَرَكَهَا فِي حَيَاتِي أَوْ بَعْدِي وَلَهُ إِمَامٌ عَادِلٌ أَوْ جَائِرٌ اسْتَخَفَّافًا بِهَا أَوْ جَهْوَذًا لَهَا فَلَا جَمْعَ اللَّهُ لَهُ شَمْلُهُ وَلَا بَارَكَ لَهُ فِي أَمْرِهِ إِلَّا وَلَا صَلَوةَ لَهُ وَلَا زَكَاةَ لَهُ وَلَا حَجَّ لَهُ وَلَا صَوْمَ لَهُ وَلَا بَرَّ لَهُ حَتَّى يَتُوبَ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِلَّا لَا تُؤْمِنُ امْرَأَةٌ



رَجُلًا أَوَّلًا يَوْمَ أَغْرَابِيٍّ مُّهَاجِرًا وَلَا يَوْمَ فَاجِرٍ مُّؤْمِنًا إِلَّا أَنْ يَقْهَرَهُ بِسُلْطَانٍ يَخَافُ سَيْفَهُ وَسَوْطَهُ.

حتی کہ تائب ہو جائے اور جو تائب ہو اللہ تعالیٰ اسکی توبہ کو قبول فرما لیتے ہیں غور سے سنو کوئی عورت کسی مرد کی امام نہیں

بن سکتی اور نہ دیہات والامہاجر کا امام بنے اور نہ قاسق (ویندار) مؤمن کا امام بنے الا یہ کہ وہ مؤمن پر غلبہ حاصل کر لے اور مؤمن کو اس قاسق کے کوڑے یا تلوار کا خوف ہو۔

۱۰۸۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ أَبُو سَلَمَةَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ خَنيفٍ عَنْ أَبِيهِ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ قَائِدَ أَبِي حِينَ ذَهَبَ بَصْرُهُ فَمَكْنْتُ إِذَا خَرَجْتُ بِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَسَمِعَ الْأَذَانَ اسْتَغْفِرَ لِأَبِي أُمَامَةَ اسْعَدَ بْنَ زُرَّارَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ دَعَا لَهُ فَمَكْنْتُ حِينَئِذٍ أَسْمَعُ ذَلِكَ مِنْهُ ثُمَّ قُلْتُ فِي نَفْسِي وَاللَّهِ إِنَّ ذَلِكَ عَجَزٌ إِنِّي أَسْمَعُهُ كُلَّمَا سَمِعَ الْأَذَانَ الْجُمُعَةَ يَسْتَغْفِرُ لِأَبِي أُمَامَةَ وَيُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَلَا أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ لِمَ هُوَ فَخَرَجْتُ بِهِ كَمَا كُنْتُ أَخْرُجُ بِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ اسْتَغْفَرَ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَتَاهُ أَرَأَيْتَكَ ضَلَا تَكْ عَلَى اسْعَدَ بْنَ زُرَّارَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كُلَّمَا سَمِعْتَ الْبُيُوتَ بِالْجُمُعَةِ لِمَ هُوَ قَالَ أَيْ بَنِي كَانَ أَوَّلَ مَنْ صَلَّيْنَا صَلَاةَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ مُقَدِّمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فِي نَقِيعِ الْخَضَمَاتِ فِي هَرَمٍ مِنْ حَرَّةِ بَنِي بَيَاضَةَ قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا.

۱۰۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا ابْنُ قُضَيْلٍ ثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ حَدِيفَةَ وَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَضَلَّ اللَّهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا كَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمَ السَّبْتِ وَالْأَحَدِ لِلنَّصَارَى

۱۰۸۲: حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک کہتے ہیں جب میرے والد کی بینائی ختم ہو گئی تو میں ان کو پکڑ کر چلا کرتا تھا تو جب میں ان کو جمعہ کیلئے لے کر نکلتا اور وہ اذان سنتے تو ابوامامہ اسعد بن زرارہ کیلئے استغفار کرتے اور دعا کرتے میں ایک عرصہ تک یہ سنتا رہا پھر میں نے دل میں سوچا کہ بخدا! یہ تو بیوقوفی ہے۔ جب بھی یہ جمعہ کی اذان سنتے ہیں تو میں ان کو ابوامامہ کیلئے استغفار اور دعا کرتے سنتا ہوں اور میں ان سے اس کے متعلق دریافت نہیں کرتا کہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ چنانچہ میں ان کو حسب معمول جمعہ کیلئے لے کر نکلا۔ جب انہوں نے اذان سنی تو حسب سابق استغفار کیا میں نے ان سے کہا: میرے ابا جان بتائیے آپ اسعد زرارہ کے لئے اذان جمعہ سن کر استغفار اور دعا کیوں فرماتے ہیں؟ فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! اسعد بن زرارہ وہ شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے آمد سے قبل نقیع الخضمت میں جرہ بنی بیاضہ کے ہرم میں جمعہ کی نماز پڑھائی تھی۔ میں نے پوچھا: آپ اس وقت کتنے افراد ہوتے تھے؟ فرمایا: چالیس مرد۔

۱۰۸۳: ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلوں کو جمعہ سے ہٹا دیا (اور وہ اپنی کچی کی وجہ سے اس سے بارے میں گمراہی میں رہے) یہود کیلئے ہفتہ کا دن اور نصاریٰ کیلئے اتوار کا دن مقرر ہوا۔ لہذا وہ قیامت تک ہمارے بعد ہیں اور ہم دنیا

فَہُمْ لَنَا تَبِعٌ إِلَى یَوْمِ الْقِیَامَةِ نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْیَا والوں میں آخر میں ہیں اور (آخرت کے اعتبار سے) وَالْأَوَّلُونَ الْمَقْصِيُّ لَهُمْ قَبْلُ الْخَلَائِقِ۔

اول ہیں جس کا فیصلہ تمام خلائی سے پہلے ہوگا۔

**خلاصۃ الباب ۱۰** جمعہ<sup>۱</sup>۔ مشہور لغت میں میم کی پیش کے ساتھ ہے۔ ایک روایت میں میم کے سکون کے ساتھ بھی ہے۔ اس لفظ کو بعض حضرات نے میم کے فتح کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ زجاج کا کہنا یہ ہے کہ اس لفظ کو کسرہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا۔ زمانہ جاہلیت میں اس دن کا نام ”یوم العروبہ“ تھا بعد میں اس کا نام ”یوم الجمعہ“ پڑ گیا۔ بعض حضرات کا خیال یہ ہے کہ یہ اسلامی نام ہے اس کی وجہ تسمیہ اجتماع الناس للصلوٰۃ یعنی نماز کے لیے لوگوں کا جمع ہونا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ وجہ بیان کی ہے کہ چونکہ کعب بن لوی اس دن لوگوں کو جمع کر کے وعظ کیا کرتے تھے اس لیے اس کا یہ نام پڑ گیا۔ اس باب میں امام ابن ماجہ نے وہ احادیث نقل کی ہیں جن میں جمعہ کی فرضیت اور اہتمام بیان کیا گیا ہے۔ یہاں یہ مسئلہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ نماز جمعہ صحیح ہونے کی چند شرائط ہیں: (۱) مصر یعنی شہر ہونا یا قریہ کبیرہ ہونا شرط ہے اور دیہات وغیرہ میں جمعہ جائز نہیں۔ حنفیہ کا یہی مسئلہ ہے پھر مصر کی تحدید میں مشائخ حنفیہ کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض نے اس طرح تعریف کی کہ جس میں بادشاہ یا اس کا نائب موجود ہے۔ بعض نے کہا وہ بستی جس کی سب سے بڑی مسجد اس کی آبادی کے لیے کافی نہ ہو۔ بعض نے کہا وہ بستی جس میں بازار ہوں۔ غرض اسی طرح مختلف تعریضیں کی گئی ہیں لیکن تحقیق یہ ہے کہ مصر کی کلی طور پر کوئی جامع تعریف نہیں کی جاسکتی بلکہ اس کا مدار عرف پر ہے اگر عرف میں کسی بستی کو شہر یا قصبہ سمجھا جاتا ہے تو وہاں نماز جمعہ جائز ہے ورنہ نہیں۔ امام شافعی کے نزدیک جمعہ کے لیے مصر (شہر) شرط نہیں بلکہ گاؤں میں بھی جمعہ ہو سکتا ہے۔ اس مسئلہ میں ہمارے دور کے غیر مقلدین نے انتہائی غلو سے کام لیا ہے۔ وہ نہ صرف گاؤں بلکہ جنگل میں بھی جمعہ کے قائل ہیں۔ امام شافعی وغیرہ کی دلیل حدیث باب حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک کی روایت سے ہے کہ وہ اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ کعب بن مالک جب بھی جمعہ کی اذان سنتے تو اسد بن زرارہ کے حق میں دعائے خیر کرتے۔ ایک دن عبدالرحمن نے اپنے والد صاحب سے سوال کیا کہ ابا جان! آپ اسد بن زرارہ کے لیے خصوصی طور پر دعائے مغفرت کیوں کرتے ہیں؟ تو حضرت کعب بن مالک نے فرمایا کہ بیٹا اسد بن زرارہ ہی نے ہم کو جمعہ کی پہلی نماز پڑھائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لے جانے سے پہلے تو حضرت عبدالرحمن نے سوال کیا کہ اس وقت آپ کتنے لوگ تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ چالیس آدمی۔ اس سے معلوم ہوا کہ چالیس آدمیوں کی بستی میں جمعہ پڑھا جاسکتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ان حضرات نے اپنے اجتہاد سے فرضیت جمعہ سے پہلے ہی پڑھ لیا تھا۔ اس کی تفصیل مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۱۵۹ میں صحیح سند کے ساتھ حضرت محمد بن سیرین سے مروی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل مدینہ نے یوم العروبہ کا نام جمعہ رکھا وہ اس طرح کہ انصار مدینہ کہے لگے کہ یہودی ہفتہ کے دن اجتماع کرتے ہیں اور نصاریٰ اتوار کے دن تو ہم بھی ایک دن ایک جگہ جمع ہوں اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں نماز پڑھیں اور اس کا شکر کریں تو جمعہ کے دن کا انتخاب کیا اور اسد بن زرارہ نے انصار کے کہنے پر نماز جمعہ پڑھائی خطبہ دیا اور ایک بکری ذبح کی اور دو وقت اس کا گوشت کھایا۔

۱۔ مزید تفصیل ملاحظہ کرنا ہو تو حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب دامت برکاتہم (شیخ الحدیث و رئیس المفتی جامعہ اشرفیہ لاہور کا مقالہ ”نماز جمعہ کے فضائل و مسائل“ ملاحظہ کیجئے۔ (ابومعاذ)

۲۔ تفصیل کیلئے ”الرسالة المصفاة للبصر فی المتصر“ (گاؤں میں جمعہ کی شرعی حیثیت) مرتب مولوی محمد عمار ملاحظہ کیجئے۔ (ابومعاذ)

یہ حدیث اس پر صریح ہے کہ جمعہ صحابہ کرامؓ نے اپنے اجتہاد سے پڑھا تھا اور اس وقت تک جمعہ کے احکام بھی نازل نہیں ہوئے تھے۔ لہذا اس واقع سے کوئی استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح ان کا استدلال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جمعہ قباء سے آتے ہوئے محلہ بنی سالم میں ادا کیا تھا۔ یہ بھی ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ محلہ بنی سالم مدینہ منورہ کے مضافات میں داخل تھا لہذا اس میں جمعہ پڑھنا مدینہ طیبہ میں پڑھنے کے حکم میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیرت کی کتابوں میں "اول جمعة صلاھا بالمدينة" کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ باقی حضرات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرنا جو مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ میں ہے کہ لوگوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ جمعہ پڑھنے کے بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تم ہو وہیں جمعہ بھی پڑھو اس سے مراد مصر ہے۔ عند الاحناف اور امام شافعیؒ نے حدیث کے عموم کو "قری" کے ساتھ مخصوص کیا۔ اسی طرح حنفیہ نے اس کو "امصار" کے ساتھ مخصوص کیا۔ اگر گاؤں یا جنگل یا صحراء میں جمع جائز ہوتا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو علماء بن الحضرمی کی جگہ گورنر مقرر کیے گئے تھے کو وہاں سے سوال کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ ہم یہاں جمع پڑھیں یا نہیں اور ظاہر ہے کہ جہاں گورنر مقیم ہو وہاں جمع نہ ہونے کا کوئی سوال نہیں۔ اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ: "جمعوا حیثما کنتم یعنی جمعوا حیثما کنتم من المدن"۔

اور اس روایت سے غیر مقلدین جنگلوں میں جمع پڑھنے پر جو استدلال کرتے ہیں وہ تو بالکل لغو ہے۔ اس لیے کہ اگر اقامت جمعہ میں اتنا عموم ہوتا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس سوال کے کوئی معنی ہی نہ تھے۔ یہ سوال خود اس پر دلالت کرتا ہے کہ جمعہ کو صحابہ کرامؓ ہر جگہ جائز نہیں سمجھتے تھے۔ قائلین عدم جواز (احناف) کی دلیل حجۃ الوداع کے موقعہ پر وقوف عرفات جمعہ کے دن ہوا تھا۔ اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں جمعہ ادا نہیں فرمایا۔ صرف ظہر کی نماز پڑھی۔ اس کی وجہ بجز اس کے کوئی نہیں ہو سکتی کہ جمعہ کے لیے مصر شرط ہے۔ (علوی)

احناف کی تائید میں مناسب سمجھا کہ حضرت تھانویؒ کا ارشاد نقل کر کے مہر تصدیق ثبت کر دوں۔ فرمایا یہ مذہب حنفی میں مصرح و متفق علیہ ہے کہ مصر شرائط جمعہ سے ہے اور اہل قادی نے قصبات و قری کبیرہ کو حکم مصر میں فرمایا ہے: "كما فی رد المحتار عن القہستانی و تقع فرضاً فی القصبات القرى الکبیرة التی فیہا اسواق الی قولہ لا تجوز فی الصغیرة التی لیس فیہا قاض و منبر و خطیب كما فی المضمورات"۔ رہا یہ کہ مصر اور قصبہ اور قریہ کبیرہ کی کیا حقیقت ہے سو مصر کے بارے میں خود صاحب مذہب کا جو قول ہے اس کو علامہ شامیؒ نے تحفہ سے اس طرح نقل کیا ہے: عن ابی حنیفۃ انه بلدة کبیرة الی قولہ و هذا هو الاصح" اور قری کبیرہ کی تعریف اوپر کی عبارت سے مفہوم ہوتی ہے جس کا حاصل لفظ اسواق و قاضی میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی آبادی مصر کی سی ہو اور اس میں حاکم بھی ہو۔ (امداد التناوی ج ۱ ص ۴۱۲)۔ (التبصر فی المتصر ص ۲۸)

## باب: جمعہ کی فضیلت

## ۷۹: باب فی فضل الجمعة

۱۰۸۴: حدثنا أبو بکر بن أبی شیبۃ ثنا یحییٰ بن أبی نکیر ثنا زہیر بن محمد عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل ۱۰۸۴: حضرت ابولہبہ بن عبد المذکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي ثَبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيهِ خُمُسٌ خِلَالِ خَلْقِ اللَّهِ فِيهِ آدَمُ وَأَهْبَطَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيهِ تَوَفَّى اللَّهُ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلِكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَّاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا وَهْنٌ يُشْفِقُنْ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

۱۰۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ النُّفُخَةُ وَفِيهِ الصُّعْقَةُ فَأَكْثَرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنْ صَلَّيْتُمْ مَغْرُوضَةً عَلَى فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُعَرِّضُ صَلَاتَنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ يَغْنَى بَلَيْتَ فَقَالَ: إِنْ اللَّهُ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

۱۰۸۶: حَدَّثَنَا مُعْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (الْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ مَا بَيْنَهُمَا مَا لَمْ تُغَشَّ الْكَبَائِرُ).

کے ہاں تمام دنوں سے زیادہ عظمت والا ہے اور یہ اللہ کے ہاں یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ سے بھی زیادہ معظم ہے۔ اس میں پانچ خصلتیں ہیں: اس میں اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا فرمایا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم کو زمین پر اتارا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم کو دنیا سے اٹھالیا (یعنی ان کی وفات ہوئی) اور اسی میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس میں جو بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے عطا فرما دیتے ہیں بشرطیکہ حرام چیز کا سوال نہ ہو اور اسی دن قیامت قائم ہوگی تمام مقرب فرشتے آسمان زمینیں ہوائیں پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔

۱۰۸۵: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے تمام دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا دن جمعہ کا ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن بے ہوش کیا جائے گا اس دن مجھ پر درود زیادہ بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائیگا حالانکہ آپ مٹی ہو کر ختم ہو چکے ہوں گے؟ آپ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کھانے کو حرام کر دیا ہے۔

۱۰۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ دوسرے جمعہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے۔

**خلاصۃ الباب** ساعت اجابت دعا کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ ایک جماعت کے نزدیک یہ مبارک ساعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ مخصوص تھی جبکہ جمہور کے نزدیک قیامت تک یہ ساعت (گھڑی) باقی ہے۔ پھر خود جمہور میں اس کی تعیین و عدم تعیین میں اختلاف ہے۔ علامہ محمد یوسف بنوریؒ نے معارف السنن میں فرمایا کہ

اس ساعت محمودہ کے بارہ میں پینتالیس اقوال ہیں۔ ان میں سے گیارہ اقوال مشہور اور دو بہت ہی مشہور ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ وہ ساعت عصر کی نماز کے بعد سے غروب شمس تک ہے۔ اس قول کو امام ابو حنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے اختیار کیا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے ختم تک اس قول کو شافعیہ نے اختیار کیا ہے۔ قول اول کی دلیل ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے اور سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی تائید ہوتی ہے جس میں عبد اللہ بن سلام کا قول ہے اور قول ثانی کی دلیل صحیح مسلم میں حضرت ابو موسیٰ اشعری کی روایت ہے۔ نیز ترمذی میں حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی قول ثانی کی تائید ہوتی ہے۔ بہر حال جمعہ کے دن عصر سے مغرب تک تو دعاء و ذکر کا اہتمام ہونا ہی چاہیے ساتھ ساتھ جمعہ کی نماز کے خطبہ سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک بھی اگر امکان دعاء ہو تو اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ نیز اس بات میں جمعہ کی فضیلت یہ بھی ہے کہ اگلے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

### باب: جمعہ کے روز غسل

### ۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۰۸۷: حضرت اوس بن اوس ثقفیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا: جو جمعہ کے دن غسل کرے (کہ بیوی سے صحبت کرے) اور خود بھی غسل کرے اور صبح جمعہ کیلئے جلدی نکلے اور خطبہ کے شروع کا حصہ بھی سن لے اور پیدل جائے سوار نہ ہو اور امام کے قریب ہو کر توجہ سے سنے اور فضول کام اور کلام نہ کرے تو اس کو ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور شب بیداری کا ثواب ملے گا۔

۱۰۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنِي أَوْسُ بْنُ أَوْسِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَذَمَّ مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةِ أَجْرٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا.

۱۰۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا: جو جمعہ کے لئے آنا چاہے تو وہ غسل کر لیا کرے۔

۱۰۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: مَنْ آتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ.

۱۰۸۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن غسل ہر بالغ (مسلمان) کے لئے لازم ہے۔

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ.

☆ خلاصۃ الباب امام ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ امام احمد سمیت جمہور سلف و خلف رحمہم اللہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جمعہ کے دن غسل واجب نہیں بلکہ سنت ہے البتہ ظاہر یہ اسکے واجب ہونے کے قائل ہیں۔ امام مالکؒ کی طرف بھی یہ قول منسوب ہے لیکن علامہ بنوریؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ سنیت کے قائل ہیں۔ قائلین وجوب کی دلیل حدیث باب میں لفظ فَلْيَغْتَسِلْ صیغہ

امر ہے۔ نیز استدلال بخاری اور مسلم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بھی ہے کہ: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل يوم الجمعة واجب علی کل محتلم "کہ ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل واجب ہے۔"

جمہور کے دلائل یہ ہیں کہ: (۱) ترمذی میں حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن وضو کیا یہ اچھی خصلت و عادت ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل بہت فضیلت کی چیز ہے۔ (۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مسجد میں بہت دیر سے آئے تو امیر المؤمنین نے فرمایا: لوگوں کی یہ کیا حالت ہے کہ اذان کے بعد تاخیر سے آتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے اذان سننے کے بعد اتنی ہی دیر کی کہ وضو کر کے مسجد میں آ گیا ہوں تو امیر المؤمنین نے فرمایا کہ تاخیر سے بھی آئے اور صرف وضو کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا کہ جو شخص جمعہ کی نماز پڑھنے آئے اس کو چاہیے کہ غسل کرے۔ اس واقع سے استدلال اس طرح ہے کہ اگر غسل واجب ہوتا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غسل کو ہرگز نہ چھوڑتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کو لوٹ کر غسل کر کے آنے کا حکم دیتے۔ جب امیر المؤمنین نے حکم نہیں دیا تو غسل واجب بھی نہیں۔ جہاں تک غسل واجب کے دلائل کا تعلق ہے تو وہ ایک عارض کی وجہ سے تھا کہ مسلمان فقیر اور مسکین تھے۔ ٹاٹ بورے کے کپڑے پہنتے تھے اور خود سامان ڈھوتے تھے۔ پسینہ بہت آتا تھا اور مسجد نبویؐ کی چھت نیچی تھی تو پسینہ کی وجہ سے ایک دوسرے کو اذیت اور تکلیف ہوتی۔ اس عارض کی بناء پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ جب عارض ختم ہو گیا تو غسل میں نرمی ہو گئی کہ نہانا افضل ہے اگر غسل نہ بھی کرے تو کچھ حرج نہیں۔ نیز امر کے صیغہ استحباب پر محمول ہو سکتا ہے۔ ابن ماجہ کی احادیث ۱۰۹۰، ۱۰۹۱ صرف وضو سے متعلق ہیں۔

### باب: جمعہ کے دن غسل ترک کرنے کی رخصت

۱۰۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو خوب اچھی طرح وضو کر کے جمعہ کے لئے آئے پھر امام کے قریب ہو کر خاموشی اور توجہ سے خطبہ سنے تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ تک کے بلکہ تین اور زیادہ کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو کنکریاں درست کرنے میں لگے تو اس نے لغو حرکت کی۔

۱۰۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے روز وضو کر لیا تو یہ بھی اچھا اور خوب ہے اس کا فرض ادا ہو جائے گا اور جس نے غسل کیا تو غسل بہت ہی فضیلت

### ۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۰۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّؤِ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَذَنَّا وَأَنْصَتَ وَاسْتَمَعَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا.

۱۰۹۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبَهَا وَنَعِمَتْ يُجْزَى عَنْهُ الْفَرِيضَةُ وَ

مَنْ اغْتَسَلَ فَأَلْغَسَ أَفْضَلَ.

والا ہے۔

## ۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّهْجِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

## باب: جمعہ کے لئے سویرے جانا

۱۰۹۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَا  
ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ  
بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى  
قُلُوبِهِمْ الْأَوَّلُ فَأَلَّوْلَ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَرَوْا  
الصُّحُفَ وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ فَأَلْمَهَجَرُوا إِلَى الصَّلَاةِ  
كَالْمُهْدَى بِذَنَّةٍ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَمُهْدَى بِقُرَّةٍ ثُمَّ الَّذِي  
يَلِيهِ كَمُهْدَى كَبْشٍ: حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ زَادَ  
سَهْلٌ فِي حَدِيثِهِ) فَمَنْ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا يَجِيءُ بِحَقِّ  
إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۰۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو لوگوں کے نام انکے مرتبوں کے مطابق لکھتے ہیں جو کوئی پہلے آتا ہے اس کا نام پہلے پھر جو کوئی بعد میں آتا ہے اس کا اس کے بعد اور جب امام (خطبہ کے لئے) آتا ہے تو وہ فہرستیں لپیٹ کر توجہ سے خطبہ سنتے ہیں پس سب سے پہلے جمعہ کے لئے آنے والا اونٹ قربانی کرنے والے کی مانند ہے پھر اس کے بعد والا گائے قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا مینڈھا قربان کرنے والے کی مانند ہے حتیٰ کہ آپؐ نے مرغی اور انڈے کا ذکر فرمایا۔ سہل کی حدیث کا یہ

اضافہ ہے کہ جو اسکے بعد آئے (یعنی امام خطبہ کیلئے نکل چکے اسکے بعد) تو وہ اپنا فرض ادا کرنے کے لئے آیا۔

۱۰۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بِشِيرٍ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَرَبَ مِثْلَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ  
التَّبَكُّيرِ كَمَا جَرَّ الْبَذَنَةَ كَمَا جَرَّ الْبَقَرَةَ كَمَا جَرَّ الشَّاةَ حَتَّى  
ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ.

۱۰۹۳: حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے جمعہ کی مثال بیان فرمائی پھر جمعہ کیلئے سویرے جانے کی مثال بیان فرمائی اونٹ ذبح کرنے والے کی مانند پھر گائے ذبح کرنے والے کی مانند پھر بکری ذبح کرنے والے کی مانند حتیٰ کہ مرغی کا ذکر فرمایا۔

۱۰۹۴: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُيَيْدٍ الْجُمُصِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ  
بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
عَلْقَمَةَ قَالَ خَرَجَتْ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى  
الْجُمُعَةِ فَوَجَدَ ثَلَاثَةً وَقَدْ سَبَقُوهُ فَقَالَ: رَابِعُ أَرْبَعَةٍ  
وَمَا رَابِعُ أَرْبَعَةٍ بِسَعِيدِ ابْنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ يَجْلِسُونَ مِنْ اللَّهِ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى قُلُوبِهِمْ رَوَّاحِهِمْ إِلَى الْجُمُعَاتِ الْأَوَّلِ

۱۰۹۴: حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ جمعہ کے لئے نکلا۔ انہوں نے دیکھا کہ تین آدمی ان سے پہلے پہنچ چکے ہیں تو فرمایا: میں چوتھا ہوں اور چار آدمیوں میں چوتھا آنے والا بھی کچھ دور نہیں۔ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: بلاشبہ قیامت کے دن اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں بیٹھنے میں اس درجہ پر ہوں گے جو جمعہ کے لئے جانے میں ان کا درجہ ہو

والثانی والثالث " ثُمَّ قَلَّ رَابِعٌ أَرْبَعَةٌ وَمَا رَابِعٌ أَرْبَعَةٌ " گا پہلا دوسرا تیسرا اسی درجہ پر ہوگا پھر فرمایا چار میں چوتھا بعید اور چار میں چوتھا بھی کوئی ذور نہیں۔

☆ خلاصۃ الباب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمعہ کی نماز کے لیے بہت جلدی آتے تھے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں جو پہلی بدعت رائج ہوئی وہ یہ ہے کہ لوگ جمعہ کے لیے جانے میں دیر کرنے لگے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ بدعات سے بچائے اور صحابہ کرامؓ کے اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔

### باب: جمعہ کے دن زینت کرنا

### ۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الزَّيْنَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۰۹۵: حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے روز منبر پر یہ ارشاد فرماتے سنا: تم میں سے کسی ایک پر کیا بوجھ ہوا اگر وہ عام استعمال کے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے دن کیلئے خصوصی دو کپڑے خرید لے؟ (جیسے کوئی کسی بڑے کے دربار میں جائے تو خصوصی کپڑے پہنتا ہے)۔

۱۰۹۵: حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَرِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ (مَا عَلَى أَحَدِكُمْ لَوْ اشْتَرَى ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبٍ مِهْنَتِهِ).

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْخٌ لَنَا عَنْ

عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ.

۱۰۹۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جمعہ کے روز لوگوں کو خطبہ دیا تو لوگوں کو پوچھتے ہوئے دیکھا اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک پر کیا بوجھ ہوا اگر وہ عام استعمال کے کپڑوں کے علاوہ بشرط وسعت جمعہ کے لئے دو خصوصی کپڑے تیار کروائے۔

۱۰۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عُمَرُ وَابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَى عَلَيْهِمْ ثِيَابَ الْبِمَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا عَلَى أَحَدِكُمْ أَنْ يَجِدَ سَعَةً أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِجُمُعَتِهِ سِوَى ثَوْبِي مِهْنَتِهِ.

۱۰۹۷: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو جمعہ کے روز خوب اچھی طرح غسل کرے اور اچھی طرح اپنا بدن پاک کرے اور اپنے کپڑوں میں سے سب سے اچھے کپڑے پہنے اور جو اللہ جل جلالہ نے اسکے گھر والوں کو خوشبو عطا فرمائی ہے وہ لگائے پھر جمعہ کے لئے اور فضول کام یا کلام نہ کرے اور دو آدمیوں کو

۱۰۹۷: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ وَحَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاحْسَنَ غُسْلَهُ وَنَظَّهَرَ فَاحْسَنَ طَهْوَرَهُ وَلَبَسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ



ما کتب اللہ لہ من طیب اہلہ ثم اتی الجمعة ولم یلغ ولم یفرق بین اثنتین غفر لہ ما بینہ و بین الجمعة الاخری۔

جدا نہ کرے (یعنی دو آدمی مل کر بیٹھے ہوں ان کے درمیان گھس کر نہ بیٹھے) اس کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۰۹۸: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ غَرَابٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ غَبِيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ هَذَا يَوْمٌ عِيدٌ جَعَلَهُ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ فَمَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ وَإِنْ كَانَ طَيِّبٌ فَلْيَمْسِ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَاكِ۔

۱۰۹۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ عید کا دن ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمایا۔ سو! جو جمعہ کے لئے آنا چاہے تو غسل کر لے اور اگر خوشبو میسر ہو تو لگا لے اور تم پر مسواک (بھی) لازم ہے۔

☆ خلاصۃ السباب ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن کا بہت اکرام کرنا چاہیے۔ احترام جمعہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ صاف ستھرے دھلے ہوئے کپڑے پہنے خوشبو لگائے۔ مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے اور ملائکہ جیسی نورانی مخلوق حاضر ہوتی ہے اور دربار الہی میں حاضری ہوتی ہے اسی واسطے محسن انسانیت ﷺ نے یہ اعلیٰ و ارفع تعلیم فرمائی ہے۔

### باب: جمعہ کا وقت

### ۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

۱۰۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

۱۰۹۹: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمارا دوپہر کا کھانا اور قیلولہ جمعہ کے بعد ہوتا تھا۔

۱۱۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَلَا نَرَى لِلْجِبْطَانِ قِيَانَسْتَظِلُّ بِهِ۔

۱۱۰۰: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھ کر واپس آتے تو دیواروں کا سایہ اتنا بھی نہ ہوتا کہ ہم اس میں بیٹھ یا چل سکیں۔

۱۱۰۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُوَدَّنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يُؤَدِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ الْفَيْ مِثْلَ الشَّرَاكِ۔

۱۱۰۱: حضرت سعد مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جمعہ کی اذان اس وقت دیتے جب سایہ تسے کے برابر ہو جاتا۔

۱۱۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا الْمُغْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَجْمَعُ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَقِيلُ۔

۱۱۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ پڑھ کر واپس آتے پھر قیلولہ کرتے۔

**خلاصۃ الباب ۱۰۷:** جمہور علماء کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زوال شمس کے متصل بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز پڑھ لیتے تھے۔ چنانچہ جمہور کے نزدیک جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا ہے۔ البتہ امام احمد اور بعض اہل ظواہر کے نزدیک جمعہ زوال شمس سے پہلے پڑھنا بھی جائز ہے۔ ان کے استدلال میں حضرت سہل بن سعدیؓ کی مشہور روایت ہے اور عبد اللہ بن سیدان سلمیٰ کی روایت ہے۔ جمہور ان میں تاویل کرتے ہیں۔

## ۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

## باب: جمعہ کے دن خطبہ

۱۱۰۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان (چند ساعت کے لیے) بیٹھتے بھی تھے۔ بشر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔

۱۱۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ أَبُو سَلَمَةَ ثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا جَلْسَةً زَادَ بَشَرٌ وَ هُوَ قَائِمٌ.

۱۱۰۴: حضرت عمرو بن حرث رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کر کے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھ کر منبر پر خطبہ دیتے دیکھا۔

۱۱۰۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُسَاوِرِ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُمَرَ وَ ابْنِ خُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

۱۱۰۵: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے البتہ (دو خطبوں کے) درمیان میں ایک بار بیٹھتے۔

۱۱۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخْطُبُ قَائِمًا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْعُدُ قَعْدَةً ثُمَّ يَقُومُ.

۱۱۰۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے کچھ آیات پڑھتے اللہ کا ذکر کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ اور نماز دونوں معتدل ہوتے تھے۔

۱۱۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْرَأُ آيَاتٍ وَيَذْكُرُ اللَّهَ وَ كَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَ صَلَاتُهُ قَصْدًا.

۱۱۰۷: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ میں خطبہ دیتے تو کمان پر ٹیک لگاتے اور جب جمعہ میں خطبہ دیتے تو لاٹھی پر ٹیک لگاتے۔

۱۱۰۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا خُطِبَ فِي الْحَرْبِ خُطِبَ عَلَى قَوْسٍ وَ إِذَا خُطِبَ فِي الْجُمُعَةِ خُطِبَ عَلَى عَصَا.

۱۱۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي غَنْبِيَّةٍ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سُئِلَ  
أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا أَوْ قَاعِدًا قَالَ أَوْ مَا تَقْرَأُ وَ  
تَرَكُوكَ قَائِمًا.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ غَرِيبٌ لَا يُحَدِّثُ بِهِ إِلَّا ابْنُ  
أَبِي شَيْبَةَ وَحْدَهُ.

۱۱۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ثَنَا ابْنُ  
لَهْيَعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ سَلَّمَ.

۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأِسْتِمَاعِ لِلْخُطْبَةِ

وَلَا نَصَابَ لَهَا

۱۱۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ سَوَّارٍ عَنِ  
ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ  
أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ.

۱۱۱۱: حَدَّثَنَا مُخْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَوَرْدِيُّ عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
تَبَارَكَ وَهُوَ قَائِمٌ فَذَكَرْنَا بِأَيَّامِ اللَّهِ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَوْ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَغْمِزُ فِي فَقَالَ  
مَتَى أُنْزِلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهَا إِلَّا الْآنَ  
فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ اسْكُتْ فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ سَأَلْتُكَ مَتَى  
أُنْزِلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ فَلَمْ تُخْبِرْنِي فَقَالَ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ لَيْسَ لَكَ مِنْ صَلَاتِكَ الْيَوْمَ إِلَّا مَا لَغَوْتَ  
فَذَهَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ

۱۱۰۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا  
گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ کھڑے ہو کر  
ارشاد فرماتے تھے یا بیٹھ کر؟ فرمایا: تم نے یہ آیت نہیں  
پڑھی: ﴿وَتَرَكَوكَ قَائِمًا﴾ ”اور وہ تجھے کھڑا چھوڑ  
گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر ارشاد  
فرماتے تھے۔“

۱۱۰۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر چڑھتے تو  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے۔

پاؤ: خطبہ توجہ سے سننا اور خطبہ کے

وقت خاموش رہنا

۱۱۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کے روز امام  
خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے ساتھی سے کہو کہ ”خاموش ہو  
جاؤ“ تو تم نے لغو کلام کیا۔

۱۱۱۱: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے جمعہ  
کے روز کھڑے ہو کر (خطبہ میں) سورہ ”تبارک“ پڑھی  
پھر ہمیں تذکیر بایام اللہ فرمائی (گزشتہ قوموں کی جزا و  
سزا کا ذکر کر کے عبرت دلائی) اس وقت ابوالدرداءؓ یا  
ابو ذرؓ میں سے کسی ایک نے مجھے ہاتھ لگا کر پوچھا: یہ  
سورت کب نازل ہوئی؟ میں تو ابھی سن رہا ہوں۔ تو  
حضرت ابیؓ نے اشارہ سے ان کو خاموش رہنے کو کہا جب  
نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ابوالدرداءؓ یا ابو ذرؓ  
رضی اللہ عنہما (میں سے جس نے سوال کیا تھا) کہا: میں نے  
آپ سے پوچھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی؟ تو آپ  
نے مجھے بتایا نہیں۔ حضرت ابیؓ نے کہا تمہیں آج کی اس

لہ وَاخْبَرَهُ بِالَّذِي قَالَ اَبِي رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اَبِي رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

نماز میں سے یہی لغو بات حصہ میں آئی۔ تو وہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابوذرؓ کی بات آپ کے سامنے رکھی۔ رسول اللہ نے فرمایا: اُبیؓ نے سچ کہا۔

۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ لِامَامٍ يَخْطُبُ

باب: جو مسجد میں اس وقت داخل ہو جب امام خطبہ دے رہا ہو؟

۱۱۱۲: حَدَّثَنَا هِشْمُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرًا وَ اَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلَ سُلَيْكُ الْعَطْفَانِيُّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: اَصَلَّيْتُ. قَالَ لَا قَالَ: فَصَلَّ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۱۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سلک عطفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: تم نے نماز پڑھی؟ سلک نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: تو دو رکعتیں پڑھ لو۔

۱۱۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: اَصَلَّيْتُ. قَالَ لَا قَالَ فَصَلَّ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۱۳: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ تم نے نماز پڑھی۔ عرض کیا نہیں۔ فرمایا: تو دو رکعتیں پڑھ لو۔

۱۱۱۴: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُلَيْكُ الْعَطْفَانِيُّ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: اَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تَجِيْ قَالَ لَا قَالَ: فَصَلَّ رَكْعَتَيْنِ وَ تَجَوَّزْ فِيهِمَا۔

۱۱۱۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلک عطفانی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ تم نے آنے سے قبل دو رکعتیں پڑھیں؟ آپ نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا مختصری دو رکعتیں پڑھ لو۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث کی بناء پر شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ کے دوران آنے والا خطبہ کے دوران ہی تحیۃ المسجد پڑھ لے تو یہ مستحب ہے۔ اس کے برخلاف امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور فقہاء کوفہ یہ کہتے ہیں کہ خطبہ جمعہ کے دوران کسی قسم کا کلام یا نماز جائز نہیں۔ جمہور صحابہؓ و تابعینؓ کا یہی مسلک ہے۔

☆ آیت قرآنی (۱): ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ اس کے بارے میں بحث پیچھے گزر چکی ہے کہ خطبہ جمعہ بھی اس حکم میں شامل ہے بلکہ شافعیہ تو اس آیت کو صرف خطبہ جمعہ ہی کے ساتھ مخصوص مانتے ہیں۔ البتہ ہم نے یہ بات ثابت کی تھی کہ یہ آیت صرف خطبہ جمعہ پر مستطب کرنا درست نہیں۔

(۲) حدیث باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَرْضِيَتْ فَقُلْنَا)) اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران امر بالمعروف سے بھی منع فرمایا ہے حالانکہ امر بالمعروف فرض ہے اور تحیۃ المسجد مستحب ہے۔ لہذا تحیۃ المسجد بطریق اولیٰ ممنوع ہوگی۔

(۳) مسند احمد میں حضرت نبیشہ ہذلی کی روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں صراحتاً بتا دیا گیا ہے کہ نماز اسی وقت شروع ہے جبکہ امام خطبہ کے لیے نکلا ہو اور اگر امام نکل چکا ہو تو خاموش بیٹھنا چاہیے۔

(۴) معجم طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے: قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَا صَلَوةَ وَلَا كَلَامَ حَتَّى يَفْرَغَ الْإِمَامُ۔ اس حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن متصل قرائن اس کے مؤید ہیں۔ اول تو اس بناء پر کہ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اپنا مسلک اسی کے مطابق مروی ہے۔ دوسرے اس لیے کہ علامہ نووی کے اعتراف کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مسلک بھی یہی تھا کہ وہ امام کے نکلنے کے بعد نماز یا کلام کو جائز نہیں سمجھتے تھے اور یہی مسلک بعض دوسرے صحابہؓ اور تابعینؓ سے بھی مروی ہے اور یہ اصول کئی مرتبہ گزر چکا ہے کہ حدیث ضعیف اگر مؤید بالتعامل ہو تو قابل استدلال ہوتی ہے۔

(۵) حدیث باب کے واقعہ کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں یہ ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران آنے والے کسی شخص کو نماز پڑھنے کے لیے کہا ہو۔ مثلاً استقاء کی حدیث میں جو اعرابی قحط کی شکایت لے کر آئے تھے پھر ایک ہفتہ کے بعد دوبارہ سیلاب کی شکایت لے کر آئے وہ دونوں واقعات میں خطبہ کے دوران پہنچے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز کا حکم نہیں دیا۔ نیز ایک شخص خطبہ کے دوران گرونیں پھلانگ کر چلا آ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ((اجلس فقد اذیت)) نیز ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا واقعہ ہے۔ یہاں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز کا حکم نہیں دیا۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیر سے آنے اور غسل نہ کرنے پر تنبیہ فرمائی لیکن نماز کا حکم نہیں دیا۔ یہ تمام واقعات اس پر دلالت کرتے ہیں کہ خطبہ کے دوران نماز کا حکم نہیں تھا۔

۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَخْطِئِ النَّاسِ

پاپ: جمعہ کے روز لوگوں کو پھلانگنے

کی ممانعت

يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۱۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَتَخَطَّى النَّاسَ فَقَالَ

۱۱۱۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز ایک صاحب اس وقت مسجد میں آئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور لوگوں کو پھلانگنا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إَجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ وَ  
آثَيْتَ. وہیں بیٹھ جاؤ تم نے لوگوں کو ایذا پہنچائی ہے اور آنے  
میں (بھی) تاخیر کی۔

۱۱۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زُبَّانِ  
بْنِ قَابِدٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ مُعَاذٍ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
إِتَّخَذَ جَنْزًا إِلَى جَهَنَّمَ. ۱۱۱۶: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے  
جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پھاندیں اُس نے جہنم تک  
ایک پل بنالیا۔

☆ خلاصۃ الباب من تخطى رقاب الناس يوم الجمعة إتخذ جنزا إلى جهنم - تخطى رقاب (یعنی گردنوں کو  
پھلانگ پھلانگ کر چلنا) کے مکروہ ہونے پر جمہور کا اتفاق ہے۔ پھر بعض نے اس کو مکروہ تحریمی قرار دیا ہے اور بعض نے  
تزیہی۔ قول اول راجح ہے البتہ امام کے لیے تخطی کی گنجائش ہے۔ پھر تخطی رقاب سے متعلقہ حدیث باب اگرچہ ضعیف ہے  
لیکن چونکہ تخطی کی ترہیب میں اور اس سے احتراز کی ترغیب میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں اس لیے اس روایت کو بھی  
ایک درجہ میں قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

باب: امام کے منبر سے اترنے کے

بعد کلام کرنا

۱۱۱۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز منبر سے اتر کر  
ضرورت کی بات کر لیا کرتے تھے۔

باب: جمعۃ المبارک کی نماز

میں قرأت

۱۱۱۸: حضرت عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت ہے کہ  
مروان نے حضرت ابو ہریرہؓ کو مدینہ میں اپنا قائم مقام  
بنایا اور مکہ کی طرف چلا گیا تو حضرت ابو ہریرہؓ نے ہمیں  
جمعہ کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ اور  
دوسری میں سورۃ منافقون کی قرأت فرمائی۔ عبید اللہ  
کہتے ہیں میں نماز سے فارغ ہو کر حضرت ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا کہ آپ نے وہی سورتیں  
پڑھیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھا کرتے

۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُولِ

الْإِمَامِ عَنِ الْمَنْبَرِ

۱۱۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ  
حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ  
يُكَلِّمُ فِي الْحَاجَةِ إِذَا نَزَلَ عَنِ الْمَنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ

۱۱۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ  
إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ  
اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى  
الْمَدِينَةِ فَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي السُّجْدَةِ الْأُولَى وَفِي الْآخِرَةِ  
إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ.

فَالْعَبِيدُ اللَّهُ فَأَذْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ جِئْتُ أَنْصُرَكَ  
فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ بِهِمَا

بِالْكَوْفَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا.

تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی سورتیں پڑھتے سنا۔

۱۱۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ أَنبَأَنَا ضَمْرَةَ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَخْبَرْنَا بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهَا «هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ».....

۱۱۱۹: حضرت ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز سورہ جمعہ کے ساتھ کون سی سورت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم «هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ» پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۲۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَتَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَنَانٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ أَبِي عَيْنَةَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِ «سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى» وَ «هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ».

۱۱۲۰: حضرت ابو عبدہ خولانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں «سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى» اور «هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ» پڑھا کرتے تھے۔

۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

۹۱: جس شخص کو (امام کے ساتھ) جمعہ کی ایک رکعت ہی ملے

۱۱۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى.

۱۱۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو جمعہ کی ایک رکعت ہی (امام کے ساتھ) ملے تو وہ دوسری (بعد میں) اس کے ساتھ ملا لے۔

۱۱۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَذْرَكَ.

۱۱۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو نماز کی (صرف) ایک رکعت ملی تو اس کو بھی (گویا کہ) وہ نماز مل گئی۔

۱۱۲۳: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْجَمَّاسِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ أَوْ غَيْرِهَا فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ.

۱۱۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو جمعہ یا کسی اور نماز کی ایک رکعت بھی مل گئی تو وہ اس کو وہ نماز مل گئی۔

خلاصۃ الباب ☆ ائمہ ثلاثہ اور امام محمد کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جمعہ کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد شریک ہو تو اس پر نماز ظہر واجب ہے۔ جبکہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک اگر قعدہ اخیرہ میں سلام سے پہلے پہلے

شریک ہو گیا تو وہ دوسری رکعات بطور جمعہ پڑھے گا۔ ائمہ ثلاثہ حدیث باب کے مفہوم مخالف سے استدلال کرتے ہیں (یعنی جس کو ایک رکعت بھی نہیں ملی اس کو گویا نماز ہی نہیں ملی) اور نسائی کی روایت میں یہاں جمعہ کی تصریح بھی موجود ہے۔ شیخین کا استدلال حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک دوسری حدیث مرفوعہ سے ہے جس میں ارشاد ہے: اِذَا اتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا مَا فَاتَكُمْ فَاتَمُوا۔ اس میں جمعہ اور غیر جمعہ کی کوئی تفصیل نہیں۔ پھر جہاں تک حدیث باب سے استدلال کا تعلق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ استدلال مفہوم مخالف سے ہے اور مفہوم مخالف ہمارے نزدیک حجت نہیں۔

## ۹۲: بَابُ مَا جَاءَ مِنْ اَيِّنْ تَوَيَّ الْجُمُعَةُ

۱۱۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْثَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ قِبَاءٍ كَانُوا يُجْمَعُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے لئے کتنی دُور سے آنا چاہئے

۱۱۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں قباء کے لوگ جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہاں دو مسئلے بحث طلب ہیں: پہلا مسئلہ یہ ہے کہ جو لوگ بستی یا شہر سے دُور رہتے ہوں ان کو کتنی دُور سے نماز جمعہ کی شرکت کے لیے آنا واجب ہے۔ امام شافعیؒ کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ جو شخص شہر سے اتنی دُور رہتا ہو کہ شہر میں نماز جمعہ کے لیے اگر رات سے پہلے اپنے گھر واپس پہنچ سکے اُس پر واجب ہے کہ وہ جمعہ میں شرکت کرے بطور جو اس سے زیادہ دُور رہتا ہو اس پر جمعہ کی شرکت واجب نہیں۔ بعض حضرات حنفیہ کا مسلک بھی یہی ہے چنانچہ امام ابو یوسفؒ کا ایک قول اسی کے مطابق ہے۔ ان حضرات کا استدلال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت مرفوعہ فی الباب سے ہے: الجمعة على من اراده الليل الى اهله لیکن امام احمد وغیرہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس بارے میں ان کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ اس شخص پر واجب ہے جس کو اذان جمعہ سنائی دیتی ہو یعنی جو شخص شہر سے اتنی دُور ہو کہ اسے اذان کی آواز نہ آتی ہو تو اس پر جمعہ واجب نہیں۔ امام ترمذیؒ امام شافعیؒ اور ابن العربیؒ رحمہم اللہ نے امام مالکؒ کا مسلک بھی یہی نقل کیا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو شہر میں رہتا ہو یا شہر کی فناء میں فناء سے باہر رہنے والوں پر جمعہ کی شرکت واجب نہیں اور فناء کی کوئی حد مقرر نہیں بلکہ شہر کی ضروریات جہاں تک بھی پوری ہوتی ہوں وہاں تک کا علاقہ شہر میں داخل ہے۔ اس باب میں امام ترمذیؒ کا مقصد اسی مسئلہ کو بیان کرنا تھا۔

## ۹۳: بَابُ فِيمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عَذْرِ

۱۱۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اَدْرِيسَ وَيزيدُ بْنُ هَارُونَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ قَالُوا اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي غُبَيْدَةُ بْنُ سَفْيَانَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ اَبِي الْجَعْفَرِ الصَّمْبَرِيِّ وَكَانَ لَهُ صُبْحَةٌ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ

باب: جو بلا عذر جمعہ چھوڑ دے

۱۱۲۵: حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو شرف صحابیت حاصل ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تین بار جمعہ کی نماز ہلکا اور غیر اہم سمجھ کر چھوڑ دے گا۔ اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ (یعنی محض لا پرواہی کا ثبوت دے کوئی شرعی



قباحت نہ ہو۔

مرأت تهاوتنا بها طبع علی قلبہ۔

۱۱۲۶: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو (کسی شرعی) مجبوری کے بغیر (لگاتار) تین جمعے چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر ثبت کر دیتے ہیں۔

۱۱۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو غَامِرٍ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ أُسَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غَيْرِ ضُرُورَةٍ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ.

۱۱۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی نے فرمایا: غور سے سنو ہو سکتا ہے تم میں سے کوئی بکریوں کا ایک گلہ ایک یا دو میل کے فاصلہ پر رکھے۔ اس کو وہاں گھاس مشکل سے ملے تو وہ دور چلا جائے پھر جمعہ آئے اور وہ شریک نہ ہو۔ پھر دوسرا جمعہ آئے وہ اس میں بھی شریک نہ ہو۔ پھر تیسرا جمعہ آئے اور وہ اس میں بھی شریک نہ ہو تو اسکے دلی پر مہر لگا دی جائے گی۔

۱۱۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مَعْبُدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا ابْنُ عُجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا هَلْ عَسَى أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَّخِذَ الصُّبَّةَ مِنَ الْغَنَمِ عَلَى رَأْسِ مِيلٍ أَوْ مِيلَيْنِ فَيَتَغَذَّرَ عَلَيْهِ الْكَلَاءُ فَيَرْتَفِعَ ثُمَّ تَجِيَّ الْجُمُعَةُ فَلَا يَجِيَّ وَلَا يَشْهَدُهَا وَتَجِيَّ الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا وَتَجِيَّ الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا وَحَتَّى يُطْبَعَ عَلَى قَلْبِهِ.

۱۱۲۸: حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قصد اجماع ترک کر دے تو ایک اشرفی صدقہ کرے اگر یہ نہ ہو سکے تو آدمی اشرفی صدقہ کر دے (شاید اس سے گناہ میں کچھ تخفیف ہو جائے)

۱۱۲۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَيُصَفِّ دِينَارًا.

### باب: جمعہ سے پہلے کی سنتیں

### ۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ

۱۱۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سے قبل چار رکعت ایک سلام سے پڑھتے تھے۔

۱۱۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مُبَشَّرِ بْنِ عُثَيْدٍ عَنْ خُجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ عَنْ عَطِيَّةِ الْعُرَفِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْكُعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا لَا يَفْصِلُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ.

☆ خلاصہ الباب جمعہ کی پہلی سنتوں اور بعد کی سنتوں کے بارے میں کلام ہے۔ حنفیہ کے نزدیک جمعہ کی پہلی سنتیں چار ہیں اور اکثر ائمہ اسی کے قائل ہیں۔ البتہ شافعیہ کے نزدیک جمعہ سے پہلے دو رکعتیں مسنون ہیں جس طرح ظہر سے پہلے دو سنتوں کے قائل ہیں۔ حنفیہ کی دلیل حدیث باب ہے۔ یہ حدیث سنداً اگرچہ ضعیف ہے لیکن آثار صحابہؓ اس کی تائید کرتے ہیں۔ چنانچہ ترمذی میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ وہ جمعہ سے قبل چار رکعت اور بعد میں چار رکعت پڑھتے تھے۔ نیز امام طحاوی نے باب التطوع باللیل والنہار کیف ہو میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ

کے بارے میں فرمایا ہے: انہ کان یصلی قبل الجمعة اربعاً و یفصل بینہن بسلام کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے قبل چار رکعت ادا کرتے تھے ایک سلام سے۔ اس روایت کے بارے میں علامہ نیوئی فرماتے ہیں: رواہ الطحاوی و اسنادہ صحیح۔ اس کے علاوہ مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی سنن قبلہ کا ثبوت ملتا ہے۔ بہر حال ان روایات و آثار کے مجموعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کی مؤکدہ سنتیں بے اصل نہیں بلکہ ان کے دلائل موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ظہر پر قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں مسنون ہیں۔

## ۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۱۱۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

۱۱۳۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب جمعہ کی نماز پڑھ کر آتے تو گھر میں دو رکعتیں پڑھتے پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۱۱۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ.

۱۱۳۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو سنتیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو السَّائِبِ سَلَّمَ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا.

۱۱۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعت پڑھو۔

☆ خلاصۃ الباب جمعہ کے بعد کی سنتوں کے بارے میں یہ اختلاف ہے کہ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک جمعہ کے بعد صرف دو رکعتیں مسنون ہیں۔ ان حضرات کا استدلال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث باب ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چار رکعتیں مسنون ہیں ان کی دلیل اسی باب ۹۵ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث صحیح ہے۔ نیز ان کا استدلال حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل سے ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک جمعہ کی چھ رکعتیں مسنون ہیں۔ ان کا استدلال حضرت عطاء کی روایت ہے جو ترمذی میں ہے کہ عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے بعد دو رکعتیں اور چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ نیز امام ترمذیؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ: انہ امران یصلی بعد الجمعة رکعتین ثم اربعاً۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حکم فرماتے تھے چھ رکعتیں پڑھنے کا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ قول جامع ہے اس کو اختیار کرنے سے جمعہ کے بعد چار رکعات اور دو رکعات والی تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے۔ پھر ان چھ رکعات کی ترتیب میں مشائخ کا اختلاف رہا ہے۔ بعض مشائخ حنفیہ پہلے چار رکعات اور پھر دو رکعات پڑھنے کے قائل ہیں اور بعض اس کے برعکس صورت کو افضل قرار دیتے

ہیں۔ یعنی پہلے دو رکعتیں پھر چار رکعتیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے آخری قول کو ترجیح دی ہے کیونکہ یہ حضرت علی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کے آثار سے مؤید ہیں۔

## ۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَلْقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

### قَبْلَ الصَّلَاةِ وَالْإِحْتِبَاءِ

### وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

بَاب: جمعہ کے روز نماز سے قبل حلقہ بنا کر

بیٹھنا اور جب امام خطبہ دے رہا ہو تو گوٹ

مار کر بیٹھنا منع ہے

۱۱۳۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز نماز سے قبل مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۱۱۳۴: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا۔ جمعہ کے دن گوٹ مار کر بیٹھنے سے (یعنی سرین پر دونوں پاؤں کھڑے کر کے) جس وقت امام خطبہ دے رہا ہو۔

۱۱۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قُتَيْبَةُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُحْلَقَ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ قُتَيْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْإِحْتِبَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَعْنِي وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ.

**خلاصۃ الباب** ☆ یعنی حلقہ باندھنے سے شاید اس لیے منع کیا ہے کہ لوگ مسجد میں دنیاوی باتیں کریں گے جو اعمال صالحہ کے لیے بہت نقصان دہ ہے اور گوٹھ مار کر بیٹھنے سے نیند کا خطرہ ہے شاید اسی لیے منع فرمایا تاکہ خطبہ بہت توجہ سے سنا جا سکے۔

## ۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

### بَاب: جمعہ کے روز اذان

۱۱۳۵: حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کا ایک ہی مؤذن تھا۔ جب آپؐ باہر آتے (خطبہ کے لئے) تو اذان دے دیتا اور جب منبر سے اترتے تو اقامت کہہ دیتا اور ابو بکرؓ و عمرؓ کے دور میں بھی ایسا ہی رہا پھر جب عثمانؓ کا دور آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے تو آپؐ نے بازار میں ایک گھر پر جس کو زوراء کہا جاتا ہے ایک اور اذان کا اضافہ فرمایا۔ جب آپؐ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ کے لئے آتے تو (دوسری) اذان دی جاتی اور جب منبر سے اترتے تو اقامت ہوتی۔

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قُتَيْبَةُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قُتَيْبَةُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ إِذَا خَرَجَ أَذَّنَ وَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النَّبَاءَ الثَّالِثَ عَلَى ذَاكَ فِي السُّوقِ يُقَالُ لَهَا الزُّورَاءُ فَإِذَا خَرَجَ أَذَّنَ وَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ.

**خلاصۃ الباب** ☆ نداء ثالث سے مراد اذان خطبہ سے پہلے والی اذان مراد ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ یہ اذان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھی۔ پھر اس کی ابتداء حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کی تھی لیکن حافظ نے اس روایت کو منقطع قرار دیا ہے لیکن بیشتر روایات اس کی تائید کرتی ہیں کہ اس کا آغاز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو بدعت نہیں کہا جاسکتا اس لیے کہ یہ خلیفہ راشد کا اجتہاد ہے جسے اجماع صحابہ سے تقویت حاصل ہوئی۔ علامہ شاطبی نے فرمایا کہ خلفاء راشدین کا کوئی عمل بدعت نہیں ہو سکتا خواہ کتاب و سنت میں اس عمل کے بارے میں کوئی نقص موجود نہ ہو۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء راشدین کی سنت کو بھی واجب الاتباع قرار دیا ہے۔

**باب: جب امام خطبہ دے تو اس کی طرف منہ کرنا**

**۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ وَهُوَ يَخْطُبُ**

۱۱۳۶: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر کھڑے ہوتے تو تمام صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کر لیتے۔ (یعنی متوجہ ہو جاتے)۔

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي بَنِي تَغْلِبَ عَنْ عِدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ عَلَى الْمَنبَرِ اسْتَقْبَلَهُ أَصْحَابُهُ بِوُجُوهِهِمْ

**باب: جمعہ کے دن قبولیت دعا کی گھڑی (ساعت)**

**۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجَى فِي الْجُمُعَةِ**

۱۱۳۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں جو مسلمان بھی کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اللہ سے خیر مانگے تو اللہ اس کو ضرور عطا فرمادیتے ہیں اور ہاتھ سے اس گھڑی کے تھوڑا ہونے کا اشارہ فرمایا۔

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَبُو بَنِي سَفِيَّانٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَفَّقُ فِيهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أُعْطِيَ. وَقَلَّلِيَا بِيَدِهِ

۱۱۳۸: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرے اسے وہ چیز دے دی جاتی ہے۔ پوچھا گیا وہ کون سی گھڑی ہے؟ فرمایا: نماز کے لئے اقامت سے نماز سے فراغت تک۔

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَنْدَسٌ عَنْ مُحَمَّدٍ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَوْفِ السَّرْسِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ مِنَ النَّهَارِ لَا يُسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أُعْطِيَ سُؤْلُهُ. قِيلَ أَيُّ سَاعَةٍ قَالَ: حِينَ تُقَامُ الصَّلَاةُ إِلَى الْإِنْصِرَافِ مِنْهَا.

۱۱۳۹: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک بار رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ میں نے عرض کیا ہمیں اللہ کی کتاب میں یہ ملا کہ جمعہ کے روز ایک ساعت ایسی ہے جس میں جو بھی ایمان والا بندہ نماز پڑھا رہا ہو اور اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کو مانگ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی وہ حاجت پوری فرما دیتے ہیں۔ عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اشارہ سے کہا یا ساعت سے کم۔ میں نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا کہ یا ساعت سے کم پھر میں نے کہا وہ کون سی ساعت ہے؟ فرمایا: دن کی آخری ساعت۔ میں نے کہا وہ نماز کا وقت تو نہیں۔ فرمایا: ایمان والا بندہ جب نماز پڑھ کر اگلی نماز کے انتظار میں بیٹھا ہو تو وہ نماز ہی میں ہے۔

۱۱۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا أَبُو قُذَيْبٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قُلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ إِنَّا لَنَجِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يُصَلِّيُ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا قَضَىٰ لَهُ حَاجَتَهُ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَأَشَارَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعْضُ سَاعَةٍ فَقُلْتُ صَدَقْتَ أَوْ بَعْضُ سَاعَةٍ فَقُلْتُ أَيْ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ: هِيَ آخِرُ سَاعَاتِ النَّهَارِ. فَقُلْتُ إِنَّهَا لَيْسَتْ سَاعَةً صَلَاةٍ قَالَ: بَلَىٰ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا صَلَّى ثُمَّ جَلَسَ لَا يَجْلِسُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ.

خلاصۃ الباب ☆ حدیث باب سے ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ کے وقت تمام قوم کو امام کی طرف منہ کر کے بیٹھنا افضل ہے۔ حضرت گنگوہی فرماتے ہیں کہ استقبال سے مراد میں امام کی طرف منہ کرنا مراد نہیں بلکہ جس جہت کی طرف امام ہے اُدھر منہ کرے۔

### باب: سنتوں کی

#### بارہ رکعات

۱۱۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سنت کی بارہ رکعات پر مداومت اختیار کرے گا اس کے لئے جنت میں ایک خصوصی گھر بنایا جائے گا۔ چار رکعت ظہر سے قبل، دو رکعت بعد الظہر، دو رکعت بعد المغرب، دو رکعت بعد العشاء اور دو رکعت قبل از فجر۔

۱۱۴۱: حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتی ہیں کہ جس نے دن رات میں بارہ رکعات

### ۱۰۰: باب ما جاء في ثنتي عشرة

#### ركعة من السنة

۱۱۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ثَابَرَ عَلَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ لَبِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۱۱۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ زَافِعٍ عَنْ غُبَسَةَ بِنِ ابْنِ سَفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بَنَى عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ. (سنت) ادا کیں اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

۱۱۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ بَنَى عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ (أَطْنَةُ قَالَ) قَبْلَ الْعَصْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ (أَطْنَةُ قَالَ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ.

۱۱۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دن میں بارہ رکعت ادا کیں اس کے لئے جنت میں گھر تیار کیا جائے گا دو رکعت قبل از فجر اور دو رکعت قبل از ظہر اور دو رکعت بعد از ظہر اور مجھے گمان ہے کہ دو رکعت قبل از عصر بھی فرمائیں اور دو رکعت بعد از مغرب اور میرا گمان ہے کہ فرمایا اور دو رکعت بعد از عشاء۔

### باب: فجر سے پہلے دو رکعت

۱۱۳۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

۱۱۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فجر کی روشنی دکھائی دیتی تو دو رکعت پڑھتے۔

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ فَإِنَّ الْأَذَانَ بِأَذْنِهِ.

۱۱۳۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ فجر سے قبل دو رکعت ایسے ادا فرماتے کہ گویا تکبیر آپ کے کانوں میں ہے۔ (یعنی جیسے تکبیر ہو رہی ہو تو آدمی سنت مختصری ادا کرتا ہے۔ ایسے ہی رسول اللہؐ فجر کی سنتیں مختصر ادا فرماتے)۔

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا الْأَنْبَاءُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا نُودِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۱۳۵: ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ جب نماز فجر کے لئے اذان دی جاتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختصری دو رکعتیں نماز سے قبل پڑھتے۔

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَوَضَّأَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۱۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو دو رکعتیں پڑھ کر نماز کے لئے نکلتے۔

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْخَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

۱۱۳۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اقامت کے قریب دو رکعتیں

ﷺ یُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ.

پڑھتے تھے۔

۱۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ

بَابُ: فجر کی سنتوں میں کوئی

قَبْلَ الْفَجْرِ

سورتیں پڑھے؟

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَ  
يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ  
عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا  
الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

۱۱۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی سنتوں میں  
﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾  
پڑھی۔

۱۱۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ  
الْوَاسِطِيُّ قَالَا ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اسْحَقَ عَنْ  
مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَقَّتْ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا فَكَانَ  
يُقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ  
﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

۱۱۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے  
ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ماہ تک  
دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں ﴿قُلْ  
يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾  
پڑھتے رہے۔

۱۱۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ  
ثَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَكَانَ يَقُولُ:  
نَعْمَ السُّورَتَانِ هُمَا يُقْرَأُ بِهِمَا فِي رُكْعَتَيْ الْفَجْرِ ﴿قُلْ هُوَ  
اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾.

۱۱۵۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے قبل دو رکعتیں پڑھا کرتے  
اور فرماتے کیا خوب ہیں یہ دو سورتیں جو فجر کی سنتوں  
میں پڑھی جائیں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يَا  
أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾.

۱۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا

بَابُ: جب تکبیر ہو تو اس وقت اور کوئی نماز

صَلَاةٌ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

نہیں سوائے فرض نماز کے

۱۱۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا زُهْرُ بْنُ الْقَاسِمِ ح  
وَحَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَا ثَنَا  
زَكَرِيَّا بْنُ اسْحَقَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أُقِيمَتِ

۱۱۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تکبیر ہو جائے  
تو کوئی نماز نہیں سوائے فرض نماز کے۔ دوسری سند میں  
یہی مضمون مروی ہے۔

الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ  
عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۱۱۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ غَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ لَهُ: يَا صَاحِبَ صَلَاتِكَ اغْتَدِثْ؟

۱۱۵۲: حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو نماز فجر سے قبل دو رکعتیں پڑھتے دیکھا اور آپ نماز میں تھے۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ان دو میں سے کون سی نماز کو شمار کرو گے۔

۱۱۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو مُرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَقَدْ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ وَهُوَ يُصَلِّي فَكَلَّمَهُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفَ احْطَنَّا بِهِ نَقُولُ لَهُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: يَوْشَكَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ الْفَجْرَ أَرْبَعًا.

۱۱۵۳: حضرت عبداللہ بن مالک بن عسینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد کے پاس سے گزرے۔ نماز صبح کے لئے اقامت ہو چکی تھی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اس کو کچھ فرمایا ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ کیا فرمایا۔ جب اس نے سلام پھیرا تو ہم نے اس کو گھیر لیا اور اس سے پوچھنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کیا فرمایا؟ کہنے لگا یہ فرمایا کہ قریب ہے کہ تم میں کوئی فجر کی چار رکعت پڑھنے لگے۔

☆ خلاصۃ الباب ظہر عصر مغرب عشاء چاروں نمازوں میں تو یہ حکم اجماعی ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں البتہ فجر کی سنتوں کے بارے میں اختلاف ہے۔ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک فجر میں بھی یہی حکم ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد اس کی سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔ یہ حضرات حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں لیکن حنفیہ اور مالکیہ حدیث باب کے حکم سے فجر کی سنتوں کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک حکم یہ ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد مسجد کے کسی گوشہ میں یا عام جماعت سے ہٹ کر فجر کی سنتیں پڑھ لینا درست ہے۔ بشرطیکہ جماعت کے بالکل فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ حنفیہ اور مالکیہ کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں سنت فجر کی خاص طور پر تاکید کی گئی ہے وہ احادیث اور آثار صحابہ کی اسانید صحیح ہیں۔ جہاں تک حدیث باب کے عموم کا تعلق ہے اس پر خود شافعیہ بھی پوری طرح عمل پیرا نہیں ہیں کیونکہ اگر کوئی شخص جماعت کھڑی ہونے کے بعد اپنے گھر میں سنتیں پڑھ کر چلے تو یہ امام شافعی کے نزدیک جائز ہے حالانکہ حدیث باب کے حکم میں یہ بھی داخل ہے اور اس میں گھر اور مسجد میں کوئی تفریق نہیں۔ دوسری بات یہ بھی کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد فوت شدہ نماز پڑھنا بھی جائز ہے کیونکہ نمازوں کی ترتیب کو ملحوظ رکھنا واجب ہے۔



۱۰۴: بَاب مَا جَاءَ فِيمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ

بَاب: جس کی فجر کی سنتیں فوت ہو جائیں تو

صَلَاةِ الْفَجْرِ مَتَى يَقْضِيَهُمَا

وہ کب ان کی قضاء کرے

۱۱۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ

۱۱۵۴: حضرت قیس بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی صلی

ثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ

اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ نماز فجر کے بعد دو

عُمَرُو قَالَ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَصَلِّيُ بَعْدَ صَلَاةِ

رکعتیں پڑھ رہا ہے۔ تو نبیؐ نے دریافت فرمایا: کیا صبح کی

الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: صَلَاةُ الصُّبْحِ

نماز دو بار پڑھی جا رہی ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے

مَرَّتَيْنِ. فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ

فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں اس لئے اب وہ

الَّتَيْنِ قَبْلَهَا فَصَلَّيْتُهُمَا قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ

پڑھ لیں۔ راوی کہتے ہیں آپؐ اس پر خاموش ہو رہے۔

۱۱۵۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ يَعْقُوبُ بْنُ

۱۱۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حُمَيْدُ بْنُ كَاسِبٍ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ

ایک بار نیند کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فجر کی سنتیں

كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَامَ عَنْ

رہ گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج چڑھنے کے

رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ فَقَضَاهُمَا بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

بعد قضاء فرمائیں۔

خلاصۃ الباب: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر فجر کی سنتیں پہلے نہ پڑھی

ہوں تو فجر کے فرض کے بعد طلوع شمس سے پہلے سنتیں پڑھنا جائز نہیں اس لیے کہ بہت سی احادیث میں آیا ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھیں اُسے چاہیے سورج طلوع

ہونے کے بعد پڑھے۔ یہ حدیث حسن سے کم نہیں۔ جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے تو امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ

حدیث منقطع ہے۔

۱۰۵: بَابُ فِي الْأَرْبَعِ الرَّكْعَاتِ قَبْلَ الظُّهْرِ

بَاب: ظہر سے قبل چار سنتیں

۱۱۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ

۱۱۵۶: حضرت قابوس کہتے ہیں کہ میرے والد نے

عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عَائِشَةُ أُمِّي صَلَاةَ رَسُولِ

حضرت عائشہؓ سے کہلا بھیجا کہ کون سی (سنت) نماز پر نبی

اللَّهِ ﷺ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ أَنْ يُوَاطِبَ عَلَيْهَا قَالَتْ كَانَ

صلی اللہ علیہ وسلم کو بیشکی اور مواظبت پسند تھی۔ فرمایا آپؐ

يُصَلِّي أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ يُطِيلُ فِيهِنَ الْقِيَامَ وَيُحَسِّنُ فِيهِنَ

ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے ان میں طویل قیام کرتے

الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ.

اور خوب اچھی طرح رکوع سجود کرتے۔

۱۱۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ غُبَيْدَةَ بْنِ

۱۱۵۷: حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

مُعْتَبِ الصَّبِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مُنْجَابٍ عَنْ قُرْظَةَ

ہے کہ جب سورج ڈھل جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ قُرَيْعٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا إِذَا ذَلَّتِ الشَّمْسُ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ تَبْسِيمٌ وَقَالَ: إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تَفْتَحُ إِذَا ذَلَّتِ الشَّمْسُ.

ظہر سے پہلے چار رکعت ایک سلام سے پڑھتے اور فرماتے کہ سورج ڈھلنے کے بعد آسمان کے دروازے کھلتے ہیں۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث سے ثابت ہوا کہ ظہر سے پہلے چار رکعت سنت ہیں اور ایک ہی سلام سے ہیں یہی مذہب امام ابوحنیفہؒ کا ہے اور حق بھی یہی ہے کیونکہ دوسری احادیث اور آثار سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

۱۰۶: بَابُ مَنْ فَاتَتْهُ الْأَرْبَعُ

پاب: جس کی ظہر سے پہلے کی سنتیں فوت ہو جائیں

قَبْلَ الظُّهْرِ

۱۱۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى وَزَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالُوا ثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ الْكُوفِيُّ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَاتَتْهُ الْأَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهَا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا قَيْسٌ عَنْ شُعْبَةَ.

۱۱۵۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر سے پہلے چار رکعتیں فوت ہو جاتیں تو فرض کے بعد دو سنتیں پڑھ کر ان چار رکعتوں کو پڑھ لیتے۔

پاب: جس کی ظہر کے بعد دو رکعتیں

فوت ہو جائیں

۱۰۷: بَابُ فِيمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ

بَعْدَ الظُّهْرِ

۱۱۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَدْرِيسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أُرْسِلَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَأَنْطَلَقْتُ مَعَ الرَّسُولِ فَسَأَلَ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا هُوَ يَتَوَضَّأُ فِي بَيْتِي لِلظُّهْرِ وَكَانَ قَدْ بَعَثَ سَاعِيًا وَكَثُرَ عِنْدَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَقَدْ أَهَبَهُ شَأْنُهُمْ إِذَا ضَرَبَ الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَلَسَ يَقْبِصُ مَا جَاءَ بِهِ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى الْغَضِرُ ثُمَّ دَخَلَ مَزَلِي فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: شَعَلْنِي أَمْرُ السَّاعِي إِنْ أَصْلِيَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ.

۱۱۵۹: حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ سیدنا امیر معاویہؓ نے کسی کو حضرت ام سلمہؓ کے پاس بھیجا میں بھی اس کے ساتھ چل دیا۔ اس نے حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا ایک بار رسول اللہ میرے گھر میں ظہر کیلئے وضو کر رہے تھے اور آپؐ نے صدقات (زکوٰۃ و عشر) وصول کرنے کیلئے عامل کو بھیجا تھا اور آپؐ کے پاس مہاجرین بہت ہو گئے (جو بالکل محتاج تھے) اور انکی حالت سے آپؐ کو فکر ہو رہی تھی کہ دروازہ پر دستک ہوئی نبیؐ باہر نکلے۔ نماز ظہر پڑھائی پھر جو مال وہ صدق وصول کرنے والا لایا تھا مستحقین میں تقسیم کرنے کیلئے بیٹھ گئے۔ ام سلمہؓ فرماتی ہیں عصر تک اسی میں مشغول رہے پھر میرے گھر تشریف لائے

اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر فرمایا: صدقات لانے والے کے کام نے ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے روک رکھا (یعنی ڈھول ہو گیا) اس لئے میں نے عصر کے بعد وہ پڑھ لیں۔

**خلاصۃ الباب** ☆ عصر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں روایات متعارض ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں صرف ایک بار پڑھیں۔ معجم طبرانی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور مسند احمد میں حضرت ام سلمہ ہی کی روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز صرف ایک بار پڑھی۔ طحاوی میں بھی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہی البتہ بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت ہے جس سے مداومت ثابت ہوتی ہے۔ اس تعارض کو دور کرنے پر تطبیق دی گئی ہیں کہ عصر کے بعد جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دو رکعتیں پڑھنا ثابت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی۔ امت کے حق میں یہ جائز نہیں کہ وہ عصر کے بعد رکعتیں ادا کرے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ طحاوی، مسند احمد اور صحیح ابن حبان میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہماری جب دو رکعتیں فوت ہو جائیں تو ہم بھی عصر کے بعد قضاء کریں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تم لوگ قضاء نہ کرو۔ اسی قسم کی ایک اور روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی ابوداؤد شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اور دوسروں کو منع فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صوم وصال رکھتے تھے اور لوگوں کو منع فرماتے تھے۔ یہ روایت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت اور امت کے حق میں بعد عصر کی رکعتوں کے جائز نہ ہونے پر صریح ہے واللہ اعلم۔

**باب: ظہر سے پہلے اور بعد چار چار**

سنتیں پڑھنا

۱۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ

أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا

۱۱۶۰: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار چار رکعات پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام فرمادیں گے۔

۱۱۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّغِيثِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ.

**باب: دن میں جو نوافل**

مستحب ہیں

۱۰۹: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يَسْتَحِبُّ مِنَ

التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ

۱۱۶۱: حضرت عاصم بن حمزہ سلولی فرماتے ہیں کہ ہم نے علیؑ سے نبی کے دن کے نوافل کے متعلق دریافت کیا۔ فرمایا: تم میں اتنی طاقت و ہمت نہیں (کہ رسول اللہ کے برابر نوافل پڑھو اس لئے سوال کرنا بھی زیادہ مفید نہیں) ہم نے عرض

۱۱۶۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ ثنا سُفْيَانُ وَابْنُ وَاسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ تَطَوُّعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَطِيقُونَهُ فَقُلْنَا أَخْبِرْنَا

بِهِ نَأْخُذُ مِنْهُ مَا اسْتَطَعْنَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ يُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا يَغْنَى مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ بِمَقْدَارِهَا مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ هَاهُنَا يَغْنَى مِنْ قَبْلِ الْمَغْرِبِ قَامَ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا يَغْنَى مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ بِمَقْدَارِهَا مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ هَاهُنَا قَامَ فَصَلَّى أَرْبَعًا وَ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَ رُكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَ أَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ يُفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رُكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالْبَيْنِ وَ مَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ

قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَتِلْكَ سِتُّ عَشْرَةَ رُكْعَةً تَطَوُّعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ وَقَلَّ مَنْ يَدَاوِمُ عَلَيْهَا قَالَ وَ كَيْفَ زَادَ فِيهِ ابْنُ أَبِي خَبِيبٍ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ يَا أَبَا اسْحَقَ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي بِحَدِيثِكَ هَذَا مِلْءُ مَسْجِدِكَ هَذَا ذَهَبًا

## ۱۱۰ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ

### الْمَغْرِبِ

۱۱۶۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ وَ كَيْفَ عَنْ كُثَيْبٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : بَيْنَ كُلِّ آذَانٍ صَلَاةٌ . قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ : لِمَنْ شَاءَ .

۱۱۶۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنْ كَانَ الْمُؤَذِّنُ لِيُؤَذِّنَ عَلَيَّ عَهْدَ

کیا: آپ ہمیں بتادیں ہم بقدر استطاعت اختیار کر لیں گے۔ فرمایا: رسول اللہ جب فجر پڑھتے تو ٹھہر جاتے حتیٰ کہ جب سورج مشرق میں اتنا اوپر آ جاتا جتنا عصر کے وقت مغرب میں ہوتا ہے تو آپ کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھتے (یہ اشراق کی نماز ہے) پھر ٹھہر جاتے۔ یہاں تک کہ جب سورج یہاں تک آ جاتا جتنا ظہر کے وقت وہاں ہوتا ہے تو آپ کھڑے ہو کر چار رکعت (چاشت) پڑھتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو ظہر سے پہلے کی چار سنتیں پڑھتے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد پڑھتے اور عصر سے قبل چار رکعتیں دو سلام کے ساتھ پڑھتے اور سلام پھیرنے میں ملائکہ مقررین انبیاء کرام اور ان کے متبعین مسلمان و مؤمنین کی نیت کرتے۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: یہ تیرہ رکعت وہ نوافل ہیں جو رسول اللہؐ دن میں پڑھا کرتے تھے اور ان پر مداومت کرنے والے کم ہی لوگ ہیں۔ کئی جو راوی ہیں کہتے ہیں اس میں میرے والد نے یہ اضافہ کیا کہ حبیب بن ابی ثابت نے کہا: ابواحق مجھے یہ پسند نہیں کہ اس حدیث کے بدلے مجھے تمہاری اس مسجد کے برابر بھر کر سونا ملے۔

## بَابُ : مَغْرِبٍ سَبْعَةٍ

### دو رکعت

۱۱۶۲ : حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے اذان و اقامت کے درمیان نماز ہے۔ تین بار یہ فرمایا۔ تیسری بار یہ بھی فرمایا کہ جو چاہے (پڑھ لے اور جو چاہے نہ پڑھے)۔

۱۱۶۳ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مؤذن اذان دیتا تو یوں لگتا کہ اس نے اقامت کہی کیونکہ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيُرَى أَنَهَا الْإِقَامَةُ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يَقُومُ كَهْرَءِ هُوَ كَرْمَغْرَبٍ سَ قَبْلَ دَوْرٍ رَكْعَتَيْنِ پڑھنے والے فَيُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرَبِ بہت سے ہوتے تھے۔

☆ خلاصۃ الباب اس روایت کے ظاہری الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مغرب میں اذان و اقامت کے درمیان بھی کوئی نماز مشروع ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمد رحمہما اللہ اس کے جواز کے قائل ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک دو رکعتیں مغرب کے فرض سے پہلے مکروہ ہیں۔ شافعیہ اور حنابلہ کی دلیل حدیث باب ہے۔ احناف اور مالکیہ اس کے جواب میں دلیل کے طور پر دارقطنیؒ، بیہقی اور مسند بزار کی اس روایت سے استدلال کرتے ہیں جس میں مغرب کا استثناء موجود ہے۔ چنانچہ دارقطنیؒ اور بیہقی میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں ہیں، ماسوا مغرب کے یعنی مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان کوئی نماز نہیں۔ یہ حدیث حنفیہ کی دلیل بھی ہے اور مخالفین کو جواب بھی۔ دوسرے صحابہ کرامؓ کی اکثریت یہ رکعتیں نہیں پڑھتی تھی اور احادیث کا صحیح مفہوم تعامل صحابہ ہی سے ثابت ہوتا ہے چونکہ صحابہ کرامؓ نے عام طور سے ان کو ترک کیا ہے اس لیے ان کا ترک ہی بہتر معلوم ہوتا ہے۔ البتہ دوسری روایات پر عمل کرنے کی بناء پر عمل کرتے ہوئے کوئی پڑھے تو جائز ہے۔ یہی متاخرین حنفیہ میں سے بعض حضرات کا مسلک ہے۔

### باب: مغرب کے بعد کی دو سنتیں

### ۱۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرَبِ

۱۱۶۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب (مسجد میں) پڑھ کر میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۱۶۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الذُّوْرَقِيُّ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

۱۱۶۵: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس بنو عبد الاشہل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہمیں ہماری مسجد میں نماز مغرب پڑھا کر فرمایا وہ دو رکعتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھ لو۔

۱۱۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الصَّخَّاکِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ غُمَرٍ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ إِنَّا نَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِ عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ فِي مَسْجِدِ نَا ثُمَّ قَالَ: ارْكَعُوا هَاتَيْنِ الرُّكْعَتَيْنِ فِي بُيُوتِكُمْ.

### باب: مغرب کے بعد کی سنتوں میں کیا پڑھے؟

### ۱۱۲: بَابُ مَا يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرَبِ

۱۱۶۶: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی

۱۱۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

وَالْبَدِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمِّلِ بْنِ الصَّبَّاحِ ثَنَا بَدَلُ  
 بْنُ الْمُخَبَّرِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ  
 بُهْزَلَةَ عَنْ ذَرٍّ وَ أَبِي وَ ابْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ ﷻ قُلْ يَا أَيُّهَا  
 الْكَافِرُونَ ﷻ وَ ﷻ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﷻ

پاب: مغرب کے بعد

چھ رکعات

۱۱۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھیں ان کے درمیان کوئی بری بات نہیں کہی تو یہ چھ رکعات اس کے لئے بارہ برس کی عبادت کے برابر ہوں گی۔

پاب: وتر کا بیان

۱۱۶۸: حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک نماز بڑھادی جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی افضل ہے اور وہ (نماز) وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو تمہارے لئے مقرر فرمایا ہے نماز عشاء سے طلوع فجر تک۔

۱۱۶۹: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ وتر نہ واجب ہیں نہ فرض نماز کی طرح فرض ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے پھر ارشاد فرمایا: اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے وتر کو پسند فرماتا ہے۔

۱۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّتِّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ

الْمَغْرِبِ

۱۱۶۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْعُكْلِيُّ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي خُثَيْمٍ الْيَمَامِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتِّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَنْكَلَمْ بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتِي عَشْرَةَ سَنَةً.

۱۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَتْرِ

۱۱۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا الْيَاسِيُّ ثَنَا سَعْدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الدَّؤَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةٍ الزُّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ حَذَافَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ لَهَا خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَيْرِ النِّعَمِ الْوَتْرِ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

۱۱۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضُمَيْرَةَ السُّلُولِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِنَّ الْوَتْرَ لَيْسَ بِفَرِيضَةٍ وَلَا كَصَلَاةِ الْكَتُوبَةِ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْتَرْتُمْ قَالَ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ ابْرَأُوا فَإِنَّ اللَّهَ وَتَرُ

يُجِبُ الْوُتْرَ.

۱۱۷۰: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی

۱۱۷۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا أَبُو خَفْصٍ الْأَنْبَارِيُّ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

إِنَّ اللَّهَ وَتَرْتِجِبُ الْوُتْرَ أَوْ تَرَوْنَ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ . فَقَالَ

أَعْرَابِيٌّ مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : لَيْسَ لَكَ وَلَا

لِأَصْحَابِكَ .

☆ خلاصۃ الباب ☆ صلوٰۃ الوتر کے سلسلہ میں کئی باتیں زیر بحث آئی ہیں۔ مثلاً صلوٰۃ الوتر کی حیثیت کیا ہے؟ یہ فرض ہے یا واجب یا سنت مؤکدہ؟

دوسری بحث یہ کہ وتر کی کتنی رکعات ہیں اور یہ کہ اگر وتر تین رکعات ہیں تو پھر دو رکعت پر سلام پھیر کر تیسری رکعت پڑھنی چاہیے یا ایک ہی سلام کے ساتھ تینوں رکعات ادا کرنی چاہئیں؟

نماز وتر واجب ہے یہ امام ابو حنیفہؒ کا مسلک ہے۔ علامہ نیوٹی نے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ امام ابراہیمؒ حنفی اور امام شافعی کے استاذ یوسف بن خالدؒ سعید بن المسیبؒ ابی عبیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ ضحاکؒ مجاہدؒ یحییٰ بن الصبحؒ بن الفرجؒ (رضی اللہ عنہم ورحمہم اللہ تعالیٰ) وغیرہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ ائمہ ثلاثہؒ اور صاحبینؒ کے نزدیک وتر کی نماز واجب سنت مؤکدہ ہے واجب نہیں۔ ان حضرات کی دلیل: (۱) اعرابی والی حدیث ہے کہ اعرابی نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مجھ پر ان پانچ نمازوں کے علاوہ بھی کوئی نماز فرض ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! ان کے علاوہ کوئی نماز فرض نہیں! الا یہ کہ تم نفل کے طور پر پڑھو۔ امام ابو حنیفہؒ اور احناف کرام یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ بات وتر کے مؤکد ہونے سے پہلے کی ہے۔ (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز راحلہ (سواری) سے نیچے اتر کر پڑھتے تھے اور وتر سواری پر ہی پڑھتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وتر واجب نہیں۔ امام طحاویؒ نے اس کا جواب دیا ہے کہ حضرت عمرؓ سے جو منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز سواری پر ادا فرماتے تھے یہ بات وتر کے مؤکد ہونے سے پہلے کی ہے۔ اس کے بعد وتر کا مؤکد اور واجب ہونا واقع ہوا ہے۔ حدیث باب: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ کے الفاظ سے اس بات کو سمجھا جاسکتا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے وتر کے وجوب پر مندرجہ ذیل دلائل احادیث سے قائم کیے ہیں: (۱) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وتر سے سو گیا یا بھول گیا تو جب صبح ہو جائے یا جب اسے یاد آئے اس کو پڑھے۔ (متدرک حاکم ص: ۳۰۲ ج ۱)۔ (۲) حضرت بریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر حق (واجب) ہے جس نے وتر نہ پڑھے تو وہ ہم میں سے نہیں۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (ابوداؤد ص: ۲۰۱ ج ۱)۔ (۳) حضرت ابویوبؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر حق (ثابت) واجب ہے۔ (دارقطنی ص: ۲۲ ج ۲)۔ (۴) حضرت خارجہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں امداد پہنچائی

ہے یا تمہارے لیے ایک نماز زائد کی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے اور وہ نماز وتر ہے۔ (ابوداؤد ص ۲۰۱ ج ۲ ترمذی ص ۹۱)۔ (۵) حضرت طاؤس کہتے ہیں کہ وتر واجب ہے جب کوئی شخص بھول جائے تو قضاء نہ کرے (مصنف عبدالرزاق ص ۸ ج ۲)۔ (۶) حضرت عمار کہتے ہیں کہ وتر پڑھو اگرچہ سورج طلوع ہو جائے (یعنی قضاء پڑھنا بھی واجب ہے)۔ (مصنف عبدالرزاق ص ۱۰ ج ۲)۔ (۷) حضرت ویرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: اگر کوئی شخص سوتے سوتے صبح کر دے اور اس نے وتر نہ پڑھے ہوں تو وہ کیا کرے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر تم صبح کی نماز سے سو جاؤ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے تو کیا تم صبح کی نماز نہیں پڑھو گے؟ گویا کہ انہوں نے کہا: جیسے صبح کی نماز پڑھتے ہو اسی طرح وتر بھی قضاء پڑھو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۹۰ ج ۲)۔ (۸) حضرت امام شیعہ، عطاء بن ابی رباح، حسن بصری، طاؤس مجاہد کہتے ہیں کہ وتر کو نہ چھوڑو اگرچہ سورج طلوع ہو جائے یعنی اگر قضاء پڑھنی پڑے تو قضاء پڑھو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۹۰ ج ۲)۔ (۹) حضرت امام شیعہ کہتے ہیں کہ وتر کو نہ چھوڑو اگرچہ دو پہر کو ہی کیوں نہ پڑھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۹۰ ج ۲)۔ (۱۰) حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر نفل ادا کرتے تھے اور جب وتر پڑھتے تو سواری سے نیچے اتر کر زمین پر ادا کرتے۔ (مسند احمد ص ۲۱ ج ۲)۔ (۱۱) ہشام اپنے والد حضرت عروہ کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ وہ سواری پر نفل پڑھتے تھے۔ جدھر بھی سواری کا رخ ہوتا۔ پیشانی نیچے نہیں رکھتے تھے بلکہ سر کے اشارہ سے رکوع و سجدہ کرتے تھے اور جب سواری سے نیچے اترتے تھے تو وتر ادا کرتے تھے۔ (موطا امام محمد ص ۱۳۴)۔ (۱۲) نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارہ میں بیان کرتے ہیں وہ نوافل سواری پر پڑھتے تھے۔ جدھر سواری کا رخ ہوتا تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو نیچے اتر کر پڑھتے تھے۔ یہ تمام روایات اور ان کے علاوہ دیگر روایات وتر کے مؤکد اور واجب ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

پاؤں: وتر میں کون کونسی سورتیں پڑھی جائیں؟

۱۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُقْرَأُ فِي الْوُتْرِ

۱۱۷۱: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں: ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۷۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَارُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ طَلْحَةَ وَزَيْدٍ عَنْ دَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِـ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾

۱۱۷۲: حضرت ابن عباسؓ سے یہی روایت ہے۔

۱۱۷۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ

دوسری سند سے بھی یہی مروی ہے۔

عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو بَكْرٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانَةُ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ اسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ

عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ



۱۱۷۳: حضرت عبدالعزیز بن جریج فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا: پہلی رکعت میں ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ دوسری میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ تیسری میں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور معوذتین پڑھا کرتے تھے۔

### باب: ایک رکعت وتر کا بیان

۱۱۷۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھتے اور ایک رکعت پڑھتے۔

۱۱۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے نو اقل دو دو رکعت ہیں اور وتر ایک رکعت ہے (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا بتائیے اگر میری آنکھ لگ جائے، اگر میں سو جاؤں۔ فرمایا یہ اگر مگر اس ستارہ کے پاس لے جاؤ میں نے سر اٹھایا تو سماک تارہ نظر آیا پھر دوبارہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے نو اقل دو دو رکعت ہے اور وتر صبح سے قبل ایک رکعت ہے۔

۱۱۷۶: حضرت ابن عمرؓ سے ایک مرد نے پوچھا کہ میں وتر کیسے پڑھوں؟ فرمایا ایک وتر پڑھ لو۔ عرض کیا مجھے خدشہ ہے کہ لوگ اس کو بتیراء (دوم کئی) کہیں گے (اور نبیؐ نے بتیراء ایک رکعت والی نماز سے منع بھی فرمایا ہے) تو فرمایا: سنت ہے اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی یعنی ایک رکعت وتر پڑھنا۔ اللہ اور اس کے رسول کا بتایا ہوا طریقہ ہے۔

۱۱۷۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول

۱۱۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ أَبُو يُوسُفَ الرَّقِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّيْدَلَانِيُّ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَصِيفٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ بَائِي شَيْءٍ كَانَ يُؤْتِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ فِي الثَّانِيَةِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ فِي الثَّالِثَةِ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ.

### ۱۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِرُكْعَةٍ

۱۱۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنِي وَ يُؤْتِرُ بِرُكْعَةٍ.

۱۱۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَ الْوُتْرُ رُكْعَةٌ. قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ غَلَبَنِي عَيْنِي أَرَأَيْتَ إِنْ نُمْتُ؟ قَالَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ عِنْدَ ذَلِكَ الشَّجَمِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا السَّمَاءُ ثُمَّ اعَادَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَ الْوُتْرُ رُكْعَةٌ قَبْلَ الصُّبْحِ.

۱۱۷۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرْهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَجُلٌ فَقَالَ كَيْفَ أَرَسَ قَالَ أَوْتَا بَوَاحِدَةٍ قَالَ إِنِّي أَخْشَى أَنْ يَقُولَ النَّاسُ الْبَتِيرَاءَ فَقَالَ سُنَّةُ اللَّهِ وَ رَسُولُهُ يُرِيدُ هَذِهِ سُنَّةُ اللَّهِ وَ رَسُولُهُ ﷺ.

۱۱۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنْ ابْنِ

ابی ذئب عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ ﷺ یسلم فی کل ثنین و یوتر بواحدۃ رکعت وتر پڑھتے۔

**خلاصۃ الباب** وتر کی تعداد رکعات کے بارے میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وتر ایک سے لے کر سات رکعات تک جائز ہے اس سے زیادہ نہیں اور عام طور سے ان حضرات کا عمل یہ ہے کہ یہ دو سلاموں سے تین رکعتیں ادا کرتے ہیں دو رکعتیں ایک سلام کے ساتھ اور ایک رکعت ایک سلام کے ساتھ۔ حنفیہ کے نزدیک وتر کی تین رکعات متعین ہیں اور وہ بھی ایک سلام کے ساتھ۔ دو سلاموں کے ساتھ تین رکعتیں پڑھنا حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں۔ ائمہ ثلاثہ احادیث باب سے استدلال کرتے ہیں جن میں والوتر رکعۃ سے لے کر اوتر بسبع تک کے الفاظ مروی ہیں۔ حنفیہ کے دلائل (۱) صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت جو ترمذی میں بھی ہے: عن ابی سلمۃ ابن عبد الرحمن انہ اخبرہ انہ سال عائشۃ کیف کانت صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعاً فلا تسأل عن حسنہن و طولہن ثم یصلی اربعاً فلا تسأل عن حسنہن و طولہن ثم یصلی ثلاثاً لا لفظ للبخاری (۲) ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث یقرأ فیہن بتسع سور من المفصل یقرأ فی کل رکعۃ ثلاث سور آخرہن قل هو اللہ احد (۳) ترمذی ہی میں باب ما جاء فیما یقرأ فی الوتر کے تحت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث مروی ہے: قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الوتر بسبح اسم ربک الاعلیٰ و قل یا ایہا الکفرون و قل هو اللہ احد فی رکعۃ (۴) باب ما جاء فیما یقرأ فی الوتر ہی کے تحت حدیث مروی ہے: عن عبد العزیز ابن جریج قال سألت عائشۃ بای شی کان یوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان یقرأ فی الاولیٰ بسبح اسم ربک الاعلیٰ و فی الثانیۃ بقل یا ایہا الکافرون و فی الثالثۃ بقل هو اللہ والمعوذتین (۵) سنن ابی داؤد میں عبد اللہ بن ابی قیس سے مروی ہے: قال قلت لعائشۃ بکم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر؟ قالت کان یوتری بربع و ثلاث و ست و ثلاث و عثمان و ثلاث و عشر و ثلاث ولم یکن یوتر بانقص من سبع ولا باکثر من ثلاث عشرہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رکعات تہجد کی تعداد تو بدلتی رہتی تھی لیکن وتر کی تعداد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تھی بلکہ ان کی تعداد ہمیشہ تین ہی ہوتی تھی۔ یہ تمام احادیث وتر کی تین رکعات پر صریح ہیں پھر جہاں تک ائمہ ثلاثہ کے دلائل کا تعلق ہے ان کا جواب یہ ہے کہ روایات میں ایسا ہر رکعۃ (ایک رکعت سے وتر بنانا) سے لے کر ایسا ہر ثلاث عشرۃ رکعۃ (تیرہ رکعات کے ساتھ وتر بنانا) یا گیارہ رکعات کے ساتھ وتر بنانا بلکہ سترہ رکعات کے ساتھ وتر بنانا تک ثابت ہے۔ ان سب میں ائمہ ثلاثہ تاویل کرنے پر مجبور ہیں کہ یہاں ایسا سے پوری صلوٰۃ اللیل (رات کی نماز) مراد ہے جس میں تین رکعات وتر کی ہیں اور باقی تہجد کی۔ چنانچہ امام ترمذی نے آتی بن راہویہ کا قول نقل کیا ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات کے ساتھ بناتے تھے۔ امام ائحق نے فرمایا اس کا معنی یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی تیرہ رکعات وتر سمیت پڑھتے تھے تو رات کی نماز کی نسبت وتر کی طرف کردی گئی۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو توجیہ ائمہ ثلاثہ نے تیرہ گیارہ اور نو رکعات والی احادیث میں کی ہے وہی توجیہ ہم سات والی حدیث میں بھی کرتے ہیں یعنی ان سات میں سے چار رکعات تہجد کی تھیں اور تین رکعات وتر کی۔

## ۱۱۷ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوُتْرِ

## بَابُ : وتر میں دعائے قنوت نازلہ

۱۱۷۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي

۱۱۷۸ : حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

أَسْحَقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْخَوَزَاءِ عَنْ

میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات

الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِي جَدِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

سکھائے جو میں وتر میں پڑھتا ہوں۔

كَلِمَتٍ أَقُولُهَا فِي قُنُوتِ الْوُتْرِ : اللَّهُمَّ عَافِنِي فِيمَنْ

((اللَّهُمَّ عَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّيْتِ فِيمَنْ

عَافَيْتَ وَتَوَلَّيْتِ فِيمَنْ تَوَلَّيْتِ وَاهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَقَبِّ

تَوَلَّيْتِ وَاهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَقَبِّ شَرِّ مَا قَضَيْتَ وَ

شَرِّ مَا قَضَيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَ

بَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَ لَا يُقْضَى

لَا يُقْضَى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا

عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا

تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

تَبَارَكَ وَتَعَالَى.))

☆ خلاصۃ الباب اس قنوت کی بعض روایات میں ہے کہ لا یذلُّ مَنْ وَالَيْتَ کے بعد ولا یعز من عادیات بھی روایت کیا

گیا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ جس سے تیری دشمنی ہو وہ کسی حال میں با عزت نہیں اور بعض روایات میں رَبَّنَا تَبَارَكَ

رَبَّنَا کے بعد استغفرک و اتوب الیک بھی روایت کیا گیا ہے۔ یعنی اے میرے رب! میں تجھ سے گناہوں کی مغفرت

اور بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور بعض روایات میں توبہ اور استغفار کے اس کلمے کے بعد اس درود کا

بھی اضافہ ہے: و صل اللہ علی النبی اور اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائے اپنے نبی پاک (ﷺ) پر۔ اکثر ائمہ اور علماء نے

وتر میں پڑھنے کیلئے اسی قنوت کو اختیار فرمایا ہے۔ حنفیہ میں جو قنوت رائج ہے: اللہم انا نستعینک و نستغفرک

اس کو امام ابن ابی شیبہ اور امام طحاوی وغیرہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

کیا ہے۔ علامہ شامی نے بعض اکابر احناف سے نقل کیا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ: اللہم انا نستعینک کے ساتھ حضرت حسن

بن علیؑ والی یہ قنوت: اللہم عافینی فیمَنْ عافیت بھی پڑھی جائے۔

۱۱۷۹ : حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ خَفْصُ بْنُ عَمَرَ ثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَسَدٍ

۱۱۷۹ : حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے

ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عَمَرَ وَالْفَزَارِيُّ عَنْ

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ عَلِيٍّ

یہ پڑھتے

بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ الْوُتْرِ :

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَأَعُوذُ

وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ

بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُخْصِي

بِمُعَافَاتِكَ مِنْكَ لَا أُخْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ

ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ نَفْسِكَ.

نَفْسِكَ.))

☆ خلاصۃ الباب سبحان اللہ! کیا لطیف مضمون ہے اس دعا کا حاصل یہ ہے کہ اللہ کی ناراضی اللہ کی سزا اللہ کی پکڑ

اور اس کے جلال سے کوئی جائے پناہ نہیں۔ بس اسی کی رحمت و عنایات اور اسی کی کریم ذات پناہ دے سکتی ہے۔ حضرت علیؑ

کی اس حدیث میں صرف اتنا مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا اپنے وتر کے آخر میں کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیسری رکعت میں قنوت کے طور پر یہ دعا کرتے تھے اور بعض ائمہ اور علماء نے یہی سمجھا ہے اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ وتر کے آخری قعدہ میں سلام سے پہلے یا سلام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے رات کی نماز کے سجدے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی دعا کرتے ہوئے سنا تھا۔

۱۱۸: بَابُ مَنْ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الْقُنُوتِ

بَابُ: جو قنوت میں ہاتھ نہ اٹھائے

۱۱۸۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا عِنْدَ الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ الْبَطْنِ

۱۱۸۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے البتہ بارش کے لئے دعا میں ہاتھ اٹھاتے تھے حتیٰ کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

**خلاصۃ الباب** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قنوت پڑھتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔ درمختار میں ہے کہ یہ بات سنت ہے۔ اس قیام کی جس میں قرار ہو (کچھ دیر ٹھہرنا ہو) اور اس میں (طویل) ذکر مسنون ہو تو اس میں اس طرح ہاتھ باندھ کر قیام کرے جس طرح ثناء اور قنوت اور تکبیرات جنازہ لیکن ایسے قیام میں مسنون نہیں جو رکوع اور سجود کے درمیان ہو کیونکہ اس میں ٹھہرنا نہیں ہوتا۔ میدان کی تکبیرات میں بھی مسنون نہیں کیونکہ ان میں کوئی ذکر مسنون نہیں ہے۔

۱۱۹: بَابُ مَنْ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ وَمَسَحَ

بَابُ: دُعَا میں ہاتھ اٹھانا اور

بِهِمَا وَجْهَهُ

چہرہ پر پھیرنا

۱۱۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا عَانَدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَّانٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ فَادْعْ بِبَاطِنِ كَفِّكَ وَلَا تَدْعُ بِظَهْرِهِمَا فَإِذَا أَمْسَخَ بِهِمَا وَجْهَكَ اسْنَادُهُ ضَعِيفٌ لضعف صالح بن حسان

۱۱۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ عزوجل سے دعا مانگو تو ہتھیلیاں منہ کی طرف رکھ کر دعا مانگو۔ ہتھیلیوں کی پشت منہ کی طرف مت کیا کرو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھ چہرہ پر پھیر لیا کرو۔

**خلاصۃ الباب** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دعا میں ہاتھ اٹھانا مسنون و مستحب ہے۔ اس کے علاوہ سلمان فارسی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ شرماتا ہے اس بات سے کہ بندہ اس کے سامنے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور وہ ان کو خالی اور ناکام لوٹائے۔ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے تو ان کو واپس نہیں لوٹاتے تھے جب تک منہ پر نہ مل لیتے۔ نیز ابن سنی نے عمل الیوم والدلیلہ ص ۱۶۰ سے ایک دعا نقل کی ہے اس میں بھی حضورؐ سے نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا ثبوت ہے۔

۱۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ

قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ بَعْدَهُ

بَابُ: رُكُوعٌ سَبْعُ قُنُوتٍ

بَعْدَ قُنُوتِ

۱۱۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ.

۱۱۸۲: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تو قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے۔

۱۱۸۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثَنَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَبَلَ عَنِ الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ كُنَّا نَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ بَعْدَهُ.

۱۱۸۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز صبح میں قنوت سے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا ہم رکوع سے قبل اور رکوع کے بعد دونوں طرح قنوت پڑھ لیتے تھے۔

۱۱۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ.

۱۱۸۴: حضرت محمد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے قنوت کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا۔

**خلاصۃ الباب** ☆ حنفیہ کا اس حدیث پر عمل ہے اور مذہب ہے کہ قنوت وتر رکوع سے قبل ہے اور حنفیہ کے ساتھ امام مالک سفیان ثوری عبد اللہ بن مبارک اور امام احنف رحمہم اللہ کا اتفاق ہے۔ شافعیہ اور حنابلہ قنوت کو رکوع کے بعد مسنون مانتے ہیں۔ ان حضرات رحمہم اللہ کا استدلال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اثر سے ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے۔ حنفیہ کا استدلال حدیث باب سے نیز مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت عاتقہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام وتر میں قنوت رکوع سے قبل پڑھتے تھے جس سے معلوم ہوا کہ حنفیہ کے پاس اس مسئلہ میں مرفوع حدیث بھی اور تعامل صحابہ بھی ہے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اثر کا یہ جواب دیا جا سکتا ہے کہ یہ ان کا اپنا اجتہاد ہے جس کا منشاء یہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قنوت نازلہ رکوع کے بعد پڑھتے دیکھا ہوگا اور اسی پر قنوت وتر کو قیاس کر لیا اور قنوت نازلہ میں ہم بھی بعد الرکوع کے قائل ہیں اور حضرت انس رضی اللہ عنہ والی روایت کا بھی یہی جواب ہے۔

۱۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ آخِرَ اللَّيْلِ

بَابُ: آخِرَاتِ مِثْلِ وَتْرِ پڑھنا

۱۱۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَاشٍ عَنْ ابْنِ خُصَيْنٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ

۱۱۸۵: حضرت مسروق کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ رات کے ہر حصے میں آپ نے

اَوْتَرُ مِنْ اَوَّلِهِ وَ اَوْسَطِهِ وَ اَنْتَهٰی وَ تَرَهُ حَیْنَ مَاتَ فِی السَّحَرِ۔  
وتر پڑھے شروع میں بھی درمیان میں بھی اور وفات کے قریب آپ کے وتر سحر کے قریب ختم ہوتے۔

۱۱۸۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ اَوَّلِهِ وَ اَوْسَطِهِ وَ اَنْتَهٰی وَ تَرَهُ اِلَى السَّحَرِ۔  
۱۱۸۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رات کے ہر حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ادا کئے شروع میں اور درمیان میں اور اخیر وتر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سحر تک ہے۔

۱۱۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي غَبِيَّةٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ خَافَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ لِيَرْقُدْ وَ مَنْ طَمَعَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مُحْضُورَةٌ وَ ذَلِكَ أَفْضَلُ۔  
۱۱۸۷: حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس کو یہ اندیشہ ہو کہ رات کے آخر میں بیدار نہ ہو سکے گا تو وہ رات کے شروع ہی میں وتر ادا کر لے پھر سوئے اور جس کو اخیر رات میں بیدار ہو جانے کی امید ہو تو وہ اخیر رات میں وتر پڑھے کیونکہ اخیر رات کی قرأت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ زیادہ فضیلت کی بات ہے۔

☆ خلاصۃ الباب سبحان اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک عمل کے ذریعہ امت پہ بہت آسانی فرمادی کہ وتر عشاء کے فرض کے بعد کسی وقت بھی پڑھے جاسکتے ہیں۔ افضل تو یہی ہے کہ تہجد کی نماز کے بعد پڑھے جائیں۔

۱۲۲: بَابُ مَنْ نَامَ عَنْ وَتْرٍ أَوْ نَسِيَهُ  
باب: جس کے وتر نیند یا نسیان کی وجہ سے رہ جائیں

۱۱۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُضْعَبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ بَكْرِ الْمَدِينِيُّ وَ سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَطَاءٍ عَنْ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ نَامَ عَنِ الْوَتْرِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ أَوْ ذَكَرَهُ۔  
۱۱۸۸: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو وتر پڑھے بغیر سو گیا اور وتر پڑھنا بھول گیا تو صبح کو یا جب بھی یاد آئے وتر پڑھ لے۔ (یعنی وتر کا وجوب ثابت ہو رہا ہے۔)

۱۱۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبَحُوا۔  
۱۱۸۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

قال مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى فِي هَذَا الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ حَدِيثَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابٍ۔

## ۱۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِثَلَاثٍ وَ

## بَابُ: تَمِنُ پانچ سات اور نورکعات

وتر پڑھنا

خَمْسٍ وَ سَبْعٍ وَ تِسْعٍ

۱۱۹۰: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر لازمی اور واجب ہیں لہذا جو چاہے پانچ رکعات وتر پڑھے اور جو چاہے تین رکعات وتر پڑھے اور جو چاہے ایک رکعت وتر پڑھے۔

۱۱۹۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْفَرِيَابِيُّ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ.

۱۱۹۱: حضرت سعد بن ہشام کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہؓ سے عرض کیا کہ اے ام المؤمنین! مجھے رسول اللہ کے وتر کے متعلق بتائیے۔ فرمایا: ہم آپ کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھ دیتی تھیں پھر رات کے جس حصہ میں اللہ چاہتے آپ کو بیدار فرما دیتے۔ آپ مسواک کرتے وضو کرتے پھر نورکعات پڑھتے ان میں آٹھویں رکعت پر ہی بیٹھتے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور تعریف کرتے اور دعا مانگتے پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہ پھیرتے پھر کھڑے ہو کر نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھ جاتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور تعریف کرتے اور اللہ سے دعا مانگتے اور اس کے نبی پر (یعنی اپنے اوپر) درود بھیجتے پھر سلام پھیرتے جو ہمیں سنائی دیتا۔ پھر سلام کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے یہ گیارہ رکعات ہوئیں جب آپ کی عمر زیادہ ہو گئی اور جسم پر گوشت ہو گیا تو آپ سات رکعات پڑھتے اور سلام کے بعد دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۱۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَعَادَةَ عَنْ زُرَّادَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَفْتَيْنِي عَنْ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نَعْدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَ طَهُورَهُ فَيَعْتَهُ اللَّهُ فِيمَا شَاءَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّيُ سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَدْعُو رَبَّهُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَ يَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَ لَا يَسْلِمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّيُ الثَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَ يَدْعُو رَبَّهُ وَ يُصَلِّيُ عَلَى نَبِيهِ ثُمَّ يَسْلِمُ تَسْلِيمًا يُسْمَعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَ هُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً فَلَمَّا أَسَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ.

۱۱۹۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سات یا پانچ رکعات وتر پڑھتے اور ان (وتروں) کے درمیان سلام و کلام کا فاصلہ نہ ہوتا۔

۱۱۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِسَبْعٍ أَوْ بِخَمْسٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيمٍ وَلَا كَلَامٍ.

☆ خلاصۃ الباب رکعات وتر کے متعلق احادیث میں متعارض الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ علامہ شبیر احمد عثمانی نے فتح الملہم میں ان روایات کے درمیان بہترین تطبیق دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول یہ تھا کہ آپ صلوٰۃ اللیل کو شروع دو ہلکی رکعتوں سے فرماتے جو تہجد کی نماز کے مبادی میں سے ہوتی تھیں اس کے بعد آٹھ طویل رکعتیں ادا فرماتے تھے (آپ کی اصل نماز تہجد ہی کی رکعتیں ہوتی تھیں) پھر تین رکعات وتر پڑھتے تھے پھر دو رکعات نفل بیٹھ کر ادا فرماتے تھے (جو وتر کے توابع میں سے ہوتی تھیں) اس کے بعد صبح صادق کو بعد طلوع کے دو رکعت سنت فجر اس طرح کل سترہ رکعتیں ہو جاتی ہیں۔ حضرات صحابہؓ نے جس وقت ان تمام رکعتوں کو بیان کرنا چاہا تو انہوں نے یہ کہہ دیا کہ۔ اوتر بسبع عشرة رکعة ہے یعنی سترہ رکعات کے ساتھ وتر پڑھنا پھر بعض اوقات بعض حضرات نے سنن فجر کو خارج کر دیا کیونکہ وہ درحقیقت صلوٰۃ اللیل نہ تھی اس لیے صحابہؓ نے پندرہ رکعات کا ذکر کر دیا۔ پھر بعض حضرات نے شروع کی دو ہلکی رکعتیں اور وتر کے بعد کے نفلوں کو ساقط کر کے سنن فجر کو شمار کرتے ہوئے تیرہ رکعات وتر کا ذکر کر دیا اور بعض حضرات نے شروع کی دو رکعتیں اور وتر کے بعد کی نفل کو ساقط کر دیا اور سنن فجر کو بھی خارج کر دیا تو انہوں نے احدی عشرة رکعة (گیارہ رکعات) کا کہہ دیا پھر آخر عمر میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک بھاری ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات تہجد کی چھ رکعات پڑھیں اور وتر کی تین رکعات تو کل نو رکعات ہو گئیں پھر بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید کمی کر دی اور تہجد کی صرف چار رکعات پڑھیں اور تین رکعتیں وتر تو سات ہو گئیں اس طرح اوتر بضعہ خمس رکعتوں کی گئی۔ اس طرح تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

### باب: سفر میں وتر پڑھنا

### ۱۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ فِي السَّفَرِ

۱۱۹۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں دو رکعتیں پڑھتے اس سے زیادہ نہ پڑھتے اور رات کو تہجد بھی پڑھتے (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا اور آپ وتر بھی پڑھتے تھے فرمایا جی۔

۱۱۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانَ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِمَا وَكَانَ يَتَهَجَّدُ مِنَ اللَّيْلِ قُلْتُ وَكَانَ يُؤْتِرُ قَالَ نَعَمْ.

۱۱۹۴: حضرات ابن عباسؓ و ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ سفر کی نماز دو رکعت پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور یہ مکمل نماز ہے قصر اور کم نہیں اور سفر میں وتر پڑھنا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

۱۱۹۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَرِيكَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ غَامِرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ وَ الْوُتْرُ فِي السَّفَرِ سُنَّةٌ.

### باب: وتر کے بعد بیٹھ کر دو

### رکعتیں پڑھنا

### ۱۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُتْرِ

### جَالِسًا

۱۱۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: ۱۱۹۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ



بن موسیٰ المرئی عن الحسن عن أمہ عن أم سلمة ان النبی کان یصلی بعد الوتر رکعتین خفیفَتین و هو جالس۔  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد مختصر سی دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔

۱۱۹۶: حدثنا عبد الرحمن بن ابرہیم الدمشقی ثنا عمرو بن عبد الواحد ثنا الأوزاعی عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمة قال حدثنی عائشة قالت کان رسول اللہ ﷺ یوتر بواحدة ثم یرکع رکعتین یقرأ فیہما و هو جالس فاذا اراد ان یرکع قام فَرَکع۔  
۱۱۹۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر پڑھتے پھر دو رکعتیں پڑھتے ان میں بیٹھ کر قرأت فرماتے رہتے جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو کر رکوع میں جاتے۔

۱۲۶: باب ما جاء فی الضجعة بعد الوتر و بعد رکعتی الفجر  
باب: وتر کے بعد اور فجر کی سنتوں کے بعد مختصر وقت کے لئے لیٹ جانا

۱۱۹۷: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن مسعر و شفیان عن سعد بن ابرہیم عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة قالت ما کُنتُ ألقى (أو ألقى) النبی ﷺ من آخر اللیل الا و هو قائم عندی قال وکیع تغبی بعد الوتر۔  
۱۱۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں میں اخیر رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس سوتا ہوا پاتی یعنی وتر کے بعد (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کے لئے لیٹ جاتے پھر اٹھ کر سنتیں پڑھ لیتے)۔

۱۱۹۸: حدثنا ابویوسف بن ابی شیبہ ثنا اسماعیل بن غلیۃ عن عبد الرحمن بن اسحق عن الزہری عن عروۃ عن عائشة قالت کان النبی ﷺ اذا صلی رکعتی الفجر اضطجع علی شقہ الايمن۔  
۱۱۹۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں پڑھ کر دائیں کروٹ پر (کچھ دیر کے لئے) لیٹ جاتے۔

۱۱۹۹: حدثنا عمرو بن ہشام ثنا النضر ابن شمیل انانا شعبۃ حدثنی سہیل ابن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا صلی رکعتی الفجر اضطجع۔  
۱۱۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں کے بعد کروٹ پر لیٹ جاتے۔

☆ خلاصۃ الباب: فجر کی دو سنتوں کے بعد تھوڑی دیر کے لئے لیٹ جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے لیکن حنفیہ اور جمہور علماء کے نزدیک یہ لیٹنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن عادیہ میں سے تھا نہ کہ سنن تشریعہ میں یعنی صلوٰۃ اللیل سے تھکاوٹ کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر آرام فرما لیتے تھے لہذا اگر کوئی شخص اس سنت عادیہ پر عمل نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں اگر سنت عادیہ کی اتباع کے پیش نظر لیٹ جایا کرے تو موجب ثواب ہے بشرطیکہ رات کے وقت تہجد میں مشغول رہا ہو لیکن اس کو سنن تشریعہ میں سے سمجھنا لوگوں کو اس کی دعوت دینا اس کے چھوڑنے پر تکلیف کرنا ہمارے نزدیک

## ۱۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

۱۲۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ بَنِي عُمَرَ فَتَخَلَّفْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ مَا خَلَّفَكَ قُلْتُ أَوْتَرْتُ فَقَالَ أَمَّا لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْوَأُ خَسَنَةً قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِرُ عَلَى بَعِيرِهِ.

## باب: سواری پر وتر پڑھنا

۱۲۰۰: حضرت سعید بن یسار کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ تھا تو میں پیچھے رہ گیا اور وتر پڑھے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا تمہارے پیچھے رہ جانے کا کیا سبب ہوا۔ میں نے کہا کہ میں نے وتر پڑھے (اس لئے پیچھے رہ گیا) فرمایا کیا رسول اللہ ﷺ کے عمل میں تمہارے لئے بہترین نمونہ نہیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں ضرور ہے۔ فرمایا پھر رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے استدلال کر کے ائمہ ثلاثہ سواری پر وتر پڑھنے کو جائز قرار دیتے ہیں اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں بلکہ سواری سے نیچے اترنا ضروری ہے کیونکہ صلوٰۃ وتر واجب ہے۔ امام صاحبؒ کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک دوسری روایت ہے جو حدیث کی کتابوں میں ہی مذکور ہے کہ وہ تہجد کی نماز سواری پر پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب وتر کا وقت آتا تو سواری سے اتر کر زمین پر وتر پڑھتے تھے اور اس عمل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب فرماتے۔ اس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات میں تعارض ہو جاتا ہے اگر تطبیق کی کوشش کی جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ بارش اور کچھڑ پر محمول ہے کہ عذر کی بناء پر سواری پر وتر پڑھے جاسکتے ہیں۔

۱۲۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَسْفَاطِيُّ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُؤْتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

۱۲۰۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بھی وتر پڑھ لیتے تھے۔

## ۱۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ أَوَّلَ اللَّيْلِ

۱۲۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، سُلَيْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَسِيْ بَكْرٍ: أَيُّ حِينٍ تُؤْتِرُ؟ قَالَ أَوَّلَ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ قَالَ: فَأَنْتَ يَا عُمَرُ. فَقَالَ آخِرَ اللَّيْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَّا أَنْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَأَخَذْتُ بِالْوُتْنَى وَ أَمَّا أَنْتَ يَا عُمَرُ فَأَخَذْتُ بِالْقَوَّةِ.

## باب: شروع رات میں وتر پڑھنا

۱۲۰۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ وتر کب پڑھتے ہیں؟ عرض کیا: عشاء کے بعد شروع رات میں۔ فرمایا: اے عمر! آپ؟ عرض کیا: رات کے اخیر میں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر آپ نے اعتماد والی صورت کو اختیار کیا (کہ رات کے اخیر کا علم نہیں آنکھ کھلے نہ کھلے وتر کی یقینی ادائیگی اول رات ادا کر لینے میں ہے) اور عمر آپ نے

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَسِيْ بَكْرٍ: أَيُّ حِينٍ تُؤْتِرُ؟ قَالَ أَوَّلَ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ قَالَ: فَأَنْتَ يَا عُمَرُ. فَقَالَ آخِرَ اللَّيْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَّا أَنْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَأَخَذْتُ بِالْوُتْنَى وَ أَمَّا أَنْتَ يَا عُمَرُ فَأَخَذْتُ بِالْقَوَّةِ.

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بِيَّ بَكْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

ہمت اور قوت والی صورت اختیار کی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

## ۱۲۹: بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُرَّارَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَّادًا أَوْ نَقَصَ (قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَالْوَهْمُ مَنِي) فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرِيدُ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُنْسِي كَمَا تَنْسُونَ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. ثُمَّ تَحَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ.

باب: نماز میں بھول جانا

۱۲۰۳: حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو زیادتی ہو گئی یا کمی (ابراہیم کہتے ہیں کہ شک مجھے ہوا) تو آپ سے عرض کیا گیا کہ کیا نماز میں کچھ اضافہ کر دیا گیا ہے؟ فرمایا میں بشر ہی تو ہوں تمہاری طرح بھول بھی جاتا ہوں۔ جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو بیٹھ کر دو سجدے کر لے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مڑے اور دو سجدے کئے۔

۱۲۰۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَافِعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنِي عِيَّاضُ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَحَدُنَا يُصَلِّي فَلَا يَذَرِيكُمْ صَلَّى فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَذَرِكُمْ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

۱۲۰۴: حضرت عیاض نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی ایک نماز پڑھ رہا ہو تو اس کو توجہ نہ رہے کہ کتنی رکعات پڑھ لیں (تو کیا کرے) فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کو توجہ نہ رہے کہ کتنی رکعات پڑھیں تو بیٹھ کر دو سجدے کر لے۔

## ۱۳۰: بَابُ مَنْ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا وَهُوَ سَاهٍ

سَاهٍ

۱۲۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَادٍ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَرِيدُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: وَمَا ذَاكَ. فَقِيلَ لَهُ فَتَنِي رَجُلُهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

باب: بھول کر ظہر کی پانچ رکعات پڑھنا

۱۲۰۵: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں تو آپ سے عرض کیا گیا کہ کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ فرمایا: کیوں؟ تو لوگوں نے آپ کو بتایا (کہ پانچ رکعات پڑھی تھیں) آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور دو سجدے کر لئے۔

☆ خلاصہ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک بشر تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں بھول جاتا ہوں جس طرح دوسرے بشر بھول جاتے ہیں اور اس بھول پر دو سجدے واجب قرار دیئے ہیں کیونکہ سجدہ سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

### ۱۳۱: باب ما جاء فیمن قام من

اثنین ساهیا

۱۲۰۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَ ابْنُ نَكْرِ ابْنُ ابْنِ شَيْبَةَ وَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالُوا ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ أَظُنُّ أَنَّهَا الظُّهْرُ (الْعَصْرُ) فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّانِيَةِ قَامَ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

۱۲۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا ابْنُ نُمَيْرٍ وَ ابْنُ فَضِيلٍ وَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْسَرُ وَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ ابْنَ بُحَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فِي ثَنَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ نَسِيَ الْجُلُوسَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ إِلَّا أَنْ يُسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَ سَلَّمَ.

۱۲۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ ابْنِ حَازِمٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ فَلَمْ يَسْتَمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ فَإِذَا اسْتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَ يَسْجُدُ سَجْدَتِي السَّهْوِ.

### ۱۳۲: باب ما جاء فیمن شك فی صلاته

فرجع إلى اليقين

۱۲۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الرَّقِيقِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الضُّعْدِيُّ لَانِي ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّنَيْنِ وَالْوَاحِدَةِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَ إِذَا

### باب: دور کعتیں پڑھ کر بھولے سے کھڑا ہونا (یعنی پہلا قعدہ نہ کرنا)

۱۲۰۶: حضرت ابن بخینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی میرا گمان ہے کہ عصر کی نماز تھی آپ دوسری رکعت میں بیٹھنے سے قبل ہی کھڑے ہو گئے (اور تیسری رکعت شروع کر دی) پھر آپ نے سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کئے۔

۱۲۰۷: حضرت ابن بخینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے۔ (یعنی) بیٹھنا بھول گئے۔ حتیٰ کہ جب (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو سلام پھیرنے سے قبل سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔

۱۲۰۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑا ہو تو اگر پوری طرح کھڑا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے اور اگر پورا کھڑا ہو گیا تو بیٹھے نہیں اور سہو کے دو سجدے کر لے۔

### باب: نماز میں شک ہو تو یقین کی

صورت اختیار کرنا

۱۲۰۹: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جب تم میں سے کسی کو دو اور ایک میں شک ہو تو اس (دو) کو ایک قرار دے اور جب دو اور تین میں شک ہو تو اس (تین) کو دو قرار دے اور

شک فی الثنین والثلاث فیجعلها الثنین و اذا شک فی الثلاث والأربع فلیجعلها ثلاثاً ثم لیتم ما بقی من صلاته حتی ینکون الوهم فی الزیادة ثم ینسجد سجدة ین و هو جالس قبل أن ینسلم.

۱۲۱۰: حدثنا أبو کریب ثنا أبو خالد الأحمر عن ابن عجلان عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذا شک احدکم فی صلاته فلیبلغ الشک ولین علی الیقین فاذا استیقن التمام سجد سجدة ین فإن كانت صلاته تامة كانت الرکعة نافلة و ان كانت ناقصة كانت الرکعة لتمام صلاته و كانت السجدة ین رغم انف الشیطن.

۱۲۳: باب ما جاء فیمن شک فی صلاته فتحرى الصواب

۱۲۱۱: حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن منصور قال شعبة کتب الی وقرأته علیہ قال اخبرنی ابراهیم عن علقمة عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلی رسول اللہ علیہ وسلم صلاة لا ندری ازاد او نقص فسال فجاءتنا فثنی رجله واستقبل القبلة و سجد سجدة ین ثم سلم ثم اقبل علینا بوجهه فقال: لو حدث فی الصلاة شیء لأنبا تکمؤہ واما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی و انکم ما شک فی الصلاة فلیتحرأقرب ذلک من الصواب فیتیم علیہ و ینسلم و ینسجد سجدة ین.

۱۲۱۲: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن مسعر عن منصور عن ابراهیم عن علقمة عن عبد اللہ قال قال رسول

جب تین اور چار میں شک ہو تو ان (چار) کو تین قرار دے پھر اپنی باقی نماز پوری کرے تاکہ وہم زیادہ کا ہی رہے۔ پھر دو سجدہ کر لے۔ بیٹھ کر سلام پھیرنے سے قبل۔

۱۲۱۰: حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو بھی نماز میں شک ہو جائے تو شک نظر انداز کر دے اور باقی نماز کی بناء یقین پر کرے اور جب نماز یقینی طور پر پوری ہو جائے تو دو سجدہ کر لے اگر اس کی نماز (واقعی میں) پوری ہوگی تو یہ رکعت نفل ہو جائے گی اور (واقع میں) نماز ناقص ہوگی تو رکعت اسکی نماز کو پورا کر دے گی اور دو سجدہ شیطان کی ناک کو خاک آلودہ کر دیں گے۔

باب: نماز میں شک ہو تو کوشش سے جو صحیح معلوم ہو اس پر عمل کرنا

۱۲۱۱: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک نماز پڑھائی۔ یاد نہیں اس میں کچھ کمی ہو گئی یا اضافہ تو آپ نے پوچھا ہم نے بتا دیا۔ آپ نے اپنے پاؤں موڑنے قبلہ کی طرف منہ کیا اور دو سجدہ کر لئے پھر سلام پھیر کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر نماز کے متعلق کوئی نئی بات نازل ہوتی تو میں تمہیں ضرور بتاتا اور میں تو بشر ہوں تمہاری طرح بھول جاتا ہوں اسلئے اگر میں بھول جاؤں تو تم مجھے یاد کرادیا کرو اور تم میں سے کسی کو جب نماز میں شک ہو تو درنگی کے زیادہ قریب بات کو سوچے اور اسکے حساب سے نماز پوری کر کے سلام پھیر کر دو سجدہ کر لے۔

۱۲۱۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے

اللہ ﷺ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَحْزِرِ الصَّوَابَ  
ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ .

قال الطَّنَافِيسِيُّ هَذَا الْأَصْلُ . وَلَا يَقْدَرُ أَحَدٌ بِرُدِّهِ .

۱۳۴: بَابُ فِيمَنْ سَلَّمَ مِنْ ثِنْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

سَاهِيًا

۱۲۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاحْمَدُ بْنُ  
بِسْنَانَ قَالُوا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهَا فَسَلَّمَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ  
ذُو الْيَدَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْصُرْتَ أَوْ نَسِيتَ قَالَ: مَا  
قُصِرْتُ وَمَا نَسِيتُ. قَالَ: إِذَا فَصَلَّيْتَ رُكْعَتَيْنِ قَالَ: أَكْمَا  
يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ. قَالُوا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ  
سَجَدَ سَجْدَتَيْ الشَّهْرِ.

۱۲۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ  
عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ  
صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتِي  
الْعِشِيِّ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشْبَةٍ كَانَتْ فِي  
الْمَسْجِدِ إِلَى يَسْتَيْدِ إِلَيْهَا فَخَرَجَ سَرْعَانَ النَّاسُ يَقُولُونَ  
قُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَغُمَرُ فَهَابَاهُ  
أَنْ يَقُولَا لَهُ شَيْئًا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ طَوِيلُ الْيَدَيْنِ  
يُسَمَّى ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْصُرْتَ الصَّلَاةَ  
أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ: لَمْ تَقْصُرْ وَلَمْ أَتَسَّ قَالَ فَأَنَّمَا  
صَلَّيْتُ رُكْعَتَيْنِ فَقَالَ: أَكْمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ  
فَقَامَ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

کسی کو نماز میں شک ہو تو درنگی کو سوچے پھر دو سجدے کر  
لے۔ طنافسی کہتے ہیں کہ یہ کلی اصول اور قاعدہ ہے اور  
کسی کو اس کے خلاف کرنے کا اختیار نہیں۔

چاپ: بھول کر دو یا تین رکعات

پر سلام پھیرنا

۱۲۱۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو ایک  
بار سہو ہو گیا آپؐ نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ ایک  
صاحب جنہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا نے عرض کیا کہ اے  
اللہ کے رسول! نماز کم کر دی گئی یا آپؐ بھول گئے؟ فرمایا: نہ  
نماز کم ہوئی نہ میں بھولا۔ عرض کیا پھر آپؐ نے دو رکعتیں  
پڑھی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا ایسا ہی ہے جیسا ذوالیدین  
کہہ رہے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: جی! تو آپؐ آگے بڑھے  
دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر سہو کے دو سجدے کئے۔

۱۲۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے  
ہمیں شام کی دو نمازوں (ظہر، عصر) میں سے کوئی نماز دو  
رکعت پڑھائی پھر سلام پھر کر مسجد میں لگی ہوئی اس لکڑی کی  
طرف بڑھے جس پر آپؐ ٹیک لگایا کرتے تھے تو جلد باز  
لوگ یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ نماز کم کر دی گئی۔ جماعت  
میں ابو بکرؓ و عمرؓ بھی تھے لیکن آپؐ کی ہیبت کی وجہ سے کچھ  
عرض نہ کر سکے اور جماعت میں لمبے ہاتھوں والے ایک  
صاحب بھی تھے جن کو ذوالیدین کا نام دیا جاتا تھا۔ وہ  
عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم کر دی  
گئی یا آپؐ بھول گئے؟ فرمایا: نہ نماز مختصر کی گئی اور نہ میں  
بھولا۔ عرض کیا: پھر آپؐ نے تو دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

آپؐ نے پوچھا: کیا ایسا ہی ہے جیسا ذوالیدین کہہ رہے ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا: جی! راوی کہتے ہیں پھر آپؐ کھڑے  
ہوئے اور دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

۱۲۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ  
الْجَحْدَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ  
عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَضِرِ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَالَ فَدْخَلَ  
الْخَجْرَةَ فَقَامَ الْخَرْبَاقُ رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ فَتَدَاى. يَا  
رَسُولَ اللَّهِ أَقْصَرْتَ الصَّلَاةَ فَخَرَجَ مُغَضَّبًا يَحُورُ إِزَارُهُ  
فَسَأَلَ فَأَخْبَرَ فَصَلَّى تِلْكَ الرُّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ ثُمَّ  
سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۲۱۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ ایک بار نماز عصر کی تین رکعات کے بعد رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تو لمبے ہاتھوں والے مرد  
جناب خرباق کھڑے ہوئے اور پکار کر عرض کیا: اے اللہ  
کے رسول! کیا نماز کم کر دی گئی؟ آپ عصر کی حالت میں  
اپنا ازار گھسیٹتے ہوئے نکلے۔ پھر آپ نے پوچھا جب بتایا  
گیا تو آپ نے چھوٹی ہوئی رکعت پڑھ کر سلام پھیرا پھر  
دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

☆ خلاصۃ الباب اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ سجدہ سہو سلام سے پہلے ہونا چاہیے یا بعد میں۔ حنفیہ کے نزدیک مطلق سلام  
کے بعد ہونا چاہیے اور امام شافعی کے نزدیک مطلق سلام سے پہلے سجدہ سہو ہے۔ امام مالک کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ اگر سجدہ سہو  
نماز میں کسی نقصان کی وجہ سے واجب ہوا ہے تو سجدہ سہو سلام سے پہلے ہوگا اور اگر کسی زیادتی کی وجہ سے واجب ہوا ہے تو سلام کے  
بعد ہوگا۔ امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سہو کی جن صورتوں میں سلام سے پہلے سجدہ کرنا ثابت ہے وہاں  
قبل السلام پر عمل کیا جائے گا اور جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کے بعد ثابت ہے ان صورتوں میں بعد السلام پر عمل ہوگا۔  
احادیث باب امام شافعی کا استدلال ہے۔ حنفیہ کا استدلال باب ۱۳۶ میں حدیث نمبر ۱۲۱۸ ہے۔ جن میں عبد اللہ بن مسعود رضی  
اللہ عنہ کا اثر اور ایک مرفوع حدیث ہے۔ ان کے علاوہ ترمذی اور صحاح کی احادیث ہیں۔ بہر حال یہ افضل اور غیر افضل کا مسئلہ  
ہے۔

### باب: سلام سے قبل سجدہ

سہو کرنا

### ۱۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتَيْ السَّهْوِ

قَبْلَ السَّلَامِ

۱۲۱۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بَكِيرٍ ثَنَا ابْنُ  
السَّحْقِ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي  
أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَدْخُلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ حَتَّى لَا يَذَرِي  
زَادًا أَوْ نَقْصًا فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ  
يُسَلِّمَ ثُمَّ يُسَلِّمَ.

۱۲۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے  
پاس نماز میں شیطان آ کر اس نمازی اور اسکے دل کے  
درمیان گھس جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو نماز میں کمی  
زیادتی کا علم نہیں رہتا جب ایسا ہو جائے تو وہ دو سجدے  
کر لے سلام پھیرنے سے قبل پھر سلام پھیرے۔

۱۲۱۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بَكِيرٍ ثَنَا ابْنُ  
السَّحْقِ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ بَيْنَ

۱۲۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان انسان اور اس  
کے دل کے درمیان گھس جاتا ہے پھر اسے پتہ نہیں چلتا

ابن آدم و بین نفسه فلا یذری کم صلی فاذا وجد ذلک  
فلینجد سجدة قبل ان یسلم۔  
کہ کتنی رکعات پڑھیں جب ایسا لگے تو سلام سے قبل دو  
سجدے کر لے۔

۱۳۶: باب ما جاء فیمن سجدتی السہو

بعد السلام

باب: سجدہ سہو سلام کے

بعد کرنا

۱۲۱۸: حدثنا ابو بکر بن خلد ثنا سفیان بن غیینة عن  
منصور عن ابرہیم عن علقمة ان ابن مسعود سجد سجدتی  
السہو بعد السلام و ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
فعل ذلک۔

۱۲۱۸: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلام کے بعد  
سجدہ کرتے اور فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ایسا ہی کیا۔ (یعنی یہ عمل میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔)

۱۲۱۹: حدثنا ہشام بن عمار و عثمان بن ابی شینۃ قالا ثنا  
اسماعیل بن عیاش عن عبید اللہ بن عبید عن زہیر بن سالم  
العنسی عن عبد الرحمن بن جابر بن نفیر عن ثوبان قال سمعت  
رسول اللہ ﷺ یقول: فی کل سہو سجدتان بعد ما یسلم۔

۱۲۱۹: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے  
ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ  
ارشاد فرماتے سنا کہ ہر سہو میں سلام کے بعد دو  
سجدے ہیں۔

۱۳۷: باب ما جاء فی البناء علی الصلۃ

باب: نماز پر بنا کرنا

۱۲۲۰: حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب ثنا عبد اللہ  
بن موسیٰ التیمی عن أسامة ابن زید عن عبد اللہ بن زید  
مولی الاسود بن سفیان عن محمد بن عبد الرحمن ابن  
ثوبان عن ابی ہریرۃ قال خرج النبی ﷺ الی الصلۃ و  
کبر ثم اشار الیم فمکثوا ثم انطلق فاعتسل و کان رأسہ  
یقطر ماء فصلی بہم فلما انصرف قال: انی خرجت  
الیکم جنباً و انی نسیت حتی قمت فی الصلۃ۔

۱۲۲۰: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز  
کے لئے تشریف لائے اور اقامت ہو گئی پھر آپؐ نے  
صحابہ کو اشارہ کیا وہ ٹھہر گئے پھر آپ تشریف لے گئے۔  
غسل کیا اور آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا آپ نے  
صحابہ کو نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو فرمایا میں بحالت  
جنابت تمہاری طرف آ گیا تھا میں بھول گیا تھا یہاں تک  
کہ نماز کے لئے کھڑا ہو گیا (پھر یاد آیا تو چلا گیا)

۱۲۲۱: حدثنا محمد بن یحییٰ ثنا الہیثم ابن خارجۃ ثنا  
اسماعیل بن عیاش عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکۃ عن  
عائشۃ قالت قال رسول اللہ ﷺ: من اصابتی او زعافت  
اوہ قلنس او مذی فلینصرف فلیتوضأ ثم لیں علی صلا  
تہ و ہو فی ذالک لا یتکلم۔

۱۲۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو نماز میں قے  
آئے یا نکسیر پھوٹے یا منہ بھر کر پانی نکلے یا مذی نکل  
جائے تو وہ واپس جا کر وضو کرے پھر اپنی نماز پر بنا  
کرے اور اس دوران وہ بات نہ کرے۔



۱۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَخَذَتْ فِي الصَّلَاةِ

بَابُ: نماز میں حدث ہو جائے تو کس طرح

كَيْفَ يَنْصَرِفُ

واپس جائے؟

۱۲۲۲: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شُبَّةَ بْنِ غَبِيْدَةَ ابْنِ زَيْدٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ

۱۲۲۲: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ أَخَذْتُكُمْ فَأَخَذْتُ فَلْيُمْسِكْ

نماز کے دوران حدث ہو جائے تو ناک تھامے واپس ہو

عَلَى أَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ.

جائے۔

حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ ثَنَا

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ غَزْوَةَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

نحوہ.

۱۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْمَرِيضِ

بَابُ: بیمار کی نماز

۱۲۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْبُرَيْهِمِ بْنِ

۱۲۲۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

طُهْمَانَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ

کہ مجھے ماسور (بواسیر) کا عارضہ تھا۔ میں نے نبی صلی

عَنْ عُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ بِي لِنَاضُورٍ فَسَأَلْتُ

اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا:

النَّبِيُّ ﷺ عَنْ الصَّلَاةِ فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ

کھڑے ہو کر نماز پڑھو ایسا نہ کر سکو تو بیٹھ کر اگر یہ بھی نہ کر

فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ.

سکو تو کروٹ کے بل لیٹ کر نماز پڑھ لو۔

۱۲۲۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا اسْحَقُ

۱۲۲۴: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

الْأَزْرَقُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَرِيرٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ خُبَيْرٍ

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری کی حالت میں

قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى جَالِسًا عَلَى بَيْتِهِ وَهُوَ وَجَعٌ.

دائیں طرف بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں ایک صحت و تندرستی کی اور ایک بیماری کی۔ شریعت میں سب کے احکام

بیان ہوئے ہیں اگر قیام کی قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے اور اگر بیٹھنے کی قدرت نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھنے کی

اجازت مرحمت فرمائی گئی۔ اس حدیث میں کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھنے کا بیان ہے۔ یہی امام شافعی کے نزدیک افضل ہے۔ ایک

دوسری حدیث میں چپ لیٹ کر نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ امام ابو حنیفہ نے اسی کو افضل قرار دیا ہے کہ مریض چپ لیٹے اور گردن اور

سندھوں کے نیچے کوئی چیز رکھ کر گھٹنے ہڑے کر لے کیونکہ قبلہ رخ پاؤں پھیلا کر دھڑے ہے۔ اس میت سے نماز پڑھنے والا بیٹھنے والے

کے مشابہ ہو جاتا ہے اور رکوع و سجود کے لیے اشارہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ چپ لیٹنے کی عقلی دلیل یہ ہے کہ اس طرح اشارہ ہوا،

کعبہ کی طرف پڑتا ہے اور قبلہ و واقعیت وہ عمارت نہیں ہے بلکہ وہ مقام ہے جہاں عمارت بنی ہوئی ہے اور اسی کو ہواء کعبہ سے تعبیر

کیا۔ کیونکہ ہوا بھی خالی جگہ ہے لہذا چپ لیٹنے والے کا اشارہ اسی ہوا کی طرف پڑتا ہے جو اصل کعبہ ہے اس لیے اولیٰ ہے۔

۱۴۰: بَابُ فِي صَلَاةِ النَّافِلَةِ قَاعِدًا

بَابُ: نفل نماز (بلا عذر) بیٹھ کر پڑھنا

۱۲۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ

۱۲۲۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس

ابی اسحق عن ابی سلمۃ عن أم سلمۃ قالت والذی ذہب  
بنفسہ ﷺ ما مات حتی کان اکثر صلاتہ و هو جالس  
و کان احب الأعمال الیہ العمل الصالح الذی یدوم علیہ  
العبد و ان کان یسیرا۔

۱۲۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا اسْمَاعِيلُ بْنُ  
عَلِيٍّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ  
عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يقرأ و هو قَاعِدٌ  
فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً۔

۱۲۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي  
حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ إِلَّا  
قَائِمًا حَتَّى دَخَلَ فِي السَّنِّ فَيَجْعَلُ يُصَلِّي جَالِسًا حَتَّى  
إِذْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ قِرَائِهِ أَرْبَعُونَ آيَةً أَوْ ثَلَاثُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا  
و سَجَدَ۔

۱۲۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ  
حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَ لَيْلًا  
طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا أَقْرَأَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَ إِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ  
قَاعِدًا۔

۱۲۱: بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ عَلَى النَّعْفِ مِنْ

### صَلَاةِ الْقَائِمِ

۱۲۲۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثنا  
فُطَيْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
بَابِيَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَ هُوَ  
يُصَلِّي جَالِسًا فَقَالَ: صَلَاةُ الْجَالِسِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ

ذات نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا لیا اس کی قسم مرتے  
دم تک آپ کی بیشتر نماز بیٹھ کر تھی اور آپ کو سب سے  
زیادہ پسند وہ نیک عمل تھا جس پر بندہ مداومت اختیار  
کرے خواہ تھوڑا ہو۔

۱۲۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم (نفل نماز میں) بیٹھ کر قرأت کرتے  
رہتے جب رکوع کرنے لگتے تو چالیس آیات کی بقدر  
کھڑے ہو جاتے۔

۱۲۲۷: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کو رات کے نوافل کھڑے ہو کر پڑھتے ہی دیکھا۔  
یہاں تک کہ آپ کی عمر زیادہ ہو گئی تو آپ بیٹھ کر نماز  
پڑھنے لگے۔ حتیٰ کہ جب آپ کی (مقررہ مقدار)  
قرأت میں سے تیس چالیس آیات رہ جاتیں تو کھڑے  
ہو کر پڑھتے اور (رکوع و) سجود میں چلے جاتے۔

۱۲۲۸: حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی کہتے ہیں کہ میں نے  
سیدہ عائشہ سے نبی ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا۔ تو فرمایا  
آپ کسی رات کھڑے ہو کر طویل نماز پڑھتے اور کسی  
رات بیٹھ کر طویل نماز پڑھتے۔ جب کھڑے ہو کر قرأت  
کرتے تو کھڑے کھڑے ہی رکوع میں چلے جاتے اور  
جب بیٹھ کر قرأت کرتے تو بیٹھے بیٹھے رکوع کر لیتے۔

باب: بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کھڑے ہو کر نماز

پڑھنے سے آدھا ثواب ہے

۱۲۲۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
قریب سے گزرے تو فرمایا: بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز  
(ثواب کے اعتبار سے) آدھی ہے کھڑے ہو کر پڑھنے

القائم

والے کی نماز سے۔

۱۲۳۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا يَشْرُبُنْ عُمَرُ  
ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مَعْدٍ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فَرَأَى أَنَا  
يُصَلُّونَ قُعُودًا فَقَالَ: صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النَّصِيفِ مِنْ صَلَاةِ  
الْقَائِمِ.

۱۲۳۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو دیکھا کچھ لوگ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو فرمایا: بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز آدمی ہے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز سے۔

۱۲۳۱: حَدَّثَنَا يَشْرُبُنْ هَلَالُ الصُّوَّافِ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ  
عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّيُ قَاعِدًا قَالَ: مَنْ صَلَّى قَائِمًا  
فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ  
صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ.

۱۲۳۱: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے مرد کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھا۔ فرمایا: جس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو یہ افضل ہے اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی تو اس کو کھڑے ہونے والے سے آدھا ثواب ملے گا اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی تو اس کو بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ملے گا۔

۱۲۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ

باب: رسول اللہ ﷺ کے مرض الوفا کی نمازوں کا بیان

۱۲۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ  
عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ  
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ لَمَّا ثَقُلَ جَاءَ بِلَالٌ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ: مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَجُلٌ  
أَسِيفٌ تَغِييُ رَقِيقٌ وَ مَتَى مَا يَقُومُ مَقَامَكَ يَبْكِي فَلَا  
يَسْتَطِيعُ فَلَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَصَلَّى  
بِالنَّاسِ فَقَالَ: مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُصَلِّ  
بِالنَّاسِ فَإِنَّكُمْ صَوَّاجِبَاتُ يُوسُفَ. قَالَتْ فَأَرْسَلْنَا إِلَى أَبِي

۱۲۳۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب نبیؐ اُس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں انتقال ہوا (اور ابو معاویہ نے کہا جب بیمار ہوئے) تو بلالؓ آپؐ کو نماز کی اطلاع دینے کے لئے آئے۔ تو آپؐ نے فرمایا: ابو بکرؓ سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابو بکرؓ رقیق القلب مرد ہیں جب آپؐ کی جگہ کھڑے ہوں گے (تو آپؐ کے خیال سے) رونے لگیں گے۔ اس لئے نماز بھی نہ پڑھا سکیں گے اگر آپؐ عمرؓ کو حکم دیں اور وہ نماز پڑھائیں (تو یہ اچھا ہوگا)۔ آپؐ نے فرمایا: ابو بکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں۔ تم تو یوسفؑ کے ساتھ والی ہو (جیسے حضرت یوسفؑ کے ساتھ زلیخا نے یہ معاملہ کیا کہ عورتوں کی دعوت کی اور مقصد دعوت نہ تھی بلکہ یوسفؑ کے حسن و جمال

بکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فصلی بالناس فوجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفسه خفة فخرج الى الصلوة يهادي بين رجلين ورجلاه تخطان في الارض فلما احسن به ابو بكر رضي الله تعالى عنه ذهب ليتاخر فاومى اليه النبي صلی اللہ علیہ وسلم ان مکافک قال فجاء حتی احلساه الى جنب ابی بکر رضي الله تعالى عنه فكان ابو بكر رضي الله تعالى عنه ياتم بالنبي صلی اللہ علیہ وسلم والناس ياتون بابی بکر رضي الله تعالى عنه قدم مبارک زمین پر گھس رہے تھے۔ جب ابو بکر کو آپ کی تشریف آوری کا احساس ہوا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی نے اشارہ سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو اور آتے رہے حتیٰ کہ ان دو مردوں نے آپ کو ابو بکر کے ساتھ ہی بٹھا دیا تو ابو بکر نبی کی اور لوگ ابو بکر کی اقتداء کر رہے تھے (یعنی امام نبی تھے اور سیدنا ابو بکر کبر تھے)۔

۱۲۳۳: حدثنا ابو بكر بن ابی تميم ثنا عبد الله بن نمير عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت امر رسول الله ﷺ ابنا بکر رضي الله تعالى عنه ان يصلي بالناس في مرضه فكان يصلي بهم فوجد رسول الله ﷺ خفة فخرج واذا ابو بكر رضي الله تعالى عنه يوم الناس فلما رآه ابو بكر رضي الله تعالى عنه استاخر فآشار اليه رسول الله ﷺ أي كما أنت فجلس رسول الله ﷺ جذاً ابی بکر رضي الله تعالى عنه الى جنبه فكان ابو بكر رضي الله تعالى عنه يصلي بصلاة رسول الله ﷺ والناس يصلون بصلاة ابی بکر رضي الله تعالى عنه.

۱۲۳۴: حدثنا نصر بن علي الجهضمي ثنا عبد الله بن داود من كتابه في بيته قال سلمة بن كهيل ثنا عن نعيم بن ابي هند عن شريط عن سالم بن عبيد قال اغمى على رسول الله ﷺ في مرضه ثم افاق فقال: اخضرت الصلاة. قالوا نعم قال: مروا بلالا

۱۲۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری میں ابو بکر کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ آپ نے نماز پڑھانی شروع کی تو رسول اللہ کو طبیعت ہلکی محسوس ہوئی۔ آپ باہر نکلے تو ابو بکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب ابو بکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ نے اشارہ سے منع فرمایا کہ اپنی حالت پر ہی رہو اور رسول اللہ ابو بکر کے پہلو میں برابر ہی بیٹھ گئے تو ابو بکر نبی کو دیکھ کر نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ ابو بکر کی نماز کے مطابق نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۲۳۴: حضرت سالم بن عبید کہتے ہیں کہ رسول اللہ کو بیماری میں بے ہوش ہو گئی افاقہ ہوا تو فرمایا: کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ صحابہ نے عرض کیا: جی۔ فرمایا: بلال سے کہو کہ اذان دیں اور ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر بے ہوش ہو گئی۔ جب افاقہ ہوا تو پوچھا: کیا نماز کا وقت

فَلْيُؤْذَنُ وَمُرُوا ابا بکر رضى الله تعالى عنه فليصل بالناس ثم اغمى عليه فافاق فقال: احضرت الصلاة! قالوا نعم قال: مرؤ بلالا رضى الله تعالى عنه فليؤذن و مرؤ ابا بکر رضى الله تعالى عنه فليصل بالناس فقالت عائشة رضى الله تعالى عنها ان ابى رجل اسيف فاذا قام ذلك المقام يکى لا يستطيع فلو امرت غيره ثم اغمى عليه فافاق فقال: مرؤ بلالا رضى الله تعالى عنه فليؤذن و مرؤ ابا بکر رضى الله تعالى عنه فليصل بالناس فانکن صواحبن يوسف او صواحبات يوسف قال فامر بلال رضى الله تعالى عنه فاذن و امر ابو بکر رضى الله تعالى عنه فصلى بالناس ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وجد حقه فقال: انظروا الى من اتکى عليه فحاءت بريرة رضى الله تعالى عنها ورجل آخر فانکما عليهما فلما راآ ابو بکر رضى الله تعالى عنه ذهب لیکص فاوما اليه ان اثبت مکانک ثم جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى جلس الى جنب ابى بکر رضى الله تعالى عنه حتى قضى ابو بکر رضى الله تعالى عنه صلاته ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض .

قال ابو عبد الله هذا حديث غریب لم یحدث به غیر نصر بن علقمہ .

۱۲۳۵ : حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن اسرائیل عن ابی اسحق عن الارقم بن شرحبیل عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال لما مرض رسول الله ﷺ مرضه الذى مات فيه کان فی بیت عائشة رضى الله تعالى عنها فقال: ادعوا لى علیا . قالت عائشة رضى الله تعالى عنها

ہو گیا؟ عرض کیا: جی۔ فرمایا: بلال سے کہو کہ اذان دیں اور ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پھر بے ہوش ہو گئی جب افاقہ ہوا تو فرمایا: کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ عرض کیا: جی۔ فرمایا: بلال سے کہو کہ اذان دیں اور ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو عائشہ نے عرض کیا: میرے والد مرد رقیق القلب ہیں جب اس جگہ کھڑے ہوں گے تو (آپ کے خیال سے) رونے لگیں گے اور نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ لہذا اگر آپ کسی اور سے کہہ دیں (تو بہتر ہو گا) پھر بے ہوش ہو گئی پھر افاقہ ہوا تو فرمایا: بلال سے کہو کہ اذان دیں اور ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں تم تو یوسف کے ساتھ والیاں ہو۔ راوی کہتے ہیں پھر بلال کو حکم دیا گیا انہوں نے اذان دی اور ابوبکر کو آپ کا حکم سنایا گیا تو انہوں نے نماز پڑھانی شروع کر دی۔ پھر رسول اللہ کو طبیعت ہلکی محسوس ہوئی۔ تو فرمایا: کسی کو دیکھو کہ میں اس سے سہارا لوں۔ اتنے میں (عائشہ کی باندی) بریرہ اور ایک اور صاحب (عباس یا علی) آئے۔ آپ اُنکے سہارے تشریف لائے۔ جب ابوبکر نے آپ کو تشریف لاتے دیکھا تو پیچھے بٹنے لگے۔ آپ نے اشارہ سے فرمایا: اپنی جگہ ٹھہرے رہو پھر رسول اللہ آ کر ابوبکر کے ساتھ بیٹھ گئے یہاں تک کہ ابوبکر نے نماز پوری کی پھر اسکے بعد رسول اللہ کا انتقال ہو گیا۔

۱۲۳۵ : حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ مرض وفات میں مبتلا ہوئے تو عائشہ کے گھر تھے۔ عائشہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے لئے ابوبکر کو بلائیں۔ حفصہ نے عرض کیا: ہم آپ کے لئے عمر کو بلائیں۔ ام الفضل نے عرض کیا: ہم آپ کے لئے

یا رسول اللہ ندعولک ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ادعوه۔ قالت حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا رسول اللہ ندعوالک عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ادعوه۔ قالت ام الفضل یا رسول اللہ ندعولک العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعم فلما اجتمعوا رفع رسول اللہ ﷺ رأسہ فنظر فسکت فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قوموا عن رسول اللہ ﷺ ثم جاء بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یؤذنه بالصلاة فقال: مروا ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلیصل بالناس۔ فقالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا رسول اللہ ان ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رجل رقیق حصر ومتی لا یراک ینکی والناس ینکون فلو امرت عمر یصلی بالناس فخرج ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فصلی بالناس فوجد رسول اللہ ﷺ من نفسه خفة فخرج یہادی بین رجلین ورجلہن ینحطان فی الارض فلما رآہ الناس سبخوا بابی بکر فذهب لیستأخر قارمًا الیہ النبی ﷺ ائی مکانک فجاء رسول اللہ ﷺ فجلس عن یمینہ وقام ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکان ابو بکر یاتم بالنبی ﷺ والناس یاتمون بابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ابن عباس و اخذ رسول اللہ ﷺ من القراءۃ من حیث کان ینزع ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

قال وکیع: وکذا السنۃ

قال: فمات رسول اللہ ﷺ فی مرضہ ذلک۔ انتقال ہو گیا۔

اصۃ الباب ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں بیماری کی وجہ سے ضعف تھا۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتے ہوں گے اس لیے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آواز سن کر دوسرے مقتدی رکوع وسجدہ کرتے تھے۔ اس باب کی احادیث معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم میں فضیلت رکھتے ہیں۔ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بے مصلے پر کھڑا کیا اور اپنی نیابت کے لیے منتخب فرمایا۔

عباس کو بلائیں؟ فرمایا: ٹھیک ہے۔ جب سب جمع ہو گئے تو رسول اللہ نے سر مبارک اٹھا کر دیکھا اور خاموش ہو گئے تو عمر نے کہا کہ رسول اللہ کے پاس سے اٹھ جائیں۔ پھر بلال نے حاضر ہو کر اطلاع دی کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ تو آپ نے فرمایا: ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو عائشہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابو بکر مرد رقیق القلب اور کم گو ہیں اور جب آپ کو نہ دیکھیں گے تو رونے لگیں گے اور لوگ بھی رونے لگیں گے۔ لہذا اگر آپ عمر کو حکم دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (تو بہتر ہو گا) سو (حسب ارشاد) ابو بکر تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھانے لگے پھر رسول اللہ کو طبیعت ہلکی محسوس ہوئی تو آپ دو مردوں کے سہارے باہر تشریف لائے اور آپ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ جب لوگوں نے آپ کو دیکھا تو ابو بکر کو متوجہ کرنے کے لئے سبحان اللہ کہا وہ پیچھے ہٹنے لگے تو نبی نے اُن کو اشارہ سے فرمایا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو اور رسول اللہ آ کر ان کی دائیں طرف بیٹھ گئے اور ابو بکر کھڑے رہے اور ابو بکر نبی کی افتاء کر رہے تھے اور لوگ ابو بکر کی افتاء کر رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں سے قرأت شروع فرمائی جہاں ابو بکر پہنچے تھے۔ وکیع کہتے ہیں کہ سنت یہی ہے۔ فرمایا کہ پھر اسی بیماری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

۱۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِهِ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے کسی امتی کے پیچھے نماز پڑھنا

۱۴۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَتَابُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَمْرَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ صَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رُكْعَةً فَلَمَّا أَحْسَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَلَاؤَمًا إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتِمَّ الصَّلَاةَ قَالَ: وَقَدْ أَحْسَنْتَ كَذَلِكَ فَأَفْعَلُ.

۱۴۳۶: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ (سفر میں) پیچھے رہ گئے تو ہم لوگوں کے پاس اُس وقت پہنچے کہ عبدالرحمن بن عوفؓ ان کو ایک رکعت پڑھا چکے تھے جب ان کو نبیؐ کی تشریف آوری کا احساس ہوا تو پیچھے ہٹنے لگے تو نبیؐ نے ان کو اشارہ سے فرمایا کہ نماز پوری کروائیں اور (نماز کے بعد) فرمایا: تم نے اچھا کیا ایسا ہی کیا کرو (کہ سفر میں اگر میری آمد کی توقع نہ ہو تو جماعت کروادیا کرو)۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل پر تحسین فرمائی اور آئندہ کے لیے ایسا کرنے کا حکم فرمایا۔ اس سے نماز باجماعت کا اہتمام معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ افضل آدمی مفضل کی اقتداء کر سکتا ہے۔

۱۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنْمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

باب: امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے

۱۴۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَابُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يُعَوِّذُونَهُ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِنْمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رُكِعَ فَأَرْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَأَرْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا.

۱۴۳۷: عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبیؐ بیمار ہوئے تو کچھ صحابہ عیادت کیلئے حاضر ہوئے تو نبیؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ان صحابہ نے کھڑے ہو کر آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو نبیؐ نے ان کو اشارہ سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور سلام پھیرنے کے بعد فرمایا: امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَتَابُ بْنُ سَفْيَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرَعَ عَنْ فَرَسٍ فَجَحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا نَعُوذُهُ. وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا

۱۴۳۸: حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ نبیؐ گھوڑے سے گر پڑے تو آپؐ کی دائیں جانب جھل گئی۔ ہم آپؐ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے جب نماز کا وقت ہوا تو رسول اللہؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپؐ کے

وَصَلُّوا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: اِنَّمَا  
جَعَلَ الْاِمَامَ لِيُؤْتِمَّ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا  
اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ  
اِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَاِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا  
اَجْمَعِينَ

پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی جب نماز پوری کر لی تو فرمایا  
امام کو اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب  
وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی  
رکوع کرو اور جب وہ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہے تو تم  
((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم  
بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۲۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا هُشَيْمُ بْنُ بِشِيرٍ  
عَنْ غَمْرِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ  
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا  
جَعَلَ الْاِمَامَ لِيُؤْتِمَّ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا  
وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ  
وَاِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَاِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا  
قُعُودًا

۱۲۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام اسی لئے مقرر  
کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو  
تم تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب  
((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہے تو تم ((رَبَّنَا وَلَكَ  
الْحَمْدُ)) کہو اور اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم کھڑے ہو  
کر نماز پڑھو اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۲۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ الْمَصْرِيُّ اَنَابَا اللَّيْثُ بْنُ  
سَعْدٍ عَنْ ابْنِ اَبِي اَرْبَابٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ  
اشْتَكَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّيَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَاَبُو  
بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَكْبُرُ يَسْبِقُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ  
فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَرَأَانَا قِيَامًا فَاشارَ اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيَا بِصَلَاتِهِ  
قُعُودًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اِنْ كُنْتُمْ اَنْ تَفْعَلُوا فَعَلِ الْفَارِسُ  
وَالرُّومُ يَقُومُونَ عَلٰى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا اَنْتُمْ  
بِاِمْتِكُمْ اِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَاِنْ صَلَّى قَاعِدًا  
فَصَلُّوا قُعُودًا

۱۲۴۰: جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ بیمار تھے۔ ہم نے  
آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور  
ابوبکر تکبیر کہہ کر لوگوں کو آپ کی تکبیر سنارہے تھے۔ آپ  
نے ہماری طرف التفات فرمایا تو ہمیں کھڑے دیکھ کر اشارہ  
فرمایا۔ ہم بیٹھ گئے اور آپ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی  
اور جب سلام پھیرا تو فرمایا: قریب تھا کہ تم فارس و روم  
والوں کا سائل کرتے وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے  
رہتے ہیں جبکہ بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں آئندہ ایسا نہ کرنا اپنے  
اماموں کی اقتداء کرو اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی  
کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

### باب: نماز فجر میں

#### قنوت

۱۲۴۱: حضرت ابومایک الشجعی - سعد بن طارق فرماتے ہیں

### ۱۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي

#### صَلَاةِ الْفَجْرِ

۱۲۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ



کہ میں نے اپنے والد محترم سے کہا اباجان آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین کے پیچھے اور تقریباً پانچ سال یہاں کوفہ میں حضرت علیؑ کے پیچھے نمازیں ادا کیں۔ کیا وہ فجر میں قنوت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا بیٹا یہ نئی چیز نکالی گئی ہے۔

۱۲۴۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر میں قنوت پڑھنے سے روک دیا گیا۔

۱۲۴۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح میں قنوت پڑھتے اور عرب کے بعض قبائل کے لئے ایک ماہ بدعا فرماتے رہے پھر چھوڑ دیا۔

۱۲۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کا سلام پھیرا تو یہ دعا مانگی ”اے اللہ! ولید بن ولید سلمہ بن ہشام عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ کے کمزور مسلمانوں کو چھٹکارا عطا فرما۔ اے اللہ! مضر قبیلہ پر سخت گرفت فرما اور ان پر یوسف علیہ السلام کے قحط کی طرح قحط ڈال دے۔“

☆ خلاصۃ الباب: نماز فجر میں قنوت پڑھنے کے بارے میں فقہاء میں اختلاف ہے۔ امام مالک اور امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ فجر کی نماز میں دوسرے رکوع کے بعد قنوت پورے سال شروع ہے۔ اس سلسلہ میں حنفیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ عام حالات میں قنوت فجر مسنون نہیں البتہ اگر مسلمانوں پر کوئی عام مصیبت نازل ہوگئی ہو اس زمانہ میں فجر میں قنوت پڑھنا مسنون ہے جسے ”قنوت نازلہ“ کہا جاتا ہے۔ احادیث باب حنفیہ اور حنابلہ کی دلیل ہیں اور جن احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت پڑھنا ثابت ہے وہ قنوت نازلہ پر محمول ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے مفارقت تک قنوت پڑھتے رہے اس کا معنی یہ ہے کہ فجر کی نماز میں طویل قیام ہمیشہ فرماتے تھے معروف قنوت مراد نہیں۔ حنفیہ قنوت نازلہ اور فجر کی نماز میں طویل قیام کے قائل ہیں۔ اس طرح تمام احادیث میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

اذریس و حفص بن غناب و یزید بن ہارون عن ابی مالک الاشجعی سعد بن طارق قال قلت لابی یابن ابی انک قد صلیت خلف رسول اللہ ﷺ و ابی بکر و عمر و عثمان و علی ہاتھنا بالکوفۃ نحو من خمس سنین فکانوا یفتنون فی الفجر فقال ای بنی محدث

۱۲۴۲: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الضَّبِّي ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى زُبَيْرُ ثَنَا غُنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ.

۱۲۴۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو أَعْلَى حَيٍّ مِنْ أَحِبَاءِ الْعَرَبِ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَ.

۱۲۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلَيْدَيْنِ الْوَلَيْدَ وَ سَلْمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَ الْمُسْتَضْعِفَيْنِ بِمَكَّةَ الْيَتِيمَ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ.

## ۱۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ

### بَاب: نماز میں سانپ، بچھو کو مار ڈالنا

۱۴۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران بچھو اور سانپ کو مار ڈالنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۱۴۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا قَالَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ضَمُصَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْعُقْرَبِ وَالْحَيَّةِ.

۱۴۳۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بچھو نے ڈسا تو ارشاد فرمایا: اللہ کی لعنت ہو بچھو پر تمہاری کو چھوڑے ہے نہ غیر نمازی کو تم اس کو حل و حرم میں قتل کر سکتے ہو۔

۱۴۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ وَالْعَبَّاسُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَا قَالَا عَلِيُّ بْنُ قَابِطٍ الثُّعْلَانِيُّ قَالَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَدَغَتِ النَّبِيَّ عُقْرَبٌ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْعُقْرَبَ مَا تَدْعُ الْمُصَلِّيَّ وَ غَيْرَ الْمُصَلِّيِ اقْتُلُوهُمَا فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ.

۱۴۳۷: حضرت ابن ابی رافع اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ایک بچھو مار ڈالا۔

۱۴۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا قَالَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَا مَسْدَلٌ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَتَلَ عُقْرَبًا وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ.

☆ خلاصہ الباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موذی جانوروں اور حوام الارض کو دوران نماز بھی مار ڈالنا جائز ہے کہ کہیں کوئی نقصان نہ پہنچادیں۔

## ۱۴۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ

### بَاب: فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنا ممنوع ہے

۱۴۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أَسْمَاعَةَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَلَاتَيْنِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

۱۴۳۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عصر کے بعد

۱۴۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قُرْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى

تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. ۱۲۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا

غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں۔

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا غَفَّانُ ثنا هِشَامُ ثنا قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِي رَجُلٌ مَرَضِيٌّ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

۱۲۵۰: حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ میرے سامنے بہت سی پسندیدہ شخصیات نے شہادت دی جن میں سب سے زیادہ پسندیدہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شخصیت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک کسی قسم کی کوئی بھی نماز نہیں۔

☆ خلاصۃ الباب اس مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ اوقات مکروہہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اوقات ثلاثہ یعنی طلوع، استواء اور غروب کے اوقات اور دوسرے نماز عصر اور نماز فجر کے بعد کے اوقات۔ پہلی قسم کے بارے میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ اس میں ہر قسم کی نماز ناجائز ہے۔ خواہ فرض ہو یا نفل۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک فرائض جائز ہیں اور نوافل ناجائز۔ البتہ امام شافعی کے نزدیک نوافل ذوات الاسباب بھی جائز ہیں۔ نوافل ذوات الاسباب کا مطلب ان کے نزدیک یہ ہے کہ ایسے نوافل جن کا سبب بندہ کے اختیار کے علاوہ کوئی اور چیز بھی ہو۔ مثلاً تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد نماز شکر نماز عید کسوف وغیرہ۔ رہی اوقات مکروہہ کی دوسری قسم یعنی نماز فجر اور نماز عصر کے بعد کے اوقات سوان کے بارے میں امام شافعی کا مسلک یہی ہے کہ ان میں فرائض اور نوافل ذوات الاسباب دونوں جائز ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک ان اوقات میں فرائض تو جائز ہیں لیکن نوافل خواہ ذوات الاسباب ہوں یا غیر ذوات الاسباب دونوں ناجائز ہیں۔ احادیث باب حنفیہ کا استدلال یہ جن میں بعد الفجر اور بعد العصر نماز سے مطلق منع کیا گیا ہے۔ حنفیہ احادیث تحیۃ المسجد اور جبر بن مطعم کی حدیث: لَا تَمْنَعُوا احَدًا كَوْحَدِثَ بَابٍ مِنْهُ مَخْصُوصٌ مَانِعٌ ہے اور امام طحاوی کے بقول مضطرب الافساد ہے اور اگر یہ روایت صحیح ہو تب بھی اس کا مقصد حرم کے محافظین کو یہ ہدایت کرنا ہے کہ وہ حرم کو ہر وقت کھلا رکھیں اور طواف و نماز پر پابندی عائد نہ کریں۔ احادیث میں اس کی تائید موجود ہے۔ حنفیہ کے موقف کی وجہ ترجیح یہ ہے کہ نبی کی احادیث زیادہ ہیں لہذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ ممانعت پر عمل کیا جائے کیونکہ ان اوقات کو مشغول بالفرائض قرار دیا گیا ہے۔ لہذا اس وقت میں نوافل تو ناجائز ہوں گے لیکن فرائض کسی بھی قسم کے ہوں وہ جائز ہیں کیونکہ وقت کا موضوع لہ وہی ہیں۔

۱۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَاتِ الَّتِي تُكْرَهُ

باب: نماز کے مکروہ

فِيهَا الصَّلَاةُ

اوقات

۱۲۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْخُرَى قَالَ: نَعَمْ جَوْفُ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ

۱۲۵۱: حضرت عمرو بن عبسہؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: کیا ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی ایک وقت دوسرے وقت سے زیادہ پسند اور محبوب ہو؟ فرمایا: جی! رات کا بالکل درمیانی حصہ (اللہ تعالیٰ کو باقی اوقات سے زیادہ محبوب ہے) لہذا صبح کے

فصل ما بدالك حتى يطلع الصبح ثم اتته حتى تطلع الشمس وما دامت كائناتها حجة حتى تبيض ثم صل ما بدالك حتى يقوم العمود على ظله ثم اتته حتى تزيع الشمس فان جهنم تسجر نصف النهار ثم صلى ما بدالك حتى تصلي العصر ثم اتته حتى تغرب الشمس فانها تغرب بين قرني الشيطان وتطلع بين قرني الشيطان.

طلوع تک جتنا چاہو نماز پڑھتے رہے ( فجر کی سنت اور فرض کے علاوہ باقی نمازوں سے ) رک جاؤ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو اور جب تک ڈھال کی طرح رہے ( رک رہو ) یہاں تک کہ جب خوب کھل جائے تو پھر جتنا چاہو نماز پڑھو یہاں تک کہ ستون اپنے سائے پر قائم ہو تو نماز سے رک جاؤ ( اور رکے رہو ) یہاں تک کہ سورج ڈھلنا شروع ہو

جائے اسلئے کہ نصف النہار کے وقت دوزخ سلگایا جاتا ہے اس کے بعد جتنی چاہو نماز پڑھتے رہو یہاں تک کہ جب عصر کی نماز پڑھو تو پھر رک جاؤ غروب آفتاب تک اسلئے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہی طلوع ہوتا ہے۔

۱۲۵۲: حدثنا الحسن بن داود المنكدری ثنا بن أبي فديك عن الضحاك بن عثمان عن المقبري عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال سأل صفوان بن المعطل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله! اني سائلك عن امر انت به عالم وانا به جاعل قال: وما هو قال هل امن ساعات الليل والنهار ساعة تكره فيها الصلاة قال: نعم اذا صليت الصبح فدع الصلاة حتى تطلع الشمس فانها تطلع بقرني الشيطان ثم صل فالصلاة محضورة متقبلة حتى تستوي الشمس على رأسك كما الرمح فاذا كانت على رأسك كالرمح فدع الصلاة فان تلك الساعة تسجر فيها جهنم وتفتح فيها ابوابها حتى تزيع الشمس عن حاجبك الايمن فاذا زالت فالصلاة محضورة متقبلة حتى تصلي العصر ثم دع الصلاة حتى تغيب الشمس.

۱۲۵۲: ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ صفوان بن معطل نے رسول اللہؐ سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں آپؐ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں جو آپؐ کو معلوم ہے اور مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا: کیا بات ہے؟ عرض کیا کہ دن رات کی ساعات میں سے کسی ساعت میں نماز مکروہ بھی ہے؟ فرمایا: جی! جب صبح کی نماز پڑھ لو تو طلوع آفتاب تک نماز چھوڑ دو کیونکہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اسکے بعد نماز پڑھو اس نماز میں فرشتے حاضر ہونگے اور قبول ہوگی یہاں تک کہ آفتاب نیزے کی مانند سیدھا سر پر آجائے تو نماز چھوڑ دو کیونکہ اس وقت دوزخ کو بھڑکایا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے کھولے جاتے ہیں یہاں تک کہ سورج تمہارے دائیں ابرو سے ڈھل جائے تو پھر اسکے بعد کی نماز میں فرشتے بھی حاضر ہونگے اور قبول بھی ہوگی یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھو تو پھر نماز چھوڑ دو غروب آفتاب تک۔

۱۲۵۳: حدثنا اسحق بن منصور ابنا عبد الرزاق ابنا مغمز عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن أبي عبد الله الصنابحي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان

۱۲۵۳: ابو عبد اللہ صناہجیؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے یا یوں فرمایا کہ سورج کے ساتھ شیطان کے دو سینگ بھی نکلتے ہیں جب

الشَّمْسُ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ (او قال يَطْلُعُ مَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ) فَاِذَا اُزْتُفِعَتْ فَارْقَهَا فَاِذَا كَانَتْ فِي وَسْطِ السَّمَاءِ قَارِنَهَا فَاِذَا دَلَكَتْ (او قال زالت) فَارْقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارِنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارْقَهَا فَلَا تُصَلُّوا هَذِهِ السَّاعَاتِ الثَّلَاثِ۔

آفتاب بلند ہو جائے تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب آسمان کے وسط میں ہو تو یہ ساتھ مل جاتا ہے اور جب وہ ڈھل جائے تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب غروب ہونے لگتا ہے تو پھر آ کر ساتھ مل جاتا ہے اور جب غروب ہو چکتا ہے تو جدا ہو جاتا ہے اس لئے ان تین اوقات میں نماز نہ پڑھو۔

**خلاصۃ الباب** ☆ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ اوقات مشرکین کی عبادت کے اوقات ہیں۔ جو اللہ کے سوا سورج کی پرستش کرتے ہیں تو ان اوقات میں گویا خدا کی عبادت جائے لیکن مشرکین کی مشابہت کی وجہ سے مکروہ اور منع ٹھہری۔ یہاں ایک اعتراض ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ زمین گروی ہے اور وہ سورج کے گرد گھومتی ہے اب جو لوگ منطقہ البروج کے تحت میں زمین کے چاروں طرف رہتے ہیں ان میں کوئی وقت اس سے خالی نہ ہوگا۔ یعنی کہیں دوپہر ضرور ہوگی۔ اور کہیں طلوع ہوتا ہوگا اور کہیں غروب ہوتا ہوگا پس ہر وقت میں نماز منع ٹھہرے گی اور اس کا جواب یہ ہے کہ ہر ایک ملک والوں کو اپنے طلوع اور غروب اور استواء سے غرض ہے دوسرے ملکوں سے غرض نہیں۔ پس جس وقت ہمارے ملک میں زوال ہو جائے تو نماز درست ہوگی حالانکہ جس وقت ہمارے ہاں زوال ہوا ہے اس وقت ان لوگوں کے پاس جو مغرب کی طرف بٹے ہوئے ہیں استواء کا وقت ہوتا ہے ایک اور اعتراض ہوتا ہے وہ یہ کہ جب آفتاب کسی وقت میں خالی نہ ہوا یعنی کسی نہ کسی ملک میں اس وقت استواء ہوگا اور کسی نہ کسی ملک میں اس وقت طلوع ہوگا اور کسی نہ کسی ملک میں غروب تو شیطان آفتاب سے جدا کیونکر ہوگا بلکہ ہر وقت آفتاب کے ساتھ رہے گا اور اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک جو شیطان آفتاب پر متعین ہے وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اور آفتاب کے ساتھ ہی ساتھ پھرتا ہے لیکن جدا ہونے سے یہ غرض ہے کہ آفتاب کے ساتھ ہی وہ ہماری سمت سے ہٹ جاتا اور مشرکوں کی عبادت کا وقت ہمارے ملک میں تو بہر حال ختم ہو جاتا ہے اور ہم کو نماز پڑھنا اور عبادت کرنا درست ہو جاتا ہے گو نفس الامر میں وہ آفتاب سے جدا نہ ہو اس لئے کہ ہر ساعت کہیں نہ کہیں طلوع اور غروب اور استواء کا وقت ہے واللہ اعلم۔ (مترجم)

### باب: مکہ میں ہر وقت نماز کی رخصت

۱۲۵۴: حضرت جبیر بن مطعمؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبد مناف کے بیٹو کسی کو اس گھر کا طواف کرنے سے اور نماز پڑھنے سے منع نہ کرو جس وقت چاہے دن ہو خواہ رات۔

**باب: جب لوگ نماز کو وقت سے مؤخر کرنے لگیں**

۱۲۵۵: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: شاید تم ایسے لوگوں کو پاؤ جو نماز بے وقت پڑھیں گے اگر تم ان کو پاؤ تو نماز اپنے گھروں میں ہی اس وقت میں پڑھ لینا جس کو تم جانتے پہچانتے ہو (مجھے دیکھ کر) پھر انکے ساتھ نفل کی نیت سے نماز میں شریک ہو جانا۔

۱۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ بِمَكَّةَ فِي كُلِّ وَقْتٍ

۱۲۵۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ تَسْفِيَانُ بْنُ غَيْثَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا اخْذَاطَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى آيَةً سَاعَةً شَاءَ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔

۱۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا إِذَا أَخْرَوْا الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا

۱۲۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا أَبُو بَكْرٍ ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ دَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَعَلَّكُمْ سَتَذَرُكُونُ أَقْوَامًا يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِبَغِيرِ وَقْتِهَا فَإِنْ أَذَرَ كُتْمُوهُمْ فَصَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ لِلْوَقْتِ الَّذِي نَعْرِفُونَ ثُمَّ صَلُّوا مَعَهُمْ وَاجْعَلُوا سُبْحَةً

۱۲۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخُوَيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ ابْنِ فَرْعَنِ النَّبِيِّ قَالَ صَلَّى الصَّلَاةَ لَوْ قُفِيَهَا فَإِنْ أَفْرَكْتَ الْإِمَامَ يُصَلِّي بِهِمْ فَضْلٍ مَعَهُمْ وَقَدْ أَخْرَزْتُ صَلَاتَكَ وَإِلَّا فَهِيَ نَائِلَةٌ لَكَ.

۱۲۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ ابْنِ الْمُثَنَّى عَنْ ابْنِ أَبِي أُمْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَيَكُونُ أُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا فَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا.

۱۲۵۶: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز بروقت ادا کرو پھر اگر تم امام کو لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوا پاؤ تو ان کے ساتھ (بھی) پڑھ لو اور تم اپنی نماز تو محفوظ کر ہی چکے۔

۱۲۵۷: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: عنقریب ایسے حکام ظاہر ہوں گے جو دیگر مشاغل میں مصروفیت کی وجہ سے نماز کو وقت سے بھی موخر کر دیں گے (تو تم وقت میں اپنی نماز پڑھ لینا) اور ان کے ساتھ اپنی نماز نفل کی نیت سے پڑھنا۔

### باب: نماز خوف

۱۲۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ (إِنْ يَكُونُ الْإِمَامُ يُصَلِّي بِطَائِفَةٍ مَعَهُ فَيَسْجُدُونَ سَجْدَةً وَاحِدَةً وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْغَدْوِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ الَّذِينَ سَجَدُوا وَالسَّجْدَةَ مَعَ أَمِيرِهِمْ ثُمَّ يَكُونُونَ مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَيَقْدُمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُصَلُّوا مَعَ أَمِيرِهِمْ سَجْدَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ أَمِيرُهُمْ وَقَدْ صَلَّى صَلَاتَهُ وَيُصَلِّي كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ بِصَلَاتِهِ سَجْدَةً لِنَفْسِهِ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ أَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ فَرَجُلًا أَوْ رَجُلَانَا عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۱۲۵۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے نماز خوف کے بارے میں فرمایا: امام ایک طائفہ کو نماز پڑھائے وہ ایک سجدہ اس کے ساتھ کریں (یعنی ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھ لیں) اور ایک طائفہ ان نماز پڑھنے والوں اور دشمن کے درمیان رہے پھر جنہوں نے اپنے امیر کے ساتھ نماز ادا کی وہ واپس آ کر ان لوگوں کی جگہ لے لیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور جنہوں نے نماز نہیں پڑھی وہ آگے بڑھ کر اپنے امیر کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں پھر امیر (امام) سلام پھیر دے کیونکہ اس کی نماز مکمل ہو چکی اور ہر طائفہ اپنی ایک ایک رکعت الگ الگ پڑھ لے۔ اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو جائے (کہ اس طرح بھی نماز ادا نہ کی جاسکے) تو پیادہ اور سواری کی حالت ہی میں نماز ادا کریں۔

۱۲۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَّابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُومُ

قَالَ: يَعْنِي بِالسَّجْدَةِ الرَّكْعَةَ.

۱۲۵۹: حضرت سہل بن ابی حنظلہؓ نے نماز خوف کے بارے میں فرمایا: امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو جائے اور لوگوں میں سے ایک طائفہ امام کے ساتھ ہو جائے اور دوسرا دشمن کے سامنے لیکن منہ اپنی صف کی طرف

طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَ طَائِفَةٌ مِنْ قَبْلِ الْعُدْوِ وَ وَجُوهُهُمْ إِلَى  
الْصَّفِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رُكْعَةً وَ يَرُكَّعُونَ لِأَنفُسِهِمْ وَ يَسْجُدُونَ  
لِأَنفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ  
أُولَئِكَ وَ يَجِئُ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رُكْعَةً وَ يَسْجُدُ بِهِمْ  
سَجْدَتَيْنِ فَبَيْنَ لَهَا اثْنَتَانِ وَ لَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرُكَّعُونَ رُكْعَةً وَ  
يَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فَسَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ  
الْقُطَّانَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتٍ عَنْ سَهْلِ  
ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ.  
قَالَ قَالَ لِي يَحْيَى أَكْتُبُهُ إِلَى خُبَيْهِ وَ لَسْتُ  
أَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَ لَكِنْ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى.

۱۲۶۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ  
ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ  
صَلَاةَ الْخُوفِ فَرَكَعَ بِهِمْ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّتِي يَلُونَهُ وَالْآخَرُونَ  
قِيَامًا حَتَّى إِذَا نَهَضَ سَجَدَ أُولَئِكَ بِأَنفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ  
تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدِّمُ حَتَّى قَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ وَ تَخَلَّلَ  
أُولَئِكَ حَتَّى قَامُوا مَقَامَ الصَّفِّ الْمُقَدِّمِ فَرَكَعَ بِهِمْ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ وَالصَّفُّ  
الَّذِي يَلُونَهُ فَلَمَّا رَفَعُوا رَأَوْا وَسْهُمْ سَجَدَ أُولَئِكَ سَجْدَتَيْنِ  
وَ كُلُّهُمْ قَدَرَكَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
سَجَدَ طَائِفَةٌ بِأَنفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ وَ كَانَ الْعُدْوُ مِمَّا  
يَلِي الْقِبْلَةَ.

رکھے۔ امام ان کو ایک رکعت پڑھائے اور ایک رکوع  
اور دو سجدوں وہ اپنی جگہ کر لیں پھر وہ دوسرے طائفہ کی  
جگہ آ جائیں اور دوسرا طائفہ آ جائے تو امام ان کو بھی  
ایک رکوع کرائے دو سجدے امام کی دو رکعتیں ہو گئیں  
اور ان کی ایک رکعت پھر وہ بھی ایک رکعت دو سجدوں  
سمیت پڑھیں۔

محمد بن بشار دوسرے طریق سے اس حدیث  
مبارکہ کو مرفوعاً روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یحییٰ  
بن سعید نے بیان فرمایا کہ اس حدیث مبارکہ کو اپنے  
پاس لکھ رکھو۔  
مجھے تو یحییٰ کی حدیث کی مانند یاد ہے دوسری  
طرح یاد نہیں۔

۱۲۶۰: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ  
نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو صلوٰۃ الخوف پڑھائی پہلے  
سب کے ساتھ رکوع کیا پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ  
کے ساتھ والی صف نے سجدہ کیا باقی کھڑے رہے جب  
اگلی صف سجدے سے اٹھی تو دوسروں نے اپنے طور پر دو  
سجدے کئے پھر اگلی صف پیچھے ہو کر دوسری صف والوں  
کی جگہ کھڑی ہو گئی اور پچھلی صف درمیان میں سے آگے  
بڑھی اور پہلی صف کی جگہ کھڑی ہو گئی تو نبی ﷺ نے  
سب کے ساتھ رکوع کیا پھر نبی ﷺ اور آپ کے ساتھ  
والی صف نے سجدہ کیا جب انہوں نے سجدہ سے سر اٹھایا  
تو باقیوں نے دو سجدے اپنے طور پر کر لئے اور سب نے  
نبی ﷺ کے ساتھ رکوع کیا اور ہر طائفہ نے اپنے طور  
پر دو سجدے کئے اور دشمن قبلہ کی طرف تھا۔

☆ خلاصۃ الباب ☆ صلوٰۃ الخوف کا ذکر قرآن حکیم میں اجمالاً ہے۔ تفصیل اس نماز کی احادیث میں ہے: حدیث ۱۲۵۸ پر امام  
ابو حنیفہ نے عمل کیا ہے۔ صاحب فتح القدر علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں یہ اس وقت ہے کہ لوگ ایک امام کی اقتداء پر اصرار کریں  
ورنہ بہتر یہ ہے کہ دو امام ہوں ایک امام ایک گروہ کو نماز پڑھائے اور دوسرا دوسرے گروہ کو۔

## ۱۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

۱۲۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُثَيْرٍ ثَنَا أَبِي ثَنَا  
اسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ  
لَمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا

۱۲۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ  
جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حَالِدُ الْحَدَّادِ  
عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فِرْعَاوْنُ يُجَرُّ ثَوْبَهُ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ  
يَزَلْ يُصَلِّي حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ أَنَا يَزْعُمُونَ  
أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لَمَوْتِ عَظِيمٍ مِنَ  
الْعُظَمَاءِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ  
لَمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا تَجَلَّى اللَّهُ لَشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ  
خَسَعَتْ لَهُ

۱۲۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمَضَرِيُّ ثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي  
حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَصَفَّ النَّاسَ وَرَاءَهُ فَقَرَأَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَمَعَ  
رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ حَمْدَهُ رَبَّنَا  
وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ آدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ  
الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَمَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ آدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ  
الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمْدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ  
ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخَرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ

## بَابُ: سُورَجِ اُور چاند گرہن کی نماز

۱۲۶۱: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی  
انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب تم گرہن  
دیکھو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

۱۲۶۲: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو  
گرہن لگا تو آپ گھبرا کر کپڑے سیٹے ہوئے باہر تشریف  
لائے یہاں تک کہ مسجد میں آ کر نماز میں مشغول رہے حتیٰ  
کہ سورج صاف ہو گیا پھر فرمایا: لوگوں کا خیال ہے کہ  
سورج اور چاند کو کسی بڑے آدمی کی موت کی وجہ سے  
گرہن لگتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کسی کی موت اور  
حیات کی وجہ سے سورج اور چاند کو گرہن نہیں آگا کرتا  
جب اللہ تعالیٰ کسی چیز پر اپنی تجلی (اظہار قدرت) فرماتا  
ہے تو وہ اس کی عاجزی کرنے لگتی ہے۔

۱۲۶۳: سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کی زندگی  
میں ایک بار سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم مسجد کی طرف گئے اور کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہا  
تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں۔ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے طویل قرأت فرمائی پھر اللہ اکبر کہہ کر  
طویل رکوع کیا پھر کہا: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمْدَهُ رَبَّنَا  
وَلَكَ الْحَمْدُ)) پھر کھڑے ہو کر طویل قرأت فرمائی  
لیکن یہ پہلی قرأت کی نسبت ذرا کم تھی پھر اللہ اکبر کہہ کر  
لہار رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے نسبتاً مختصر پھر: ((سَمِعَ  
اللَّهُ لِمَنْ حَمْدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) کہا پھر دوسری  
رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔ تو پھر چار رکوع اور چار سجدے



کئے اور سورج سلام پھیرنے سے قبل ہی صاف ہو گیا پھر آپ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ جل جلالہ کی حسب شان حمد و ثناء کی پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں کسی کی موت و حیات سے ان کو گریہ نہیں لگتا جب تم ان کو گریہ نہ دیکھو تو نماز کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

۱۲۶۴: حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کسوف پڑھائی تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ سنی۔

۱۲۶۵: حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے نماز کسوف پڑھائی تو طویل قیام اور طویل رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر دوبارہ طویل قیام کے بعد طویل رکوع فرمایا پھر سر اٹھایا پھر طویل سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر طویل قیام پھر طویل رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھایا تو دوبارہ طویل قیام اور طویل رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر طویل سجدہ کیا پھر سر اٹھا کر دوسرا سجدہ بھی طویل کیا پھر سلام پھیر کر فرمایا: جنت میرے اتنے قریب آگئی کہ اگر ذرا سی کوشش کرتا تو جنت کا ایک خوش تمہیں لا دیتا اور دوزخ بھی اتنی قریب ہوئی کہ میں نے کہا: اے میرے پروردگار! ابھی تو میں ان لوگوں میں موجود ہوں (اور آپ کا وعدہ ہے کہ جب تک میں لوگوں میں موجود رہوں گا عذاب نہ ہوگا تو پھر یہ دوزخ اتنے قریب کیسے؟)

نافع (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ میں نے دیکھا ایک عورت کو اسکی لمبی نوچ رہی ہے۔ میں نے پوچھا اسکو کیا ہوا؟ تو (فرشتوں نے) بتایا کہ اس نے لمبی کو باندھے رکھا حتیٰ کہ بھوکی مر گئی نہ خود کھلایا نہ کھولا کہ کپڑے مکوڑے (ہی) کھا لیتی۔

رُحُفَاتٍ وَارْبَعٌ سَجْدَاتٍ وَأُنْجِلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَكْشِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزِعُوا إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۲۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: ثنا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عْبَادٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْكُسُوفِ فَلَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا.

۱۲۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثنا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْكُسُوفِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: لَقَدْ دَنَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ حَتَّى لَوْ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهَا لَجِئْتُكُمْ بِقَطَافٍ مِنْ قِطَافِهَا وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّى قُلْتُ: ائِ رَبِّ وَأَنَا فِيهِمْ.

قَالَ نَافِعٌ حَتَّى حَبِثُ أَنَّهُ قَالَ وَرَأَيْتُ امْرَأَةً تَخْدُشُهَا هَرَّةٌ لَهَا فَقُلْتُ مَا شَأْنُ هَذِهِ؟ قَالُوا حَبِثَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ.

**خلاصۃ السباب** ✽ کسوف کے لغوی معنی تغیر کے ہیں پھر عرفاً یہ لفظ سورج گرہن کے ساتھ خاص ہو گیا اور خسوف چاند گرہن کو کہا جاتا ہے۔ یہاں چند مسائل بحث طلب ہیں۔ پہلی بحث یہ ہے کہ بعض محدثین نے یہ اعتراض کیا ہے کہ کسوف شمس (اسی طرح خسوف قمر) کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں ہے بلکہ ایک ایسا واقعہ ہے جو طبعی اسباب کے ماتحت رونما ہوتا ہے۔ جیسے طلوع وغروب اور اس کا ایک خاص حساب مقرر ہے۔ چنانچہ سالوں پہلے بتایا جاسکتا ہے کہ فلاں وقت کسوف یا فسوف ہوگا۔ لہذا اس واقعہ کو خارق عادت قرار دے کر اس پر گھبرانا اور نماز واستغفار کی طرف متوجہ ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے: اولاً تو کسوف و خسوف خواہ اسباب طبعیہ کے ماتحت ہوں، لیکن ہیں تو باری تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا مظہر۔ اس لیے اس کی عظمت و جلال کے اعتراف کے لیے نماز مشروع ہوئی۔ ثانیاً درحقیقت کسوف و خسوف اس وقت کی ایک ادنیٰ جھلک دکھلا دیتے ہیں جب تمام اجرام فلکیہ بے نور ہو جائیں گے۔ اس اعتبار سے یہ واقعات مذکر آخرت ہیں (لہذا ایسے مواقع پر رجوع الی اللہ ہی مناسب ہے) ثالثاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے پچھلی امتوں پر جتنے عذاب آئے ان کی شکل یہ ہوئی کہ بعض ایسے معمولی امور جو روزمرہ اسباب طبعیہ کے ماتحت ظاہر ہوتے رہتے ہیں وہ اپنی معروف حد سے آگے بڑھ گئے تو عذاب کی شکل اختیار کر گئے مثلاً قوم نوح پر بارش اور قوم عاد پر آندھنی وغیرہ۔ اسی بناء پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے کہ جب تیز ہوائیں چلتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو جاتا۔ اس ڈر سے کہ کہیں یہ ہوائیں بڑھ کر عذاب کی صورت نہ اختیار کر لیں۔ چنانچہ ایسے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطور خاص دعاء واستغفار میں مشغول ہو جاتے۔ اسی طرح یہ کسوف و خسوف بھی اگرچہ طبعی اسباب کے تحت رونما ہوتے ہیں لیکن اگر یہ اپنی معروف حد سے بڑھ جائیں تو عذاب بن سکتے ہیں۔ خاص طور سے جدید سائنس کی تحقیق کے مطابق کسوف و خسوف کے لمحات انتہائی نازک ہوتے ہیں کیونکہ کسوف کے وقت چاند سورج اور زمین کے درمیان حائل ہو جاتا ہے تو سورج اور زمین دونوں اپنی شش ثقل سے اسے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان لمحات میں خدا نخواستہ اگر کسی ایک جانب کی کوشش غالب آجائے تو اجرام فلکیہ کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے۔ لہذا ایسے نازک وقت میں رجوع الی اللہ کے سوا چارہ نہیں۔ دوسری بحث صلوٰۃ کسوف کی شرعی حیثیت کے متعلق ہے۔ جمہور کے نزدیک صلوٰۃ کسوف سنت مؤکدہ ہے۔ بعض مشائخ حنفیہ اسی کے وجوب کے قائل ہیں۔ جبکہ امام مالکؒ نے اسے جمعہ کا درجہ دیا ہے۔ تیسری بحث صلوٰۃ کسوف کے طریقہ سے متعلق ہے۔ حنفیہ کے نزدیک صلوٰۃ کسوف اور عام نمازوں میں کوئی فرق نہیں۔ (چنانچہ اس موقع پر دو رکعتیں معروف طریقہ کے مطابق ادا کی جائیں) جبکہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک صلوٰۃ کسوف کی ہر رکعت دو رکوعات پر مشتمل ہے۔ ان حضرات کے استدلال حضرت عائشہ اور حضرت اسماؓ حضرت ابن عباسؓ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کی معروف روایات سے ہے جو صحاح میں مروی ہے اور ان میں دو رکوع کی تصریح پائی جاتی ہے۔ حنفیہ کا استدلال ان احادیث سے ہے جو ایک رکوع پر دلالت کرتی ہیں:

(۱) پہلی دلیل صحیح بخاری میں حضرت ابوبکرؓ کی روایت ہے۔ (۲) دوسری دلیل نسائی میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت ہے۔ (۳) تیسری دلیل حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو نسائی میں مروی ہے۔ (۴) چوتھی دلیل نسائی میں قبیلہ بن مخارق بن ہلالی کی روایت ہے۔ (۵) پانچویں دلیل مسند احمد میں حضرت محمود بن لبید کی روایت ہے۔

ان تمام روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ کسوف کو نماز فجر کی طرح پڑھنے کا حکم دیا اور اس میں کوئی نیا طریقہ اختیار کرنے کی تلقین نہیں فرمائی۔ جہاں تک ائمہ ثلاثہ کی متدل روایات کا تعلق ہے سو ان کا جواب یہ ہے کہ صلوٰۃ کسوف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاشبہ دو رکوع ثابت ہیں بلکہ پانچ رکوع تک کا بھی روایات میں ثبوت ملتا ہے لیکن یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی اور واقعہ یہ تھا کہ اس نماز میں بہت سے غیر معمولی واقعات پیش آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت اور جہنم کا نظارہ کرایا گیا لہذا اس نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر معمولی طور پر کئی رکوع فرمائے۔ ان میں سے بعض رکوع جزو صلوٰۃ نہیں تھے بلکہ سجدہ شکھ کی طرح رکوعات تھیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھیں اور ان کی ہیئت نماز

کے عام رکوعات سے کسی قدر مختلف تھی۔ یہی وجہ ہے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان رکوعات کو شمار کیا اور ایک سے زائد رکوع کی روایت کر دی اور بعض نے ان کو شمار نہیں کیا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اول تو ان رکوعات زائدہ میں روایات کا اختلاف ہے جس کی کوئی توجیہ اس کے سوا ممکن نہیں۔ دوسرے نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ دیا اس میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحۃ امت کو یہ حکم دیا کہ: ((فاذا رأيتم من ذلك شيئا فصلوا حدث صلوة مكتوبة صليتموها)) پس جب تم اس سے کچھ دیکھو تو فرض نماز کی طرح پڑھو۔ اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف امت کو ایک سے زائد رکوع کی تعلیم نہیں دی بلکہ اس کے خلاف تصریح فرمائی کہ یہ نماز فجر کی نماز کی طرف ادا کرو۔ اگر ایک سے زائد رکوع جزو صلوٰۃ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حکم نہ دیتے۔ حاصل یہ ہے کہ حنفیہ کی وجوہ ترجیح یہ ہیں:

(۱) تعداد رکوع کی تمام روایات فعلی ہیں جبکہ حنفیہ کی مستدلات قولی بھی ہیں اور فعلی بھی۔ (۲) حنفیہ کے مستدلات عام نمازوں کے اصول کے مطابق ہیں (۳) حنفیہ کے قول پر تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے اور شافعیہ کے قول پر بعض روایات کو چھوڑنا پڑتا ہے (۴) اگر کسوف میں تعداد رکوع کا حکم ہوتا تو ایک غیر معمولی بات ہوتی اور ممکن نہیں تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حکم کو واضح طور سے بیان نہ فرمائیں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کے بارے میں پورا خطبہ بھی دیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایک قول بھی ایسا مروی نہیں جس میں تعداد رکوع کی تعلیم دی گئی ہو۔

### باب: نماز استسقاء

### ۱۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

۱۲۶۶: حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن کنانہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک حاکم نے سیدنا ابن عباسؓ کی خدمت میں نماز استسقاء کے متعلق دریافت کرنے کے لئے بھیجا تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ان کو خود پوچھ لینے سے کیا مانع ہوا؟ پھر فرمایا کہ (نبیؐ) تو وضع کے ساتھ آرائش و زینت کے بغیر خشوع کے ساتھ آہستگی اور متانت کے ساتھ زاری کرتے ہوئے تشریف لائے اور نماز عید کی مانند دو رکعتیں ادا فرمائیں اور تمہاری طرح یہ خطبہ نہیں پڑھا۔

۱۲۶۷: حضرت عباد بن تمیم کہتے ہیں کہ میرے والد اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ کی طرف نکل گئے نماز استسقاء کے لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رو ہوئے اور چادر پٹئی اور دو رکعتیں پڑھیں۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

مسعودی کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر بن محمد بن

۱۲۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا ثنا وَ كَيْعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُرْسِلَنِي أَمِيرٌ مِنَ الْأُمَرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اسْأَلُهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ بَنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَسْأَلَنِي قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَدِّلًا مُتَحَشِّعًا مُتَرَسِّلًا مُتَضَرِّعًا فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ.

۱۲۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَادَ بْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ أَبِي عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلْبُ رِداءُهُ وَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

فَالْأَمْرُ بِالنَّاسِ أَنْ يَتَوَكَّلُوا عَلَى اللَّهِ وَفِيهِمْ مَنْ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا بَكْرٍ  
بْنُ مُحَمَّدٍ بْنَ عَمْرٍو أَجْعَلُ أَغْلَاهُ اسْفَلَةً أَوْ الْيَمِينَ عَلَى  
الشِّمَالِ قَالَ لَا بَلَى الْيَمِينَ عَلَى الشِّمَالِ

عمر و س پوچھا کیا (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) اوپر  
کا حصہ نیچے کیا تھا یا دائیں کا بائیں؟ فرمایا: نہیں! دایاں  
بائیں پر۔

۱۲۶۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ  
قَالَا نَحْنُ وَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يُحَدِّثُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَصَلَّى بِنَا  
رَكْعَتَيْنِ بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللَّهَ وَحَوْلَ  
وَجْهَةِ نَحْوِ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ ثُمَّ قَلَبَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ الْإِيْمَنَ  
عَلَى الْإِيْسَرِ وَالْإِيْسَرِ عَلَى الْإِيْمَنِ

۱۲۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بارش طلب کرنے  
کے لئے گئے آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اذان و  
اقامت کے بغیر۔ پھر ہمیں خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا  
مانگی اور ہاتھ اٹھائے قبلہ کی طرف منہ کیا۔ پھر اپنی چادر کو  
پلٹا تو دائیں جانب کو بائیں کندھے پر کر لیا اور بائیں  
جانب کو دائیں کندھے پر۔

**خلاصۃ الباب** ☆ استسقاء کے معنی بارش طلب کرنا ہے۔ صلوٰۃ الاستسقاء کی مشروعیت پر اجماع ہے اور یہ حدیث اس کی سند  
ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے جو یہ منقول ہے کہ استسقاء میں کوئی نماز مسنون نہیں اس کا مطلب عموماً صحیح سمجھا نہیں گیا۔ دراصل  
ان کا مقصد یہ ہے کہ سنت استسقاء صرف نماز ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ محض دعا و استغفار سے بھی یہ سنت ادا ہو جاتی ہے۔ قرآن  
حکیم میں استغفار کا حکم ہے اور استغفار کے نتیجے میں بارش کا وعدہ کیا گیا ہے اور صرف دعا و استغفار سے سنت استسقاء کا ادا ہو جانا ابو  
مروان اسلمی رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہے کہ ہم حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے تو آپ رضی اللہ  
عنہ نے استغفار سے زیادہ نہیں کیا اور امام ابو حنیفہ کی مراد یہ نہیں ہے کہ صلوٰۃ استسقاء غیر مسنون ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے اس کا ثبوت ناقابل انکار ہے۔ پھر نماز استسقاء کے طریقہ میں یہ اختلاف ہے کہ امام شافعی کے نزدیک نماز استسقاء عیدین  
کی طرح بارہ تکبیرات زائد پر مشتمل ہوتی ہے جبکہ حنفیہ کے نزدیک اس میں تکبیرات زائد نہیں ہیں بلکہ دوسری نمازوں کی طرح  
صرف ایک تکبیر تحریمہ ہے۔ شافعیہ کی دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت باب ہے جس میں عید کی نماز کے ساتھ  
تشبیہ ہے۔ ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ یہ تشبیہ تکبیرات زائد میں نہیں بلکہ نماز کی تعداد و رکعات میدان کی طرف نکلنے اور اجتماع  
میں ہے کیونکہ اگر اس نماز میں تکبیرات زائد ہوتیں تو صحابہ کرامؓ اس کی تصریح ضرور فرماتے۔ چادر کو الٹنا تک قال کے لیے تھا کہ  
جس حالت میں آئے اس حالت میں واپس نہیں جائیں گے۔ پھر انہم ثلاثہ کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں کے لیے چادر الٹنا  
مسنون ہے جبکہ حنفیہ اور بعض مالکیہ کے نزدیک سنت صرف امام کے حق میں ہے۔ یہی مسلک حضرت سعید بن المسیب، عروہ اور  
سفیان ثوری کا ہے۔ حنفیہ کا کہنا یہ ہے کہ روایات میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کا الٹنا آیا ہے اور ایک غیر مد رک  
بالقیاس عمل ہے لہذا اپنے مورد پر بند ہوگا اور مقتدی کو امام پر قیاس کرنا درست نہ ہوگا۔

باب: استسقاء میں

دعا

۱۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ فِي

الِاسْتِسْقَاءِ

۱۲۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو ثَرْيَبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ  
۱۲۶۹: حضرت شریصل بن سمط نے کعب سے کہا: اے کعب

بن مرہ! ہمیں پوری احتیاط سے (کمی بیشی کے بغیر) رسول اللہ کی حدیث سنائیے تو انہوں نے فرمایا ایک صاحب رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ سے بارش مانگئے۔ تو رسول اللہ نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی: ”اے اللہ! ہمیں پانی پلائیے زمین کو بھرنے والا (جس سے تالاب وغیرہ خوب بھر جائیں) خوب برسنے والا جلد برسنے والا نہ کہ دیر سے برسنے والا نفع دینے والا نہ کہ نقصان دینے والا۔“ کعب فرماتے ہیں کہ (آپ کی اس دعا کے بعد) لوگ ابھی جمعہ سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ بارش برسنے لگی۔ کعب فرماتے ہیں کہ پھر

لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بارش زیادہ ہونے کی شکایت کی اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! گھر گرنے لگے۔ تو رسول اللہ نے یہ دعا مانگی: ”اے اللہ ہمارے ارد گرد برسے ہم پر نہ برسے۔ کعب فرماتے ہیں کہ پھر (بارش) چھٹ کر دائیں بائیں ہونا شروع ہو گئی۔

۱۲۷۰: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ ایک دیہات کے رہنے والے صاحب نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے پاس ایسی قوم کی جانب سے آیا ہوں جن کے چرواہوں کے پاس توشہ نہیں اور ان کا کوئی نر جانور حرم نہیں اچھالتا (کمزوری کی وجہ سے)۔ آپ منبر پر آئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر یہ دعا پڑھی: ((اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا.....)) [ترجمہ گزر چکا] پھر منبر سے اترے۔ اسکے بعد جس جانب سے بھی کوئی آتا یہی کہتا کہ ہمارے ہاں بارش ہوئی۔

۱۲۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لئے دعا مانگی حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی۔

عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السَّمِطِ أَنَّهُ قَالَ لِكَعْبٍ يَا كَعْبُ بْنُ مُرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! اسْتَسْقِ اللَّهَ قَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مَرِيئًا مَرِيئًا طَبَقًا عَاجِلًا غَيْرَ زَائِبٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍ. قَالَ فَمَا جَمَعُوا حَتَّى أُخِيَرُوا قَالَ فَاتُّوهُ فَشَكُّوا إِلَيْهِ الْمَطَرُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهْدِمُ الْبُيُوتَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَوِّ أَلَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا. قَالِمُ فَجَعَلَ السَّحَابُ يَنْقَطِعُ يَمِينًا وَشِمَالًا.

۱۲۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ أَبُو الْأَخْوَصِ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقَدْ جِئْتُكَ مِنْ عِنْدِ قَوْمٍ مَا يَتَرَوْنَ ذُلَّهُمْ رَاعٍ وَلَا يَخْطِرُ لَهُمْ فَخْلٌ فَصَعِدَ الْمُنْبَرُ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مَرِيئًا طَبَقًا عَاجِلًا غَيْرَ زَائِبٍ. ثُمَّ نَزَلَ فَمَا يَأْتِيهِ أَحَدٌ مِنْ وَجْهِ مِنَ الْوُجُوهِ إِلَّا قَالُوا قَدْ أُخِينَا.

۱۲۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ ابْنِهِ عَنْ بَرَكَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى حَتَّى زَأَيْتُ (أُورُنِي) بَيَاضَ إِبْطِيهِ. قَالَ مُعْتَمِرٌ: أَرَاهُ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

۱۲۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ ثَنَا أَبُو عَقِيلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُمْزَةَ ثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَ أَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ فَمَا نَزَلَ حَتَّى جِئْتُ كُلَّ مِيزَابٍ بِالْمَدِينَةِ فَادَّكَّرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ:

وَأَبْيَضُ يُسْتَقْفَى الْعِمَامُ

بُوجِهٍ ثَمَالِ الْيَتَامَى عِصْمَةً لِلْأَرَامِلِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ.

### ۱۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۱۲۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ اشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خُطِبَ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمَعْ مِنَ النِّسَاءِ فَاتَّاهُنَّ فَذَكَرَهُنَّ وَوَعظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالْصَّدَقَةِ وَبِلَالٌ قَائِلٌ بِيَدَيْهِ هَكَذَا فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَلْقَى الْخُرُصَ وَالْخَاتَمَ وَالشَّيْءَ.

۱۲۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ.

۱۲۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رِجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَخْرَجَ مَرْوَانَ الْمَنْبَرِ يَوْمَ الْعِيدِ فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ الْخُرُجَ مِنَ الْمَنْبَرِ يَوْمَ عِيدٍ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ بِهِ وَبَدَأَتْ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ يَبْدَأُ بِهَا فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ قُضِيَ مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۱۲۷۲: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ بسا اوقات مجھے شاعر کا یہ شعر یاد آ جاتا اور میں دیکھتا منبر پر رسولؐ کے چہرہ انور کو کہ آپؐ کے اترنے سے قبل مدینہ کے تمام پرنا لے بہہ پڑتے۔ (شعر کا ترجمہ ہے) ”اور سفید گورے رنگ کے جن کے چہرے کے طفیل بارش مانگی جائے۔“ یتیموں کی پرورش کرنے والے اور یتیموں کی نگہداشت کرنے والے“ اور یہ ابوطالب کا شعر ہے۔

### باب: عیدین کی نماز

۱۲۷۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول اللہؐ نے خطبہ سے قبل نماز عید پڑھائی پھر خطبہ دیا تو آپؐ کو خیال آیا کہ عورتوں کو آواز نہیں پہنچی تو آپؐ عورتوں کے مجمع میں تشریف لے گئے۔ ان کو وعظ و نصیحت فرمائی اور صدقہ کرنے کی تلقین فرمائی اور بلالؓ نے اپنے ہاتھ اس طرح (یعنی چیز پکڑنے کیلئے) کئے ہوئے تھے اور عورتیں چھلے اٹکھٹھیاں اور دوسرے زیور جمع کروا رہی تھیں۔

۱۲۷۴: حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے روز آذان و اقامت کے بغیر نماز پڑھائی۔

۱۲۷۵: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ مروان نے عید کے روز منبر نکلوا یا اور نماز سے قبل خطبہ شروع کر دیا تو ایک مرد کھڑے ہوئے اور کہا: اے مروان! تو نے سنت کی مخالفت کی کہ منبر عید کے روز نکلوا یا حالانکہ پہلے منبر عید کے روز نہیں نکلوا یا جاتا تھا اور تو نے نماز سے قبل خطبہ دیا حالانکہ خطبہ نماز سے پہلے نہ دیا جاتا تھا۔ تو ابوسعیدؓ نے فرمایا کہ اس مرد نے اپنا فریضہ ادا کر دیا۔ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا جو تم میں سے کسی برائی کو دیکھے پھر اسے قوت سے روک سکے تو

اللہ علیہ وسلم یقول: مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَغَيِّرَهُ  
بِيَدِهِ فَلْيَغْيِرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَسَاهِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ  
فَلْيُغَيِّرْهُ بِذَلِكَ أَوْ بِأَمْرٍ آخَرَ  
اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

۱۲۷۶: حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ لَنَا غَبِيْدُ اللَّهِ  
بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ أَبُو  
بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر حضرت  
عمرؓ سب نماز عید خطبہ سے قبل پڑھتے رہے۔

**خلاصۃ الباب** ۱۵: خلفاء راشدین، ائمہ اربعہ اور جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ عیدین کا خطبہ نماز سے فراغت کے  
بعد مسنون ہے۔ پھر حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک اگر نماز سے پہلے خطبہ دے دیا پھر بھی درست ہے اگرچہ خلاف سنت اور  
مکروہ ہے۔ حدیث باب سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز عید سے پہلے خطبہ دینا سب سے پہلے مروان بن الحکم نے شروع کیا جبکہ  
ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام سب سے پہلے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے شروع کیا اور ایک روایت  
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام سب سے پہلے عثمان بن عفانؓ نے کیا۔ نیز بعض روایات میں اس سلسلہ میں حضرت معاویہؓ اور  
بعض میں زیاد و کانام آیا ہے۔ اس طرح بظاہر تعارض ہو جاتا ہے۔ نیز نماز عید سے قبل خطبہ کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ اس کے  
جواب میں بعض علماء نے ان حضرات سے متعلق روایات پر کلام کیا ہے جبکہ بعض نے فرمایا کہ دراصل حضرت عثمانؓ نے دور  
دراز سے آنے والے لوگوں کی رعایت کے لیے خطبہ کو مقدم کیا تا کہ بعد میں آنے والے حضرات نماز میں شریک ہو سکیں۔  
البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تقدیم خطبہ کی دوسری وجہ بیان کی گئی ہے۔

لیکن راجح یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تقدیم خطبہ کی نسبت شاذ اور حدیث باب کے خلاف ہے۔  
البتہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے تقدیم خطبہ ثابت ہے اور ان کے بعد حضرت معاویہؓ سے بھی غالباً انہوں نے حضرت  
عثمانؓ کی اتباع میں ایسا کیا۔ پھر چونکہ زیاد و حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں بصرہ کا گورنر تھا اس نے بھی حضرت معاویہؓ کی  
اتباع میں تقدیم خطبہ پر عمل کیا۔ اسی طرح مدینہ کے گورنر مروان نے بھی اسی زمانہ میں حضرت معاویہؓ کی اتباع میں اور  
بقول بعض اپنی بعض مصالح کی بناء پر تقدیم خطبہ علی الصلوٰۃ کو اختیار کیا۔ پھر حضرت عثمانؓ حضرت معاویہؓ، مروان بن زیاد کو  
”اول من خطب“ کا مصداق قرار دینا رواۃ کے اپنے اپنے علم کے اعتبار سے ہو سکتا ہے۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت  
معاویہؓ نے اپنے علاقہ میں سب سے پہلے تقدیم خطبہ پر عمل کیا ہو اس لیے ان کو اول من خطب کہا گیا اور مروان اور زیاد  
بھی چونکہ ان کے گورنر تھے اور اس زمانہ میں اپنے اپنے علاقوں میں تقلید یا مصلحتاً انہوں نے بھی تقدیم خطبہ کو اختیار کر رکھا  
تھا اس لیے اول من خطب کی نسبت ان کی طرف بھی کی گئی۔

### باب: عیدین

#### کی تکبیرات

### ۱۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمِّ يُكَبِّرُ الْإِمَامُ فِي

#### صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۱۲۷۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ  
بْنُ عَمَّارٍ بْنُ سَعْدٍ مُوَذِّنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنِي ابْنِي عَنْ  
۱۲۷۷: مُوَذِّنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنِي ابْنِي عَنْ  
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد

ابنہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر فی العیدین فی الأولى سبعا قبل القراءة فی الآخرة خمساً قبل القراءة۔

عیدین میں پہلی رکعت میں قرأت سے قبل سات تکبیرات اور دوسری رکعت میں قرأت سے قبل پانچ تکبیرات کہتے تھے۔

۱۲۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي صَلَاةِ الْعِيدِ سَبْعًا وَخَمْسًا۔

۱۲۷۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید میں سات (۷) اور پانچ (۵) تکبیرات کہیں۔

۱۲۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْعُودٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُيَيْدٍ ابْنِ عَقِيلٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنِ عَثْمَةَ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو ابْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ سَبْعًا فِي الْأُولَى وَخَمْسًا فِي الْآخِرَةِ۔

۱۲۷۹: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات کہیں۔

۱۲۸۰: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ مِهْبَعَةَ عَنْ خَالِدِ ابْنِ يَزِيدٍ وَعَقِيلُ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى سَبْعًا وَخَمْسًا سِوَى تَكْبِيرَتِي الرُّكُوعِ۔

۱۲۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فطر و اضحیٰ میں رکوع کی تکبیر کے علاوہ سات اور پانچ تکبیرات کہیں۔

**خلاصۃ الباب** ☆ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ عیدین کی تکبیرات زوائد کتنی ہیں؟ امام مالک کے نزدیک گیارہ تکبیریں ہیں چھ پہلی رکعت میں (تکبیر تحریرہ کے سوا) اور پانچ دوسری رکعت میں۔ امام شافعی کے نزدیک بارہ تکبیریں ہیں سات پہلی رکعت میں (تکبیر تحریرہ کے سوا) اور پانچ دوسری رکعت میں۔ امام احمد کا مسلک مالکیہ کے مطابق ہے اور یہ سب حضرات رحمہم اللہ اس پر متفق ہیں کہ دونوں رکعتوں میں تکبیریں قرأت سے پہلے ہوں گی۔ حنفیہ کے نزدیک تکبیرات زوائد چھ ہیں تین پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے اور تین دوسری رکعت میں قرأت کے بعد۔ ائمہ ثلاثہ کا استدلال احادیث باب ہیں۔ البتہ اس میں امام شافعیؒ فی الاولی سبعا (پہلی رکعت میں سات) کے الفاظ کو مگر تکبیرات زوائد پر محمول کرتے ہیں اور مالکیہ اور حنابلہ یہ کہتے ہیں کہ ان سات میں ایک تکبیر تحریرہ بھی شامل ہے۔ اس طرح ان حضرات کے درمیان ایک تکبیر کا اختلاف ہو گیا۔ حنفیہ حدیث: ۱۲۷۹ کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس کا مدار کثیر بن عبداللہ پر ہے جو نہایت ضعیف ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ کذاب ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ رکن من ارکان الکذب (یعنی جھوٹ کا رکن ہے) امام ترمذی نے اس حدیث کی جو تحسین کی ہے اس پر دوسرے محدثین نے سخت اعتراض کیا۔ ان حضرات کا دوسرا استدلال ص: ۱۲۸۰ ہے۔ اس میں ابن لہیعہ پر مدار ہے جن کا ضعف (کمزور ہونا) معروف ہے اور بھی طرق کمزور ہیں۔ ابن الجوزی نے التحقیق میں امام احمد بن حنبل کا قول نقل کیا ہے کہ: لیس فی تکبیر العیدین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث صحیح۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عیدین کی تکبیرات کے بارے میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں۔ نواب صدیق حسن خان نے فتح العلام میں اس کے کُل طرق کو دواہیہ (کمزور) لکھا ہے اور ابن رشد مالکی نے تمہید میں نقل کیا ہے کہ اس مسئلہ میں جمع ائمہ اقوال صحابہ کی طرف اس لیے گئے ہیں کہ اس کی بابت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی شئی ثابت نہیں اور اگر ت



تو سخت و سخت کے لحاظ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا اثر زیادہ قوی ہے۔ جس کو حنفیہ نے اختیار کیا ہے۔ حنفیہ کے مستدلات مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) سعید بن العاص نے حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ اور حذیفہ بن الیمان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں تکبیر کیونکر کہتے تھے؟ حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ نے جواب دیا: چار تکبیریں کہتے تھے جو جنازہ پر کہتے ہیں۔ حضرت حذیفہ نے آپ کی تصدیق کی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ نے فرمایا کہ جب میں بصرہ میں وہاں کے لوگوں پر حاکم تھا اتنی ہی تکبیریں کہتا تھا۔ ابو عاص کہتے ہیں کہ میں اس وقت سعید بن العاص کے پاس موجود تھا۔ (۲) حدیث: بعض اصحاب نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کی نماز پڑھائی تو اس میں چار چار تکبیریں کہیں، سلام پھیرنے کے بعد ہماری طرف چہرہ انور سے متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ عیدین کی تکبیریں جنازہ کی تکبیر کی طرح ہیں اس کو نہ بھولو۔ انگوٹھے کو بند کر کے اپنی انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔ (طحاوی) امام طحاوی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن الاسناد ہے اور حقیقت بھی یہی ہے۔ (۳) حضرت ابن مسعود کا اثر ہے جو متعدد طرق سے مروی ہے۔ نیز ابن عباس، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم حضرات کا عمل ہے۔ پھر تابعین کی ایک کثیر تعداد کا مسلک بھی حنفیہ کے مطابق ہے۔ حنفیہ کا ایک استدلال حضرت ابراہیم نخعی کی روایت سے ہو جو شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۳۹ کتاب الجنائز باب التکبیر علی الجنائز میں ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں تکبیرات جنازہ کے بارے میں صحابہ کرام میں اختلاف ہوا تو امیر المؤمنین نے مشورہ کے لیے صحابہ کرام کو بلایا تو انہوں نے کہا: کہ آپ ہمیں مشورہ دیں تو امیر المؤمنین نے فرمایا: نہیں تم لوگ مجھے مشورہ دو میں تمہاری طرح انسان ہوں۔ تو اس کے بعد ان حضرات نے اس پر اجماع کیا کہ چار تکبیریں جنازہ پر ہوں جس طرح عیدین میں چار ہوتی ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اس پر اجماع ہو گیا تھا کہ عیدین میں چار چار تکبیریں ہوں گی۔

## ۱۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ

### الْعِيدَيْنِ

## بَابُ: عِيدِينَ کی نماز

### میں قراءت

۱۲۸۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

۱۲۸۲: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں حضرت عمر بن عبد العزیز عید کے روز باہر تشریف لائے اور ابو واقد لیشی سے کہلا بھیجا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس روز کہاں سے قرأت فرماتے تھے۔ فرمایا سورۃ قاف اور سورۃ قمر۔

۱۲۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ

۱۲۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَتَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ بِـ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾.

۱۲۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَتَانَا سُفْيَانُ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ يَوْمَ عِيدٍ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ قَالَ بِقَافٍ وَ اقْتَرَبْتُ.

۱۲۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَوَّاحِ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ

عن ابن عباس ان النبی ﷺ کان یقرأ فی العیدین ب «سبح اسم ربک الاعلیٰ» و «هل اتاک حدیث العاشیۃ»  
 الاغلیٰ اور «هل اتاک حدیث العاشیۃ» پڑھا کرتے تھے۔

### باب: عیدین کا خطبہ

۱۲۸۴: حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر حدثنا وکیع عن اسماعیل بن ابی خالد قال رأیت ابا کاهل رضی اللہ تعالیٰ عنہ و کان لہ صُحْبَةٌ فحدثنی احیٰ عنہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب علی ناقۃ و حبشی أخذ بخطامہا۔  
 حضرت اسماعیل بن ابی خالد قال رأیت ابا کاهل رضی اللہ تعالیٰ عنہ و کان لہ صُحْبَةٌ فحدثنی احیٰ عنہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب علی ناقۃ و حبشی أخذ بخطامہا۔  
 ۱۲۸۵: حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر ثنا محمد بن غبید ثنا اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن عائدہ هو ابو کاهل قال رأیت النبی ﷺ یخطب علی ناقۃ حسناء و حبشی أخذ بخطامہا۔  
 حضرت قیس بن عائدہ ابو کاهل فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خوبصورت اونٹنی پر خطبہ دیتے دیکھا اور ایک حبشی اس کی ٹکیل تھامے ہوئے تھے۔

۱۲۸۶: حضرت نبط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حج کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اونٹ پر خطبہ دیتے دیکھا۔  
 ۱۲۸۷: حضرت سعد المؤذن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خطبہ کے درمیان تکبیر کہتے تھے اور خطبہ عیدین میں بہت تکبیریں کہتے تھے۔

۱۲۸۸: حضرت ابوسعید خدریٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ عید کے روز تشریف لاتے۔ لوگوں کو دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیرتے پھر قدموں پر کھڑے ہوتے اور لوگوں کی طرف منہ کرتے اور لوگ بیٹھے رہتے۔ آپ فرماتے صدقہ دو صدقہ دو تو عورتیں سب سے بڑھ کر صدقہ دیتیں بالی اگلوٹھی دوسرے زیور۔ اسکے بعد اگر کہیں لشکر روانہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو اسکا ذکر فرماتے ورنہ واپس تشریف لے جاتے۔

۱۲۸۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

۱۲۸۷: حدثنا ہشام بن عمار ثنا عبد الرحمن بن سعید بن عمار بن سعید المؤذن حدثنی ابی عن ایہ عن جده قال کان النبی یمکث بین اصغاف الخطبۃ یمکث التکبیر فی خطبۃ العیدین۔  
 ۱۲۸۸: حدثنا ابو کرب بن ابی اسامۃ ثنا داود بن قیس عن عیاض بن عبد اللہ اخبرنی ابو سعید الخدری قال کان رسول اللہ ﷺ یمکث فی خطبۃ العید فیصلی بالناس رکعتین ثم یسلم فیقف علی رجلیہ فیستقبل الناس و هم جلوس فیقول: تصدقوا تصدقوا! فاکثر من یتصدق النساء بالقرط والخاتم والشیء فان کان لہ حاجۃ یرید ان ینعث بغنا یدکرہ لہم والانصرف۔  
 ۱۲۸۹: حدثنا یحییٰ بن حکیم ثنا ابو یحزب ثنا غبید اللہ بن

۱۲۸۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

عُمَرُ وَ الرَّقِیُّ ثَنَا اِسْمَاعِیلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیُّ ثَنَا ابُو  
الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ یَوْمَ فِطْرٍ اَوْ  
اَضْحٰی فَخَطَبَ قَائِمًا ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَةً ثُمَّ قَامَ.

۱۵۹ : بَابُ مَا جَاءَ فِی اِنْتِظَارِ الْخُطْبَةِ بَعْدَ  
الصَّلَاةِ

۱۲۹۰ : حَدَّثَنَا هَدِیَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ وَ عُمَرُو بْنُ رَافِعٍ  
الْبَجَلِیُّ قَالَا ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰی ثَنَا بِنُ جُرَیجٍ عَنْ عَطَاءٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ الْعِیدَ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ فَصَلَّیْنَا الْعِیدَ ثُمَّ قَالَ : قَدْ قَضِیْنَا الصَّلَاةَ فَمَنْ أَحَبَّ  
اَنْ یَجْلِسَ لِلْخُطْبَةِ فَلْیَجْلِسْ وَ مَنْ أَحَبَّ اَنْ یَلْهَبَ فَلْیَلْهَبْ .  
۱۲۹۰ : بَابُ مَا جَاءَ فِی الصَّلَاةِ قَبْلَ صَلَاةِ

الْعِیدِ وَ بَعْدَهَا

۱۲۹۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعْدٍ ثَنَا  
شُعْبَةُ حَدَّثَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فَصَلَّی بِهُمْ الْعِیدَ ثُمَّ یُصَلِّی  
قَبْلِهَا وَ لَا بَعْدَهَا .

۱۲۹۲ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ کَیْعَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِیُّ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ  
جَدِّهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمْ یُصَلِّ قَبْلَهَا وَ لَا بَعْدَهَا فِی عِیدٍ .

۱۲۹۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا الْهَیْثَمُ بْنُ جَمِیلٍ عَنْ  
عُبَیْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الرَّقِیُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَقِیْلِ بْنِ  
عَطَاءٍ عَنْ یَسَارٍ عَنْ اَبِی سَعْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ لَا یُصَلِّی قَبْلَ الْعِیدِ شَیْئًا فَاِذَا رَجَعَ اِلَی مَنَزِلِهِ  
صَلَّی رَكْعَتَیْنِ .

صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر یا اضحیٰ کے روز تشریف لائے  
اور آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دینا شروع کیا۔ پھر ذرا  
بیٹھ کر دوبارہ کھڑے ہوئے (اور خطبہ دیا)

بَابُ : نماز کے بعد خطبہ کا  
انتظار کرنا

۱۲۹۰ : حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے  
ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید  
میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز عید  
پڑھا کر ارشاد فرمایا : ہم نماز ادا کر چکے سو جو خطبہ کے لئے  
بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے چلا جائے ۔

بَابُ : عید سے پہلے یا بعد  
نماز پڑھنا

۱۲۹۱ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں کو  
عید کی نماز پڑھائی نہ اس سے قبل کوئی نماز پڑھی اور نہ  
ہی بعد ۔

۱۲۹۲ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے  
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید میں نماز سے  
پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی ۔

۱۲۹۳ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید سے پہلے  
کوئی نماز نہ پڑھتے تھے اور جب (نماز سے فارغ ہو  
کر) اپنے گھر تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں پڑھ  
لیتے ۔

## ۱۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدِ مَا شِئًا.

### باب: نماز عید کے لئے پیدل جانا

۱۲۹۴: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لئے پیدل تشریف لے جاتے اور پیدل ہی واپس آتے۔

۱۲۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لئے پیدل تشریف لے جاتے اور پیدل واپس آتے۔

۱۲۹۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ سنت (نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تو) یہ ہے کہ آدمی نماز عید کے لئے چل کر آئے۔

۱۲۹۷: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لئے چل کر آتے۔

### باب: عید گاہ کو ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے آنا

۱۲۹۸: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے لئے جاتے تو سعید بن عاصؓ کے گھر کے قریب سے گزرتے پھر خیمہ والوں کے پاس سے پھر دوسرے راستے سے واپس ہوتے بنی زریق کے رستے سے پھر عمار بن یاسرؓ ابو ہریرہؓ کے گھر کے قریب سے گزر کر بلاط تک واپس آتے۔

۱۲۹۹: حضرت ابن عمرؓ نماز عید کے لئے ایک رستے سے جاتے اور دوسرے رستے سے واپس آتے اور یہ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۱۲۹۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ مَا شِئًا وَيَرْجِعُ مَا شِئًا.

۱۲۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ وَعَبِيدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ مَا شِئًا وَيَرْجِعُ مَا شِئًا.

۱۲۹۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْعِيدِ.

۱۲۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ ثَنَا مِثْدَلٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي الْعِيدَ مَا شِئًا.

### ۱۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ يَوْمَ الْعِيدِ مِنْ طَرِيقٍ وَالرُّجُوعِ مِنْ غَيْرِهِ

۱۲۹۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيدِ سَلَكَ عَلَى دَارِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ثُمَّ عَلَى أَصْحَابِ الْفَسَاطِيطِ ثُمَّ انْصَرَفَ فِي الطَّرِيقِ الْأُخْرَى طَرِيقَ بَنِي زُرَيْقٍ ثُمَّ يَخْرُجُ عَلَى دَارِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَدَارِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى الْبَلَاطِ.

۱۲۹۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ وَيَرْجِعُ فِي أُخْرَى وَيَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْعُلُ ذَلِكَ.

۱۳۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ  
الْحِطَّابِ ثَنَا مُنْذِلٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي زَافِعٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِي الْعِيدَ مَاشِيًا وَ  
يَرْجِعُ فِي غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي ابْتَدَأَ فِيهِ.

۱۳۰۰: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے لئے چل کر آتے اور  
جس راہ سے آتے تھے اس کے علاوہ کسی دوسری راہ سے  
واپس ہوتے۔

۱۳۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا أَبُو ثَمِيلَةَ عَنْ فُلَيْحِ  
بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيدِ رَجَعَ فِي  
غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي أَخَذَ فِيهِ.

۱۳۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے لئے تشریف  
لاتے تو واپسی میں جس راہ سے آئے تھے اس کے علاوہ  
کوئی دوسری راہ اختیار فرماتے۔

### ۱۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّقْلِيسِ

#### يَوْمَ الْعِيدِ

### بَابُ: عِيدِ كَرْدِ كُودِ كَرْدِ

#### اور خوشی منانا

۱۳۰۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ مُغِيرَةَ  
عَنْ غَامِرٍ قَالَ شَهِدَ عِيَاضُ الْأَشْعَرِيُّ عِيْدًا بِالْأَنْبَارِ فَقَالَ  
مَا لِي لَا أَرَاكُمْ تَقْلَسُونَ كُنَّا كَأَنَّ يَقْلَسُ عِنْدَ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ.

۱۳۰۲: حضرت عیاض اشعری نے (عراق کے شہر) انبار  
میں عید کی تو فرمایا کیا ہوا میں تمہیں اس طرح خوشیاں  
مناتا نہیں دیکھ رہا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ہاں خوشیاں منائی جاتی تھیں۔

۱۳۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ اسْرَائِيلَ  
عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ غَامِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كَانَ  
شَيْءٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ الْأَشْيَاءَ  
وَاحِدَةً فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْلَسُ لَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ.

۱۳۰۳: حضرت قیس بن سعد سے روایت کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جو کچھ ہوتا تھا وہ  
سب میں اب بھی دیکھ رہا ہوں سوائے ایک چیز کے وہ یہ  
کہ عید الفطر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
سامنے خوشیاں خوب منائی جاتی تھیں۔

قال أبو الحسن بن سلمة القطان ثنا ابن ديزيل

آدم ثنا شيكان عن جابر عن غامر ح وحدثنا اسراييل

عن جابر عن غامر ح وحدثنا اسراييل عن جابر ح وحدثنا ابراهيم بن نصر ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ  
عَنْ غَامِرٍ نَحْوَهُ.

خلاصۃ الباب ☆ "تَقْلِيسُ" کا معنی خوشیاں منانا نیزے اور تلوار سے کرتب دکھانا ہے۔ بعض حضرات نے  
یہاں گانا بجا کرنے کا ترجمہ کیا یہ درست نہیں کیونکہ گانے باجے کی حدیث میں شدید مذمت اور ممانعت وارد ہوئی ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ((لَيْكُوسُ مِنْ أُمَّتِي أَفْوَاهُ يَسْتَحْلُونَ الْحَرَّ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَافِرَ)) "میری  
امت میں کچھ لوگ آئیں گے جو زنا، ریشم، شراب اور راگ باجوں کو حلال قرار دیں گے۔" (صحیح بخاری) دوسری  
حدیث میں ہے: "میری امت میں کچھ لوگ شراب پیئیں گے مگر اس کا نام بدل کر ان کی مجلسیں راگ باجوں اور گانے

والی عورتوں سے گرم ہوں گی اللہ انہیں زمین میں دھنسا دیں گے اور ان میں سے بعض کو بندر اور خنجر میرے بنا دیں گے۔  
(ابوداؤد ابن ماجہ ابن حبان) (مشاہیر)

## ۱۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَرْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

۱۳۰۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرْهِيْمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى فِي يَوْمِ الْعِيدِ وَالْعِزَّةِ تُحْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا أَبْلَغَ الْمُصَلَّى نَصَبَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي فِيهَا وَذَلِكَ أَنَّ الْمُصَلَّى كَانَ فِضَاءً لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ يَسْتَتِرُ بِهِ.

۱۳۰۵: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى يَوْمَ عِيدٍ أَوْ غَيْرِهِ نَصَبَتْ الْحَرْبَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي فِيهَا وَالنَّاسُ مِنْ خَلْفِهِ.

قَالَ نَافِعٌ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأَمْرَاءُ

۱۳۰۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْعِيدَ بِالْمُصَلَّى مُسْتَتِرًا بِحَرْبَةٍ.

## ۱۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ

فِي الْعِيدَيْنِ

۱۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي يَوْمِ الْفِطْرِ

## بَابُ: عِيدِ كِے رُوزِ برچھی نکالنا

۱۳۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز عید گاہ کی طرف نکلتے تو برچھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اٹھا کر چلتے تھے جب آپ عید گاہ میں پہنچتے تو آپ کے سامنے (بطور سترہ) گاڑ دی جاتی۔ آپ اس کی طرف نماز پڑھتے اس کی وجہ یہ تھی کہ عید گاہ کھلا میدان تھا وہاں کوئی آڑ کی چیز نہ تھی۔

۱۳۰۵: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ عید کے روز یا اور کسی دن (کھلے میدان میں) نماز پڑھتے تو برچھی آپ کے سامنے گاڑ دی جاتی۔ آپ اسکی طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے۔ نافع کہتے ہیں اسی وجہ سے امراء نے برچھی نکالنے کی عادت اختیار کی۔

۱۳۰۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید عید گاہ میں پڑھتے برچھی کی آڑ کر کے (یعنی آگے برچھی گاڑ لیتے تھے)۔

## بَابُ: عورتوں کا عیدین

میں نکلنا

۱۳۰۷: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یوم فطر اور یوم نحر (بقر عید) میں عورتوں کو نکالنے کا حکم دیا ام عطیہؓ کہتی ہیں ہم نے

وَالنَّحْرُ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةٍ فَقُلْنَا أَرَأَيْتَ إِذَا هُنَّ لَا يَكُونُ لَهَا جَلْبَابٌ قَالَ: قَلَّتْ سُبُهَا أُخْتُهَا مِنْ جَلْبَابِهَا.

عرض کیا بتائیے اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو (تو وہ کیسے نکلے؟) فرمایا: اس کی بہن اس کو چادر اوڑھادے۔

۱۳۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخْرِجُوا الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ لِيَشْهَدْنَ الْعِيدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ لِيَجْتَنِبَنَّ الْخَيْضُ مُصَلَّى النَّاسِ.

۱۳۰۸: حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکالو لڑکیوں کو اور پردہ نشین عورتوں کو کہ وہ عید اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں اور جو عورتیں حیض کی حالت میں ہوں وہ لوگوں کے نماز پڑھنے کی جگہ سے الگ رہیں۔

۱۳۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخْرِجُ بَنَاتِهِ وَنِسَاءَ ذِي الْعَيْدَيْنِ.

۱۳۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادیوں اور ازواج مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کو عیدین کے لئے لے جاتے تھے۔

**خلاصۃ الباب ☆ توضیح اللغة:** عواتق جمع عاتق۔ بالغہ یا مراہقہ عورت کو کہتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ عاتق کنواری لڑکی کو کہتے ہیں۔ الخدور: خدر کی جمع ہے۔ وہ کوٹھڑی جس میں کنواری لڑکی بیٹھتی ہے۔ الجلباب: کشادہ کپڑا۔ یہ حدیث عہد نبوی (ﷺ) میں عورتوں کے نماز میں نکلنے پر نص ہے اور اس سے مسجد کی طرف عورتوں کے جانے کا استحباب اور جواز معلوم ہوتا ہے۔ عورتوں کے عیدین میں نکلنے کے بارے میں سلف میں اختلاف رہا ہے۔ بعض نے مطلق اجازت دی ہے۔ بعض نے مطلق ممنوع قرار دیا ہے اور بعض نے اس ممانعت کو جو ان عورتوں کے ساتھ خاص کیا ہے۔ اس بارے میں امام ابو حنیفہ سے ایک روایت جواز کی ہے اور ایک ناجائز ہونے کی اور امام شافعی کے نزدیک لجائز (بوزہی عورتوں) کا عید گاہ میں حاضر ہونا مستحب ہے۔ بہر حال جمہور کے نزدیک جو ان عورت کو نہ ہی جمعہ و عیدین کے لیے نکلنے کی اجازت ہے اور نہ ہی کسی اور نماز کے لیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "اے عورتو! نبی (ﷺ) کی گھروں میں بیٹھ رہو" یہی وجہ ہے کہ ان کا نکلنا فتنہ کا سبب ہے پھر بوزہی عورتوں کے حق میں یہ مضدہ نہیں ہے اس لیے انہیں عیدین کے لیے نکلنے کی اجازت ہے۔ البتہ حنفیہ کے نزدیک ان کے حق میں بھی نہ نکلنا افضل ہے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ عورتوں کو نماز کے لیے نکلنے کا حکم ابتداء اسلام میں دشمنان اسلام کی کثرت ظاہر کرنے کے لیے دیا گیا تھا اور یہ علت اب باقی نہیں رہی۔ علامہ عینی فرماتے ہیں کہ اس علت کی وجہ سے بھی اجازت ان حالات میں تھی جبکہ امن کا دورہ تھا اب جبکہ دونوں علتیں ختم ہو چکی ہیں لہذا اجازت نہ ہونی چاہیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کے حالات معلوم ہو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مسجد میں جانے سے منع فرما دیتے جس طرح بنی اسرائیل کو منع کیا گیا۔ مطلب یہ ہے کہ عہد رسالت میں ایک تو فتنہ کا احتمال کم تھا دوسرے عورتیں بغیر بناؤ سنگار کے باہر نکلا کرتی تھیں اس لیے ان کو نمازوں کی جماعات میں حاضر ہونے کی اجازت تھی لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے بناؤ سنگار اور تزئین کا طریقہ اختیار کیا نیز فتنے کے مواقع بڑھ گئے اس لیے اب انہیں جماعات میں حاضر نہ ہونا چاہیے اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حیات ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس زمانے میں عورتوں کو نماز کے لیے نکلنے کی اجازت نہ دیتے۔ چنانچہ مامتاخرین کا فتویٰ اسی پر ہے کہ اس زمانے میں ان کا مساجد کی طرف نکلنا درست نہیں۔ واللہ اعلم۔



## ۱۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ

## فِي يَوْمٍ

## بَابُ: اِيك دن ميں دو عیدوں

## کا جمعہ ہونا

۱۳۱۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثنا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي زَمْلَةَ الشَّامِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ فِي يَوْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ يَضَعُ قَالَ صَلَّى الْعِيدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ.

۱۳۱۰: ایک صاحب نے حضرت زید بن ارقم سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دن میں دو عیدیں دیکھیں؟ فرمایا جی۔ تو انہوں نے کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے کیا طریق اختیار فرمایا؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عید پڑھا کر جمعہ کی رخصت دیتے ہوئے فرمایا جو جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے (آس پاس کے دیہات سے) آنا چاہے تو وہ جمعہ کی نماز پڑھ لے۔

۱۳۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ ثنا بَقِيَّةُ ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مُغِيرَةُ الضَّبِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمٍ مَكِّكُمْ هَذَا فَمَنْ شَاءَ اجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجْمِعُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۱۳۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن دو عیدیں جمع ہو گئیں جو چاہے اس کے لئے جمعہ کی بجائے عید کی نماز کافی ہو گئی (اب جمعہ کے لئے دوبارہ دیہات سے آنے کی تکلیف نہ کرے) اور ہم تو ان شاء اللہ جمعہ پڑھیں گے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مُغِيرَةَ الضَّبِّيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۱۳۱۲: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمَغْلَسِ ثَنَا مُنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ شَاءَ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَأْتِهَا وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتَخَلَّفَ فَلْيَتَخَلَّفْ.

۱۳۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دونوں عیدیں جمع ہو گئیں تو آپ نے عید کی نماز پڑھا کر فرمایا جو جمعہ کی نماز کے لئے آنا چاہے آجائے اور جو نہ آنا چاہے تو نہ آئے۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث کے ظاہر سے علامہ ابن تیمیہ، ابن القیم اور علامہ شوکانی اس طرف گئے ہیں کہ اگر عید اور جمعہ ایک دن میں اکٹھے ہو جائیں تو جمع ساقط ہو جاتا ہے لیکن جمہور ائمہ اربعہ رحمہم اللہ اس پر متفق ہیں کہ نماز عید کی وجہ سے نماز جمعہ ہرگز ساقط نہ ہوگی اور ترکیب جمعہ بروز عید کا مذکور ہونا مسلکاً ضعیف ہے اور قابل قبول نہیں کیونکہ آیت: ﴿وَإِذَا نَادَى لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَسَعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ﴾ فرضیت جمعہ کے لئے نص صریح عام ہے جس سے یوم عید بھی مخصوص و مستثنی نہیں اور جن آثار سے بعض علماء کرام نے استدلال کیا ہے ان میں رخصت مذکورہ اطراف ۱۰ میلہ، ۱۰ واہل



کے لیے ہے جو عید کی نماز پڑھنے کے لیے مدینہ منورہ آیا جایا کرتے تھے کہ وہ چاہیں تو جمعہ کا انتظار کریں اور چاہیں واپس چلے جائیں۔ شہر والے مراد نہیں ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری کی کتاب الاضاحی باب من یوکل من لحم الاضاحی کے تحت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اثر میں اور امام مالک و طحاوی وغیرہ کی روایات میں اہل العوالی (عوالی والے) کی قید کی تصریح ہے۔ نیز اہل شہر کے حق میں رخصت مذکورہ نہ ہونے کا بڑا قرینہ حدیث باب وانا مجمعون (ہم جمعہ پڑھیں گے) ہے۔ امام شافعیؒ نے کتاب الام میں اس مراد کی تصریح کی ہے

### ۱۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدِ فِي

#### الْمَسْجِدِ إِذَا كَانَ مَطَرٌ

۱۳۱۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ قَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي فَرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا يَحْيَى عُثَيْدَ اللَّهِ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَصَابَ النَّاسَ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ.

### ۱۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ السَّلَاحِ فِي

#### يَوْمِ الْعِيدِ

۱۳۱۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا نَائِلُ بْنُ نَجِيحٍ قَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُلْبَسَ السَّلَاحُ فِي بِلَادِ الْإِسْلَامِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونُوا بِخَضِرَةِ الْعَدُوِّ.

### ۱۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِغْتِسَالِ فِي الْعِيدَيْنِ

۱۳۱۵: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّسِ قَنَا حُجَّاجُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ مِمْوُنَ بْنِ مَهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى.

۱۳۱۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ قَنَا يُونُسُ بْنُ خَالِدٍ قَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَظْمِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ الْفَاكِهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهِ الْفَاكِهِ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ

### باب: بارش میں

#### نماز عید

۱۳۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عید کے روز بارش شروع ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عید گاہ میں نماز عید ادا کرنے کی بجائے) مسجد میں ہی نماز عید پڑھا دی۔

### باب: عید کے روز ہتھیار سے

#### لیس ہونا

۱۳۱۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین میں بلاد اسلامیہ میں ہتھیار لگانے سے منع فرمایا الا یہ کہ دشمن کا سامنا ہو (تو پھر منع نہیں بلکہ ضروری ہے)

### باب: عیدین کے روز غسل کرنا

۱۳۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطر و اضحیٰ کے روز غسل فرمایا کرتے تھے۔

۱۳۱۶: حضرت فاکہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو شرف صحبت حاصل ہے سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطر، نحر اور عرفہ کے روز غسل فرمایا کرتے تھے اور حضرت فاکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسی وجہ

و یوم النحر و یوم عرفة و کان الفاکہ یأمر اہلہ بالغسل  
ہذہ الايام۔  
(سے) ان ایام میں (اپنے) اہل خانہ کو غسل کا حکم دیا کرتے تھے۔

### ۱۷۰: باب فی وقت صلاة العیدین

۱۳۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ الصُّحَّاکِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ غَمْرٍو عَنْ یَزِيدَ بْنِ خُمَیْرٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّاسِ یَوْمَ فِطْرِ أَوْ أَضْحَى  
فَمَنَعَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَمَامَ وَقَالَ إِنَّ كُنَّا لَقَدْ فَرَعْنَا سَاعَنا هَذِهِ وَ  
ذَلِكَ جِئْنَا النَّبِیَّ

### ۱۷۱: باب ما جاء فی صلاة اللیل رکعتین

۱۳۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
يُصَلِّي مِنَ اللَّیْلِ مَثْنِی مَثْنِی

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ  
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ اللَّیْلِ  
مَثْنِی مَثْنِی

۱۳۲۰: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَ عَنْ ابْنِ  
أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَ عَنْ عَبْدِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ  
طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ النَّبِیُّ عَنْ صَلَاةِ اللَّیْلِ فَقَالَ:  
يُصَلِّي مَثْنِی مَثْنِی فَإِذَا أَحَافَ الصُّبْحُ أَوْ تَرَى بِوَاحِدَةٍ

۱۳۲۱: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَكِیْعٍ ثَنَا عِثَامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُصَلِّي بِاللَّیْلِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ

### باب: عیدین کی نماز کا وقت

۱۳۱۷: حضرت عبداللہ بن بسر فطری یا اضحیٰ کے روز  
لوگوں کے ساتھ نکلے تو امام کے تاخیر سے آنے پر تکبیر  
فرمائی اور فرمایا کہ اس وقت تو ہم (نماز خطبہ سے)  
فارغ ہو چکے ہوتے تھے اور یہ تو نفل نماز کا وقت  
ہے۔

### باب: تہجد دو رکعتیں پڑھنا

۱۳۱۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد دو رکعتیں پڑھتے  
تھے۔

۱۳۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو  
رکعت ہے۔

۱۳۲۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق دریافت  
کیا گیا تو فرمایا دو دو رکعت پڑھے جب صبح ہو جانے کا  
اندیشہ ہو تو (دو کے ساتھ) ایک رکعت (شامل کر کے)  
وتر پڑھے۔

۱۳۲۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھا  
کرتے تھے۔

## ۱۷۲ : بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

## مَثْنَى مَثْنَى

۱۳۲۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى.

۱۳۲۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ رُمْحٍ أَنَّنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كَرِيبِ مَوْلَى بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ هَانِئِ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ صَلَّى سُبْحَةَ الضُّحَى ثَمَانِي رُكْعَاتٍ سَلَّمَ مِنْ كُلِّ رُكْعَتَيْنِ.

۱۳۲۴ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَصِيلٍ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ تَسْلِيمَةٌ.

۱۳۲۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ بْنِ الْعُمَيَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ يَعْنِي ابْنَ وَدَاعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَ تَشَهُدُ فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ وَ تَبَاءُ سُ وَ تَمْشِكُونَ وَ تُقْبِعُ وَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهِيَ خَدَاجٌ.

## ۱۷۳ : بَابُ مَا جَاءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۳۲۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ إِيْمَانًا وَ

## بَابُ : دُنْ أَوْرَاتِ فِي نَمَازِ وَدُو

## رُكْعَتِ پڑھنا

۱۳۲۲ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دن اور رات کی نماز دو رکعت ہے۔

۱۳۲۳ : حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرا۔ (یعنی آٹھ رکعات دو دو رکعات کر کے ادا فرمائیں)۔

۱۳۲۴ : حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا ہے۔

۱۳۲۵ : حضرت مطلب ابن وداعہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت پر تشہد ہے اور اللہ جل شانہ کے سامنے اپنی محتاجی اور مسکینی کا اظہار کرنا ہے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اور کہنا کہ اے اللہ میری بخشش فرما دیجئے جو ایسا نہ کرے تو اس کا کام ادھورا ہے۔

## بَابُ : مَا رَمَضَانَ كَ قِيَامِ (تَرَاوَحِ)

۱۳۲۶ : حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید سے رمضان بھر روزے رکھے اور رات کو تراویح

احتساباً غفر لہ ما تقدّم من ذنبہ۔

۱۳۲۷: حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب ثنا مسلمة بن علقمة عن داود ابن ابي هند عن الوليد بن عبد الرحمن الجرجسي عن جبير بن نفير الحضرمي عن ابي ذر قال رضى الله تعالى عنه ضمنا مع رسول الله ﷺ رمضان فلم يقيم بنا شيئا منه حتى بقي سبع ليال فقام بنا ليلة السابعة حتى مضى نحو من ثلث الليل ثم كانت الليلة السادسة التي تليها فلم يقمها حتى كانت الخامسة التي تليها ثم قام بنا حتى مضى نحو من شطر الليل فقلت يا رسول الله لو نفلتنا بقية ليلتنا هذه فقال: انه من قام مع الإمام حتى ينصرف فانه يعدل قيام ليلة. ثم كانت الرابعة التي تليها فلم يقمها حتى كانت الثالثة التي تليها قال فجمع سائده واهله واجتمع الناس قال فقام بنا حتى خشينا ان يفوتنا الفلاح قيل وما الفلاح؟ قال السحور قال نعم لم يبق بنا شيئا من بقية الشهر

پڑھیں اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔  
۱۳۲۷: حضرت ابو ذر فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ رمضان بھر روزے رکھے۔ آپ ہمارے ساتھ ایک بھی تراویح میں کھڑے نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ رمضان کی سات راتیں باقی رہ گئیں۔ ساتویں شب کو آپ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا حتیٰ کہ رات کا تہائی گزر گیا اس کے بعد چھٹی رات قیام نہ فرمایا پھر اسکے بعد پانچویں شب آدھی رات تک قیام فرمایا۔ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بقیہ رات بھی اگر آپ ہمارے ساتھ نفل پڑھیں (تو کیا خوب ہو)۔ فرمایا۔ جس نے فارغ ہونے تک امام کے ساتھ قیام کیا تو اس کا یہ قیام رات بھر کے قیام کے برابر (موجب اجر و ثواب ہے) پھر اسکے بعد چوتھی قیام نہ فرمایا پھر اسکے بعد والی یعنی شب کو آپ نے ازواج اور گھروالوں کو جمع فرمایا اور لوگ بھی جمع ہو گئے۔ ابو ذر فرماتے ہیں کہ پھر نبی نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ ہمیں فلاح فوت ہو جانے کا اندیشہ ہونے لگا۔ عرض کیا: فلاح کیا چیز ہے؟ فرمایا: سحری کا کھانا۔ فرماتے ہیں پھر آپ نے باقی مہینہ ایک رات بھی قیام نہ فرمایا۔

۱۳۲۸: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع و عبيد الله بن موسى عن نصر ابن علي الجهضمي عن النضر بن شيبان ح و حدثنا يحيى بن حكيم ثنا ابو داود ثنا نصر بن علي الجهضمي والقاسم بن الفضل الخداسي كلاهما عن النضر بن شيبان قال لقيت ابا سلمة بن عبد الرحمن فقلت حدثني بحديث سمعته من ابيك يذكره في شهر رمضان قال نعم حدثني ابي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر شهر رمضان فقال: شهر كتب الله عليكم صيامه، وسنت لكم قيامه فمن صامه و

۱۳۲۸: حضرت نصر بن شیبان کہتے ہیں کہ میں ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے ملا اور کہا کہ مجھے رمضان کے متعلق وہ حدیث سنائیے جو آپ نے اپنے والد محترم سے سنی۔ فرمایا جی مجھے میرے والد نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا تذکرہ فرماتے ہوئے فرمایا اس ماہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض فرمائے ہیں اور اس کے قیام (تراویح) کو میں نے تمہارے لئے سنت قرار دیا ہے۔ لہذا جو ایمان کے ساتھ ثواب کی خاطر اس کے روزوں اور تراویح کا اہتمام کرے وہ اپنے گناہوں

قامۃ ایماننا و احسانا خرج من ذنوبہ کیوم ولدنہ سے اس طرح الگ ہو (کر پاک صاف ہو) جائے گا ائمہ جیسے ولادت کے روز تھا۔

☆ خلاصۃ الباب قیام رمضان سے مراد تراویح ہے جو سنت مؤکدہ ہے۔ ائمہ اربعہ اور جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ تراویح کی کم از کم بیس رکعات ہیں البتہ امام مالکؒ سے ایک روایت میں چھتیس اور ایک روایت میں اکتالیس مروی ہیں جبکہ ان کی تیسری روایت جمہور ہی کے مطابق ہے۔ پھر اکتالیس والی روایت میں بھی تین رکعتیں وتر کی اور دو نفلیں بعد الوتر کی شامل ہیں۔ اس لیے روایتیں دو ہی ہیں ایک بیس رکعات کی اور ایک چھتیس رکعات کی پھر ان چھتیس کی اصل بھی یہ ہے کہ اہل مکہ کا معمول بیس رکعات تراویح پڑھنے کا تھا لیکن وہ ہر ترویجہ کے درمیان ایک طواف کیا کرتے تھے۔ اہل مدینہ چونکہ طواف نہیں کر سکتے تھے اس لیے انہوں نے اپنی نماز میں ایک طواف کی جگہ چار رکعتیں بڑھا دیں۔ اس طرح تراویح میں اہل مکہ کے مقابلہ میں سولہ رکعات زیادہ ہو گئیں اس سے معلوم ہوا کہ اصلاً ان کے نزدیک بھی رکعات تراویح بیس تھیں گویا بیس تراویح پر چاروں اماموں کا اتفاق ہے۔

نماز تراویح اول رات پڑھی جاتی تھی اور اب بھی شروع رات میں پڑھی جاتی ہے اور نماز تہجد اخیر رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے پڑھنے کا معمول تھا۔ تراویح کے مسنون ہونے پر اجماع ہے۔ دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے صوم رمضان کو تم پر فرض کیا ہے اور اس میں تم پر اس کے قیام و سنت قرار دیا ہے۔ نیز صحابہ کرامؓ نے جس اہتمام اور پیشگی کے ساتھ تراویح پر عمل کیا ہے وہ بھی تراویح کے سنت مؤکدہ ہونے کی دلیل ہے۔ اس لیے کہ سنت مؤکدہ میں خلفاء راشدین کی سنت بھی شامل ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: ((علیکم بسنتی و سنتہ الخلفاء الراشدین)) اس پر دال ہے۔

### باب: رات کا قیام

### ۱۷۴: بابُ مَا جَاءَ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

۱۳۲۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان تم میں سے ایک کی گدی پر دھائے سے تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ سو اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا نام لے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر کھڑا ہو اور وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر نماز کے لئے کھڑا ہو تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ صبح ہی سے نشاط والا اور خوش طبیعت والا ہو جاتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو صبح سُستی اور بوجھل طبیعت کے ساتھ کرتا ہے بھلائی حاصل نہیں کرتا۔

۱۳۲۹ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْقُدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَائِمَةٍ رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِاللَّيْلِ بِجَلِّ فِيهِ ثَلَاثُ عُقَدٍ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَدَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِذَا قَامَ فَتَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ كُلُّهَا فَيُصْبِحُ نَسِيظًا طَيِّبَ النَّفْسِ قَدْ أَصَابَ خَيْرًا وَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ أَصْبَحَ كَسْبَلًا خَبِيثَ النَّفْسِ لَمْ يُصَبِّ خَيْرًا.

۱۳۳۰: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

۱۳۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا جَرِيرٌ عَنْ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب کا ذکر ہوا جو رات بھر سوتے رہے حتیٰ کہ صبح کر دی۔ فرمایا شیطان نے ان کے کان میں پیشاب کر دیا۔

۱۳۳۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ فلاں کی طرح نہ بن جانا وہ رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔

۱۳۳۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی والدہ نے ان کو نصیحت کی کہ اے میرے پیارے بیٹے رات کو زیادہ نہ سونا اس لئے کہ رات کو زیادہ سونے کی وجہ سے بندہ قیامت کے دن فقیر و محتاج ہو جائے گا۔

۱۳۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رات کو نماز (تہجد) بکثرت پڑھے گا اس کا چہرہ دن کو روشن و چمکدار اور حسین ہوگا۔

۱۳۳۴: حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ لوگ آپ کی طرف جھپٹے اور کہا گیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں تو لوگوں میں میں بھی آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ جب میں نے آپ کے چہرہ انور کو بخور دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا چہرہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں (یعنی آپ دعویٰ نبوت میں سچے ہیں) تو آپ نے پہلی بات یہ فرمائی کہ اے لوگو! سلام پھیلاؤ کھانا کھاؤ اور رات میں جنب لوگ سورت

مَنْصُورٍ عَنْ ابْنِ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ: ذَلِكَ الشَّيْطَانُ بَالَ فِي أُذُنَيْهِ.

۱۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَتَانَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَكُنْ مِثْلَ فَلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ.

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالحسنُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَالعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَالحَدَّثَانِي قَالُوا ثنا سَيِّدُ بْنُ دَاوُدَ ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُكَلِّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمَانَ بِنْتُ دَاوُدَ لِسُلَيْمَانَ يَا بُنَيَّ لَا تُكْثِرِ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَإِنَّ كَثْرَةَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ تَتْرُكُ الرَّجُلَ فَقِيرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ ثنا ثَابِتُ بْنُ مُوسَى أَبُو يَزِيدَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ.

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ عَبْدُ الوَهَّابِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ غُوفِ بْنِ أَبِي جَبَلَةَ عَنْ زُرَّازَةَ ابْنِ أَوْفَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيلَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَنَّتْ فِي النَّاسِ لَا يُنْظَرُ إِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَسَّ وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَتْ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَهُ بِهِ أَنْ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ افْشُوا السَّلَامَ وَاطْعَنُوا السُّعَامَ وَ صَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ بِيَامٍ تَدْخُلُوا

الجنة بسلام.

ہوں نماز پڑھو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۱۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَيْقَظَ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ

باب: رات میں بیوی کو (نماز تہجد کے لئے) جگانا

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ

۱۳۳۵: حضرت ابو سعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی صلی

بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ

اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جب مرد رات میں

الْأَقْمَرِ عَنِ الْأَعْرَبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ

بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بیدار کرے پھر وہ دونوں

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ وَاقْظَ

دو رکعت بھی پڑھ لیں تو وہ بکثرت ذکر کرنے والے مرد

أَمْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا كُفَّتَيْنِ كُتِبَا مِنَ الزَّكَاةِ إِنَّ اللَّهَ كَثِيرٌ

اور بکثرت ذکر کرنے والی عورتوں میں سے شمار ہوں

وَالذَّاكِرَاتِ.

گے۔

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

۱۳۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ رحمت فرمائیں

صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ

اس مرد پر جو رات کو کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَجَمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ

جگائے پھر وہ بھی نماز پڑھے اور اگر بیوی اٹھنے سے انکار

اللَّيْلِ فَصَلَّى وَاقْظَ أَمْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ ابْتَدَأَتْ

کرے تو پانی کی ہلکی سی چھینٹیں ڈال کر اس کو جگائے

فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللَّهُ أَمْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ

اللہ رحمت فرمائے اس عورت پر جو رات کو کھڑی ہو کر نماز

فَصَلَّتْ وَاقْظَتْ زَوْجَهَا فَصَلَّى فَإِنْ ابْتَدَأَتْ فِي

پڑھے اور خاوند کو جگائے کہ وہ نماز پڑھے اگر وہ انکار

وَجْهَهُ الْمَاءَ.

کرے تو اس کو پانی کا چھینٹا مارے۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کم تر درجہ صلوٰۃ الیل کے لیے دو رکعت بھی کافی ہیں اور اس سے زیادہ آٹھ یا دس یا بارہ علماء نے فرمایا ہے کہ اگر نماز نہ ہو سکے تو صرف بستر پر ہی دعا، استغفار کر لے تب بھی غنیمت ہے۔

۱۷۶: بَابُ فِي حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

باب: خوش آوازی سے قرآن پڑھنا

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ ابْنُ ذَكْوَانَ

۱۳۳۷: حضرت عبد الرحمن بن سائب کہتے ہیں کہ حضرت

الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ ابْنِ مَلِيكَةَ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي

لائے انکی بیوائی ختم ہو چکی تھی۔ میں نے ان کو سلام کیا۔

وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَقَدْ كُفَّتْ بَصَرُهُ فَسَلَّمْتُ

فرمایا کون؟ میں نے بتایا تو فرمایا مرحبا بھتیجے! مجھے معلوم

عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا ابْنَ أَخِي بَلْغَنِي

ہوا کہ تم خوش آوازی سے قرآن پڑھتے ہو میں نے

أَنَّكَ حَسَنَ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ یہ قرآن

يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحُزْنٍ فَإِذَا قَرَأْتُمُوهُ فَأَبْكَوا.

ایک فکر آخرت کی لے کر اترتا ہے اس لئے جب تم

فَانْ لَمْ تَبْكُوا فَبَاكُوا وَتَغَنُّوا بِهِ فَمَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِهِ فَلَيْسَ مِنَّا۔ تلاوت کرو تو (فکر آخرت سے) روؤ اگر رونانا آئے تو رونے کی کوشش کرو اور قرآن کو خوش آوازی سے پڑھو جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے (یعنی قواعد تجوید کی رو سے غلط پڑھے) تو وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۳۳۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک بار میں رات کو عشاء کے بعد دیر سے پہنچی تو فرمایا: تم کہاں تھی؟ میں نے عرض کیا: آپ کے ایک صحابی کی قرأت توجہ سے سن رہی تھی اس جیسی قرأت اور آواز میں نے کبھی نہ کسی کی سنی۔ فرماتی ہیں آپؐ کھڑے ہوئے میں بھی ساتھ کھڑی ہوئی تاکہ آپؐ کی بات سنوں۔ پھر آپؐ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ ابو حذیفہ کے آواز اور وہ غلام سالم ہیں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے افراد پیدا فرمائے۔

۱۳۳۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے والا وہ شخص ہے کہ جب تم اس کی قرأت سنو تو تمہیں محسوس ہو کہ اس کے دل میں خشیت الہی ہے۔

۱۳۴۰: حضرت فضالہ بن عبید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے والے کو زیادہ توجہ سے سنتے ہیں۔ بہ نسبت گانے والی کے مالک کے اس کی طرف توجہ بہر کے سنتے ہیں۔

۱۳۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ایک مرد لی قرأت سنی۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا عبد اللہ بن

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشَقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ الْجُمَحِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ ابْطَأْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً بَعْدَ الْعِشَاءِ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ: «إِن كُنْتَ؟» قُلْتُ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِكَ لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَ قِرَائَتِهِ وَصَوْتِهِ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ فَقَامَ وَقُمْتُ مَعَهُ حَتَّى اسْتَمَعَ لَهُ ثُمَّ التَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: (هَذَا سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي أُمَّتِي مِثْلَ هَذَا)۔

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الصَّرِيرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ السَّدَنِيُّ ثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ هِشَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ الَّذِي إِذَا سَمِعْتُمُوهُ يَقْرَأُ حَسِبْتُمُوهُ يَخْشَى اللَّهَ»۔

۱۳۴۰: حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مِسْرَةَ مَوْلَى فَضَالَةَ عَنْ فَصَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُ أَشَدُّ أَذْنَا إِلَى الرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ إِلَى قَيْنَتِهِ»۔

۱۳۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا بَرِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعَ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فَقَالَ: «مَنْ هَذَا؟»



قیس ہیں۔ فرمایا انہیں حضرت داؤد علیہ السلام جیسی سریلی آواز کا (واقر) حصہ عطا ہوا ہے۔

۱۳۴۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زینت دو قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ یعنی خوش آوازی سے پڑھو۔

**خلاصۃ الباب** قرآن مجید کی اپنی کچھ ظاہری و باطنی خوبیاں ہیں ان کے ساتھ ساتھ اگر اس کو اچھی آواز سے پڑھا جائے تو اس کی خوبی اور زیادتی نمایاں ہو جاتی ہے۔ خوبصورت انسان خواہ میسے کپڑوں میں ہو پھر بھی حسین ہی نظر آتا ہے لیکن عمدہ لباس میں یقیناً اس کی خوبصورتی بڑھ جائے گی۔ اس طرح قاری کی آواز قرآن مجید کے لیے گویا لباس کی حیثیت رکھتی ہے۔ قرآن حکیم اپنے تمام حسن و جمال کے باوجود اگر دلکش آواز میں پڑھا جائے تو اس کی رونق اور تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ خوش الحانی کا ایک خاص معیار ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا کہ اس کو سن کر تم محسوس کرو کہ پڑھنے والے کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف و خشیت ہے۔

**باب: اگر نیند کی وجہ سے رات کا**

**ورودہ جائے**

۱۳۴۳: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نیند کی وجہ سے تمام ورد یا کچھ ورد نہ پڑھ سکے پھر فجر اور ظہر کی نمازوں کے درمیان چھوٹا ہو اور پڑھ لے تو ایسے ہی لکھا جائے گا (جیسے کہ) گویا رات (ہی) میں پڑھا۔

۱۳۴۴: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ اٹھ کر نماز پڑھوں گا۔ پھر اس پر نیند کا غلبہ ایسا ہوا کہ سوتے سوتے صبح ہو گئی تو اس کو جس عمل (نماز تہجد) کی اس نے نیت کی اس کا ثواب بھی ملے گا اور اس کی نیند رب کی جانب سے اس

فقیل عبد اللہ بن قیس فقال: لقد أوقى هذا من مزامير آل داود.

۱۳۴۲: حدثنا محمد بن بشر ثنا يحيى بن سعيد و محمد بن جعفر قالنا ثنا شعبه قال سمعت طلحة الیامی قال سمعت عبد الرحمن بن عوسجة قال سمعت البراء بن عازب يحدث قال قال رسول الله زیتوا القرآن بأصواتکم.

**خلاصۃ الباب** قرآن مجید کی اپنی کچھ ظاہری و باطنی خوبیاں ہیں ان کے ساتھ ساتھ اگر اس کو اچھی آواز سے پڑھا جائے تو اس کی خوبی اور زیادتی نمایاں ہو جاتی ہے۔ خوبصورت انسان خواہ میسے کپڑوں میں ہو پھر بھی حسین ہی نظر آتا ہے لیکن عمدہ لباس میں یقیناً اس کی خوبصورتی بڑھ جائے گی۔ اس طرح قاری کی آواز قرآن مجید کے لیے گویا لباس کی حیثیت رکھتی ہے۔ قرآن حکیم اپنے تمام حسن و جمال کے باوجود اگر دلکش آواز میں پڑھا جائے تو اس کی رونق اور تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ خوش الحانی کا ایک خاص معیار ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا کہ اس کو سن کر تم محسوس کرو کہ پڑھنے والے کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف و خشیت ہے۔

**۱۷۷: باب ما جاء فیمن نام عن حزبه**

**من اللیل**

۱۳۴۳: حدثنا احمد بن عمرو بن السرح المصری ثنا عبد الله بن وهب ابانا یونس بن یزید عن ابن شهاب ان السائب بن یزید و غبید الله بن عبد الله الخیراء عن عبد الرحمن بن عبد القاری قال سمعت عمر بن الخطاب یقول قال رسول الله من نام عن حزبه او عن شیء منه فقرأه فیما بین صلاة الفجر و صلاة الظهر کتب له کأنما قرأه من اللیل.

۱۳۴۴: حدثنا هارون بن عبد الله الحمالی ثنا الحسن بن علی الجعفی عن زائدة عن سلیمان الاغمش عن حبیب ابن ابی ثابت عن عبدة بن ابی لبابة عن شریک بن غفلة عن ابی الذرذاء ینبغ به النبی ﷺ قال: من اتی فراشه و هو یسوی ان یقوم فیصلی من اللیل فغلبته عینہ حتی یضبح کتب له ما نوى و کان نومه صدقة علیه

مِنْ رَّبِّهِ.

پر صدقہ ہے۔

۱۷۸: بَابُ فِي كَمْ يَسْتَحِبُّ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ

باب: کتنے دن میں قرآن ختم کرنا مستحب ہے؟

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ

۱۳۳۵: حضرت اوس بن حذیفہ فرماتے ہیں ہم ثقیف کے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَغْلَى الطَّائِفِيِّ عَنْ عُثْمَانَ

وفد کے ساتھ نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے بنی قریش

ابن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ أَوْسِ ابْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ قَدِمْنَا

کے حلیفوں کو حضرت مغیرہ بن شعبہ کے ہاں قیام کروایا اور

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ

بنی مالک کو رسول اللہ نے اپنے ایک قبہ میں ٹھہرایا تو رسول

فَنَزَلُوا الْأَخْلَافَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَانْزَلَ رَسُولُ

اللہ ہر شب عشاء کے بعد ہم سے پاؤں کے بل کھڑے

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي مَالِكٍ فِي قُبَّةٍ لَهُ فَكَانَ يَأْتِينَا

ہوئے گفتگو فرماتے رہتے اور اپنے پاؤں باری باری

كُلَّ لَيْلَةٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَيَحْدُثُنَا قَائِمًا عَلَى رِجْلَيْهِ حَتَّى

سہلاتے رہتے اور زیادہ ہمیں قریش کے اپنے ساتھ رو یہ

يُرَاجِحُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَكَثُرَ مَا يَحْدُثُنَا مَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ

کے متعلق سناتے فرماتے ہم اور وہ برابر نہ تھے کیونکہ ہم

قُرَيْشٍ وَيَقُولُ: وَلَا سَوَاءَ كُنَّا مُسْتَظْعَفِينَ مُسْتَذَلِّينَ فَلَمَّا

کمزور اور ظاہری طور پر دباؤ میں تھے جب ہم مدینہ آئے

خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَتْ سِجَانُ الْحَرْبِ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ

تو جنگ کا ڈول ہمارے اور ان کے درمیان رہا کبھی ہم ان

نَدَاؤُ عَلَيْهِمْ وَيَدَاؤُنَ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا كَانَ رَأْسُ لَيْلَةِ ابْطَا

سے ڈول نکالتے (اور فتح حاصل کر لیتے) اور کبھی وہ ہم

عَنِ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يَأْتِينَا فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ

سے ڈول نکالتے (اور فتح پاتے) ایک رات آپ سابقہ

ابْطَأَتْ عَلَيْنَا اللَّيْلَةُ قَالَ: إِنَّهُ طَرَأَ عَلَيَّ جُزْبِي مِنَ الْقُرْآنِ

معمول سے ذرا تاخیر سے تشریف لائے تو میں نے عرض

فَكَرِهْتُ أَنْ أَخْرُجَ حَتَّى أَتِمُّهُ.

کیا: اے اللہ کے رسول! آپ آج تاخیر سے تشریف

قال أَوْسٌ فَسَأَلْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

لائے۔ فرمایا: میرا تلاوت قرآن کا معمول کچھ رہ گیا تھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُحَرِّزُونَ الْقُرْآنَ قَالُوا ثَلَاثٌ وَخَمْسٌ وَ

میں نے پورا ہونے سے قبل ٹکنا پسند نہ کیا۔ حضرت اوس

سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاحِدَى عَشْرَةَ وَثَلَاثَ عَشْرَةَ وَحَرْبُ الْفَضْلِ.

کہتے ہیں کہ میں نے نبی کے صحابہ سے پوچھا کہ تم قرآن

(کی تلاوت کے لئے) کیسے حصے حصے کرتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ تین (سورتیں فاتحہ کے بعد بقرہ آل عمران اور نساء)

اور پانچ (سورتیں مائدہ سے براءۃ کے آخر تک) اور سات (سورتیں یونس سے نحل تک) اور نو (سورتیں بنی اسرائیل سے

فرقان تک) اور گیارہ (سورتیں شعراء سے یسین تک) اور تیرہ (سورتیں والصفات سے حجرات تک) اور آخری حزب

مفصل کا۔ (یعنی سورہ ق سے آخر تک ان سات اعزاب۔ مجوعے وقرا، کرام، فہمی، بشوق، پکارتے ہیں)۔

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

۱۳۳۶: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے

سَعِيدٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ

قرآن کریم حفظ کر لیا تو سارا کا سارا ایک رات میں

حکیم بن صفوان عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال جمعت القرآن فقرأته كله في ليلة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني اخشى ان يطول عليك الزمان وان تمل فافراه في شهر. فقلت دعني استمتع من قوتي وشبابي قال: فافراه في عشرة. قلت دعني استمتع من قوتي وشبابي قال: فافراه في سبع. قلت دعني استمتع من قوتي وشبابي فأبى. اور جوانی سے فائدہ اٹھاؤں۔ فرمایا پھر دس دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے رخصت دیجئے تاکہ اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھاؤں۔ فرمایا پھر دس دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا: مجھے رخصت دیجئے کہ مجھے اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھاؤں۔ فرمایا تو سات راتوں میں ختم کر لیا کرو۔ میں نے عرض کیا مجھے اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے دیجئے۔ آپ نے قبول نہ فرمایا (کہ اس سے کم میں قرآن ختم کروں)۔

۱۳۴۷: حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة ح و حدثنا أبو بكر ابن خلد ثنا خالد بن الحارث ثنا شعبة عن قتادة عن يزيد بن عبد الله بن الشخير عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله قال: لم يفقه من قرأ القرآن في أقل من ثلاث. ۱۳۴۸: حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تین رات سے کم میں قرآن پڑھا اس نے قرآن سمجھ کر نہیں پڑھا۔

۱۳۴۸: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا محمد بن بشر ثنا سعيد بن أبي عروبة ثنا قتادة عن زرارة بن أوفى عن سعيد بن هشام عن عائشة قالت لا أعلم نبي الله ﷺ قرأ القرآن كله حتى الصباح. ۱۳۴۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں مجھے نہیں معلوم کہ کبھی صبح ہونے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل قرآن کریم پڑھ لیا ہو۔ (یعنی ایک رات میں مکمل قرآن پڑھا ہو)۔

خاصۃ الباب ۱۰: ان احادیث میں سات جزوں کا پتہ چلتا ہے۔ نیز حدیث ۱۳۴۶ میں ختم قرآن کی حد بندی بیان کی گئی ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث میں ایک ہفتہ میں ختم قرآن کی اجازت دی گئی ہے۔ ایک دوسرے صحابی سعد بن المنذر انساری نے آپ سے اجازت مانگی کہ میں تین روز میں قرآن مجید ختم کر لیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم کر سکو۔ چنانچہ وہ اپنی وفات تک اسی پر کار بند رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقام ابراہیم پر عبدالرحمن تیمی نے دیکھا کہ عشاء کے بعد انہوں نے نماز شروع کی اور ہر وقت سے شروع کر کے پورا قرآن مجید ختم کر لیا۔ (کتاب التذکرۃ لعبد اللہ بن المبارک)

## ۱۷۹: باب مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي

## صَلَاةِ اللَّيْلِ

۱۳۴۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ  
قَالَ ثَنَا وَ كَيْعُ ثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ  
عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ  
النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ وَأَنَا عَلَى غَرِيضِي.

۱۳۵۰: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ قُذَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دُجَاجَةَ  
قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَامَ  
النَّبِيُّ ﷺ بِآيَةٍ حَتَّى أَصْبَحَ يَرُدُّهَا وَالْآيَةُ: "إِنْ تُعَذِّبُهُمْ  
فَانْهَمُ عِبَادَكَ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَانْكَرُ الْغَرِيزُ  
الْحَكِيمُ." [المائدة: ۱۱۸]

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ الْمُسَوِّرِ بْنِ الْأَخْنَفِ  
عَنْ ضَلَّةِ بْنِ زُفَرٍ عَنْ خُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فَكَانَ  
إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ رَحِمَةً سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ اسْتَجَارَ وَإِذَا  
مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَنْزِيَةٌ لِلَّهِ سَبَّحَ.

۱۳۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ  
عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي يَعْلَى  
عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ  
يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا فَمَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ فَقَالَ: ائْتُوا بِاللَّهِ  
مِنَ النَّارِ وَوَيْلٌ لِّأَهْلِ النَّارِ.

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
مُهْدِيٍّ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ خَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ  
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ  
يُمَدُّ صَوْتَهُ مَذًا.

## باب: رات کی نماز

## میں قرأت

۱۳۴۹: حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ  
عنها بیان فرماتی ہیں کہ میں اپنے تخت پر بیٹھی رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو قرآن مجید پڑھنا سنتی  
رہتی تھی۔

۱۳۵۰: حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ نبی نماز میں  
کھڑے ایک ایک آیت کو صبح تک دہراتے رہے حتیٰ کہ  
صبح ہوئی وہ آیت یہ ہے: "إِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَانْهَمُ عِبَادَكَ."  
"حضرت مسیحی روز قیامت عرض کریں گے: اے اللہ!  
اگر آپ ان پر عذاب دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں اور  
اگر آپ بخش دیں تو آپ غالب ہیں حکمت والے۔"

۱۳۵۱: حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھتی جب آپ  
آیت رحمت پڑھتے تو رحمت کا سوال کرتے اور آیت  
عذاب پر عذاب سے پناہ مانگتے اور جس آیت میں اللہ  
کی پاکی کا بیان ہوتا اس پر اللہ کی پاکی بیان فرماتے۔

۱۳۵۲: حضرت ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں  
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھتی آپ  
رات کو نفل پڑھ رہے تھے آپ نے ایک آیت عذاب  
پڑھی تو فرمایا: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے  
عذاب سے اور بلاکت ہے دوزخ والوں کے لئے۔

۱۳۵۳: حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم کی قرأت کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: آپ ذرا  
بلند آواز سے قرأت فرمایا کرتے تھے۔

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا اسْمَاعِيلُ بْنُ غُلَيْبَةَ عَنْ بَزْدِ بْنِ سَنَانٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ أَوْ يُخَافُتُ بِهِ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا خَافَتْ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ - الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي هَذَا الْأَمْرِ سَعَةً.

۱۳۵۳: حضرت غضیف بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن کریم پڑھتے تھے یا آہستہ آواز سے تو فرمایا کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے میں نے کہا اللہ اکبر الحمد للہ اللہ نے اس کام میں وسعت رکھی۔

باب: جب رات میں بیدار ہو تو

کیا دعا پڑھے؟

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا سُفْيَانُ بْنُ غُيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَالِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ اسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ انْبَتَّ وَبِكَ حَاصِلَتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفُ عَنِّي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمَقْدَمُ وَأَنْتَ الْمَوْخَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ.

۱۳۵۵: ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ جب رات کو بیدار ہوتے تو یہ پڑھتے: اے اللہ آپ ہی کیلئے ہیں تمام تعریفیں آپ آسمان و زمین اور جو کچھ انکے اندر ہے کے نور ہیں اور آپ ہی کیلئے حمد ہے کہ آپ آسمان و زمین اور انکے درمیان کی تمام چیزوں کو قائم کئے ہوئے ہیں اور آپ ہی کیلئے حمد ہے کہ آپ آسمان و زمین اور انکے درمیان سب کچھ کے مالک ہیں اور آپ ہی کیلئے حمد ہے۔ آپ حق ہیں اور آپ کا وعدہ بھی حق ہے آپ کی ملاقات بھی حق آپ کی بات بھی حق اور جنت بھی حق دوزخ بھی حق قیامت بھی حق اور انبیاء بھی حق اور محمد بھی حق۔ اے اللہ میں آپ ہی کا مطیع ہوا آپ ہی پر ایمان لایا آپ ہی پر بھروسہ کیا آپ ہی کی طرف متوجہ ہوا اور آپ ہی کی قوت سے لڑا اور آپ ہی کی طرف متوجہ ہوا اور آپ ہی کی قوت سے لڑا اور آپ ہی کو فیصلہ تسلیم کیا میرے گزشتہ اور آئندہ اور پوشیدہ و علانیہ سب گناہ معاف فرما دیجئے آپ ہی آگے کرنے والے ہیں اور آپ ہی پیچھے والے ہیں کوئی معبود نہیں مگر آپ اور آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ گناہوں سے حفاظت اور طاعات کی توفیق آپ کے بغیر حاصل

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثنا سُفْيَانُ بْنُ غُيْنَةَ ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ ابْنِ مُسْلِمٍ الْأَخْوَلُ خَالَ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ سَمِعَ طَاوُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيَتَهَجَّدَ

فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَاذَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْتَحُ بِهِ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيُحْمَدُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَغَافِي. وَيَعُوذُ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْإِمَامِيُّ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ يَسْتَفْتِحُ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرِائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطْفُرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تُهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

قال عبد الرحمن بن عمر حفظوه (جبرائيل) مهموزة فإنه كذا عن النبي ﷺ.

۱۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كُمْ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَلَمَشِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةٍ

نہیں ہو سکتی۔“ دوسری سند سے بھی ایسا مضمون مروی ہے۔  
۱۳۵۶: حضرت عاصم بن حمید کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ رات کا قیام کس چیز سے شروع کرتے تھے؟ فرمایا: تم نے مجھ سے ایسی بات پوچھی جو تم سے پہلے کسی نے نہ پوچھی۔ آپ دس بار اللہ اکبر کہتے دس بار الحمد للہ دس بار سبحان اللہ اور دس بار استغفار کرتے اور پڑھتے: ”اے اللہ! میری بخش فرمائیے مجھے ہدایت پر قائم و مستقیم رکھئے مجھے رزق دیجئے اور عافیت عطا فرما دیجئے“ اور قیامت کے روز جگہ کی تنگی سے پناہ مانگتے۔

۱۳۵۷: حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو کھڑے ہوتے تو نماز کی ابتداء کس چیز سے فرماتے؟ فرمایا آپ کہتے: ”اے اللہ! اے جبرائیل و میکائیل و اسرافیل کے رب اے آسمان و زمین کے خالق اے غیب و حاضر کا علم رکھنے والے آپ اپنے بندوں کے درمیان جس پر وہ جھگڑیں فیصلہ فرماتے ہیں۔ مجھے جس میں اختلاف ہے اس میں اپنے حکم سے ہدایت عطا فرما دیجئے۔ آپ صراط مستقیم تک پہنچانے والے ہیں۔“  
عبد الرحمن بن عمر کہتے ہیں کہ جبرائیل ہمزہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو اسی طرح یاد رکھو۔

۱۸۱: باب: رات کو تہجد کتنی رکعات پڑھے؟

۱۳۵۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر فجر تک گیارہ رکعات پڑھتے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے اور ان رکعات میں سجدہ سے سر اٹھانے

سے قبل اتنی دیر تک سجدہ میں رہتے جتنی دیر میں تم پچاس آیات کی تلاوت کرو۔ جب میں نماز صبح کی اذان سے فارغ ہوتی تو کھڑے ہو کر مختصر سی دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۳۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعات پڑھتے۔

۱۳۶۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعات پڑھتے۔

۱۳۶۱: حضرت عامر شعبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرات ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو دونوں نے فرمایا کہ تیرہ رکعات۔ آٹھ تہجد تین وتر اور دو رکعت فجر طلوع ہونے کے بعد فجر کی سنتیں۔

۱۳۶۲: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ آج رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ میں نے آپ کی چوکھٹ یا خیمہ پر تکیہ لگایا تو (رات میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے دو مختصر سی رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں لمبی لمبی (یعنی بہت لمبی) پھر دو رکعتیں پہلی سے ذرا مختصر پھر دو رکعتیں ان سے بھی ذرا مختصر پھر دو رکعتیں پھر تین وتر پڑھے تو یہ تیرہ رکعات ہوئیں۔

۱۳۶۳: حضرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے انہیں بتایا کہ وہ

الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ فِي كُلِّ اثْنَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ فِيهِنَّ سَجْدَةً يَقْلِبُ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ الْأَوَّلِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الشَّرِي ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكْعَاتٍ.

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ أَبُو عَبْدِ الْمَدِينِيِّ ثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ غَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَقَالَا ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا ثَمَانٍ وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ.

۱۳۶۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ بْنُ ثَابِتٍ الزُّبَيْرِيُّ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ بْنُ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قُلْتُ لَارْمُقْنَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّيْلَةَ قَالَ فَتَوَشَّذْتُ عَنْهُ أَوْ فَسْطَاطَهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ فَبَلَكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ





۱۳۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو مُرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ وَ  
يُغْفُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ  
اَبِي شَهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ وَ اَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِ عَنْ اَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنْ رَّسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ  
الَّيْلِ الْآخِرُ كُلَّ لَيْلَةٍ فَيَقُولُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ  
يَذْغُوهُ فِي فَاسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ حَتَّى  
يُطْلُعَ الْفَجْرُ فَلِذَلِكَ كَانُوا يَسْتَحْبِبُونَ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ  
عَلَى أَوَّلِهِ

۱۳۶۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شب جب رات کا آخری تہائی رہ جاتا ہے اللہ تعالیٰ نزول فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اس کو عطا کروں کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا قبول کروں کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کی مغفرت کر دوں۔ حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جائے اسی لئے صحابہؓ اخیر رات کی نماز اول رات کی نماز کی بہ نسبت زیادہ پسند کرتے تھے۔

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُضْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ أَبِي مَسْرُورَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ اللَّهَ يُمَهِّلُ حَتَّى اِذَا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ نَصْفُهُ اَوْ ثُلَاثُهُ قَالَ لَا يَسْلُنُ عِبَادِي غَيْرِي مَنْ يَذْغُوهُ اسْتَحَبَّ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي اَعْطِهِ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي اَغْفِرْ لَهُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

۱۳۶۷: حضرت رفاعہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (بندوں کو آرام کے لئے) مہلت دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب رات کا نصف یا دو تہائی حصہ گزر جائے تو فرماتے ہیں میرے بندے ہرگز کسی سے سوال نہ کریں جو مجھ سے دعا مانگے گا اس کی دعا قبول کروں گا۔ جو مجھ سے سوال کرے گا اس کو عطا کروں گا جو مجھ سے مغفرت طلب کرے گا اس کی مغفرت کر دوں گا حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جائے۔

مُخْلِصَةُ الْاَبَابِ ﷺ آدمی رات کو سکون ہوتا ہے۔ مناجات کرنے والا پر سکون رہ کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں مناجات کر سکتا ہے تو یہ اقرب وقت ہے اللہ عزوجل کی طرف لوگانے کا۔

باب: قیام اللیل کی بجائے جو

عمل کافی ہو جائے

۱۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِيهِمَا يُرْجَى اَنْ يَكْفِيَ مِنْ

قِيَامِ اللَّيْلِ

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَ اِسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْاَيْتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ

۱۳۶۸: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے وہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔

فَرَأَاهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفْتَاهُ قَالَ حَفْصٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ اَبَا مَسْعُودٍ وَ هُوَ يَطْوِي فَقَالَ حَدَّثَنِي بِهِ

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةِ كَفَّاهُ.

۱۳۶۹: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات کو سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے وہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔

باب: جب نمازی کو اونگھ آنے لگے

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّهُ لَا يَذُرُنِي إِذَا صَلَّيْتُ وَهُوَ نَاعَسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ فَيَسْتَغْفِرُ فَيَسْبُ نَفْسُهُ.

۱۳۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اونگھ آئے تو سو جائے یہاں تک کہ نیند (پوری ہو کر) ختم ہو جائے اس لئے کہ اونگھتے اونگھتے نماز پڑھنے میں کیا پتہ استغفار کرنا شروع کرے اور (بجائے استغفار کے) اپنے لئے بدوعا شروع کر دے۔

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى جُلًّا مَمْدُودًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ: مَا هَذَا الْجُلُّ؟ قَالُوا لِرَبِّبٍ تُصَلِّي فِيهِ فَإِذَا فُتِرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ فَقَالَ خُلُوهُ، خُلُوهُ لِيُضِلَّ أَحَدُكُمْ نَشَاطُهُ فَإِذَا فُتِرَ فَلْيَقْعُدْ.

۱۳۷۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ مسجد میں تشریف لائے آپ نے دوستوں کے درمیان رسی تکی ہوئی دیکھی تو پوچھا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: نسیب کی ہے وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں۔ جب طبیعت ست ہونے لگتی ہے تو اس کے ساتھ لٹک جاتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: کھولو! اس رسی کو کھولو۔ تم میں سے ہر ایک نشاط کے ساتھ نماز پڑھے جب سستی ہونے لگے تو بیٹھ رہے۔

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَمِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ يَحْيَى بْنِ النَّضْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنَ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَذُرْ مَا يَقُولُ اضْطَجِعْ.

۱۳۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو کھڑا (نماز پڑھ رہا) ہو پھر قرآن اس کی زبان سے نہ نکلے (اور غلبہ نوم کے باعث) اسے یہ پتہ نہ چلے کہ کیا کہہ رہا ہے تو سو جائے۔

خلاصہ الباب ۱۶: اللہ تعالیٰ کو عبادت وہی پسند ہے جو تازگی اور انشراح اور انبساط طبع کے ساتھ ہو جو نماز آدمی پر بوجھ بن رہی ہو نیند کے غلبہ کی وجہ سے اور یہ خبر تک نہ ہو کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اور کتنی رکعات پڑھ چکا ہوں ایسی نماز سے سو رہنا بہتر ہے۔ یہ شان تو صرف فراموشی کی ہے کہ دل چاہے نہ چاہے طبیعت لگے نہ لگے بہر حال اس کو ادا کرنا ہی ہوتا ہے۔

## ۱۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَيْنَ

## الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

۱۳۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ  
الْمَدِينِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ  
عَشْرِينَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۱۳۷۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ  
قَالَا ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ الْيَمَامِيُّ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ  
لَمْ يَتَكَلَّمْ بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلَتْ لَهُ عِبَادَةُ اثْنَيْ عَشْرَةَ سَنَةً.

## بَابُ: مَغْرِبِ وَعِشَاءِ كَيْفَ دَرَمِيَانِ نَمَازِ

## پڑھنے کی فضیلت

۱۳۷۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مغرب و عشاء کے  
درمیان میں رکعات پڑھے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے  
لئے ایک گھر بنا کریں گے۔

۱۳۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو  
مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھے اس دوران کوئی بری  
بات نہ کہے تو یہ اس کے لئے بارہ سال کی عبادت کے  
برابر ہے۔

**خلاصۃ الباب** ہمارے یہاں کے عام محاورے کے لحاظ سے اس نماز کا نام صلوٰۃ الاوائین ہے۔ اوائین جمع ہے  
اواب کی جس کے معنی ہیں اللہ سے لو لگانے والا اور اس کی طرف رجوع کرنے والا۔ اس لحاظ سے صلوٰۃ الاوائین کے معنی  
میں اللہ سے لو لگانے والوں کی نماز اور یہ بات ہر نماز کے متعلق کہی جاسکتی ہے لیکن روایات حدیث میں زیادہ تر صلوٰۃ  
الاوائین کا لفظ نماز چاشت کے لیے بولا گیا ہے اور بعض غیر معروف روایتوں میں مغرب کے بعد کے نوافل کے لیے صلوٰۃ  
الاوائین کا لفظ بولا گیا ہے اس لیے دونوں صحیح ہیں۔

## ۱۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي  
شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ  
قَالَ خَرَجَ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى عُمَرَ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَيْهِ  
قَالَ لَهُمْ مِمَّنْ أَنْتُمْ قَالُوا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ فَبَاذِنِ جَنَّتُمْ  
قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَسَالُوا عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ فَقَالَ عُمَرُ  
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَمَّا صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ  
فَنُزُورٌ فَتُؤَدُّوا بَيْنَكُمْ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ

## بَابُ: گھر میں نفل پڑھنا

۱۳۷۵: عاصم بن عمرو سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عراق  
سے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کے پاس آئے۔ جب ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے  
کہا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا: عراق والے۔  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم حکم سے  
آئے ہو؟ انہوں نے کہا: جی۔ ان لوگوں نے حضرت عمر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گھر میں نماز پڑھنے کو پوچھا انہوں  
نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو  
پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد کی

نماز اپنے گھر میں نور ہے تو منور (روشن) کرو اپنے گھروں کو۔

۱۳۷۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی اپنی نماز ادا کرے تو اس کا کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے بھی رکھے۔ اس لئے کہ اس کی نماز کی وجہ سے اللہ اس کے گھر میں خیر اور بھلائی فرمائیں گے۔

۱۳۷۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ (یعنی نفل گھر میں پڑھا کرو)۔

۱۳۷۸: حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا زیادہ فضیلت کس میں ہے میرے گھر میں نماز یا اس مسجد؟ فرمایا: دیکھو میرا گھر مسجد کے کتنا قریب ہے لیکن اپنے گھر میں نماز پڑھنا مجھے مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے الا یہ کہ فرض نماز ہو (تو وہ مسجد میں باجماعت ادا کرنا ضروری ہے)۔

### باب: چاشت کی نماز

۱۳۷۹: حضرت عبداللہ بن حارث کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب کہ لوگ بہت تھے چاشت کی نماز کے بارے میں پوچھا تو مجھے یہ بتانے والا کوئی نہ ملا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز پڑھی سوائے ام ہانیؓ نے انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے چاشت کی نماز آٹھ رکعات پڑھی۔

۱۳۸۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

بن عمرو عن غمیر مولى عمر بن الخطاب عن عمر ابن الخطاب عن النبی ﷺ نحوه۔

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالََا ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثنا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ مِنْهَا نَصِيْبًا فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا۔

۱۳۷۷: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ قَالََا ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَتَّخِذُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا۔

۱۳۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا أَفْضَلُ الصَّلَاةُ فِي بَيْتِي أَوْ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: أَلَا تَرَى إِلَى بَيْتِي مَا أَقْرَبَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَا أَوْصَلِي فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً۔

### ۱۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الضُّحَى

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ غِيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَأَلْتُ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَالنَّاسِ مُتَوَافِرُونَ أَوْ مُتَوَافُونَ عَنْ صَلَاةِ الضُّحَى فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُخْبِرُنِي أَنَّهُ صَلَاةٌ يَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ غَيْرَ أُمِّ هَانِيٍّ فَأَخْبَرْتَنِي أَنَّهُ صَلَاةُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ۔

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُمَيْرٍ وَ أَبُو حُرَيْبٍ قَالََا ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى

بْنِ أَنَسٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثِنْتِي عَشْرَةَ رُكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ.

فرماتے سنا: جس نے بارہ رکعات چاشت کی نماز پڑھی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے سونے کا محل تیار کروائیں گے۔

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِيِّ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَتْ نَعَمْ أَرْبَعًا وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ.

۱۳۸۱: حضرت معاذہ عدویہ فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا جی چار اور اس سے بھی زیادہ جتنا اللہ کو منظور ہوتا۔

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَافِظٌ عَلَى شَفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

۱۳۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاشت کی دو رکعتوں کی نگہداشت کرے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگر سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

☆ خلاصۃ الباب جس طرح عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک کے طویل وقفہ میں کوئی نماز فرض نہیں کی گئی لیکن اس درمیان میں تہجد کی کچھ رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے اسی طرح فجر سے لے کر ظہر تک کے طویل وقفہ میں بھی کوئی نماز فرض نہیں کی گئی ہے مگر اس درمیان میں صلوٰۃ الضحیٰ (چاشت کی نماز) کے عنوان سے کم سے کم دو رکعتیں اور زیادہ جتنی ہو سکیں نقلی رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اگر یہ رکعتیں طلوع آفتاب کے تھوڑی ہی دیر کے بعد پڑھی جائیں تو ان کو اشراق کہا جاتا ہے اور دن اچھی طرح چڑھنے کے بعد اگر پڑھی جائیں تو ان کو چاشت کہا جاتا ہے۔ ان نمازوں کی عجیب برکات ہیں جو ان کے ادا کرنے سے مسلمان کو حاصل ہوتی ہیں۔

### باب: نماز استخارہ

۱۳۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْأَسْتِخَارَةِ

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْأَسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ: إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رُكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْقَرِيزَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَجِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَالْأَقْدَرُ وَ

۱۳۸۳: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ہمیں نماز استخارہ اس طرح (اہتمام سے) سکھاتے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے تھے فرماتے تھے جب تم میں کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض کے علاوہ (نفل) پڑھے پھر یہ دعا مانگے: "اے اللہ میں آپ سے خیر طلب کرتا ہوں کیونکہ آپ کو علم ہے اور قدرت طلب کرتا ہوں کیونکہ آپ قادر ہیں اور میں آپ سے آپ کے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک آپ کو قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں آپ

تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ  
هَذَا الْأَمْرَ (فَيَسْمِيهِ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ) خَيْرًا لِي فِي دِينِي  
وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي (أَوْ خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي  
وَأَجَلِهِ) فَأَقْذِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ  
كُنْتَ تَعْلَمُ: (يَقُولُ مِثْلَ مَا قَالَ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى) وَإِنْ  
كَانَ شَرًّا لِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْذِرْ لِي الْخَيْرَ  
حَيْثُمَا كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ۔

پہلے کی طرح کہے) میرے لئے برا ہے تو اسکو مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیرے دے اور میرے لئے جہاں کہیں  
خیر ہو مقدر فرما دیجئے پھر مجھے اس پر مطمئن اور خوش رکھئے۔

☆ خلاصۃ الباب بندہ کا علم ناقص ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بندہ ایک کام کرنا چاہتا ہے اور اس کا انجام  
اس کے حق میں اچھا نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لیے نمازِ استخارہ تعلیم فرمائی اور بتایا کہ جب کوئی  
خاص اور اہم کام درپیش ہو تو دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے راہنمائی اور توفیق خیر کی دعا کر لیا کرو۔

### ۱۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْحَاجَةِ

### باب: صلوٰۃ الحاجۃ

۱۳۸۴: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْعَبَادَانِيُّ  
عَنْ قَائِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى  
الْأَسْلَمِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مَنْ  
كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللَّهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ  
وَلْيَصَلِّ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ  
سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَرَائِمَ  
مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَتِلْكَ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ أَثِمٍ  
أَسْأَلُكَ أَنْ تَدْعَ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَ  
لَا حَاجَةَ هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا لِي ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهَ مِنْ  
أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا شَاءَ فَإِنَّهُ يَقْضِي.

۱۳۸۴: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی سلمیٰ فرماتے ہیں  
کہ رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جس  
کو اللہ جل جلالہ سے یا اسکی مخلوق میں سے کوئی حاجت  
ہو تو وہ وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے پھر یہ دعا مانگے: ”حلم  
اور کرم والے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں بڑے تخت کا  
مالک اللہ پاک ہے تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے  
ہیں۔ اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رحمت کے اسباب  
مانگتا ہوں اور وہ اعمال جو آپ کی مغفرت اور بخشش کو لازم  
کر دیں اور ہر نیکی کی طرف لوٹنا اور ہر گناہ سے سلامتی اور  
میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ بلا مغفرت کئے میرا کوئی  
گناہ نہ چھوڑے اور میری ہر فکر کو دور کر دیجئے اور میری ہر

حاجت جس میں آپ کی رضا ہو پوری فرما دیجئے۔“ پھر اللہ تعالیٰ سے دنیا آخرت کی جو چیز چاہے مانگے اللہ تعالیٰ اس کے لئے  
مقدر فرما دیں گے۔

۱۳۸۵: عثمان بن حنیف کہتے کہ ایک نابینا مرد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ اللہ سے میرے لئے عافیت اور تندرستی کی دعا مانگئے۔ آپ نے فرمایا: اگر چاہو تو آخرت کیلئے دعا مانگو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور چاہو تو (ابھی) دعا کروں؟ اس نے عرض کیا: دعا فرما دیجئے۔ آپ نے اس سے کہا کہ خوب اچھی طرح وضو کرو اور دو رکعتیں پڑھ کر یہ دعا مانگو: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں رحمت والے نبی محمدؐ کے وسیلہ سے اے محمد میں نے آپ کے وسیلہ سے اپنے پروردگار کی طرف توجہ کی اپنی اس حاجت کے سلسلہ میں تاکہ یہ حاجت پوری ہو جائے۔ اے اللہ محمدؐ کی سفارش میرے بارے میں قبول فرما لیجئے۔

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ يَسَارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ ادْعُهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فَبِئْسَ حَاجَتِي هَذِهِ لِتَقْضَى اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ.

قال أبو إسحاق هذا حديث صحيح.

خلاصہ الباب ☆ یہ ایک حقیقت ہے کہ جس میں کسی مؤمن کے لیے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ مخلوقات کی ساری حاجتیں اور ضرورتیں اللہ تعالیٰ اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور بظاہر جو کام بندوں کے ہاتھ سے ہوتے دکھائی دیتے ہیں دراصل وہ بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور اسی کے قلم سے انجام پاتے ہیں اور صلوٰۃ حاجت کا جو طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں تعلیم فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں پوری کرنے کا بہترین اور معتمد طریقہ ہے اور جن بندوں کو ان ایمانی حقیقتوں پر یقین نصیب ہے اُن کا یہی تجربہ ہے اور انہوں نے "صلوٰۃ الحاجت" کو خزانہ الہیہ کی کنجی پایا ہے۔ (علوی)

## مسئلہ توسل اور اس کی تین صورتیں

وسیلہ کی پہلی صورت:

یعنی اللہ تعالیٰ سے اس طرح سے دعا مانگنا کہ میری یہ دعا قبول فرمایا بکت فلاں میری دعا قبول فرما۔ یہ صورت جائز ہے اور اس میں دعا کی قبولیت کی زیادہ امید ہے۔ مسئلہ: یہ عقیدہ رکھنا کہ جو دعا وسیلہ کے بغیر کی جائے وہ قبول نہیں ہوتی باطل ہے۔ مسئلہ: یہ عقیدہ رکھنا کہ انبیاء اور اولیاء کے وسیلے سے جو دعا کی جائے اللہ تعالیٰ پر اس کا ماننا اور قبول کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ یہ باطل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کسی مخلوق کا کوئی حق واجب نہیں ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و احسان سے نیک بندوں کا اپنے اوپر حق بتایا ہے اور اسی حق کا دعا میں واسطہ دینا جائز ہے۔ یہ حق محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اللہ تعالیٰ پر لازم اور واجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے مجبور ہوں۔

## وسیلہ کی دوسری صورت:

یہ سمجھنا کہ ہم لوگوں کی رسائی خدا تعالیٰ کے دربار تک نہیں ہو سکتی اس لئے ہمیں جو درخواست کرنی ہو اس کے مقبول بندوں کے سامنے پیش کریں اور جو مانگنا ہوں ان سے مانگیں اور یہ بزرگ اس قدرت سے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے ہماری مرادیں پوری کر سکتے ہیں۔ یہ صورت بالکل ناجائز اور شرک ہے۔

## وسیلہ کی تیسری صورت:

براہ راست بزرگوں سے اپنی حاجت تو نہ مانگیں البتہ ان کی خدمت میں یہ گزارش کی جائے کہ وہ حق تعالیٰ کے دربار میں ہماری حاجت پوری ہونے کی دعا فرمائیں۔ اس صورت کا حکم یہ ہے کہ زندہ بزرگوں سے ایسی درخواست کرنا جائز ہے لیکن جو بزرگ وفات پا چکے ہوں ان کی قبر پر جا کر ایسی درخواست کرنا مشتبہی چیز ہے کیونکہ صحابہ و تابعین سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے۔ البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر آپ سے دعا اور شفاعت کے لئے درخواست کرنا جائز ہے۔ (عبدالرشید)

## باب: صلوٰۃ التسبیح

## ۱۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ التَّسْبِيحِ

۱۳۸۶: حضرت ابو رافعؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا: اے میرے چچا میں آپ کو عطیہ نہ دوں نفع نہ پہنچاؤں آپ کے ساتھ صلہ رحمی نہ کروں؟ حضرت عباسؓ نے کہا کیوں نہیں ضرور فرمائیے اے اللہ کے رسول۔ فرمایا تو چار رکعات اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھ چکو تو کہو: ”سبحان اللہ والحمد للہ والہ الا اللہ واللہ اکبر“ پندرہ بار رکوع سے قبل پھر رکوع میں دس بار یہی کلمات کہو پھر رکوع سے سرائٹھا کر دس بار کہو پھر سجدہ میں دس بار کہو۔ پھر سجدہ سے سرائٹھا کر کھڑے ہونے سے قبل دس بار کہو تو یہ کل پچھتر بار ہوا ہر رکعت میں اور چار رکعات میں تین سو بار ہو گیا تو اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرات کے برابر بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ بخش دیں گے۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور اگر کوئی ہر روز یہ نہ پڑھ سکے تو؟ فرمایا: ہفتہ میں ایک بار پڑھ لے اور اگر ہفتہ میں ایک بار پڑھنے کی بھی ہمت نہ ہو تو مہینے

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عِيسَى الْمَسْرُوقِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقَيْدَةَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: يَا عَمُّ لَا أَحْبُوكَ إِلَّا أَنْفَعُكَ إِلَّا أَصْلُكَ. قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ فَإِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ فَقُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا. ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُومَ فَبَلَكَ خَمْسَ وَ سَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ وَهِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكَ مِثْلَ زَمَلٍ عَالِجٍ غَفَرَهَا اللَّهُ لَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ يَقُولُهَا فِي يَوْمٍ قَالَ (قُلْهَا فِي



میں ایک بار پڑھ لے۔ یہاں تک کہ فرمایا کہ سال بھر میں ہی ایک بار پڑھ لے۔

۱۳۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) بن مطلب سے فرمایا: اے عباس! اے چچا! میں آپ کو عطیہ نہ دوں، تحفہ نہ دوں، سلوک نہ کروں، دس خصلتیں نہ بتاؤں۔ اگر آپ ان کو کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے گزشتہ و آئندہ نئے و پرانے خطا سے سرزد ہوئے اور عدا کئے ہوئے 'صغیرہ' کبیرہ ظاہرہ اور پوشیدہ سب گناہ معاف فرمادیں گے۔ دس خصلتیں یہ ہیں: آپ چار رکعات نماز پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور (کوئی اور) سورۃ پڑھیں۔ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو کر کھڑے کھڑے پندرہ بار "سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ" کہیں پھر رکوع کریں تو رکوع میں بھی دس بار یہی کہیں پھر رکوع سے سرائٹھا کر بھی دس بار یہی پڑھیں پھر سجدہ میں جائیں تو سجدے میں بھی دس بار یہی پڑھیں پھر سجدہ سے سرائٹھا کر بھی دس بار یہی پڑھیں پھر سجدے سے سرائٹھا کر بھی دس بار پڑھیں۔ یہ پچھتر بار ہو گیا چار رکعات میں سے ہر ہر رکعت میں ایسا ہی کریں اگر ہو سکے تو روزانہ ایک بار یہ نماز پڑھیں یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک بار یہ نہ ہو سکے تو ہر ماہ ایک بار یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک بار۔

جُمُعَةٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُلْهَا فِي شَهْرٍ) حَتَّى قَالَ: فَقُلْهَا فِي سَنَةٍ.

۱۳۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ التَّيْمَانِيُّ ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ (يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ لَا أُعْطِيكَ إِلَّا أَمْنَحَكَ إِلَّا أَحْبُوكَ إِلَّا أَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ إِلَّا أَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَ قَدِيمَهُ وَ حَدِيثَهُ وَ عَطَاهُ وَ عَمْدَهُ وَ صَغِيرَهُ وَ كَبِيرَهُ وَ سِرَّهُ وَ غَلَابَتَهُ عَشْرَ خِصَالٍ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ بِقَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُورَةٍ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكَعَةٍ قُلْتَ وَ أَنْتَ قَائِمٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ خُمُسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُ وَ أَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُ وَ أَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَ أَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذَلِكَ خُمُسَةٌ وَ سَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ تَفْعَلُ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَأَفْعَلُ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمْرِكَ مَرَّةً.

☆ خلاصہ الباب: کتب حدیث میں صلوٰۃ التبیح کی تعلیم و تلقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد صحابہ کرام نے روایت کی ہے۔ حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب "الخصال المکفرة" میں ابن الجوزی کا رد کرتے ہوئے صلوٰۃ التبیح کی روایات اور ان کی سند کی حیثیت پر تفصیل سے کلام کیا ہے اور ان کی بحث کا حاصل یہ ہے کہ یہ حدیث کم از کم "حسن" یعنی

صحت کے لحاظ سے دوم درجہ کی ضرور ہے اور بعض تابعین اور تبع تابعین حضرات سے (جن میں عبد اللہ بن مبارک جیسے جلیل القدر امام بھی شامل ہیں) سے صلوٰۃ التسبیح کا پڑھنا اور اس کی فضیلت بیان کر کے لوگوں کو اس کی ترغیب دینا بھی ثابت ہے اور یہ اس کا واضح ثبوت ہے کہ ان حضرات کے نزدیک بھی صلوٰۃ التسبیح کی تلقین اور ترغیب کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تھی اور زمانہ مابعد میں تو یہ صلوٰۃ التسبیح اکثر صالحین امت کا معمول رہا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے اس نماز کے بارے میں ایک خاص نکتہ لکھا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں میں (خاص کر نقلی نمازوں میں) بہت سے اذکار اور دعائیں ثابت ہیں۔ اللہ کے جو بندے ان اذکار اور دعائوں پر ایسے قابو یافتہ نہیں ہیں کہ اپنی نمازوں میں ان کو پوری طرح شامل کر سکیں اور اس وجہ سے ان اذکار و دعوات والی کامل ترین نماز سے وہ بے نصیب رہتے ہیں ان کے لیے یہی صلوٰۃ التسبیح اس کامل ترین نماز کے قائم مقام ہو جاتی ہے کیونکہ اس میں اللہ عزوجل کے ذکر اور تسبیح و تحمید کی بہت بڑی مقدار شامل کر دی گئی ہے اور چونکہ ایک ہی کلمہ بار بار پڑھا جاتا ہے اس لیے عوام کے لیے بھی اس نماز کا پڑھنا مشکل نہیں ہے۔ صلوٰۃ التسبیح کا جو طریقہ اور اس کی جو ترتیب امام ابن ماجہ وغیرہ نے حضرت عبد اللہ بن مبارک سے روایت کی ہے اس میں دوسری عام نمازوں کی طرح قراءت سے پہلے ثناء یعنی "سبحانک اللہم وبحمدک" اور رکوع میں "سبحان ربی العظیم" اور سجدہ میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھنے کا بھی ذکر ہے اور ہر رکعت کے قیام میں قراءت سے پہلے ثناء "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" پندرہ دفعہ اور قراءت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے یہی کلمہ دس دفعہ پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔ اس طرح ہر رکعت کے قیام میں یہ کلمہ پچیس دفعہ ہو جائے گا اور اس طریقے میں دوسرے سجدے کے بعد یہ کلمہ کسی رکعت میں بھی نہیں پڑھا جائے گا اس طرح اس طریقے کی ہر رکعت میں اس کلمہ کی مجموعی تعداد پچھتر اور چاروں رکعتوں کی مجموعی تعداد تین سو ہوگی۔ بہر حال صلوٰۃ التسبیح کے یہ دونوں ہی طریقے منقول اور معمول میں پڑھنے والے کے لیے گنجائش ہے جس طرح چاہے پڑھے۔

باب: شعبان کی پندرہویں شب

۱۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ

شعبان

شعبان

۱۳۸۸: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہو تو رات کو عبادت کرو اور آئندہ دن روز رکھو اس لئے کہ اس میں غروب شمس سے فجر طلوع ہونے تک آسمان دنیا پر اللہ تعالیٰ نزول فرماتے ہیں اور یہ کہتے ہیں ہے کوئی مغفرت کا طلبگار کہ میں اس کی مغفرت کروں۔ کوئی روزی کا طلبگار کہ میں اس کو روزی دوں ہے کوئی بیمار کہ میں اس کو بیماری سے عافیت دوں ہے کوئی ایسا ہے کوئی ایسا۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

۱۳۸۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَّالُ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ أَبِي سُرَّةٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِيُغْرِبَ الشَّمْسُ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: أَلَا مَنْ مُسْتَغْفِرُ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ أَلَا مَنْ تَزَوَّقَ أَلَا مُتَلَي فَأَعْفِيهِ أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

۱۳۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبُو بَكْرٍ قَالَا ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَأَنَا حَجَّاجٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَخَرَجْتُ أَطْلُبُهُ فَإِذَا هُوَ بِالْبُقْعِ وَاقِعٌ رَأْسُهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَكُنْتُ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ قَالَتْ قَدْ قُلْتُ وَمَا بِي ذَلِكَ وَلَكِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُزِلُّ لَيْلَةَ النَّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى النِّسَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِكُلِّ مَنْ عَدَدَ شَعْرَ غَنَمٍ كُلِّبَ.

۱۳۸۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (اپنے بستر پر نہ) پایا تو تلاش میں نکلی دیکھتی ہوں کہ آپ بقیع میں آسمان کی طرف سر اٹھائے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں یہ اندیشہ ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے (کہ میں کسی اور بیوی کے ہاں چلا جاؤں گا) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: مجھے ایسا کوئی خیال نہ تھا بلکہ میں نے سمجھا کہ آپ اپنی کسی اہلیہ کے ہاں (کسی ضرورت کی وجہ سے) گئے ہوں گے۔ تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب آسمان و تیار پر نزول فرماتے ہیں اور بنو کلب کی بکریوں سے بھی زیادہ لوگوں کی بخشش فرما دیتے ہیں (بنو کلب کے پاس تمام عرب سے زیادہ بکریاں تھیں)۔

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا وَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ رَاشِدٍ الرَّمْلِيُّ ثنا الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ أَيْمَنٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزْزَبٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَيَطْلُعُ فِي لَيْلَةِ النَّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ مَنْ خَلَقَهُ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ.

۱۳۹۰: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب متوجہ ہوتے ہیں اور تمام مخلوق کی بخشش فرما دیتے ہیں سوائے شرک کرنے والے اور کینہ رکھنے والے کے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اسْحَقَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَلِيمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

خلاصۃ الباب: اس حدیث کی بناء پر اکثر بلا و اسلامیہ کے دیندار حلقوں میں پندرہویں شعبان کے نفل روزے کا رواج ہے لیکن محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے نہایت ضعیف قسم کی ہے۔ اس کے ایک راوی ابو بکر بن عبد اللہ کے متعلق ائمہ جرح و تعدیل نے یہاں تک کہا ہے کہ وہ حدیثیں وضع کیا کرتا تھا۔ پندرہویں شعبان کے روزہ کے متعلق تو صرف یہی ایک حدیث روایت کی گئی ہے البتہ شعبان کی پندرہویں شب میں عبادت اور دعا و استغفار کے متعلق بعض کتب حدیث میں اور بھی متعدد حدیثیں مروی ہیں لیکن ان میں کوئی بھی ایسی نہیں ہے جس کی سند محدثین کے اصول و معیار کے مطابق قابل اعتبار ہو مگر چونکہ یہ متعدد حدیثیں ہیں اور مختلف صحابہ کرام سے مختلف سندوں سے روایت کی گئی ہیں اس لیے ابن الصلاح وغیرہ اور بعض اکابر محدثین نے لکھا ہے کہ غالباً اس کی کوئی بنیاد ہے۔ واللہ اعلم۔

## ۱۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ وَالسُّجْدَةِ

## عِنْدَ الشُّكْرِ

## بَابُ شُكْرَانِهِ فِي نَمَازٍ

## اور سجدہ

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ بَشَرٍ بِرَأْسِ أَبِي جَهْلٍ وَكَعْتَيْنِ.

۱۳۹۱: حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ابو جہل کا سر لانے کی خوشخبری دی گئی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا أَيْ أَنَا بْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ السَّهْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَشَّرَ بِحَاجَةٍ فَخَرَّ سَاجِدًا.

۱۳۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کام ہو جانے کی خوشخبری دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گر پڑے۔

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَرَّ سَاجِدًا.

۱۳۹۳: حضرت کعب بن مالک کی جب اللہ (عزوجل) کے ہاں توبہ قبول ہوئی (غزوہ تبوک میں نہ جانے کی) تو وہ سجدہ میں گر گئے۔

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ قَالَا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ إِذَا تَابَ أَمَرَ بِسُورَةِ الْيُسُورِ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

۱۳۹۴: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی خوش کن بات پہنچتی تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی شکرگزاری میں سجدے میں گر پڑتے۔

**خلاصۃ الباب** ☆ ابو جہل اسلام مسلمانوں اور نبی رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا دشمن تھا اور بہت زیادہ تکالیف اور اذیتیں دیا کرتا تھا اور بہت بڑا متکبر ضدی اور سرکش تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی سرکشی اور تکبر کو خاک میں ملایا اور نومرگزوں (معاذ و معوذ رضی اللہ عنہما) کے ہاتھوں اس ملعون کا کام تمام ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ شکر ادا کیا۔ اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام احمد، امام شافعی اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک مسنون ہے۔ ان کا استدلال احادیث باب سے ہے۔ امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ کے نزدیک یہ سنت نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ سجدہ سے مراد نماز ہے۔ شکرانہ کے لیے دو گنا نماز ادا کرے۔ مجاز اس کو سجدہ شکر کہتے ہیں۔

## ۱۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الصَّلَاةَ كَفَّارَةٌ

## بَابُ: نَمَازِ گناہوں کا کفارہ ہے

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَنُصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا وَكَيْفَ ثَنَا مُسْعَرٌ وَشُعْبَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الشَّقْفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ عَنْ أَسْمَاءِ ابْنِ الْحَكَمِ

۱۳۹۵: حضرت سیدنا علی فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات کو سنتا تو اللہ تعالیٰ جتنا چاہتا مجھے نفع دیتا اور جب کوئی مجھے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی حدیث سناتا تو میں (تاکید کی خاطر) اس سے حلف لیتا جب وہ حلف اٹھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث سنائی اور سچ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص سے بھی کوئی گناہ سرزد ہو جائے پھر وہ خوب اچھی طرح وضو کرے دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

۱۳۹۶: حضرت عاصم بن سفیان ثقفی فرماتے ہیں کہ ہم نے سلاسل کا جہاد کیا لڑائی تو نہ ہوئی صرف مورچہ باندھا پھر معاویہؓ کے پاس واپس آ گئے۔ آپ کے پاس ابو ایوب عقبہ بن عامر موجود تھے تو عاصم نے کہا: اے ابو ایوب! اسال لڑائی نہ ہو سکی اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ جو بھی ان چار مساجد میں نماز پڑھ لے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے تو انہوں نے کہا: اے بھتیجے! میں تمہیں اس سے آسان بات نہ بتاؤں میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا جس نے حکم قرآنی کے مطابق وضو کیا اور جیسے نماز کا حکم ہے ویسے نماز پڑھی تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے ایسے ہی ہے ناعقبہ؟ فرمایا: جی۔

۱۳۹۷: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: بتاؤ! اگر تم میں سے ایک کے گھر کے سامنے نہر جاری ہو وہ اس میں روزانہ پانچ دفعہ نہائے تو اس پر کچھ میل باقی رہ جائے گا؟ عرض کیا: بالکل نہیں۔ تو فرمایا: نماز گناہوں کو اسی طرح ختم کر دیتی ہے جیسے پانی میل کو۔

۱۳۹۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے

الْفَزَارِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ وَإِذَا حَدَّثَنِي عَنْهُ غَيْرُهُ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا خَلَفَ صَدَّقْتُهُ وَإِنْ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي وَصَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ (وَقَالَ مُسَعَّرٌ ثُمَّ يُصَلِّي) وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ.

۱۳۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (أَظُنُّهُ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ سَفْيَانَ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَقَاتَهُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوا ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعِنْدَهُ أَبُو أَيُّوبَ وَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ عَاصِمٌ يَا أبا أَيُّوبَ قَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ. وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ مَنْ صَلَّى فِي الْمَسَاجِدِ الْأَرْبَعَةِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ فَقَالَ يَابْنَ أَخِي أَذَلِكَ عَلَى أَيْسَرٍ مِنْ ذَلِكَ إِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ وَ صَلَّى كَمَا أُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ كَذَلِكَ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ.

۱۳۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ أَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنْ رَأَيْتَ لَوْ كَانَ بَيْنَهُ أَحَدُكُمْ نَهْرٌ يَجْرِي يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مَا كَانَ يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ لَا شَيْءَ قَالَ: فَإِنَّ الصَّلَاةَ تَذْهِبُ الذُّنُوبَ كَمَا يَذْهَبُ الْمَاءُ الدَّرَنَ.

۱۳۹۸: حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ زَكِيٍّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ

ہیں کہ ایک مرد زنا سے کم کسی درجہ کی معصیت کا مرتکب ہو گیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا ذکر کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "نماز قائم کر دن کے دو توں کناروں میں اور رات کے چند حصوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ نصیحت ہے یاد رکھنے والوں کیلئے"۔ تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ میرے لئے ہے؟ فرمایا: جو بھی اس پر عمل کرے اس کے لئے ہے۔

☆ خلاصۃ الباب نماز روزہ اور دیگر عبادات سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ کہا نزعی معافی تو ہے کے ساتھ شرط ہے۔ آیت: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ﴾ [ہود: ۱۱۴] سے پانچ نمازوں کی طرف اشارہ ہے۔ ۵ طرفی النہار سے صبح ظہر اور عصر کی نمازیں مراد ہیں اور ﴿وَزُلْفَا﴾ سے مغرب و عشاء کی۔ (مختصری)

باب: پانچ نمازوں کی فرضیت اور ان

کی نگہداشت کا بیان

۱۳۹۹: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں تو میں یہ پچاس نمازیں لے کر واپس ہوا۔ حضرت موسیٰ سے ملاقات ہو گئی تو پوچھنے لگے کہ تمہارے رب نے تمہاری امت پر کیا فرض فرمایا؟ میں نے کہا: مجھ پر پچاس نماز فرض فرمائی ہیں۔ تو کہنے لگے: اپنے رب کی طرف رجوع کرو کیونکہ یہ تمہاری امت کے بس میں نہیں۔ میں نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا تو میرے رب نے مجھے ایک حصہ (پچیس نمازیں) معاف فرمادیں۔ پھر میں موسیٰ کے پاس آیا اور ان کو بتایا تو انہوں نے کہا اپنے رب کی طرف رجوع کرو کیونکہ یہ بھی تمہاری امت کے بس میں نہیں۔ میں نے پھر اپنے رب کی طرف رجوع کیا۔ تو رب نے فرمایا

عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ التَّهَدِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ يَغْنَى مَا دُونَ الْفَاحِشَةِ فَلَا أُدْرِي مَا بَلَغَ غَيْرَ أَنَّهُ دُونَ الزَّانَا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَاَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ﴾ [ہود: ۱۱۴] فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى هَذِهِ قَالَ: لِمَنْ أَخَذَ بِهَا.

۱۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَرْضِ الصَّلَوَاتِ

الْخُمْسِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا

۱۳۹۹: حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ بُرَيْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ اللَّهُ عَلَى أُمَّتِي خُمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى آتَى عَلَى مُوسَى فَقَالَ مُوسَى مَاذَا أَفْتَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَى خُمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى آتَى عَلَى مُوسَى فَقَالَ مُوسَى مَاذَا أَفْتَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَى خُمْسِينَ صَلَاةً قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتِكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَأَيْتُ رَبِّي فَوَضَعَ عَنِّي سَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتِكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَأَيْتُ رَبِّي فَقَالَ هِيَ خُمْسٌ وَهِيَ خُمْسُونَ لَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ

ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَقُلْتُ قَدْ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي.

یہ (شمار میں تو) پانچ ہیں اور (ثواب میں پوری) پچاس

ہیں۔ میرے دربار میں بات بدلتی نہیں۔ میں پھر موئی کے پاس آیا تو کہنے لگے: اپنے رب کی طرف پھر رجوع کرو۔ میں نے کہا: اب تو مجھے اپنے رب سے شرم آ رہی ہے۔

۱۴۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا

۱۴۰۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُصْمٍ أَبِي غُلَوَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پچاس نمازوں کا حکم دیا

قَالَ أَمَرَ نَبِيُّكُمْ ﷺ بِخَمْسِينَ صَلَاةً فَنَازَلَ رَبُّكُمْ أَنْ

گیا تو انہوں نے تمہارے رب سے کمی کی درخواست کی

يُغْفَلُهَا خُمْسُ صَلَوَاتٍ.

کہ ان کو پانچ بنا دیں۔

۱۴۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ

۱۴۰۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَبَّانٍ

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا

عَنِ ابْنِ مُحَيْرِزٍ عَنِ الْمُخَدَّجِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ قَالَ

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: خُمْسُ صَلَوَاتٍ

ہیں جو ان پانچ نمازوں کو پڑھے گا اور ان کو حقیر سمجھ کر ان

اِفْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ فَمَنْ جَاءَ بِهِمْ لَمْ يَنْتَقِصْ مِنْهُنَّ

میں کسی قسم کی کوتاہی کرنے سے بچے گا تو اللہ تعالیٰ کا اس

شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِمْ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَهْدًا

کے لئے یہ عہد ہے کہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے

أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ جَاءَ بِهِمْ قَدْ انْتَقَصَ مِنْهُنَّ شَيْئًا

اور جو ان نمازوں کو اس طرح پڑھے کہ ان کو حقیر سمجھ کر

اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِمْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذْبُهُ وَ

ان میں کوتاہی بھی کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے کوئی

إِنْ شَاءَ غَفْرَةٌ لَهُ.

عہد نہیں چاہیں عذاب دیں چاہیں معاف فرما دیں۔

۱۴۰۲: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا

۱۴۰۲: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں ایک بار ہم مسجد

بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک صاحب اونٹ پر سوار مسجد میں

أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

داخل ہوئے مسجد میں اونٹ بٹھایا پھر اسے باندھ دیا پھر

يَقُولُ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى

پوچھا: تم میں محمدؐ کون ہیں؟ اس وقت رسول اللہؐ صحابہ کے

جَمَلٍ فَأَنَاحَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ إِنَّكُمْ

درمیان تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ تو صحابہؓ نے کہا یہ گور۔

مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِيٌّ بَيْنَ ظَهْرٍ

مرد تکیہ لگائے ہوئے۔ تو ان صاحب نے رسول اللہؐ سے

إِنِّيهِمْ قَالَ فَقَالُوا هَذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَكِيُّ فَقَالَ لَهُ

کہا: اے عبدالمطلب کے بیٹے! تو نبیؐ نے فرمایا: جی! میں

الرَّجُلُ يَأْتِيَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلَبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تمہاری طرف متوجہ ہوں۔ تو ان صاحب نے عرض کیا: اے

وَسَلَّمَ قَدْ اجْتَنَيْتُكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي

محمدؐ! میں آپؐ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور پوچھنے میں سختی

سَأَلْتُكَ وَمَشَدَّدُ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدَنَّ عَلَيَّ

ہوگی اس کو برا نہ منائے گا۔ آپؐ نے فرمایا: جو جی میں آنے

پوچھ لو۔ تو اس نے کہا: میں آپ کو آپ کے رب کی اور آپ سے پہلوں کے رب کی قسم دیتا ہوں بتائیے کیا اللہ نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف بھیجا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: بخدا! جی ہاں۔ اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں بتائیے کیا آپ کو اللہ نے حکم دیا کہ دن رات میں پانچ نمازیں پڑھیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: بخدا! جی۔ اس نے عرض کیا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو سال میں اس ماہ کے روزوں کا حکم دیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: بخدا! جی۔ اس نے کہا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں اللہ کی بتائیے کیا آپ کو اللہ نے حکم دیا کہ ہمارے مالداروں سے یہ زکوٰۃ وصول کر کے ہمارے ناداروں میں تقسیم کریں؟ آپ نے فرمایا: بخدا! جی۔ تو

فَہُوَ نَفْسُکَ فَقَالَ: سَلْ مَا بَدَا لَکَ۔ قَالَ لَہُ الرَّجُلُ: نَشَدْتُکَ بِرَبِّکَ وَرَبِّ اَنْ قَبْلَکَ اَللّٰہُ اَرْسَلْکَ اِلَی النَّاسِ کُلِّہُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: اَللّٰہُمَّ! نَعَمْ۔ قَالَ فَاَنْشَدَکَ بِاللّٰہِ اَمْرَکَ اَنْ تُصَلِّیَ الصَّلٰوٰتَ الْخَمْسَ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: اَللّٰہُمَّ! نَعَمْ۔ قَالَ فَاَنْشَدَکَ بِاللّٰہِ اَمْرَکَ اَنْ تَصُوْمَ ہَذَا الشَّہْرَ مِنَ السَّنَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: اَللّٰہُمَّ! نَعَمْ۔ قَالَ فَاَنْشَدَکَ بِاللّٰہِ اَمْرَکَ اَنْ تَاْخُزَ ہَذَہُ الصَّدَقَۃَ مِنْ اَغْنِیَانَا فَتَقْسِمَہَا عَلٰی فُقَرَانَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: اَللّٰہُمَّ! نَعَمْ۔ فَقَالَ الرَّجُلُ: اَمَنْتُ بِمَا جِئْتُ بِہِ وَاَنَا رَسُوْلٌ مِنْ وِرَآئِیْ مِنْ قَوْمِیْ وَاَنَا ضَمَامُ ابْنِ ثَعْلَبَۃِ اَخُو بَنِیْ سَعْدِ بْنِ بَكْرِ۔

ان صاحب نے کہا: میں آپ کے لئے ہوئے دین پر ایمان لایا اور میں اپنے پیچھے اپنی پوری قوم کا قاصد ہوں اور میں بنو سعد بن بکر قبیلہ کا ایک فرد ضمام بن ثعلبہ ہوں۔

۱۴۰۳: حضرت ابو قتادہ بن ربیع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور یہ عہد کر لیا ہے کہ جو ان نمازوں کی وقت کے مطابق نگہداشت کرے گا اس کو جنت میں داخل کروں گا اور جو ان کی نگہداشت نہ کرے اس کے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں۔

۱۴۰۳: حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدِ بْنِ کَثِیْرٍ بْنُ دِیْنَارِ الْحُمْصِیُّ ثَنَا بَقِیَّةُ بْنُ الْوَلِیْدِ ثَنَا ضَبَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی السَّلَیْلِ اَخْبَرَنِیْ ذُو یُنَیْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسِیْبِ اِنْ اَبَا قَتَادَۃَ بْنِ رَبِیعٍ اَخْبَرَهُ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ اَفْتَرَضْتُ عَلٰی اُمَّتِکَ خَمْسَ صَلٰوٰتٍ وَ عَہْدْتُ عِنْدَیْ عَہْدُا اَنَّهُ مِنْ خَافِظٍ عَلَیْہُمْ لَوْ قَتَلْتُمْ اَدْخَلْتُمْ الْجَنَّةَ وَ مَنْ لَمْ یُحَافِظْ عَلَیْہُمْ فَلَا عَہْدَ لَہُ عِنْدِی۔

خلاصہ: اس میں کلام ہوا ہے کہ پچاس نمازوں کی طرف منتقل ہونا یہ سننا تھا یا نہیں البتہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ سننا نہیں تھا بلکہ پچاس کا حکم عالم بالا کے اعتبار سے تھا اور وہاں کے لحاظ سے آج بھی نمازیں پچاس ہی ہیں کیونکہ پانچ نمازوں کا اجر ملا، اعلیٰ پر پچاس ہی جتنا ہوگا۔ اس کی تائید حدیث باب کے اس جملے سے ہوتی ہے: ہٰی خَمْسٌ وَ ہٰی خَمْسُونَ لَا سَدْلُ الْقَوْلِ لَدِیْ عَلَمَاءِ کَرَامٍ نَے اس میں بہت سی حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔



## ۱۹۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي

## الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۴۰۴ : حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ أَخْبَدَ بَنُو أَبِي بَكْرٍ ثَمَامُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رِيَّاحٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ .  
خَلَّفَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَمَّانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

۱۴۰۵ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَمَّانُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ .

۱۴۰۶ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَسَدٍ ثَمَّانُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدِ الْكَرِيمِ عَنْ غَطَّاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ .

## بَابُ : مَسْجِدِ حَرَامِ اور مسجدِ نبوی میں

## نماز کی فضیلت

۱۴۰۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : میری اس مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد میں ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۱۴۰۵ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میری اس مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد میں ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

۱۴۰۶ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میری اس مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز دیگر مساجد کی لاکھ نمازوں سے افضل ہے۔

☆ خلاصۃ الباب بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ میری مسجد سے مراد مسجد نبوی کا بس اتنا ہی حصہ ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا اور اس میں شک نہیں کہ وہ حصہ بعد کے بڑھائے ہوئے حصے سے یقیناً افضل ہے۔ اس لیے کوشش کر کے اسی قدیم حصے میں نماز پڑھنا بہتر ہے لیکن یہ بھی واقعہ ہے کہ بعد کے بڑھے ہوئے حصے کے بھی وہی تمام فضائل ہیں جو پرانی مسجد نبوی کے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری مسجد کو بڑھاتے بڑھاتے کرء صنعاء یمن تک بھی پہنچا دیا جائے تب بھی وہ میری ہی مسجد ہوگی۔ یعنی اس کی فضیلت ہی رہے گی۔ حضرت عمر بن الخطابؓ نے مسجد نبوی میں کچھ اضافہ کیا اور فرمایا : اگر ہم اسے بڑھاتے بڑھاتے جنگل تک بھی لے جائیں تب بھی یہ مسجد رسولؐ ہی رہے گی۔

## ۱۹۶ : بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْجِدِ

## بَيْتِ الْمُقَدَّسِ

## بَابُ : مسجد بیت المقدس میں

## نماز کی فضیلت

۱۴۰۷ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثَمَّانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ بَانْدٍ حَضَرَتْ مِمْوْنَةُ فَرَمَاتِي هِيَ كَ :

میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہمیں بیت المقدس کے متعلق بتائیے۔ فرمایا: وہ حشر کی اور زندہ ہو کر اٹھنے کی زمین ہے وہاں جا کر نماز پڑھو کیونکہ وہاں ایک نماز باقی جگہوں کی ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا بتائیے اگر میں وہاں جانے کی استطاعت نہ پاؤں؟ فرمایا: وہاں کے لئے تیل بھیج دو جس سے روشنی کا انتظام ہو جو ایسا کر لے وہ بھی وہاں جانے والے کی مانند ہے۔

۱۳۰۸: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جب سلیمان بن داؤد علیہما السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں: ایسے فیصلے جو اللہ کے فیصلہ کے مطابق ہوں اور ایسی شاہی جوان کے بعد کسی کو نہ ملے اور یہ کہ اس مسجد میں جو بھی صرف اور صرف نماز کے ارادے سے آئے تو وہ اس مسجد سے اس طرح گناہوں سے پاک ہو کر نکلے جس طرح پیدائش کے دن تھا۔ نبیؐ نے فرمایا کہ دو تو انکو مل گئیں تیسری کی بھی مجھے امید ہے کہ مل گئی ہوگی۔

۱۳۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین مساجد کی طرف مسجد حرام میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

۱۳۱۰: حضرت ابوسعید اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین مساجد کی طرف: مسجد حرام مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد۔

یونس ثنا لور بن یزید عن زیاد بن ابی سودة عن اخيه عثمان بن ابی سودة عن ميمونة مولاة النبي ﷺ قالت قلت يا رسول الله اقبضاني بيت المقدس قال: ارض السحر والمنشرا تتوة فضلوا فيه فان صلاة فيه كالف صلاة في غيره) قلت ارايت ان لم نستطع ان اتحمل اليه قال: فتهدى له زينا يسرج فيه فمن فعل ذلك فهو كمن اتاه.

۱۳۰۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجُهَيْمِ الْأَنْمَاطِيُّ ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ الشَّيْبَانِيِّ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا فَرَّغَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ مِنْ بِنَاءِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللَّهَ ثَلَاثًا حُكْمًا يُصَادَفُ حُكْمُهُ وَفُلُكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ وَالْآيَاتِي هَذَا الْمَسْجِدَ أَحَدًا لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِيهِ إِلَّا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَّا اثْنَانِ فَقَدْ أُعْطِيَهُمَا وَارْجُوا أَنْ يَكُونَ قَدْ أُعْطِيَ الثَّالِثَةُ.

۱۳۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدَ الْأَقْصَى.

۱۳۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ قُرْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَبْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَإِلَى مَسْجِدِي هَذَا.

خاصۃً الباب ثانی: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں روشنی کرنا تاکہ نماز پڑھنے والوں کو آرام ملے کار ثواب ہے لیکن آج کل حد سے زیادہ جو روشنیاں کی جاتی ہیں وہ بالکل ناجائز ہے۔ خصوصاً خوشی کے موقعوں پر چراغوں کو روشن کرنا اسلام

میں سختی سے ممنوع ہے۔ نیز ان احادیث میں بیت المقدس میں نماز پڑھنے کا ثواب بھی بیان کیا گیا ہے۔ اسی باب کی حدیث ۱۴۰۹ سے علامہ ابن تیمیہ اور ان کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیم اور ان کے تابع نے یہ مسلک اختیار فرمایا کہ تقریب اور ثواب کی نیت سے ان تین مساجد کے علاوہ کہیں اور سفر کرنا درست نہیں اور کئی محققین علماء کرام مثلاً قاضی عیاض وغیرہ کا مسلک بھی یہی ہے۔ دلیل کے طور پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے جبل طور کی زیارت کے لیے سفر کیا تو حضرت ابو بصرہ غفاری نے ان پر نکیر کی اس حدیث کی بناء پر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ اتفاق کیا۔ کچھ دوسرے علماء کرام نے اجازت دی ہے۔

## ۱۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي

### مَسْجِدِ قُبَاءَ

## باب: مسجد قباء میں نماز

### کی فضیلت

۱۴۱۱: حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد قباء میں (پڑھی گئی) ایک نماز (ثواب میں) عمرہ کے برابر ہے۔

۱۴۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا أَبُو الْأَبْرَدِ مَوْلَى بَنِي خَطْمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَيْدَ ابْنَ ظَهْرٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ.

۱۴۱۲: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے گھر میں خوب پاکی حاصل کرے پھر مسجد قباء آ کر نماز پڑھے اس کو عمرہ کے برابر اجر ملے گا۔

۱۴۱۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا خَاتِمُ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ وَ عِيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ الْكُرْمَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ بْنَ حَنِيفٍ يَقُولُ قَالَ سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءَ فَصَلَّى فِيهِ صَلَاةً كَانَ لَهُ كَأَجْرِ عُمْرَةٍ.

☆ خلاصہ الباب ☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کا رخ کیا تو اول اول مدینہ سے باہر جنوبی غربی جانب بنو عمرو بن عوف کی بستی قباء میں قیام فرمایا تھا۔ یہ مدینہ منورہ سے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر ہے۔ پھر چند روز بعد مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے تھے۔ اس محلہ میں جس مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے وہاں مسجد تعمیر کی گئی جس کی دیوار کے قبلہ کا رخ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے درست کیا اور بنیاد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے لیے پتھر ڈھونے میں شریک رہے۔ اسلام کی یہ سب سے پہلی مسجد تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ہفتہ کے روز اس مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے تھے۔ متعدد روایتوں میں اس کی فضیلت آئی ہے۔ مدینہ منورہ حاضر ہونے والے کو اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو مسجد قباء میں حاضر ہو کر کوئی نماز یا تحیۃ المسجد ضرور ادا کرنی چاہیے۔

در منزلکہ جاناں روزے رسیدہ باشد ☆ با خاک آستانش در ایم مرحبائے

## ۱۹۸ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي

## الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

۱۴۱۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا أَبُو الْخَطَّابِ  
الِدَمْشَقِيُّ ثنا زُرَيْقٌ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَلْهَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ  
بِصَلَاةٍ وَ صَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخُمْسٍ وَ  
عَشْرِينَ صَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجْمَعُ فِيهِ بِخُمْسِمِائَةٍ  
و صَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخُمْسِينَ أَلْفَ  
و صَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِي بِخُمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةٍ وَ  
و صَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفَ صَلَاةٍ.

## ۱۹۹ : بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ شَأْنِ الْمَنْبَرِ

۱۴۱۴ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ عُمَرَ وَ الرَّقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ  
الطُّفَيْلِ ابْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى  
جَذْعٍ إِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيضًا وَ كَانَ يُخْطُبُ إِلَى  
ذَلِكَ الْجَذْعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ هَلْ لَكَ أَنْ  
نَجْعَلَ لَكَ شَيْئًا نَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَرَاكَ  
النَّاسُ وَ تَسْمِعَهُمْ خُطْبَتَكَ قَالَ (نَعَمْ) فَصَنَعَ لَهُ ثَلَاثَ  
دَرَجَاتٍ فَهِيَ الَّتِي أَعْلَى الْمَنْبَرِ فَلَمَّا وُضِعَ الْمَنْبَرُ وَضَعُوهُ  
فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي هُوَ فِيهِ فَلَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُومَ إِلَى الْمَنْبَرِ مَرَّ إِلَى الْجَذْعِ الَّذِي كَانَ  
يُخْطُبُ إِلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَ الْجَذْعَ خَارَ حَتَّى تَصَدَّعَ وَ انْشَقَّ  
فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ  
الْجَذْعِ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتَّى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَنْبَرِ  
فَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَّى إِلَيْهِ فَلَمَّا هَدِمَ الْمَسْجِدَ وَ غَيَّرَ

## بَابُ: جَامِعِ مَسْجِدِ فِي نَمَازِ

## کے فضیلت

۱۴۱۳ : حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا: مرد کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا ایک  
نماز کے برابر ہے اور محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا پچیس  
نمازوں کے برابر اور جامع مسجد میں نماز پڑھنا پانچ سو  
نمازوں کے برابر ہے اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنا پچاس  
ہزار نمازوں کے برابر ہے اور میری مسجد میں نماز پڑھنا  
پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد حرام میں نماز  
پڑھنا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

## بَابُ: منبر کی ابتداء

۱۴۱۴ : حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
ایک درخت کے تنے کی طرف نماز پڑھاتے تھے جب  
مسجد پر چھپر تھا اور آپؐ اسی درخت سے ٹیک لگا کر خطبہ  
بھی ارشاد فرماتے تو ایک صحابی نے عرض کیا اگر ہم کوئی  
چیز تیار کریں کہ آپؐ اس پر کھڑے ہوں جمعہ کے روز  
تا کہ لوگ آپؐ کو دیکھیں اور آپؐ خطبہ ارشاد فرمائیں تو  
اس کی اجازت ہوگی؟ فرمایا: جی۔ تو ان صحابی نے تین  
سیڑھیاں بنائیں وہی اب تک منبر پر ہیں جب منبر تیار  
ہو گیا تو صحابہؓ نے اسی جگہ رکھا جہاں اب ہے جب رسول  
اللہؐ نے منبر پر کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا تو آپؐ اسی  
ٹنڈ (کاٹی گئی لکڑی) کے پاس سے گزرے جس پر ٹیک  
لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب اس ٹنڈے سے آگے  
بڑھے تو وہ چیخا حتیٰ کہ اس کی آواز تیز ہو گئی اور پھٹ گئی  
اسکی آواز سن کر رسول اللہؐ منبر سے اترے اور اس پر ہاتھ  
پھیرتے رہے۔ حتیٰ کہ اسکو سکون ہو گیا پھر آپؐ منبر پر

تشریف لے گئے جب آپ نماز پڑھتے تو اسی ٹھڈ کے قریب نماز پڑھتے جب مسجد ڈھائی گئی اور بدلی گئی تو وہ ٹھڈ حضرت ابی بن کعبؓ نے لے لیا وہ ان کے پاس ان کے گھر میں رہا۔ حتیٰ کہ پرانا ہو گیا پھر اسکو دیمک کھا گئی اور ریزہ ریزہ ہو گیا۔

۱۳۱۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنے کے سہارے خطبہ ارشاد فرماتے جب منبر تیار ہوا تو آپ منبر کی طرف بڑھے اس پر منبر رونے لگا۔ آپ منبر کے قریب آئے اس کو سینے سے لگایا تو اس کی آواز بھم گئی۔ آپ نے فرمایا اگر میں اس کو سینہ سے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔

۱۳۱۶: ابو حازم سے روایت ہے کہ لوگوں کا اس بارے میں اختلاف ہوا کہ رسول اللہ کا منبر کس چیز سے بنا ہے؟ تو وہ سہل بن سعدؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے پوچھا تو فرمایا: لوگوں میں کوئی بھی مجھ سے زیادہ جاننے والا باقی نہ رہا۔ وہ غابہ کے جھاؤ کا ہے فلاں بڑھئی جو فلانی عورت کا غلام ہے اُس نے بنایا۔ یہ غلام منبر لے کر آیا جب رکھا گیا تو آپ اس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ کی طرف منہ کیا لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے آپ نے قرأت فرمائی پھر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھا کر اُلٹے پاؤں پیچھے ہٹے اور (منبر سے اتر کر) زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر پر تشریف لے گئے پھر قرأت فرمائی رکوع کیا پھر کھڑے ہو کر پیچھے کو ہوئے اور زمین پر سجدہ کیا۔

۱۳۱۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے پھر منبر بنا۔ فرماتے ہیں کہ بتا رونے لگا جابر کہتے ہیں کہ اس کے رونے کی آواز مسجد والوں نے بھی سنی۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

أَخَذَ ذَلِكَ الْجِدْعَ أَبُيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَ عِنْدَهُ فِي بَيْتِهِ حَتَّى يَكُنِيَ فَأَكَلَتْهُ الْأَرْضُ وَغَادَ رُفَاقًا.

۱۳۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُمَارِ بْنِ أَبِي عُمَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِدْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمُنْبَرِ ذَهَبَ إِلَى الْمُنْبَرِ فَحَنَ الْجِدْعُ فَاتَاهُ فَأَخْطَضَهُ فَسَكَنَ فَقَالَ: لَوْ لَمْ أَخْطَضْهُ لَحَنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۳۱۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَيْ شَيْءٍ هُوَ فَأَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَعْلَمُ بِهِ مِمَّنِي هُوَ مِنْ أَتْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فَلَانٌ مَوْلَى فَلَانَةَ نَجَارٍ فَجَاءَ بِهِ فَقَامَ عَلَيْهِ حِينَئِذَا وَضِعَ فَاسْتَقْبَلَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَرَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ ثُمَّ غَادَ إِلَى الْمُنْبَرِ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ غَادَ إِلَى الْمُنْبَرِ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ فَقَامَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ.

۱۳۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ إِلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ (أَوْ قَالَ إِلَى جِدْعٍ) ثُمَّ اتَّخَذَ مَنْبَرًا قَالَ فَحَنَ الْجِدْعُ (قَالَ جَابِرٌ) حَتَّى سَمِعَهُ

أَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتَّى آتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَمَسَحَ فَنَكَنَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْلَا يَأْتِيهِ لَحْنٌ إِلَى يَوْمِ  
الْقِيَامَةِ. قِيَامَتُكَ رَوَاتُهَا رَهْتَا۔

☆ خلاصۃ الباب سحان اللہ! یہ بھی حضرت سید الاولین والآخرین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ ہے کہ لکڑی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں روتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر چیز میں جان ہوتی ہے اور سمجھ بھی اور کئی باتیں بھی اس حدیث مبارک سے ثابت ہوئیں۔

۲۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي طُولِ الْقِيَامِ فِي

الصَّلَوَاتِ

باب: نماز میں

لمبا قیام کرنا

۱۳۱۸: حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز شروع کر دی آپ مسلسل قیام میں رہے حتیٰ کہ میں نے نامناسب کام کا ارادہ کر لیا (ابو وائل کہتے ہیں) میں نے کہا وہ نامناسب کام کیا تھا؟ تو فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ آپ کو چھوڑ کر خود بیٹھ جاؤں۔

۱۳۱۹: مغیرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نماز میں کھڑے ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک سوچ گئے۔ تو آپ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ نے آپ کے گزشتہ و آئندہ گناہ معاف فرمادیئے (پھر اتنی مشقت برداشت کرنے کی کیا ضرورت؟) فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

۱۳۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے حتیٰ کہ آپ کے قدم مبارک سوچ جاتے آپ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سابقہ و آئندہ گناہ معاف فرمادیئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا پھر میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

۱۳۲۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۱۳۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرٍ بْنُ رُوَازَةَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سُوءٍ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ الْأَمْرُ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَتْرُكَهُ.

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ غَمَارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عُلَافَةَ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

۱۳۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

۱۳۲۱: حَدَّثَنَا يَكْرُبُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ

ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد اللہ قال سئل  
النبی ﷺ ائی الصلوة افضل قال: طول القنوت.  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ  
کون سی نماز افضل ہے؟ فرمایا: جس میں لمبا قیام ہو۔

**خلاصۃ الباب** ☆ امر سؤیہ سے مراد ہے کہ نماز کو ترک کر کے بیٹھ جاؤں۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی تو  
شکر گزاری نہ کروں۔ یہ شان تھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اتنا بڑا تہہ ملنے کے باوجود عبادت میں بہت زیادت اور  
مشقت برداشت فرماتے تھے۔ لفظ "قنوت" متعدد معنی کے لیے آتا ہے۔ مثلاً طاعت، عبادت، صلوٰۃ، دعاء، قیام، طول، قیام،  
سکوت۔ یہاں جمہور نے قیام کے معنی مراد لیے ہیں۔ پھر اس میں اختلاف ہے کہ تطویل قیام افضل ہے یا تکثیر رکعات۔  
امام ابو حنیفہ اور ایک روایت کے مطابق امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ طویل قیام افضل ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ  
عنہما کے نزدیک تکثیر رکعات افضل ہے۔ امام محمد کا مسلک بھی اسی کے مطابق ہے اور امام شافعی کی دوسری روایت بھی اسی  
کے مطابق ہے۔ لیکن ان کا مفتی بہ قول پہلا ہی ہے اور امام ابو یوسف نیز اسحق بن راہویہ کے نزدیک دن میں تکثیر رکعات  
افضل ہے اور رات میں تطویل قیام۔ البتہ اگر کسی شخص نے صلوٰۃ اللیل کے لیے کچھ وقت مخصوص کیا ہوا ہو تو رات میں بھی  
تطویل قیام کے بجائے تکثیر رکعات افضل ہے۔ امام احمد بن حنبل نے اس مسئلہ میں توقف اختیار کیا ہے۔ حنفیہ اور شافعیہ  
حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں جبکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ان کے ہم مسلک دوسرے حضرات کا استدلال  
اگلے باب کی احادیث ہیں لیکن اول تو یہ روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے مسلک پر صریح نہیں۔ نیز سجدہ سے پوری  
نماز مراد لی جاسکتی ہے۔

## ۲۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ السُّجُودِ

## باب: سجدے بہت سے کرنے کا بیان

۱۳۲۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ  
ابِرْهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ قَالَا ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ  
كَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ أَنَّ أَبَا فَاطِمَةَ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
اخْبِرْنِي بِفِعْلٍ اسْتَقِيمَ عَلَيْهِ وَ أَعْمَلُهُ قَالَ: عَلَيْكَ  
بِالسُّجُودِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَلَ اللَّهُ بِهَا  
دَرَجَةً حَتَّى يَخْطُبَ بِهَا عَنْكَ خَطِيئَةٌ.

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرْهِيمَ قَالَا ثنا الْوَلِيدُ بْنُ  
مُسْلِمٍ قَالَا ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو وَ أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ  
قَالَ ثنا الْوَلِيدُ ابْنُ هِشَامٍ الْمُعْطَلِيُّ حَدَّثَهُ مَعْدَانُ ابْنُ أَبِي  
طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنِي حَدِيثًا غَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ

۱۳۲۲: ابو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے  
عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیے کہ  
میں استقامت اور دوام کے ساتھ اس پر کار بند رہوں۔  
آپ نے ارشاد فرمایا: اپنے اوپر سجدہ لازم کر لو کیونکہ  
جب بھی اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کی  
وجہ سے تمہارا ایک درجہ بلند فرمادیں گے اور ایک خطا مٹا  
دیں گے۔

۱۳۲۳: حضرت معدان بن ابی طلحہ ہمیری کہتے ہیں کہ میں  
ثوبان سے ملا تو ان سے عرض کیا کہ مجھے کوئی حدیث  
سنائیے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع عطا فرمائیں  
گے۔ فرماتے ہیں وہ خاموش رہے۔ میں نے پھر یہی عرض  
کیا تو آپ خاموش ہی رہے۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔ پھر

قَالَ فَسَكَّتَ ثُمَّ عُدْتُ فَقُلْتُ بِمِثْلِهَا فَسَكَّتَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لِي عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ لِلَّهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ.

مجھے فرمانے لگے اللہ کو سجدہ کرنے (یعنی نماز) کا اہتمام کیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ کرے اللہ تعالیٰ اس سجدہ کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں اور ایک خطا معاف فرمادیتے ہیں۔ حضرت معاذان کہتے ہیں پھر میں حضرت ابوورداء سے ملا ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا۔

۱۴۲۴: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الْمُزَوَّيُّ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ خَلْبَسَ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا خَيْرَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةٌ وَرَفَعَ لَهُ دَرَجَةً فَاسْتَكْبِرُوا مِنَ السُّجُودِ.

۱۴۲۴: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو بندہ اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ بھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس کے لئے ایک نیکی لکھیں گے اور ایک گناہ معاف فرمادیں گے اور ایک درجہ بلند فرمائیں گے۔ اس لئے بکثرت سجدے کیا کرو۔

۲۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَوَّلِ مَا يُحَاسَبُ بِهِ

### الْعَبْدُ الصَّلَاةُ

۱۴۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا آتَيْتَ أَهْلَ مَضْرُكٍ فَأَخْبِرْهُمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ فَإِنْ أَتَمَّهَا وَإِلَّا قِيلَ انْظُرُوا أَهْلَ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ أَكْمَلَتْ الْفَرِيضَةُ مَنْ تَطَوُّعَهُ ثُمَّ يُفْعَلُ بِسَائِرِ الْأَعْمَالِ الْمَفْرُوضَةِ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

۱۴۲۵: حضرت انس بن حکیم ضعیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے مجھے فرمایا کہ جب تم اپنے شہر والوں کے پاس جاؤ تو ان کو بتانا کہ میں (ابو ہریرہؓ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: مسلمان بندے سے قیامت کے روز سب سے پہلے فرض نماز کا حساب ہوگا۔ اگر اس نے نمازیں پوری کی ہوں گی تو ٹھیک ورنہ کہا جائے گا دیکھو اس کے پاس نفل ہیں؟ اگر اس کے پاس نفل ہوں گے تو فرضوں کی تکمیل نوافل کے ذریعہ کر دی جائے گی پھر باقی فرض اعمال میں بھی ایسا ہی ہوگا۔

۱۴۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ نَعِيمِ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا

۱۴۲۶: حضرت نسیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے سے قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا



الحسن بن محمد ابن الصباح ثنا عفان ثنا حماد ابنا حمید  
عن الحسن عن رجل عن ابی ہریرۃ وداؤد بن ابی ہند عن  
زرارة بن اوفی عن نعيم الداری عن النبی ﷺ قال:  
اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة صلاته فان اكملها  
كُتِبَتْ لَهُ نَافِلَةٌ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ اَكْمَلَهَا قَالَ اللهُ سُبْحَانَهُ لِمَ لَاحِظِهِ  
انظروا اهل تَجِدُونَ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَاكْمِلُوا بِهَا مَا ضَيَّعَ  
مِنْ فَرِيضَتِهِ ثُمَّ تَوَخَّذُوا الْعَمَالَ عَلَى حَبِّ ذَلِكِ۔

حساب ہوگا اگر اس نے نمازیں پوری کی ہوں گی تو اس  
کے نفل علیحدہ سے لکھے جائیں گے اور اگر اس نے نماز  
پوری نہ کی ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے  
فرمائیں گے دیکھو کیا میرے بندے کے پاس نفل ہیں؟  
تو ان نوافل کے ذریعے جو فرائض اس نے ضائع کر  
دیئے ان کی تکمیل کر دو پھر باقی اعمال کا حساب بھی اسی  
طرح ہوگا۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا لیکن بخاری کتاب  
الرقاق میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حساب خون  
کا ہوگا۔ اس ظاہری تعارض کو دور کرنے کے لیے بعض حضرات نے فرمایا کہ حساب سب سے پہلے نماز کا ہوگا اور فیصلہ سب  
سے پہلے قتل کا ہوگا لیکن زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ حقوق اللہ میں سب سے پہلے حساب کا نماز ہوگا اور حقوق العباد میں سب سے  
پہلے قتل کا ہوگا۔

باب: نفل نماز وہاں نہ پڑھے  
جہاں فرض پڑھے

۲۰۳: بابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ النَّافِلَةِ حَيْثُ  
تُصَلِّي الْمَكْتُوبَةُ

۱۴۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نفل  
پڑھنے لگے تو کیا وہ اس سے عاجز ہوتا ہے کہ آگے بڑھ  
جائے یا پیچھے ہٹ جائے یا دائیں بائیں ہو جائے۔

۱۴۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ  
عَنْ لَيْثٍ عَنْ حُجَّاجِ بْنِ عُثَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: اَيُّعْزُزُ أَحَدُكُمْ إِذَا صَلَّى أَنْ  
يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ يَعْنِي السُّبْحَةَ۔

۱۴۲۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام نے  
جہاں فرض نماز پڑھا کی وہیں نفل نماز نہ پڑھے بلکہ وہاں  
سے ہٹ جائے۔

۱۴۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَبُ  
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ فِي مَقَامِهِ الَّذِي  
صَلَّى فِيهِ الْمَكْتُوبَةُ حَتَّى يَتَخَرَّجَ عَنْهُ۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبِيدٍ الْجُمُصِيُّ ثنا بَقِيَّةُ عَنْ أَبِي

عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّجِيمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

☆ خلاصۃ الباب بعض علماء نے فرمایا: حدیث باب میں جو حکم ہے وہ حکم اس نماز کیلئے ہے جسکے بعد سنت راتہ ہو مثلاً  
مغرب، عشاء اور ظہر کی نماز اور جس نماز کے بعد سنن راتہ نہیں اس میں یہ حکم نہیں۔ قاضیؒ نے فرمایا کہ یہ حکم اس وقت ہے  
جب یہ شبہ نہ ہو کہ نفل فرض میں شریک ہے۔

۲۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوَطُّئِ الْمَكَانِ فِي

پاب: مسجد میں نماز کے لئے

الْمَسْجِدِ يُصَلِّي فِيهِ

ایک جگہ ہمیشہ

۱۴۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَحْمُودٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَلَابٍ عَنْ نَقْرَةِ الْغَرَابِ وَ عَنْ فَرْشَةِ السَّبْعِ وَ لَنْ يُوْطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ كَمَا يُوْطِنُ الْبَيْتَ.

۱۴۲۹: حضرت عبدالرحمن بن شیبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا: ایک کوئے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے (یعنی جلدی جلدی چھوٹے چھوٹے سجدے کرنا اور جلسہ بھی پوری طرح نہ کرنا) دوسرے درندے کی طرح بازو پچھانے سے (سجدہ میں بازو زمین پر بچھا دینا جیسے کتا بھینٹیا پچھاتا ہے) تیسرے نماز پڑھنے کے لئے مستقل طور پر ایک جگہ متعین کر لینا جیسے اونٹ اپنی جگہ متعین کر لیتا ہے۔

۱۴۳۰: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بِنِ كَاسِبٍ ثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي إِلَى سُبْحَةِ الضُّحَى فَيَعْمِدُ إِلَى الْأُسْطُوَانَةِ دُونَ الْمُصْطَحَفِ فَيُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهَا فَأَقُولُ لَهُ أَلَا تُصَلِّي هَاهُنَا وَ أَشِيرُ إِلَى بَعْضِ نَوَاجِي الْمَسْجِدِ فَيَقُولُ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ هَذَا الْمَقَامَ.

۱۴۳۰: حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ وہ چاشت کی نماز کے لئے آتے تو اس ستون کے پاس جاتے جہاں مصحف رکھا رہتا ہے اُس کے قریب ہی نماز پڑھتے۔ یزید بن ابی عبید کہتے ہیں میں نے مسجد کے ایک کوئے کی طرف اشارہ کر کے حضرت سلمہ بن اکوع سے کہا آپ یہاں نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ تو فرمانے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام کا قصد کرتے دیکھا۔

۲۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي آيِنِ تَوْضُعِ النَّعْلِ إِذَا

پاب: نماز کے لئے جوتا اتار کر

خَلَعَتْ فِي الصَّلَاةِ

کہاں رکھے؟

۱۴۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ.

۱۴۳۱: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اپنے جوتے بائیں جانب اتارے۔

۱۴۳۲ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ  
 إِسْمَاعِيلَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُخَارِبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلِزِمْ نَعْلَيْكَ قَدَمَيْكَ فَإِنْ  
 خَلَعْتَهُمَا فَاَجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْكَ وَلَا تَجْعَلْهُمَا عَنْ  
 يَمِينِكَ وَلَا عَنْ يَمِينِ صَاحِبِكَ وَلَا زَرَاءَكَ فَتُؤَذَى  
 مِنْ خَلْفِكَ.

۱۴۳۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
 فرمایا: اپنے جوتے پاؤں میں رکھو۔ اگر اتارو تو ان  
 کو قدموں کے درمیان میں رکھو۔ نہ دائیں نہ بائیں  
 اور نہ ہی پیچھے کہ کہیں (ان کی وجہ سے) پیچھے والوں کو  
 تکلیف پہنچاؤ۔

## ۶: کِتَابُ الْجَنَائِزِ

### ۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

۱۴۳۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ مِثَّةٌ بِالْمَعْرُوفِ سَلَّمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَ يُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَ يُشِمُّهُ إِذَا عَطَسَ وَ يَعُودُهُ إِذَا مَرَضَ وَ يَتَّبِعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَ يُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

۱۴۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرِيُّ بْنُ خُلْفٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَلْفَلَحٍ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَرْبَعٌ خِلَالِ يَشِمُّهُ إِذَا عَطَسَ وَ يُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَ يَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَ يَعُودُهُ إِذَا مَرَضَ.

۱۴۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُمُسٌ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ رَدُّ التَّجِيَّةِ وَ إِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَ شَهُودُ الْجَنَازَةِ وَ عِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَ تَشْمِيطُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ.

۱۴۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصُّتْعَانِيِّ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الْمُتَكَبِّرَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا شِئْنَا وَ أَبُو بَكْرٍ وَ أَنَا فِي بَنِي سَلَمَةَ.

۱۴۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُسْلِمَةُ ابْنُ عَلِيٍّ ثَنَا

### بَابُ: بِيَارِ كِي عِيَادَت

۱۴۳۳: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان کے ذمہ چھ حق ہیں۔ جب اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے اگر وہ دعوت کرے تو قبول کرے جب چھینکے تو اس کو (یرحمک اللہ کہہ کر) جواب دے بیمار ہو تو عیادت کرے اور فوت ہو جائے تو اسکے جنازہ میں شریک ہو اور اسکے لئے وہ سب کچھ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔

۱۴۳۴: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے (دوسرے) مسلمان پر چار حق ہیں: جب چھینکے تو جواب دے بلائے تو اس کے پاس جائے مر جائے تو جنازہ میں شریک ہو بیمار ہو جائے تو عیادت کرے۔

۱۴۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا دعوت قبول کرنا جنازہ میں شریک ہونا بیمار کی عیادت کرنا چھینکے پر الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہنا۔

۱۴۳۶: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ چل کر میری عیادت کو تشریف لائے جبکہ میں بنو سلمہ میں تھا (مدینہ سے دو میل دور ہے)

۱۴۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ابن جریج عن حمید الطویل عن انس بن مالک قال کان النبی ﷺ لا یعود مریضاً الا بعد ثلاث۔  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رات بعد بیمار کی عیادت فرماتے تھے۔

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السُّكُونِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ الثِّمَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَتَقْسُوا لَهُ فِي الْاَجْلِ فَاِنَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَهُوَ يُطِيبُ بِنَفْسِ الْمَرِيضِ۔  
۱۴۳۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس کو زندگی کی امید دلاؤ کیونکہ یہ کسی چیز کو لوٹا تو نہیں سکتا لیکن بیمار کے دل کو خوش کر دیتا ہے۔

۱۴۳۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ ثَنَا أَبُو مَكِينٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ مَا نَشْتَهِي؟ قَالَ اَشْتَهِي خُبْزَ بَرٍّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزُ بَرٍّ فَلْيَبْعْهُ اِلَى اَخِيهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَشْتَهَى مَرِيضٌ اَحَدَكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ۔  
۱۴۳۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرد کی عیادت کی تو اس سے پوچھا کس چیز کی خواہش ہے؟ کہنے لگا گندم کی روٹی کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس گندم کی روٹی ہو تو اپنے بھائی کے ہاں بھیج دے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے بیمار کو کسی چیز کی خواہش ہو تو اس کو وہ چیز کھلا دے۔

۱۴۴۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا أَبُو يَحْيَى الْجَمَانِيُّ عَنْ الْاَعْمَشِ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ فَقَالَ اَشْتَهَى شَيْئًا؟ اَتَشْتَهِي كَعْكًا؟ قَالَ نَعَمْ فَطَلَبُوا لَهُ۔  
۱۴۴۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک بیمار کے پاس عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے پوچھا کس چیز کی خواہش ہے؟ کیا روٹی کی خواہش ہے؟ کہنے لگا جی۔ تو لوگوں نے اس کیلئے روٹی منگوائی۔

۱۴۴۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: اِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَمُرْهُ اَنْ يَدْعُوَكَ فَاِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَائِ الْمَلَائِكَةِ۔  
۱۴۴۱: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس سے کہو کہ تمہارے حق میں دُعا کرے کیونکہ اس کی دُعا فرشتوں کی دُعا کے برابر ہے۔

☆ خلاصہ الباب ☆ ان احادیث میں مسلمان پر مسلمان کے چھ حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں سے پہلی چیز سلام ہے۔ سلام کو رواج دینا اور آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت سلام کرنا۔ سلام کرنے کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ایسا مقرر فرمایا ہے جو ساری دوسری قوموں سے بالکل ممتاز ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے جو لفظ تجویز فرمایا ہے وہ تمام الفاظ سے نمایاں اور ممتاز ہے وہ ہے: ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“۔ سلام کرنے کا فائدہ ☆ سلام کرنے کا فائدہ یہ ہوا کہ آپ نے ملاقات کرنے والے کو تین دعائیں دے دیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ جاؤ اور وہ فرشتوں کی جو

جماعت بیٹھی ہے اس کو سلام کرو اور وہ فرشتے جو جواب دیں اس کو سننا۔ اس لیے کہ وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے جا کر سلام کیا: ”السلام علیکم“ تو فرشتوں نے جواب میں کہا: ”وعلیکم السلام ورحمة اللہ“۔ چنانچہ فرشتوں نے لفظ ”رحمة اللہ“ بڑھا کر جواب دیا۔ یہ نعمت اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرح عطا فرمائی۔ اگر ذرا غور کریں تو یہ اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کا حد و حساب ہی نہیں۔ اب اس سے زیادہ ہماری بد نصیبی کیا ہوگی کہ اس اعلیٰ ترین کلمے کو چھوڑ کر ہم اپنے بچوں کو ”گڈ مارنگ“ اور ”گڈ ایوننگ“ سکھائیں اور دوسری قوموں کی نقالی کریں۔ اس سے زیادہ ناقدری اور ناشکری و محرومی اور کیا ہوگی۔ دوسری چیز جس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا وہ ہے مریض کی عیادت کرنا اور بیمار کی بیمار پرسی کرنا۔

### باب: بیمار کی عیادت کا ثواب

### ۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ عَادَ مَرِيضًا

۱۴۴۲: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لئے آ رہا ہو تو وہ جنت میں چل رہا ہے یہاں تک کہ بیٹھ جائے اور جب وہ بیٹھ جائے تو رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کا وقت ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت و بخشش کی دعا کرتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔

۱۴۴۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَتَى أَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَائِدًا مَشَى فِي خِرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَإِنْ كَانَ غُدُوَّةً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمِيسَ وَإِنْ كَانَ مَسَاءً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ.

۱۴۴۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی بیمار کی عیادت کرے تو آسمان سے ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ تم نے خوب کیا اور تمہارا چلنا بھی پسندیدہ ہے اور تم نے جنت میں گھر بنا لیا۔

۱۴۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ ثَنَا أَبُو سَنَانَ الْقَسَمِيلِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مِمَّا شَاكَ وَتَبَوَّأَتْ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.

**خلاصہ السبب** ☆ یہ کوئی معمولی اجر و ثواب ہے؟ فرض کریں کہ گھر کے قریب ایک پڑوسی بیمار ہے تو اس کی عیادت کے لیے چلے گئے اور پانچ منٹ کے اندر اتنے عظیم الشان اجر کے مستحق بن گئے۔ کیا پھر بھی یہ دیکھو گے کہ وہ میری عیادت کے لیے آیا تھا یا نہیں؟ اگر اس نے یہ ثواب حاصل نہیں کیا اگر اس نے ستر ہزار فرشتوں کی دعائیں نہیں لیں اگر اس نے جنت کا باغ حاصل نہیں کیا تو کیا تم یہ کہو گے کہ میں بھی جنت کا باغ حاصل نہیں کرنا چاہتا اور مجھے بھی ستر ہزار فرشتوں کی دعاؤں کی ضرورت نہیں۔ اس لیے کہ اسے ضرورت نہیں۔ دیکھئے اس اجر و ثواب کو اللہ تعالیٰ نے کتنا آسان بنا دیا ہے۔ لوٹ کا معاملہ ہے اس لیے عیادت کیے جاؤ۔ چاہے دوسرا شخص تمہاری عیادت کے لیے آئے یا نہ آئے۔ البتہ عیادت کے کچھ آداب ہیں ان میں سے ایک ادب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم کسی کی عیادت کرنے جاؤ تو بالکی پھلکی عیادت کرو یعنی ایسا نہ ہو کہ ہمدردی کی خاطر عیادت کرنے جاؤ اور جا کر اس مریض کو تکلیف پہنچا دو۔ بلکہ وقت دیکھو کہ یہ وقت عیادت کے لیے مناسب ہے یا نہیں؟ یہ وقت اس کے آرام کرنے کا تو نہیں ہے؟ یا اس وقت وہ گھروں والوں کے پاس تو نہیں ہوگا؟ اس وقت میں اس کو پردہ وغیرہ کا انتظام کرانے میں تکلیف تو نہیں ہوگی لہذا مناسب وقت دیکھ کر عیادت کے لیے جاؤ۔

## ۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلْقِينِ الْمَيِّتِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

## ۳: بَابُ: مَيِّتَ كَوَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

کی تلقین کرنا

۱۴۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں (یعنی قریب المرگ) کو لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تلقین کیا کرو۔

۱۴۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي خَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۱۴۴۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مرنے والوں کو لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تلقین کیا کرو۔

۱۴۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۱۴۴۶: حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو ان کلمات کی تلقین کیا کرو: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)) صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! زندہ کیلئے یہ دُعا پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا: بہت عمدہ ہے بہت عمدہ ہے۔

۱۴۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِلْأَخْيَاءِ قَالَ أَجُودُ وَأَجْرَدُ.

☆ خلاصہ الباب: اس حدیث میں مرنے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں اس وقت ان کے سامنے کلمہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھا جائے یہی تلقین کا مطلب ہے تاکہ اس وقت ان کا ذہن اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف متوجہ ہو جائے اور اگر زبان ساتھ دے سکے تو اس وقت اس کلمہ کو پڑھ کر اپنا ایمان تازہ کر لیں اور اسی حال میں دنیا سے رخصت ہو جائیں۔ علماء کرام نے تصریح کی ہے کہ اس وقت اس مریض سے کلمہ پڑھنے کو نہ کہا جائے نہ معلوم اس وقت اُس بیمار کے منہ سے کیا نکل جائے بلکہ اُس کے سامنے صرف کلمہ پڑھا جائے۔

## ۴: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُقَالُ عِنْدَ

الْمَرِيضِ إِذَا حَضَرَ

## ۴: بَابُ: مَوْتِ الْقَرِيبِ بِنَارِ كَيْسِ

کیا بات کی جائے؟

۱۴۴۷: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم بیمار یا مرنے والے کے پاس جاؤ تو بھلائی کی بات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری باتوں پر

۱۴۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مَحْمَدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم إِذَا حَضَرْتُمْ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَوْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَلِمَاتٍ قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَاعْفُ عَنِّي مِنْهُ عَفْوَ حَسَنَةً قَالَتْ لَفَعَلْتُ فَأَغْفِبْنِي اللَّهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

آمین کہتے ہیں۔ جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ابوسلمہ فوت ہو گئے۔ آپ نے فرمایا یہ دُعا مانگو: "اے اللہ میری اور ان کی بخشش فرما دیجئے اور مجھے ان کا بہتر بدل عطا فرما دیجئے"۔ ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے یہ دُعا مانگ لی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوسلمہ سے بہتر محمد صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرما دیئے۔

۱۴۴۸: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مروں (قریب المرگ) کے پاس سورہ یسین پڑھا کرو۔

۱۴۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَبِيبٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَنَاسٍ بِالنُّهْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأْ وَهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ يُعْنِي يَسَ.

۱۴۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْخَارِثِ بْنِ قُضَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةَ أَتَتْهُ أُمُّ بَشِيرِ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي لَقِيْتُ فَلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ قَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أُمُّ بَشِيرٍ نَحْنُ اشْغَلٌ مِنْ ذَلِكَ قَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَهَوَ ذَاكَ.

۱۴۴۹: حضرت کعب بن مالک کی وفات کا جب وقت آیا تو حضرت ام بشر بنت براء بن معرور رضی اللہ عنہا آئیں اور کہنے لگیں اے ابو عبد الرحمن اگر تم فلاں سے ملو تو اس کو میری طرف سے سلام کہنا۔ کہنے لگے اے ام بشر اللہ تمہاری مغفرت فرمائے ہمیں اتنی فرصت کہاں ہوگی (کہ سلام پہنچائیں) تو کہنے لگیں اے ابو عبد الرحمن تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا کہ مؤمنین کی روہیں پرندوں میں ہوتی ہیں جو جنت کے درخت سے لٹکتے پھرتے ہیں کہنے لگے کیوں نہیں (ضرور سنا ہے) کہنے لگیں بس پھر یہی بات ہے۔

۱۴۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى ثَنَا يُونُسُ بْنُ الْمَاجَشُونِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَمُوتُ فَقُلْتُ أَقْرَأْ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتِغْلَامَ.

۱۴۵۰: حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ قریب المرگ تھے تو میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا سلام عرض کیجئے گا۔

خلاصہ الساب: ☆ یہاں بھی مرنے والوں سے مراد وہی لوگ ہیں جن پر موت کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ اس حکم کی خاص حکمت اور مصلحت کیا ہے البتہ اتنی بات ظاہر ہے کہ یہ سورۃ دین و ایمان سے متعلق بڑے اہم مضامین پر مشتمل ہے اور



موت کے بعد جو کچھ ہونے والا ہے اس میں اس کا بڑا مؤثر اور تفصیلی بیان ہے اور خاص کر اس کی آخری آیت: ﴿فَسُبْحَنَ الَّذِي يَدِيهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾ موت کے وقت کے لیے بہت ہی موزوں اور مناسب ہے۔

پہلے: مؤمن کو نزع یعنی موت کی سختی میں اجر و

۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُؤْمِنِ

ثواب حاصل ہوتا ہے

يُوجَرُ فِي النَّزْعِ

۱۳۵۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اس وقت ان کے پاس ان کا ایک رشتہ دار بھی تھا جن کا دم گھٹ رہا تھا (موت قریب تھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کی پریشانی کو دیکھا تو فرمایا: اپنے رشتہ دار پر غمگین مت ہونا کیونکہ یہ بھی اس کی نیکیوں میں سے ہے۔

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَجَنَدَهَا حَمِيمٌ لَهَا يَخْتَفُّهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بِهَا قَالَ لَهَا لَا تَتَّبِيسِي عَلَى حَمِيمِكَ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ خَسَنَاتِهِ.

۱۳۵۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن پریشانی کے پسینہ سے مرتا ہے۔

۱۳۵۲: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ بَرَزَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْخَبِيرِ.

۱۳۵۳: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بندے کی لوگوں سے جان پہچان کب ختم ہو جاتی ہے فرمایا: جب مشاہدہ کر لے (آخرت کی چیزوں مثلاً ملائکہ وغیرہ کا)۔

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا زَوْحُ بْنُ الْفَرَاجِ ثَنَا نَصْرُ بْنُ حَمَادٍ ثَنَا مُوسَى بْنُ كُرْدَمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَرزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَتَى تَنْقَطِعُ مَعْرِفَةُ الْغَيْبِ مِنَ النَّاسِ قَالَ إِذَا غَايَنَ.

پہلے: میت کی آنکھیں بند کرنا

۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْمِيزِ الْمَيِّتِ

۱۳۵۴: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کے پاس آئے۔ ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں آپ نے ان کی آنکھیں بند کر دیں پھر فرمایا: جب روح قبض ہوتی ہے تو نگاہ اس کے پیچھے پیچھے جاتی ہے۔

۱۳۵۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَسَدٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ دُوَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَفَدَّ شَقَّ بَصَرِهِ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قَبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ.

۱۳۵۵: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے مردوں کے پاس جاؤ تو ان کی

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا قَزْعَةُ ابْنُ سُوَيْدٍ عَنْ حَمِيدٍ الْأَعْرَجِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللہ ﷺ اِذَا حَظَرْتُمْ خَوَاتِمَكُمْ فَاغْمِضُوا الْبَصَرَ فَإِنَّ الْبَصَرَ يَبْغِي الرُّوحَ وَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُوَمِّنُ عَلَى مَا قَالَ أَهْلُ الْبَيْتِ۔

آنکھیں بند کر دو اس لئے کہ نگاہِ روح کے پیچھے جاتی ہے اور بھلی بات کہو اس لئے کہ فرشتے میت والوں کی بات پر آمین کہتے ہیں۔

☆ خلاصۃ الباب بعض علماء نے فرمایا کہ میت کی آنکھ اس واسطے کھلی رہتی ہے کہ روح کو وہ جاتے وقت دیکھتا ہے اور پھر آنکھ بند کرنے کی طاقت نہیں رہتی ہے اس لیے آنکھ کھلی رہ جاتی ہے۔ اب جب دیکھ نہیں سکے گا، آنکھ کھلی رہنے سے کوئی فائدہ نہیں لہذا آنکھ بند کر دینی چاہیے۔

### باب: میت کا بوسہ لینا

۱۳۵۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کے مرنے کے بعد ان کا بوسہ لیا۔ گویا وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ آپ کے آنسو رخساروں پر بہہ رہے ہیں۔

۱۳۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لیا۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو بوسہ دینا جائز ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

### باب: میت کو نہلانا

۱۳۵۸: حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم آپ کی صاحبزادی ام کلثومؓ کو نہلا رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو پانی میں بیری کے پتے ڈال کر تین یا پانچ یا اس سے زائد مرتبہ ان کو غسل دو اور آخری مرتبہ تھوڑا سا کافور بھی ملا لینا اور جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے اطلاع کر دی آپ نے اپنا

### ۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْيِيلِ الْمَيِّتِ

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُبِّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى دُمُوعِهِ تَسِيلُ عَلَى خَدَّيْهِ۔

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِسْنَانَ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالُوا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قُبِّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ۔

### ۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْمَيِّتِ

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلثُومٍ فَقَالَ اغْسِلْتَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَ ذَلِكَ بِمَا وَاسَدَ وَاجْعَلْنِي فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتُ فَأَذْنِي فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ فَالْقَى إِلَيْنَا

حَقْوُهُ وَ قَالَا شَعَرْنَهَا إِثَاءً.

تہبند ہماری طرف پھینکا اور کہا یہ ان کے اندر کا کپڑا ہٹا دو۔

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِمِثْلِ  
حَدِيثِ مُحَمَّدٍ وَ كَانَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ اغْتَسَلْنَهَا وَ تَرَوْ  
كَانَ فِيهِ اغْتَسَلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَ كَانَ فِيهِ ابْتِدَاءُ وَ  
بَسْمِائِهَا وَ مَوَاضِعُ الْوُضُوءِ مِنْهَا وَ كَانَ فِيهِ إِنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ  
قَالَتْ وَ مَسْطَنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

۱۳۵۹: دوسری روایت بھی ویسی ہی ہے جیسے اوپر گزری  
اور اس میں یہ بھی ہے کہ ان کو طاق مرتبہ غسل دو اور پہلی  
روایت میں تھا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دو اور اس میں یہ  
بھی ہے کہ دائیں سے ابتداء کرو اور اعضاء وضو سے شروع  
کرو اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ام عطیہؓ نے کہا کہ ہم  
نے انکے بالوں میں کنگھی کر کے تین چوٹیاں بنا دیں۔

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ أَدَمَ ثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ جُرَيْجٍ  
عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ  
قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ لَا تَبْرِرْ فَحَدَّكَ وَلَا تَنْظُرَ إِلَى  
فَخَذَ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ.

۱۳۶۰: حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: اپنی  
ران نگلی نہ کرنا اور کسی زندہ یا مردہ کی ران پر (بھی) نظر  
نہ ڈالنا۔

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجُبَيْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ  
الْوَلِيدِ عَنْ مُبَشَّرِ بْنِ عُثَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُغْتَسَلْ مَوْتَاكُمْ  
الْمَأْمُورُونَ.

۱۳۶۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا: چاہئے کہ تمہارے مردوں کو با اعتماد لوگ غسل  
دیں۔

۱۳۶۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ خَالِدٍ عَنْ  
حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا وَ كَفَّنَهُ وَ خُطَّطَ وَ  
حُمِّلَ وَ صَلَّى عَلَيْهِ وَ لَمْ يُفَسَّ عَلَيْهِ مَا رَأَى خَرَجَ مِنْ  
خَطِيئَتِهِ مِثْلَ يَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

۱۳۶۲: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی میت کو  
نہلائے 'کفن پہنائے' خوشبو لگائے اور اس کو اٹھائے  
نماز جنازہ پڑھے اور کوئی عیب وغیرہ دیکھا تو اس کو ظاہر  
نہ کرے وہ اپنی خطاؤں سے ایسے پاک صاف ہو جاتا  
ہے جیسے پیدائش کے دن تھا۔

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي  
السَّوَّارِ ثَنَا عَبْدُ الْغَزِيرِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي  
صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ.

۱۳۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی  
میت کو غسل دے تو اس کو (بعد میں) خود بھی غسل کر لینا  
چاہئے۔

☆ خلاصہ الباب اللہ کا جو بندہ اس دنیا سے رخصت ہو کر موت کے راستے سے دیر آخرت کی طرف جاتا ہے اسلامی شریعت  
نے اس کو اعزاز و اکرام کے ساتھ رخصت کرنے کا ایک خاص طریقہ مقرر کیا ہے جو نہایت ہی پاکیزہ انتہائی خدا پرستانہ اور نہایت

ہمدردانہ اور شریفانہ طریقہ ہے۔ حکم ہے کہ پہلے میت کو ٹھیک اس طرح غسل دیا جائے جس طرح کوئی زندہ آدمی پاکی اور پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے نہاتا ہے۔ اس غسل میں پاکی اور صفائی کے علاوہ غسل کے آداب کا بھی پورا لحاظ رکھا جائے۔ غسل کے پانی میں وہ چیزیں شامل کی جائیں جو میل کچیل صاف کرنے کے لیے لوگ زندگی میں بھی نہانے میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ آخر میں کافور جیسی خوشبو بھی پانی میں شامل کی جائے تاکہ میت کا جسم پاک و صاف ہونے کے علاوہ معطر بھی ہو جائے پھر اچھے صاف ستھرے کپڑوں میں کفنایا جائے لیکن اس سلسلہ میں اسراف سے بھی کام نہ لیا جائے۔ اس کے بعد جماعت کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی جائے جس میں میت کے لیے مغفرت و رحمت کی دعا اہتمام اور خلوص سے کی جائے پھر رخصت کرنے کے لیے قبرستان تک جایا جائے پھر اکرام و احترام کے ساتھ بظاہر قبر کے حوالے اور فی الحقیقت اللہ کی رحمت کے سپرد کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات میں سے یہ بھی ہے کہ تم اس کو طاق دفعہ (تین دفعہ پانچ دفعہ یا سات دفعہ) غسل دو اور داہنے اعضاء سے اور وضو کے مقامات سے شروع کرو۔

بَاب: مرد کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا خاوند کو

غسل دینا

۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَ

غَسْلِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

۱۴۶۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں اگر مجھے پہلے وہ خیال آ جاتا جو بعد میں آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہی غسل دیتیں۔

۱۴۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ الدَّهْلِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كُنْتُ اسْقِلْتُ مِنْ أَمْرِى مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَيْرَ بِنَائِهِ.

☆ خلاصہ الباب: عورت اپنے خاوند کو غسل دے سکتی ہے اس لیے کہ نکاح باقی رہتا ہے اسی واسطے عدت کے پورے ہونے تک نکاح وغیرہ نہیں کر سکتی۔ بیوی فوت ہو جائے تو حنفیہ کے نزدیک شوہر غسل نہیں دے سکتا اس لیے کہ مرد کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے بیوی کے مرنے کے ساتھ ہی۔ باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا وہ آپ کی دنیا اور آخرت میں بیوی ہیں۔ بی بی فاطمہؑ اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پر دوسروں کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

۱۴۶۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع سے واپس تشریف لائے تو مجھے اس حالت میں پایا کہ میرے سر میں درد تھا اور میں کراہ رہی تھی ہائے میرا سر۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! میں کہتا ہوں ہائے میرا سر (یعنی میرے سر میں بھی درد ہے) پھر فرمایا: اگر تم مجھ سے قبل فوت ہو جاؤ تو تمہارا کیا نقصان میں تمہارا کام کروں گا، غسل دوں گا،

۱۴۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَ أَنَا أَجْدُ صَدَاعًا فِي رَأْسِي وَ أَنَا أَقُولُ وَ رَأْسَاهُ فَقَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ وَ رَأْسَاهُ ثُمَّ قَالَ مَا ضَرَّكَ لَوْ مِتَّ قَبْلِي فَقُمْتُ عَلَيْكَ فَقَسَمْتُكَ وَ كَفَّنْتُكَ وَ صَلَّيْتُ

علیک و ذلتک۔

کفن دوں گا اور تمہارا جنازہ پڑھا کر دفن کر دوں گا۔

۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ کو کیسے غسل دیا گیا؟

۱۳۶۶: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ الْأَزْهَرِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا أَبُو بَرَزَةَ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أَخَذُوا فِي غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ الدَّاخلِ لَا تَنْزِعُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قِمِيصَهُ.

۱۳۶۶: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے لگے تو اندر سے کسی پکارنے والے نے پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص نہ اتارنا (اس سے قبل صحابہ کرام تردد میں تھے کہ غسل کے لئے کپڑے اتاریں یا نہیں)۔

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حِذَامٍ ثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسَى أَنَا مُعَمَّرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا غَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَلْتَمِسُ مِنْهُ مَا يَلْتَمِسُ مِنَ الْمَيِّتِ فَلَمْ تَجِدْهُ فَقَالَ يَا بَنِي الطَّيِّبِ طُبِّتْ حَيًّا طُبِّتْ مَيِّتًا.

۱۳۶۷: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ جب نبی کو غسل دیا تو ڈھونڈنے لگے اس چیز کو جس کو عام میت میں ڈھونڈتے ہیں (یعنی پیٹ وغیرہ ذرا دبا کر دیکھتے ہیں کہ نجاست لکھے تو صاف کر دیں) سوائے کچھ نہ ملا تو فرمایا: آپ پر میرا باپ قربان ہو۔ آپ پاک صاف ہیں۔ زندگی میں بھی پاک صاف رہے اور وفات کے بعد بھی پاک صاف رہے۔

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ ثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَنَامْتُ فَأَغْسِلُوا فِي بَيْتِي قَرِيبٌ مِنْ بَنِي بَنِي غَرْمٍ.

۱۳۶۸: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں مر جاؤں تو مجھے میرے کنویں پیر عرس سے سات مشکوں سے غسل دینا۔

خلاصہ الباب ☆ سبحان اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج مبارک میں بہت نفاست اور طہارت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے بہت خوشبو آتی تھی اور پسینہ مبارک عطر سے زیادہ خوشبو رکھتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے بدبو کیسے آسکتی تھی۔

۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفْنِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضَ يَمَانِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ فَقِيلَ لِعَائِشَةَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَزْعُمُونَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ كُفِّنَ فِي جَبَّةٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ جَاءُوا بِرِدِّ جَبَّةٍ

۱۳۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید یعنی کپڑوں میں کفنایا گیا ان میں قمیص تھی نہ پگڑی۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے کہا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کو دھاری دار سرخ چادر میں کفنایا گیا۔ فرمایا: لوگ یہ چادر لائے

فَلَمْ يُكْفَنُوهُ.

تھے لیکن اس میں کفن نہیں دیا گیا۔

۱۴۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ هَذَا مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي مُعِينٍ خَفِصَ بْنِ غِيلَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَفَّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثٍ رِيَاطٍ بَيْضَ سَحْوَلِيَّةٍ.

۱۴۷۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین باریک سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو سحول (یعنی کا ایک گاؤں ہے) کے بنے ہوئے تھے۔

۱۴۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَفَّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثَوَابٍ قَمِيصُهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ وَحُلَّةٌ نَجَرًا آيَةً.

۱۴۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفنایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص جس میں انتقال ہوا اور نجرانی جوڑا۔

☆ خلاصۃ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن تین کپڑے تھے۔ حنفیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ مرد کے واسطے تین کپڑے کفن ہونا چاہیے اور عورت کے واسطے کفن مسنون پانچ کپڑے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ کفن مہنگا نہیں ہونا چاہیے البتہ سفید رنگ کا کفن اولیٰ و بہتر ہے۔

۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْكَفْنِ

باب: مستحب کفن

۱۴۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خَثِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ فَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَكُمْ وَالْبُسُوحَ.

۱۴۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بہترین کپڑے سفید کپڑے ہیں اس لئے انہی میں اپنے مردوں کو کفناؤ اور (زندگی میں) انہی کو پہنا کرو۔

۱۴۷۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا بَنُ وَهْبٍ أَنبَأَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي نَضْرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْكَفْنِ الْحُلَّةُ.

۱۴۷۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین کفن جوڑا (یعنی ازار اور چادر) ہے۔

۱۴۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يُونُسَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَلِيَ أَخَذَ كُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ.

۱۴۷۴: حضرت ابوقادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا متولی ہو تو اس کو اچھا کفن دے۔

۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّظَرِ إِلَى الْمَيِّتِ إِذَا

أُذِرَ فِي أَكْفَانِهِ

پاب: جب میت کو کفن میں لپیٹا جائے اس وقت

میت کو دیکھنا (گویا یہ آخری دیدار ہے)

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَعْدَةَ لَنَا أَبُو

شَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قُبِضَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

تُذَرِ جُوفُهُ فِي أَكْفَانِهِ حَتَّى أَنْظَرَ إِلَيْهِ فَاتَّاهُ فَانْكَبَ عَلَيْهِ وَ

بَكَى.

۱۳۷۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت

ابراہیم کا انتقال ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس

کو کفن میں نہ لپیٹو تا کہ میں اس کا دیدار کر لوں۔ پھر آپ

ان کے قریب ہوئے ان پر جھکے اور رو دیئے۔

☆ خلاصہ الباب اس حدیث سے ثابت ہوا کہ میت کو دیکھنا جائز ہے اور میت کے فراق پر رونا (آنسوؤں کے

ساتھ) بھی جائز ہے۔ چیخا چلا نا، بین کرنا، گریان پھاڑنا، بال نوچنا یہ سب کام گناہ اور جاہلیت کے ہیں۔

۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّعْيِ

پاب: موت کی خبر دینے کی ممانعت

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زَاهِدٍ قَتَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ

عَنْ حَبِيبِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى قَالَ كَانَ حَدِيثُهُ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِذَا مَاتَ لَهُ الْمَيِّتُ قَالَ لَا تُؤْذِنُوا بِهِ

أَخَذَا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ نَعْيًا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ:

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَذْنَى هَاتَيْنِ يَنْهَى عَنِ النَّعْيِ.

۱۳۷۶: حضرت بلال بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ جب

حضرت حذیفہؓ کے ہاں کسی کا انتقال ہو جاتا تو فرماتے

کسی کو خبر نہ کرنا کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ میں یہ نعی نہ جائے

میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسول اللہ کو نعی

(موت کی خبر دینے) سے منع فرماتے سنا ہے۔

☆ خلاصہ الباب النعی کے معنی ہے الاعلام بالموت یعنی موت کا اعلان کرنا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ میت کے رشتہ

داروں کو خبر کرنا کوئی حرج نہیں اور حدیث میں جو نعی سے منع آیا ہے تو وہ ہے بازاروں، شاہرات میں نداء نہ کرے کیونکہ

جاہلیت کے زمانہ میں اگر کوئی مر جاتا تو قبائل میں آدمی بھیجے جاتے جو چیختے چلاتے اور موت کی خبر دیتے تھے۔ اگر اس طریقہ

پر نہ ہو تو کوئی گناہ نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی اور حضرت زید بن حارثہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ اور حضرت

جعفر بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) کی وفات کی خبر دی۔

۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي شُهُودِ الْجَنَائِزِ

پاب: جنازوں میں شریک ہونا

۱۳۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ

قَالَ لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسْتَنَبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُنْ صَالِحَةً مَخِيرٌ تَقْدِمُونَهَا إِلَيْهِ وَ

إِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَسَرُّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ.

۱۳۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازے میں جلدی

کرو اگر اچھا شخص تھا تو تم اس کو بھلائی کی طرف بڑھا

رہے ہو اور اگر کچھ اور تھا تو شر کو اپنی گردنوں سے ہٹا

رہے ہو۔

۱۳۷۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کوئی جنازے کے ساتھ چلے تو چارپائی کی چاروں جانب سے (باری باری) اٹھائے کیونکہ یہ سنت ہے اس کے بعد اگر چاہے تو نفل کے طور پر اٹھالے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

۱۳۷۹: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک جنازہ کو لوگ جلدی جلدی لے جا رہے ہیں تو فرمایا: تم پر سکون اور وقار کی کیفیت ہونی چاہئے۔

۱۳۸۰: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے میں کچھ لوگوں کو سوار یوں پر سوار دیکھا تو فرمایا: کیا تم کو حیا نہیں آتی اللہ تعالیٰ کے فرشتے پیدل چل رہے ہیں اور تم سوار ہو۔

۱۳۸۱: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: سوار جنازے کے پیچھے پیچھے رہے اور پیدل جہاں چاہے چلے۔

باب: جنازہ کے سامنے چلنا

۱۳۸۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو جنازے کے سامنے بھی چلتے دیکھا۔

۱۳۸۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنازے کے سامنے چلا کرتے تھے۔

۱۳۷۸: حَدَّثَنَا حَفِيدُ بْنُ مَسْعُودَةَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَسْطَاسٍ عَنْ أَبِي غَبِيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةً فَلْيَحْمِلْ بِجَوَابِ الشَّرِيفِ كُتِبَ لَهَا فَابَتْهُ مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ إِنْ شَاءَ فَلْيَتَطَوَّعْ وَإِنْ شَاءَ فَلْيَذْغْ.

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي بُرْذَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَأَى جَنَازَةً يُسْرِغُونَ بِهَا قَالَ لَتَكُنْ عَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ.

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحُمْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاسًا رُكَبَانًا عَلَى دَوَابِّهِمْ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ أَلَا تَسْتَحْيُونَ إِنْ مَلَابِكَةُ اللَّهِ يَمْشُونَ عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَأَنْتُمْ رُكَبَانٌ؟

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا زَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ حَيَّةٍ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ حَيَّةٍ بِسَمْعِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الرَّابِئُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي مِنْهَا حَيْثُ شَاءَ.

۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ إِمَامَ الْجَنَازَةِ

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهْشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَابَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ إِمَامَ الْجَنَازَةِ.

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحِمَالِيُّ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَنَبَانَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَابُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَمْشُونَ إِمَامَ الْجَنَازَةِ.



۱۳۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَنبَأَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ الْحَنْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَنَازَةُ مَتَّبِعَةٌ وَ لَيْسَتْ بِتَابِعَةٍ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا.

۱۳۸۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازے کے پیچھے چلنا چاہئے جنازہ کے آگے نہیں چلنا چاہئے جو جنازہ سے آگے چلے وہ جنازے کے ساتھ نہیں۔

**☆ خلاصہ الباب** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنازے سے آگے چلنا بھی جائز ہے۔ امام ابو حنیفہ اور امام اوزاعی رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ دوسرے ائمہ کے نزدیک آگے چلنا افضل ہے۔ حدیث باب ان حضرات کی دلیل ہے اور بعض کے نزدیک آگے اور پیچھے چلنا دونوں برابر ہیں۔ امام ابو حنیفہ کی دلیل مصنف عبدالرزاق میں جناب طاؤس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک جنازہ کے پیچھے چلتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ جنازہ جب تک زمین پر نہ رکھ دیا جائے اس وقت تک لوگوں کے لیے بیٹھنا مکروہ ہے۔ اس لیے کہ حدیث میں آتا ہے کہ جو جنازہ کے پیچھے جائے اُسے جنازہ رکھنے سے پہلے نہیں بیٹھنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ کندھوں سے اُتارنے کے لیے تعاون کی ضرورت پڑے جس میں کھڑا ہونا زیادہ معاون بنتا ہے۔ جنازہ اگر قریبی قبرستان لے جایا جا رہا ہے تو اس کے ساتھ پیدل جانا چاہیے۔ الا یہ کہ عذر ہو یا قبرستان دُور ہو تو بلا کراہت سوار ہو سکتے ہیں۔

**☆ مسئلہ** کوئی شخص بیٹھا ہو اور اس کے پاس سے جنازہ گزرے تو کیا اُسے کھڑا ہونا چاہیے؟

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتداءً کھڑے ہوتے تھے پھر چھوڑ دیا۔ اسی پر حضرات صحابہ و تابعین کا فعل دلالت کر رہا ہے۔

**باب: جنازے کے ساتھ سوگ کا لباس**

**پہننے کی ممانعت**

۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّسَلُّبِ

**مَعَ الْجَنَازَةِ**

۱۳۸۵: حضرت عمران بن حصین اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں گئے تو کچھ لوگوں کو دیکھا کہ چادریں پھینک کر قمیصیں پہنے چل رہے ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا جاہلیت کے کام کر رہے ہو یا جاہلیت کے طور طریقہ کی مشابہت اختیار کر رہے ہو میں ارادہ کر چکا تھا کہ تمہارے لئے ایسی بددعا کروں کہ صورتیں مسخ ہو کر لوٹوں۔ کہتے ہیں کہ لوگوں نے چادریں لے لیں اور دوبارہ ایسا نہ کیا۔

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَزَّوْرِ عَنْ نَفِيعٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ وَ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوا أَرْدِيَّتَهُمْ يَمْشُونَ فَمَضَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْفَعَلُ الْجَاهِلِيَّةِ تَأْخُذُونَ أَوْ بَصْنَعُ الْجَاهِلِيَّةِ تَشْبَهُونَ؟ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدْعُوا عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُونَ فِي غَيْرِ ضَرَرٍ لَكُمْ قَالَ فَآخِزُوا أَرْدِيَّتَهُمْ وَلَمْ يَفْعَلُوا ذَلِكَ.

۱۸ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَنَازَةِ لَا تُؤَخَّرُ إِذَا

حَضَرَتْ وَلَا تُتَّبَعُ بِنَارٍ

۱۳۸۶ : حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَا تُؤَخَّرُوا الْجَنَازَةَ إِذَا حَضَرَتْ .

۱۳۸۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَاءِيُّ أَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَرِيرَةَ أَنَّ أَبَا بُرْدَةَ حَدَّثَهُ قَالَ أَوْصَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ جِئْنَا حَضْرَةَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَا تَتَّبِعُونِي بِمَجْمَرٍ قَالُوا لَئِنْ أَوْ سَمِعْتُ فِيهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

پاپ: جب جنازہ آجائے تو نماز جنازہ میں تاخیر نہ کی جائے اور جنازے کے ساتھ آگ نہیں ہونی چاہئے ۱۳۸۶: حضرت علی بن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنازہ آجائے تو نماز جنازہ میں تاخیر نہ کیا کرو۔

۱۳۸۷: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت قریب ہوا تو وصیت فرمائی دھونی دان (جس سے خوشبو کی دھونی دی جاتی ہے) میرے ساتھ نہ لے جانا۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے اس بارے میں کچھ سن رکھا ہے؟ فرمایا جی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

☆ خلاصہ الباب ۱۸ احادیث سے جنازہ میں جلدی کرنے کا حکم ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں میں جلدی کرو: (۱) نماز جب اس کا وقت ہو جائے۔ (۲) جنازہ جب تیار ہو۔ (۳) کنواری لڑکی کے نکاح میں جب اس کے جوڑ کا رشتہ مل جائے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ قبروں کے پاس اگر بتی وغیرہ رکھنا مکروہ ہے۔ اس سے قبروں پر چراغ جلانے کی بھی ممانعت ثابت ہوئی۔

۱۹ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ صَلَّى عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ

۱۳۸۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ شَيْبَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ غُفِرَتْ لَهُ .

۱۳۸۹ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ زَيَْادٍ الْخَوَّاطُ عَنْ ثَكْرَيْبِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ هَلَكَ ابْنُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ لِي يَا

پاپ: جس کا جنازہ مسلمانوں کی

ایک جماعت پڑھے

۱۳۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا جنازہ سو مسلمان پڑھیں اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

۱۳۸۹: حضرت ابن عباسؓ کے غلام حضرت کریب کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ کے ایک بیٹے کا انتقال ہوا تو مجھے فرمانے لگے: اے کریب! اٹھ کر دیکھو میرے بیٹے کی خاطر کوئی جمع ہوا؟ میں نے کہا: جی۔ کہنے لگے: افسوس!

كَرِيبٌ قُمْ فَانْظُرْ هَلْ اجْتَمَعَ لِابْنِي أَحَدٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ  
يَحْكُكُمْ تَرَاهُمْ أَرْبَعِينَ قُلْتُ لَا بَلْ هُمْ أَكْثَرُ قَالَ  
فَاخْرُجُوا بِابْنِي فَاشْهَدُوا لِمَسْمُوتٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَرْبَعِينَ مِنْ مُؤْمِنٍ يَشْفَعُونَ لِمُؤْمِنٍ إِلَّا  
شَفَعَهُمُ اللَّهُ.

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مَحْمُودٍ  
قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ  
بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُرَّةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزِيدِيِّ عَنْ مَالِكِ  
بْنِ هُبَيْرَةَ الشَّامِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُغْبَةٌ قَالَ كَانَ إِذَا أُبْنِيَ  
بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مَنْ تَبِعَهَا جَزَاهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ ثُمَّ صَلَّى  
عَلَيْهَا وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا صَفَّ صُفُوفٌ  
ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مَيِّتٍ إِلَّا أَوْجَبَ.

کیا خیال ہے چالیس ہوں گے؟ میں نے کہا: نہیں! بلکہ  
اس سے زیادہ ہیں۔ فرمایا: پھر میرے بیٹے کو (نماز جنازہ  
کیلئے) باہر لے جاؤ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے  
رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا جس مؤمن کی شفاعت چالیس  
اہل ایمان کریں اللہ انکی شفاعت قبول فرما لیتے ہیں۔

۱۳۹۰: حضرت مالک بن مہیرہ شامی جن کو شرفِ صحبت  
حاصل ہے ان کے پاس جب کوئی جنازہ آتا اور اس  
کے شرکاء کم معلوم ہوتے تو ان کو تین صفوں میں تقسیم کر  
دیتے۔ پھر جنازہ پڑھاتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی  
تین صفیں جنازہ پڑھیں اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی  
ہے۔

☆ خلاصۃ الباب: مسلمان کی شفاعت مسلمان کے حق میں قبول ہوتی ہے بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ ہو۔ چالیس مسلمان  
یا ان سے زیادہ جنازہ میں شریک ہوں تین صفیں بنانا بہتر ہے۔

## ۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبْدَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ  
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرُّ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْنِي عَلَيْهَا خَيْرًا  
فَقَالَ وَجِبَتْ ثُمَّ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْنِي عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ  
وَجِبَتْ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قُلْتُ لِهَيْدِهِ وَجِبَتْ وَ لِهَيْدِهِ  
وَجِبَتْ فَقَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ وَالْمُؤْمِنُونَ شُهُودُ اللَّهِ فِي  
الْأَرْضِ.

باب: میت کی تعریف کرنا  
۱۳۹۱: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اسکی خوبیاں اور تعریفیں کی  
گئیں۔ آپؐ نے فرمایا: واجب ہو گئی (یعنی جنت) پھر  
ایک اور جنازہ گزرا جس کی برائیاں ذکر کی گئیں تو آپؐ نے  
فرمایا: واجب ہو گئی (دوزخ) تو عرض کیا گیا: اسکے لئے بھی  
واجب ہو گئی اور اسکے لئے بھی واجب ہو گئی؟ فرمایا: لوگوں  
کی گواہی ہے۔ اہل ایمان زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْنِي عَلَيْهَا خَيْرًا فِي مَنَاقِبِ  
الْغَيْرِ فَقَالَ وَجِبَتْ ثُمَّ مَرُّوا عَلَيْهِ بِأُخْرَى فَأَتَيْنِي عَلَيْهَا شَرًّا

۱۳۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا  
اس کی خوبیاں اور بھلائیں ذکر کی گئیں۔ آپؐ نے فرمایا:  
واجب ہو گئی پھر ایک اور جنازہ گزرا اس کی برائیوں کا

فِي مَنَاقِبِ الشَّرَفِ فَقَالَ وَجَبَتْ إِنَّكُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي ذِكْرِ هُوَا تَوَاقُّبُ نِي فَرَمَا يَ: وَاجِبٌ هُوَ كُنِّي تَمَ زَمِينِ بِرِ اللَّهِ الْأَرْضِ.

☆ خلاصہ الباب معلوم ہوا کہ مسلمان کو خوش رکھنا چاہیے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو عمدہ اخلاق پسند ہیں گویا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جتنی وہ شخص ہے جس کی مسلمان تعریف کریں اور جس کی برائی کریں وہ دوزخی لیکن تعریف کرنے والے اور برائی سے یاد کرنے والے مخلص ایماندار ہوں۔ اگر بدعت پسند خواہشات کے پیجاری لوگ کسی کی تعریف یا برائی بیان کریں تو اس سے میت کو فرق نہیں پڑتا۔

باب: نماز جنازہ کے وقت امام

کہاں کھڑا ہوا؟

۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ إِذَا

صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۳۹۳: حضرت سمرۃ بن جندب فزاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا جنازہ پڑھایا جو حالت زچگی میں فوت ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے وسط کے مقابل کھڑے ہوئے۔

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جَنْدَبٍ الْفَزَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي بَقَاسِهَا فَقَامَ وَسَطُهَا.

۱۳۹۴: حضرت ابو غالبؒ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ انس بن مالکؓ نے ایک مرد کا جنازہ پڑھا تو اسکے سر کے مقابل کھڑے ہوئے۔ پھر ایک عورت کا جنازہ آیا تو لوگوں نے کہا: اے ابو حمزہ اس کا جنازہ پڑھا دیجئے۔ آپ چارپائی کے وسط کے مقابل کھڑے ہوئے اس پر علاء بن زیاد نے ان سے کہا کہ اے ابو حمزہ! کیا آپ نے رسول اللہ کو اسی طرح دیکھا کہ مرد اور عورت کے جنازہ میں اسی جگہ کھڑے ہوئے جہاں جہاں آپ کھڑے ہوئے؟ فرمانے لگے: جی! پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یاد رکھو۔

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَفْضِيُّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هَمَامٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صَلَّى عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ فَجِئْتُ بِجَنَازَةِ أُخْرَى بِامْرَأَةٍ فَقَالُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالِ وَسَطِ الشَّرِيرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يَا أَبَا حَمْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ مِنَ الْجَنَازَةِ مُقَامَكَ مِنَ الرَّجُلِ وَقَامَ مِنَ الْمَرْأَةِ مُقَامَكَ مِنَ الْمَرْأَةِ قَالَ نَعَمْ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ احْفَظُوا.

☆ خلاصہ الباب امام سر کے برابر کھڑا ہو یا سینے کے برابر اور عورتوں میں پیٹ یا درمیان یا سرین کے برابر کھڑا ہو تو یہ سب جائز ہے۔ البتہ احناف مرد اور عورت دونوں کے سینے کے برابر کھڑے ہونے کو بہتر خیال کرتے ہیں کہ محل ایمان قلب ہے جو سینے میں ہے۔ فقہاء کرامؒ اور محدثین کرامؒ کا اختلاف دراصل افضلیت کے بارہ میں ہے۔

## ۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

## باب: نماز جنازہ میں قرأت

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۱۳۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ میں فاتحہ  
الکتاب پڑھی۔

۱۳۹۶: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي غَاصِمٍ الثَّيْلِيُّ وَابْرَاهِيمُ بْنُ  
الْمُسْتَمِرِّ قَالَا ثَنَا أَبُو غَاصِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ جَعْفَرٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنِي  
شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِي أُمُّ شَرِيكٍ الْأَنْصَارِيَّةُ. قَالَتْ أَمَرَنَا  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَقْرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۱۳۹۶: حضرت ام شریک انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازہ میں  
سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا۔

☆ خلاصہ الباب نمازہ جنازہ میں قراءت کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابراہیم نخعی، محمد بن سیرین، ابوالعالیہ، فضالہ بن عبید، ابو بردہ، عطاء، طاؤس، میمون، بکر بن عبداللہ رحمہم اللہ سے منقول ہے کہ وہ نماز جنازہ میں قراءت نہیں کیا کرتے تھے یا منع کرتے تھے۔ (مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ) کسی صحیح حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھی ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں آتا ہے کہ میں نے نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ اس لیے پڑھی ہے تاکہ تم جان لو کہ یہ بھی مسنون ہے۔ اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت علی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم جنازہ میں قراءت قرآن سے انکار کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی توجیہ یہ ہے کہ وہ فاتحہ کو صرف ثناء کے طور پر پڑھتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ علماء احناف بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنی وصیت میں بھی یہ لکھا ہے کہ اور فتاویٰ عالمگیری میں بھی ہے: لو قرأ الفاتحة بنية الدعاء فلا بأس۔ اگر فاتحہ کو دعا کی نیت سے پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

## ۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

## باب: نماز جنازہ

## عَلَى الْجَنَازَةِ

## میں دُعا

۱۳۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو غُبَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ  
الْمَدِينِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّابِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ الثَّيْمِيِّ عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْبِلُوا لَهُ الدُّعَاءَ.

۱۳۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جب تم  
میت کا جنازہ پڑھو تو خلوص کے ساتھ میت کے لئے دُعا  
کیا کرو۔

۱۳۹۸: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

۱۳۹۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی جنازہ پڑھتے تو یہ دُعا پڑھتے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمِتِّنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأَنْتَ اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنْ آخِئَتِهِ مِنْ آخِئَتِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنْ آخِئَتِهِ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمِتِّنَا.....)) "اے اللہ! بخش دیجئے ہمارے زندوں کو اور مردوں کو حاضر کو اور غائب کو چھوٹے کو اور بڑے کو مرد کو اور عورت کو یا اللہ آپ ہم میں سے جس کو زندہ رکھیں تو اسلام پر اور موت دیں تو ایمان پر اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرمائیے اور اس کے بعد گمراہ نہ ہونے دیجئے۔"

۱۴۹۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْمُسْلِمِ ثَنَا مُرْوَانُ بْنُ جَنْحٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ خَلْبَسٍ عَنْ وَالِئَةَ ابْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْمِعْهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانًا بَنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَجَبَلِ جَوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ فَاعْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

۱۴۹۹: حضرت واہلہ بن اسقع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان مرد کا جنازہ پڑھایا تو میں آپ کو یہ پڑھتے سن رہا تھا: ((اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانًا بَنَ فُلَانٍ.....)) "اے اللہ! فلاں بن فلاں آپ کے ذمہ میں ہے اور آپ کی پناہ کی رتی میں ہے۔ لہذا اُس کو قبر کی آزمائش اور دوزخ کے عذاب سے بچا دیجئے" آپ وقار و حق والے ہیں اس کو بخش دیجئے اس پر رحم فرمائیے بلاشبہ آپ بہت بخشنے والے اور مہربان ہیں۔"

۱۵۰۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا فَرَجُ بْنُ قُضَالَةَ حَدَّثَنِي عِصْمَةُ بْنُ زَاهِدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ غُبَيْدٍ عَنْ غُوفِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَاعْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاعْسِلْهُ بِمَاءٍ وَتَلْجُ وَبَرْدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدَلْهُ بَدَارِهِ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ.

۱۵۰۰: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری مرد کا جنازہ پڑھا میں حاضر تھا میں نے سنا آپ فرما رہے تھے ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ.....)) اے اللہ! اس شخص پر اپنی رحمت اتاریے اس کی بخشش فرما دیجئے اس پر رحم فرمائیے اس کو عافیت میں رکھے اور اس کو دھو دیجئے پانی برف اور اولوں سے اور اس کو گناہوں اور خطاؤں سے ایسے صاف کر دیجئے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور اس کو اس کے گھر سے بہتر گھر اور گھر والوں سے بہتر گھر والے عطا فرما دیجئے اور اس کو بچا دیجئے قبر کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے۔" حضرت عوف فرماتے ہیں کہ مجھے اس جگہ تمنا ہونے لگی کہ کاش یہ میت

قَالَ غُوفٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي مَقَامِي ذَلِكَ أَتَمْنِي أَنْ أَكُونَ مَكَانَ ذَلِكَ

الرُّجُلِ.

میں ہوتا اور رسول اللہ کی اتنی دعاؤں کو حاصل کرتا۔

۱۵۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَتَاخْفُصُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا أَبَاحَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ فِي شَيْءٍ مَّا أَبَا حُوا فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ يَغْنِي لَمْ يَوْقُثَ.

۱۵۰۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ہمیں کسی بات میں اتنی چھوٹ نہ دی جتنی نماز جنازہ میں کہ اس کا وقت مقرر نہ فرمایا۔

**خلاصۃ الباب** ☆ ان دعاؤں کے علاوہ بھی کئی دعائیں منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نماز جنازہ کس طرح پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں پہلے تکبیر کہتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتا ہوں اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہوں اور پھر میں یہ دعا کرتا ہوں: اللھم عبدک و بن عبدک... فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کے لیے کوئی خاص دعا مقرر نہیں کہ صرف اسی دعا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہو۔

۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى

باب: جنازے کی

الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا

چار تکبیریں

۱۵۰۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ قَتَا الْمُغِيرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَتَا خَالِدُ بْنُ الْأَيَّاسِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى

۱۵۰۲: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کے جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

عَلَى عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُونٍ وَ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

۱۵۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ قَتَا الْهَجْرِيُّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْأَسْلَمِيُّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْجَنَازَةِ ابْنَةِ لَهُ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا فَمَكَثَ بَعْدَ الرَّابِعَةِ شَيْئًا.

۱۵۰۳: حضرت ابو بکر ہجری کہتے ہیں کہ میں نے صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی اسلمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی بیٹی کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ نے چار تکبیریں کہی اور چوتھی تکبیر کے بعد کچھ دیر خاموش رہے تو دیکھا کہ لوگ صفوں کی اطراف سے سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ رہے ہیں تو سلام پھیرا اور کہا کہ تمہارا خیال ہوگا کہ پانچویں تکبیر کہنے لگا ہوں۔ لوگوں نے کہا ہمیں اس کا خدشہ ہو رہا تھا۔ فرمایا میں ایسا نہیں کرتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار تکبیریں کہہ کر کچھ دیر ٹھہرتے پھر کچھ پڑھ کر سلام پھیرتے۔

قَالَ فَسَمِعْتُ الْقَوْمَ يُسَبِّحُونَ بِهِ مِنْ نَوَاحِي الصُّفُوفِ فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَالَ أَكُنْتُمْ تَرَوْنَ إِنِّي مُكَبِّرٌ خَمْسًا قَالُوا نَخَوْنَا ذَلِكَ قَالَ لَمْ أَكُنْ لِأَفْعَلْ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا ثُمَّ يَمُكُثُ سَاعَةً يَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ يُسَلِّمُ.

۱۵۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامُ الرَّفَاعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو

۱۵۰۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

بَكْرُ بْنُ خَلَّادٍ قَالُوا إِنَّا نَحْيِي بَنِي الْيَمَانِ عَنِ الْمَنْهَالِ بْنِ خُلَيْفَةَ كَمَا نَحْيِي بَنِي عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ أَرْبَعًا. تكمیریں کہیں۔

**خلاصہ الباب ۲۵** ائمہ اربعہ اور بقول امام طحاوی صاحبین اس کے قائل ہیں اور بقول ابن عبد البر اسی پر اجماع ہے۔ احادیث باب حقیہ اور ائمہ اربعہ کا استدلال ہے۔ پانچ تکمیریں بھی مروی ہیں اور پانچ سے زائد بھی روایات ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری جنازہ جو پڑھا تھا اس میں چار تکمیریں کہی تھیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ محدثین کے نزدیک یہ سب روایات ضعیف ہیں تو جواب یہ ہے کہ ان احادیث کی سندیں اگرچہ ضعیف ہیں لیکن (۱) اول تو کثرت طرق کی وجہ سے حسن کے درجہ کو پہنچ گئی ہیں (۲) آفاق میں یہ بات شائع اور صحابہ سے اس پر عمل بکثرت مروی ہے (۳) یہ بقول حافظ بیہقی اکثر صحابہ کا اس پر متفق ہونا تکمیرات کے چار ہونے کی کھلی دلیل ہے۔ اس کے علاوہ ابراہیم نخعی کا اثر امام محمد نے کتاب الآثار میں ذکر کیا ہے وہ ماسواء چار تکمیرات کے منسوخ ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

### باب: جنازے میں پانچ تکمیریں

### ۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ كَبَّرَ خَمْسًا

۱۵۰۵: حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکمیریں کہا کرتے تھے اور ایک بار پانچ تکمیریں کہیں تو میں نے پوچھا؟ (جواباً) فرمانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکمیریں بھی کہیں۔

۱۵۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ يُكَبِّرُ عَلَيَّ جَنَائِزَنَا أَرْبَعًا وَ أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَيَّ الْجَنَائِزَةَ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا.

۱۵۰۶: کثیر بن عبد اللہ اپنے والد سے اور وہ داؤد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں پانچ تکمیریں کہیں۔

۱۵۰۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَامِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّائِبِيُّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ خَمْسًا.

### باب: بچے کی نماز جنازہ

### ۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ

۱۵۰۷: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

۱۵۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُيَيْدٍ اللَّهُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ حَدَّثَنِي عَمِّي زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي جُبَيْرُ بْنُ حَيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْمَغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ.

۱۵۰۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بچہ روئے

۱۵۰۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ ثَنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ



قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَهَلَ الصَّبِيُّ صَلَّى عَلَيْهِ وَوَرِثَ.

۱۵۰۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا الْبُخَيْرِيُّ ابْنُ عَبْدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلُّوا عَلَى أَطْفَالِكُمْ فَإِنَّهُمْ مِنْ أَفْرَاطِكُمْ.

۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَذِكْرُ وَفَاتِهِ

۱۵۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُسْرِ لَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ وَهُوَ صَغِيرٌ وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ نَبِيٌّ لَعَاشَ ابْنُهُ وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

۱۵۱۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ الْبَاهِلِيُّ لَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ لَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ مُرْضِعَا فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صَدِيقًا نَبِيًّا وَلَوْ عَاشَ لَعَقَّتْ أَخْوَالُهُ الْقَبْطُ وَمَا اسْتَرْقَ قَبْطِي.

۱۵۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ لَنَا أَبُو دَاوُدَ لَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهَا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى الْقَاسِمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَدِيجَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَرْتُ لَبْنَةَ الْقَاسِمِ فَلَوْ كَانَ اللَّهُ أَبَقَاهُ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ رِضَاعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِيَّاهُ رِضَاعُهُ فِي

(یعنی اس کے زندہ ہونے کا علم ہو جائے) تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی اور وراثت بھی جاری ہوگی۔

۱۵۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بچوں کی نماز جنازہ پڑھا کرو کیونکہ وہ تمہارے لئے پیش خیمہ ہیں۔

۲۷: باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کی وفات اور نماز جنازہ کا ذکر

۱۵۱۰: حضرت اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے کہا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیمؑ کی زیارت کی؟ کہنے لگے: کم سنی میں ان کا انتقال ہو گیا اور اگر محمدؐ کے بعد کسی نبی نے آنا ہوتا تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے (اور بڑے ہو کر نبی بنتے) لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۵۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیمؑ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پڑھایا اور فرمایا: جنت میں اس کو دودھ پلانے والی بھی ہے اور اگر یہ زندہ رہتا تو صدیق نبی ہوتا اور اگر یہ زندہ رہتا تو اس کے انھیال کے لوگ قبلی آزاد ہو جاتے پھر کوئی قبلی غلام نہ بنتا۔

۱۵۱۲: حضرت حسین بن علیؑ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ کے صاحبزادے ابراہیمؑ کا انتقال ہوا تو خدیجہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قاسم کی چھاتی کا دودھ زائد ہو گیا کاش اللہ تعالیٰ اس کو رضاعت پوری ہونے تک زندگی عطا فرماتے۔ رسول اللہ نے فرمایا: اس کی رضاعت جنت میں پوری ہوگی۔ عرض کرنے لگیں:

الْجَنَّةِ قَالَتْ لَوْ أَعْلَمْتُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَوْتُ عَلَى أَمْرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَيْئًا دَعَوْتُ اللَّهَ تَعَالَى فَاسْمَعَكَ صَوْتَهُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَصْدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

اے اللہ کے رسول! اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے تو میرا غم ذرا ہلکا ہو جائے۔ رسول اللہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں پھر اللہ تعالیٰ تمہیں قاسم کی آواز سنوادیں۔ خدیجہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اسکی بجائے میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی تصدیق کرتی ہوں۔

☆ خلاصۃ الباب مطلب ان احادیث کا یہ ہے کہ بفرض محال اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو اگر میرا بیٹا زندہ ہوتا وہ وہ نبی ہوتا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی ایسی ہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادوں میں سے کوئی بھی زندہ نہ رہا سب وفات پا گئے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی درخواست اطمینان قلبی کے لیے تھی ورنہ ان کا ایمان بالغیب کامل تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت سنائی تو مطمئن ہو گئیں۔ فرمانے لگیں: میں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی تصدیق کرتی ہوں۔

## ۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى

### الشُّهَدَاءِ وَدَفْنِهِمْ

## باب: شہداء کا جنازہ پڑھنا اور ان کو دفن کرنا

۱۵۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُبَّاسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلَ يُصَلِّي عَلَى عَشْرَةِ عَشْرَةٍ وَحُمْزَةٌ هُوَ كَمَا هُوَ يُرْفَعُونَ وَهُوَ كَمَا هُوَ مَوْضُوعٌ.

۱۵۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اُحد کے روز شہدا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے دس دس پر جنازہ پڑھنا شروع کیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جوں کے توں رکھے رہے اور باقی شہداء اٹھائے جاتے ان کو نہ اٹھایا جاتا۔

۱۵۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ وَالثَلَاثَةِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَتَيْتُكُمْ أَكْثَرُ أَخَذَ لِقُرْآنٍ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمْ قَدَّمَ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ وَأَمْرٌ بِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغْسَلُوا.

۱۵۱۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء اُحد میں سے دو یا تین کو ایک کفن میں لپیٹتے اور پوچھتے کہ ان میں کس کو زیادہ قرآن یاد تھا جس کی طرف اشارہ کیا جاتا۔ لحد میں اس کو آگے رکھتے اور فرماتے میں ان سب کا گواہ ہوں اور خون سمیت ان کو دفن کرنے کا حکم دیا اور نہ ان کا جنازہ پڑھا نہ ان کو غسل دیا گیا۔

۱۵۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ الشَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

۱۵۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء اُحد سے اسلحہ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ أَحَدٍ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمْ الْحَدِيدُ وَالْجُلُودُ وَأَنْ يُدْفَنُوا فِي ثِيَابِهِمْ بِدَعَائِهِمْ۔ اور زائد لباس اتارنے اور خون اور کپڑوں سمیت دفن کرنے کا حکم دیا۔

۱۵۱۶: خَلَفْنَا هِشَامَ بْنَ عَمَّارٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي سَهْلٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ سَمِعَ نُبَيْحَةَ الْغَزَوِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ أَحَدٍ أَنْ يُرْثَوْا إِلَى مَصَارِعِهِمْ وَكَانُوا يُنْقَلُونَ إِلَى الْمَدِينَةِ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ أَحَدٍ أَنْ يُرْثَوْا إِلَى مَصَارِعِهِمْ وَكَانُوا يُنْقَلُونَ إِلَى الْمَدِينَةِ۔ ان کو مدینہ منتقل کر دیا گیا تھا۔

**خلاصہ السباب** ☆ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شہید وہ مسلمان ہوتا ہے جو مکلف اور طاہر ہو اور اس کے بارہ میں یہ معلوم ہو کہ وہ ظلماً قتل کیا گیا ہے اور اس کے مقتول ہونے پر مال و دیت بھی واجب نہ ہوئی ہو اور اس نے زخمی ہونے کے بعد کوئی دنیاوی زندگی کا نفع بھی حاصل نہ کیا ہو۔ مثلاً کھانا پینا دوا کا استعمال یا آرام وغیرہ۔ شہید کو شہید اس لیے کہتے ہیں کہ ملائکہ ان کے لیے جنت کی شہادت دیتے ہیں یا اس لیے بھی کہتے ہیں کہ جب ان کی روحمیں بدن سے جدا ہو جاتی ہیں تو وہ ان چیزوں کا مشاہدہ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کی ہیں یا اس لیے کہ فرشتے ان کے حق میں دوزخ سے امان اور حسن خاتمہ کی شہادت دیتے ہیں یا اس لیے کہ شہداء کو خاص قسم کی حیات عالم برزخ میں حاصل ہوتی ہے۔ شہید کے جسم سے زائد کپڑے جیسے پوستیں، کوٹ، ٹوپی، زرہ، ہتھیار، موزے وغیرہ اتارے جائیں گے اور باقی کپڑے قمیص، شلوار یا تہبند اس کے جسم پر ہی رہنے دیئے جائیں گے۔ فقہاء کرام، محدثین عظام فرماتے ہیں کہ شہید کی تین قسمیں ہیں: (۱) وہ مقتول جو کافروں کے ساتھ لڑائی میں کسی سبب سے مارا جائے۔ سوائے شہید کو آخرت میں کامل ثواب ملے گا اور دنیاوی احکام میں بھی اس کو غسل نہیں دیا جائے گا اور اس پر نماز جنازہ بھی نہیں پڑھا جائے گا۔ (۲) دوسرا وہ شہید ہے جس کو شہداء جیسا اجر و ثواب تو ملتا ہے لیکن دنیاوی احکام میں وہ شہید جیسا نہیں ہوتا۔ اس زمرہ میں بہت سے لوگ آتے ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں اس طرح آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شہادت کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کیے جانے والے کو شہید کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ شہادت قتل فی سبیل اللہ کے علاوہ سات اقسام پر ہیں: (۱) طاعون میں مرنے والا شہید ہے (۲) اور پانی میں ڈوبنے والا شہید ہے (۳) پہلی کے درو (۴) اور ہیضہ یا سنگرہنی یا اسہال میں مرنے والا اور (۵) آگ میں جلنے والا (۶) اور کسی دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر مرنے والا (۷) اور عورت جو زچگی میں مر جاتی ہے وہ بھی شہید ہے۔ (موطا امام مالک ص: ۲۱۶) (۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے درمیان شہید کس کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت! جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارا جائے اس کو شہید سمجھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا: حضرت! پھر شہید کون لوگ ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں مارا گیا وہ شہید ہے اور جو اللہ کی راہ میں مر گیا وہ بھی شہید ہے اور طاعون میں اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا اور غرق ہونے والا شہید ہے۔ (مسلم ص: ۱۴۳ ج ۲) (۳) جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہو مارا گیا وہ شہید ہے اور جو اپنی جان اور خون کی حفاظت کرتا ہو مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے دین کی حفاظت کرتا ہو مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے اہل و عیال

یا اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرتا ہو امارا گیا وہ بھی شہید ہے۔ (ترمذی)

دیگر آثار سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے علاوہ اور بھی لوگ ہیں جن کو شہادت کا درجہ ملتا ہے مثلاً: دین حاصل کرنے والا طالب علم قید خانہ میں مظلوم آدمی اور درندہ جس کو پھاڑ کھائے۔ سانپ، بچھو یا موذی جانور جس کو کاٹ کھائے یا مسافر سفر کی حالت میں مر جائے، مسل کا مریض (فی۔ بی) اور نمونیہ کا مریض اگر مر جائے۔ یہ سب لوگ شہید ہوں گے اور اسی قسم دوم کے تحت شامل ہوں گے۔ ایسے شہداء کو غسل دیا جائے گا اور نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔ ایسے شہداء کو صرف آخرت میں شہید کی طرح ثواب ملے گا اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ ثواب میں یہ شہداء فی سہیل اللہ کے ساتھ برابر ہوں لیکن منجملہ ان کو شہداء کے سلسلہ میں شمار کیا جائے گا۔ (۳) تیسری قسم شہید کی وہ ہے جس نے مال غنیمت میں سے خیانت کی ہو اور ایسا جو شخص کفار کے ساتھ لڑائی میں مارا جائے۔ کا حکم دنیا میں تو شہید جیسا ہوگا کہ اس کو غسل نہیں دیا جائے گا (اور بعض کے نزدیک جنازہ بھی نہیں پڑھا جائے گا) لیکن آخرت میں اس کو شہداء فی سہیل اللہ جیسا کامل ثواب نہیں ملے گا۔

(فتح الملہم ص ۲۸۴ ج ۱)

شہید پر نماز جنازہ کے بارے میں فقہائے کرام میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک کہتے ہیں کہ نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جائے گی اور حضرت امام ابوحنیفہ اور دیگر فقہاء یہ کہتے ہیں کہ ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ اس سلسلہ میں روایات میں اختلاف ہے لیکن صحیح روایات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شہید پر نماز جنازہ پڑھنا ثابت ہے۔

## باب: مسجد میں

### نماز جنازہ

## ۲۹: بابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

### فِي الْمَسْجِدِ

۱۵۱۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسجد میں نماز جنازہ پڑھے اس کو کچھ بھی نہ ملا۔

۱۵۱۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں: بخدا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا جنازہ مسجد ہی میں پڑھا تھا۔

۱۵۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى الثَّوَامَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ.

۱۵۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ صَالِحِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَدَاءِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سَهِيلِ بْنِ بِيْضَاءٍ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.

قال ابنُ ماجه حديثُ عائشة أقوى.

☆ خلاصۃ الباب امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ ان کا استدلال اس حدیث سے ہے جو مسلم میں ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا جنازہ مسجد میں پڑھا گیا تھا اور اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دونوں بیٹوں حضرت سہیلؓ اور ان کے بھائی کا جنازہ مسجد میں پڑھا تھا۔ نیز شیخین کا نماز جنازہ بھی مسجد میں ہی پڑھا گیا تھا لیکن حضرت امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کہتے ہیں کہ مسجد میں نماز جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عام طور پر مسجد میں نماز جنازہ ادا نہیں کیا جاتا تھا۔ اس کے لیے مسجد سے باہر جگہ مقرر تھی۔ اس میں ہی ادا کیا جاتا تھا۔ اس لیے متبادری بھی ہے کہ حضرت سہیلؓ اور ان کے بھائی یا حضرت سعدؓ اور شیخین کا جنازہ مسجد میں کسی عذر کی وجہ (مثلاً بارش وغیرہ یا کوئی اور وجہ ہو یا ان کو دفن بھی وہاں کرنا تھا) اس لیے ادا کیا گیا تھا۔ درحقیقت اس مسئلہ میں کافی تفصیلات ہیں۔ مثلاً یہ کہ مسجد میں نماز جنازہ فقہاء کرام اس صورت میں مکروہ قرار دیتے ہیں جبکہ میت مسجد کے اندر ہو۔ اس صورت میں مسجد کے ملوث ہونے کا اندیشہ رہتا ہے لیکن اگر میت مسجد سے باہر ہو تو پھر یہ اختلاف بلکا ہو جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ مکروہ تنزیہی ہے یا غیر اولیٰ ہے۔ اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر نماز جنازہ مسجد سے باہر ہی پڑھتے تھے۔ لہذا افضل یہی ہوگا کہ مسجد سے باہر ہی پڑھا جائے لیکن اگر میت مسجد سے باہر ہو اور امام بھی باہر ہو اور ایک صف بھی باہر ہو باقی لوگ مسجد میں ہوں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ایسی صورت میں بھی نماز جنازہ مکروہ ہو۔ اس لیے کہ مسجد میں جب تراویح، صلوٰۃ کسوف، خسوف، عیدین اور نوافل وغیرہ پڑھے جاتے ہیں جمعہ اور فرض میں نماز جب پڑھی جاتی ہے تو فرض کفایہ کے پڑھنے سے کیا چیز مانع ہو سکتی ہے جبکہ میت بھی مسجد سے خارج ہو۔ جن فقہاء کرام نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کی کراہیت پر یہ دلیل پیش کی ہے کہ مسجد تو صرف فرض نماز کے ادا کرنے کے لیے ہوتی ہے یہ دلیل کمزور ہے اس لیے کہ مسجد میں نوافل ادا اور مختلف قسم کے انواع طاعات اور قرآن و سنت، تعلیم دین و عطا قضا، (فیصلے) وغیرہ سب روا ہیں۔ تو جنازہ کیوں روا نہ ہوگا۔ البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر کوئی عذر بھی نہ ہو اور مسجد سے باہر جگہ بھی ہو تو پھر افضل یہی بات ہے کہ جنازہ اسی مقام میں پڑھا جائے۔ بعض فقہاء نے مسجد میں ہر صورت میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ قرار دیا ہے۔ یہ درست نہیں بلکہ ایک قسم کا تشدد یا تعصب ہے۔ جو شریعت کے مزاج کے منافی ہے۔ جو حدیث اس بارہ میں پیش کی جاتی ہے کہ جو مسجد میں نماز جنازہ پڑھے گا اس کی نماز نہیں ہوگی یا اس کو ثواب نہیں ملے گا اس روایت کو محقق ابن ہمام اور دیگر حضرات نے بھی ضعیف قرار دیا ہے۔ اس سے استدلال درست نہیں۔ چنانچہ ملا علی قاری نقایہ کے اس متن کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اگر میت مسجد سے باہر رکھی جائے اور امام بھی باہر ہی کھڑا ہو اور اس کے ساتھ ایک صف بھی مسجد سے باہر ہو تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مکروہ نہیں کیونکہ اس میں مسجد کی تلویث کا خطرہ نہیں ہے اور بعض نے کہا ہے پھر بھی مکروہ ہے کیونکہ مسجد تو فرائض ادا کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ فرائض کے علاوہ دیگر کئی باتیں عذر کی حالت میں ادا ہو سکتی ہیں ورنہ نہیں لیکن پہلی وجہ (عدم کراہیت) زیادہ اولیٰ ہے کیونکہ مسجد میں نوافل اور دوسری انواع طاعات اور اصناف دعوات مکروہ نہیں۔ مسجد حرام اس حکم سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ مکتوبات جمعہ، عیدین، صلوٰۃ کسوف، صلوٰۃ خسوف اور جنازہ استسقاء سب کے لیے ہے اور یہ بات اس کی عظمت کی وجہ سے ہے کیونکہ وہ قبلہ ہے اور مورد انوار و تجلیات ہے۔ وہاں جو مقبولیت ہے وہ کسی دوسرے مقام میں نہیں ہو سکتی۔

۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي لَا يُصَلِّي بِهَا عَلَى الْمَيِّتِ وَلَا يُدْفَنُ

باب: جن اوقات میں میت کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے اور دفن نہیں کرنا چاہئے

۱۵۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدْ كُنِيَ ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ

بن زافع قَدْ غَبِلَ اللَّهُ بِنَ الْمُبَارَكِ جَمِيعًا عَنْ مُوسَى بْنِ

۱۵۱۹: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ تین اوقات ایسے ہیں جن میں رسول اللہ

فرماتے ہیں کہ تین اوقات ایسے ہیں جن میں رسول اللہ

عَلِيَّ بْنِ رِبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ  
غَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
يُنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبِرَ فِيهِنَّ مَوْلَانَا جَعْنُ تَطْلُعُ  
الشَّمْسُ بَارِغَةً وَجَعْنُ يَقُومُ قَائِمُ الظُّهْرِ حَتَّى تَمِيلَ  
الشَّمْسُ وَجَعْنُ تَضِيفُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ.

۱۵۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ  
عَنْ مُنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ أَدْخَلَ رَجُلًا قَبْرَهُ لَيْلًا وَأَسْرَجَ فِي قَبْرِهِ.

۱۵۲۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَرْدِيُّ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ  
إِسْرَهِيمَ بْنِ يَزِيدَ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَدْفِنُوا مَوْلَانَاكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَّا  
أَنْ تَضْطَرُّوا.

۱۵۲۲: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشَقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ  
بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صَلُّوا عَلَيَّ مَوْلَانَاكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

### ۳۱: بَابُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى أَهْلِ الْقَبْرِ

۱۵۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا  
قَالَ لَمَّا تَوَقَّفَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَاءَ ابْنَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْطِنِي قَمِيصَكَ أَكْفَنُهُ  
فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذِنُونِي بِهِ فَلَمَّا  
أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ  
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا زَاكَ لَكَ  
نُصَلِّيَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ:  
مِ اسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْغَرُ لَهُمْ [التوبة: ۸۰] فَأَنْزَلَ

صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفنانے  
سے منع فرماتے تھے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو  
اور جب ٹھیک دوپہر ہو۔ یہاں تک کہ زوال ہو جائے  
اور جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو یہاں تک کہ ڈوب  
جائے۔

۱۵۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کورات کے  
وقت قبر میں داخل کیا اور دفن کرتے وقت روشنی کی۔

۱۵۲۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مردوں کو  
رات کو نہ دفن کرنا الا یہ کہ مجبوری ہو (اور دن میں دفن نہ  
کیا جاسکا ہو)۔

۱۵۲۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
اپنے مردوں پر دن رات میں جنازہ پڑھ سکتے ہو۔

### باب: اہل قبلہ کا جنازہ پڑھنا

۱۵۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب  
عبد اللہ بن ابی (رئیس المنافقین) مرا تو اس کا بیٹا نبی کی  
خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول!  
مجھے اپنی قمیص دیجئے میں اس کو اس میں کفن دوں۔ آپ  
نے فرمایا: جب (جب جنازہ تیار ہو تو) مجھے اطلاع کر  
دینا۔ جب نبی نے اس کا جنازہ پڑھنا چاہا تو عمرؓ نے کہا:  
یہ آپ کے لائق نہیں (کیونکہ یہ رئیس المنافقین ہے اس  
لئے کوئی اور پڑھ لے) لیکن نبی نے اس کا جنازہ پڑھا  
اور حضرت عمرؓ سے فرمایا: مجھے دو چیزوں میں اختیار دیا گیا۔  
منافقوں کیلئے استغفار کروں یا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ نے یہ

آیت نازل فرمائی: ”منافقوں میں سے کوئی مر جائے تو کبھی اسکا جنازہ نہ پڑھیں اور نہ اسکی قبر پر کھڑے ہوں۔“  
 ۱۵۲۴: جابرؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں منافقین کا سرغنہ مرا اور اس نے وصیت کی کہ اسکا جنازہ محمد (ﷺ) پڑھائیں اور اس کو اپنی قمیص مبارک میں کفن دیں تو نبیؐ نے اسکا جنازہ پڑھایا اور اپنی قمیص میں کفن دیا اور اسکی قبر پر کھڑے ہوئے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت اتاری: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ﴾ منافقوں میں سے کوئی مر جائے تو اس کا جنازہ ہرگز مت پڑھو اور نہ ہی اسکی قبر کے پاس کھڑے ہو۔

۱۵۲۵: حضرت واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کا جنازہ پڑھو اور ہر امیر کے ساتھ مل کر جہاد کرو۔

۱۵۲۶: حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کے اصحاب میں سے ایک مرد زخمی ہو گیا۔ زخم کافی تکلیف دہ ثابت ہوا تو وہ گھٹ گھٹ کر تیر کے پیکانوں تک پہنچا اور اپنے آپ کو ذبح کر ڈالا تو نبیؐ نے اسکا جنازہ نہیں پڑھا اور یہ آپؐ کی جانب سے تادیب تھی (کہ اور لوگ کبھی خودکشی نہ کریں)۔

باب: قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۵۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سیاہ فام خاتون مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہ دیکھا تو کچھ روز بعد اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ عرض کیا گیا کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی پھر آپ ان کی قبر پر تشریف لے گئے اور نماز جنازہ پڑھی۔

اللَّهُ سُبْحَانَهُ ۖ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ۚ [التوبة: ۸۴]

۱۵۲۴: حَدَّثَنَا عُمَارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ غَابِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَاتَ رَأْسُ الْمُنَافِقِينَ بِالْمَدِينَةِ وَأَوْصَى أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْ يُكْفَنَهُ فِي قَمِيصِهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكْفَنَهُ فِي قَمِيصِهِ وَقَامَ عَلَى قَبْرِهِ فَأَنزَلَ اللَّهُ ۖ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ ۚ

۱۵۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ تَبَهَانَ ثَنَا عُثْبَةُ بْنُ يِقْظَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْعَدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلُّوا عَلَى كُلِّ مَيِّتٍ وَجَاهِدُوا مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ.

۱۵۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ ثَنَا شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَمَاقِ بْنِ خُرَبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَادْتَمَرَجَ إِلَى مَشَاقِصٍ فَذَبَحَ بِهَا نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ ذَلِكَ مِنْهُ أَذْبًا.

۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

۱۵۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُ الْمَسْجِدَ فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا بَعْدَ أَيَّامٍ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَهَلَّا أَذْنُتُمُونِي فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا.

۱۵۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا هُشَيْمٌ ثنا عَثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ثنا خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَ أَكْبَرُ مِنْ زَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَرَدَ الْبَقِيعُ فَإِذَا هُوَ بِقَبْرِ جَدِيدٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا فَلَانَةُ قَالَ فَعَوْنُهَا وَقَالَ "أَلَا أَذْنُتُمُونِي بِهَا قَالُوا كُنْتَ قَاتِلًا صَابِغًا فَكَبِّرْ هَذَا أَنْ تُؤْذِيكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا لَا أَعْرِفُ مَا مَاتَ مِنْكُمْ مَيِّتٌ مَا كُنْتُ بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ أَلَا أَذْنُتُمُونِي بِهِ فَإِنْ صَلَاتِي عَلَيْهِ لَهُ رَحْمَةٌ ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَصَفَّقْنَا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

۱۵۲۸: یزید بن ثابتؓ جو زید بن ثابتؓ کے بڑے بھائی ہیں فرماتے ہیں کہ ہم نبیؐ کے ساتھ باہر آئے جب آپؐ بقیع پہنچے تو ایک نئی قبر دیکھی اس کے بارے میں پوچھا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ فلاں خاتون ہیں۔ آپؐ نے پہچان لیا اور فرمایا کہ مجھے اطلاع کیوں نہ دی۔ لوگوں نے عرض کیا: آپؐ روزے میں دوپہر کو آرام فرما رہے تھے اس لئے ہم نے آپؐ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا۔ فرمایا: آئندہ ایسا نہ کرنا کہ مجھے پتہ ہی نہ چلے تم میں جو بھی فوت ہو تو جب میں تمہارے درمیان ہوں مجھے اسکی اطلاع دینا کیونکہ میرا جنازہ پڑھنا اس کیلئے رحمت کا باعث ہے۔ پھر آپؐ قبر پر تشریف لے گئے اور ہم نے آپؐ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپؐ نے چار تکبیریں کہیں۔

۱۵۲۹: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَوَزِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ الْمُهَاجِرِينَ قُتْبُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ مَاتَتْ لَمْ يُؤْذَنْ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَ بِذَلِكَ فَقَالَ هَلَّا أَذْنُتُمُونِي بِهَا ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ طَفُّوا عَلَيْهَا فَصَلُّوا عَلَيْهَا.

۱۵۲۹: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سیاہ فام خاتون کا انتقال ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع نہ کی گئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اطلاع کیوں نہ کی پھر آپؐ نے اصحاب سے فرمایا صفیں بناؤ اور اس پر نماز پڑھی۔

۱۵۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ ابْنِ الْحَقِّ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُهُ فَدْفَنُوهُ بِالْبَلِّ فَلَمَّا صَحَّ اعْلَمُوهُ فَمَعَالٍ مَا مَعَكُمْ أَنْ تَعْلَمُوهُ قَبْرَ كَرِ اللَّيْلِ وَكَانَتِ الظُّلُمَةُ فَكَرِهْنَا أَنْ نَسِيَ عَلَيْكَ قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ.

۱۵۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک صاحب کا انتقال ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی زیارت فرماتے تھے ان کے ان کورات میں بنی مین نے ان کے لئے ہر وقت بتائے ہیں یا رسول اللہؐ عرض کیا: اے اللہ! تاریکی میں ان کے آپؐ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا آپؐ ان کی قبر پر گئے اور نماز پڑھی۔

۱۵۳۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَتِيقِ الْعَسْرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَحْمَدَ ابْنِ حَبِيلٍ ثنا عَمْرُو عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَسِبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ قَبْرِ بَعْدَ مَا قَبِرَ.

۱۵۳۱: ابن عباسؓ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کے لئے بتائے تھے بعد قبر پر نماز پڑھی۔



۱۵۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْلٍ قَالَ مِهْرَانُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ  
 أَبِي بَسَّانٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُزَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ  
 النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ.

۱۵۳۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت پر دفن کے بعد نماز  
 جنازہ پڑھی۔

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ عَنْ  
 ابْنِ لَهَيْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ  
 أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَتْ سَوْدَاءُ تَقُمُ الْمَسْجِدَ فَتُوقِفُ لَيْلًا  
 فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ  
 بِمَوْتِهَا فَقَالَ لَا أَذْنُمُونِي بِهَا فَخَرَجَ بِأَصْحَابِهِ فَوَقَفَ  
 عَلَى قَبْرِهَا فَكَبَّرَ عَلَيْهَا وَالنَّاسُ مِنْ خَلْفِهِ وَدَعَاءُهَا ثُمَّ  
 انْصَرَفَ.

۱۵۳۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک  
 سیاہ خاتون مسجد میں جھاڑو دیتی تھیں رات میں ان کا  
 انتقال ہو گیا صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس  
 کی وفات کی اطلاع دی گئی۔ آپ نے فرمایا اسی وقت  
 کیوں نہ بتا دیا پھر آپ صحابہ کو لے کر نکلے اس کی قبر پر  
 کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگ آپ کے پیچھے تھے۔  
 اس کے لئے دعا فرمائی اور واپس تشریف لے آئے۔

**خلاصہ الباب ۱۵:** یہ صلوٰۃ علی القبر کا مسئلہ ہے جس میں دو صورتیں ہیں: اول یہ کہ میت کو نماز پڑھے بغیر دفن کر دیا گیا تو  
 اس کی قبر پر نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟ دوم یہ کہ میت کو نماز جنازہ پڑھنے کے بعد دفن کیا گیا اب اس کی قبر پر دوبارہ بارہ  
 بارہ نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ پہلی صورت کے متعلق عبد اللہ بن المبارک کا قول ہے: اذا دفن الميت ولم یصل  
 علیہ صلی علی القبر۔ ابن السنین کہتے ہیں کہ جمہور اصحاب جواز پر ہیں البتہ اسباب اور سخون اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے  
 ہیں کہ اگر نماز جنازہ بھولے سے رہ جائے تو اس کی قبر پر نہ پڑھی جائے بلکہ دعا کی جائے۔ مذہب احناف کے متعلق بیان  
 ہے کہ اگر مردہ بلا نماز دفن کر دیا گیا تو اس کی قبر پر نماز پڑھی جائے کیونکہ ابن حبان نے صحیح میں امام احمد نے نے مسند میں  
 حاکم نے مستدرک میں نسائی بیہقی نے سنن میں حدیث یزید بن ثابت کی تخریج کی ہے۔ یزید بن ثابت کہتے ہیں کہ ہم حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب بتیقہ پہنچے تو اچانک ایک قبر دیکھی تو اس کے متعلق دریافت کیا۔ لوگوں نے بتایا کہ فلاں  
 عورت کی قبر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہچان گئے اور فرمایا: تم نے مجھے آگاہ کیوں نہیں کیا؟ لوگوں نے عرض کیا:  
 کنت نائمًا صائمًا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کیا۔ وہ جو میت قبر میں سے انتقال کرے مجھے خبر دے گا دیکھا  
 کرو۔ جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں کیونکہ میری نماز اس پر حاکم ہے۔ پھر قبر پر تشریف لے آئے اور ہم نے آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پانچ تہنیں پڑھیں۔ مداحی قاری نے تثنیٰ ابن ابی عامر  
 سے نقل کیا ہے کہ اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ ولی کے علاوہ بھی جس نے میت پر نماز نہ پڑھی ہو وہ اس کی قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے  
 حالانکہ یہ مذہب کے خلاف ہے اور اس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔ ملا وہابی کے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اس پر بالکل نماز ہی  
 نہیں پڑھی گئی تھی لیکن یہ دعویٰ نہایت ہی بعید ہے کیونکہ صحیح ہے کہ یہ دعویٰ نہیں ہو سکتا ہے کہ انہوں نے بغیر نماز  
 پڑھے دفن کر دیا ہو۔ (فتح) صاحب غین الہدایہ فرماتے ہیں کہ نہیں! بلکہ حق جواب یہ ہے کہ سہماں کو ولی کی نماز کے بعد یہ  
 اختیار ہے کہ میت پر نماز پڑھے۔ (جوہرہ) اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شیش میں سہماں کو یہ اختیار ہے تو آپ  
 اس کا اختیار تھا لہذا آپ کی نماز اصل ہونے سے سب کی اقتداء اصل تھی بلکہ جب آپ سے اجازت نہیں لی تو اول نماز باطل

ٹھہری۔ یہ تو اوپر معلوم ہو چکا کہ قبر پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ اب رہی یہ بات کہ کتنی مدت تک پڑھ سکتے ہیں؟ اس کی بابت آراء مختلف ہیں۔ علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں امام احمد اور اسحاق سے نقل کیا ہے کہ قبر پر ایک ماہ تک نماز پڑھ سکتے ہیں اور شوافع کے یہاں اس کے بارے میں کئی وجوہات ہیں: (۱) تین دن تک جائز ہے۔ امام ابو یوسفؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ (۲) ایک ماہ تک جائز ہے۔ (۳) جب تک بدن بوسیدہ نہ ہو۔

الامالی میں امام ابو یوسفؒ سے مروی ہے کہ قبر پر تین روز تک نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ ابن رستم نے اپنے نوادر میں بواسطہ امام محمدؒ امام صاحبؒ سے بھی یہی ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ کوئی لازمی مدت نہیں۔ ممکن ہے یہ ان کے اپنے مسلک کا اندازہ ہو۔ اس لیے صاحب ہدایہؒ فرماتے ہیں کہ پھول پھٹ جانے کی شناخت میں غالب رائے معتبر ہے یہی صحیح ہے۔ بوجہ مختلف ہونے حال زمان اور قبر کی جگہ کے۔ چنانچہ مونا تازہ آدمی دبلے سوکھے کی بہ نسبت جلدی پھٹ جاتا ہے۔ اسی طرح پانی میں ڈوبا یا برسات کا موسم یا زمین سلی ہو نمناک ہو تو جلد پھٹ جائے گا اور گرم موسم اور خشک زمین میں دیر تک باقی رہے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم یقین شرط نہیں بلکہ غالب گمان سے یقین ہونا چاہیے۔ حتیٰ کہ اگر اس بارے میں شک ہو کہ میت قبر میں اپنی حالت پر ہے یا متفرق و ریختہ ہو گئی تو ایسی صورت میں اصحاب نے تصریح کی ہے کہ نماز نہ پڑھی جائے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بھی اسی کے قائل ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؒ، حضرت عائشہؓ، محمد بن سیرینؒ اور اوزاعیؒ کا قول بھی یہی نقل کیا ہے۔

### پاب: نجاشی کی نماز جنازہ

۱۵۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نجاشی کا انتقال ہو گیا آپ اور صحابی بقیع تشریف لے گئے ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر چار تکبیرات کہیں۔

۱۵۳۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا اس کی نماز جنازہ پڑھو۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی اور میں دوسری صف میں تھا اس کی نماز میں دو صفیں تھیں۔

۱۵۳۶: حضرت مجع بن جاریہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

### ۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّجَاشِيِّ

۱۵۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاصْحَابُهُ إِلَى الْبَقِيعِ فَصَلُّوا خَلْفَهُ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ .

۱۵۳۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْنَادٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمَقْصُلِ ح وَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ جَمِيعًا عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَصِينِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَخَاكُمْ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَقَامَ فَصَلُّوا خَلْفَهُ وَ إِنِّي لَفِي الصَّفِ الثَّانِي فَصَلَّى عَلَيْهِ صَفَيْنِ .

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ

مَجْمَعُ بْنُ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَاكُمُ النَّجَاشِي قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَضَلُّوا عَلَيْهِ فَصَفْنَا خَلْفَهُ صَفَيْنِ.

تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا۔ اٹھو! اس کا جنازہ پڑھو تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں بنائیں۔

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ بِهِمْ فَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ أَحْ لَكُمْ مَاتَ بِغَيْرِ أَرْضِكُمْ قَالُوا مَنْ هُوَ قَالَ النَّجَاشِي.

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو الشَّكَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

۱۵۳۷: حضرت حذیفہ بن اسید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو لے کر نکلے اور فرمایا: اپنے اس بھائی کا جنازہ پڑھو جو تمہارے وطن کے علاوہ کسی اور جگہ انتقال کر گئے لوگوں نے پوچھا کون ہیں؟ فرمایا: نجاشی۔

۱۵۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کا جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں۔

**خلاصۃ السباب** ☆ غائب پر نماز جنازہ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک غائب پر جنازہ نہیں ہے۔ نجاشی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ پڑھنا حق بات یہ ہے کہ (۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں داخل ہے۔ (۲) یا اس پر نماز جنازہ اس لیے پڑھا گیا کہ اس کے وطن میں عیسائی لوگ تھے۔ اس لیے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی۔ (۳) یا اس لیے کہ اس کی نعش کسی نہ کسی وجہ سے حاضر تھی یا تو اس کی میت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر دی گئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ رہے تھے گو صحابہ کرام کو نظر نہیں آ رہی تھی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے پردہ ہٹا کر دکھادی گئی تھی۔ (۴) ابن کثیر لکھتے ہیں بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ نجاشی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ اس لیے پڑھا تھا کہ وہ اپنے ملک حبشہ میں اپنا ایمان اپنی قوم سے چھپاتا تھا اور جس دن وہ فوت ہوا اس دن اس کے پاس وہاں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو اس پر نماز جنازہ پڑھتا۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جنازہ پڑھا (ایسے ہی اگر کسی پر جنازہ کی نماز نہ پڑھی گئی ہو تو پھر غائبانہ اس پر نماز پڑھنی درست ہوگی) علماء نے کہا ہے کہ غائب پر اگر اس کے شہر میں نماز جنازہ پڑھی گئی ہو تو پھر کسی دوسرے شہر میں اس پر نماز جنازہ مشروع نہیں ہے۔ اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے علاوہ کسی پر نماز جنازہ (غائبانہ) نہیں پڑھی نہ تو اہل مکہ پر اور نہ ان کے علاوہ دوسروں پر اور اسی طرح حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ وغیرہم صحابہؓ سے بھی کسی کا غائبانہ جنازہ نہیں پڑھا گیا اور ان سے یہ منقول نہیں کہ ان میں سے کسی نے اس شہر کے علاوہ جس میں اس میت پر نماز جنازہ پڑھی گئی ہو کسی پر نماز جنازہ پڑھی ہو۔ (البدایہ والنہایہ ص: ۷۸)

امام ابن عبد البرؒ نے بھی کتاب التہدید میں لکھا ہے کہ اکثر اہل علم اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص مانتے ہیں۔ نجاشی کی میت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر کر دیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مشاہدہ کیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی یا اس کا جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح بلند کر دیا گیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ظاہر کر دیا تھا۔ جب قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا۔ اسی طرح

ابن عبدالبر نے حضرت عمران بن حصینؓ کی روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نجاشی وفات پا گیا ہے اس پر نماز جنازہ پڑھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے، صفیں بنائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیرات پڑھیں اور ہم بھی گمان کرتے تھے کہ جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔ اگر غائب پر نماز جنازہ جائز ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ان اصحاب پر نماز جنازہ ضرور پڑھتے جو مدینہ سے باہر فوت ہو چکے تھے اور مسلمان بھی شرقاً و غرباً خلفاء راشدین پر نماز جنازہ پڑھتے حالانکہ کسی سے یہ منقول نہیں۔ (فتح الملہم ص: ۲۹۶ ج ۳)

باب: نماز جنازہ پڑھنے کا ثواب اور دفن تک

شریک رہنے کا ثواب

۱۵۳۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی جنازہ پڑھے اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفن سے فارغ ہونے تک انتظار کرے اس کو دو قیراط ثواب ملے گا۔ صحابہ نے پوچھا کہ یہ قیراط کیسے ہیں؟ فرمایا پہاڑ کے برابر۔

۱۵۴۰: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی نماز جنازہ پڑھے تو اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفن میں بھی شریک ہو اس کو دو قیراط ثواب ملے گا۔ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیراط کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: احد کے برابر۔

۱۵۴۱: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی جنازہ پڑھے اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفن تک شریک رہا اس کو دو قیراط ثواب ملے گا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے یہ قیراط اس احد سے بھی بڑا ہے۔

۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ صَلَّى عَلَى

جَنَازَةٍ وَ مَنْ انْتَظَرَ دَفْنَهَا

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَ مَنْ انْتَظَرَ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قَالُوا وَ مَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ

۱۵۴۰: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ ثنا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثنا سَعِيدٌ عَنْ قُتَادَةَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَ مَنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قَالَ فَسَلِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْقِيرَاطِ فَقَالَ مِثْلُ أَحَدٍ

۱۵۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارَبِيُّ عَنْ حُجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ ذَرِّ بْنِ خَبِيشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَ مَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ الْقِيرَاطُ أَكْثَرُ مِنْ أَحَدٍ هَذَا

### ۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَبِيعَةَ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلَّفَكُمْ أَوْ تَوَضَّعَ.

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَاشِمُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِنِ جَنَازَةٍ فَقَامَ وَقَالَ قُومُوا فَإِنَّ لِلْمَوْتِ فُرْعَانِ.

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السُّكْدَرِ عَنْ مَنْعُودٍ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ عَلِيٍّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ حَتَّى جَلَسَ فَجَلَسْنَا.

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَفْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى ثَنَا بَشَّارُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَبَحَ حِمَارُهُ لَمْ يَقْعُدْ حَتَّى تَوَضَّعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهُ حَبْرٌ فَقَالَ حَكِّدَا طَبْعَ بَا مُحَمَّدٍ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفِي ذَلِكَ حَالُهُمْ.

### بَابُ: جَنَازَهُ كِي وَجِهَ سَ كَهْرَ هُو جَانَا

۱۵۴۲: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لئے کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے آگے نکل جائے یا زمین پر رکھ دیا جائے۔

۱۵۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک جنازہ گزرا آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اس لئے کہ موت کی گھبراہٹ ہوتی ہے۔

۱۵۴۴: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ جنازے کی وجہ سے کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ بیٹھ گئے تو ہم بھی بیٹھ گئے۔

۱۵۴۵: حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازہ میں تشریف لے جاتے تو لحد میں رکھے جانے تک نہ بیٹھتے۔ پھر ایک یہودی عالم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے محمد! ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا: یہودی کی مخالفت کرو۔

تذکرہ شریف: یہ روایتیں اس لئے نقل کی گئی ہیں کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ چلا اور صرف نماز میں شرکت کر کے واپس آیا وہ بدعت الیہ قیام کے لئے اس وقت تک نہیں رہتا جب تک کہ قیام کا مستحق ہوگا۔ قیام رائج قول کے مطابق ہے جو ہر مرد و عورت کے لئے ہے۔ چنانچہ ان زمانہ میں مزدوروں و ان کے کام کی اجرت قیام کے حساب سے دی جاتی تھی اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی اس موقع پر قیام کا لفظ بولا اور یہ بھی واضح فرمادیا کہ اس کو دینار یا قیام (جو ہم نے بارہواں حصہ کے لئے لیا ہے) دینا جائز ہے۔ یہ تو اب آخرت کا قیام ہوگا جو دنیا کے قیام کے مقابلہ میں اتنا بڑا ہوگا جتنا احد پیرا اس کے مقابلہ میں۔ اور عظیم الشان ہے۔ اسی لئے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی

واضح فرمادیا کہ اس عمل پر یہ عظیم ثواب بہت ہی ملے گا جبکہ یہ عمل ایمان و یقین کی بنیاد پر اور ثواب ہی کی نیت سے کیا گیا ہو یعنی اس عمل کا اصل محرک اللہ و رسول (ﷺ) کی باتوں پر ایمان و یقین اور آخرت کے ثواب کی امید ہو۔ پس اگر کوئی شخص صرف تعلق اور رشتہ داری کے خیال سے یا میت کے گھر والوں کا جی خوش کرنے ہی کی نیت سے یا ایسے ہی کسی دوسرے مقصد سے جنازہ کے ساتھ گیا اور نماز جنازہ اور دفن میں شریک ہوا اللہ و رسول (ﷺ) کا حکم اور آخرت کا ثواب اس کے پیش نظر تھا ہی نہیں تو وہ اس عظیم ثواب کا مستحق نہ ہوگا۔ حدیث کے الفاظ ایماناً و احساناً کا مطلب یہی ہے۔

### باب: قبرستان میں جانے کی دعا

۱۵۳۶: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبیؐ کو نہ پایا پھر دیکھا کہ آپؐ بقیع میں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ)) تم پر سلامتی ہو اے ایمان داروں کے گھر والو! تم ہمارے پیش خیمہ ہو اور ہم تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ ہمیں انکے اجر سے محروم نہ فرمائیے اور ان کے بعد آزمائش میں نہ ڈالئے۔

۱۵۳۷: حضرت بريدة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان کی طرف نکلیں تو یوں کہیں: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ)) "سلام ہو تم پر اے گھر والو! اہل اسلام اور اہل ایمان میں سے اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں۔"

### باب: قبرستان میں بیٹھنا

۱۵۳۸: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف (منہ کر کے) بیٹھے۔

۱۵۳۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے جب قبر کے پاس پہنچے تو آپ صلی

### ۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُقَالُ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُهُ (تَغْيِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَأَنَا بِكُمْ لَا أَحْقُونَ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ.

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ بْنُ آدَمَ ثَنَا أَحْمَدُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُقْلَمَةَ بْنِ مُرَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْلَمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ كَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا أَحْقُونَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ.

### ۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ فِي الْمَقَابِرِ

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَادَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَقَعَدَ جِوَالِبُ الْقَبْلَةِ.

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَادَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي

جَنَازَةً فَأَتَتْهُنَا إِلَى الْقَبْرِ فَجَلَسَ كَأَنَّهُ عَلَى رُؤُسِنَا الطَّيْرِ  
 اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔

### باب: میت کو قبر میں داخل کرنا

۱۵۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں داخل کرتے تو (اس موقع پر) کہتے: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ)).

دوسری روایت میں ہے:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ)).

ایک اور روایت میں ہے:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ)).

۱۵۵۱: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سر کی جانب سے قبر میں داخل کیا اور ان کی قبر پر پانی چھڑکا۔

۱۵۵۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ کی طرف سے لیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک قبلہ کی طرف کیا گیا۔

۱۵۵۳: حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں میں ابن عمر کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا۔ جب انہوں نے اس کو قبر میں رکھا تو کہا: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ)). جب لحد کی اینٹیں برابر کرنے لگے۔ تو کہا:

((اللّٰهُمَّ اجْرِهَا مِنَ الشَّيْطَانِ)) ((اے اللہ! اسے

شیطان سے اور قبر کے عذاب سے بچا دیجئے۔ اے اللہ! زمین کو اس کی پسلیوں سے جدا رکھئے) کہیں زمین مل کر انہی

### ۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي ادْخَالِ الْمَيِّتِ الْقَبْرَ

۱۵۵۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ

ثَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ

ثَنَا الْحُجَّاجُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

إِذَا ادْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ

اللّٰهِ وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ مَرَّةً إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي لَحْدِهِ قَالَ

بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ هِشَامُ فِي حَدِيثِهِ

بِسْمِ اللّٰهِ وَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ.

۱۵۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ ثَنَا عَبْدُ

الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ ثَنَا مَيْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَعْدَ وَ رَشَّ عَلَى قَبْرِهِ مَاءً.

۱۵۵۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ

عُمَرَوِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُوْلَ

اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ مِنْ قَبْلِ الْقَبْلَةِ وَ اسْتَقْبَلَ اسْتِقْبَالًا (وَ اسْتَلَّ

اسْتِلَالًا).

۱۵۵۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

الْكَلْبِيُّ ثَنَا إِدْرِيسُ الْأَوْدِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ

حَضَرْتُ ابْنَ رَضِيٍّ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عُمَرُ فِي جَنَازَةٍ فَلَمَّا

وَضَعَهَا فِي اللَّحْدِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ عَلٰی

مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا أَخَذَ فِي تَسْوِيَةِ

النَّسِ عَلَى اللَّحْدِ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْرِهَا مِنَ الشَّيْطَانِ وَ مِنَ

عَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ جَانِ الْأَرْضِ عَنْ جَنْبَيْهَا وَ صَعْدِ

رُوحَهَا وَلَقَّهَا مِنْكَ رَضْوَانًا قُلْتُ يَا بْنَ غَمْرٍ أَشَىءَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ قُلْتُهُ بِرَأْيِكَ قَالَ أِنِّي إِذَا لَقَادَرْتُ عَلَى الْقَوْلِ بَلْ شَىءَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

پسلیاں توڑ دے) اور اسکی روح کو اوپر اٹھا لیجئے اور اسکو اپنی رضا سے نواز دیجئے۔ میں نے عرض کیا اے ابن عمر! آپ نے یہ رسول اللہ سے سنایا خود اپنی رائے سے پڑھا؟ فرمانے لگے پھر تو مجھے سب کچھ کہنے کا اختیار ہونا چاہئے (حالانکہ ایسا نہیں ہے) بلکہ میں نے یہ رسول اللہ سے سنا۔

**☆ خلاصۃ الباب** میت کو قبر میں قبلہ کی طرف سے اتارا جائے یا پائنتی کی طرف سے؟ اس کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں، دونوں جائز ہیں۔ البتہ ان میں سے افضل کونسی صورت ہے؟ اس کی بابت میں اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک جانب قبلہ سے اتارنا افضل ہے یعنی سریر جنازہ کو قبر کے قبلہ کی طرف رکھا جائے پھر قبلہ ہی کی جانب سے اٹھا کر لحد میں اتارا جائے اس صورت میں اتارنے والا بھی پکڑنے کی حالت میں قبلہ کی طرف ہوگا۔ حضرت علی، محمد بن الحنفیہ، اسحق بن راہویہ، ابراہیم نخعی اور امام مالک کے بہت سے اصحاب اسی کے قائل ہیں۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک پائنتی کی طرف اتارنا افضل ہے۔ جس کو تسل کہتے ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ تسل کہتے ہیں کہ کسی چیز میں سے آہستہ آہستہ نکالنا اور یہاں اس سے مراد میت کو جنازہ سے قبر کی طرف نکالنا ہے۔ شیخ الاسلام کی مبسوط میں اور فتاویٰ کی قاضی خاں و خلاصہ میں اس کی صورت یہ لکھی ہے: سریر میت کو قبر پر اس طرح رکھے کہ میت کا سر قبر کے موضع قد میں کے بالمقابل ہو جائے پھر دوسرا شخص قبر میں داخل ہو کر اول میت کا سر پکڑ کے اس کو قبر میں داخل کرے پھر اسی طرح آہستگی کے ساتھ پورے کو کھینچ لے۔ حدیث باب امام شافعی اور امام احمد کے مذہب کی دلیل ہیں۔ احناف کی دلیل امام ابو داؤد نے مراسل میں ابراہیم نخعی سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں قبلہ کی جانب سے اتارا گیا تھا اور تسل نہیں کیا گیا۔ اسی طرح ابن عدی الکامل میں اور امام بیہقی نے سنن میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ حدیث: ۱۵۵۲ بھی احناف کی دلیل ہے۔ باقی عطیہ بن سعد عوفی ضعیف ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری نے صحیح میں اور امام ابو داؤد اور قدوری نے ان سے روایت کی ہے اور یہ عمدوق ہے اگرچہ چوک جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی احناف کے پاس دلائل ہیں۔

باب: لحد کا اولیٰ ہونا

۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ اللَّحْدِ

۱۵۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لحد (بخلی قبر) ہمارے لئے ہے اور صندوق قبر اوروں کے لئے ہے۔

۱۵۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلَمٍ الرَّازِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لغيرِنَا.

۱۵۵۵: حضرت جریر بن عبد اللہ بخلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لحد ہمارے لئے ہے اور درمیان قبر اوروں کے لئے ہے۔

۱۵۵۵: حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ زَادَانَ عَنْ جُرَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لغيرِنَا.



۱۵۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
 بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ  
 عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ أَنَّهُ قَالَ الْجِدُّوَالِي لِحَدَا وَانْصِبُوا  
 عَلَى اللَّبَنِ نَضْبًا لَمَّا فَعَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ .  
 ۱۵۵۶: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا  
 کہ میرے لئے لحد بنانا اور کچی اینٹوں سے اس کو بند کر  
 دینا۔ جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا  
 گیا۔

☆ خلاصہ الباب: لحد: بغلی قبر کو کہتے ہیں اور شق صندوقی قبر کو کہتے ہیں جو بعض علاقوں میں بہت معروف ہے۔ لحد اس  
 لیے اولیٰ ہے کہ اس میں مردے پر مٹی نہیں گرتی جو ادب کا تقاضا ہے۔

#### ۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّقِ

#### باب: شق (صندوقی قبر)

۱۵۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ  
 ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي خَمِيذَةُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
 مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلٌ يُلْحِدُوا آخِرَ يَضْرُحٍ فَقَالُوا  
 نَسْتَحْيِرُ رَبَّنَا وَنُبْعَثُ إِلَيْهِمَا فَأَيُّهُمَا سَبَقَ تَرْكُهَا فَارْتَبِلَ  
 إِلَيْهِمَا فَسَبَقَ صَاحِبُ اللَّحْدِ فَلْيَحْدُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ .  
 ۱۵۵۷: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ جب نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا مدینہ میں ایک صاحب لحد  
 بناتے تھے اور دوسرے صاحب صندوقی قبر۔ تو صحابہ نے  
 کہا ہم اپنے رب سے استخارہ کرتے ہیں اور دونوں کی  
 طرف آدمی بھیجتے ہیں سو جو پہلے آیا ہم اسے موقع دیں  
 گے تو لحد بنانے والے صاحب پہلے آئے اور آپ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے لئے لحد بنائی۔

۱۵۵۸: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ بْنِ غَبِيَّةَ بْنِ زَيْدٍ غَبِيَّةُ بْنُ  
 طَفِيلٍ الشُّقْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ ثَنَا  
 ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 اخْتَلَفُوا فِي اللَّحْدِ وَالشَّقِ حَتَّى تَكَلَّمُوا فِي ذَلِكَ  
 وَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَضْجَبُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا  
 فَارْسلُوا إِلَى الشَّقَاقِ وَاللَّحْدِ جَمِيعًا فَجَاءَ اللَّاحِدُ فَلْيَحْدِ  
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دُفِنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ .  
 ۱۵۵۸: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب نبی ﷺ کا  
 وصال ہوا تو صحابہ میں اختلاف ہوا کہ لحد بنائیں یا  
 صندوقی قبر اس بارے میں گفتگو کے دوران آوازیں  
 بلند ہو گئیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا نبی ﷺ کے پاس شور  
 نہ کرو نہ زندگی میں نہ وفات کے بعد یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔  
 آخر لوگوں نے لحد بنانے والے اور صندوقی قبر بنانے  
 والے دونوں کی طرف آدمی بھیجا تو لحد بنانے والے  
 صاحب (پہلے) آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 لئے لحد بنائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا۔

#### ۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَفْرِ الْقَبْرِ

#### باب: قبر گہری کھودنا

۱۵۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ  
 ثَنَا مُوَالِي بْنُ غَبِيَّةَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ  
 ۱۵۵۹: حضرت اورع سلمیٰ فرماتے ہیں کہ میں ایک  
 رات نبی کی چوکیداری کیلئے آیا تو ایک صاحب کی قرأت

الْأَذْرَعُ السُّلَمِيَّ قَالَ جَثَّ لَيْلَةً أَخْرَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَجُلٌ قَرَأَ تَهْ غَالِيَةً فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا مُرَاءٍ قَالَ لَمَاتَ بِالْمَدِينَةِ فَمَرَّ غَوَا مِنْ جَهَازَةٍ فَحَمَلُوا نَعْلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَفُقُوا بِهِ رَفَقَ اللَّهُ بِهِ إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ وَحَفَرَ حُفْرَتَهُ فَقَالَ أَوْسَعُوا لَهُ أَوْسَعَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَقَدْ حَزَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ اجْلُ إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

بہت اونچی تھی۔ نبی باہر آئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ ریاکار ہے۔ کہتے ہیں کہ پھر انکا مدینہ میں انتقال ہوا لوگوں نے انکا جنازہ تیار کر کے انکی نعش کو اٹھایا تو نبی نے فرمایا: اسکے ساتھ نرمی کرو اللہ بھی اسکے ساتھ نرمی فرمائے یہ اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا تھا کہتے کہ انکی قبر کھودی گئی تو آپ نے فرمایا: اسکی قبر کشادہ کرو اللہ تعالیٰ اس پر کشادگی فرمائے تو ایک صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو انکے انتقال پر افسوس ہے؟ فرمایا: جی! کیونکہ وہ اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا تھا۔

۱۵۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مَرْوَانُ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي الدُّهْمَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْفِرُوا وَأَوْسَعُوا وَاحْسِنُوا.

۱۵۶۰: حضرت ہشام بن عامر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر خوب کھودو کشادہ رکھو اور اچھی بناؤ۔

### باب: قبر پر نشانی رکھنا

۱۵۶۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ نُبَيْطٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَغْلَمَ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مِظْعُونٍ بِصَخْرَةٍ.

۱۵۶۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر نشانی کے طور پر ایک پتھر لگایا۔

**خلاصہ انبیا:** ☆ قبر کے سر ہانے نشانی کے لیے پتھر لگا دینا سنت ہے۔ قبر کو بہت بلند کرنا اس پر گنبد بنانا، سیمنٹ سے پختہ کرنا اس پر چراغ جلانا، چادر چڑھانا، صندوق چڑھانا یہ سب بدعت کی رمیں ہیں۔ اس سے بعض امور کی ممانعت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ قبر کو ایک بالشت سے زیادہ بلند کرنا حدیث میں ناجائز کہا گیا ہے۔ مسلم شریف اور مسند احمد اور اصحاب سنن نے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور فرمایا کہ کوئی مورت نہ دیکھیں اس کو منادیں اور جو قبر اونچی دیکھیں اس کو زمین کے برابر کر دیں۔ امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور کنکر ڈالے اور ایک بالشت ان کو اونچا کیا۔ علما فرماتے ہیں کہ اونچی قبروں کا انکار کرنا اور ان کو پست کرنا واجب ہے۔

۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبِنَاءِ عَلَى

الْقُبُورِ وَتَجْصِصِهَا وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا

۱۵۶۲: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَا تَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَجْصِصِ الْقُبُورِ .

۱۵۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ تَنَا خَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوسَى عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُكْتَبَ عَلَى الْقَبْرِ شَيْءٌ .

۱۵۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ تَنَا وَهْبُ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ جَابِرٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مَخِيمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُنَى عَلَى الْقَبْرِ .

باب: قبر پر عمارت بنانا اس کو پختہ بنانا

اس پر کتبہ لگانا ممنوع ہے

۱۵۶۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے سے منع فرمایا۔

۱۵۶۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر کچھ بھی لکھنے سے منع فرمایا۔

۱۵۶۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر، چر عمارت بنانے سے منع فرمایا۔

☆ خلاصہ الباب: عمارت بنانے یعنی پختہ بنانے سے منع کیا لیکن کچی مٹی کا لپ دینا جائز ہے۔ اسی طرح حسن بصری سے نقل کیا گیا اور فتاویٰ کی کتب میں ہے کہ قبروں پر مٹی کا لپ جائز ہے کوئی قباحہ نہیں۔

۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَثِّ التُّرَابِ فِي الْقَبْرِ

۱۵۶۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ ابْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ تَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ تَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُلْثُومٍ تَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ ثُمَّ أَتَى قَبْرَ الْمَيِّتِ فَحَثَّى عَلَيْهِ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا .

۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ

عَلَى الْقُبُورِ وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا

۱۵۶۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ شَهِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَجْلِسُ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ تُحْرِقُهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ .

۱۵۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ تَنَا

باب: قبر پر مٹی ڈالنا

۱۵۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑھی پھر میت کی قبر پر آئے اور سر کی جانب تین لپ مٹی ڈالی۔

باب: قبروں پر چلنا اور

بیٹھنا منع ہے

۱۵۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی انکارے پر بیٹھے جو اس کو جلا دے یہ اس کے لئے قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

۱۵۶۷: حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

المُخَارِبِيُّ عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ مُرَّةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَّ أُمِّسِي عَلَى جُمُرَةٍ أَوْ سِفٍّ أَوْ أَخْصِفٍ نَعْلِي بِرَجُلِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُمِّسِي عَلَى قَبْرِ مُسْلِمٍ وَمَا بَالِي أَوْسَطَ الْقُبُورِ قَضَيْتُ حَاجَتِي أَوْ وَسَطَ السُّوقِ.

نے فرمایا: میں انگارے یا تلواریں پر چلوں یا جوتے پاؤں کے ساتھ سی لو یہ مجھے زیادہ پسند ہے کسی مسلمان کی قبر پر چلنے ہے اور میں قبروں کے درمیان یا بازار کے درمیان قضاء حاجت (پیشاب پاخانہ کرنے) میں کوئی فرق نہیں رکھتا (بلکہ جس طرح درمیان بازار میں قضاء حاجت بے شرمی اور کشفِ ستر ہے اسی طرح قبروں کے درمیان بھی اس سے معلوم ہوا کہ مردوں کو شعور ہوتا ہے)۔

☆ خلاصہ الباب: ان احادیث کے مطلب میں علماء کے دو اقوال ہیں: (۱) یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے کہ بیٹھنے سے مردوں کی تذلیل ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ سے نقل ہے کہ بیٹھنے سے مراد پانچخانہ و پیشاب کے لیے بیٹھنا ہے کہ جس طرح بازار میں پیشاب کوئی نہیں کرتا اسی طرح قبرستان میں بھی قبروں کے بیچ میں نہ کرے۔

### باب: قبرستان میں جوتے اتار لینا

۱۵۶۸: حضرت بشیر بن خصاصیہؒ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں رسول اللہؐ کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپؐ نے فرمایا: اے ابن خصاصیہ! تم اللہ کی طرف سے کس چیز کو ناپسند سمجھتے ہو حالانکہ تم اللہ کے رسول کی معیت میں چل رہے ہو؟ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول میں اللہ کی کسی بات کو ناپسند نہیں سمجھتا سب بھلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمادی ہیں تو آپ مسلمانوں کے قبرستان سے گزر رہے اور فرمایا کہ ان لوگوں نے بہت سی خیر حاصل کی پھر مشرکین کے قبرستان سے گزر رہے تو فرمایا: یہ لوگ بہت سے خیر سے پہلے آ گئے۔ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے توجہ فرمائی تو دیکھا کہ ایک صاحب جوتے پہنے قبرستان میں چل رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جوتوں والے اپنے جوتے اتار دو۔

### ۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي خَلْعِ النَّعْلَيْنِ فِي الْمَقَابِرِ

۱۵۶۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَمِيرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أُمِّسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا بَنِي الْخَصَاصِيَّةِ! مَا تَنْقُمُ عَلَى اللَّهِ أَصْبَحْتَ تُمَاشِي رَسُولَ اللَّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَنْقُمُ عَلَى اللَّهِ شَيْئًا كُلَّ خَيْرٍ قَدْ أَتَانِيهِ اللَّهُ فَمَرَّ عَلَيَّ مَقَابِرُ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَذْرَكَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا ثُمَّ مَرَّ عَلَيَّ مَقَابِرُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ سَبَقَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا قَالَ فَالْتَفَتَ فَرَأَى رَجُلًا يُمِّسِي بَيْنَ الْمَقَابِرِ فِي نَعْلَيْهِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ الشَّيْئَتَيْنِ اأَقْبِهِمَا.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ يَقُولُ حَدِيثٌ جَيِّدٌ وَ رَجُلٌ بَقِيَّةٌ.

☆ سہیلیہ: رنگے ہوئے چمڑے کے جوتے کو کہتے ہیں۔ قبروں کے درمیان جوتوں کے ساتھ چلنا کیا ہے؟ بعض علماء نے اس حدیث کی بناء پر کمرہ فرمایا ہے اور بعض حدیث مسلم کی وجہ سے جائز کہتے ہیں: ((ان الميت يسمع قرع نعالهم)) کہ میت لوگوں کی جوتیوں کی آواز سنتی ہے۔ بعض فرماتے ہیں اس حدیث میں کراہت تنزیہی کا ذکر ہے۔

## ۴۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

## پاب: زیارت قبور

۱۵۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمْ الْآخِرَةَ.

۱۵۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔

۱۵۷۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثنا رَوْحُ ثَنَا بَسْطَامُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الثَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ.

۱۵۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت میں رخصت دی۔

۱۵۷۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ هَانِئٍ عَنْ مُسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَاعِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُزْهِدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ.

۱۵۷۱: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا تو اب قبروں کی زیارت کر سکتے ہو کیونکہ اس سے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی یاد حاصل ہوتی ہے۔

☆ خلاصہ الباب: جاہلیت کا زمانہ قریب ہونے کی وجہ سے قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ جب ایمان دلوں میں راسخ ہو گیا۔ صحابہؓ سے شرک کا خوف نہ رہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دیدی اور فرمایا: کہ اول تم لوگوں کو منع کیا تھا زیارت قبور سے تو اب ان کی زیارت کرو کیونکہ اس سے آخرت یاد آتی ہے۔

## ۴۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ قُبُورِ الْمُشْرِكِينَ

## پاب: مشرکوں کی قبروں کی زیارت

۱۵۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْدٍ ثنا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَابْكَى مِنْ حَوْلِهِ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي لِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يَأْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأْذَنْ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمْ الْمَوْتَ.

۱۵۷۲: ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی تو روئے اور پاس والوں کو بھی رُلا دیا اور فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے والدہ کیلئے بخشش طلب کرنے کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ دی اور میں نے اپنے رب سے والدہ کی قبر کی زیارت کیلئے اجازت چاہی تو اجازت دے دی سو تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیا یہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہیں۔

۱۵۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْبُخْتَرِيِّ الْوَاسِطِيُّ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى

۱۵۷۳: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے صاحب نبیؐ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد صلہ رحمی کرتے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي كَانَ يُصَلُّ الرُّحْمَ وَكَانَ فَائِنَ هُوَ قَالَ فِي النَّارِ قَالَ فَكَانَتْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَائِنَ أَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِشْمًا مَرَزَتْ بِقَبْرِ مُشْرِكٍ فَبَشَرُهُ بِالنَّارِ قَالَ فَاسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ بَعْدَ وَقَالَ لَقَدْ كَلَّفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْنَمًا مَرَزَتْ بِقَبْرِ كَافِرٍ إِلَّا بَشَرْتُهُ بِالنَّارِ.

تھے اور ایسے ایسے تھے (بھلائیاں گنوائیں) بتائیے وہ کہاں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: دوزخ میں۔ راوی کہتے ہیں شاید ان کو اس سے رنج ہوا۔ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! تو آپ کے والد کہاں ہیں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا: جہاں بھی تم کسی مشرک کی قبر سے گزرو تو اسکو دوزخ کی خوشخبری دیدو کہ وہ صاحب بعد میں اسلام لے آئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہؐ نے مجھے مشکل کام دیدیا میں جس کافر کی قبر کے پاس سے گزرتا ہوں اس کو دوزخ کی خوشخبری ضرور دیتا ہوں۔

☆ خلاصۃ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لطیف انداز میں اعرابی کو جواب دیا جو اس نے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ کہاں ہیں یعنی میرے والد بھی دوزخ میں ہیں۔ تمام علماء کا اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین اور ام بزرگوار جناب ابوطالب کفر پر فوت ہوئے ہیں۔ ابوطالب کے بارے میں صحیح احادیث میں وارد ہوا ہے کہ ان پر بہت بڑا عذاب ہے کہ ان کو آگ کی جوتیاں پہنائی گئی ہیں جس سے ان کا دماغ جوش مارتا ہے۔ اعدائے اللہ من الکفر۔ شرک و کفر بہت تباہی کی چیز ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ بھی کام نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ بہت بے نیاز ہے کہ جو قانون بنا دیا اس میں سب چھوٹے بڑے برابر ہیں۔

باب: عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت کرنا منع ہے

۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ زِيَارَةِ النِّسَاءِ الْقُبُورِ

۱۵۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ بَشْرٍ قَالَا ثنا قَبِيصَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عُثَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا الْفَرِيَابِيُّ وَقَبِيصَةُ كُتْلَهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ.

۱۵۷۴: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

۱۵۷۵: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَّادَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ

۱۵۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

۱۵۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ أَبُو نَصْرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَالِبٍ ثَنَا أَبُو غَوَانَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ

۱۵۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر جانے والی

عن أبيه عن أبي هريرة قال لعن رسول الله ﷺ زوارب القبور. عورتوں پر لعنت فرمائی۔

☆ خلاصہ الباب ان احادیث میں قبور کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے اس لیے کہ عورتیں نوحہ کرتی ہیں اور قبروں پر جا کر خلاف شریعت بول کہتی ہیں اور دوسری حدیث میں عام اجازت ہے تو جو عورت عقیدہ کی پختہ ہو قبرستان جا کر وہی تباہی نہ کہے اُس کو اجازت ہے جیسا کہ ام المؤمنین سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اجازت مرحمت ہوئی تھی۔

### باب: عورتوں کا جنازہ میں جانا

۱۵۷۷: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں جنازوں میں شرکت سے منع کر دیا گیا اور ہمیں (شریک نہ ہونے کا) لازمی حکم نہیں دیا گیا۔

۱۵۷۸: حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ باہر تشریف لائے تو دیکھا کچھ عورتیں بیٹھی ہیں۔ فرمایا: کیوں بیٹھی ہو؟ عرض کرنے لگیں: جنازے کے انتظار میں۔ فرمایا: کیا تم (شرعاً) غسل دے سکتی ہو؟ کہنے لگیں: نہیں۔ فرمایا: جنازہ اٹھا سکتی ہو۔ عرض کرنے لگیں: نہیں۔ فرمایا کیا تم میت کو قبر میں داخل کرنے والوں میں ہوگی؟ کہنے لگیں: نہیں۔ فرمایا: پھر واپس ہو جاؤ گناہ کا بوجھ لے کر ثواب کے بغیر۔

### باب: نوحہ کی ممانعت

۱۵۷۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ: ((وَلَا يَغْصِيَنَّكَ فِي مَغْرُوفٍ)) ”کہ عورتیں نیک کام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں“ سے مراد نوحہ کرنا ہے۔

۱۵۸۰: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حمص میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔

۱۵۸۱: حضرت ابو مالک اشعریؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نوحہ کرنا

### ۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ

۱۵۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ نَهَيْتُنَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

۱۵۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثنا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ ثنا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ دِينَارِ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ الْحَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا نِسْوَةٌ جُلُوسٌ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قُلْنَ نَنْتَظِرُ الْجَنَازَةَ قَالَ هَلْ تَغْسِلُنَّ؟ قُلْنَ لَا قَالَ هَلْ تَحْمِلُنَّ قُلْنَ لَا قَالَ هَلْ تُدَلِّلُنَّ فِيمَنْ يُدَلِّي قُلْنَ لَا قَالَ فَارْجِعْنَ مَا زُوْرَاتٍ غَيْرَ مَا زُوْرَاتٍ.

### ۵۱: بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّيَاحَةِ

۱۵۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى الصُّخْبَاءِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((وَلَا يَغْصِيَنَّكَ فِي مَغْرُوفٍ)) [المتحفة: ۱۲] قَالَ النَّوْحُ.

۱۵۸۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ ثنا جَرِيرٌ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ خُطِبَ مُعَاوِيَةُ بِحَمْصٍ فَلَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ النَّوْحِ.

۱۵۸۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْغُبَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ

ابن معین عن أبي معاذ عن أبي مالك الأشعري قال قال رسول الله ﷺ النياحة من أمر الجاهلية وإن النياحة إذا ماتت ولم تنب قطع الله لها ثاباً من قطران ودرعاً من لهب النار.

۱۵۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ التَّمَامِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النياحة على الميت من أمر الجاهلية فإن النياحة إن لم تنب قبل أن تموت فإنها تبع يوم القيامة عليها سرايل من قطران ثم يغلى عليها بدرع من لهب النار.

۱۵۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُتَبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا آتَةٌ.

جاہلیت کا کام ہے اور نوحہ کرنے والی جب توبہ کے بغیر مرے تو اللہ تعالیٰ اسکو تارکول کا لباس اور دوزخ کے شعلوں کا گرتہ پہنائیں گے۔

۱۵۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت پر نوحہ کرنا جاہلیت کا کام ہے اور نوحہ کرنے والی جب توبہ سے قبل مر جائے تو اسے روز قیامت تارکول کے لباس میں اٹھایا جائے گا پھر اس پر دوزخ کے شعلوں کا گرتہ پہنایا جائے گا۔

۱۵۸۳: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت ہو۔

☆ خلاصہ الباب نوحہ اور نیاحت کہتے ہیں میت پر چلا کر رونے کو اور اونچی آواز سے اس کے مناقب و مفاخر بیان کرنے کو۔ اس پر بہت شدید وعیدیں آئی ہیں۔ بے اختیار بغیر آواز کے رونا منع نہیں۔ حدیث ۱۵۸۲ میں نوحہ کرنے والی عورت جو بغیر توبہ کیے مر جائے تو اس کو یہ عذاب دیا جائے گا اور جب عورت کو جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا ہے تو ناچنا اور گانا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

باب: چہرہ پیٹنے اور گریبان

پھاڑنے کی ممانعت

۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ

الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ

۱۵۸۴: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو گریبان چاک کرے چہرہ پیٹے اور جاہلیت کی سی باتیں کرے۔ (یعنی واویلا کرے)۔

۱۵۸۵: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ نوچنے والی

۱۵۸۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ مَسْرُوقٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ وَضَرَبَ الْخُدُودَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.

۱۵۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ الْمُحَارِبِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ كَرَامَةَ قَالَا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ



جابر عن مگحول والقاسم عن ابی امامة ان رسول الله ﷺ لعن الخامسة وجهها والشاقة جنيها والداعية بالويل والشور.

گر بیان چاک کرنے والی اور ہائے تباہی ہائے ہلاکت پکارنے والی (عورتوں اور مردوں) پر لعنت فرمائی۔

۱۵۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي الْحُمَيْسِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَخْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ وَابْنِ بُرْدَةَ قَالَا لَمَّا ثَقُلَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ تَصْنِجُ بِرَثَةٍ فَافَاقَ فَقَالَ لَهَا أَوْ مَا عَلِمْتَ ابْنِي بِرِيٍّ مِمَّنْ بَرِيٌّ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ تُخَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرِيٌّ مِمَّنْ خَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ.

۱۵۸۶: حضرت عبدالرحمن بن یزید اور ابو بردہ فرماتے ہیں کہ جب ابو موسیٰ بیمار ہوئے تو ان کی اہلیہ ام عبداللہ نے رونے چلانے لگے۔ جب کچھ ہوش آیا تو فرمانے لگے تمہیں معلوم نہیں کہ جس سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بری ہیں میں بھی اس سے بری ہوں اور وہ ان کو یہ حدیث سنایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سرمنڈانے والے رورو کر چلانے والے اور کپڑے پھاڑنے والے سے بیزار ہوں۔

☆ خلاصۃ السباب جالبیت کے دور کی رسموں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مٹانے آئے تھے۔ بہت سخت وعید سنائی اس آدمی کو جو کسی کے مرنے پر گریبان پھاڑے سرمنڈائے اور چلا کر روئے۔ آج کل ہندوں میں یہ رسم ہے کہ میت کی بیوی کو بھی جلا (ستی کر) دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مشرکانہ جالبیت کی رسموں سے بچائے۔ (علوی)

آج کل مسلمانوں میں بھی یہ بد رسومات یعنی ہندوؤں سے نہیں تو ان سے مستعار ضرور لی گئی ہیں اور رواج پا رہی ہیں کہ شوہر کے مرجانے پر اس کی بیوی چاہے جوان ہی ہو اس کی دوسری شادی کرنے کو معیوب سمجھا جاتا ہے اور ایسی عورت کو معاشرے میں طعن و طنز کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ ہم مسلمانوں کو سوچنا چاہیے کہ یہ بھی تو جاہلانہ رسومات ہی کی پیروی ہے۔ (ابوسعاد)

### باب: میت پر رونے کا بیان

۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۵۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى عُمَرَ امْرَأَةً فَصَاحَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ دُعُهَا يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالنَّفْسَ مُصَابَةٌ وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ.

۱۵۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو (روتے) دیکھ کر پکارا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر اس کو چھوڑ کیونکہ آنکھ روتی ہے دل مصیبت زدہ اور (صدمہ کا) وقت قریب ہے۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا غَفَّانُ عَنْ حَمَّادٍ

بْنِ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَزْرَقِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ بِخَوْبِهِ.

۱۵۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنُ لِبْعِضِ بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ أَنْ يَأْتِيَهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أُعْطِيَ وَكُلَّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَضَيُّرُوا لَتَحْتَسِبَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ وَمَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبِي بْنُ كَعْبٍ وَغِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ) فَلَمَّا دَخَلْنَا نَازِلِي الصَّبِيِّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوحُهُ تَفْلُقُ فِي صُلْبِهِ قَالَ حَسْبُهُ قَالَ كَانَتْهَا شَنَّةٌ قَالَ فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ غِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الرَّحْمَةُ الَّتِي جَعَلَهَا اللَّهُ فِي بَنِي آدَمَ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ.

۱۵۸۸: حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے ایک نواسے کا انتقال ہونے لگا تو صاحبزادی صاحبہؓ نے نبیؐ کو کہلا بھیجا آپ نے جواب میں کہلا بھیجا اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے عطا فرمایا اور ہر چیز کا اللہ کے ہاں ایک وقت مقرر ہے۔ لہذا صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو تو صاحبزادی نے دوبارہ آپؐ کو بلا بھیجا اور قسم (بھی) دی۔ رسول اللہ کھڑے ہوئے۔ میں معاذ بن جبلؓ ابی بن کعبؓ اور عبادہ بن صامتؓ (رضی اللہ عنہم) ساتھ ہوئے جب ہم اندر گئے تو گھروالوں نے بچہ رسول اللہؐ کو دیا جبکہ اس کی روح سینے میں پھڑک رہی تھی۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ بھی کہا پرانی مشک کی مانند (جیسے اس میں پانی ہلتا ہے اسی طرح روح سینہ میں حرکت کر رہی تھی) تو رسول اللہؐ رونے لگے۔ عبادہ بن صامتؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیا؟ فرمایا: وہ رحمت جو اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدمؑ میں رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر ہی خصوصی رحمت فرماتے ہیں۔

۱۵۸۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ خَيْثَمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَتْ لَمَّا تُوفِّيَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمُ بَكِيُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْمُغْزِي (إِمَّا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَإِمَّا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنْتَ أَحَقُّ مِنْ عَظَمِ اللَّهِ حَقُّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ مَا يُسْخَطُ الرَّبَّ لَوْلَا أَنَّهُ وَعْدٌ صَادِقٌ وَمَوْعُودٌ جَامِعٌ وَأَنَّ الْآخِرَ تَابِعٌ لِلْأَوَّلِ

۱۵۸۹: حضرت اسماء بنت یزیدؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ کے صاحبزادے ابراہیمؓ کا انتقال ہوا تو رسول اللہؐ رونے لگے تو تعزیت کرنے والے (ابوبکر یا عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: آپؐ سب سے زیادہ اللہ کے حق کو بڑا جاننے والے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: آنکھ برس رہی ہے دل غمزدہ ہے اور ہم ایسی بات نہیں کہیں گے جو پروردگار کی ناراضگی کا باعث ہو اگر یہ سچا وعدہ نہ ہوتا۔ اس وعدہ میں سب ملنے والے نہ ہوتے اور بعد والے پہلے والے کے تابع

نہ ہوتے۔ اے ابراہیم ہمیں اب جتنا رنج ہے اس سے کہیں زیادہ رنج ہوتا اور ہم اب بھی تمہاری جدائی پر رنجیدہ ہیں۔

۱۵۹۰: حضرت حمزہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ آپ کا بھائی مارا گیا۔ تو کہنے لگیں اللہ اس پر رحمت فرمائے: ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ لوگوں نے کہا: آپ کا خاوند مارا گیا۔ کہنے لگیں: ہائے افسوس! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کو خاوند سے جو تعلق ہے وہ کسی سے نہیں ہوتا۔

۱۵۹۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ قبیلہ عبدالاشہل کی کچھ عورتوں کے پاس سے گزرے جو اپنے اُحد کی لڑائی میں مارے جانے والوں پر رو رہی تھیں۔ تو رسول اللہ نے فرمایا: حمزہ پر رونے والی کوئی بھی نہیں؟ تو انہی عورتیں آئیں اور حضرت حمزہؓ پر رونے لگیں۔ رسول اللہ بیدار ہوئے نو فرمایا: ان کا پاس ہوا بھی تک واپس نہیں گئیں ان سے کہو کہ چلی جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے پر نہ روئیں۔

۱۵۹۲: حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔

لَوْ جَدْنَا عَلَيْكَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَفْضَلَ مِمَّا وَجَدْنَا وَإِنَّا بِكَ لَمُخْزُونَ.

۱۵۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَوِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمْزَةَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ قَبِيلَ لَهَا قُتِلَ أَخُوكَ فَقَالَتْ رَحِمَهُ اللَّهُ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ قَالُوا قَتَلَ زَوْجَكَ قَالَتْ وَحُزْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلزَّوْجِ مِنَ الْمَرْأَةِ لَشُعْبَةً مَا هِيَ لِشَيْءٍ.

۱۵۹۱: حَدَّثَنَا هُرُوثُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنَّنَا أَنَسُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِنِسَاءٍ عَبْدِ الْأَشْهَلِ يَبْكِينَ هَلْكَاهُنَّ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِنَّ حَمْزَةَ لَا يُوَاكِي لَه فَجَاءَ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ يَبْكِينَ حَمْزَةَ فَاسْتَقِظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ وَيَحْهُنَّ! مَا أَنْقَلِسَ بَعْدَ مُرُوءَهُنَّ فَلْيَنْقَلِبْنَ وَلَا يَبْكِينَ عَلَى هَالِكٍ بَعْدَ الْيَوْمِ.

۱۵۹۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَوَائِي.

☆ خلاصہ الباب ۱۵۸۷ میں عورت کو منع اس لیے کیا کہ اونچی آواز سے روتی ہوگی اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کیا لیکن یہ نوحہ نہیں تھا۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! جانے دو کیونکہ صرف رونا منع نہیں ہے۔ تازہ تازہ صدمہ ہے دل پر اثر بہت ہوتا ہے اور آدمی کو رونا آتا ہے۔ اس باب کی حدیث ۱۵۸۸ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دلی رنج اور صرف رونا شریعت کے خلاف نہیں بلکہ دل کی نرمی اور مزاج کی میاں روی کی نشانی ہے جس شخص کو ایسے موقع پر بھی رونا نہ آئے تو دل کے سخت ہونے کی علامت ہوتی ہے۔ باقی آیات اللہ کی شان ہی اور ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت غالب ہے تو بیٹے کے مرنے پر بجائے رونے کے مسکراتے ہیں۔ یہ غلبہ حال ہے۔ بزرگان دین پر طعن کرنے سے بچنا چاہیے۔ حدیث ۱۵۸۹ سے ثابت ہوا کہ دنیا ایک سرائے ہے کوئی پہلے چلا گیا اور کوئی بعد میں جا رہا ہے۔ اس لیے کسی کی وفات پر حد سے زیادہ رنج کرنا دانشمندی کے خلاف ہے۔ اس لیے کہ قلیل ہی مدت کے بعد عالم برزخ یا آخرت میں ملاقات ہو جائیگی۔



جو وصیت نہ کرے اور نہ ہی نوحہ کو پسند کرتا ہے تو اس پر عذاب نہیں ہوتا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح منقول ہے۔

### باب: مصیبت پر صبر کرنا

۱۵۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صبر تو صدمہ کی ابتداء میں ہوتا ہے۔

۱۵۹۷: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے اگر صدمہ کے شروع میں تو صبر اور ثواب کی امید رکھے تو میں (تیرے لئے) جنت کے علاوہ اور کسی بدلہ کو پسند نہ کروں گا۔

۱۵۹۸: حضرت ابوسلمہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا کہ جس مسلمان پر بھی مصیبت آئے پھر وہ گھبراہٹ میں اللہ کا حکم پورا کرے یعنی یہ کہے کہ: ((اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.....)) "اے اللہ! میں اپنی مصیبت میں آپ ہی سے اجر کی امید رکھتا ہوں مجھے اس پر اجر دیجئے اور اس کا بدلہ دیجئے تو اللہ تعالیٰ اس کو مصیبت پر اجر بھی دیتے ہیں اور اس سے بہتر بدلہ بھی عطا فرماتے ہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو مجھے ان کی یہ حدیث یاد آئی جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے مجھے سنائی تھی تو میں نے یہی کلمات کہے: ((اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.....)) جب میں یہ کہنے لگتی ((وَ عِظٰی خَیْرًا مِنْہَا)) کہ مجھے ان سے بہتر بدلہ عطا فرمائے تو دل میں سوچتی کہ ابوسلمہؒ سے بہتر بھی مجھے ملے گا؟ بالآخر میں نے یہ کلمہ بھی کہہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے (ابوسلمہؒ کے) بدلہ

### ۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِی الصَّبْرِ عَلَی الْمُصِیْبَةِ

۱۵۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَّهُ قَالَ لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّلَاةِ الْأُولَى .

۱۵۹۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ سُخَّانَهُ ابْنُ آدَمَ إِنْ صَبَرَ وَاحْتَسَبَتْ عِنْدَ الصَّلَاةِ الْأُولَى لَمْ أَرْضْ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ .

۱۵۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنَا الْمَلِكُ بْنُ قَدَامَةَ الْجَمْعِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَهَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَقْرَأَ إِلَى مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ مِنْ قَوْلِهِ إِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اخْتَسَبْتُ مُصِیْبَتِي فَاَجْرِنِي فِيْہَا وَعِظٰی مِنْہَا اِلَّا اَجْرَهُ اللَّهُ عَلَيْہَا وَ عَاضَهُ خَیْرًا مِنْہَا قَالَتْ فَلَمَّا تَوَقَّى أَبُو سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہُ ذَكَرْتُ الَّذِیْ حَدَّثَنِیْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اخْتَسَبْتُ مُصِیْبَتِيْ هٰذِہِ فَاَجْرِنِيْ عَلَیْہَا فَاِذَا ارْتَدْتُ اَنْ اَقُولَ وَ عِظٰی خَیْرًا مِنْہَا قُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ اَعْاضُ خَیْرًا مِنْ اَبِیْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہُ ثُمَّ قُلْتُهَا فَعَاضَنِی اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَجْرِنِيْ فِیْ

مُصِيبَةُ

میں محمد دے دیئے اور مصیبت میں مجھے اجر عطا فرمایا۔

۱۵۹۹: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے (مرض الوفا میں) ایک دروازہ کھولا جو آپؐ کے اور لوگوں کے درمیان تھا یا فرمایا کہ پردہ ہٹایا تو دیکھا کہ لوگ ابو بکرؓ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے تو لوگوں کی یہ اچھی حالت دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور اس امید پر (حمد و ثنا کی) کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کا خلیفہ و جانشین انہی کو بنائیں گے جن کو دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس انسان یا مسلمان پر کوئی مصیبت آئے تو وہ میری مصیبت (کو یاد کر کے اس) سے تسلی حاصل کرے اس مصیبت کیلئے جو میرے علاوہ دوسروں پر آئی اسلئے کہ میری امت پر میرے بعد میری مصیبت سے زیادہ گراں مصیبت ہرگز نہ آئے گی۔

۱۶۰۰: حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس پر کوئی پریشانی آئے پھر وہ اس کو یاد کر کے از سر نو ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ کہے خواہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اتنا ہی اجر لکھیں گے جتنا پریشانی کے دن لکھا تھا۔

۱۵۹۹: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الشَّكِينِ ثَنَا أَبُو هَمَّامٍ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُثَيْلَةَ ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ أَوْ كَشَفَ بَسْتَرًا فَإِذَا النَّاسُ يُصَلُّونَ وَرَأَى أَبِي بَكْرٍ فَحَمِدَ اللَّهُ عَلَى مَا رَأَى مِنْ حُسْنِ خَالِهِمْ وَرَجَاءِ أَنْ يَخْلُقَهُ اللَّهُ فِيهِمْ بِالَّذِي رَأَاهُمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّمَا أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَصِيبَ بِمُصِيبَةٍ فَلْيَتَعَزَّ بِمُصِيبَةِ بِيٍّ عَنِ الْمُصِيبَةِ الَّتِي تُصِيبُهُ بغيرِ فَإِنَّ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِي لَنْ يُصَابَ بِمُصِيبَةٍ بَعْدِي أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ مُصِيبَتِي.

۱۶۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيَْادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصِيبَ بِمُصِيبَةٍ فَذَكَرَ مُصِيبَةَ فَاحْذَرْتُ اسْتِرْجَاعًا وَإِنْ تَقَادَمَ عَلَيْهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مِثْلَهُ يَوْمَ أُصِيبَ.

**خلاصہ الباب ☆** حضرت ابو موسیٰ اشعرئ سے روایت کرنے والے نے جواب دیا کہ یہ حدیث صحیح ہے اس پر کسی قسم کا اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ قرآن کریم کے ساتھ اس حدیث کا بظاہر تعارض نظر آ رہا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ متعلقین کے فعل سے میت کو رنج اور دکھ ہوتا ہے۔ طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے قبیلہ بنت محرم کی روایت سے بیان کیا ہے کہ قبیلہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے مرے ہوئے بیٹے کا ذکر کیا اور رونے لگیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ہے جو اس پیچھے والی کو زبردستی چپ کرادے۔ اللہ کے بند و اپنے مردوں کو تکلیف نہ دو۔ ابن جریر نے اسی قول کو پسند کیا اور تمام ائمہ نے جن میں علامہ ابن تیمیہ بھی ہیں اسی تاویل کو اختیار کیا۔ لیجہ بن منصور راوی ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ نے کچھ عورتوں کو ایک جنازہ کے ساتھ دیکھا فرمایا: لوٹ جاؤ گناہ اٹھانے والیوں! ثواب نہ پانے والیوں! زندوں سے آگے بڑھ کر مردوں کو دکھ نہ پہنچاؤ۔ دفع تعارض کی صحیح صورت یہ ہے کہ حدیث میں میت پر عذاب ہونے سے اس میت پر عذاب ہونا مراد ہو جو (اپنی زندگی میں) مردے پر رونے کا عادی تھا یا جس نے اپنے مرنے کے بعد گھر والوں کو نوحہ کرنے کی وصیت کی ہو یا

وصیت نہ بھی کی ہو لیکن اُس کو معلوم ہو کہ میرے مرنے کے بعد گھر والے نوحہ کریں گے اور باوجود اس علم کے ان کو پس مرگ نوحہ کرنے سے منع نہ کیا ہو۔ اس توجیہ پر میت پر جو عذاب ہوگا ہو میت کے اپنے جرم ہی کی وجہ سے ہوگا۔ دوسرے کے گناہ کا بار اُس پر ہرگز نہ ہوگا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قول کو پسند کیا ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا موقف یہ تھا کہ میت کو گھر والوں کے رونے سے عذاب نہیں ہوتا۔ وہ فرماتی تھیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سننے میں غلطی ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کافر کے گھر والوں کے رونے سے اللہ کافر کا عذاب بڑھا دیتا ہے۔ یعنی کافر کو عذاب ہوتا ہے، مسلمان میت کو عذاب نہیں ہوتا۔ باقی اس مسئلہ کی تحقیق گزشتہ حدیث کے تحت گزر رہی چکی ہے۔

مؤمن کو جب تکلیف دہ خبر پہنچے تو اس وقت صبر کرے نہ روئے اور نہ پیٹے بس انا للہ وانا الیہ راجعون کہے اسی کو صبر کہتے ہیں۔ اس بندہ کو ثواب ملے گا لیکن اگر صدمہ اولیٰ کے وقت تو خوب رویا، چیخا چلایا اور بعد میں صبر کرتا ہے تو کوئی فائدہ نہیں اس لیے کہ رونے پینے کے بعد تو صبر آ ہی جاتا ہے۔ آئندہ احادیث میں بشارتیں بیان کی گئی ہیں۔

## ۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ عَزَى مُصَابًا

## باب: مصیبت زدہ کو تسلی دینے کا ثواب

۱۶۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي قَيْسُ أَبُو عَمَارَةَ مَوْلَى الْأَنْصَارِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ ابْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَعَزِي أَخَاهُ بِمُصِيبَةٍ إِلَّا كَسَاهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ مِنْ حُلُلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۶۰۱: حضرت محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایمان والا اپنے بھائی کو پریشانی میں تسلی دلائے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کو عزت کا لباس پہنائیں گے۔

۱۶۰۲: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَزَى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ.

۱۶۰۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مصیبت زدہ کو تسلی دی اس کو مصیبت زدہ کے برابر اجر ملے گا۔

## ۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ

## باب: جس کا بچہ مرجائے

## أَصِيبَ بَوْلَدِهِ

## اُس کا ثواب

۱۶۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَةُ ثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَمُوتُ لِرَجُلٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ قِيلَجِ النَّارِ إِلَّا تَحَلَّى الْقَسَمِ

۱۶۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ ہوگا کہ کسی آدمی کے تین بچے مرجائیں پھر وہ دوزخ میں جائے مگر قسم پوری کرنے کی خاطر۔

۱۶۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْمَانَ قَالَ ثَنَا

۱۶۰۴: حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے سنا: جس مسلمان کے تین بچے جوانی سے قبل مر جائیں تو وہ (بچوں کے والدین) جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے داخل ہونا چاہیں (مقرب فرشتے انکا) استقبال کریں گے۔

۱۶۰۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جن دو مسلمان خاوند بیوی کے تین بچے جوانی سے قبل مر جائیں اللہ تعالیٰ اپنی زائد رحمت سے ان سب (والدین اور بچوں) کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔

۱۶۰۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین بچے جوانی سے قبل ہی آگے بھیج دے تو وہ دوزخ سے (بچاؤ کے لئے اس کا) مضبوط قلعہ بن جائیں گے تو ابو ذرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے دو بھیجے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا: اور دو ہی سہی تو قاریوں کے سردار ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ میں نے ایک بھیجا ہے؟ فرمایا: ایک ہی سہی۔

**خلاصہ الباب ۵۷: نَجْلَةُ الْقَسَمِ:** یعنی قسم کھولنے سے مراد قرآن کریم کی وہ آیت: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ آلَا وَارِدْهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْفِيًا﴾ ”تم سے کوئی ایسا نہیں جو دوزخ پر سے نہ گزرے“ سبحان اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بڑی بشارت مسلمانوں کو سنائی ہے کہ جس کسی مسلمان کے تین بچے وفات پا جائیں یا دو یا ایک بھی فوت ہو جائے اور یہ باپ یا ماں اس بچے پر صبر کریں تو اللہ پاک اپنے فضل و احسان سے جنت میں داخل فرمادیں گے اور جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں گے۔

**باب ۵۸: جس کسی کا حمل ساقط ہو جائے؟**

۱۶۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ کچا بچہ جس کو

اسحق بن سلیمان ثنا جریر بن عثمان عن شرحبیل بن شفعہ قال لقی بنی عتبہ بن عبد السلمی فقال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ما من مسلم یموت لہ ثلاثہ من الولد لم یبلغوا الجنۃ الا تلقوا من ابواب الجنۃ الثمانیۃ من ایتھا شاء دخل۔

۱۶۰۵: حدثنا یوسف بن حماد المعنی ثنا عبد الوارث بن سعید عن عبد العزیز بن صہیب عن اس بن مالک عن النبی ﷺ قال ما من مسلمین یتوفی لہما ثلاثہ من الولد لم یبلغوا الجنۃ الا ادخلہم اللہ الجنۃ بفضل رحمۃ اللہ ایتھم۔

۱۶۰۶: حدثنا نصر بن علی الجہضمی ثنا اسحق بن یوسف عن العوام بن حوشب عن ابی محمد مولى عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه عن ابی عبیدہ عن عبد اللہ رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ لم یبلغوا الجنۃ کانوا لہ حصنا حصینا من النار فقال ابو ذر رضى الله تعالى عنه قد مت اثین قال واثین فقال ابی بن کعب رضى الله تعالى عنه سید القراء قد مت واحدا قال وواحدا۔

**۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَصِيبَ بِسَقْطِ**

۱۶۰۷: حدثنا أبو بکر بن أبی شیبۃ قال ثنا خالد بن مخلد ثنا یزید بن عبد الملک التوفلی عن یزید بن



رُوْمَانُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَسَقَطُ أَقْدَمُهُ بَيْنَ يَدَيَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ فَارِسٍ أَخْلَفَهُ خَلْفِي.

میں آگے بھیجوں مجھے زیادہ پسند ہے سوار سے جس کو میں پیچھے چھوڑ آؤں۔

۱۶۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ أَبُو بَكْرٍ الْبُكَائِيُّ قَالَا ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا مِنْدَلٌ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ النَّخَعِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَابِسٍ بِنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ السَّقَطَ لِيُرَاغِمُ رَبَّهُ إِذَا أَدْخَلَ أَبْوِيهِ النَّارَ فَيَقَالُ أَيُّهَا السَّقَطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ أَدْخِلْ أَبْوِيكَ الْجَنَّةَ فَيَجْرُ هُمَا بِسَرِّهِ حَتَّى يَدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ.

۱۶۰۸: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچا بچہ جھگڑا کرے گا اپنے مالک (اللہ عزوجل) سے جب مالک اس کے والدین کو دوزخ میں ڈالے گا پھر حکم ہوگا اے کچے بچے جھگڑنے والے اپنے مالک سے اپنے ماں باپ کو جنت میں لے جاؤ وہ ان دونوں کو جنت میں لے جائے گا۔

۱۶۰۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ مَرْزُوقٍ ثَنَا عُيَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُيَيْدٍ اللَّهُ عَنْ عُيَيْدٍ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السَّقَطَ لَيَجْرُ أُمَّهُ بِسَرِّهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ.

۱۶۰۹: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کچا بچا اپنی ماں کو اپنی آنول سے کھینچ لے جاوے گا جنت میں جب وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جو بچہ مدت حمل تمام ہونے سے قبل پیٹ سے گر جائے وہ بھی اپنی ماں کی مغفرت کا ذریعہ بنے گا۔ سبحان اللہ! کیسی کیسی مہربانیاں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر دُنیا میں کرتے ہیں تو روز قیامت کتنی نوازشیں کریں گے۔

### باب: میت کے گھر

#### کھانا بھیجنا

۱۶۱۰: حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی اطلاع آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو۔

۱۶۱۱: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عمیس بیان فرماتی ہیں کہ جب جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب

### ۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ يُبْعَثُ إِلَى

#### أَهْلُ الْمَيِّتِ

۱۶۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اصْنَعُوا لِأَلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ آتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ أَوْ أَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ.

۱۶۱۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

عن ام عیسیٰ الجزاری قالت حدثتني ام عون ابنة محمد بن جعفر عن جدتها أسماء بنت عميس قالت لما أصيب جعفر رجع رسول الله ﷺ إلى اهله فقال ان آل جعفر قد شغلوا بشأن ميتهم فاصنعوا لهم طعاما قال عبد الله فما زالت سنة حتى كان حديثا فترك.

شہید ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھروں کے پاس لوٹے اور ارشاد فرمایا: جعفر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے لوگ (گھر والے) مشغول ہیں اپنی میت کے کام میں تو تم ان کے لئے کھانا تیار کرو۔ حضرت عبد اللہ نے کہا پھر یہ کام سنت رہا یہاں تک کہ ایک نیا کام ہو گیا تو چھوڑ دیا گیا۔

☆ خلاصۃ الباب میت کے گھر والے تازہ صدمہ کی وجہ سے ایسے حال میں نہیں ہوتے کہ کھانے وغیرہ کا اہتمام کر سکیں اس لیے ان کے ساتھ ہمدردی کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ اس دن ان کے کھانے کا اہتمام دوسرے اعزہ اور تعلق والے کریں۔ حضرت عبد اللہ کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں نے اس میں تکلف کرنا شروع کر دیا اور ریا، نمود و نمائش کے لیے کھانا بھیجے ہیں اس لیے یہ کام سنت کے بجائے ایک بدعت اور نئی بات ہو گئی۔

۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْجُمُعَةِ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ وَصُنْعَةِ الطَّعَامِ

باب: میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونے کی ممانعت اور کھانا تیار کرنا

۱۶۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ثنا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا شُعَاعُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو الْفَضْلِ قَالَ ثنا هُشَيْمٌ عَنْ اسمعيل بن ابی خَالِدٍ عَنْ قيس

۱۶۱۲: حضرت جریر بن عبد اللہ بجلي رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونے اور کھانا تیار کرنے کو نوحہ شمار کرتے تھے۔

☆ خلاصۃ الباب دور جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ میت کے گھر لوگ جمع ہو کر کھانا کھاتے تھے۔ اسلام نے یہ رسم بد مٹائی اور فرمایا کہ میت کے گھر کھانے کا پکنا نیا تہ (نوحہ میں سے) ہے۔ افسوس ہے کہ ایصالِ ثواب کے نام پر تیجا دسواں چالیسواں اور برسی کی جاری ہے۔ ان رسموں کا ایصالِ ثواب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مولانا حیدر علی ٹونگی جو حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے تلمیذ رشید ہیں نے مفصل اس کی تردید فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں کہ مہمانی کا کھانا جو میت کے پیچھے پکاتے ہیں اول تو یہ خود ناجائز اور مکروہ تحریمی ہے۔ چند وجوہ سے ایک تو یہ کہ بحر الرائق اور دوسری کتابوں میں تصریح ہے کہ ضیافت و مہمانی خوشی و شادی کے موقع پر تو مشروع ہے نہ مصیبتوں اور غمی کے موقع پر۔ پہلے دن کھانا اہل میت کے گھر بھیجنا مسنون ہے نہ کہ اس شخص سے کھانا مانگیں۔ خواہ صراحتاً کیا کہہ کر کہ اگر وہ نہ پکائے تو اس پر طعنے لگائیں۔ یہ بھی ایک قسم کی طلب اور مانگنا ہے۔ دوسرا یہ کہ جریر بن عبد اللہ بجلي کی روایت میں ہے کہ ہم میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونا اور ان کا کھانا پکنا نوحہ سمجھتے تھے یعنی تمام دوستوں کے ساتھ لوگوں کا جمع ہونا میت کے گھر والوں کے پاس سوائے تجہیز و تکفین کی خدمت کے اور میت کے گھر والے یہ جو کھانا تیار کرتے تھے ہم اس کو نوحہ سمجھتے تھے اور نوحہ خود حرام ہے تو یہ لوگوں کا جمع ہونا اور کھانا پکنا بھی ناجائز و حرام ہوگا۔ تیسرا یہ کہ شریعت کی کتابوں میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ یہ کھانا تیار کرنا اہل میت

کا عرب کے زمانہ میں جہالت کی عادات و رسوم سے تھا۔ جب اسلام آیا جاہلیت کی رسوم کو موقوف کر دیا لہذا صحابہؓ و تابعینؓ کے زمانہ میں یہ رسم منقول نہیں۔ چنانچہ عام کلمہ لوگوں کے درمیان جو سوم دھم بستم و چہلم و ششماہی و برسی کا رواج ہو گیا ہے تمام ناجائز ہے اور اس سے بچنا ضروری ہے۔ باقی ایصالِ ثواب کے لیے کھانا فقیروں کو بھیج دینا یا مسجد بنادینا یا کنواں کھدوانا اور نقد و لباس اور غلہ وغیرہ فقراء کو دینا یہ امور باتفاق جائز ہیں اور میت کے لیے مفید ہیں لیکن گھر میں بطور مہمانی کے کھانا خواہ کھانے والے فقیر ہوں یا مالدار اور یہ کسی کے نزدیک جائز نہیں کہ یہ رسم جاہلیت عرب اور ہندوستان کے تمام ہندوؤں کی رسم ہے اور اس میں کفار کے ساتھ مشابہت ہے۔

### ۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ غَرِيبًا

### باب: جو سفر میں مر جائے

۱۶۱۳: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْمُنْدَبِرِ الْهَدَيْلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ. ۱۶۱۴: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي حَيْثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُعَاظِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ قَالَ تُوَفِّي رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مَمْنٌ وَلَدَ بِالْمَدِينَةِ فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَنِي مَاتَ فِي غَيْرِ مَوْلِدِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ وَلَمْ يَأْرَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ الرَّجُلُ إِذَا مَاتَ فِي غَيْرِ مَوْلِدِهِ قَيْسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلَى مُنْقَطِعِ آثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ.

۱۶۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر کی موت شہادت ہے۔ ۱۶۱۴: حضرت عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ ایک صاحب کی مدینہ میں وفات ہوئی ان کی پیدائش بھی مدینہ میں ہی ہوئی تھی تو نبی ﷺ نے ان کا جنازہ پڑھا کر فرمایا: کاش وہ دوسرے ملک میں مرتا۔ ایک شخص نے عرض کیا: کیوں یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ نے فرمایا: جب آدمی اپنی پیدائش کے مقام کے سوا دوسرے ملک میں مرے تو اس کی پیدائش کے مقام سے لے کر موت کے مقام تک اس کو جگہ جنت میں جگہ دی جائے گی۔

☆ خلاصۃ الباب کیونکہ پردیس میں جب آدمی فوت ہوتا ہے اس کو تکلیف ہوتی ہے۔ اعزہ و اقارب کی جدائی اور تنہائی بہت شاق ہوتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ اس کو شہادت کا رتبہ عنایت فرماتے ہیں۔ قبر و سبع ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ جتنا مقام پیدائش سے موت کے مقام تک فاصلہ ہوتا ہے اور بعض فرماتے ہیں کہ ثواب اتنا کثیر ہوگا کہ اس سارے علاقہ کو بھر دے گا۔

### ۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ مَرِيضًا

### باب: بیماری میں وفات

۱۶۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَسُ بْنُ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ قَالَ ثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِبرَاهِيمُ

۱۶۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بیماری میں مرا شہادت کی موت مراد وہ عذابِ قبر سے

بن محمد بن ابی غطاء عن موسیٰ ابن وزدان عن ابی  
 هريرة قال قال رسول الله ﷺ من مات مريضاً مات شهيداً  
 ووفى فنة القبر وغدى وريح عليه برزاقه من الجنة

☆ خلاصۃ الباب مرنے کے بعد لوگوں کے مختلف احوال اور مختلف مقامات ہوں گے۔ کسی کی روح علیین میں کسی کی  
 جنت میں اور پورا حال تو اسی وقت معلوم ہوگا جب آدمی مرے گا۔

باب: میت کی ہڈی توڑنے کی ممانعت

۱۶۱۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان  
 فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
 میت کی ہڈی توڑنا زندگی میں اس کی ہڈی توڑنے کے  
 مترادف ہے۔

۱۶۱۷: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت  
 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت  
 کی ہڈی کو توڑنا گناہ میں زندہ کی ہڈی توڑنے کی مانند  
 ہے۔

۶۳: بَابُ فِي النَّهْيِ عَنْ كَسْرِ عِظَامِ الْمَيِّتِ

۱۶۱۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ الْعَزِيزَ بْنَ  
 مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَزِيَّ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدُ بْنَ سَعِيدٍ عَنْ غُمْرَةَ عَنْ  
 عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَسَرُ عِظَمِ الْمَيِّتِ  
 كَكْسَرِهِ حَيًّا.

۱۶۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَمَّرٍ سَأَلْنَا مُحَمَّدَ بْنَ بَكْرِ ثَنَا  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ زَمْعَةَ  
 عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَسَرُ عِظَمِ  
 الْمَيِّتِ كَكْسَرِ عِظَمِ الْحَيِّ فِي الْإِثْمِ.

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث سے میت کی توہین کا ناجائز ہونا معلوم ہوا۔ معلوم نہیں کہ ڈاکٹروں کی کونسی شریعت ہے  
 جو لاوارث مردوں کی ہڈیوں کو توڑتا ڈاکٹر اور چیر پھاڑ کرتے ہیں۔ بڑی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔

باب: آنحضرت ﷺ کی

بیماری کا بیان

۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ مَرَضِ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۱۶۱۸: عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے  
 عائشہ سے کہا: اماں! مجھ سے آنحضرت کی بیماری کا حال  
 بیان کرو۔ انہوں نے کہا: آپ بیمار ہوئے تو آپ نے  
 پھونکنا شروع کیا (اپنے بدن پر بیماری کی شدت کی وجہ  
 سے)۔ تو ہم نے مشابہت دی آپ کے پھونکنے کو انگور  
 کھانے والے کے پھونکنے سے (جیسے انگور کھانے والا اس  
 کی گرد اور خاک پھونکتا ہے اور آپ ہوا کرتے تھے

۱۶۱۸: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ  
 عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقُلْتُ أَيْ أُمِّهِ  
 أَخْبَرَنِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اشْتَكَيْ فَعَلَّقَ يَنْفَتَ فَجَعَلْنَا نُشَبِّهُ  
 نَفْسَهُ بِنَفْسَةِ أَكْبَلِ الزَّيْبِ وَكَانَ يَدُورُ عَلَى نَسَائِهِ فَلَمَّا  
 ثَقُلَ اسْتَأْذَنَهُنَّ أَنْ يَكُونَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

عَنْهَا وَإِنْ يَذْرُنْ عَلَيْهِ قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرَجُلَاهُ تَخَطَّانِ بِالْأَرْضِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ.

باری باری۔ جب آپ بیمار ہوئے تو اور بیبیوں سے اجازت مانگی بیماری میں عائشہ کے گھر میں رہنے کی (اس لئے کہ وہ محبوبہ خاص تھیں اور سب بیبیوں سے زیادہ محبت ان سے تھی) اور تمام بیبیوں کو آپ کے پاس گھومنے کی (جیسے صحت میں آپ ان کے پاس گھومتے تھے) عائشہ نے کہا: آنحضرت میرے پاس آئے دو

مردوں پر سہارا دیئے ہوئے۔ ان میں سے ایک ابن عباس تھے۔ عبید اللہ نے کہا: میں نے یہ حدیث ابن عباس سے بیان کی انہوں نے کہا: تو جانتا ہے۔ دوسرا مرد کون تھا جس کا نام عائشہ نے نہیں لیا؟ وہ علی بن ابی طالب تھے۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث سے معلوم ہوا کہ: (۱) سكرات کی شدت اور موت کی سختی کوئی بری چیز نہیں بلکہ اس سے درجے بلند ہوتے ہیں۔ (۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مولیٰ کے وصال کو پسند فرمایا اور آخرت کے سفر کو قبول فرمایا۔ (۳) مرض کی شدت میں نماز کا بہت خیال تھا کیونکہ نماز دین کا اعلیٰ رکن اور ستون ہے۔ (۴) خادموں نوکروں پر ظلم سے بچنا ثابت ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں بہت تاکید فرمائی۔

۱۶۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا فَلَمَّا ثَقُلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَخَذَتْ بِيَدِهِ فَجَعَلَتْ أَمْسَحُهُ وَأَقُولُهَا فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَالْحَقِيقِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى قَالَتْ فَكَانَ هَذَا آخِرَ مَا سَمِعْتُ مِنْ كَلَامِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۱۹: حضرت عائشہ سے روایت ہے آنحضرت پناہ مانگتے تھے ان کلموں کے ساتھ: ((أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ.....)) یعنی "دور کر دے بیماری اے مالک لوگوں کے اور تندرستی دے تو ہی تندرستی دینے والا ہے۔ تندرستی تیری تندرستی ہے تو ایسی تندرستی عطا فرما کہ بالکل بیماری نہ رہے۔" جب آنحضرت بیمار ہوئے اس بیماری میں کہ جس میں انتقال فرمایا تو میں نے آپ کا ہاتھ تھاما اور اس کو پھیرنا شروع کیا۔ آپ نے جسم پر یہی کلمات کہے اور (عائشہ نے آنحضرت کا ہاتھ پھرایا اس کی برکت سے جلد آپ کو

صحت خاص ہو۔ آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے نکال لیا پھر فرمایا: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَالْحَقِيقِي.....)) "یا اللہ! مجھ کو بخش دے اور بلند رفیق سے (ملائکہ انبیاء صدیقین اور شہداء سے) ملا دے مجھ کو۔" عائشہ نے کہا: تو یہ آخری کلمہ تھا جو میں نے آپ سے سنا۔

۱۶۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو مُرْوَانَ الْعُتْمَانِيُّ ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ

۱۶۲۰: عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کو یہ فرماتے سنا: جو نبی بھی بیمار ہو جائے تو اسے دنیا میں رہنے اور آخرت

کا سفر کرنے کا اختیار دیدیا جاتا ہے۔ مرض وفات میں آپؐ کو کھانسی اٹھی تو میں نے آپؐ کو یہ کہتے سنا: ((مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ...)) "ان لوگوں کے ساتھ جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی صدیقین، شہداء اور صالحین" تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپؐ کو بھی اختیار دے دیا گیا ہے۔

۱۶۲۱: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبیؐ کی ازواج مطہرات جمع ہو گئیں۔ کوئی بھی ان میں باقی نہ رہی۔ پھر فاطمہؓ حاضر ہوئیں۔ ان کی چال بعینہ رسول اللہؐ کی چال تھی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: مرحبا میری بیٹی۔ پھر انہیں اپنی بائیں جانب بٹھایا اور ان سے سرگوشی کی تو وہ رونے لگیں پھر آپؐ نے (دوبارہ) سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے ان سے کہا: آپؐ رونیں کیوں؟ کہنے لگیں: میں رسول اللہؐ کے راز کو فاش نہیں کرنا چاہتی۔ میں نے کہا: میں نے آج کا سادہ نہیں دیکھا جس میں خوشی ہے لیکن رنج سے ملی ہوئی (خوشی تو یہ کہ آپؐ نے کوئی بشارت دی اسی لئے فاطمہؓ ہنسیں اور رنج یہ کہ آپؐ کی بیماری کا صدمہ) جب وہ روئیں تو میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہؐ نے صرف تم ہی سے کوئی بات فرمائی ہمیں (ازواج کو) نہیں بتائی؟ پھر بھی تم رو رہی ہو اور ان سے پوچھا کہ رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟ فرمانے لگیں کہ میں رسول اللہؐ کے راز کو فاش نہیں کرنا چاہتی حتیٰ کہ جب رسول اللہؐ اس دنیا سے تشریف لے جا چکے تو پھر میں نے پوچھا کہ وہ کیا بات فرمائی

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ بَنِي يَمْرُضُ إِلَّا خَيْرٌ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ مَرَضُهُ الَّذِي قَبِضَ فِيهِ أَخَذَتْهُ يَحْتَهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ فَقُلْتُ إِنَّهُ خَيْرٌ.

۱۶۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اجْتَمَعْنَ بِنَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَغَاجِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ كَانَ مَشِيئَتُهَا مَشِيئَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا بِنْتِي ثُمَّ اجْلَسَهَا عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ إِنَّهُ اسْرَأَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ ثُمَّ إِنَّهُ سَأَلَهَا فَضَحَكَتْ أَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يَكْنِيكَ قَالَتْ مَا مَا كُنْتُ لِأَفْشَى سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهَا حِينَ بَكَتْ أَخَصَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ دُونَنَا ثُمَّ تَبَكَّيْنِ وَسَأَلْتَهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأَفْشَى سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قَبِضَ سَأَلْتَهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُنِي أَنَّ جِبْرَائِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً وَ إِنَّهُ عَارِضُهُ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي وَ أَنْتَ أَوَّلُ أَهْلِي لِحُوقِ بِي وَ بَعَمِ السُّلْفِ إِنَّا لَكَ فَبَكَيْتُ ثُمَّ إِنَّهُ سَأَرَنِي فَقَالَ أَلَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةً بِنَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ بِنَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَضَحَكَتُ لِذَلِكَ.

تھی؟ فرمانے لگیں کہ آپؐ نے مجھے یہ فرمایا تھا کہ جبرائیل ہر سال ایک مرتبہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے اور تم میرے اہل خانہ میں سے سب سے پہلے مجھے ملو گی اور میں تمہارے لئے بہترین پیش خیمہ ہوں۔ تو میں رو پڑی پھر دوبارہ سرگوشی کی تو فرمایا: تم اس پر خوش نہ ہو گی کہ تم اس امت کی یا مؤمنین کی عورتوں کی سردار ہو گی یہ سن کر میں ہنسی۔

۱۶۲۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بیماری کی شدت کسی پر نہیں دیکھی۔

۱۶۲۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے وقت دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالے میں پانی تھا آپ پیالے میں ہاتھ ڈال کر منہ پر پھیرتے اور فرماتے: اے اللہ! سکران موت میں میری مدد فرما۔

۱۶۲۴: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کا آخری دیدار میں نے ہجر کے دن کیا۔ آپؐ نے پردہ اٹھایا۔ میں نے آپؐ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا (خوبصورتی اور نورانیت میں) گویا مصحف کا ورق تھا۔ اس وقت لوگ سیدنا ابوبکرؓ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔ وہ ہٹنے لگے تو آپؐ نے اپنی جگہ ٹھہرنے کا اشارہ فرمایا اور پردہ ڈال دیا پھر اسی دن کے آخری حصہ میں آپؐ کا وصال ہوا۔

۱۶۲۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں فرماتے رہے نماز کا اہتمام کرنا اور غلاموں کا خیال رکھنا اور مسلسل یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ آپؐ کی زبان مبارک رکنے لگی۔

۱۶۲۶: حضرت اسود کہتے ہیں کہ لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت علیؓ کے وصی ہونے کا ذکر چھیڑا۔ فرمانے لگیں آپؐ نے کب ان کو وصی بنایا میں اپنے سینے سے یا گود میں آپؐ کو سہارا دیئے ہوئے تھی۔ آپؐ نے طشت منگوایا پھر میری گود میں ہی جھک گئے اور

۱۶۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا صُهَبُ بْنُ الْقَهْقَمِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۱۶۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سُرْجَسٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَمُوتُ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ! اعْنِي عَلَى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ.

۱۶۲۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ آجُرُ نَظْرَةً نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَشَفَ السَّتَارَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ إِلَى وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةٌ مُضْغَبٌ وَالنَّاسُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ فَأَرَادَ أَنْ يَتَحَرَّكَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ إِنْ أَثْبَتَ وَأَلْقَى السَّجْفَ وَمَاتَ فِي آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

۱۶۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ سَفِينَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ الصَّلَاةَ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى مَا يَفِيضُ بِهَا لِسَانُهُ.

۱۶۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ ابْنِ عُيَيْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَنْ أَوْصَى إِلَيْهِ فَلَقَدْ كُنْتُ مُسْبَدَّتُهُ إِلَى صَدْرِي أَوْ إِلَى حَجْرِي فِدَعَا بَطْنِي فَلَقَدْ

نَحْنُ فِي حُجْرِي فَمَاتَ وَمَا شَعَرْتُ بِهِ فَمَتِي أَوْصِي  
مجھے پتہ بھی نہ چلا کہ آپ کا وصال ہو گیا تو کب آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے وصی بنایا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

خلاصۃ الباب ۶۴ اس حدیث سے ام المؤمنین سیدہ طاہرہ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے کہ:  
(۱) دنیا کے آخری لمحات میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت رفاقت اور جسم اطہر کے ساتھ لمس نصیب ہوا۔ بڑی خوش نصیبی  
ہے برے بخت ہیں ان لوگوں کے جو ام المؤمنین کے بارہ میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں۔ (۲) شیعہ کا یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم نے جناب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے بارے میں جانشینی اور خلافت یا فصل کی وصیت کی تھی اس کی بھی اس حدیث  
میں تردید ہو گئی بلکہ خود حضرت امیر المؤمنین خلیفہ رابع علی رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپ انکار فرماتے تھے  
اس بات سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے خلافت وصیت فرمائی۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی وصیت  
کی ہوتی تو میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما منبر پر نہ بیٹھنے دیتا اور میں ان سے جنگ کرتا اور ابن عساکر کی روایت ہے کہ جو آدمی  
مجھے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ پر فضیلت دے تو میں اسے مفتری کی طرح کوڑے ماروں گا۔

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور  
تدفین کا تذکرہ

۶۵: بَابُ ذِكْرِ وَفَاتِهِ وَ

دَفْنِهِ ﷺ

۱۶۲۷: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہؐ کا  
وصال ہوا۔ اس وقت ابوبکرؓ اپنی اہلیہ خارجہ کی صاحبزادی  
کے ہاں عوالی میں تھے (عوالی بستیاں تھیں مدینہ کے  
اطراف میں) تو لوگ یہ کہنے لگے کہ رسول اللہؐ کا انتقال  
نہیں ہوا بلکہ وہی کیفیت طاری ہے جو کبھی وحی کے وقت ہوا  
کرتی ہے۔ ابوبکر صدیقؓ آئے آپؐ کا چہرہ مبارک کھولا  
اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا اور کہا کہ آپؐ کا  
عزاز اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ ہے کہ آپؐ کو  
دو بار موت دے۔ بخدا! یقیناً رسول اللہؐ انتقال فرما گئے  
اور حضرت عمرؓ مسجد کے ایک کونے میں یہ کہہ رہے تھے  
کہ اللہ کی قسم! رسول اللہؐ کا انتقال نہیں ہوا اور جب تک  
آپؐ بہت سے منافقوں کے ہاتھ پاؤں نہ کٹوا دیں  
آپؐ کا وصال نہ ہوگا۔ تو ابوبکرؓ اٹھ کر منبر پر تشریف لے  
گئے اور فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی پرستش اور بندگی کرتا تھا تو

۱۶۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عِنْدَ امْرَأَتِهِ ابْنَةِ  
خَارِجَةَ بِالْعَوَالِي فَجَعَلُوا يَقُولُونَ لَمْ يَمُتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ بَعْضُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ عِنْدَ الْوَحْيِ  
فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَ  
قَبَلَ بَيْنَ غَيْبِهِ وَقَالَ أَنْتَ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُمِيتَكَ  
مَرَّتَيْنِ قَدْ وَافَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا  
مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَمُوتُ حَتَّى  
يَقْطَعَ أَيْدِي أَنْاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ كَثِيرٍ وَارْجُلُهُمْ فَقَامَ أَبُو  
بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ  
اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَمْ يَمُتْ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ



فَحَمْدًا قَدْ مَاتَ بِرُؤُوسِهِ مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ  
 قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ  
 يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهَ  
 الشَّاكِرِينَ ﴿١٤٤﴾ [آل عمران : ١٤٤] قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ فَلَمَّا بَيَّنَّا لَمْ أَقْرَأْهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ.

اللہ تعالیٰ زندہ ہیں مرے نہیں اور جو محمدؐ کی بندگی کرتا تھا تو محمدؐ کا انتقال ہو چکا (پھر یہ آیت پڑھی) "اور محمدؐ پیغمبر ہی تو ہیں ان سے قبل بہت سے پیغمبر ہو گزرے پھر اگر ان کا انتقال ہو جائے یا شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم ایڑیوں کے بل واپس ہو جاؤ گے اور جو اپنی ایڑیوں کے بل واپس جزا دیں گے شکر کرنے والوں کو" حضرت عمرؓ فرماتے ہیں

١٦٢٨ أَحَدُنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَنَّنَا وَهَبُ بْنُ  
خَرِيرٍ ثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا  
قَالَ لَمَّا ارَادُوا أَنْ يُخْفَرُوا الرَّسُولَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَعَثُوا إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ وَكَانَ يَضْرُحُ كَضَرْحِ أَهْلِ مَكَّةَ وَبَعَثُوا إِلَى أَبِي  
طَلْحَةَ وَكَانَ هُوَ الَّذِي يُخْفِرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَكَانَ يَلْجَأُ  
فَبَعَثُوا إِلَيْهِمَا رَسُولَيْنِ فَقَالُوا اللَّهُمَّ خَرِّ لِرَسُولِكَ  
فَوْجَدُوا أَبَا طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَجِئَ بِهِ وَلَمْ  
يُوجَدْ أَبُو عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَجَأَ لِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا فَرَّغُوا مِنْ جَهَازَةِ يَوْمِ  
الثَّلَاثَاءِ وَضَعَ عَلَى سَرِيرِهِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ دَخَلَ النَّاسُ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَالًا يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى  
إِذَا فَرَّغُوا ادْخُلُوا الْبَيْتَ حَتَّى إِذَا فَرَّغُوا ادْخُلُوا الصَّيَّانِ  
وَلَمْ يَوْمِ النَّاسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ  
لَقَدْ اخْتَلَفَ الْمُسْلِمُونَ فِي الْمَكَافِ الَّذِي يُخْفَرُ لَهُ فَقَالَ  
قَائِلُونَ يُذْفَنُ فِي مَنْجَدِهِ وَ قَالَ قَائِلُونَ يُذْفَنُ مَعَ أَصْحَابِهِ  
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ مَا قُبِضَ نَبِيٌّ إِلَّا ذُفِنَ حَيْثُ يَقْبِضُ فَلَا فِرْفَعُوا فِرَاشَ

۱۶۲۸: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب صحابہؓ رسول اللہؐ کے لئے قبر کھودنے لگے تو حضرت ابو عبیدہؓ بن الجرح کی طرف آدمی بھیجا اور وہ اہل مکہ کی طرح صندوقی قبر کھودتے تھے اور ابو طلحہؓ کی طرف بھی آدمی بھیجا وہ اہل مدینہ کے لئے بغلی قبر کھودا کرتے تھے۔ غرض صحابہؓ نے دونوں کی طرف بلاوا بھیجا اور یہ کہنے لگے: اے اللہ! رسول اللہؐ کے لئے (بہتر صورت کو) اختیار فرمالیجئے۔ آخر ابو طلحہؓ ملے وہ آئے اور ابو عبیدہؓ نہ ملے تو رسول اللہؐ کے لئے بغلی قبر کھودی گئی۔ جب منہل کے روز رسول اللہؐ کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے تو آپؐ کے گھر میں تخت پر رکھا گیا پھر لوگ فوج در فوج آپؐ کے گھر جا کر نماز پڑھتے رہے جب مرد فارغ ہو گئے تو عورتوں کو موقع دیا جب عورتیں فارغ ہو گئیں تو بچوں کو موقع دیا۔ آپؐ کے جنازہ میں کسی نے امامت نہیں کی (بلکہ لوگوں نے فردا فردا نماز جنازہ پڑھی) پھر مقام تدفین کے بارے میں لوگوں کی رائے مختلف ہوئی۔ بعض نے کہا کہ آپؐ کو مسجد نبویؐ میں دفن کیا جائے اور بعض نے کہا کہ صحابہؓ کے ساتھ ہی دفن کیا جائے۔ تو ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا جس نبیؐ کا بھی انتقال ہوا تو اس کو وہیں دفن کیا گیا جہاں اس کا انتقال ہوا۔ حضرت ابن عباسؓ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوْفِي عَلَيْهِ فَحَقَرُوا لَهُ ثُمَّ دُفِنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُطَ اللَّيْلُ مِنْ لَيْلَةِ الْأَرْبَعَاءِ وَنَزَلَ فِي حَقَرَتِهِ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَ قَتُمُ أَخُوهُ وَ شَقْرَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَوْسُ بْنُ خُوَلَيْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ أَبُو لَيْلَى لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الشُّذُكُ اللَّهُ وَ حَظَّنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ عَلِيُّ أَنْزِلْ وَ كَانَ شَقْرَانُ مَوْلَاهُ اخَذَ فَطِيفَةً كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبِسُهَا فَدَفَنَهَا فِي الْقَبْرِ قَالَ وَاللَّهِ لَا يَلْبِسُهَا أَحَدٌ بَعْدَكَ أَبَدًا فَدَفَنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۲۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ ثَنَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ قَالَتْ فَاطِمَةُ وَ أَكْرَبَ ابْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَرْبَ عَلَيَّ ابْنِكَ بَعْدَ الْيَوْمِ إِنَّهُ قَدْ خَضَرَ مِنْ ابْنِكَ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ أَحَدًا الْمُوَافَاةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۶۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَتْ لِي فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا يَا أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَيْفَ نَحَثُ أَنْفُسَكُمْ أَنْ تَحْثُوا التُّرَابَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

وَحَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ حِينَ قَبِضَ رَسُولُ

فرماتے ہیں کہ پھر صحابہ نے رسول اللہ کا وہ بستر اٹھایا جس پر آپ کا انتقال ہوا اور وہیں آپ کی قبر کھودی اور بدھ کی شب کے درمیان آپ کو دفن کیا گیا۔ آپ کی قبر میں حضرت علی بن ابی طالب، حضرت فضل بن عباس، ان کے بھائی قثم اور رسول اللہ کے آزاد کردہ غلام شقران اترے اور حضرت ابولیلی اوس بن خولی نے حضرت علی بن ابی طالب سے کہا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ رسول اللہ سے ہمارا بھی تعلق ہے۔ حضرت علی نے ان سے کہا (قبر میں) اتر آؤ اور رسول اللہ کے آزاد کردہ غلام شقران نے چادر پکڑی جو رسول اللہ اوڑھا کرتے تھے اور یہ کہہ کر قبر میں دفن کر دی کہ اللہ کی قسم! آپ کے بعد کوئی بھی یہ چادر نہیں اوڑھ سکتا سو وہ چادر آپ کے ساتھ ہی دفن ہوئی۔

۱۶۲۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سکرات شروع ہوئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہائے میرے والد کی تکلیف۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے بعد تمہارے والد پر کبھی سختی اور تکلیف نہ آئے گی۔ تمہارے والد پر وہ وقت آ گیا جو سب پر آنے والا ہے اب قیامت کے روز ملاقات ہوگی۔

۱۶۳۰: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت فاطمہ نے کہا: اے انس! تمہارے دلوں کو یہ کیسے گوارا ہوا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈال دی۔ حضرت ثابت، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ کا وصال ہوا تو حضرت فاطمہ نے کہا: آہ میرے والد! میں جبریل علیہ السلام کو ان کے وصال کی اطلاع دیتی ہوں۔ آہ میرے والد!

اللہ ﷺ وَاَبْنَاهُ اِلَى جَبْرَائِيلَ اَنْعَاهُ وَاَبْنَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا اَذْنَاهُ  
وَاَبْنَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَا وَاوَاهُ وَاَبْنَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ  
قَالَ خُمَاذٌ فَرَأَيْتُ ثَابِتًا حِينَ حَدَّثَنَا بِهَذَا  
الْحَدِيثِ بَكَى حَتَّى رَأَيْتُ اَضْلَاعَهُ تَحْتَلِفُ.

۱۶۳۱: حَدَّثَنَا يَشْرُبُنْ هَلَالُ الصُّوَّافِ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ  
سُلَيْمَانَ الصُّبْحِيُّ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ لِيَوْمُ  
الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ  
شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ  
وَمَا نَقَضْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيْدِي حَتَّى  
أُنْكَرْنَا قُلُوبَنَا.

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
مُهْدَبٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
كُنَّا نَتَقَى الْكَلَامَ وَالْإِنْسَاطَ إِلَى بَسَائِنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ مَخَافَةَ أَنْ يُنْزَلَ فِيْنَا الْقُرْآنُ فَلَمَّا مَاتَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ تَكَلَّمْنَا.

۱۶۳۳: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَانَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ  
عَطَاءٍ الْعَجَلِيُّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ  
قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا وَجْهًا وَاجِدًا فَلَمَّا قُبِضَ  
نَظَرْنَا هَكَذَا وَهَكَذَا.

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَائِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ  
مُحَمَّدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ أَبِي  
وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ  
الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنِي مُضْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِنْتِ  
أَبِي أُمَيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ الْمُصَلِّيُ يُصَلِّي لَمْ يَغْدُ بَصْرُ  
أَحَدِهِمْ مَوْضِعَ قَدَمَيْهِ فَلَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ

اپنے رب کے کس قدر قریب ہو گئے۔ آہ میرے والد!  
جنت فردوس ان کا ٹھکانہ ہے۔ حماد کہتے ہیں کہ میں دیکھ  
رہا تھا کہ ثابت ہمیں یہ حدیث سناتے ہوئے رو رہے  
تھے حتیٰ کہ ان کی پسلیاں اوپر تلے ہو گئیں۔

۱۶۳۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے مدینہ کی ہر  
ہر چیز روشن ہو گئی اور جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی وفات ہوئی تو ہر چیز تاریک ہو گئی اور ہم نے تو ابھی  
آپ کی تدفین کے بعد ہاتھ بھی نہ جھاڑے تھے کہ دلوں  
میں تبدیلی محسوس ہونے لگی۔

۱۶۳۲: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول  
اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی عورتوں سے باتیں کرنے  
اور زیادہ کھیلنے سے بھی بچتے تھے اس خوف سے کہ کہیں  
ہمارے متعلق قرآن نازل نہ ہو جائے جب سے رسول  
اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو ہم باتیں کرنے لگے۔

۱۶۳۳: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے ہماری  
نگاہیں ایک ہی طرف لگی رہتی تھیں۔ آپ کے وصال  
کے بعد ہم ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

۱۶۳۴: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے عہد میں نمازی کی نگاہ نماز میں اپنے قدموں  
سے آگے نہ بڑھتی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کا انتقال ہوا تو اس کے بعد جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا تو  
اس کی نگاہ پیشانی کی جگہ سے آگے نہ بڑھتی پھر جب  
حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی انتقال ہو گیا اور

النَّاسُ إِذَا قَامَ أَحَدُهُمْ يُصَلِّي لَمْ يَغْزُ بِصِرَاحِهِمْ مَوْضِعَ جَبِيهِ فَتَوَلَّى أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ عُمَرُ فَكَانَ النَّاسُ إِذَا قَامَ أَحَدُهُمْ يُصَلِّي لَمْ يَغْزُ بِصِرَاحِهِمْ مَوْضِعَ الْقِبْلَةِ وَكَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَكَانَتِ الْفِتْنَةُ فَلَقَّتِ النَّاسَ يَمِينًا وَ شِمَالًا.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا تو لوگوں کی نگاہیں قبلہ کی طرف سے متجاوز نہ ہونیں (یعنی دائیں بائیں نہ دیکھتا) اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں فتنہ عام ہو گیا تو لوگ دائیں بائیں متوجہ ہونے لگے۔

۱۶۳۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثنا عُمَرُ بْنُ غَاصِمٍ ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ الطَّلِقُ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنٍ نُرْزِهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا قَالَ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتُ فَقَالَا لَهَا مَا يَكْنِيكَ فَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ قَالَتْ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ وَلَكِنْ أَيْكُنِي لِأَنَّ الرُّوحَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ قَالَ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا.

۱۶۳۵: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے وصال کے بعد ابو بکرؓ نے عمرؓ سے کہا: آؤ ہمارے ساتھ ام ایمنؓ سے مل کر آئیں جیسے رسول اللہ ان سے ملنے جایا کرتے تھے۔ انسؓ فرماتے ہیں جب ہم انکے پاس پہنچے تو رو پڑیں تو حضرات شیخین نے ان سے کہا کہ آپ روتی کیوں ہیں؟ اللہ کے ہاں رسول اللہ کے لئے خیر ہی خیر ہے۔ فرمانے لگیں مجھے یہ یقین ہے کہ اللہ کے ہاں رسول اللہ کیلئے خیر ہے لیکن میں اسلئے رورہی ہوں کہ اب آسمان سے وحی اترنا موقوف ہو گئی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ام ایمنؓ نے حضرات شیخینؓ کو بھی رلا دیا اور وہ بھی انکے ساتھ رونے لگے۔

۱۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثَرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنْ صَلَّاتُكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَى فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تُعَرِّضُ صَلَاتَنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ يَغْنَى بَلَيْتَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

۱۶۳۶: حضرت اوس بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: تمہارے افضل دنوں میں جمعہ کا دن ہے۔ اسی روز آدم پیدا ہوئے اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن بے ہوش کیا جائے گا۔ لہذا اس دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارا درود آپ کے سامنے کیسے لایا جائے گا؟ حالانکہ آپ گل کر مٹی ہو چکے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے بدنوں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَوَادٍ الْمِصْرِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عُمَرُ بْنُ الْعَارِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ

۱۶۳۷: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جمعہ کے روز

زید بن ایمن عن عبادة بن نسي عن أبي الدرداء رضي  
 الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ اكثروا الصلاة  
 على يوم الجمعة فإنه مشهود تشهد الملائكة وإن  
 أخذوا لن يصلوني على إلا عرضت على صلواته حتى يفرغ  
 منها قال قلت وبعث الموت قال وبعث الموت إن الله  
 حرم على الأرض أن تأكل أجساد الأنبياء فنبى الله حتى  
 يورث.

بکثرت درود پڑھا کرو کیونکہ اس روز فرشتے حاضر  
 ہوتے ہیں اور جو بھی مجھ پر درود بھیجے فرشتے اس کا درود  
 میرے سامنے لاتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ درود  
 سے فارغ ہو جائے۔ میں نے عرض کیا: آپ کے  
 وصال کے بعد بھی؟ فرمایا: موت کے بعد بھی اس لئے  
 کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کھانا حرام کر دیا۔  
 پس اللہ کا نبی زندہ ہے اور ان کو روزی دی جاتی ہے۔

## ۶: کِتَابُ الصَّیَامِ

## روزہ کا بیان

## پہلے: روزوں کی فضیلت

۱۶۳۸: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: انسان کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے آگے تک جتنا اللہ چاہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سوائے روزہ کے کہ وہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا آدمی اپنی خواہش اور غذا میری خاطر چھوڑتا ہے۔ روزہ رکھنے والے کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت اور بلاشبہ روزہ دار کے لئے اللہ کے ہاں مشک کی بو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۱۶۳۹: قبیلہ بنو عامر بن صعصعہ کے مطرف کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی نے ان کے پینے کے لئے دودھ منگوایا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں روزہ دار ہوں اس پر حضرت عثمان ثقفی نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: روزے دوزخ سے ایسے ہی ڈھال ہیں جیسے لڑائی میں تمہارے پاس ڈھال ہوتی ہے۔

۱۶۴۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے اس کو ریان کہا جاتا ہے قیامت کے روز پکار کر کہا جائے گا: روزہ دار کہاں ہیں؟ تو جو روزہ دار ہوں گے وہ اس دروازہ سے داخل ہوں

## ۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّیَامِ

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ يَقُولُ اللَّهُ إِلَّا الصَّوْمُ فَإِنَّهُ لِي وَ أَنَا أَجْزَى بِهِ يَذْعُ شَهْوَتَهُ وَ طَعَامَهُ مِنْ أَجْلِ الصَّائِمِ فَرَحَتَانِ فَرَحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَ فَرَحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَ لَخُلُوفٌ فِيهِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

۱۶۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمُبْرِيُّ أَنَا وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُبَيْرٍ أَنَّ مُطَرَّ قَامِنَ بَنِي عَامِرٍ بْنِ صَفْصَعَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيَّ دَعَا لَهُ بَلَنَ يَسْقِيهِ فَقَالَ مُطَرِّقُ ابْنِ صَائِمٍ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الصَّيَامُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجَنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ.

۱۶۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ ثنا ابْنُ أَبِي قُذَيْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرِّيَّانُ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ آيْنَ الصَّائِمُونَ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِينَ دَخَلَهُ وَ مَنْ دَخَلَهُ لَمْ

يُظَنُّ أَنْ يَذَّابَ

گے اور جو اس میں (ایک دفعہ) داخل ہوگا (پھر) کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا۔

### پای: ماہِ رمضان کی فضیلت

۱۶۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان بھر کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۶۳۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: رمضان کی پہلی شب شیاطین اور سرکش جنات کو قید کر دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ایک دروازہ بھی بند نہیں رہتا اور پکارنے والا پکارتا ہے اے خیر کے طالب آگے بڑھ اور اے شر کے طالب ٹھہر جا اور اللہ تعالیٰ بہت کو دوزخ سے آزاد فرماتے ہیں اور ایسا (رمضان کی) ہر رات ہوتا ہے۔

۱۶۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر افطار کے وقت اللہ تعالیٰ بہت سوں کو دوزخ سے آزاد فرماتے ہیں اور ایسا ہر شب ہوتا ہے۔

۱۶۳۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر یہ مہینہ آگیا اور اس میں ایک رات ہزار ماہ سے افضل ہے جو اس سے محروم ہو گیا وہ ہر خیر سے محروم ہو گیا اس کی بھلائی سے وہی محروم رہے گا جو واقعتاً محروم ہو۔

### ۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۶۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَ مَرُدَّةُ الْجِنَّ وَ غُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَ نَادَى مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اقْبَلْ وَ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلَّهِ عِتْقَاءُ مِنَ النَّارِ وَ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ.

۱۶۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلَّهِ عِنْدَ كُلِّ فِطْرِ عِتْقَاءُ وَ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ.

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ ثَنَا عِمْرَانُ لَقَطَانٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ خَضَرَكُمْ وَ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ مِنْهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرُ كُلَّهُ وَ لَا يُحْرَمُ خَيْرُهَا إِلَّا مُحْرَمٌ.

☆ خلاصہ الباب رمضان کی وجہ تسمیہ میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض حضرات نے فرمایا: کہ یہ ”روض“ سے مشتق ہے جس کے معنی شدید تپش اور گرمی کے ہیں اور جس سال اس مہینہ کا یہ نام رکھا گیا اس سال چونکہ یہ مہینہ شدید گرمی میں آیا تھا اس لیے اس کا نام رمضان رکھ دیا گیا اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے: ”لأنه يمرض الذنوب أي

بحرقہا“ پھر بعض حضرات کا کہنا یہ ہے کہ رمضان باری تعالیٰ کے اسماء گرامی میں سے ایک نام ہے۔ لہذا ”شہر رمضان“ کے معنی ہیں ”شہر اللہ“ اس لیے یہ نام ”شہر“ کی اضافت کے بغیر استعمال نہیں ہوتا اور اس بارے میں اہل لغت نے یہ کلیہ بیان کیا ہے کہ جو مبینہ حرف را سے شروع ہوتے ہیں یعنی رمضان ربیعین (ربیع الاول اور ربیع الثانی) اور جب ان کو لفظ ”شہر“ کا مضاف الیہ بنا کر استعمال کیا جاتا ہے اور باقی مہینوں میں اس کی پابندی نہیں کی جاتی۔ بعض علماء نے اس کو حقیقت پر محمول کیا ہے یعنی شیاطین وغیرہ کو آزاد نہیں رہنے دیا جاتا اور ان کو بند کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ابن منیر اور قاضی عیاض اسی کے قائل ہیں جبکہ علامہ توربشی وغیرہ نے اس کو نزول رحمت سے کنا یہ قرار دیا ہے اور حدیث باب کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ اس مہینے میں نیکی پر اجر و ثواب زیادہ ملتا ہے گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور خطاؤں سے درگزر کیا جاتا اور شیاطین کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ علامہ قرطبی نے ان دونوں اقوال میں سے پہلے قول کو ترجیح دی ہے لیکن یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ جب شیاطین کو بند کر دیا جاتا ہے تو اس مہینے میں لوگوں سے معاصی و ذنوب کا صدور کیونکر ہوتا ہے جبکہ آپ کے بیان کردہ مطلب کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس مہینے میں کوئی شخص بھی کسی گناہ کا مرتکب نہ ہو؟ علامہ قرطبی نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ معاصی و ذنوب کا سبب صرف شیاطین اور سرکش جنات ہی نہیں ہوتے بلکہ گناہوں کے اور بھی اسباب ہوتے ہیں۔ مثلاً نفس کا بہکاوا شیاطین البیہ کی صحبت عادات قبیحہ اور اپنی ذاتی خباثت لہذا شیاطین جہیہ کے بند کیے جانے سے معاصی اور ان کے اسباب کم تو ہو سکتے ہیں بالکل ختم نہیں ہو سکتے۔ اس کے علاوہ چونکہ گیارہ مہینے شیاطین انسانوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اس لیے ماہ مبارک میں ان کے بند ہونے کے باوجود ان کی صحبت کا اثر باقی رہتا ہے۔ اگرچہ کم ہو جاتا ہے جس طرح کہ گرم لوہا آگ سے نکالے جانے کے بعد بھی کافی دیر تک گرم رہتا ہے۔ اگرچہ اس کی حرارت بھی بتدریج کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

### ۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ

### بَابُ شَكِّ يَوْمِ رُوزَةِ

۱۶۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُمَرُو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَارٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يَشْكُ فِيهِ فَاتَى بَشَاةٌ فَتَسَخَى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ عُمَارٌ مَنْ صَامَ هَذَا الْيَوْمِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۱۶۳۵: حضرت صلہ بن زفر کہتے ہیں کہ ہم شک کے دن حضرت عمارؓ کے پاس تھے کہ ایک بکری (بھونی ہوئی) لائی گئی تو بعض لوگ سرک گئے اس پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے ایسے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۱۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَعْجِيلِ صَوْمِ يَوْمِ قَبْلِ الرُّوْيَةِ.

۱۶۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھنے سے ایک دن قبل روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشْقِيُّ ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمِيدٍ ثنا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ

۱۶۳۷: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان



القاسم ابی عبد الرحمن أنه سمع معاوية بن أبي سفيان  
على المنبر يقول كان رسول الله ﷺ يقول على المنبر  
قبل شهر رمضان الصيام يوم كذا وكذا ونحن  
متقدمون فمن شاء فليقدم ومن شاء فليتناخر.

سے قبل منبر پر فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کے روزے  
فلاں فلاں دن سے شروع ہوں گے اور ہم اس سے قبل  
(نقلی) روزہ رکھ رہے ہیں تو جو چاہے پہلے روزہ (نقلی)  
رکھے اور جو چاہے رمضان تک تاخیر کر لے۔

☆ خلاصۃ الباب یوم شک سے مراد میں شعبان ہے۔ اس دن میں اگر کوئی شخص اس خیال سے روزہ رکھے کہ ہو  
سکتا ہے کہ یہ دن رمضان کا ہو اور ہمیں چاند نظر نہ آیا ہو تو اس نیت سے روزہ رکھنا باتفاق ائمہ مکروہ تنزیہی ہے اور حدیث  
باب کا محل حنفیہ کے نزدیک یہی ہے۔ پھر اگر کوئی شخص کسی خاص دن نقلی روزہ رکھنے کا عادی ہو اور وہی دن اتفاق سے  
یوم شک ہو تو اس کے لیے ہیبت نفل روزہ رکھنا باتفاق جائز ہے اور اگر عادت کے بغیر کوئی شخص یوم شک میں ہیبت نفل  
روزہ رکھنا چاہے تو ائمہ ثلاثہ کے نزدیک یہ مطلقاً ناجائز ہے۔ حنفیہ کے نزدیک عوام کے لیے ناجائز اور خواص کے لیے  
جائز ہے۔

باب: شعبان کے روزے رمضان کے

۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصَالِ

روزوں کے ساتھ ملا دینا

شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ  
شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.

۱۶۳۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کو رمضان سے ملا دیتے  
تھے۔

۱۶۳۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ  
حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ زُبَيْعَةَ بْنِ  
الْغَارِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ  
كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ حَتَّى يَصِلَهُ بِرَمَضَانَ.

۱۶۳۹: حضرت ربیعہ غازی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق  
پوچھا تو فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان  
بھر روزے رکھ کر اسے رمضان سے ملا دیتے۔

☆ خلاصۃ الباب اس روایت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے علاوہ شعبان  
کے بھی تمام ایام میں مسلسل روزے رکھتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ عام معمول شعبان کے اکثر ایام میں روزے رکھنے کا  
تھا۔ اس میں اکثریت کو تمام شہر کا حکم دے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مَا يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ سے روایت  
کر دیا لیکن نفس الامر میں چونکہ آپ نہ تو شعبان کے پورے مہینے میں مسلسل روزے رکھتے تھے اور نہ ہی رمضان کے علاوہ  
کسی اور مہینے میں۔

۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ أَنْ

يَتَقَدَّمَ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ إِلَّا مَنْ صَامَ

صَوْمًا فَوَافِقَةً

۱۶۵۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْدَمُوا صِيَامَ رَمَضَانَ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَيَصُومُهُ.

۱۶۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا الْغَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا صَوْمَ حَتَّى يَجِيئَ رَمَضَانُ.

۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّهَادَةِ عَلَى رُؤْيَةِ

الْهَلَالِ

۱۶۵۲: حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ ثَنَا سَمَّاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَبْصُرْتُ الْهَلَالَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اتَّشَهَّدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُمْ يَا بِلَالُ! فَأَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا.

قَالَ أَبُو عَلِيٍّ هَكَذَا رِوَايَةُ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَرِوَاةُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَالَ قَنَادَى أَنْ يَقُومُوا وَأَنْ يَصُومُوا.

۱۶۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي عَمِيرٍ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي

بَابُ: رمضان سے ایک دن قبل روزہ رکھنا منع ہے

سوائے اس شخص کے جو پہلے سے کسی دن کا روزہ

رکھتا ہو اور وہی دن رمضان سے پہلے آجائے

۱۶۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزوں سے ایک دو دن پہلے روزہ مت رکھا کرو الا یہ کہ کوئی اس دن کا روزہ پہلے سے رکھتا ہو تو وہ رکھ سکتا ہے۔

۱۶۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نصف شعبان ہو جائے تو پھر رمضان آنے تک کوئی روزہ نہیں۔

بَابُ: چاند دیکھنے

کی گواہی

۱۶۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں ایک دیہات کے رہنے والے صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آج رات میں نے چاند دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے ہو؟ اُس نے عرض کیا: جی۔ ارشاد فرمایا: بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اٹھو اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ صبح روزہ رکھیں۔

۱۶۵۳: حضرت ابو عمیر بن انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میرے چچاؤں نے جو انصاری صحابی تھے یہ حدیث

غَمُومَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا  
أُغْمِيَ عَلَيْنَا هَلَالُ شَوَّالٍ فَأَصْبَحْنَا صِيَامًا فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ  
آخِرِ النَّهَارِ فَشَهِدُوا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمْ رَأَوْا الْهَلَالَ  
بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَفْطُرُوا وَأَنْ يَخْرُجُوا  
إِلَى عِيْدِهِمْ مِنَ الْغَدِ.

۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الرُّؤْيَةِ

وَأَفْطَرُوا الرُّؤْيَةِ

۱۶۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا  
رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطَرُوا فَإِنْ غَمَّ  
عَلَيْكُمْ فَأَفْطَرُوا لَهُ وَكَانَ بَنُ عُمَرَ يَصُومُ قَبْلَ الْهَلَالِ  
بِیَوْمٍ.

۱۶۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ  
فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطَرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا  
ثَلَاثِينَ يَوْمًا.

بیان کی کہ ایک بار (ابر کی وجہ سے) ہمیں شوال کا چاند  
دکھائی نہ دیا تو صبح ہم نے روزہ رکھا پھر اخیر دن میں چند  
سوار آئے اور نبی ﷺ کے سامنے یہ شہادت دی کہ کل  
انہوں نے چاند دیکھا تو نبی ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ  
روزہ افطار کر ڈالیں اور کل صبح عید کے لئے آجائیں۔

پاب: چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور چاند دیکھ کر

افطار (عید) کرنا

۱۶۵۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
نے فرمایا: جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو  
اور جب تم (عید کا) چاند دیکھو تو روزہ موقوف کر دو اور اگر  
کبھی ابر کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو حساب (کر کے  
تیس دن پورے) کر لو اور ابن عمرؓ (رمضان کا) چاند نظر آنے  
سے ایک دن قبل روزہ رکھا کرتے تھے (نفل کی نیت سے)۔

۱۶۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاند دیکھو تو  
روزے شروع کر دو اور چاند دیکھ کر ہی روزہ موقوف کرو  
اور اگر کبھی چاند دکھائی نہ دے تو تیس دن کے روزے  
پورے کر لو۔

نلاحظہ فرمائیے اس حدیث نے یہ صراحت فرمادی ہے کہ ثبوت ”شہر“ کا مدار ہلال کی روایت پر ہے نہ کہ اسکے وجود پر لہذا  
اس سے یہ ثابت ہوا کہ محض حسابات کے ذریعہ چاند کے افق پر ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کر کے ثبوت شہر نہیں ہو سکتا۔ اس کی واضح  
بل یہ ہے کہ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ اگر چاند تم پر مستور ہو جائے تو تیس دن پورے کر کے مہینہ ختم سمجھو۔ جس کا مطلب یہ  
ہے کہ اگر بادل وغیرہ کے حائل ہونے کی بناء پر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرنا ضروری ہیں۔ اس کے علاوہ حدیث باب  
آگے یہ الفاظ مروی ہیں: فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا۔ جس سے صاف واضح ہے کہ یہ اس صورت کا بیان ہے  
پانداً افق پر موجود ہو لیکن عارض کی وجہ سے نظر نہ آ سکتا ہو۔ ایسی صورت میں بھی تیس دن پورے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر  
ت نے ثبوت ہلال کا مدار حسابات پر اس لیے نہیں رکھا کہ اگر ایسا کیا جاتا تو اس سے صرف متمدن علاقے ہی فائدہ اٹھا سکتے  
زیہات اور جنگلوں میں رہنے والے اس سے مستفید نہیں ہو سکتے تھے حالانکہ شریعت سب کے لیے عام ہے۔ اس کے علاوہ  
حسابات کے طریقے خواہ کتنے ترقی یافتہ ہو جائیں لیکن ان میں غلطیوں کا امکان بہر حال موجود ہے۔

۱۶۵۸: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكِ  
الْمَزْنِيُّ ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا  
صُمْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسْعَاوُ عِشْرِينَ أَكْثَرُ  
مِمَّا صُمْنَا فَلَا بُدَّ

۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهْرِ الْعِيدِ      چاب: عید کے دونوں مہینوں کا بیان

۱۶۵۹: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مُسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شَهْرًا عَيْدٌ لَا يَنْقُضَانِ رَمَضَانُ وَ ذُو الْحِجَّةِ.

۱۶۵۹: حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عید کے دو مہینے رمضان اور ذی الحجہ کم نہیں ہوتے۔

۱۶۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمُقْرِئِيُّ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفِطْرُ يَوْمَ تَفْطِرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمَ تَضْحَوْنَ.

۱۶۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عید فطر اسی دن ہے جس دن تم (مسلمانوں کی جماعت) فطر کرو اور عید مناؤ اور عید الاضحیٰ اسی روز ہے جس روز تم قربانی کرو۔

☆ خلاصۃ السباب ☆ حدیث باب میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ راجح قول یہ ہے کہ یہ دونوں مہینے اگر عدد ایام کے اعتبار سے کم ہو جائیں تب بھی اجر و ثواب کے اعتبار سے کم نہیں ہوں گے۔

## ۱۰ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

۱۶۶۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ.

۱۶۶۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرَوةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ حُمْزَةُ الْأَسْلَمِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَصُومُ أَفَاصُومُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ ﷺ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ.

۱۶۶۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو غَابِرٍ خ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ هَارُونَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ قَالَا ثَنَا أَبُو أَبِي قُدَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ حَيَّانَ الْبَلَمَشَقِيِّ حَدَّثَنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ فِي الْيَوْمِ الْحَارِّ الشَّدِيدِ الْحَرِّ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُوَاخَةَ.

## ۱۱ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ

۱۶۶۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ السَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

۱۶۶۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

۱۶۶۶ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَائِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى التَّمِيمِيُّ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الشَّهَابِ عَنْ أَبِي

## پای: سفر میں روزہ رکھنا

۱۶۶۱ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا بھی اور چھوڑا بھی۔

۱۶۶۲ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں روزہ رکھتا ہوں کیا سفر میں بھی روزہ رکھوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاہو تو روزہ رکھ لو اور چاہو تو نہ رکھو۔

۱۶۶۳ : حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انتہائی سخت گرمی کا دن تھا حتیٰ کہ گرمی کی شدت سے لوگ سر پکڑ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی بھی روزہ دار نہ تھا۔

## پای: سفر میں روزہ موقوف کر دینا

۱۶۶۴ : حضرت کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

۱۶۶۵ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

۱۶۶۶ : حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَائِمٌ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

فرمایا: سفر میں رمضان کا روزہ رکھنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ حضر میں روزہ چھوڑنے والا۔

☆ خلاصۃ الباب اس بات پر اتفاق ہے کہ سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ افضل کیا ہے؟ امام ابو حنیفہ امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک روزہ رکھنا افضل ہے لیکن شدید مشقت کا اندیشہ ہو تو افطار افضل ہے۔ امام احمد اور امام اسحاق کے نزدیک سفر میں مطلقاً افطار افضل ہے۔ عملاً بالرحمۃ امام اوزاعی کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام شافعی کی بھی ایک روایت یہی ہے اور بعض اہل ظاہر کا مسلک یہ ہے کہ سفر میں روزہ علی الاطلاق ناجائز ہے۔ ان کا استدلال حدیث باب میں لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ ہے۔

جمہور ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روزہ رکھنا ثابت ہے پھر جمہور کے نزدیک حدیث باب اور لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ دونوں اسی صورت میں محمول ہیں جبکہ شدید مشقت کا اندیشہ ہو چنانچہ حدیث باب میں تو یہ تصریح موجود ہے ہي ان الناس شق عليهم الصيام اور جہاں تک صحیح بخاری کی روایت کا تعلق ہے سو وہ ایک ایسے شخص کے بارے میں ہے جو سفر میں روزہ رکھ کر لب ذم آگیا تھا اور ناقابل برداشت مشقت کی صورت میں سفر میں افطار کی فضیلت کے ہم بھی قائل ہیں۔

## ۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ لِلْحَامِلِ وَالْمَرْضِعِ

### باب: حاملہ اور دودھ پلانے والی کے لئے روزہ موقوف کر دینا

۱۶۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا نَسَا وَ كَيْفَ عَنْ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ (وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ) قَالَ غَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ أَدْنُ فَكُلْ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ اجْلِسْ أَحَدُكَ عَنِ الصُّوْمِ أَوْ الصِّيَامِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ وَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَالْحَامِلِ وَالْمَرْضِعِ الصُّوْمِ أَوْ الصِّيَامِ وَاللَّهُ لَقَدْ قَالََهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْتَاهُمَا أَوْ أَحَدَهُمَا فَيَالْهَفَ نَفْسِي فَيَلَّا كُنْتُ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۶۷: حضرت انس بن مالک جو بنو عبد الاشہل یا بنو عبد اللہ بن کعب میں سے تھے سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی سوار فوج نے ہم پر لشکر کشی کی تو میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صبح کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا: قریب آ جاؤ اور کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا: میرا روزہ ہے۔ فرمایا: بیٹھو میں تمہیں روزے کے متعلق بتاؤں۔ اللہ عزوجل نے مسافر کے لئے آدھی نماز معاف فرمادی اور مسافر اور حاملہ اور دودھ پلانے والی کو روزے معاف فرمادیئے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ نے یہ دونوں باتیں فرمائیں یا ان میں سے ایک بات فرمائی۔ ہائے افسوس مجھ پر کاش میں رسول اللہ کے ساتھ کھانا کھانے کا شرف حاصل کر لیتا

وسلم۔

(اور روزہ کی بعد میں قضا کر لیتا)۔

۱۶۶۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ  
بَذْرِ عَنْ الْجَرِيرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْحَبْلَى الَّتِي تَخَافُ عَلَى نَفْسِهَا  
أَنْ تَفْطِرَ وَلِلْمَرْضِعِ الَّتِي تَخَافُ عَلَى وَلَدِهَا.

۱۶۶۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حاملہ جسے اپنی جان کا اندیشہ ہو اور دودھ پلانے والی جسے اپنے بچہ کا اندیشہ ہو روزہ چھوڑنے کی اجازت دی۔

**☆ خلاصہ الباب** حاملہ اور مرضعہ عورت کے بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ اگر ان کو اپنے نفس پر کسی قسم کا خطرہ ہو تو ان کے لیے افطار کرنا جائز ہے۔ اس صورت میں وہ دونوں بعد میں روزوں کی قضاء کریں گے اور ان پر فدیہ نہ ہوگا۔

کالمريضی الخائف علی النفس۔ یہاں تک کی بات میں اتفاق ہے۔ پھر اگر روزہ رکھنے سے حاملہ کو اپنے جنین اور مرضعہ کو اپنے وضع کے بارے میں کوئی خطرہ ہو تو اس صورت میں بھی ان دونوں کے لیے افطار کرنا باتفاق جائز ہے پھر ان میں اختلاف ہے امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک اس صورت میں ان کے ذمہ صرف قضاء لازم ہوگی۔ امام اوزاعی، سفیان ثوری اور ابو عبیدہ، ابو ثور، عطاء، حسن بصری، زہری، ربیعہ، نخعی، ضحاک اور سعید بن جبیر کا مسلک بھی یہی ہے۔ ان حضرات کی دلیل حدیث باب ہے جس میں فدیہ طعام کا کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ایسی صورت میں یہ دونوں قضاء بھی کریں گے اور فدیہ بھی دیں گے۔ حضرت ابن عمر اور مجاہد سے یہی مروی ہے۔ امام مالک سے بھی ایک روایت یہی ہے جبکہ امام مالک کی دوسری روایت اور حضرت لیث کا مسلک یہ ہے کہ حاملہ قضاء کرے گی لیکن اس کے ذمہ فدیہ نہیں ہے جبکہ مرضعہ کے ذمہ قضاء بھی ہے اور فدیہ بھی اور امام اسحاق کے نزدیک ان کے ذمہ فدیہ طعام تو ہے لیکن قضاء نہیں۔ حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور ابن جبیر سے بھی یہی مروی ہے۔ واللہ اعلم۔

## ۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ

## باب: رمضان کی قضا

۱۶۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ  
عُمَرَو بْنِ دِينَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنْ كَانَ لَيَكُونُ عَلَى الصَّيَامِ مِنْ  
شَهْرِ رَمَضَانَ فَمَا أَقْضِيهِ حَتَّى يَجِيئُ شَعْبَانُ.

۱۶۶۹: حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا کہ میرے ذمہ رمضان کے روزے باقی ہوتے تھے ابھی ان کی قضا بھی نہیں کی ہوتی تھی کہ شعبان آ جاتا۔

۱۶۷۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ  
غُنَيْدَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا  
نَحْبِصُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصُّومِ.

۱۶۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ماہواری آتی تو آپ ہمیں روزے قضاء رکھنے کا حکم دیتے۔

## ۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ مَنْ أَفْطَرَ

### يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ

## بَابُ: رَمَضَانَ کا روزہ

### توڑنے کا کفارہ

۱۶۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْبَقَ رَقَبَةً قَالَ لَا أَجِدُ قَالَ صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَطِيقُ قَالَ اطْعِمْ سِتِّينَ مَسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ قَالَ أَجْلِسْ فَجَلِسْ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا ابْنِي بِمَكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقُ فَقَالَ أَذْهَبُ فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَا بَتْنَهَا أَهْلُ بَيْتِ أَخَوُجَ إِلَيْهِ مَنَّا قَالَ فَاَنْطَلِقْ فَاطْعِمُهُ عِيَالَكَ.

حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ فَقَالَ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ.

۱۶۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ لَمْ يُجْزِهِ صِيَامُ الشَّهْرِ.

۱۶۷۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے: میں تباہ ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم کس طرح ہلاک ہو گئے؟ عرض کیا: رمضان میں اپنی اہلیہ سے صحبت کر بیٹھا۔ نبیؐ نے فرمایا: ایک غلام آزاد کر دو۔ عرض کیا: میرا اتنا مقدور نہیں۔ فرمایا: مسلسل دو ماہ روزے رکھو۔ عرض کیا: مجھ میں اتنی ہمت نہیں۔ فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ عرض کیا: اسکی بھی استطاعت نہیں۔ فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گئے اتنے میں ایک ٹوکرا کہیں سے آیا۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ یہ صدقہ کر دو۔ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اُس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق دے کر بھیجا مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ اسکا ضرورت مند نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اس کی جگہ ایک روزہ بھی رکھو۔

۱۶۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بلا عذر رمضان کا ایک روزہ بھی توڑ دے تو زمانہ بھر کے روزے اس کو کافی نہ ہوں گے۔

خلاصہ الباب ☆ احناف کے نزدیک روزہ خواہ کسی بھی صورت سے عمدتاً توڑا جائے بہر صورت میں کفارہ واجب ہے لیکن امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک یہ کفارہ صرف اُس شخص پر واجب ہے جس نے روزہ جماع کے ذریعے توڑا ہو۔ کھانے پینے پر نہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ کفارہ کا حکم خلاف قیاس ہے لہذا اپنے مورد پر منحصر رہے گا اور اس کا مورد جماع ہے جبکہ کھانے پینے میں کفارہ کا وجوب کسی حدیث سے ثابت نہیں اور قیاس سے اس کو ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ کھانے پینے میں کفارہ کا حکم ہم قیاس سے ثابت نہیں کرتے بلکہ حدیث باب کی دلالت النص سے ثابت کرتے ہیں کیونکہ حدیث باب کو سننے والا ہر شخص اس نتیجے پر پہنچے گا کہ وجوب کفارہ کی علت روزہ کا توڑنا ہے اور یہ علت کھانے پینے



میں بھی پائی جاتی ہے اور اس علت کے استراج کے لیے چونکہ اجتہاد و استنباط کی ضرورت نہیں بلکہ محض علم لغت اس کے لیے کافی ہے اس لیے یہ قیاس نہیں بلکہ دلالت النص ہے۔ سنن دارقطنی کی ایک روایت سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے جس میں مروی ہے کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ اس نے کہا میں نے رمضان کا روزہ محمد اتوڑا تو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلام آزاد کر۔ اسی روایت کے الفاظ اس پر دال ہیں کہ وجوب کفارہ کا اصل مدار ظاہر روزہ توڑنے کی وجہ سے ہے خواہ کسی بھی طریقہ سے ہو۔ اس حدیث کے ظاہر سے استدلال کر کے بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عمار رمضان کا روزہ چھوڑ دے تو اس کی قضاء نہیں کیونکہ صوم دہر بھی اس کی حلائی نہیں کر سکتا۔ امام بخاریؒ کی صحیح سے بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اسی مسلک کے قائل ہیں۔

جمہور کے نزدیک صوم رمضان کی قضاء واجب ہے اور اس سے ذمہ ساقط ہو جاتا ہے۔ اگر چہ ادا والا ثواب اور فضیلت حاصل نہیں ہوتی۔ چنانچہ حدیث باب کا مطلب جمہور کے نزدیک یہی ہے کہ ثواب اور فضیلت کے لحاظ سے صوم دہر بھی رمضان کے روزہ کی برابری نہیں کر سکتا۔ پھر یہ تفصیل اُس وقت ہے جبکہ حدیث باب کو صحیح مانا جائے ورنہ اس کی سند پر بھی کلام ہے کیونکہ اس کے راوی ابوالسوطس مجہول ہیں۔

### ۱۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَفْطَرَ نَاسِيًا

### باب: بھولے سے افطار کرنا

۱۶۷۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ غَوْفٍ عَنْ خَلَّاسٍ وَ مُحَمَّدٍ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا وَ هُوَ صَائِمٌ فَلَيْتُمْ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَ سَقَاهُ.

۱۶۷۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو روزہ میں بھولے سے کھالے تو وہ اپنا روزہ مکمل کر لے یہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا۔

۱۶۷۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمٍ غِيَمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ. قُلْتُ لِهِشَامٍ أَمَرُوا بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ فَلَا بُدَّ مِنْ ذَلِكَ.

۱۶۷۴ : حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابر کے روز ہم نے روزہ افطار کر لیا تو (چند ساعت بعد) سورج نکل آیا۔ ابو اسامہ کہتے ہیں میں نے ہشام سے کہا کہ پھر لوگوں کو قضا رکھنے کا حکم دیا گیا؟ کہنے لگے اور چارہ ہی کیا تھا۔

### ۱۶ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَقِي

### باب: روزہ دار کو قے آجائے

۱۶۷۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَعْلَى وَ مُحَمَّدُ ابْنَا عُتَيْبَةَ الطَّنَافِيسِيُّ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مُرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ فَضَالَ بْنَ عُتَيْبَةَ الْأَنْصَارِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فِي يَوْمٍ

۱۶۷۵ : حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اس دن جس دن آپ روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ نے برتن منگوایا اور پانی پیا۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول آج کے

كَانَ يَصُومُهُ فَعَدَا بِانَاءٍ فَشَرِبَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! اِنَّ هَذَا يَوْمٌ كُنْتَ تَصُومُهُ قَالَ اَجَلٌ وَلَكِنِّي فُتْتُ

روز تو آپ کا روزہ رکھنے کا معمول تھا؟ فرمایا: جی ہاں لیکن میں نے قے کی تھی۔

۱۶۷۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنَا غَيْدُ اللَّهِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ أَبُو الشَّعْنَاءِ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَ مَنْ اسْتَقَاءَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ

۱۶۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو خود بخود (دوران روزہ) قے آجائے اُس پر تو قضا نہیں ہے اور جو عمد اُتے کرے تو اُس پر (روزہ کی) قضا ہے۔

**خلاصۃ الباب** ☆ ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر خود بخود قے آئے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا اور اگر قصد اُتے کی جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے البتہ حنفیہ کے ہاں اس بارے میں تفصیل ہے۔ چنانچہ علامہ ابن نجیم نے البحر الرائق میں قے کی بارہ صورتیں بیان کی ہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ قے یا خود آئی ہوگی یا قصد الائی گئی ہوگی دونوں صورتوں میں منہ بھر کے ہوگی یا نہیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک صورت میں یا وہ خارج ہوگئی ہوگی یا خود بخود واپس ہوگئی ہوگی یا قصد اُتے سے واپس کر لیا گیا ہوگا یہ کل بارہ صورتیں ہوں گی۔ صاحب "بحر" فرماتے ہیں کہ ان میں سے صرف دو صورتیں ناقض صوم ہیں۔ ایک یہ کہ منہ بھر کے قے ہو اور صائم اس کو لوٹالے۔ دوسرے یہ کہ عمد اُتے بھر کے قے کرے۔ باقی صورتیں مفید صوم نہیں۔

باب: روزہ دار کے لئے مسواک کرنا

اور سرمہ لگانا

۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّوَاكِ

وَالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

۱۶۷۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدَّبُ عَنْ مُجَالِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ غَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ خَيْرِ خِصَالِ الصَّائِمِ السَّوَاكُ

۱۶۷۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ دار کی بہترین خصلت مسواک کرنا ہے۔

۱۶۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو الثَّقَلِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْجَنْصِيُّ ثَنَا بَقِیَّةُ ثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُروَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَائِشَةَ قَالَتْ أَكْتَحَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ

۱۶۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سرمہ لگایا۔

**خلاصۃ الباب** ☆ حدیث باب سے روزہ میں مسواک کا مطلقاً جواز بلکہ استحباب معلوم ہوتا ہے اور یہی حنفیہ کا مسلک ہے جبکہ بعض فقہاء نے روزہ میں مسواک کو مکروہ کہا ہے۔ بعض نے زوال کے بعد بعض نے عصر کے بعد اور بعض نے تر مسواک کو مکروہ اور خشک کو جائز کہا ہے لیکن حدیث باب ان سب کے خلاف حجت ہے۔ ان حضرات کا مشترک استدلال یہ ہے کہ مسواک سے بوجاتی رہے گی جو حدیث کے منشاء کے خلاف ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس حدیث کا منشاء یہ نہیں کہ اس بو کو باقی رکھنے اور اس کے تحفظ کی کوشش کی جائے بلکہ اس کا منشاء یہ ہے کہ لوگ روزہ دار سے گفتگو کرنے سے

اس کی بوکی بناء پر نہ کترائیں اور اُسے برانہ سمجھیں۔ نیز آنکھوں میں سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ سرمہ کی سیاہی تھوک میں نظر آنے لگے۔ اسی طرح آنکھوں میں دوا ڈالنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ حلق میں اس کا ذائقہ محسوس ہونے لگے۔

### باب: روزہ دار کو کچھنے لگانا

### ۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

۱۶۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔

۱۶۷۹: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ وَدَاوُدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثَنَا مُعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجُومُ.

۱۶۸۰: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ کچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔

۱۶۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ شَيْهَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو قَلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ حَدَّثَهُ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجُومُ.

۱۶۸۱: دوسری روایت میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ کے ساتھ بقیع کے قریب جا رہے تھے۔ ایک شخص پر گزر رہا تھا جو کچھنے لگوار ہاتھ رمضان کی اٹھارہویں تاریخ تھی تو رسول اللہ نے فرمایا: کچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔

۱۶۸۱: حَدَّثَنَا وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ شَدَادَ بْنَ أَوْسٍ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِيعِ فَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ الشَّهْرِ ثَمَانِي عَشْرَةَ لَيْلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجُومُ.

۱۶۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیک وقت) احرام اور روزے کی حالت میں کچھنے لگوائے۔

۱۶۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَصِيلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَفْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اخْتَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ.

**خلاصہ الباب ☆** روزہ کی حالت میں کچھنے لگانے یا لگوانے کے بارہ میں اختلاف ہے۔ امام احمد اور امام اسحاق وغیرہ کے نزدیک وہ مفسد صوم ہے۔ صرف قضاء واجب ہے کفارہ نہیں۔ امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی اور جمہور ائمہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ حجامت (کچھنے لگانے، لگوانے) سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور نہ مکروہ ہوتا ہے۔ حدیث باب کا جواب یہ ہے کہ یہ عمل روزہ دار کو افطار کے قریب کر دیتا ہے۔ کچھنے لگانے والے کو اس لیے کہ وہ خون چوستا ہے اور خون کے حلق میں چلے جانے کا ڈر ہے اور لگوانے والے کو اس لیے کہ کمزوری طاری ہو جاتی ہے۔

## ۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

پاب: روزہ دار کے لئے بوسہ لینے کا حکم

۱۶۸۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ صیام میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۱۶۸۴: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے اور تم میں سے کون اپنی خواہش پر ایسا اختیار رکھتا ہے۔ جیسا رسول اللہ ﷺ اپنی خواہش پر اختیار رکھتے تھے۔

۱۶۸۵: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کے حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۱۶۸۶: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مرد اپنی بیوی کا بوسہ لے جبکہ دونوں روزہ دار ہوں تو کیسا ہے؟ فرمایا: دونوں نے افطار کر لیا۔

☆ خلاصۃ الباب: روزہ دار کے لیے قبلہ کا کیا حکم ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں: (۱) بلا کراہت جائز ہے بشرطیکہ روزہ دار کو اپنے نفس پر اعتماد ہو کہ اس کا یہ عمل مفہمی الی الجماع نہ ہوگا اور ایسے اندیشے کی صورت میں مکروہ ہے۔ امام ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ سفیان ثوریؒ اور امام اوزاعیؒ رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ علام خطابیؒ نے امام مالکؒ کا بھی یہی مسلک نقل کیا ہے۔ (۲) مطلقاً مکروہ ہے کسی قسم کا اندیشہ ہو یا نہ ہو۔ امام مالکؒ کی مشہور روایت یہی ہے۔ (۳) مطلقاً جائز ہے۔ امام احمدؒ امام احنقؒ اور داؤد ظاہریؒ رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## ۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

پاب: روزہ دار کے لئے بیوی کے ساتھ لیٹنا

۱۶۸۷: حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ جناب اسودؓ اور مسروقؓ عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ رسول اللہ روزہ کی حالت میں اپنی ازواج کے ساتھ لیٹ جاتے تھے؟ فرمانے لگیں ایسا بھی کر لیتے تھے لیکن وہ تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو رکھتے تھے۔

۱۶۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَوَّاحِ قَالَا نَأَى أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْبَلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ.

۱۶۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَأَى عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَأَيْتُكُمْ إِرْبُهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ.

۱۶۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا نَأَى أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَكْلٍ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

۱۶۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَأَى الْقُضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ الضَّبِّيِّ عَنْ مَيْمُونَةَ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَلَّ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ رَجُلٍ قَبْلَ امْرَأَتِهِ وَهُمَا صَائِمَانِ قَالَ قَدْ أَفْطَرَ.

۱۶۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَأَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ دَخَلَ الْأَسْوَدُ وَ مَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقَالَا أَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ كَانَ يَفْعَلُ وَ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِأَرْبِهِ.

۱۶۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ قُتَابِيُّ عَنْ غُثَّاءَ بْنِ الشَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِصَ لِلْكَبِيرِ الصَّائِمِ فِي الْمُبَاشَرَةِ وَتُكْرَهُ لِلشَّابِّ بِهِ۔

۱۶۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عمر روزہ دار کے لئے اس کی رخصت ہے اور جوان کے لئے مکروہ ہے۔

**خلاصۃ الباب ☆** یہاں مباشرت سے مراد مباشرتِ فاحشہ نہیں بلکہ مطلق لمس ہے اور تعبیل کی طرح لمس بھی اُس شخص کے لیے جائز ہے جسے اپنے اوپر بھروسہ ہو کہ اس سے آگے نہیں بڑھے گا۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ارشاد: "وكان ملكه لاربه" سے معلوم ہوتا ہے۔ یہاں پر واضح رہے کہ "ارب" بفتح الهمزة والراء کے معنی حاجت کے ہیں۔ اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ آپ اپنی حاجاتِ نفس کو سب سے زیادہ قابو میں رکھنے والے تھے۔ "ارب" بکسر الهمزة وسكون الراء عضو کے معنی میں آتا ہے۔ اس حدیث میں روایتیں دونوں ہیں لیکن پہلی روایت راجح اور اوفق بالارب ہے۔

پہلے: روزہ دار کا غیبت اور بیہودہ گوئی

۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغِيْبَةِ

میں مبتلا ہونا

وَالرَّفَثُ لِلصَّائِمِ

۱۶۸۹: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَاهِعٍ تَنَاوَعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْجَهْلِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَا حَاجَةَ لِلَّهِ فِي أَنْ يَدْعُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ۔

۱۶۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جھوٹی بات، جہالت اور جہالت پر چلنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اُس کے اس کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

۱۶۹۰: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَاهِعٍ تَنَاوَعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُبُّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَرُبُّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا الشَّهْوُ۔

۱۶۹۰: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے روزہ داروں کو روزہ میں بھوک کے علاوہ کچھ حاصل نہیں اور بہت سے (رات کو) قیام کرنے والوں کو جاگنے کے علاوہ کچھ حاصل نہیں۔

۱۶۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبِيحِ أَنبَاءًا جَرِيرًا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَزِفُّ وَلَا يَجْهَلُ وَإِنْ جَهِلَ عَلَيْهِ أَخَذَ فَلْيَقُلْ إِنِّي أَعْرُؤُ صَائِمٍ۔

۱۶۹۱: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہو تو بے ہودگی اور جہالت سے باز رہے اور اگر کوئی اس کے ساتھ جہالت کی بات کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

**خلاصۃ الباب ☆** علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ غیبت چغل خوری اور جھوٹ جیسے گناہ کبیرہ سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے یا نہیں؟ جمہور ائمہ عدم فساد کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ باتیں اگرچہ کمالِ صوم کے منافی ہیں لیکن مفسد نہیں البتہ سفیان ثوری کے بارے میں منقول ہے کہ وہ غیبت سے فسادِ صوم کے قائل ہیں۔ غالباً حضرت سفیان ثوری کا استدلال حدیث باب سے ہے اور قیاس سے بھی ظاہر ان کے مسلک کی تائید ہوتی ہے۔ اس لیے کہ اکل و شرب اپنی

ذات کے اعتبار سے مباح ہیں اور روزے میں عارضی طور پر ممنوع ہو جاتے ہیں جبکہ غیبت اپنی ذات ہی کے اعتبار سے حرام ہے اور روزے میں اس کی قباحت مزید بڑھ جاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے ہاں روزے کے مقبول ہونے کے لیے ضروری ہے کہ آدمی کھانا پینا چھوڑنے کے علاوہ معصیات و منکرات سے بھی اور زبان و دہن اور دوسرے اعضاء سے بھی حفاظت کرے۔ اگر کوئی شخص روزہ رکھے اور گناہ کی باتیں اور گناہ والے اعمال کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے روزے کی کوئی پرواہ نہیں۔

## ۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّحُورِ

## بَابُ: سَحْرِی کا بیان

۱۶۹۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ أَنَّنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً.

۱۶۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

۱۶۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو غَامِرٍ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اسْتَعِينُوا بِطَعَامِ السُّحْرِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ وَبِالْقِيلُولَةِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ.

۱۶۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کے کھانے سے دن کے روزے میں اور دوپہر کو سو کر تہجد کی نماز میں مدد حاصل کرو۔

**خلاصہ الباب ☆** سحری میں برکت کا ایک ظاہری اور عمومی پہلو تو یہ ہے کہ اس کی وجہ سے روزہ دار کی صحت کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور روزہ رکھنا زیادہ ضعف کا باعث اور زیادہ مشکل نہیں ہوتا اور دوسرا ایمانی اور دینی پہلو یہ ہے کہ اگر سحری کھانے کا رواج نہ رہے یا امت کے اکابر اور خواص سحری نہ کھائیں تو اس کا خطرہ ہے کہ عوام اس کو شریعت کا حکم یا کم از کم غیر افضل سمجھنے لگیں اور اس طرح شریعت کے مقررہ حدود میں فرق رہ جائے۔ اگلی امتوں میں اسی طرح تحریفات ہوئی ہیں تو سحری کی ایک برکت اور اس کا ایک بڑا دینی فائدہ یہ بھی ہے کہ وہ اس قسم کی تحریفات سے حفاظت کا ذریعہ ہے اور اس لیے وہ اللہ کو محبوب اور اس کی رضا و رحمت کا باعث ہے۔ مسند احمد میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ سحری میں برکت ہے اسے ہرگز نہ چھوڑو۔ اگر کچھ نہیں تو اس وقت پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیا جائے کیونکہ سحری میں کھانے پینے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت فرماتا ہے اور فرشتے ان کے لیے دعائے خیر کرتے ہیں۔

## ۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَاخِيرِ السُّحُورِ

## بَابُ: سحری دیر سے کرنا

۱۶۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كُمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدَرُ

۱۶۹۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کا کھانا کھایا پھر نماز کے لئے اٹھے (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا ان کے درمیان کتنا وقفہ تھا۔ فرمایا پچاس

قِرَاءَةُ خَمْسِينَ آيَةً

آیات کی تلاوت کے بقدر۔

۱۶۹۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَصِيمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ خُذَيْفَةَ قَالَ تَسْحَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هُوَ النَّهَارُ إِلَّا إِنْ الشَّمْسُ لَمْ تَطْلُعْ.

۱۶۹۵: حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی دن ہو گیا تھا بس سورج نہیں نکلا تھا۔

۱۶۹۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ الثَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَمْنَعُنْ أَحَدُكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدِّنُ لِنَتَبَةِ قَائِمِكُمْ وَلِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَلَكِنْ هَكَذَا يَغْتَرِضُ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ.

۱۶۹۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال کی اذان تم میں سے کسی کو سحری سے نہ روکے وہ اس لئے اذان دیتے ہیں کہ سونے والا بیدار ہو جائے اور جو نماز پڑھ رہا ہو وہ لوٹ جائے (اور سحری کھالے) اور فجر یہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے آسمان کے کناروں میں چوڑائی میں ( نمودار ہونے والی روشنی)۔

**خلاصہ الباب ☆** یہ حدیث بظاہر قرآن کی نص کے معارض ہے کیونکہ اسکے مطابق صبح صادق کے بعد کھانا جائز ہے اس کے لیے جواب کئی طرح سے دیا گیا ہے ایک یہ کہ یہ بطور مبالغہ کے کہا یعنی دن اسی وقت قریب ہو گیا تھا اور دن سے مراد صبح صادق ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ ابتدائی اسلام کا ذکر ہے جب طلوع آفتاب تک سحری کھانا درست تھا۔ اس کے بعد یہ آیت: ﴿فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ اُتری تو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

باب: جلد افطار کرنا

۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

۱۶۹۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي خَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ.

۱۶۹۷: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔

۱۶۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ فَإِنَّ الْيَهُودَ يُؤَخَّرُونَ.

۱۶۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے تم افطار میں جلدی کیا کرو کیونکہ یہود افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔

**خلاصہ الباب ☆** یعنی اس امت کے حالات اسی وقت تک اچھے رہیں گے جب تک کہ افطار میں تاخیر نہ کرنا بلکہ جلدی کرنا اور سحری میں جلدی نہ کرنا بلکہ تاخیر کرنا اس کا طریقہ اور طرز عمل رہے گا۔ اس کا راز یہ ہے کہ افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر کرنا شریعت کا حکم اور اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اور اس میں عام بندگان خدا کے لیے سہولت اور آسانی

نہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نگاہِ کرم کا ایک مستقل وسیلہ ہے۔ اس لیے امت جب تک اس پر عامل رہے گی وہ اللہ تعالیٰ کی نظرِ کرم کی مستحق رہے گی اور اس کے حالات اچھے رہیں گے اور اس کے برعکس افطار میں تاخیر اور سحری میں جلدی کرنے میں چونکہ اللہ کے تمام بندوں کے لیے مشقت ہے اور یہ ایک طرح کی بدعت ہے اور یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے اس لیے وہ اس امت کے لیے بجائے رضا اور رحمت کے اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہے۔ اس واسطے جب امت اس طریقے کو اپنائے گی تو اللہ تعالیٰ کی نظرِ کرم سے محروم ہوگی اور اس کے حالات بگڑیں گے۔ افطار میں جلدی کا مطلب یہ ہے کہ جب آفتاب غروب ہونے کا یقین ہو جائے تو پھر تاخیر نہ کی جائے اور اسی طرح سحری میں تاخیر کا مطلب یہ ہے کہ صبح صادق سے بہت پہلے سحری نہ کھائی جائے بلکہ جب صبح صادق کا وقت قریب ہو تو اس وقت کھایا پیا جائے۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور تھا۔

چاپ: کس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے؟

۱۶۹۹: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرنے لگے تو کھجور سے افطار کرے۔ اگر کھجور میسر نہ ہو تو پھر پانی سے افطار کر لے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

چاپ: رات سے روزہ کی نیت کرنا اور

نقلی روزہ میں اختیار

۱۷۰۰: حضرت حصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو رات سے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں۔

۱۷۰۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ آتے اور فرماتے تمہارے پاس کچھ ہے۔ میں عرض کرتی نہیں۔ آپ فرماتے پھر میرا روزہ ہے اور اپنے روزے پر قائم رہے پھر کوئی چیز ہمارے ہاں ہدیہ آتی تو آپ روزہ افطار کر لیتے۔ فرماتی ہیں کہ کبھی آپ روزہ رکھنے کے

۲۵: بَابُ مَا جَاءَ عَلَى مَا يَسْتَحِبُّ الْفِطْرُ

۱۶۹۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ غَاثِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّيَّانِ أُمِّ الرَّايِحِ بِنْتِ ضَلَيْعٍ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْطُرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَفْطُرْ عَلَى الْمَاءِ فَإِنَّهُ طَهُورٌ.

۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَرْضِ الصَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ

وَالْخِيَارِ فِي الصَّوْمِ

۱۷۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْفِطْرَانِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ خازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ.

۱۷۰۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثنا شَرِيكَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَوْلُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ فَيَقِيمُ عَلَى صَوْمِهِ ثُمَّ يُهْدِي لَنَا شَيْءً فَيَفْطِرُ قَالَتْ وَ



رُبَّمَا صَامَ وَافْطَرَ قُلْتُ كَيْفَ ذَا؟ قَالَتْ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا  
مَثَلُ الَّذِي يَخْرُجُ بِصَدَقَةٍ فَيُعْطِي بَغْضًا وَيُمْسِكُ  
بَغْضًا۔ بعد توڑ بھی دیتے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا  
یہ کیوں؟ فرمانے لگیں یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی صدقہ کے  
لئے کچھ نکالے پھر کچھ دے دے اور کچھ روک لے۔

☆ خلاصہ الباب اس حدیث کی بناء پر امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ روزہ خواہ فرض ہو یا نفل یا واجب بہر صورت صبح صادق سے پہلے پہلے نیت کرنا ضروری ہے۔ صبح صادق کے بعد نیت کرنے سے روزہ نہیں ہوگا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ فرائض و واجبات کا تو یہی حکم ہے لیکن نوافل میں نصف نماز سے پہلے پہلے نیت کی جاسکتی ہے۔ امام احمدؒ، امام احنوفؒ بھی فرض روزہ میں تمییز نیت کے قائل ہیں۔ جبکہ امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحابؒ نیز سفیان ثوریؒ اور ابراہیم نخعیؒ وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ صوم رمضان نذر معین اور نفل روزوں میں سے کسی میں بھی تمییز نیت ضروری نہیں اور ان تمام میں نصف النہار سے پہلے پہلے نیت کی جاسکتی ہے۔ البتہ صرف صوم قضاء اور نذر غیر معین میں رات سے نیت کرنا واجب ہے اور حدیث باب حنفیہ کے نزدیک انہی آخری دو صورتوں قضاء یا نذر غیر معین پر معمول ہے جبکہ نفل روزوں کے بارے میں حنفیہ کا استدلال اگلی حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث: ((قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هل عندكم شيء قالت قلت لا قال فالي صائم)) سے ہے۔

اس حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد روزہ کی نیت فرمائی اور فرائض کے بارے میں حنفیہ کی دلیل حضرت سلمہ بن اکوع کی روایت ہے: ((قال أمر النبي صلى الله عليه وسلم رجلاً من أسلمه أن أذن في الفاس أن من كان أكل بقية يومه و من لم يكن أكل خلاصه فإن اليوم عاشوراء و يومه أس وقت کا واقعہ ہے جبکہ صوم عاشوراء فرض تھا۔ چنانچہ ابوداؤد کی ایک روایت میں تصریح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کی قضاء کا حکم دیا جو فرائض کی شان ہے۔ البتہ قضاء رمضان اور نذر غیر معین میں چونکہ کوئی خاص دن مقرر نہیں ہوتا اس لیے پورے دن کو اس روزہ کے ساتھ مخصوص کرنے کے لیے رات ہی سے نیت کرنا ضروری ہے اور حدیث باب میں اس کا بیان ہے جبکہ نذر معین اور رمضان کے اداء روزوں کی تعیین ہو چکی ہے لہذا اس میں رات سے نیت کرنا ضروری نہیں۔

۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنْبًا

وَهُوَ يُرِيدُ الصِّيَامَ

حالت میں اٹھے

۱۷۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْقَارِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ مَا أَنَا قُلْتُ مَنْ أَصْبَحَ وَ هُوَ جُنْبٌ فَلْيُفْطِرْ مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ۔ ۱۷۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رب کعبہ کی قسم یہ بات میں نے نہیں کہی جو جنابت کی حالت میں صبح کرے وہ روزہ نہ رکھے بلکہ (یہ بات) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے۔

۱۷۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ۱۷۰۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ رات میں

فَضِيلٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبِيتُ جُنْبًا فَيَا تَبَّ بِلَالٌ فَيُؤَذِّنُهُ  
بِالصَّلَاةِ فَيَقُومُ فَيَغْتَسِلُ فَيَنْظُرُ إِلَى تَحْدِثِ الْمَاءِ مِنْ رَأْسِهِ  
ثُمَّ يَخْرُجُ فَاسْمَعُ صَوْتَهُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ.

قَالَ مُطَرِّفٌ فَقُلْتُ لِعَامِرٍ فِي رَمَضَانَ قَالَ  
رَمَضَانَ وَغَيْرَهُ سَوَاءٌ

۱۷۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهَا عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ وَهُوَ جُنْبٌ يُرِيدُ  
الصُّومَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُصْبِحُ جُنْبًا مِنَ الْوَقَاحِ لَا مِنْ اخْتِلَامٍ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَتِمُّ  
صَوْمَهُ.

☆ خلاصہ الباب: حدیث باب کے عموم کی بنا پر ائمہ اربعہ اور جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ جنابت روزہ کے منافی نہیں خواہ روزہ فرض ہو یا نفل۔ طلوع فجر کے بعد فوراً غسل کرے یا تاخیر کرے۔ پھر یہ تاخیر خواہ عدا ہو یا نسیا نایا نیند کی وجہ سے۔

پہلے: ہمیشہ روزہ رکھنا

۱۷۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ  
ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو دَاوُدَ  
قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ صَامَ الْآبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ.

۱۷۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسْعَرٍ وَ  
سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْمَكِّيِّ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صَامَ  
مَنْ صَامَ الْآبَدَ.

☆ خلاصہ الباب: صوم الدہر کے تین مفہوم ہیں: (۱) پورے سال روزے رکھنا۔ جس میں ایام منہیہ بھی داخل ہوں  
یہ باتفاق ناجائز ہے۔ (۲) ایام منہیہ کو چھوڑ کر سال کے باقی تمام دنوں میں روزے رکھنا۔ جمہور کے نزدیک جائز ہے لیکن  
خلاف اولیٰ ہے۔ (۳) صوم داؤد یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا یہ باتفاق افضل اور مستحب ہے۔

## ۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ

پای: ہر ماہ میں تین دن

## كُلِّ شَهْرٍ

روزہ رکھنا

۱۷۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ  
أَنَّا سَمِعْنَا عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ  
مِنْهَالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِصِيَامِ  
الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَيَقُولُ هُوَ كَقَصُومِ  
الذَّهْرِ أَوْ كَهَيْئَةِ صَوْمِ الذَّهْرِ.

۱۷۰۷: حضرت منہال سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض میں تیرہویں چودہویں پندرہویں کے روزہ کا فرمایا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ یہ (ہر ماہ تین روزے رکھنے) زندگی بھر روزہ رکھنے کے برابر ہے۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّا سَمِعْنَا ابْنَ هِلَالٍ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قَتَادَةَ بْنُ مَلْحَانَ الْقَيْسِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ أَخْطَأَ شُعْبَةَ وَأَصَابَ هَمَّامٌ.

۱۷۰۸: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ  
عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي زُرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَذَلِكَ صَوْمُ  
الذَّهْرِ.

۱۷۰۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہر ماہ تین دن روزہ رکھا تو یہ زمانہ بھر کے روزے ہیں (ثواب کے اعتبار) اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کی تصدیق نازل فرمائی جو کوئی بھی نیکی لائے تو اس کو اس کا دس گنا ملے گا تو ایک دن دس کے برابر ہوا۔

فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَضْعَافٍ فَالْيَوْمَ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ.

۱۷۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ  
عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِيِّ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ  
أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ مِنْ أَيِّهِ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يَتَّيَلَى مِنْ أَيِّهِ  
كَانَ.

۱۷۰۹: حضرت معاذہ عدویہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ کون سے تین دن تو فرمایا یہ خیال نہ فرماتے تھے کہ کون سے دن ہیں (بلکہ بلا تعین تین دن روزہ رکھتے تھے)۔

☆ خلاصہ الباب: حافظ ابن حجرؒ نے یہ دس صورتیں ایام بیض کے تعین کے بارے میں لکھی ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) ان تین روزوں کے لیے خاص ایام کو متعین کرنا مکروہ ہے۔ یہ قول امام مالکؒ سے مروی ہے۔ (۲) ایام بیض کا مصداق مہینہ کے شروع کے تین دن ہیں: قالہ الحسن البصری۔ (۳) ایام بیض سے مراد مہینہ کی بارہویں تیرہویں اور چودہویں تاریخ ہے۔ (۴) ان سے مراد مہینہ کی تیرہویں چودہویں اور پندرہویں تاریخ ہے۔ (۵) مہینہ کے سب سے پہلے ہفتہ اتوار اور پیر اور اگلے مہینہ کے سب سے پہلے منگل بدھ اور جمعرات کے ایام اسی طرح اگلے ماہ پھر مہینہ کے سب سے پہلے منگل بدھ اور جمعرات کے ایام۔ اسی طرح اگلے ماہ پھر مہینہ کے سب سے پہلے ہفتہ اتوار اور پیر۔ وھذا۔ یہ قول

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ (۶) پہلی جمعرات۔ اس کے بعد والا پیر اور اس کے بعد والی جمعرات۔ (۷) پہلا پیر پھر جمعرات پھر پیر۔ (۸) پہلی دسویں اور بیسویں تاریخ۔ یہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (۹) اول کل عشر یعنی پہلی گیارہویں اور اکیسویں تاریخ۔ یہ ابن شعبان ماکئی سے مروی ہے۔ (۱۰) مہینہ کے آخری تین دن۔ یہ ابراہیم نخعی کا قول ہے۔ ان تمام صورتوں میں صوم 'علاشہ ایام' والی احادیث کے اطلاق اور ظاہر کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی فضیلت صرف انہی مذکورہ صورتوں میں منحصر نہ ہو بلکہ ان کی ہر ممکنہ صورت میں یہ فضیلت حاصل ہو جائے البتہ افضل یہی ہے کہ یہ تین روزے ایام بیض میں رکھے جائیں تاکہ صوم ثلاث ایام والی روایات پر بھی عمل ہو جائے اور ایام بیض کی فضیلت سے متعلق روایات پر بھی۔ رائج یہی ہے کہ ایام بیض سے مہینہ کی تیرہویں چودہویں اور پندرہویں تاریخ مراد ہے۔ احادیث سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ امام بخاری نے بھی باب صیام البیض ثلاث عشرة و اربع عشرة و خمس عشرة کے الفاظ سے باب قائم کیا ہے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے

۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۷۱۰: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَ يَفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ أَرَهُ صَامَ مِنْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا.

۱۷۱۰: ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ سے نبی کے روزے کے متعلق دریافت کیا۔ تو فرمایا: آپ روزے رکھتے چلے جاتے حتیٰ کہ ہم یہ کہتے کہ اب تو روزہ ہی رکھیں گے اور روزہ موقوف فرمادیتے تو ہم کہتے اب تو موقوف ہی کر دیا میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے شعبان سے زیادہ کسی مہینہ روزے رکھے ہوں۔ آپ چند روز کے علاوہ پورا شعبان روزے رکھتے۔

۱۷۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَفْطِرُ وَيَفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ مِنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ.

۱۷۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے۔ حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب روزہ موقوف نہ فرمائیں گے اور روزہ چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے اب روزہ نہ رکھیں گے اور جب سے مدینہ تشریف لائے مسلسل پورا مہینہ رمضان کے علاوہ کبھی روزے نہیں رکھے۔

باب: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے

۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۷۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الشَّافِعِيُّ ابْنُ رَهِيمٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بَنِ الْعَبَّاسِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو

۱۷۱۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب حضرت داؤد علیہ السلام جیسا روزہ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يُسَامُ بِصَفِّ اللَّيْلِ وَيُصَلِّي ثَلَاثَةً وَيَنَامُ سُدُسَةً.

ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (روزہ نہ رکھتے) اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی ہے آپ آدھی رات تک سوتے اور ایک تہائی نماز پڑھتے اور چھٹا حصہ پھر سو جاتے۔

۱۷۱۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْبِدٍ الزُّمَانِيُّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طَوَّيْتُ ذَلِكَ.

۱۷۱۳: حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو شخص دو روزے رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: کسی میں اتنی طاقت بھی ہے؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا ہے؟ فرمایا یہ داؤد کا روزہ ہے عرض کیا: جو ایک دن روزہ رکھے دو دن افطار کرے وہ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ مجھے اسکی طاقت ہوتی۔

۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بَابُ: حضرت نوح علیہ السلام کی روزے

۱۷۱۴: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِي فِرَاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ صَامَ نُوحٌ النَّهْرَ إِلَّا يَوْمَ الْفِطْرِ يَوْمَ الْأَضْحَى.

۱۷۱۴: حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ حضرت نوح علیہ السلام ہمیشہ (اور بلاناغہ) روزہ رکھا کرتے تھے صرف فطر اورضحیٰ کے دن روزہ نہ رکھتے تھے۔

۳۳: بَابُ صِيَامِ سُنَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

بَابُ: ماہ شوال میں چھ روزے

۱۷۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا بَقِيَّةُ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الدَّمَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا اسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَامَ بِنَتَةِ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ مَنْ جَاءَ بِالْخَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا.

۱۷۱۵: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عید الفطر کے بعد چھ دن روزہ رکھے اس کو پورے سال کے روزوں کا ثواب ملے گا جو ایک نیکی لائے اس کو اس کا دس گنا اجر ملے گا۔

۱۷۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ

۱۷۱۶: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رمضان کے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَفْؤُومَ الدَّهْرِ.  
 روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے تو یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہے۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے استدلال کر کے بہت سے ائمہ فرماتے ہیں کہ عید کے چھ روزے مستحب ہیں۔ اس کے برعکس امام مالکؒ ان روزوں کی کراہت کے قائل ہیں۔ پھر حنفیہ میں اختلاف ہے کہ یہ روزے پے درپے رکھنا افضل ہے یا تفریق کے ساتھ؟ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ تفریق کو رائج قرار دیتے ہیں جبکہ بعض احناف نے پے درپے رکھنے کو افضل قرار دیا ہے۔

جواب: اللہ کے راستے میں ایک روزہ

۳۴: بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۷۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دوزخ کو اس سے ستر سال (کی مسافت کے برابر) دور فرما دیں گے۔

١٤١٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بِنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّنَا اللَّيْثُ  
بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ  
النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ  
الْيَوْمِ النَّارَ مِنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

۱۷۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ دوزخ کو اس سے ستر سال دُور فرما دیں گے۔

١٤١٨ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اللَّيْثِيُّ عَنْ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ رَحَّخَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ حَرِيفًا.

☆ خلاصۃ الباب ایام تشریق کے روزوں کے بارہ میں امام ابو حنیفہؒ کا مسلک امام احمدؒ کی ایک روایت اور امام شافعیؒ کا قول جدید یہ ہے کہ ان ایام میں روزہ رکھنا ممنوع ہے اکثر شافعیہ کے نزدیک فتویٰ بھی اسی قول پر ہے۔

**جواب: ایا متشریق میں روزہ**

٣٥: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ

کی ممانعت

## أَيَّامُ التَّشْرِيقِ

۱۷۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مٹی میں رہنے کے دن کھانے پینے کے دن ہیں۔

١٤١٩: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي  
هَرِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيَّامٌ مَنَى أَكَلَ وَشَرِبَ.

۱۷۲۰: حضرت بشر بن خیم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ جنت میں صرف مسلمان جائے گا اور یہ دن کھانے

٤٢٠: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مَحْمُودٍ قَالَ ثَابِتٌ  
وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ  
مُطْعَمٍ عَنْ بَشْرِ بْنِ مَحْمُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ الثَّوْرَةِ فَقَالَ

پینے کے دن ہیں۔

باب: یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کو روزہ

رکھنے کی ممانعت

۱۷۲۱: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۷۲۲: حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ میں عید میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ نے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ۔ یوم الفطر تو تمہارے افطار کا دن ہے (رمضان کے روزوں سے) اور یوم الاضحیٰ کو تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

☆ خلاصہ الباب: یوم الفطر میں روزہ کی ممانعت اس لیے ہے کہ یہ مسلمانوں کی عید اور رمضان کے ختم ہونے پر افطار کا دن بھی ہے جبکہ عید الاضحیٰ نیز دوسرے ایام تشریق میں روزوں کی ممانعت اس لیے ہے کہ یہ ایام حق تعالیٰ کی جانب سے اپنے مسلمان بندوں کی ضیافت کے دن ہیں اور روزے رکھنے سے ضیافت سے اعراض لازم آتا ہے جو یقیناً ناشکری اور محرومی کی بات ہے۔

باب: جمعہ کو روزہ رکھنا

۱۷۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا: الا یہ کہ ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھے (تو اس کی اجازت ہے)۔

۱۷۲۴: حضرت محمد بن عباد بن جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے بیت اللہ کے طواف کے دوران حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ جی ہاں اس

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ إِنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ لَكُمْ أَكْلٌ وَشُرْبٌ۔

۳۶: بَابُ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ

الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى۔

۱۷۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّمِيمِيُّ

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَ يَوْمِ الْأَضْحَى۔

۱۷۲۲: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُيَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ

هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَ يَوْمَ الْأَضْحَى أَمَا يَوْمَ الْفِطْرِ

فَيَوْمَ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَ يَوْمَ الْأَضْحَى تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ

لَحْمِ نُسُكِكُمْ۔

۳۷: بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ

خَفْصُ بْنُ عِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا

بِیَوْمٍ قَبْلَهُ أَوْ يَوْمٍ بَعْدَهُ۔

۱۷۲۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُنَيْدٍ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَادَةَ

جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ

أَنَّهُ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ وَ رَبِّ

هَذَا الثَّيِّبُ.

گھر کے رب کی قسم۔

۱۷۲۵: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَا أَبُو دَاوُدَ شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَلَّمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۱۷۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے روز بہت کم افطار (روزہ موقوف) کرتے دیکھا۔

**خلاصۃ الباب ☆** حنفیہ کے نزدیک جمعہ کے دن کا روزہ بلا کراہت جائز ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے یا بعد کوئی روزہ نہ رکھا جائے۔ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک جمعہ کا تنہا روزہ رکھنا مکروہ ہے تاوقتیکہ اس سے پہلے یا بعد کوئی روزہ نہ رکھا جائے ان کی دلیل حدیث: ۱۷۲۳ ہے۔ اس کا جواب حنفیہ یہ دیتے ہیں کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اس وقت یہ خطرہ تھا کہ جمعہ کے دن کو کہیں اس عبادت کے لیے مخصوص نہ کر لیا جائے جس طرح یہود نے ہفتہ میں صرف یوم السبت کو عبادت کے لیے مخصوص کر لیا تھا اور باقی ایام میں چھٹی کر لی تھی لیکن بعد میں جب اسلامی عقائد و احکام راسخ ہو گئے تو یہ حکم ختم کر دیا گیا اور جمعہ کے دن کو بھی روزہ رکھنے کی اجازت دے دی گئی۔ بالکل اسی طرح جس طرح شروع میں یوم السبت کا روزہ رکھنے سے تاکید منع کیا گیا تھا۔

باب: ہفتہ کے دن روزہ

۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ

۱۷۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا لِمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا عُودَ عِنَبٍ أَوْ لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيُمِصْهُ.

۱۷۲۶: حضرت عبداللہ بن بسر بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہفتہ کے دن فرض روزہ کے علاوہ نہ رکھو اگر تم میں سے کسی کو کھانے کو کچھ نہ ملے تو انگور کی شاخ یا درخت کی چھال ہی چوس لے۔

حضرت عبداللہ بن بسر اپنی ہمشرہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی ارشاد فرمایا۔

باب: ذی الحجہ کے دس دنوں کے روزے

۳۹: بَابُ صِيَامِ الْعَشْرِ

۱۷۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي النَّظِيرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي الْعَشَرَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

۱۷۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں میں باقی دنوں سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ فرمایا: اللہ کے راستے



اللہ! وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ.

میں جہاد بھی نہیں! الا یہ کہ کوئی مرد جان مال سمیت نکلے اور پھر کچھ بھی لے کر واپس نہ لوٹے (بلکہ مال خرچ کر دے اور جان کی قربانی دے دے)۔

۱۷۲۸: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ عَبِيدَةَ ثَنَا مَسْعُودُ بْنُ وَاصِلٍ عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قُحَيْمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ أَيَّامٍ الدُّنْيَا أَيَّامٌ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ أَيَّامِ الْعَشْرِ وَإِنْ صِيَامُ يَوْمٍ فِيهَا لَيَعْدِلُ صِيَامَ سَنَةٍ وَلَيْلَةٌ فِيهَا بَلِيلَةُ الْقَدْرِ.

۱۷۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام ایام میں اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں کی عبادت سے زیادہ کوئی عبادت پسند نہیں ان میں ایک دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور ایک رات (کی عبادت) لیلۃ القدر کے برابر ہے۔

۱۷۲۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ غَائِثَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَ الْعَشْرِ قَطُّ.

۱۷۲۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دس دنوں میں روزہ رکھتے نہ دیکھا۔

**خلاصۃ الباب ☆** اس میں عشرے مراد عشرۃ ذی الحجہ ہے اور اس کے بھی ابتدائی نو دن مراد ہیں جن کو تغلیباً عشرے تعبیر کر دیا گیا ورنہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کا روزہ تو ہے ہی ناجائز پھر یوم النحر کے سوا بقیہ عشرہ ذی الحجہ میں روزہ رکھنا بالاتفاق جائز بلکہ مستحب ہے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان ایام میں روزے رکھنا ثابت ہے۔ لہذا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت باب میں تاویل ضروری ہے اور وہ یہ ہو سکتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نوبت (باری) میں یہ عشرہ واقع نہ ہوا ہو اور اگر واقعہ ہوا ہو تو اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عشرہ کے روزے نہ رکھے ہوں۔ اسی لیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کر دیا۔

### ۴۰: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ

### باب: عرفہ میں نویں ذی الحجہ کا روزہ

۱۷۳۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ أَنبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزُّمَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أُحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالَّتِي بَعْدَهُ.

۱۷۳۰: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اللہ سے امید ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

۱۷۳۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ خَمَزَةَ عَنْ اسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ قَتَادَةَ ابْنِ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

۱۷۳۱: حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جس نے عرفہ کے دن روزہ رکھا اس کے

اللہ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ سَنَةٌ أَمَانَةٌ وَ سَنَةٌ بَعْدَهُ.

ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۱۷۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَنَا وَ كَيْعَ حَدَّثَنِي حَوْشَبُ بْنُ عَقِيلٍ حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ الْعَبْدِيُّ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَيْتِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ.

۱۷۳۲: حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے گھر جا کر ان سے عرفات میں عرفہ کے روزہ کے بارے میں دریافت کیا۔ تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں عرفہ کے روزہ سے منع فرمایا۔

☆ خلاصۃ الباب حدیث باب سے صوم یوم عرفہ کی فضیلت اور استحباب معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ روزہ ہمارے نزدیک بھی مندوب ہے۔ البتہ حجاج کے حق میں عرفات میں صوم یوم عرفہ مکروہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ روزہ رکھنے سے ضعف اور کمزوری ہو جائے گی اور اس مبارک موقع پر زیادتی دعا کا جو مقصود ہے وہ حاصل نہ ہو سکے گا۔

### باب: عاشورہ کا روزہ

۱۷۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ عَاشُورَاءَ وَيَأْمُرُ بِصِيَامِهِ.

۱۷۳۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کا روزہ خود بھی رکھتے اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیتے۔

۱۷۳۴: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ لَنَا سَفِيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا يَوْمَ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَ أَغْرَقَ فِيهِ فِرْعَوْنَ فَصَامَهُ وَ أَمَرَ بِصِيَامِهِ شُكْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَ أَمَرَ بِصِيَامِهِ.

۱۷۳۴: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودیوں کا روزہ ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا: یہ روزہ کیسا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو نجات عطا فرمائی اور فرعون کو غرق کیا۔ تو موسیٰ نے خود بھی شکرانے کے طور پر یہ روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا۔ تو رسول اللہ نے فرمایا: ہم موسیٰ کے تم سے زیادہ حقدار ہیں پھر آپؐ نے بھی اس دن روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا۔

۱۷۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ خُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِي قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ مِنْكُمْ اخَذَ طَعِيمَ الْيَوْمِ قُلْنَا مِمَّا مَرَّ طَعِيمَ وَمِمَّا مَنْ لَمْ يَطْعَمْ قَالَ فَاتِمُوا

۱۷۳۵: حضرت محمد بن صفیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے عاشورہ کے دن ہمیں فرمایا کہ تم میں سے کسی نے آج کچھ کھایا ہم نے عرض کیا کہ بعض نے کھایا اور بعض نے نہیں کھایا۔ فرمایا جس نے کچھ کھایا اور جس نے کچھ نہ

بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ مَنْ كَانَ طَعِمَ وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْ فَارْسِلُوا إِلَى أَهْلِ  
الْعُرُوضِ فَلْيَتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ قَالَ يَقْنِي أَهْلَ الْعُرُوضِ  
حَوْلَ الْمَدِينَةِ.

۱۷۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي  
ذُنَبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ مَوْلَى  
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنْ  
يَقْبُتَ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ الْيَوْمَ التَّاسِعَ.

قَالَ أَبُو عَلِيٍّ زَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ أَبِي  
ذُنَبٍ زَادَ فِيهِ مَخَافَةٌ أَنْ يَفُوتَهُ عَاشُورَاءُ.

۱۷۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَتَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ  
نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ  
أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ  
كَرِهَهُ فَلْيَدَعْهُ.

۱۷۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَتَانَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا  
غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَلِيُّ عَنْ أَبِي  
قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي  
أَخِيبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.

کھایا دونوں شام تک (کچھ نہ کھائیں اور روزہ) پورا  
کریں اور مدینہ کے اطراف میں گاؤں والوں کی طرف  
آدمی بھیجو کہ وہ بھی بقیہ دن کچھ نہ کھائیں۔

۱۷۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا: اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نویں تاریخ کو  
بھی روزہ رکھوں گا۔

دوسری سند میں یہ اضافہ ہے کہ اس خدشہ سے  
کہ عاشورہ کا روزہ چھوٹ نہ جائے۔

۱۷۳۷: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یوم عاشوراء کا  
تذکرہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس  
روز اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے تم میں سے جو  
چاہے روزہ رکھ لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

۱۷۳۸: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے  
اللہ سے امید ہے کہ یوم عاشوراء کے روزہ سے گزشتہ  
سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

☆ خلاصہ الباب عاشوراء عشر سے ماخوذ ہے۔ عاشورہ کے معنی میں۔ اس کا موصوف محذوف ہے: اللیلة العاشوراء  
اور اس سے مراد محرم کی دسویں تاریخ ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ عاشوراء کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔ پھر اس پر بھی اتفاق ہے  
کہ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ پھر امام  
ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اس وقت یہ روزہ فرض تھا بعد میں اس کی فرضیت منسوخ ہو گئی اور صرف اس کا استحباب باقی رہ گیا۔

باب سوموار اور جمعرات کا روزہ

۴۲: بَابُ صِيَامِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

۱۷۳۹: حضرت ربیعہ بن غازی نے حضرت عائشہ رضی اللہ  
عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق  
دریافت کیا تو فرمانے لگیں آپ سوموار اور جمعرات کا

۱۷۳۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ خَمْرَةَ  
حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ زُبَيْدَةَ بِنْتِ  
الْفُجَارِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ

كَانَ يَتَحَرَّى صِيَامَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ.

روزہ رکھتے تھے۔

۱۷۴۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ شَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقَالَ إِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ يَغْفِرُ اللَّهُ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا مُتَهَاجِرَيْنِ يَقُولُ دَغْهَمَا حَتَّى يَضْطَلَّخَا.

۱۷۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا: سوموار اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی بخشش فرمادیتے ہیں سوائے دو قطع کلامی کرنے والوں کے۔ فرماتے ہیں کہ ان کو چھوڑ دو تا وقتیکہ یہ صلح کر لیں۔

**خلاصۃ الباب ☆** پیر اور جمعرات میں خصوصیت سے روزہ رکھنے کی حکمت تو خود حدیث ترمذی میں مذکور ہے کہ ان دونوں دنوں میں بندوں کے اعمال باری تعالیٰ کے دربار میں پیش کیے جاتے ہیں۔ پھر پیر کی تو خاص طور پر اس لیے بھی اہمیت ہے کہ اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت ہوئی۔ اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے قباء پہنچے۔ ان خصوصیات کی بناء پر پیر کے دن کو دوسرے ایام پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے اور تمام عبادتوں میں روزہ کو کیوں اختیار کیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ کس وقت اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور روزہ ایسی عبادت ہے جو تمام دن قائم رہتی ہے بخلاف دوسری عبادتوں کے کہ وہ تھوڑی دیر کے لیے ہوتی ہیں۔

### ۴۳: بَابُ صِيَامِ أَشْهُرِ الْحَرَامِ

### باب: اشہر حرم کے روزے

۱۷۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْجَزَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّيِّلِ عَنْ أَبِي مُجِيبَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتُكَ عَامَ الْأَوَّلِ قَالَ فَمَا لِي أَرَى جِسْمَكَ نَاجِلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَكَلْتُ طَعَامًا بِالنَّهَارِ مَا أَكَلْتُهُ إِلَّا بِاللَّيْلِ قَالَ مَنْ أَمَرَكَ أَنْ تَعَذِّبَ نَفْسَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَقْوَى قَالَ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَیَوْمًا بَعْدَهُ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى قَالَ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَیَوْمَئِذٍ بَعْدَهُ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى قَالَ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بَعْدَهُ وَصُمْ أَشْهُرَ الْحَرَمِ.

۱۷۴۱: حضرت ابو مجیبہ باہلی روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد یا چچا نے کہا کہ میں نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں وہی شخص ہوں جو گزشتہ سال آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ فرمایا: تم کمزور لگ رہے ہو۔ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں دن کو کھانا نہیں کھاتا، صرف رات کو کھانا کھاتا ہوں۔ فرمایا: تمہیں کس نے کہا کہ اپنی جان کو عذاب میں مبتلا کرو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھ میں (روزہ رکھنے کی) قوت ہے۔ فرمایا: صبر کا مہینہ (رمضان) روزہ رکھو اور اسکے بعد (مہینہ میں) ایک۔ میں نے عرض کیا: مجھ میں اس زائد کی قوت

ہے۔ فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو اور اسکے بعد (ہر ماہ) دو دن۔ میں نے عرض کیا: مجھ میں اس سے زائد قوت ہے۔ فرمایا: ماہ صبر کے روزہ رکھو اور اسکے بعد (ہر ماہ) تین دن اور اشہر حرام کے روزے رکھ لو۔

۱۷۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُمَيْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ شَهْرُ اللَّهِ الَّذِي تَدْعُوهُ الْمُحَرَّمُ.

۱۷۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے۔ رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت کن روزوں کی ہے؟ فرمایا: اللہ کا مہینہ جسے تم محرم کہتے ہو۔

۱۷۴۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنِيرِ الْحِزَامِيُّ قَالَا دَاوُدُ بْنُ غَطَايَا حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ رَجَبٍ.

۱۷۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے روزوں سے منع فرمایا۔

۱۷۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَزِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ يَصُومُ أَشْهُرَ الْحُرُمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَوْأًا فَتَرَكَ أَشْهُرَ الْحُرُمِ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَصُومُ شَوْأًا حَتَّى مَاتَ.

۱۷۴۴: حضرت محمد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید اشہر حرم کے روزے رکھا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: شوال میں روزے رکھا کرو تو انہوں نے اشہر حرم کو چھوڑ دیا اور تا وقت وفات شوال میں روزے رکھتے رہے۔

☆ خلاصۃ الباب: أَشْهُرُ الْحُرُمِ: (رجب، ذی قعدہ، محرم، ذوالحجہ) ان مہینوں کو کہتے ہیں جن کی عرب جاہلیت کے زمانہ میں بہت تعظیم کرتے تھے اور جنگ و جدل سے بچتے تھے اور حرام سمجھتے تھے۔ قرآن میں سورہ بقرہ کی آیت: ۲۱۶ سے قتال کی حرمت سمجھ میں آتی ہے پھر جمہور فقہاء کے نزدیک اور بقول ابو بکر جصاص عام فقہاء امعاد کے مسلک پر یہ حکم منسوخ ہے۔ اب کسی مہینے میں قتال ممنوع نہیں لیکن ان مہینوں کی تعظیم اپنے حال پر باقی رہی۔ اسی وجہ سے ان مہینوں میں روزہ رکھنا کوئی دوسری عبادت کرنا باعث اجر و ثواب ہے۔ حدیث: ۱۷۴۳ میں رجب کے روزہ کی نہی وارد ہوئی کیونکہ مشرکین اس کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو رجب کے روزے پر مارتے تھے اور فرماتے: ما رجب؟ کہ رجب کیا ہے؟ ایک مہینہ ہے جس کی تعظیم جاہلیت والے کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو اس کی تعظیم ختم ہو گئی۔ یہ روایات طبرانی اوسط میں بھی آتی ہے۔ اس کی زیادہ تفصیل ما تبت بالسنۃ للشیخ عبدالحق محدث دہلوی میں دیکھی جاسکتی ہے۔ حافظ فرماتے ہیں کہ رجب کے روزے کی احادیث موضوع ہیں۔ (مرقاۃ)

باب: روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے

۴۴: بَابُ فِي الصَّوْمِ زَكَاةُ الْجَسَدِ

۱۷۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا

۱۷۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

مُحَرَّرُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا عَنْ  
مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جُمُهَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ.  
رَأَى مُحَرَّرٌ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّيَامُ  
نِصْفُ الصَّبْرِ.

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر  
چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔  
محرز کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ آدھا صبر  
ہے۔

چاپ: روزہ دار کو روزہ افطار کرانے کا ثواب

۱۷۳۶: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا: جو کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو اس کو بھی  
اس کے برابر اجر ملے گا۔ روزہ دار کے ثواب میں کمی بھی  
نہ ہوگی۔

۱۷۳۷: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت  
سعد بن معاذ کے ہاں روزہ افطار کیا تو دعا دی کہ روزہ  
دار تمہارے ہاں افطار کریں نیک لوگ تمہارا کھانا  
کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے دعائیں کریں۔

چاپ: روزہ دار کے سامنے کھانا

۱۷۳۸: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے  
آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ بعض حاضرین کا  
روزہ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب روزہ  
دار کے سامنے کھانا کھایا جائے تو فرشتے اس کے لئے دعا  
کرتے ہیں۔

۱۷۳۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے  
فرمایا: بلال ناشتہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرا روزہ

۴۵: بَابُ فِي ثَوَابِ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا

۱۷۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي  
لَيْلَى وَخَالِيٍّ يَعْلى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَابْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ  
حُجَّاجٍ كُلُّهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِمْ  
مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ.

۱۷۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى  
الْبُخَيْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مِصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَفْطَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ سَعْدِ بْنِ  
مُعَاذٍ فَقَالَ أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَآكَلَ طَعَامُكُمْ  
الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ.

۴۶: بَابُ فِي الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ

۱۷۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ  
سَهْلٌ قَالُوا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ  
الْأَنْصَارِيِّ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا لَيْلَى عَنْ أُمِّ عَمَّارَةَ قَالَتْ  
آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَكَانَ بَعْضُ مَنْ  
عِنْدَهُ صَائِمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ  
الطَّعَامُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ.

۱۷۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثَنَا بَقِيَّةٌ ثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْغَدَاءُ يَا بِلَالُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَفَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْكُلُ أَرْزَاقَنَا وَفَضْلَ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ أَشْفَرَتْ يَا بِلَالُ أَنَّ الصَّائِمَ تَسْبِيحُ عِظَامُهُ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا يَكُلُ عَنْدَهُ.

ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا زائد رزق جنت میں ہے۔ بلال آپ کو معلوم بھی ہے کہ جب تک روزہ دار کے سامنے کھایا جائے اس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہے اور فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کے سامنے کھانا پینا درست ہے۔ فرشتوں سے زیادہ اس نے یہ کام کیا کہ کھانے کی خواہش اور رغبت ہوتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کی خاطر نہیں کھایا اور فرشتوں کو تو کھانے پینے کی خواہش ہی نہیں اس لئے ملائکہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

۴۷: بَابُ مَنْ دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ

پہلے: روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے

تو کیا کرے؟

وَهُوَ صَائِمٌ

۱۷۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَخَذَكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ.

۱۷۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السَّلْمِيُّ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

۱۷۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی روزہ دار ہو اور اسے کھانے کی دعوت دی جائے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

۱۷۵۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ روزہ دار ہو تو دعوت قبول کرے (اور حاضر ہو) پھر اگر چاہے تو کھائے (اور قضا کر لے) اور چاہے تو نہ کھائے۔

۴۸: بَابُ فِي الصَّائِمِ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُ

پہلے: روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی

۱۷۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعْدَانَ الْجُهَنِيِّ عَنْ سَعْدِ أَبِي مُجَاهِدٍ الطَّائِبِيِّ (وَ كَانَ ثِقَةً) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

۱۷۵۲: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی، امام عادل روزہ دار کی افطار تک اور مظلوم کی دعا کہ

اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا تُردُّ دَعْوَتُهُمُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ وَ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ ذُوں الْعِصَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ تَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ بِعِزَّتِي لَا نُضْرَتُكَ وَ لَوْ بَعْدَ حِينٍ.

اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت بادلوں سے اوپر اٹھائیں گے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری عزت کی قسم! ضرور تیری مدد کروں گا گو کچھ وقت کے بعد۔

۱۷۵۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لَدَعْوَةً مَا تُرَدُّ.

۱۷۵۳: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افطار کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی۔ حضرت ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو افطار کے وقت یہ دعا مانگتے سنا: اے

اللہ! میں آپ کو آپ کی رحمت کا واسطہ دے کر جو ہر چیز کو شامل ہے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میری بخشش فرما دیجئے۔

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ إِذَا افْطَرَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِي.

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث میں تین آدمیوں کی دعاء کا قبول ہونا بیان کیا گیا۔ وجہ یہ ہے کہ عدل کرنا جتنا مہتمم بالشان ہے اتنا ہی عادل آدمی اللہ تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ اور آرام و راحت دینا بے کسوں کی مدد کرنا ایسے آدمی کی دعا کیسے رد ہو سکتی ہے۔ روزہ دار محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر بھوک و پیاس برداشت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں اور مظلوم کی آہ تو خالی جاتی نہیں ہے۔ چاہے مسلم ہو یا کفر ہو ظلم کا بدلہ دنیا میں بھی ملتا ہے خواہ ذرا دیر ہو جائے۔ تاریخ کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہو جائے گا۔ اس باب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ روزہ دار کی دعا افطار کے وقت قبول ہوتی ہے لہذا دعا کا اہتمام بہت زیادہ کرنا چاہیے۔

۴۹: بَابُ فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ

باب: عید الفطر کے روز گھر سے نکلنے سے قبل کچھ کھانا

۱۷۵۴: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ تَمْرَاتٍ.

۱۷۵۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کچھ چھوہارے کھائے بغیر نہ نکلتے۔

۱۷۵۵: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَغْدَى أَصْحَابَهُ مِنْ

۱۷۵۵: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی عید الفطر کے روز عید گاہ کو نہ جاتے تھے جب تک اپنے صحابہ کو صدقہ فطر میں سے ناشتہ نہ کروا دیتے (جو صدقہ فطر آپ کے پاس جمع ہوتا



صَدَقَةُ الْفِطْرِ.

نماز عید جانے سے قبل آپ مساکین صحابہ میں تقسیم فرمادیتے۔

۱۷۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا ثَوَابُ  
بْنُ عُتْبَةَ الْمَهْرِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ وَكَانَ لَا  
يَأْكُلُ يَوْمَ النَّحْرِ حَتَّى يَرْجِعَ.

۱۷۵۶: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کچھ کھائے بغیر نہ نکلتے  
اور عید الاضحیٰ کو (نماز سے) واپس آنے تک کچھ نہ  
کھاتے۔

۵۰: بَابُ مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ رَمَضَانَ قَدْ  
فَرَّطَ فِيهِ

پاپ: جو شخص مرجائے اور اس کے ذمہ رمضان  
کے روزے ہوں جن کو کوتاہی کی وجہ سے نہ رکھا

۱۷۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبَّاسُ عَنْ  
أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ  
عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينَ.

۱۷۵۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ذمہ کچھ  
روزے ہوں اور وہ فوت ہو جائے تو اس کی جانب سے  
ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

۵۱: بَابُ مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ  
مِنْ نَذْرٍ

پاپ: جس کے ذمہ نذر کے روزے ہوں  
اور وہ فوت ہو جائے

۱۷۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَ الْحَكَمِ وَ سَلَمَةَ بْنِ  
كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنِّي أَخْتِي مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا صِيَامٌ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ قَالَ  
أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَخِيكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ تَقْضِيهِ قَالَ بَلَى  
قَالَ فَحَقُّ اللَّهِ أَحَقُّ.

۱۷۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ  
ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
ہوئیں اور عرض کرنے لگیں اے اللہ کے رسول میری  
ہمشیرہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے ذمہ مسلسل دو ماہ کے  
روزے تھے۔ فرمایا: بتاؤ اگر تمہاری ہمشیرہ کے ذمہ قرض  
ہوتا تم ادا کرتیں۔ عرض کرنے لگیں کیوں نہیں ضرور۔  
فرمایا تو اللہ کا حق زیادہ اس لائق ہے کہ ادا کیا جائے۔

۱۷۵۹: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ  
سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ  
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا صَوْمٌ أَقْصَوْمُ  
عَنْهَا قَالَ نَعَمْ.

۱۷۵۹: حضرت بریدہ فرماتے ہیں ایک خاتون نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا:  
اے اللہ کے رسول! میری والدہ کے ذمہ روزہ تھے اُن کا  
انتقال ہو گیا۔ کیا میں ان کی جانب سے روزے رکھ لوں؟  
فرمایا جی۔

**خلاصۃ الباب** ☆ اگر میت نے مرنے سے پہلے فدیہ کی وصیت کی ہو تو وارث پر روزہ کے بدل فدیہ دینا واجب ہے۔ اگر وصیت نہیں کی تو اختیار ہے۔ اگر فدیہ دے دے تو رحمت خداوندی سے اُمید کی جاتی ہے کہ روزہ کا بدل بن جائے لیکن میت کی طرف سے روزہ رکھنا جس کو نیابت فی العبادۃ سے تعبیر کیا جاتا ہے جمہور علماء کے نزدیک خالص بدنی عبادات میں نیابت جاری نہیں ہوتی۔ جمہور کا استدلال حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث: قَالَ لَا يَصْلِيْ اَوْرَعْنِ اَحَدٌ وَلَا بِصَوْمِ اَحَدٍ يَعْنِيْ كَوْنِيْ شَخْصٍ كَسَى كِي طَرَفٍ سَ نَمَازٍ پڑھے اور نہ روزہ رکھے۔ صحابہ کا تعامل بھی اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ کسی صحابی سے یہ منقول نہیں کہ اُس نے کسی کی طرف سے نماز پڑھی ہو یا روزے رکھے ہوں۔ جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے منسوخ ہے یا ان صحابیہ کی خصوصیت ہے یا مطلب یہ ہے کہ روزے اپنی طرف سے رکھو اور اس کا ثواب اپنی بہن کو پہنچا دو۔

**باب: جو ماہ رمضان میں مسلمان ہو**

**۵۲: بَابُ فِيمَنْ اَسْلَمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ**

۱۷۶۰: حضرت عطیہ بن سفیان بن عبد اللہ بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ ہمارا وفد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ انہوں نے ہمیں ثقیف کے اسلام لانے کے متعلق بتایا کہ وہ رمضان میں حاضر خدمت ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ان کے لئے قبة لگوایا جب وہ مسلمان ہو گئے تو باقی مہینہ روزے رکھے۔

۱۷۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوُهَيْبِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ ثَنَا وَفَدْنَا الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاسْلَامٍ ثَقِيفٍ قَالَ وَقَدِمُوا عَلَيْهِ فِي رَمَضَانَ فَضَرَبَ عَلَيْهِمْ قُبَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا اَسْلَمُوا صَامُوا مَا بَقِيَ عَلَيْهِمْ مِنَ الشَّهْرِ.

**باب: خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی**

**۵۳: بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَصُومُ بِغَيْرِ**

**کار روزہ رکھنا**

**ذِنْ زَوْجِهَا**

۱۷۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر بیوی رمضان کے علاوہ ایک دن بھی روزہ نہ رکھے۔

۱۷۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُوا الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

۱۷۶۲: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو خاوندوں کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزے رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۷۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَبِي غَوَّانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النِّسَاءَ أَنْ يَصُومْنَ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهِنَّ.

**خلاصۃ الباب** ☆ جمہور علماء کے نزدیک یہ ممانعت تحریمی ہے لیکن اس کے باوجود اُس نے روزہ رکھ لیا تو روزہ تو بہر حال درست ہو جائے گا اگرچہ گنہگار ہوئی۔

## ۵۴: بَابُ فِيمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ

## إِلَّا بِإِذْنِهِمْ

## چاپ: مہمان میزبان کی اجازت کے بغیر

## روزہ نہ رکھے

۱۷۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ وَخَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدٍ قَالَا ثنا أَبُو بَكْرِ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوزَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا نَزَلَ الرَّجُلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ.

۱۷۶۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی قوم کا مہمان ہو تو ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔

خلاصۃ الباب ۶۱: یہ حدیث مکرر ہے۔ اگر یہ ثابت بھی ہو جائے تب بھی حسن معاشرت اور استحباب پر محمول ہوگی۔ وجہ یہ ہے کہ مہمان کے روزے میزبان کے لیے باعث تکلیف ہوں گے۔ اس لیے کہ اُسے سحری اور افطار کا بطور خاص اہتمام کرنا پڑے گا۔

## ۵۵: بَابُ فِيمَنْ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ

## كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ

## چاپ: کھانا کھا کر شکر کرنے والا روزہ رکھ کر صبر

## کرنے والے کے برابر ہے

۱۷۶۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَمَوِيِّ عَنْ مَعْنٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ.

۱۷۶۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُرَّةٍ عَنْ عَمِّهِ حَكِيمِ بْنِ أَبِي حُرَّةٍ عَنْ سَنَانِ بْنِ سَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ.

۱۷۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانا کھا کر شکر کرنے والا روزہ رکھ کر صبر کرنے والے کے برابر ہے۔

۱۷۶۵: حضرت سنان اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانا کھا کر شکر کرنے والوں کو روزہ رکھ کر صبر کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔ (یعنی اللہ اس عمل کو بہت پسند کرتے ہیں اور بے بہا اجر و ثواب عنایت کرتے ہیں)۔

## ۵۶: بَابُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

## چاپ: لیلۃ القدر

۱۷۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْعَشْرِ الْأَوَسَطِ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ

۱۷۶۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے لیلۃ القدر

اَنْی اُرِیتْ لَیْلَةُ الْقَدْرِ فَانْسَبْتُهَا فَانْتَمَسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِی الْوَتْرِ۔  
دکھا کر بھلا دی گئی۔ تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

☆ خلاصۃ الباب : لیلۃ القدر کی وجہ تسمیہ یا تو یہ ہے کہ : تقدیر فیہا الارزاق والادجال یعنی اس رات میں ہر انسان کی عمر، موت، رزق اور بارش وغیرہ کی مقداریں مقرر فرشتوں کو لکھوا دی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ جس شخص کو اس سال میں حج نصیب ہوگا وہ بھی لکھ دیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ شب قدر امت محمدیہ (ﷺ) کی خصوصیات میں سے ہے۔ لیلۃ القدر کی تعیین میں شدید اختلاف ہے یہاں تک کہ اس میں پچاس کے قریب اقوال شمار کیے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ سارے سال میں دائر ہے۔ یہ قول حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور عکرمہ وغیرہ سے منقول ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کی بھی مشہور روایت یہی ہے۔ شیخ اکبر ابن عربی نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ تاہم جمہور کا مسلک یہ ہے کہ رمضان کے عشرہ اخیرہ بالخصوص طاق راتوں میں دائر ہوتی ہے۔ ارشاد نبوی (ﷺ) ہے کہ اس کی تلاش میں عبادت کا بطور خاص اہتمام کیا کرو۔

باب: ماہ رمضان کی آخری دس راتوں

کی فضیلت

۵۷: بَابُ فِی فَضْلِ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ

شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۷۶۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری دس راتوں میں عبادت میں ایسی کوشش فرماتے جو اس کے علاوہ میں نہ فرماتے۔

۱۷۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ ابْنِ الشَّوَارِبِ وَ أَبُو اسْحَقَ الْهَرَوِيُّ ابْنُ رَهِيمٍ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبيدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ رَهِيمٍ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ۔

۱۷۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرے میں شب بیداری کرتے ازار کس لیتے اور گھر والوں کو (عبادت کے لئے) جگادیتے۔

۱۷۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عُبيدِ بْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ أَبِي الطُّحَيْلِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَتْ الْعَشْرُ أَخْبَا اللَّيْلَ وَ شَدَّ الْمِيزَرَ وَ أَقْبَضَ أَهْلَهُ۔

باب: اعتکاف

۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِعْتِكَافِ

۱۷۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دس روزہ اعتکاف فرماتے تھے جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس سال آپ نے بیس روز اعتکاف فرمایا۔

۱۷۶۹: حَدَّثَنَا هُنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَشْرَةِ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عَشْرِينَ يَوْمًا وَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ

الْقُرْآنُ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ  
عَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ۔

ہر سال ایک مرتبہ آپ کے ساتھ قرآن کا دور کیا جاتا۔  
وصال کے سال دوبارہ کیا گیا۔

۱۷۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ  
مُهْدِي عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي زَافِعٍ عَنْ  
أَبِي بَنْ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَكِفُ الْعِشْرَ الْأَوَّلَى  
مِنْ رَمَضَانَ فَسَافِرٌ عَامًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ  
اِغْتَكَفَ عَشْرَيْنِ يَوْمًا۔

۱۷۷۰: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا آخری  
عشرہ اعتکاف فرماتے تھے۔ ایک سال آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے سفر کیا تو اس سے اگلے سال میں روزا اعتکاف  
فرمایا۔

☆ خلاصۃ السباب: اعتکاف: لغت میں کسی جگہ یا کسی شئی پر ٹھہرنا۔ شریعت کی اصطلاح میں مسجد میں روزہ اور نیت  
کے ساتھ ٹھہرنا۔ اعتکاف نفلی کا زمانہ کم از کم امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایک دن ہے۔ امام مالک کی ایک روایت بھی یہی  
ہے۔ امام ابو یوسف کے نزدیک دن کا اکثر حصہ ہے جبکہ امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک ایک ساعت ہے۔ امام احمد کی  
بھی ایک روایت یہی ہے۔ اعتکاف کی تین اقسام ہیں: (۱) اعتکاف واجب: وہ اعتکاف کہ جو نذر کرنے یعنی منت ماننے  
سے واجب ہو گیا یعنی کوئی آدمی زبان سے یہ کہے کہ میں نے اعتکاف کو اپنے ذمہ لازم کر لیا۔ (۲) اعتکاف نفلی: جو کسی بھی  
وقت کیا جاسکتا ہے۔ (۳) اعتکاف مسنون: وہ اعتکاف جو صرف رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اکیسویں شب عید کا  
چاند دیکھنے تک کیا جاتا ہے۔ چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال ان دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اس لیے اس کو  
اعتکاف مسنون کہتے ہیں۔ یہ سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔

پہلے: اعتکاف شروع کرنا اور

قضا کرنا

۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَتَدَيُّ الْإِعْتِكَافَ وَ

قَضَاءِ الْإِعْتِكَافِ

۱۷۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عُبَيْدٍ  
ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَكِفَ عَلَى  
الصُّبْحِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَكَانَ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَغْتَكِفَ فِيهِ  
فَأَرَادَ أَنْ يَغْتَكِفَ الْعِشْرَ الْأَوَّلَى مِنْ رَمَضَانَ  
فَأَمَرَ فَضْرِبَ لَهُ خَبَاءٌ فَأَمَرَتْ عَائِشَةُ بِخَبَاءٍ فَضْرِبَ لَهَا وَ  
أَمَرَتْ حَفْصَةُ بِخَبَاءٍ فَضْرِبَ لَهَا فَلَمَّا رَأَتْ زَيْنَبُ  
خَبَاءَ هُمَا أَمَرَتْ بِخَبَاءٍ فَضْرِبَ لَهَا فَلَمَّا رَأَتْ  
ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَرُّ

۱۷۷۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز  
پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں جاتے آپ کا ارادہ ہوا کہ  
رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف کریں۔ آپ کے فرمانے  
پر خیمہ نصب کر دیا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
بھی خیمہ نصب کرنے کو کہا۔ ان کے لئے بھی خیمہ نصب  
کر دیا گیا۔ حضرت زینبؓ نے ان کا خیمہ دیکھا تو ایک  
اور خیمہ نصب کرنے کا کہہ دیا ان کے لئے بھی خیمہ لگا دیا  
گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا: تم

تُرَدُّنَ فَلَمْ يَغْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ نِيْلِي كَا ارَادَهُ كِيَا؟ سَوَآپْ نَے رَمَضَانَ مِیں اَعْتَكَا فِ شَوَالِ مِیں اِیك عَشْرَه اَعْتَكَا فِ فرمایا:

**خلاصۃ الباب ۵۹:** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مرتبہ رمضان میں اعتکاف چھوٹا ہے۔ ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے سال اس کی قضاء فرمائی اور دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بناء پر اعتکاف چھوڑ دیا تھا کہ بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے بھی مسجد نبوی میں اپنے اعتکاف کے لیے خیمے لگوائے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ فرمایا: یعنی کیا تم نیکی کرنا چاہتی ہو؟ اس کا مطلب حافظ ابن حجرؒ نے یہ بیان کیا کہ پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اجازت طلب کی بعد میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے۔ ان دونوں کو دیکھ کر دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے بھی اپنے خیمے لگوائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سمجھے کہ یہ مقابلہ نیکی میں غیرت کی وجہ سے ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل کرنے کے لیے ہے یا اس وجہ سے کہ مسجد میں عورتوں کا اجتماع ہو جائے گا اور گھر جیسا ماحول پیدا ہو جائے گا۔ اعتکاف کا مقصد فوت ہونے کا اندیشہ ہوا تو سب خیمے اٹھوا دیئے اور خود بھی نہیں اعتکاف فرمایا۔ اس کی قضاء آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں ان دس دنوں میں کی جس کا ذکر امام ابن ماجہ نے حدیث باب میں کیا ہے۔ پھر اس میں اختلاف ہے کہ اعتکاف مسنون کو توڑنے سے قضاء واجب ہوتی ہے یا نہیں؟ مفتی بہ قول یہ ہے کہ جس دن اعتکاف توڑا ہے صرف اسی دن کی قضاء واجب ہوگی پورے عشرہ کی نہیں۔ یہی امام مالک کا مسلک ہے۔

### ۶۰: بَابُ فِي إِعْتِكَافِ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ

۱۷۷۲: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْخَطْمِيُّ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ لَيْلَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَغْتَكِفُهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَكِفَ.

۱۷۷۲: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں ایک رات کے اعتکاف کی منت مانی تھی۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے اعتکاف کرنے کا حکم دیا۔

**خلاصۃ الباب ۶۰:** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کی نذر کرنے سے اعتکاف واجب ہوتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نذر پوری کرنے کا حکم دیا۔ اسی پر اجماع ہے۔

### ۶۱: بَابُ فِي الْمُعْتَكِفِ يَلْزِمُ مَكَانًا

بَابُ: مُعْتَكِفٌ مَسْجِدٍ مَجْدٍ

مَنْ مَسْجِدٍ

۱۷۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنَّهُ يُونُسُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ.

۱۷۷۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ حضرت نافع کہتے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

قال نافع و قد أراي عبد الله بن عمر المكان الذي يعتكف فيه رسول الله ﷺ .

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کی جگہ دکھائی۔

۱۷۷۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَادٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَمْرٍاءِ عَنْ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ فِرَاشَهُ أَوْ يُوَضِّعُ لَهُ سَرِيرَهُ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .

۱۷۷۴ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر یا تخت ستون اسطوانہ کے پیچھے لگا دیا جاتا۔

۶۲ : بَابُ الْإِعْتِكَافِ فِي خِيَمَةِ الْمَسْجِدِ

باب : مسجد میں خیمہ لگا کر اعتکاف کرنا

۱۷۷۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ عَزِيَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَكَفَ فِي قُبَّةِ تُرْكِيَّةٍ عَلَى سِدَّتِهَا قِطْعَةً خَصِيرٍ قَالَ فَاخَذَ الْخَصِيرَ بِيَدِهِ فَتَحَاهَا فِي مَاجِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ .

۱۷۷۵ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ترکی خیمہ میں اعتکاف فرمایا اس کے دروازے پر چٹائی کا ٹکڑا لگا ہوا تھا۔ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی کو ہاتھ سے پکڑ کر خیمہ کے کونہ میں کر دیا اور اپنا سر باہر نکال کر لوگوں سے گفتگو فرمائی۔

۶۳ : بَابُ فِي الْمُعْتَكِفِ يَعُوذُ الْمَرِيضُ وَ

باب : دوران اعتکاف بیمار کی عیادت اور

يَشْهَدُ الْجَنَائِزَ

جنازے میں شرکت

۱۷۷۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَ عُمَرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ كُنْتُ لَا دُخْلَ الْبَيْتِ لِلْحَاجَةِ وَالْمَرِيضِ فِيهِ فَمَا أَسْأَلُ عَنْهُ إِلَّا وَأَنَا مَارَةٌ قَالَتْ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانُوا مُعْتَكِفِينَ .

۱۷۷۶ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں کسی کام کے لئے گھر جاتی گھر میں مریض ہوتا تو میں چلتے چلتے ہی اس سے حال احوال لیتی۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران اعتکاف بلا ضرورت گھر نہ جاتے۔

۱۷۷۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو بَكْرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْهَيْبُ بْنُ الْخُرَّاسَانِيِّ ثَنَا عَنَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُعْتَكِفُ يَتَّبِعُ الْجَنَازَةَ وَيَعُوذُ الْمَرِيضُ .

۱۷۷۷ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : معتکف جنازہ میں جاسکتا ہے اور بیمار کی عیادت کر سکتا ہے۔

☆ خلاصہ الباب : عیادت مریض اور جنازہ میں حاضر ہونے کے لیے مقصوداً نکلنا بالاتفاق ناجائز ہے۔ البتہ قضاء حاجت کے لیے آتے جاتے ضمناً عیادت مریض کر لینا جائز ہے لیکن نماز جنازہ میں شرکت چونکہ بغیر ٹھہرے نہیں ہو سکتی

اس لیے اس میں ٹھہرنے کی گنجائش ہے لیکن نماز ختم ہوتے ہی فوراً لوٹنا واجب ہے۔

۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُعْتَكِفِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ

وَيُرْجِلُهُ

باب: معتکف سر دھوسکتا ہے اور کنگھی

کر سکتا ہے

۱۷۷۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُذْنِبِي إِلَى رَأْسِهِ وَهُوَ مُجَاوِزٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَرْجِلُهُ وَأَنَا فِي خُجْرَتِي وَأَنَا حَائِضٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ.

۱۷۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں اپنا سر میرے قریب کرتے میں سر دھو کر کنگھی کرتی حالانکہ میں اپنے حجرہ میں ہوتی تھی حالت حیض میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ہوتے۔

۶۵: بَابُ فِي الْمُعْتَكِفِ يَزُورُهُ أَهْلُهُ فِي

الْمَسْجِدِ

باب: معتکف کے گھر والے مسجد میں اس سے

ملاقات کر سکتے ہیں

۱۷۷۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَامِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوسَى بْنِ عُثَيْدٍ اللَّهُ ابْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَبِيبٍ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي كَانَ عِنْدَ مَسْكَنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا أَنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيبٍ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَبَّرَا عَلَيْهِمَا ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّيْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْدِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا.

۱۷۷۹: ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آئیں۔ آپ رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد میں اعتکاف کئے ہوئے تھے۔ انہوں نے رات کو کچھ دیر آپ سے بات چیت کی پھر اٹھ کر واپس جانے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں چھوڑنے کے لئے اس دروازہ تک تشریف لائے جو ان کے مکان کو لگتا تھا آپ دونوں کے پاس سے دو انصاری مرد گزرے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ٹھہرو! یہ صفیہ بنت حبیب ہیں۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول سبحان اللہ (یعنی کیا ہم آپ پر شبہ کر سکتے ہیں) آپ کا یہ فرمانا ان پر گراں گزرا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان میں خون کی طرح پھرتا ہے اور مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں تمہارے دل میں وسوسہ نہ ڈالے۔



☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتکف کے گھر والے ملاقات کے لیے آ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ مسجد کا احترام ملحوظ رہے اور فضول گفتگو سے بچا جائے۔ آج کل بہت افراط و تفریط ہو رہی ہے۔ یا معتکف منہ پیٹ کر بالکل خاموش رہتا ہے یا پھر بعض معتکفین کے عزیز واقارب اور احباب مسجد میں آ کر بیٹھ کر دنیا جہان کی باتیں کرتے ہیں جس کی وجہ سے طاعات کے ضائع ہو جانے کا خوف ہونے لگتا ہے۔

## ۶۶: بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ تَعْتَكِفُ

باب: مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے

۱۷۸۰: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّبَّاحُ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا  
بَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَزَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَتْ  
عَائِشَةُ اغْتَسَفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اِمْرَاةً مِنْ نِسَائِهِ  
فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ وَالْصُّفْرَةَ قُرْبًا وَضَعَتْ تَحْتَهَا  
الطُّسْتُ.

۱۷۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مکرمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معتکف ہوئیں انہیں کبھی گدلا پانی اور کبھی سرخی دکھائی دیتی بسا اوقات انہوں نے اپنے نیچے طشت بھی رکھا۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح مستحاضہ عورت نماز تلاوت قراءت قرآن کر سکتی ہے اسی طرح اعتکاف بھی کر سکتی ہے۔

## ۶۷: بَابُ فِي ثَوَابِ الْإِعْتِكَافِ

باب: اعتکاف کا ثواب

۱۷۸۱: حَدَّثَنَا غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
أُمَيَّةَ ثَنَا عِيسَى بْنُ مُوسَى الْبُخَارِيُّ عَنْ غُبَيْدَةَ الْعَمِّيِّ عَنْ  
فَرْقَدِ الشَّيْخِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ وَ  
يُجْزَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَغَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا.

۱۷۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معتکف کے بارے میں فرمایا: وہ گناہوں سے زکا رہتا ہے اور اس کی نیکیاں (ثواب کے اعتبار سے) اسی طرح جاری کر دی جاتی ہیں جس طرح تمام نیکیاں کرنے والا۔

☆ خلاصۃ الباب جب بندہ اعتکاف کی نیت سے خود کو مسجد میں مقید کر دیتا ہے تو اگرچہ وہ عبادت اور ذکر و تلاوت وغیرہ کے راستہ سے اپنی نیکیوں میں خوب اضافہ کرتا ہے لیکن بعض بہت بڑی نیکیوں سے وہ مجبور بھی ہو جاتا ہے مثلاً وہ بیماروں کی عیادت اور خدمت نہیں کر سکتا جو بہت بڑے ثواب کا کام ہے کسی لاچار مسکین، یتیم اور بیوہ کی مدد کے لیے دوز دھوپ نہیں کر سکتا، کسی میت کو غسل نہیں دے سکتا جو کہ اگر ثواب کے لیے اور اخلاص کے ساتھ کرے تو بہت بڑے اجر کا کام ہے۔ اسی طرح نماز جنازہ کی شرکت کے لیے نہیں نکل سکتا اور میت کے ساتھ قبرستان نہیں جاسکتا۔ جس کے ایک ایک قدم پر گناہ معاف ہوتے ہیں اور نیکیاں لکھی جاتی ہیں لیکن اس حدیث میں اعتکاف والے کو بشارت سنائی گئی اس کے حساب اور صحیفہ اعمال میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ سب نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں جن کے کرنے سے وہ اعتکاف کی وجہ سے مجبور ہو جاتا ہے اور وہ ان کا عادی تھا۔ کیا نصیب اللہ اکبر! لوٹنے کی جائے ہے۔

## ۲۸: بَابُ فِيمَنْ قَامَ فِي لَيْلَتِي الْعِيدَيْنِ

## باب: عیدین کی راتوں میں قیام

۱۷۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمَرَّازِيُّ بْنُ حُمَيْرَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَتِي الْعِيدَيْنِ مُحْتَسِبًا لِلَّهِ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ.

۱۷۸۲: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دونوں عیدوں کی راتوں میں اللہ سے ثواب کی اُمید پر قیام کرے۔ اس کا دل اس دن مُردہ نہیں ہوگا جس دن (لوگوں کے) دل مُردہ ہو جائیں گے۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کی آخری رات خاص مغفرت کے فیصلہ کی رات ہے لیکن اس رات میں مغفرت اور بخشش کا فیصلہ انہی بندوں کے لیے ہوگا جو رمضان المبارک کے عملی مطالبات کسی درجہ میں پورے کر کے اس کا استحقاق پیدا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔

## کِتَابُ الزَّكَاةِ

### ۱: تَابُ فَرَضِ الزَّكَاةِ

### بَابُ زَكَاةٍ كِي فَرَضِيَت

۱۷۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ بْنُ الْحُزَّاحِ ثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ اسْحَقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ ابْنِ الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَذَلِكَ فَاعْلَمْتُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صُلُوبٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَذَلِكَ فَاعْلَمْتُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تَأْخُذُ مِنْ أَغْنِيائِهِمْ فَبَرَدُ فِي فَقْرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَذَلِكَ فَبَيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَآتَى دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ.

۱۷۸۳- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: تم ایک اہل کتاب قوم کے پاس جا رہے ہو انہیں دعوت دینا کہ وہ اللہ کے ایک ہونے کی اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیں اگر وہ یہ مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ اگر وہ یہ مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ نے ان پر ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض فرمائی ہے۔ جو ان کے مالداروں سے لے کر ان کے ناداروں میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ یہ مان لیں تو ان کے نفیس مالوں سے بچنا (بلکہ زکوٰۃ میں درمیانی درجہ کا مال لینا) اور مظلوم کی بددعا سے ڈرنا اسلئے کہ اسکے اور اللہ کے درمیان کوئی آڑ نہیں۔

☆ خلاصہ الباب لفظ زکوٰۃ کے لغوی معنی طہرت و پاکیزگی کے ہیں اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اخراج زکوٰۃ سے بقیہ مال کی تطہیر ہو جاتی ہے۔ اصطلاح شریعت میں تملیک جزاء مخصوص بمال مخصوص۔ شخص مخصوص للہ تعالیٰ زکوٰۃ کی فرضیت کے بارہ میں متعدد اقوال ہیں۔ جن میں سے صحیح تر یہ ہے کہ فرضیت زکوٰۃ ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں ہو چکی تھی لیکن اس کا مفصل نصاب مقرر نہیں تھا۔ نیز اقوال ظاہرہ کی زکوٰۃ حکومت کی طرف سے وصول کرنے کا کوئی انتظام نہ تھا کیونکہ حکومت ہی قائم نہ تھی البتہ مدینہ طیبہ میں فرضیت زکوٰۃ کے لیے نصاب مقرر کیا گیا اور اس کی تفصیلی مقایر مقرر کی گئیں پھر اس میں اختلاف ہے کہ نصاب وغیرہ کی تحدید کونسے سن میں ہوئی۔ اس کے بارہ میں علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ ۲ھ صوم رمضان سے پہلے ہوئی لیکن حافظ ابن حجرؒ اس کی تردید کرتے ہوئے نسائیؒ ابن ماجہ وغیرہ کے حوالہ سے حضرت قیس بن سعد بن عبادہؒ کی روایت نقل کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے پھر زکوٰۃ فرض ہوئی پھر نہ ہمیں حکم دیا اور نہ منع کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ فطر کی فرضیت زکوٰۃ سے پہلے ہوئی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ رمضان کے روزے بھی زکوٰۃ سے پہلے فرض ہو چکے تھے۔ بہر حال حافظ ابن حجرؒ کی تحقیق یہ ہے کہ ۲ھ کے بعد اور ۵ھ سے پہلے نصاب زکوٰۃ کی فرضیت ہوئی۔ اب حدیث باب کے بارہ میں

سنئے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا والی اور قاضی بنا کر بھیجنے کا یہ واقعہ جس کا ذکر اس حدیث میں ہے اکثر علماء اور اہل سیر کی تحقیق کے مطابق ۹ھ کا ہے اور امام بخاری اور بعض دوسرے اہل علم کی رائے یہ ہے کہ ۱۰ھ کا واقعہ ہے۔ یمن میں اگرچہ اہل کتاب کے علاوہ بت پرست اور مشرکین بھی تھے لیکن اہل کتاب کی خاص اہمیت کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیا اور اسلام کی دعوت و تبلیغ کا یہ حکیمانہ اصول تعلیم فرمایا کہ اسلام کے سارے احکام و مطالبات ایک ساتھ مخاطبین کے سامنے نہ رکھے جائیں۔ اس صورت میں اسلام انہیں بہت کٹھن اور ناقابل برداشت ہو جھ محسوس ہوگا۔ اس لیے پہلے ان کے سامنے اسلام کی اعتقادی بنیاد صرف توحید و رسالت کی شہادت رکھی جائے جس کو ہر معقولیت پسند اور ہر سلیم الفطرت اور نیک دل انسان آسانی سے ماننے پر آمادہ ہو سکتا ہے۔ خصوصاً اہل کتاب کے لیے وہ جانی بوجھی بات ہے۔ پھر جب مخاطب کے ذہن اور دل اس کو قبول کر لیں اور وہ اس فطری اور بنیادی بات کو مان لے تو اس کے سامنے فریضہ نماز رکھا جائے جو جانی و جسمانی اور زبانی عبادت کا نہایت حسین اور بہترین مرقع ہے اور جب وہ اس کو قبول کرے تو اس کے سامنے فریضہ زکوٰۃ رکھا جائے اور اس کے بارے میں خصوصیت سے یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ زکوٰۃ اور صدقہ اسلام کا داعی اور مبلغ تم سے اپنے لیے نہیں مانتا بلکہ ایک مقررہ حساب اور قاعدے کے مطابق جس قوم اور علاقہ کے دولت مندوں سے یہ لی جائے گی اسی قوم اور علاقہ کے پریشان حال ضرورت مندوں پر خرچ کر دی جائے گی۔ دعوت اسلام کے بارے میں اسی ہدایت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ تاکید بھی فرمائی کہ زکوٰۃ کی وصولی میں پورے انصاف سے کام لیا جائے۔ ان کے مویشی اور ان کی پیداوار میں سے چھانٹ چھانٹ کے بہتر مال نہ لیا جائے۔ سب سے آخر میں نصیحت فرمائی کہ تم ایک علاقے کے حاکم اور والی بن کے جا رہے ہو۔ ظلم و زیادتی سے بہت بچو۔ اللہ کا مظلوم بند و جب ظالم کے حق میں بدو عا کرتا ہے تو وہ سیدھی عرش پر جا پہنچتی ہے۔

بہترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کہ ان ﴿۱۵﴾ اجابت از در حق بہر استقبال می آید

اس حدیث میں دعوت اسلام کے سلسلے میں صرف شہادت توحید و رسالت نماز اور زکوٰۃ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسلام کے دوسرے احکام حتیٰ کہ روزہ اور حج کا بھی ذکر نہیں فرمایا گیا ہے۔ جو نماز اور زکوٰۃ ہی کی طرح اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے ہیں۔ حالانکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جس زمانہ میں یمن بھیجے گئے ہیں روزہ اور حج دونوں کی فرضیت کا حکم آچکا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مقصد دعوت اسلام کے اصول اور حکیمانہ طریقے کی تعلیم دینا تھا۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ان تین ارکان کا ذکر فرمایا۔ اگر ارکان اسلام کی تعلیم دینا مقصود ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب ارکان کا ذکر فرماتے لیکن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس کی تعلیم کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے جو عم دین میں خاص امتیاز رکھتے تھے۔

پ: اے زکوٰۃ نہ دینے کی سزا

۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنَعِ الزَّكَاةِ

۱۷۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيُنٍ وَجَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ سَمِعَا شَقِيقَ ابْنِ سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

۱۷۸۴: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو کوئی بھی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے روز قیامت اس کا مال گنجدے ساتپ کی صورت میں اس کی گردن میں

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ مِثْلَ لَهْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَجَاعًا أَفْرَعَ حَتَّى يَطْوِقَ عُنُقَهُ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةَ

طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا پھر رسول اللہ نے اس کے ثبوت میں قرآن کی یہ آیت پڑی: ﴿وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ﴾... ”اللہ نے اپنے فضل سے لوگوں کو جو مال دیا اس میں بخل کرنے والے اس کو اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے جس مال میں انہوں نے بخل کیا قیامت کے روز اس کا طوق پہنائے جائیں گے۔“

۱۷۸۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ الصَّغَرُورِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبٍ أَيْلٍ وَلَا غَنَمٍ وَلَا بَقَرٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمُ مَا كَانَتْ وَاسْمُهُ يَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطْوُوهُ بِأَخْفَافِهَا كُلَّمَا نَفَذَتْ أَخْرَاَهَا عَادَتْ أَوْلَاهَا حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ.

۱۷۸۵: حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی اونٹ، بکری اور گائے والا ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز یہ پہلے سے بڑے اور موٹے ہو کر آئیں گے اپنے سینگوں سے اسے ماریں گے اور کھروں سے روندیں گے جب آخری جانور گزرے گا تو پہلا پھر آجائے گا (یہ سلسلہ جاری رہے گا) حتیٰ کہ عام لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔

۱۷۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَأْتِي الْإِبِلُ الَّتِي تَعْطِي الْحَقَّ مِنْهَا تَطَأُ صَاحِبَهَا بِأَخْفَافِهَا وَتَأْتِي الْبَقَرُ وَالْغَنَمُ تَطَأُ صَاحِبَهَا بِأَطْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَأْتِي الْكَتَرُ شَجَاعًا أَمْرَعُ فَيُلْقِي صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقْرُ مِنْهُ صَاحِبُهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَقْبِلُهُ فَيَقْرُ فَيَقُولُ مَالِي وَلَكَ فَيَقُولُ أَنَا كُنْتُ كَ أَنَا كُنْتُ كَ فَيَتَّقِيهِ بِيَدِهِ فَيُلْقِمُهَا

۱۷۸۶: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس اونٹ کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہوگی وہ آئیگا اور اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندے گا اور گائیں، بکریاں آکر اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی اور خزانہ گنجا سانپ بن کر آئیگا اور قیامت کے روز اپنے مالک کو ملے گا تو مالک دو بار اس سے بھاگ نکلے گا پھر وہ سامنے آئیگا تو مالک بھاگے گا پھر مالک اس سے کہے گا تجھے مجھ سے کیا دشمنی ہے؟ وہ کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں۔ خزانہ کا مالک ہاتھ سے پچنا چاہے گا وہ اس کا ہاتھ ہی نکل جائیگا۔

### خلاصہ الباب

☆ قرآن و حدیث میں خاص خاص اعمال کی جو مخصوص جزائیں یا سزائیں بیان کی گئی ہیں ان اعمال اور ان کی جزاؤں اور سزاؤں میں ہمیشہ خاص مناسبت ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہ ایسی واضح ہوتی ہیں کہ جس کا سمجھنا ہم جیسے عوام کے لیے بھی زیادہ مشکل نہیں ہوتا اور کبھی کبھی ایسی دقیق اور خفی مناسبت ہوتی ہے جس کو صرف خواص عرفاء اور امت کے اذکیاء ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اس حدیث میں زکوٰۃ نہ دینے کے گناہ کی جو خاص سزا بیان ہوئی ہے یعنی اس دولت کا ایک زہریلے ناگ کی شکل میں اس کے گلے میں لپٹ جانا اور اس کی دونوں باجھوں کو کاٹنا یقیناً اس گناہ اور اس

کی سزا میں بھی ایک خاص مناسبت ہے۔ یہ بنی لطیف مناسبت ہے جس کی وجہ سے اس بخیل آدمی کو جو حسب مال کی وجہ سے اپنی دولت سے چمٹا رہے اور خرچہ کرنے کے موقعوں پر نہ خرچ کرے کہتے ہیں کہ وہ اپنے مال اور دولت پر سانپ بن کر بیٹھا رہتا ہے اور اسی مناسبت کی وجہ سے بخیل اور خسیس آدمی کبھی کبھی اس طرح کے خواب بھی دیکھتے ہیں۔ اس حدیث میں یوم القیامہ کا جو لفظ ہے اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ عذاب دوزخ یا جنت کے فیصلے سے پہلے محشر میں ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری حدیث میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے ایک خاص طبقہ کے اسی طرح کے ایک خاص عذاب کے بیان کے ساتھ آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں: ((حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنة واما الی النار)) یعنی اس عذاب کا سلسلہ اس وقت جاری رہے گا جب تک کہ حساب کتاب کے بعد بندوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔ اس فیصلے کے بعد آدمی یا جنت کی طرف چلا جائے گا یا دوزخ کی طرف۔

### باب: زکوٰۃ ادا شدہ مال خزانہ نہیں

### ۳: بَابُ مَا أُدِيَ زَكْوَتُهُ لَيْسَ بِكَنْزٍ

۱۷۸۷: حضرت عمر بن خطابؓ کے آزاد کردہ غلام خالد بن اسلم کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ باہر نکلا تو ایک دیہاتی ان سے ملا اور ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ﴾ اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دیجئے کی تفسیر کیا ہے؟ فرمایا: جو مال جمع کر کے رکھے اور زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کیلئے تباہی ہے یہ آیت زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی ہے جب زکوٰۃ مشروع ہوئی تو اللہ نے اسے مال کی پاکی کا ذریعہ بنا دیا پھر متوجہ ہو کر فرمایا: اگر میرے پاس احد کے برابر سونا ہو مجھے اسکی مقدار معلوم ہو اور میں زکوٰۃ ادا کر کے اللہ کی مرضی کے مطابق اسے خرچ کروں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

۱۷۸۷: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَّادٍ الْمَضَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَجَابٍ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ اسْلَمٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَلَحَقَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لَهُ قَوْلُ اللَّهِ ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [النورہ ۳۴] قَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكْوَتَهَا فَوَيْلٌ لَهُ اِنَّمَا كَانَ هَذَا قَبْلَ اَنْ تَنْزَلَ الزَّكْوَةُ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ طَهْوَرًا لِلْاَمْوَالِ ثُمَّ اُلْفِتَ فَقَالَ مَا اَبَالِي لَوْ كَانَ لِي اُحَدٌ ذَهَبًا اَعْلَمُ عَدْدَهُ وَاَرْكَبُهُ وَاَعْمَلُ فِيهِ بِطَاعَةِ اللَّهِ غَزَوُ جَلٍّ.

۱۷۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔

۱۷۸۸: حَدَّثَنَا ابُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ ثَنَا عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ذَرَّاجٍ ابْنِ السَّمُوحِ عَنْ ابْنِ حُجَيْرَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اِذَا اُدِّيَتْ زَكْوَةُ مَالِكَ فَقَدْ قُضِيَ مَا عَلَيْكَ.

۱۷۸۹: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

۱۷۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ ابْنِ حُمْزَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

انہا سمعته نغی النبی ﷺ یقول لیس فی المال حق سوی الزکوٰۃ۔  
 ارشاد فرماتے سنا: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ کوئی حق (فرض) نہیں ہے۔

### ۴: بَابُ زَكَاةِ الْوَرِقِ وَالذَّهَبِ

### باب: سونے چاندی کی زکوٰۃ

۱۷۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ اسْحَقَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنِّي قَدْ عَفَوْتُ عَنْكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلَكِنْ هَاتُوا رُبْعَ الْعَشْرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا۔  
 ۱۷۹۰: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی لیکن ہر چالیس درم میں سے ایک درم (زکوٰۃ) ادا کیا کرو۔

۱۷۹۱: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا ثَنَا غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَنبَأَنَا ابْنُ رَهِيمٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَقِيدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ عَشْرِينَ دِينَارًا فَيَصَاعِدُ نِصْفَ دِينَارٍ وَمِنْ الْأَرْبَعِينَ دِينَارًا۔  
 ۱۷۹۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر بیس اور اس سے زائد دینار میں سے نصف دینار اور چالیس دینار میں سے ایک دینار زکوٰۃ وصول فرماتے تھے۔

**خلاصہ الباب** ☆ اس پر اتفاق ہے کہ چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے۔ نیز اکثر علماء ہند نے دو سو درہم کو ساڑھے باون تولہ چاندی کے مساوی قرار دیا ہے اور جمہور علماء ہند کے نزدیک ایک درہم تین سائے ایک رتی اور ایک رتی کے پانچویں حصے کے مساوی ہے اور سونے کا نصاب بیس دینار ہیں۔ اس پر اتفاق ہے کہ ایک دینار ایک مثقال سونے کے مساوی ہے اور جمہور علماء ہند کے نزدیک ایک مثال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے۔

### ۵: بَابُ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا

### باب: جس کو مال حاصل ہو

۱۷۹۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا حَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا زَكَاةَ فِي مَالٍ حَتَّى يَخُولَ عَلَيْهِ الْخَوَلُ۔  
 ۱۷۹۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: کسی مال میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ یہاں تک کہ اس پر سال گزر جائے۔

**خلاصہ الباب** ☆ مال مستعار: اصطلاح شریعت میں اس مال کو کہتے ہیں جو نصاب زکوٰۃ کے مکمل ہو جانے کے بعد درمیان سال میں حاصل ہوا ہو پھر اس کی اولاد و صورتیں ہیں: (۱) مال مستعار پہلے مال کی جنس میں سے نہ ہو۔ مثلاً کسی کے پاس سونا چاندی بقدر نصاب تھا اور سال کے دوران اس کے پاس پانچ اونٹ بھی آ گئے۔ اس کے بارے میں اتفاق ہے کہ ایسے مستعار مال کو پہلے مال کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا بلکہ دونوں کا سال الگ الگ شمار ہوگا۔ (۲) صورت یہ ہے کہ مال مستعار مال سابق (پہلے مال) کی جنس میں سے ہے۔ پھر اس کی بھی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ مال مستعار مال سابق کی جنس سے ہونے کے ساتھ ساتھ مال سابق کی نماء اور بڑھوتری (اضافہ) بھی ہو۔ مثلاً بکریاں پہلے سے موجود تھیں

دوران سال ان کے بچے پیدا ہو گئے یا مال تجارت موجود تھا دوران سال اس پر نفع حاصل ہوا۔ اس کے بارے میں اتفاق ہے کہ ایسے مال مستعار کو مال سابق میں ضم (ملانا) کیا جائے گا اور دونوں کا ایک سال شمار ہوگا اور مال مستفاد کی زکوٰۃ بھی مال سابق کے علاوہ ہی ادا کی جائے گی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مال مستفاد مال سابق کی جنس سے تو ہو لیکن اس کی نما اور بڑھوتری نہ ہو بلکہ ملک کے کسی سبب جدید کی وجہ سے وہ مال حاصل ہوا ہو مثلاً کسی شخص کے پاس نقد روپیہ موجود تھا اور دوران سال اس کو کچھ اور روپیہ ہبہ وصیت یا میراث کے ذریعہ حاصل ہو گیا۔ اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ اور امام احناف کے نزدیک اس قسم کے مال مستفاد کو مال سابق میں ضم نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کا سال الگ شمار ہوگا لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس قسم کے مال مستفاد کو بھی مال سابق میں ضم کیا جائے گا اور اس کی زکوٰۃ بھی مال سابق کے ساتھ ادا کی جائے گی۔ حنفیہ حدیث باب کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث دو طرح مروی ہے مرفوع بھی اور موقوف بھی۔ طریق مرفوع عبد الرحمن بن زید بن اسلم کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دوسرا طریق جو موقوف ہے اگرچہ صحیح سند سے مروی ہے اور قابل استدلال ہے لیکن وہ ہمارے نزدیک پہلی قسم پر محمول ہے یعنی دوران سال اگر کچھ مال حاصل ہو اور وہ مال سابق کی جنس میں سے نہ ہو ایسی صورت میں حوالان حول سے قبل زکوٰۃ واجب نہ ہو۔ اس کے علاوہ حدیث باب کے عموم پر ائمہ ثلاثہ بھی عمل نہیں کرتے۔

### باب: جن اموال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

### ۶: بَابُ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْأَمْوَالِ

۱۷۹۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں اور نہ ہی پانچ اونٹوں سے کم میں۔

۱۷۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو نَاسِمَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَفْصَعَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عُمَارَةَ وَعَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ يَقُولُ لَا صَدَقَةٌ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوْاقٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ.

۱۷۹۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں اور نہ ہی پانچ وسق سے کم (غلہ) میں۔

۱۷۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ زَوْجٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ.

### باب: قبل از وقت زکوٰۃ کی ادائیگی

### ۷: بَابُ تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ قَبْلَ مَحَلِّهَا

۱۷۹۵: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل از وقت زکوٰۃ کی ادائیگی کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی

۱۷۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ثنا اسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ حُجَيْبِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ النَّبِيَّ



اجازت دی۔

عَلَيْهِ فِي نُجِيلٍ صَدَقْتَهُ قَبْلَ أَنْ تَحُلَّ فَرُخَصَ لَهُ فِي ذَلِكَ.

باب: جب کوئی زکوٰۃ نکالے تو وصول کرنے

۸: بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ اخْرَاجِ

الزَّكَاةِ

والا یہ دعا دے

۱۷۹۶: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر آتا تو آپ اس کو دعا دیتے تو میں اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ ابواوفی کی آل پر رحمت فرما۔

۱۷۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا آتَاهُ الرَّجُلُ بِصَدَقَةٍ مَالِهِ صَلَّى عَلَيْهِ فَاتَيْنَهُ بِصَدَقَةٍ مَالِي فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى.

۱۷۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم زکوٰۃ دو تو اس کا اجر مت بھولو یوں کہو اے اللہ اسے غنیمت بنا دیجئے تاوان نہ بنائیے۔

۱۷۹۷: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْبُخَيْرِيِّ بْنِ عَبْدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُعْطِيتُمُ الزَّكَاةَ فَلَا تَنْسُوا ثَوَابَهَا أَنْ تَقُولُوا اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مَغْنَمًا وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْرَمًا.

باب: اونٹوں کی زکوٰۃ

۹: بَابُ صَدَقَةِ الْإِبِلِ

۱۷۹۸: حضرت ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت سالم نے مجھے وہ تحریر پڑھائی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے قبل زکوٰۃ کے متعلق لکھوائی تھی۔ اس میں تھا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری اور دس میں دو بکریاں پندرہ میں تین اور بیس میں چار اور پچیس سے پینس تک میں ایک سالہ اونٹنی ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو دو سالہ اونٹ (نر) پینس سے ایک بھی زائد ہو تو پینتالیس تک دو برس کی اونٹنی ہے۔ پینتالیس سے ایک بھی زائد ہو تو ساٹھ تک تین برس کی اونٹنی ہے۔ ساٹھ سے ایک بھی زائد ہو تو پچھتر تک چار برس کی اونٹنی ہے۔ پچھتر میں سے ایک بھی زائد ہو تو نوے تک دو سالہ دو اونٹیاں ہیں نوے سے ایک بھی زائد ہو تو ایک سو بیس تک تین سالہ دو اونٹیاں ہیں۔ اس سے زائد ہو تو ہر پچاس میں

۱۷۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ ثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَقْرَأَنِي سَالِمٌ كِتَابًا كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّدَقَاتِ قَبْلَ أَنْ يَتَوَفَّاهُ اللَّهُ فَوَجَدْتُ فِيهِ فِي خُمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ وَفِي عَشْرِ شَتَانٍ وَفِي خُمْسٍ عَشْرَةٌ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَفِي عَشْرَيْنِ أَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِي خُمْسٍ وَعَشْرَيْنِ بَنَتْ مَخَاضٍ إِلَى خُمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ تُوجَدْ بَنَتْ مَخَاضٍ فَأَبْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى خُمْسٍ وَثَلَاثِينَ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا بَنَتْ لَبُونٍ إِلَى خُمُسَةٍ وَارْبَعِينَ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى خُمْسٍ وَارْبَعِينَ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا حَقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى سِتِّينَ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا جَدْعَةٌ إِلَى خُمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى خُمْسٍ وَسَبْعِينَ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِنْ زَادَتْ

تین سالہ ایک اونٹنی ہے اور ہر چالیس میں دو سالہ ایک اونٹنی ہے۔

۱۷۹۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی چار میں کچھ ہے۔ پانچ سے نو تک اونٹوں میں ایک بکری ہے اور دس سے چودہ تک میں دو بکریاں اور پندرہ سے انیس تک تین بکریاں اور بیس سے چوبیس تک اونٹوں میں چار بکریاں ہیں اور پچیس سے چونتیس تک میں ایک سالہ اونٹنی ہے اور ایک سالہ اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ ہے اور چھتیس سے پینتالیس تک میں دو سالہ ایک اونٹنی اس سے ایک اونٹ بھی زائد ہو تو ساٹھ تک میں تین سالہ اونٹنی ہے اس سے ایک اونٹ بھی زائد ہو تو پچھتر تک چار سالہ اونٹنی ہے اس سے ایک اونٹ بھی زائد ہو تو نوے تک دو سالہ دو اونٹیاں ہیں اس سے ایک اونٹ بھی زائد ہو تو اس میں ایک سو بیس تک تین سالہ دو اونٹیاں ہیں پھر ہر پچاس میں تین سالہ اونٹنی ہے اور ہر چالیس میں دو سالہ اونٹنی ہے۔

عَلَى سَعِينَ وَاحِدَةٍ فِيهَا حَقَّتَانِ الْ عَشْرِينَ وَ مِائَةٌ فَإِذَا كَثُرَتْ فِيهِ كُلِّ خَمْسِينَ حَقَّةٌ وَ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بَنَتْ لِبُونٍ .  
۱۷۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلٍ بْنُ خُوَيْلِدٍ النَّيْسَابُورِيُّ ثنا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَسْحَى ابْنِ عَمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْأَرْبَعِ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ تِسْعًا فَإِذَا بَلَغَتْ عَشْرًا فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ عَشْرَةَ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَإِذَا بَلَغَتْ عَشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ أَرْبَعًا وَعَشْرِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعَشْرِينَ فَفِيهَا بَنَتْ مُخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِذَا لَمْ تَكُنْ بَنَتْ مُخَاضٍ فَابْنُ لِبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنْ زَادَتْ بَعِيرًا فَفِيهَا بَنَتْ لِبُونٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ فَإِنْ زَادَتْ بَعِيرًا فَفِيهَا حَقَّةٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ سِتِّينَ فَإِنْ زَادَتْ بَعِيرًا فَفِيهَا خَذَعَةٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَسَبْعِينَ فَإِنْ زَادَتْ بَعِيرًا فَفِيهَا بَنَتْ لِبُونٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ تِسْعِينَ فَإِنْ زَادَتْ بَعِيرًا فَفِيهَا حَقَّتَانِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ عَشْرِينَ وَ مِائَةٌ ثُمَّ فِي كُلِّ خَمْسِينَ حَقَّةٌ وَ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بَنَتْ لِبُونٍ .

☆ خلاصہ الباب: اونٹوں کی زکوٰۃ میں ایک سو بیس تک اتفاق ہے کہ اس حساب پر عمل ہوگا جو حدیث باب میں بیان کیا گیا البتہ ایک سو بیس کے بعد اختلاف ہے۔ امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ ایک سو بیس کے بعد ایک بھی زائد ہو جائے تو فرض متغیر ہو جائے گا اور ایک سو اکیس پر تین بنت لبون واجب ہوں گے اور یہیں سے ان کے نزدیک حساب اریعنات اور خمیات پر دائر ہو جائے گا یعنی اس عدد میں جتنی اریعنات ہوں اتنی بنت لبون اور جتنی خمیات ہوں اتنے حقے واجب ہوں گے کیونکہ ایک سو اکیس میں تین اریعنات ہیں پھر ایک سو بیس پر دو بنت لبون اور ایک حقہ واجب ہوگا پھر ایک چالیس پر دو حقے اور ایک بنت لبون اور ایک سو پچاس پر تین حقے واجب ہوں گے۔ امام مالک کا مسلک بھی شافعی کی طرح ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ اریعنات اور خمیات کا یہ حساب امام شافعی کے نزدیک ایک سو اکیس سے شروع ہو جاتا ہے جبکہ امام مالک کے نزدیک یہ حساب ایک سو بیس سے شروع ہوگا یعنی ایک سو اکتیس تک دو حقے واجب رہیں گے اور ایک سو بیس سے مذکورہ حساب شروع ہوگا۔

امام ابو حنیفہ کا مسلک ☆ ان کے برخلاف امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ ایک سو بیس تک دو حقے واجب رہیں گے۔ اس کے بعد استیناف ناقص ہوگا یعنی ہر پانچ پر ایک بکری بڑھتی چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک سو چالیس پر دو حقے اور چار بکریاں ہوں گی اور ایک سو پینتالیس پر دو حقے اور ایک بنت مخاض۔ اس کے بعد ایک سو پچاس پر تین حقے واجب ہوں گے۔ اس کو استیناف ناقض اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں بنت لبون نہیں آتی پھر ایک سو پچاس کے بعد استیناف کامل ہوگا۔ حنفیہ کی دلیل حضرت عمرو بن حزم کے صحیفہ سے ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لکھوا کر دیا۔ اس میں اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان فرمایا تھا۔ اس کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے وہ مجمل ہے اور حضرت عمرو بن حزم کی روایت مفصل ہے۔ لہذا مجمل کو مفصل پر محمول کیا جائے گا۔

۱۰: بَابُ إِذَا أَخَذَ الْمُصَدِّقُ سِنًا دُونَ سِنٍ

باب: زکوٰۃ میں واجب سے کم یا زیادہ

أَوْ فَوْقَ سِنٍ

عمر کا جانور لینا

۱۸۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالُوا ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ كَتَبَ لَهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 'هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مِنْ أَسَانِ الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الْقَتَمِ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذْعَةِ وَ لَيْسَ عِنْدَهُ جَذْعَةٌ وَ عِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَ يُجْعَلُ مَكَانَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتَا أَوْ عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا وَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بَنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بَنْتُ لَبُونٍ وَ يُعْطَى مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بَنْتُ لَبُونٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَ يُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بَنْتُ لَبُونٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ وَ عِنْدَهُ بَنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَ يُعْطَى مَعَهَا عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَ مَنْ

۱۸۰۰: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ زکوٰۃ کے وہ احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض فرمائے۔ جس پر چار سالہ اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ تین سالہ اونٹنی ہو تو اس سے تین اونٹیاں لے لی جائے اور چار سالہ کی جگہ میسر ہوں تو دو بکریاں لی جائیں یا بیس درہم اور جس پر تین سالہ اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس دو سالہ اونٹنی ہی ہو تو اس سے دو سالہ اونٹنی کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم لئے جائیں اور جس پر دو سالہ اونٹنی واجب ہو جو اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس تین سالہ اونٹنی ہو تو اس سے وہی لے لی جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ اور جس پر دو سالہ اونٹنی واجب ہو جو کہ اس کے پاس نہیں ہے بلکہ اس کے پاس ایک سالہ اونٹنی ہے تو اس سے وہی لے لی جائے اور اس کے ساتھ وہ بیس درہم یا دو بکریاں بھی دے اور جس پر ایک سالہ اونٹنی واجب ہے اور اس کے پاس ۹۰

نہیں ہے بلکہ اس کے پاس دو سالہ اونٹنی ہے تو مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والا) اس سے وہی لے لے اور اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے اور اگر اسکے پاس پوری ایک سالہ اونٹنی نہ ہو بلکہ ایک سالہ اونٹ ہو تو اس سے وہی لے لیا جائے اور اسکے علاوہ کچھ نہ لیا جائے۔

**باب: زکوٰۃ وصول کرنے والا کس قسم کا اونٹ لے؟**  
۱۸۰۱: سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی کی جانب سے زکوٰۃ وصول کرنے والا آیا تو میں نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسکی دستاویز پڑھی اس میں تھا کہ زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور مجتمع کو متفرق نہ کیا جائے تو انکے پاس ایک صاحب بہت عمدہ موٹی اونٹنی لے کر آئے اس نے لینے سے انکار کر دیا تو وہ دوسری پہلی سے کم درجہ کی لے کر آئے تو لے لی اور کہنے لگا جب میں نبی کے پاس ایک مسلمان کا بہترین اونٹ لے کر پہنچوں گا تو (آپ کی ناراضگی) میں کون سی زمین مجھے برداشت کر گئی اور کون سا آسمان مجھ پر سایہ کریگا۔

۱۸۰۲: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زکوٰۃ وصول کرنے والا خوشی سے واپس ہو۔

**خلاصہ الباب ☆** صحابہ کی ایسی شان تھی کہ حضور کے حکم کی تابعداری کرنے والے تھے کیونکہ عمدہ مال لینے سے منع کیا تھا۔ نیز اس وجہ سے بھی قبول نہ کیا کہ دینے والا ناگوار محسوس کرے گا۔ ایسی ذرا سی حق تلفی کو بھی گناہ سمجھا۔ سبحان اللہ! یہ شان صحابہ کرام کی تھی کہ آپس میں بہت رحم دل اور مہربان تھے تب ہی تو ان کے زمانے میں اسلام کو ترقی نصیب ہوئی۔

**باب: گائے نیل کی زکوٰۃ**

۱۸۰۳: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا اور فرمایا کہ ہر چالیس گائے میں سے دو سالہ گائے اور ہر تیس گائے میں سے ایک سالہ گائے یا نیل وصول

بلغت صدقته بنت مخاض و ليست عنده و عنده ابنة لبون فانها تقبل منه بنت لبون و يعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين فمن لم يكن عنده ابنة مخاض على وجهها و عنده بن لبون ذكر فانه يقبل منه و ليس معه شئ.

**۱۱: باب ما يأخذ المصدق من الإبل**

۱۸۰۱: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع ثنا شريك عن عثمان الثقفي عن ابى لیلی اللیلہ عن سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاءنا مصدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذت بيده و قرأت فی عہدہ لا یجمع بین متفرق و لا یفرق بین مجتمع خشية الصدقة فاتاه رجل بناقة عظيمة ملولمة فابی ان يأخذها فاتاه بأخرى ذونها فاخذها و قال ای ارض تقلنی و ای سماء تظلنی اذا اتیت رسول اللہ و قد آخذت خیار ابل رجل مسلم.

۱۸۰۲: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن اسرائيل عن جابر عن عامر عن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ لا يرجع المصدق الا عن رضا.

**۱۲: باب صدقة البقر**

۱۸۰۳: حدثنا محمد بن عبد اللہ نمیر ثنا یحیی بن عیس الرملة ثنا الاغمش عن شقیق عن مسروق عن معاذ بن جبل قال بعثنی رسول اللہ ﷺ الى اليمن و امرنی ان آخذ من البقر من كل أربعين مسنة و من كل

ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً.

کروں۔

۱۸۰۴: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ خَصِيفٍ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعٌ أَوْ تَبِيعَةٌ وَفِي أَرْبَعِينَ مَسْنَةٌ.

۱۸۰۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمیں گائے میں ایک سالہ گائے یا بیل ہے اور چالیس میں دو مسنہ۔

**خلاصۃ الباب** ☆ ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ گائے تمیں سے کم ہوں تو ان پر کوئی زکوٰۃ نہیں اور تمیں پر ایک تبیعہ ہے اور چالیس پر ایک مسنہ ہے پھر مزید تعداد بڑھنے پر بھی ہر تمیں پر ایک تبیعہ اور ہر اربعین پر ایک مسنہ ہے۔ پھر ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کے نزدیک چالیس سے زائد پر مزید کوئی زکوٰۃ نہیں یہاں تک کہ عدد ساٹھ ہو جائے جبکہ امام ابو حنیفہؒ کی اس بارے میں تین روایات ہیں: (۱) پہلی روایت میں چالیس کے بعد کسور میں بھی اس کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہے لہذا جب چالیس پر ایک گائے زیادہ ہوگی تو اس زائد پر ربع عشر مسنہ یعنی مسنہ کا چالیسواں حصہ واجب ہوگا علیٰ ہذا القیاس دوسرا اور تین پر اس حساب سے واجب ہوگا۔

باب: بکریوں کی زکوٰۃ

۱۳: بَابُ صَدَقَةِ الْغَنَمِ

۱۸۰۵: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ ثَنَا بَنُ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَقْرَأَنِي سَالِمٌ كِتَابًا كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّدَقَاتِ قَبْلَ أَنْ يَتَوَفَاَهُ اللَّهُ فَوَجَدْتُ فِيهِ فِي أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاءٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِذَا كَثُرَتْ فِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَزَادَتْ فِيهِ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفْرَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَوَجَدْتُ فِيهِ لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ تَيْسٌ وَلَا هَرْمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ.

۱۸۰۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت سالم نے زکوٰۃ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے کی یہ تحریر میرے سامنے پڑھی اس میں تھا۔ چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ اس میں ایک بھی زائد ہو تو دو سو تک دو بکریاں ہیں اس سے ایک بھی زائد ہو تو تین سو تک تین بکریاں ہیں اس سے زائد ہو تو ہر سو میں ایک بکری ہے اور اس تحریر میں یہ بھی تھا کہ متفرق کو مجتمع اور مجتمع کو متفرق نہ کیا جائے اور یہ بھی تھا کہ زکوٰۃ میں نہ بوڑھا اور معیوب جانور نہ لیا جائے۔

۱۸۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَلَدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَأْخُذُ صَدَقَاتُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مِائِهِمْ.

۱۸۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی زکوٰۃ ان کے پانیوں (ڈیروں) پر ہی وصول کی جائے۔

۱۸۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْزَعِيُّ ثنا  
أَبُو نَعِيمٍ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هَنْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ  
النَّبِيِّ ﷺ فِي أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا  
زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً  
فَفِيهَا ثَلَاثٌ شَبَاهَ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِنْ زَادَتْ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ  
شَاةً لَا يَفْرَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشِيَةَ  
الصَّدَقَةِ وَكُلُّ خَلِيطَيْنِ يَتَرَا جَعَانِ بِالسَّوِيَّةِ وَلَيْسَ  
لِلْمُصَدَّقِ هَرَمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ  
الْمُصَدِّقُ.

### ۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي عُمَالِ الصَّدَقَةِ

۱۸۰۸: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ ثنا اللَّيْثُ بْنُ  
سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَنَانٍ عَنْ أَنَسِ  
بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُعْتَدِي فِي  
الصَّدَقَةِ كَمَا نَعِيهَا

۱۸۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سَلِيمَانَ وَمُحَمَّدُ  
بْنُ فَضِيلٍ وَيُونُسُ بْنُ بَكِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ  
عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ  
خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْعَامِلُ عَلَى  
الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْفَارِزِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ.

۱۸۱۰: حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ سَوَّادٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ مُوسَى بْنَ جَبْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَبَابِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُمَيَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ تَذَاكَرَ هُوَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
يَوْمَ مَا الصَّدَقَةِ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
حِينَ يَذْكُرُ غُلُولَ الصَّدَقَةِ أَنَّهُ مَنْ غَلَّ مِنْهَا بَعِيرًا أَوْ شَاةً

۱۸۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں  
چالیس سے ایک سو بیس تک بکریوں میں ایک بکری ہے  
اس سے ایک بھی زائد ہو جائے تو دو بکریاں ہیں دو سو  
تک۔ اس سے ایک بھی بڑھ جائے تو تین بکریاں ہیں  
تین سو تک۔ اگر اس سے بڑھ جائے تو ہر سو میں ایک  
بکری ہے اور زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق کو جمع نہ کیا جائے  
اور مجتمع کو متفرق نہ کیا جائے اور دونوں شریک (اپنے  
حصوں کے تناسب سے) برابر ایک دوسرے سے وصولی  
اور حساب کریں اور بوڑھا، معیوب اور نر جانور صدق  
وصول کرنے والے کو نہ دیا جائے الا یہ کہ وہ خود چاہے۔

### بَابُ زَكَاةِ وَصُولِ كَرْنِ وَالْوَلِّ كَرْنِ

۱۸۰۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زکوٰۃ وصول  
کرنے میں زیادتی کرنے والا (گناہ میں) زکوٰۃ نہ  
دینے والے کی مانند ہے۔

۱۸۰۹: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:  
امانتداری کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا اللہ کی راہ  
میں لڑنے والے کے برابر ہے۔ یہاں تک کہ لوٹ کر  
اپنے گھر آئے۔

۱۸۱۰: ایک روز حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ اور  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان زکوٰۃ سے متعلق گفتگو  
ہو رہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زکوٰۃ میں چوری کا ذکر  
فرماتے ہوئے یہ کہتے نہیں سنا کہ جس نے زکوٰۃ کا اونٹ  
یا بکری چرائی وہ قیامت کے روز اسے اٹھائے ہوئے

ابن ابی یزید القیامی یحمله قال فقال عبد اللہ بن انیس بلی  
پیش ہو گا تو حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں۔

۱۸۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ غَسَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا أَبُو عَتَابٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ حَذَفَرٍ ابْنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَضِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اسْتَعْمَلَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا رَجَعَ قِيلَ لَهُ أَيْنَ الْمَالُ قَالَ وَ لِلْمَالِ أَرْسَلْتَنِي أَخَذْنَاهُ مِنْ حَيْثُ كُنَّا نَأْخُذُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ وَضَعْنَاهُ حَيْثُ كُنَّا نَضَعُهُ.

۱۸۱۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر کیا گیا جب وہ واپس ہوئے تو ان سے پوچھا گیا مال کہاں ہے؟ فرمانے لگے تم نے ہمیں مال کی خاطر بھیجا تھا ہم نے جن لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے ان سے وصول کر کے وہاں خرچ کر آئے جہاں (اس مبارک دور میں) خرچ کیا کرتے تھے۔

☆ خلاصہ الباب: صدقہ عامل اور مال کے درمیان دائر ہوتا ہے۔ چنانچہ صدقہ کے متعلق ان دونوں کی کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ اب عامل حق سے زیادہ طلب کرے یا عمدہ ترین چیز کا مطالبہ کرے تو ایسا عامل مانع زکوٰۃ کے حکم میں ہے۔ چنانچہ مانع زکوٰۃ کی طرح یہ بھی گناہ گار ہوگا۔ نیز حق کے مطابق صدقہ وصول کرنے والے عامل کو مجاہد قرار دیا ہے۔ یہ وعید بھی سنادی کہ زکوٰۃ کا مال چوری کرنا اتنا شدید گناہ ہے کہ قیامت کے روز اس کو اٹھائے ہوئے آئے گا۔ علی رؤس الاشباد۔ ذلیل و خوار ہوگا۔

### باب: گھوڑوں اور لونڈیوں کی زکوٰۃ کا بیان

### ۱۵: بَابُ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ

۱۸۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ.

۱۸۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں۔

۱۸۱۳: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْخَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَجَوَّزْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ.

۱۸۱۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ تمہیں معاف کر دی۔

☆ خلاصہ الباب: جو گھوڑے اپنی سواری کے لیے ہیں ان میں بالاتفاق زکوٰۃ نہیں اور جو گھوڑے تجارت کے لیے ہیں ان پر باجماع زکوٰۃ ہے جو قیمت کے اعتبار سے ادا کی جائے گی اور جو گھوڑے افزائش نسل کے لیے ہوں اور سائے ہوں ان کے بارے میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک ان پر زکوٰۃ نہیں۔ وہ حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایسے گھوڑوں پر زکوٰۃ واجب ہے وہ صحیح مسلم کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی تین قسمیں بیان کی فرمائیں۔ ایک وہ جو آدمی کے لیے وبال ہے۔ دوسری وہ جو

آدمی کے لیے ڈھال ہے۔ تیسری وہ جو آدمی کے لیے باعث اجر و ثواب ہے۔ اس میں دوسری قسم کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد ہے کہ یہ وہ گھوڑے ہیں حتیٰ کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے واسطے پالے۔ پھر ایسے گھوڑوں کے بارے میں حدیث میں اللہ تعالیٰ کے دو حقوق کا ذکر ہے۔ ایک حق گھوڑوں کی ظہور میں ہے اور وہ حق یہ ہے کہ کسی شخص کو سواری کے لیے عاریہ دے دیا جائے اور دوسرا حق رقاب میں ہے جو سوائے زکوٰۃ کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اپنے زمانہ میں گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کی تھی اور ہر گھوڑے سے ایک دینار وصول کیا کرتے تھے۔ چنانچہ امام صاحب کے نزدیک زکوٰۃ اسی طرح واجب ہوتی ہے کہ ہر گھوڑے پر ایک دینار دیا جائے البتہ اگر چاہے تو گھوڑے کی قیمت لگا کر اس کا چالیسواں حصہ ادا کرے۔ حدیث باب کی توجیہ یہ ہے کہ فرس سے رکوب (سواری) کے گھوڑے مراد ہیں چنانچہ ایسے گھوڑوں پر زکوٰۃ کے ہم بھی قائل ہیں۔ حدیث باب کی اسی قسم کی تفسیر حضرت زید بن ثابت سے بھی منقول ہے۔

### باب: اموال زکوٰۃ

### ۱۶: بَابُ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْأَمْوَالِ

۱۸۱۴: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا اور فرمایا: اناج میں سے اناج، بکریوں میں سے بکری، اونٹوں میں سے اونٹ اور گائے بیلوں میں سے گائے (بطور زکوٰۃ) لو۔

۱۸۱۴: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَوَادٍ الْمِصْرِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي نَمْرٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ وَقَالَ لَهُ اخُذْ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ وَالْبَعِيرَ مِنَ الْأَبِلِ وَالْبَقَرَةَ مِنَ الْبَقَرِ.

۱۸۱۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پانچ چیزوں میں زکوٰۃ مقرر فرمائی گندم، جو، کھجور، کشمش اور جوار۔

۱۸۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنَّمَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الزَّكَاةَ فِي هَذِهِ الْخَمْسَةِ فِي الْبُحْنَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْتَّمْرِ وَالزَّيْتِ وَالذَّرَةِ.

**خلاصہ الباب** ☆ کوئی اشیاء میں زکوٰۃ واجب ہے اور کن اشیاء میں نہیں۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ زمین کی ہر ایک پیداوار میں زکوٰۃ ہے سوا جلانے کی لکڑیوں اور سرکنڈوں اور گھاس کے خواہ وہ پیداوار قلیل ہو یا کثیر ہو۔ امام صاحب کی دلیل باب ۷ صدقہ الزروع والثمار کی احادیث ہیں اور قرآن کریم کی آیت: ﴿وَاتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ کے اطلاق سے جس میں ترکاریاں بھی شامل ہیں۔ ائمہ ثلاثہ اور صاحبین یہ کہتے ہیں ترکاری وغیرہ پر عشر اور زکوٰۃ واجب نہیں بلکہ پانچ یا دس چیزوں پر عشر واجب ہے جو سڑنے والی نہ ہوں۔ حدیث باب ائمہ ثلاثہ کی دلیل ہے لیکن اس میں محمد بن عبید اللہ خزرجی ہے جو متروک ہے۔

### باب: کھیتی اور پھلوں کی زکوٰۃ

### ۱۷: بَابُ صَدَقَةِ الزَّرْعِ وَالْثَمَارِ

۱۸۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

۱۸۱۶: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثنا



ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو زمین بارش اور چشموں سے سیراب کی جائے اس میں عشر ہے اور جو پانی کھینچ کر سیراب کی جائے اس میں نصف عشر ہے۔

۱۸۱۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو زمین بارش اور نہروں چشموں سے سیراب ہو یا بعلی ہو اس میں عشر ہے اور جو ڈول سے سیراب ہو اس میں نصف عشر ہے۔

۱۸۱۸: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ بارانی اور بعلی زمین سے عشروں اور جو ڈول سے سیراب ہو اس میں سے نصف عشروں۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں بعل اور عشری اور ندی بارانی زمین کو کہتے ہیں اور عشری وہی زمین ہے جس کو بارش کے علاوہ اور کوئی نہ لگتا ہو اور بعل وہ انگور کی بیل جس کی جڑیں زمین میں پانی کے اندر ہوں اس وجہ سے اسے پانچ چھ سال تک پانی لگانے کی ضرورت نہ ہو تو یہ ہے بعل اور بیل کہتے ہیں ندی کے پانی کو اور عمیل بیل سے کم ہوتا ہے۔

باب: کھجور اور انگور کا تخمینہ

۱۸۱۹: حضرت عتاب اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی کھجوروں اور انگوروں کا اندازہ کرنے کے لئے آدمی روانہ فرمایا کرتے تھے۔

۱۸۲۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے

عاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَاصِمٍ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سَقَى بِالتُّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ. ۱۸۱۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُبَصْرِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ ' أَوْ كَانَ بَغْلًا ' الْعُشْرُ ' وَفِيمَا سَقَى بِالسَّوَابِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

۱۸۱۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَفَّانٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَنِي أَنْ أَخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ وَ مَا سَقَى بَغْلًا ' الْعُشْرُ ' وَ مَا سَقَى بِالدَّوَالِي ' نِصْفُ الْعُشْرِ. قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ الْبَغْلُ وَالْعَشْرَى وَالْغَدَى هُوَ الَّذِي يُسْقَى بِمَاءِ السَّمَاءِ وَالْعَشْرَى مَا يُزْرَعُ بِالسَّحَابِ وَالْمَطَرِ خَاصَّةً لَيْسَ بِصَيِّئِهِ إِلَّا مَاءُ الْمَطَرِ وَالْبَغْلُ مَا كَانَ مِنَ الْكُرُومِ قَدْ ذَهَبَتْ عُروَقُهُ فِي الْأَرْضِ إِلَى الْمَاءِ فَلَا يَحْتَاجُ إِلَى الشَّقِيِّ الْخُمْسِ سِتِينَ وَالتَّسْتُ يَحْتَمِلُ تَرَكَ الشَّقِيِّ فَهَذَا الْبَغْلُ وَالتَّيْلُ مَاءُ الْوَادِي إِذَا سَالَ وَالْغَيْلُ سَيْلٌ دُونَ سَيْلٍ.

۱۸: بَابُ خَرْصِ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ

۱۸۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرْهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَالزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ نَافِعٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الثَّمَارِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُعَثُّ عَلَى النَّاسِ مِنْ يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُومَهُمْ وَبِمَارِهِمْ. ۱۸۲۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِيقِيُّ ثَنَا عَمْرُ بْنُ

أَيُّوبُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ  
مُقْسِمِ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَحَ خَيْرَ اشْتَرَطَ عَلَيْهِمْ  
أَنَّ لَهٗ الْأَرْضَ وَكُلَّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ يَغْنَى الذَّهَبَ  
وَالْفِضَّةَ وَقَالَ لَهُ أَهْلُ خَيْرٍ نَحْنُ أَعْلَمُ بِالْأَرْضِ فَأَعْطَاهَا  
عَلَى أَنْ نَعْمَلَهَا وَيَكُونَ لَنَا بَصْفُ الثَّمَرَةِ وَلَكُمْ بَصْفُهَا  
فَزَعِمَ أَنَّهُ أَعْطَاهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ حِينَ يُضْرَمُ  
الشَّخْلُ بَعَثَ إِلَيْهِمْ ابْنَ رَوَاحَةَ فَحَزَرَ الشَّخْلَ وَهُوَ الَّذِي  
يُدْعَوْنَ أَهْلَ الْحَدِيثَةِ الْخُرُصُ فَقَالَ فِي ذَا كَذَا أَوْ كَذَا  
فَقَالُوا أَكْثَرْتَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فَقَالَ فَاثْنَا خَزَرَ الشَّخْلَ  
وَأَعْطَيْتُكُمْ بَصْفَ الَّذِي قُلْتُ قَالَ فَقَالُوا هَذَا الْحَقُّ وَبِهِ  
نَقُومُ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَقَالُوا أَقْدَرَضِينَا أَنْ نَأْخُذَ بِالَّذِي  
قُلْتَ.

جب خیر فتح فرمایا تو ان سے یہ طے ہوا کہ سب زمین اور  
سونا چاندی ہمارا ہے۔ خیر والوں نے عرض کیا کہ ہم  
زراعت خوب جانتے ہیں تو آپ ہمیں زمین اس شرط پر  
(زراعت کرنے کیلئے) دے دیں کہ آدھی پیداوار  
ہماری اور آدھی آپ کی۔ راوی کہتے ہیں اس شرط پر آپ نے  
زمین انکے سپرد کر دی جب کھجور اتارنے کا وقت آیا تو آپ  
نے عبد اللہ بن رواحہ کو بھیجا تو انہوں نے کھجور کا اندازہ لگایا اہل  
مدینہ کی اصطلاح میں اسے خرص کہتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا  
اس درخت میں اتنی کھجور ہے اور اس میں اتنی تو یہود نے کہا  
اے ابن رواحہ تم نے ہمیں زیادہ بتایا (واقعی میں اتنی کھجور نہیں  
تم غلط کہہ رہے ہو) تو حضرت ابن رواحہ نے فرمایا: میں کھجور  
کاٹ لیتا ہوں اور جو کچھ میں نے کہا اس کا نصف تمہیں دے  
دیتا ہوں تو کہنے لگے یہی حق ہے جس سے آسمان و زمین قائم  
ہیں ہم راضی ہیں کہ جتنا آپ نے کہا اتنا ہی آپ لیں۔

**خلاصۃ الباب ☆** خرص کے لغوی معنی اندازہ لگانے کے ہیں اور کتاب الزکوٰۃ کی اصطلاح میں اس کا مطلب یہ ہے  
کہ حاکم کھیتوں اور باغوں میں پھلوں کے پکنے سے پہلے ایک آدمی بھیجے جو یہ اندازہ لگائے کہ اس سال کتنی پیداوار ہو رہی  
ہے۔ امام احمد کے نزدیک خرص کا حکم یہ ہے کہ اندازہ سے جتنی پیداوار ثابت ہو اتنی پیداوار کا عشر اسی وقت پہلے سے کٹے  
ہوئے پھلوں سے وصول کیا جاسکتا ہے۔ امام شافعی اور بقول حضرت شاہ صاحب کے امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ محض  
اندازہ سے عشر وصول نہیں کیا جاسکتا بلکہ پھلوں کے پکنے کے بعد دوبارہ وزن کر کے حقیقی پیداوار معین کی جائے گی اور اس  
سے عشر وصول کیا جائے گا۔

## ۱۹: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُخْرَجَ فِي الصَّدَقَةِ

شَرَّ مَالِهِ

## ۱۸۲۱: بَابُ: زَكَاةٌ فِي مَالِ الْفَقِيرِ

كِي مَمَانَعَت

۱۸۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَنُكَرُ بْنُ خُلْفٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي غَرِيبٍ  
عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ غَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

۱۸۲۱: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے کسی  
نے مسجد میں کھجور کا خوشہ یا کچھ خوشے لٹکا دیے تھے۔

اللہ تعالیٰ غنہ الا شجعی قال خرج رسول اللہ ﷺ و قد علق رجل افناء اولقنوا و بيده عصا فجعل يظعن يذوق في ذلك القنو و يقول لو شاء رب هذه الصدقة تصدق باطيب منها ان رب هذه الصدقة ياكل الحشف يوم القيامة.

۱۸۲۲: حدثنا احمد بن محمد بن يحيى بن سعيد القطان ثنا عمرو بن محمد العنقري ثنا اسباط بن نصر عن السدي عن عدي بن ثابت عن البراء بن عازب في قوله سبحانه: ﴿وَمِمَّا اخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيْمُمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ [البقرة: ۲۶۷] قال نزلت في الأنصار تخرج إذا كان جذاذ النخل من حيطانها أفناء البشر فيعلقونه على جبل بين أسطوائين في مسجد رسول الله ﷺ فيأكل منه فقراء المهاجرين فيعمد أحدهم فيدخل فنوا فيه الحشف يظن أنه جائز في كثرة ما يوضع من الأفناء فنزل فيمن فعل ذلك: ﴿وَلَا تَيْمُمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ يقول لا تغمذوا باللحشف منه ينفقون ﴿وَلَسْتُمْ بِأَخِيهِ إِلَّا أَنْ تَغْمِضُوا فِيهِ﴾ يقول لو أهدى لكم ما قبلتموه إلا على استخياء من صاحبه غيظا أنه بعث إليكم ما لم يكن لكم فيه حاجة واعلموا ان الله غني عن صدقاتكم.

آپ کے دست مبارک میں چھری تھی آپ چھری اس میں مارتے جاتے اس سے ٹھک ٹھک آواز آرہی تھی اور یہ فرماتے جاتے اگر یہ صدقہ دینے والا چاہتا تو اس سے عمدہ مال صدقہ میں دیتا۔ ایسا صدقہ کرنے والا قیامت کے روز ردی کھجور کھائے گا۔

۱۸۲۲: براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ آیت: ﴿وَمِمَّا اخْرَجْنَا لَكُمْ...﴾ انصار کے بارے میں نازل ہوئی جب کھجور کی کٹائی کا وقت آتا تو اپنے باغوں سے کھجور کے خوشے توڑ کر مسجد نبوی میں دوستوں کے درمیان بندھی ہوئی رسی پر لٹکا دیتے اسے فقراء مہاجرین کھا لیتے تو کوئی ایسا بھی کر دیتا کہ ان میں ردی کھجور کا خوشہ ملا دیتا اور یہ سمجھتا کہ اتنے بہت سے خوشوں میں یہ بھی جائز ہے۔ تو ایسا کرنے والوں سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَيْمُمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ﴾ یعنی خراب اور ردی کھجور دینے کا ارادہ نہ کرو تم اسے خرچ تو کر دیتے ہو لیکن اگر تمہیں ایسا ردی مال کوئی دے تو ہرگز نہ لو مگر چشم پوشی کر کے یعنی اگر ایسا خراب مال تمہیں تحفہ میں دیا جائے تو تم اسے قبول نہ کرو مگر تحفہ بھیجنے والے سے شرم کر کے لے لو اور تمہیں اس پر غصہ بھی ہو کہ اس نے تمہیں ایسی چیز بھیجی جس کی تمہیں کوئی حاجت نہیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے صدقات سے بے پروا ہے۔

## ۲۰: بَابُ زَكَاةِ الْعَسَلِ

۱۸۲۳: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة و علي بن محمد قالنا وكيع عن سعيد بن عبد العزيز عن سليمان بن موسى عن أبي سياره المتقي قال قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لي نخلا قال أذا العشر قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم! أحمها لي فحما

## باب: شہد کی زکوٰۃ

۱۸۲۳: حضرت ابوسیارہ متقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے پاس شہد کے چھتے ہیں۔ فرمایا: اس کا عشر ادا کیا کرو۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ میرے لئے مخصوص فرما دیجئے آپ نے میرے لئے مخصوص فرما دیا (اور بطور

ہالی۔

جاگیران کو دے دیا۔

۱۸۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا نَعِيمُ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَخَذَ مِنَ الْغَسَلِ الْعَشِيرَ.

۱۸۲۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے شہد میں عشر لیا۔

☆ خلاصۃ الباب: اس حدیث کی بناء پر امام ابو حنیفہ، صاحبین، امام احمد اور امام اسحاق اس بات کے قائل ہیں کہ شہد میں عشر واجب ہے جبکہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک شہد پر عشر واجب نہیں۔

## ۲۱: بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

## باب: صدقہ فطر

۱۸۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمُبَصْرِيُّ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

۱۸۲۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر میں ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے گندم کے دو مد کو اس کے برابر سمجھا۔

۱۸۲۶: حَدَّثَنَا خَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مُهْدِيٍّ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ مَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرَ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

۱۸۲۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان مرد و عورت، آزاد و غلام پر ایک صاع کھجور یا جو صدقہ فطر کا متعین فرمایا۔

۱۸۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ بْنُ ذَكْوَانَ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ سَيَّارِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّدْفِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَ طَعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ فَمَنْ آذَاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ آذَاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ.

۱۸۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو لغو اور بے ہودہ باتوں سے پاک کرنے کے لئے اور مساکین کو کھلانے کے لئے صدقہ فطر مقرر فرمایا۔ لہذا جو نماز عید سے قبل ادا کرے۔ اس کا صدقہ مقبول ہوا اور جو نماز کے بعد ادا کرے تو عام صدقوں میں سے ایک صدقہ ہے۔

۱۸۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْيمَرَةَ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ

۱۸۲۸: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے قبل ہمیں صدقہ فطر کا حکم دیا۔ جب زکوٰۃ کا حکم نازل

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصدقۃ الفطر قبل ان تنزل الزکوٰۃ فلما نزلت الزکوٰۃ لم یأمرنا ولم ینہنا ونحن نفعلہ۔

ہوا تو آپ نے ہمیں (صدقۃ فطر کا) نہ حکم دیا اور نہ روکا اور ہم (بدستور) ادا کرتے رہے (کیونکہ پہلا حکم کافی تھا اور زکوٰۃ کی وجہ سے یہ منسوخ نہ ہوا تھا)۔

۱۸۲۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ الْفَرَّاءِ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي سُرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفَطْرِ إِذَا كَانَ فِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ يَنْزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةُ فَكَانَ لِيَمَّا كَلَّمَهُ بِهِ النَّاسُ أَنْ قَالَ لَا أَرَى مُدَّةً مِنْ سَمَرَاءِ الشَّامِ إِلَّا يَغْدُلُ صَاعًا مِنْ هَذَا فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ۔

۱۸۲۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم صدقۃ فطر میں کھجور، جوہیز، کشمش سب کا ایک صاع دیتے تھے اور ہم اتنا ہی دیتے رہتے تھے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ آئے تو آپ نے دوران گفتگو یہ بھی کہا میرے خیال میں شام کی گندم کے دو مدان اشیاء کے ایک صاع کے برابر ہیں۔ تو لوگوں نے اس بات کو قبول کر لیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عمر بھر اتنا ہی ادا کروں گا جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ادا کیا کرتا تھا۔

قال أبو سعيد لا يزال أخرجه كما كنت أخرجه على عهد رسول الله ﷺ أبدا ما عشت۔

۱۸۳۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ الْمُؤَدِّي ثَنَا عَمْرُ بْنُ خَفْصٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ الْمُؤَدِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفَطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ سَلْبٍ۔

۱۸۳۰: مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور، جو اور بغیر چھلکے کے جو کا ایک صاع صدقۃ فطر میں دینے کا حکم دیا۔

**خلاصۃ الباب ☆ صدقۃ الفطر سے متعلق چند مباحث ہیں۔** پہلی بحث یہ ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اس کے وجوب کے لیے کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ یہ ہر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس قوت یوم ولیلۃ ہو جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صدقۃ الفطر کا وہی نصاب ہے جو زکوٰۃ کا ہے۔ اگرچہ مال کا نامی ہونا شرط نہیں ہے اور نہ ہی حولان حول شرط ہے۔ ائمہ ثلاثہ یہ کہتے ہیں کہ پورے ذخیرہ حدیث میں کہیں بھی صدقۃ الفطر کا کوئی نصاب بیان نہیں کیا گیا۔ لہذا قوت یوم ولیلۃ رکھنے والا بھی اس حکم میں شامل ہے۔ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جا بجا صدقۃ الفطر کو زکوٰۃ الفطر کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی احادیث میں زکوٰۃ الفطر ہی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو نصاب زکوٰۃ کا ہے وہی بعینہ صدقۃ الفطر کا ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک صدقۃ الفطر میں خواہ گندم دیا جائے یا جو یا کھجور یا کشمش سب کا ایک صاع فی کس واجب ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک گندم کا نصف صاع اور دیگر اجناس کا ایک صاع واجب ہوتا ہے۔ ائمہ ثلاثہ کا استدلال حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث باب سے ہے اس حدیث میں لفظ طعام استعمال کیا گیا ہے جس کو ائمہ ثلاثہ نے گندم کے معنی پر محمول کیا ہے۔

حنفیہ کے دلائل ☆ (۱) ترمذی میں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے روایت مروی ہے کہ مدان میں (گندم) ایک مددورطل کا ہوتا ہے جبکہ صاع چار مد کا ہوتا ہے لہذا دو مد نصف صاع کے مساوی ہوں گے۔ (۲) امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں نقل کیا ہے: ادوا زکوٰۃ الفطر صاعاً من تمر و صاعاً من شعیر او نصف صاع من بر او قال قمح عن کل انسان۔ طحاوی شریف میں اس کے علاوہ کئی اور آثار بھی ہیں جن سے حنفیہ کا مسلک صاف سمجھ میں آ رہا ہے۔ نیز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن عبدالعزیز حضرت مجاہد حضرت حکم حضرت عبدالرحمن بن القاسم اور حضرت ابراہیم نخعی رحمہم اللہ کے آثار بھی امام طحاوی نے اس کے مطابق روایت کئے ہیں۔ جہاں تک حضرت ابوسعید خدری کی حدیث باب کا تعلق ہے اس میں صاعاً من طعام کا جو لفظ آیا ہے ہمارے نزدیک اس میں طعام سے مراد گندم نہیں بلکہ باجرہ یا جوار وغیرہ ہے۔ گندم پر لفظ طعام کا اطلاق اس وقت شروع ہوا جب سے گندم کا استعمال بڑھا لیکن عہد رسالت (ﷺ) میں لوگوں کی عام غذا گندم نہیں تھی اس وقت طعام کا لفظ بول کر جوار یا باجرہ وغیرہ مراد لیا جاتا تھا۔ چنانچہ حدیث میں اس کا ثبوت موجود ہے۔ زیادہ تفصیل مطولات میں موجود ہے۔

### باب: عشر وخراج

۱۸۳۱: حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بحرین یا ہجر بھیجا تو میں ایسے باغ میں بھی جاتا جو چند بھائیوں میں مشترک ہوتا اور ان میں سے ایک مسلمان ہوتا تو میں مسلمان سے عشر اور مشرک سے خراج وصول کرتا۔

### باب: وسق ساٹھ صاع ہیں

۱۸۳۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

۱۸۳۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

### ۲۲: بَابُ الْعُشْرِ وَالْخَرَاجِ

۱۸۳۱: ح. ثنا الحسن بن جندیث الدامغانی ثنا عثاب بن زباد المبریزی ثنا ابو حمزہ قال سمعتُ نغیرۃ الأزدی یحدث عن محمد بن زید عن حیان الأعرج عن الغلاء بن الحضرمی قال بعثنی رسول اللہ ﷺ إلى البحرین أو إلى ہجر فکنْتُ اَبی الخائطیکون بین الإخوة یسلم احلهم فاحذ من المسلم العشر و من المشرک الخراج.

### ۲۳: بَابُ الْوَسْقِ سِتُّونَ صَاعًا

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْکَنْدِیُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثَیْبٍ الطَّنَافِیُّ عَنْ اِفْرِیْسَ الْأَوْدِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبی الْبُخَرِیِّ عَنْ اَبی سَعِیدٍ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

۱۸۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلِی ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثَیْبٍ اَللَّهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبی رَیَاحٍ وَ اَبی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

## ۲۴: بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي قَرَابَةٍ

## بَابُ: رَشْتِہ دار کو صدقہ دینا

۱۸۳۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ الْمُصْطَلِقِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ حُرَى عَنِّي مِنَ الصَّدَقَةِ النُّفَقَةُ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامِي فِي حَجْرِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْزَانِ أَجْرُ الصَّدَقَةِ وَأَجْرُ الْقَرَابَةِ.

۱۸۳۴: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: میرا اپنے خاوند پر اور ان یتیموں پر جو میری پرورش میں ہیں خرچ کرنا صدقہ میں کافی ہوگا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زینب کو دو ہر اُجر ملے گا صدقہ کا ثواب اور صلہ رحمی کا ثواب۔

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۱۸۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ أَيُّ حُرَى مِنِّي مِنَ الصَّدَقَةِ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى زَوْجِي وَهُوَ فَقِيرٌ وَبَنِي أَخِي لِيْ أَيْتَامٌ وَأَنَا أَنْفَقُ عَلَيْهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا وَغَلَى كُلِّ حَالٍ؟ قَالَ قَالَ نَعَمْ.

دوسری روایت میں بھی یہی مضمون مروی ہے۔

قال و كانت صناع اليتيم.

۱۸۳۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: میرے خاوند جو کہ تادار ہیں اور یتیم بھانجوں میں ہر حال میں اتنا خرچ کرتا ہوں یہ صدقہ کافی ہوگا۔ فرمایا: جی کافی ہوگا اور حضرت زینب دستکاری میں مہارت رکھتی تھیں۔

تلاصۃ الباب امام شافعی اور حضرات صاحبین کا مسلک یہ ہے کہ عورت کے لیے اپنے فقیر شوہر کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ احادیث باب ان کا استدلال ہیں۔ حضرت حسن بصری، امام ابو حنیفہ، سفیان ثوری، امام مالک اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبل اور حنابلہ میں سے ابو بکر کے نزدیک عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ اپنے شوہر کو دے۔ ان حضرات نے حضرت زینب کی حدیث باب کا یہ جواب دیا ہے کہ اس میں صدقہ نافلہ کا ذکر ہے زکوٰۃ نہیں۔ علامہ عینی نے اس کی تائید میں ایک روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔ تفصیلی بحث کے لیے عمدۃ القاری ج ۹ ص ۲۲۳۲ باب الزکوٰۃ علی الاقارب دیکھئے۔

## ۲۵: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمَسْأَلَةِ

## بَابُ: سوال کرنا اور مانگنا ناپسندیدہ عمل ہے

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۱۸۳۶: حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں

الْأَوْدِيُّ قَالَا لَنَا وَكَيْفَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَنْ يَأْخُذَ أَخَذَكُمْ أَخْبَلَهُ  
فِي ابْنِ الْجَبَلِ فَيَجِيءَ بِخِزْمَةٍ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيُصْبِغُهَا  
فَيَسْتَفِينِي بِشَمِيهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يُسَالِ النَّاسَ اغْظَوْهُ أَوْ  
مَنْعُوه.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی  
اپنی رسیاں لے کر پہاڑ پر جائے اور اپنی کمر پر لکڑیوں کا  
گٹھالا دکر لائے اور بیچ کر استغناء حاصل کرے یہ لوگوں  
سے مانگنے سے بہتر ہے۔ (یعنی اُن کی تو مرضی ہے کہ)  
لوگ دیں یا نہ دیں۔

۱۸۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْفَ عَنْ ابْنِ ابْنِ  
ذُئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ  
ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ  
يَتَقَبَّلُ لِي بِوَاحِدَةٍ اتَّقَبَّلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟ قُلْتُ أَنَا قَالَ لَا تَسْأَلُ  
النَّاسَ شَيْئًا.

۱۸۳۷: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے میری ایک بات  
قبول کرے میں اس کے لئے جنت کا ذمہ لیتا ہوں؟ میں  
نے عرض کیا: میں۔ آپ نے فرمایا: لوگوں سے کچھ نہ  
مانگنا۔ کہتے ہیں کہ اگر حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سوار  
ہوتے اور چھڑی گر جاتی تو کسی سے یہ نہ کہتے کہ یہ مجھے  
پکڑا دو بلکہ خود اتر کر اٹھاتے۔

قَالَ فَكَهَانَ ثُوبَانُ يَقَعُ سَوْطُهُ وَهُوَ رَاكِبٌ فَلَا  
يَقُولُ لِأَخِيذْ نَاولِينِي حَتَّى يَنْزِلَ فَيَأْخُذَهُ

**خلاصۃ الباب ☆** یہ حدیث کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ افسوس! جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایت اور طرزِ عمل تھا  
اس کی امت میں پیشہ ورسالوں اور گداگروں کا ایک کثیر طبقہ موجود ہے اور کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو عالم یا پیر بن کر "معزز  
قسم" کی گداگری کرتے ہیں۔ یہ لوگ سوال اور گداگری کے علاوہ فریب دہی اور دینِ فردوسی کے مجرم ہیں۔

۲۶: بَابُ مَنْ سَأَلَ عَنْ ظَهْرِ غَنِيٍّ

۱۸۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ  
سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكْثُرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَنَّمَ جَهَنَّمَ  
فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ أَوَّلِيكَتَر.

۱۸۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے لوگوں  
سے ان کے اموال مانگے اپنا مال بڑھانے کے لئے تو وہ  
دوزخ کے انگارے ہی مانگ رہا ہے۔ کم مانگ لے یا  
زیادہ اس کی مرضی ہے۔

۱۸۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ  
عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي خُضَيْمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحُلْ الصَّدَقَةَ لَغْنِيٍّ وَ  
لَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

۱۸۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا: مالدار کے لئے اور تندرست و توانا کے لئے  
صدقہ حلال نہیں۔

۱۸۴۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

۱۸۴۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے



۱۸۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ إِلَّا لِخُمْسَةٍ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِعَازٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِغَنِيٍّ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِفَقِيرٍ تُصَدَّقُ عَلَيْهِ فَأَهْدَاهَا لِغَنِيٍّ أَوْ غَارِمٍ.

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے محتاج نہ ہونے کے باوجود سوال کیا تو قیامت کے روز اس کا سوال کرنا اس کے چہرہ میں زخم (بدنما داغ کی طرح) کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! محتاج نہ ہونے کی حد کیا ہے؟ فرمایا: پچاس درہم یا اسکی قیمت کے برابر سونا۔

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ إِلَّا لِخُمْسَةٍ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِعَازٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِغَنِيٍّ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِفَقِيرٍ تُصَدَّقُ عَلَيْهِ فَأَهْدَاهَا لِغَنِيٍّ أَوْ غَارِمٍ.

☆ خلاصۃ الباب علماء کا اختلاف ہے کہ غنی اور مالدار کس کو کہتے ہیں جس کے لیے سوال کرنا حرام ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ جس کے پاس ایک شب و روز کی غذا موجود ہے۔ بعض نے فرمایا کہ جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی یعنی چالیس درہم ہوں۔ بعض نے کہا کہ پچاس درہم ہوں۔ بعض علماء نے فرمایا کہ وہ صاحب نصاب ہو بہر حال ایسے آدمی کے لیے سوال کرنا گناہ ہے اور ایسا شخص قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر اس ناجائز سوال کی وجہ سے بدنما داغ ہوگا۔

## ۲۷: بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

## باب: جن لوگوں کے لئے صدقہ حلال ہے

۱۸۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخُمْسَةٍ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِعَازٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِغَنِيٍّ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِفَقِيرٍ تُصَدَّقُ عَلَيْهِ فَأَهْدَاهَا لِغَنِيٍّ أَوْ غَارِمٍ.

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخُمْسَةٍ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِعَازٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِغَنِيٍّ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِفَقِيرٍ تُصَدَّقُ عَلَيْهِ فَأَهْدَاهَا لِغَنِيٍّ أَوْ غَارِمٍ.

۱۸۳۱: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: مالدار کیلئے صدقہ حلال نہیں صرف پانچ آدمیوں کیلئے حلال ہے جو صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرنے پر مقرر ہو (وہ اپنی متعین تنخواہ لے) اور راہِ خدا میں لڑنے والا اور وہ مالدار جو صدقہ کی چیز (نادار سے) خرید لے اور اپنے مال سے اسکی قیمت ادا کرے یا نادار کو کوئی چیز صدقہ میں ملی اور اس نے وہ مال دار کو ہدیہ میں دے دی اور قرض دار۔

## ۲۸: بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

## باب: صدقہ کی فضیلت

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُصَدَّقُ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ

۱۸۳۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی پاکیزہ مال سے صدقہ کرے اور اللہ کے ہاں پاکیزہ مال ہی قبول ہوتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ اپنے دامن ہاتھ سے لیتے ہیں۔ اگرچہ ایک کھجور ہو پھر وہ اللہ کے ہاتھ

إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرَبُّوا فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَغْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ وَيُرَبِّهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلَوْهُ أَوْ فَصِيلَةٌ

میں بڑھتے بڑھتے پہاڑ سے بھی بڑی ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسے پالتے رہتے ہیں جیسے تم اپنے بچھیرے کو پالتے ہو۔ اونٹ کا بچھیرا فرمایا گھوڑے کا۔

۱۸۴۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خُثَيْمَةَ عَنْ ابْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَمَامَهُ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ وَيَنْظُرُ عَنْ أَيْمَنِ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَ وَ يَنْظُرُ عَنْ أَشَامِ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ

۱۸۴۳: حضرت ابن حاتمؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص سے اس کا پروردگار گفتگو فرمائے گا ان کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا سامنے دیکھے گا تو دوزخ دکھائی دے گی دائیں دیکھے گا تو اپنے بھیجے ہوئے اعمال نظر آئیں گے۔ بائیں دیکھے تو بھی اپنے بھیجے ہوئے اعمال نظر آئیں گے۔ لہذا تم میں سے جو بھی دوزخ سے بچنے کی استطاعت رکھے گو کھجور کے ٹکڑے کے ذریعہ ہو تو وہ بچ جائے۔

۱۸۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ غَوْنٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ أُمِّ الرَّائِحِ ضَلَّيْعٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمُسْكِينِ صَلَاقَةٌ وَعَلَى ذِي الْقَرَابَةِ اثْنَانِ صَلَاقَةٌ وَصَلَةٌ

۱۸۴۴: حضرت سلمان بن عامرؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین پر صدقہ ایک صدقہ ہے اور قرابت دار پر صدقہ دو نیکیاں ہیں صدقہ اور صلہ رحمی۔

☆ خلاصۃ الباب اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے دیا ہوا صدقہ دربار خداوندی میں شرف قبولیت پاتا ہے۔ اللہ جل جلالہ اس صدقہ کو بڑھاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ خواہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہو بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک مثال سے سمجھا دیا ہے۔ دوسری حدیث میں صدقہ کی یہ ترغیب بیان کی ہے کہ بندہ کے سارے حق تعالیٰ شانہ کلام فرمائیں گے۔ جہنم سامنے ہوگی۔ بندہ کی ایک جانب اعمال ہوں گے لہذا صدقہ کرو چاہے تھورا ہی کیوں نہ ہو۔ تیسری حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ عام لوگوں پر صدقہ کرنا ثواب ہے لیکن اپنے اقارب پر صدقہ کا دوہرا اجر ہے۔ حدیث باب میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے داہنا ہاتھ اور کف یعنی مٹھی ثابت کیا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ جل شانہ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں۔ جہمہ اور معتزلہ ایسی احادیث کا انکار کرتے ہیں لیکن اہلسنت والجماعت احناف وغیرہم ان احادیث کو آنکھوں پر رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو نہ تھی۔ جو صفات باری تعالیٰ نے اپنے لیے ثابت کیں یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں ہم ان سب کو مانتے ہیں لیکن ان کو مخلوق کے مشابہ نہیں کرتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات مشابہت سے پاک ہے۔ لیس کمثلہ شیء وهو السميع البصير یہی فوز و فلاح کا راستہ ہے۔ اسی میں نجات ہے۔